اخبارِ ماتم

جلد دوم

موضوع: حالات و تاریخ انبیاء و مجالس اہل بیت علیہم السلام

مؤلف: محمد حسین بن محمد علی

مختصر تذکرۂ اسماء و حالات انبیاء کرام علیہم السلام معروف علماء عظام ہین

آدم علیہ السلام لقب اونکا خلیفۃ اللہ صفی اللہ کنیت اونکی ابو البشر عمر شریف ۹۳۶ نوسو چھتیس اور دوسری روایت مین ہزار سال معتبر ہی او سمین روز جمعہ طرف عصر ہمراہ اپنی زوجہ حوا کی بہشت مین گئی اور شب شنبہ کو نکلی سات ساعت جنت مین رہی دوسو برس فراق فردوس مین روئی صحرا کی گہانس کہایا کرتی ہی ۱۰۰ سال قتل ہابیل پر جزع و فزع مین بسر کی اور تین سو برس آبادی دنیا مین گذرانی حوا پانسو مرتبہ جنی ہر ایک بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی اونکی پیدا ہوتی تہی دس صحیفہ اونپر نازل ہوی قامت اونکی بہت بلند تہی کہ حرارت آفتاب سی ایذا پاتی جب دعا مانگی تو خدانی ستر درعہ کا قد مقرر فرمایا دوسدن اونکو بخار آیا روز جمعہ گیارہوین محرم کو وفات پائی حوا نی بعد رحلت حضرت آدم کی ایکسال اور پندرہ دن جب گذری تو وفات کی دونو بزرگوار مکہ مین غار ابو قبیس کی اندر دفن ہوی ہنگام طوفان اونکی استخوان کو نوح نی لاکی نجف اشرف مین دفن کیا ❊

شیث علیہ السلام خلف آدم تنہا پیدا ہوی اور باقی سب اولاد توام ہوتی رہی یہ لفظ سریانی ہی کہ اوسکی معانی ہبۃ اللہ ہین جامع فضایل آدم اور صورت مین مشابہ ہی آخر عمر مین باپ نی اپنا ولیعہد کیا علم ساعات روز و شب کہ مخلوق ہر وقت عبادت کرین اور دوری فرزندان قابیل سی اور ہنگام ظہور طوفان اپنی استخوان کی حفاظت کو فرمایا شریعت اونکی مطابق ملت آدم تہی اونپر پچاس صحیفہ نازل ہوی اوسمین علوم حکمی و ریاضی و معارف الہی و تاثیر و تسخیر وغیرہ بہری تہی زمین شام مین زندگانی گذرانی اولاد اونکی شیوۂ تجرد مین موانست علویات سے

حالات انبیاء

گوشہ نشین رہا کرتی اوس عہد مین خلایق دو گروہ ہوی تابع اولاد قابیل اور مطیع شیث اوس
بزرگوار نی نوسو بارہ برس کی عمر مین دنیا سی رحلت کی ✤

ادریس نام مبارک اخنوخ لقب ادریس تہا کہ ہر علم کی وہ درس دیتی تیس صحیفہ اونپر نازل ہوی
پہلی اونکا ایجاد ہی قلم سی لکہنا جامہ سینا علم نجوم مین نظر کرنا مسجد سہلہ قریب کوفہ مین ہی
اور جابرون پر مبعوث ہوی تہی جو اونہون نی طاعت نہ کی تو نفرین فرمائی سات برس قحط رہا
ہرگاہ توبہ کی دعا دی مینہ برسا بہت فردی جلائی تین سو برس زندہ رہی اپنی فرزند متوشلخ کو وصی
کیا ایک فرشتہ اونکا مقرب تہا حسب درخواست ادریس کو جنت مین لیگیا ✤

متوشلخ وصی ادریس نی نوسو اونیس برس زندگانی کی اونکی بعد لمک نام فرزند کو قایم
مقام کیا اور سفر آخرت پر قدم دہرا ✤

نوح علیہ السلام اونکا نام اپنی زبان مین عبد الغفار یا عبد الرحمن تہا قوم پر کثرت
نوحہ سی یہ لقب ہوا درمیان مین حضرت آدم تک ایکہزار اور پانسو برس کا فاصلہ گذرا اور
اور پانسو برس عمر کی آٹہ سو پچاس برس کی بعد مبعوث ہوی نوسو پچاس سال تک دعوت کی
بعد از وعدہ طوفان دو سو برس مین کشتی بنائی سوار ہوکی عالم مین پہری جب اوتری تو
پانسو برس دنیا کی آبادی مین مصروف رہی تین بیٹی تہی کہ اونہین سی روی زمین معمور ہوئی
سام کی اولاد مین انبیا و سلاطین و یافث و حام کی نسل خادم و غلام و کنیز ہوی ✤

ہود اونکی والد کا نام شالخ سابق مین عبد اللہ ابن رباح بن جلوث بن عاد بن
عوث بن آدم بن سام تہا اور بعض نی روایت کی اسم ہود ہی عابر ابن شالخ بن
ارفخشد ابن سام حوالی یمن و حضرموت مین مبعوث ہوی اونکی معجزہ سی مورچہ کو خدا نی
کافرون پر مسلط کیا کہ چشم و گوش مین بہری آخر کو ایسی تند ہوا چلی کہ سب عمارت

اور آدمیونکو اوڑا کی ہلاک کیا +

صالح ابن ثمود ابن عابر ابن ارم ابن سام ابن نوح سولہ برس کی سن مین اوس قوم پر مبعوث ہوی جنکی قریہ کو بسبب کم آبی ثمود کہتی تہی بامین شام اور یمن کی حضرت نی ایکسو بیس ۱۲۰ برس تک دعوت کی معجزہ مانگا تو پہاڑسی اونٹنی مع بچہ ایسی نکلی کہ اوسکی دونو پہلو درہ کوہ مین جو ایک میل کا فاصلہ تہا رگڑ کہاتی ایک روز ساری قریہ کا پانی پیتی دوسری دن اونکی واسطی ویساہی شیر دیتی دو شقی سمیان قدار و مصداع نی ساتھ دو عورت زانیہ کی اوسی پی کیا یعنی کونچی کاٹین پیغمبر نی خبر دی تمپر غضب آئیگا پہلی روز تمہارا رنگ زرد اور دوسری دن سبز تیسری روز سیاہ ہوجایگا عصر کو ہوائی قہر ایسی چلی کہ سبکو اوڑا کی زمین پر مارا خاک ہو گئی آخر چہارشنبہ ماہ صفر کو یہ عذاب نازل ہوا +

ابراہیم عجمی اب رحیم یعنی پدر مہربان کہاہی حرانی کوفہ قصبہ کوثار مین پیدا ہوی والدہ شریفہ اونکی سارہ دریاقہ مادر لوط بنی باہم خواہر اور بنات لاحج پیغمبر ہین اور حضرت کی زوجہ بہی سارہ خواہر لوط بنی تہین اونکی معجزہ سی آتش نمرودی گلزار ہوئی اور پتہر پر کانشان بنا جو مقام ابراہیم ہر کعب کعبہ مین لگاہی بنای خانہ خدا شارب لینا ختنہ کرنا خمس و بنا عربی مین مسکلم رہنا نعلین کو پیر مین رکہنا قربانی فرزند اور گوسفند اور تیراندازی شکار پر اونکی آثار سنت مین نوح تک ایک ہزار دوسو چالیس ۱۲۴۰ اور درمیان آدم کی حضرت تک ہزار پیغمبر گذری ہین پندرہ برس کی عمر مین نبی ہوی ایکسو ستر اور پانچ ۱۷۵ سال کا سن شریف گذرا تو بطن ہاجرہ سی اسمعیل اور شکم سارہ سی اسحاق پیدا ہوی ملک شام مین دنیاسی گذر گئی +

لوط ابن ہارون ابن تارخ خالہ زادہ ابراہیم مین ملک موتفکات مین مبعوث

ہوئی کہ وہ سات شہر تہی اونمین تبریز و کرمان و خراسان و سیستان اور قول ثانی طرف شام

راہ مصر مین حضرت ابراہیم کی طرف سی دعوت کرتی تیس ۳۰ برس رہی آخر کو وہ سب

طبقہ شہر جبریل سی اولٹ گیا ✦

اسمٰعیل یہ نام عربی و عبرانی سی مرکب ہی اسماع ماخوذ ہی سمیع و ایل اسم خداسی یعنی

بندہ شنوندہ خدا اونکی والدہ کو اونکی بادشاہ نی سارہ کو بخشا تہا حضرت نی اجازت زوجہ سی

ہاجرہ کو تصرف کیا فرزند متولد ہوا تو حسد سی خادمہ کا ختنہ کیا اور دونو کو کہا آبادی سی

دور لیجا کی چہوڑ دو ناچار حضرت ابراہیم وادی مکہ مین لائی اور مراجعت کی ہاجرہ

صحرا مین پہرتی تہین اسمٰعیل نی جو زمین پر پیر اپنی رگڑی چشمۂ زمزم ظاہر ہوا پانی کی ہونی سی

قبیلہ جرہم نی وہان سکونت کی جب اسمٰعیل حد بلوغ کو پہنچی تو کئی عورت سی شادی کی

ہر ایک سی چار اولاد ہوئی ایک سو تیس ۱۳۰ اور سات برس کی بعد رحلت فرمائی مکہ مین

حجر اسمٰعیل کی قرین دفن ہوئی ✦

اسحٰق کنیت اونکی ابو اسرائیل ہی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی عمر مین والد کی پیدا ہوئی اور

سارہ نوی ۹۰ اور چہہ برس کی تہین صورت مین مشابہ اپنی والد کی ایسی ہوئی کہ لوگ دہوکا

کہاتی تہی الا محاسن ابراہیم کو خدا نی سفید کیا کہ درمیان پدر و پسر فرق رہی ایک سو اسی ۱۸۰

اسی برس کی عمر مین فوت ہوئی ✦

ذوالقرنین اونکا نام عیاش نبوت مین اختلاف ہی مگر وجہ شہرت اس لقب سی

بیان کرتی ہین خواب دیکہا نور و ظلمت کو تسخیر کیا اور دو قرن دنیا مین زندہ رہی

اور ساری دنیا کی مالک ہوئی سد یاجوج و ماجوج باندہی ابر و رعد و برق و ہوا فرمان بردار

ہی آخر مین چہہ لاکہ آدمی کی جمعیت سی حج کو گئی حضرت ابراہیم سی ملی اونکی والد کا

نام فیلقوس لکہا ہی اسّی برس سفر مین گذری ہی اور بعضی اسکندر رومی اور انکو ایک ہی جانتی ہین +

یعقوب ماخوذ ہی عقب سی کہ اپنی بہائی عیص کی ہمراہ توام اور پیچہی پیدا ہوی کہا ہتہ سی برادر کا پیر پکڑی تہی نام اصلی اسرائیل ہی اونکو بارہ فرزند خدا نی بخشی پسران یعقوب یا لوین اور یہودائی شہر اصفہان بسایا کہ اوسی دار الیہود کہتی ہین +

یوسف مشتق تاسّف سی لقب اونکا صدیق ہی سات برسکی تہی جو حسد سی بہائیونکی چاہ مین ڈالی گئی جب کاروان وہان گذرا تو کنوی سی نکالا مصر مین لیجا کی فروخت کیا زلیخا زوجہ عزیز کی عشق نی سات برس قید رکہا بعد از نجات کی وزیر ثانی بادشاہ مصر ہوی آخر کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا یعقوب تین سو پچاس ۳۵۰ اولاد کو ہمراہ لیکی وہان آئی اور سجدہ تعظیم بجا لائی اسّی برس تک مالک سریر تہی ایک سو بیس ۱۲۰ برسکی عمر مین وفات پائی +

ایوب ابن ہوص ابن رازح ابن عیص ابن اسحٰق ہین مان اونکی ماجیر دختر منشا ابن یوسف خواہ مالیا بنت یعقوب اور اونکی زوجہ بنت افراہیم ابن یوسف تہی مدت العمر شکر خدا کرتی رہی جب معروضہ شیطان کی سبب بلایا ہی تلف مال و عیال و بیماری نازل ہوئی پہر بہی شاکر و صابر تہی سات برس خواہ بارہ سال یا اٹہارہ برس زحمت اوٹہائی سارے بدن مین کیڑی پڑی کوئی پاس نہ آتا زوجہ خدمت کرتی رہی جب خلق نی شماتت اور ملامت کی خدا سی دعا مانگی جبرئیل آئی پانی کا چشمہ نکالا اوسمین نہائی بدن مانند نقرۂ خام ہوا جامہ جنت پہنائی گئی گل اور سنبل اطراف مین پیدا ہوی ۷۳ اور تین سال عمر شریف سی گذری تہی جو بلا مین پڑی

بعد از نجات اونہی مدت خدائی زندگانی بڑہادی آخر کو پروردگار نی اول سی زیادہ اولاد و دولت و جاہ عطا فرمائی ایک سو چونسٹہ ۱۶۴ برس کی عمر گذرانی اور ولایت کرمان مین یہ آفت نازل ہوئی

شعیب ایک قول سی ابن نویہ ابن مدین بن ابراہیم ہین اور دوسری روایت مین ذکر کیا اونکی والدکا نام لوتی ہی اور قول ثالث پسر سکیل ابن یشجب فرزند ابراہیم اور سکیل کی والدہ صبیہ لوط نبی ہی شہر مدین کی مبعوث ہوی مدت تک دعوت کی جب فایدہ ندیکھا تو قوم بت پرست کم فروش کو نفرین کی شدت سی گرمی ہوئی کہ سایہ اور پانی بچانہ سکا آخر کو ابر آیا آگ برسی زلزلہ ہوا سب خاک ہوگئی دو سو چالیس اور دو برس اہل ایمان کی درمیان رہی تا کہ حضرت موسی اونکی پاس آئی اور بنات سی نکاح کیا ٭

موسی یہ اسم مرکب ہی کہ زبان قبط مین درخت کو سی اور پانی کو مو کہتی ہین یعنی تابوت جو درختو نکی درمیان سی آب روان فرعون کی سرا مین لایا اور آسیہ نی پایا جب کہولا تو اندر سی طفل نو پیدا نکلا اوسکا موسی نام رکہا ابن عمران ابن یصہر ابن قاہت ابن لاوی ابن یعقوب لقب انکا کلیم اللہ اور مقرب خدا ہی ہارون برادر مادری ہین والدہ کا نام یخبیہا اور قول ثانی ہاحنہ اور قول ثالث یوخابدہ تہا وجہ تقرب الہی یہ ہی جہان جلوس کرتی جبتک سجدہ بجانہ لاتی حرکت نفرماتی معجزہ عصا کا اژدہا اور کبہی سوار بکام مرکب دلو کی رسی پانی بہرنی کی ہوتا زمین پر گاڑ دی نخل خرما خوابگاہ مین محافظ بنا کرتا ہاتہہ جیب مین ڈال کی جب نکالتی فروغ آفتاب سی زیادہ روشن دکہاتی ایک سو بیس ۱۲۰ اور سات برس کی ہانکی روبرو ہوی راہ گذر مین قبر لیٹی وہین بیدم ہوگئی ٭

یوشع ابن نون وصی موسی کہ توریت والواح و امانت انبیا کو اونہین سونپ کی موسی چلی راہ مین قبر کہودتی دیکہی اوسمین مرد کی جب طیار ہوئی تو کہا مین لیٹ کی دیکہون

جاے فراغت ہی ہرگاہ زمین پر استراحت فرمائی عزرائیل نے قبض روح کی شب بست ونہم ماہ رمضان کو یہ سانحہ ہوا بعد ازان صفیرا بنت شعیب زوجہ موسی نی زاز فاپر سوار ہو کی جنگ یوشع مین خروج کیا ستر ہزار آدمی ماری گئی روز اول مغلوب دوسری دن یوشع غالب آئی یکصد وبست سال کی عمر پائی وقت رحلت اولاد ہارون کو سارا تبرکات اور تابوت سکینہ سونپا ✣

حزقیل تیسری جانشین اوصیاے موسی اونکو ذو الکفل بہی کہتی ہین جو کفالت ستر پیغمبر کی فرمائی ظالمونکی قید سی اونکی جان چہڑائی ساٹھہ ہزار آدمی جو ترس طاعون سی بہاگی صحرا مین ایک جا مری ساٹھہ برس گذری اونکی استخوان ویسی ہی انبار پڑی تہی ایک بارہ دعاے حزقیل سی زندہ ہو کی قریہ مین آئی رہی صاحب اولاد ہوی اور ایک بادشاہ لشکر عظیم لیکی واسطی خرابی بیت المقدس آیا بنی اسرائیل کو محاصرہ کیا دعاے حضرت سی ہلاک ہوا جب اونکی دل مین قدری عجب سمایا کہ عارضہ برص ہاتھ مین پیدا ہوا تو تیرہ برس بیکار رکھہ مین بیٹھی دعا کی وحی پونہچی شیرۃ الخیر سینہ پر ملو ہر گاہ مالش کی شفا پائی مزار شریف نزدیک شہر کوفہ ہی ✣

اسمٰعیل حوالی مکہ مین مبعوث ہوئی اونکا لقب صادق الوعد ہی قوم کا فرون نی پکڑ کی پوست سر و رو کو اوتار لیا مرنکی بعد ہمراہی امام حسین علیہ السلام اونکو آرزو ہوئی خدا نے وہ دعا اجابت فرمائی یہ پیغمبر فرزند ابراہیم نہین ہین ✣

خضر نام اونکا تالیا بن ملکا بن آرفخشد ابن سام ابن نوح ہی جہان جلوس کرتی وہ زمین سرسبز وخرم ہو جاتی سوکہی چوب سی اگر تکیہ لگاتی تو ہرا درخت برگ و باردار ہوتا شاہزادہ تہی باپ نی دختر باکرہ سی منسوب کیا جب اونکی ساتھہ

حالاتِ انبیاء

اتفاق مقاربت ہوا لوگون نی کہا دونو نا کردہ کار ہین آخر عورت نی عقد کر دی پہر بہی برا
پوری ہوئی غصہ مین والد نی گہر کو مع اوسکی جلا دیا وہ غایب ہو گئی سیاحت کرتی رہی تاکہ
ایام اسکندر مین جب فوج لشکر ہو کی ظلمات کو گئی با توفیق سنخ راہ مین پایا کر اوسکی نور سی فوج کو
لیجاتی چشمہ آب حیات پر وار دہوی پانی پیا غوطہ لگایا کہ ابتک زندہ ہین +
الیاس بن یسیر بن فنحاص بن عیزار بن ہارون ابن عمران سبط ہین جسکو یوشع نی تغلبک
جادی بہی بعل نام بت ہی اور بک شہر کو بولتی ہین جو اوس بت کی پوجا کرتی نبوت مین
خلق نی تکذیب کی آزار امت سی پہاڑ مین بہاگی نفرین حضرت سی سات برس تک بہا
قحط ہوا پادشاہ نی پچاس آدمی مامور کئی تا کہ پکڑ لائین بد دعا کی آگ نی گہیر کی سبکو ہلاک کیا
الیاس والدہ یونس ابن متی کی پاس آئی رہی پہر غایب ہو گئی جب یونس تین برس کا
آغوش مادر مین مر گیا اوسنی بہت نوحہ و زاری کیا تب پہر قدم رنجہ فرمایا سات روالی
مردہ کو جلایا پہر قوم نی توبہ کی دعا مانگی پانی برسا ارزانی ہوی خدا نی اونکو لباس نور پہنا
آسمان پر بلایا وقت ارتفاع اپنی عصا یسع کی واسطی ہوا سی پہینکی +
یسع پسر اخطوب ابن عم الیاس اور بعض نی الیا کہا ہی معجزہ اونکا پانی پر چلنا اندہی
اور مبروص کو شفا دینا مردہ جلانا تہا قوم بت پرست پر مبعوث ہوی بعد از توبہ خلق کو حکم کیا
طشت مین زر سلطان کی جدا کرین پادشاہ فرمان نبی بجا لایا قحط ہر طرف ہوا +
ذوالکفل اصل نام اونکا بشر ابن ابراہیم ہی کہ حضرت یسع کی خلافت بموجب وفات عہد علی اور
بعض نی کہا ابن ایوب ہین کہ حق تعالیٰ نی ملک روم پر مبعوث کیا تہا +
لقمان ابن باعور از فرزندان آزر پسر خالہ ایوب یا بہن کی بیٹی تہی اونکی نبوت مین
اختلاف کیا ہی جس گیاہ کی طرف سی گذرتی سلام کرتی اپنی خاصیت اوسنی کہی اکثر علاج

اور حکمت داؤد سی تعلیم پائی سکونت اونکی قریہ کرماش تابع موصل مین زیادہ رہی اپنی فرزند کو سات ہزار کلمی حکمت کی تبائی آخر مین کہا خلاصہ اونکا چار کلمہ ہین اوّل دریا عمیق ہی کشتی اپنی مضبوط بناؤ دوسری گھاٹی جو درپیش ہی گذرنا اوس سی مشکل ہی بوجہ اپنا ہلکا کرو تیسری سفر دور و دراز جانا ہی توشہ بہت سا اوٹھا و چوتھی عمل کو خالص کرو کہ قبول کرنیوالا ابڑا دانا اور بینا اور صاحب توف ہی ✦

داؤد اون انبیا سی ہین کہ چار پیغمبری پادشاہت کی بلاد شام اصطخر تک فارس تحت حکم تہا آخر کو خلیفہ روی زمین ہوی اموال ملک سی نہ کھاتی زرہ بناتی اوسکی اجرت او قیمت صرف مین لاتی معجزہ ہی ہاتھہ مین لوہا موم ہوتا بعض نی لکھا ہی کہ روز منگل کو یہ ماجرا گذرتا تہا تین سو اور سات زرہ بنائین ہر ایک ہزار درہم کو فروخت ہوی اوسکی قیمت راہ خدا مین دی اور کچھہ اپنی واسطی رکھی نان جو پیدا وقات گذرا ہی خوش آواز ایسی تہی کہ جب تلاوت زبور آہنگ مین کرتی تو جانور و کوہ و شجر وجد مین آتی حضرت موسیٰ تک اونکا پانسو برس کا فاصلہ گذرا میان عیسیٰ کی ہزار سال کا زمانہ ہی عمر شریف سو برس کی ہوئی

سلیمان ابن داؤد سات سو بارہ برس دنیا کی پادشاہی کی مشرق سی مغرب تک ساری انس و جن و وحش و طیر و دیو و پری پانی و ہوا و باقی مخلوقات تابع رہی تین سو زن نکاحی سات سو کنیز ہزار قصر اونکی رہنی کو چوب او ساگوانہ کی بنی تہی سو فرسنگ کا مقام لشکرگاہ ہوتا پچیس فرسنگ خشت طلا کو فرش کیا تہا جسکو بساط سلیمانی کہتی ہین اوسپر طوائف انس و جن و حیوان جلوس کرتی دفتر و کارخانہ و سپاہ اوپر حاضر ہوتی مطبخ عظیم الشان تہا کہ جسمین ہر دیگ کی اندر مین اونٹ کا گوشت پڑتا

حالات انبیاء

جب ہوا کو حکم دیتی باد تند سبکو خاک سی اونچا کرتی نسیم ملایم دن بہر مین دو مہینی کی راہ پر لیجاتی
تخت مرصع کی داہنی طرف ہزار کرسی طلا فرش ہوتی اوپر امرای انسان جلوس کرتی اور
جانب چپ ہزار کرسی پر جنات کی بزرگ بیٹھا کرتی مرغ اور فیل مصنوعی ایسی بنائی تہی کہ جب
حضرت سلیمان تخت پر زینت افزا ہوتی وہ سر مبارک پر علم چہتر کرتی ہر ہفتہ مین دو روز
چشمہ مس انکی واسطی گداختہ ہوتا ساری جانورون کی زبان سمجہتی اوسمین تکلم کرتی باوجود ایسی
سامان کی اپنی گذران کو زنبیل بنا بنا کی فروخت کرتی محاصل کو خورش اور پوشش مین خرچ فرماتی ایک
ہزار اور پچاس تین سال عمر پائی چالیس برس نبوت کی +

اشموئیل اوصیای موسیٰ او رانکی شریعت پر تہی وحی الہی سی طالوت کو درمیان بنی
اسرائیل کی پادشاہ بنایا ایک طاس روح القدس سی تا دیا گیا تہا کہ جسکی لئی جوش مین آئی
وہ پادشاہ بنی اسرائیل ہو اور یہی زرہ ملی تہی جسکی قامت پر ٹہیک آئی قاتل جالوت
ہو گا لہذا واسطی طالوت کی تاس اوبلا زرہ چست بر مین پڑی اوسنی داود کو جالوت
سلطان کافر کی مارنی کو حکم دیا وہ ضرب سی سنگ داود کی ہلاک ہوا +

حیقوق بعد از شعیا نبی اسرائیل پر مبعوث ہوی دانیال کی ہم عصر تہی ظہور پیغمبر آخر الزمان کی
ہمیشہ خبر دیتی رہی کہ خرسوار اور شترسوار آنی والی ہین +

شعیا نبی اسرائیل مین جو بدعت او ربت پرستی شایع ہوی خدا نی اونکو نبی کیا ہر چند
خلق کو راہ رضای الہی بتاتی وہ گمراہ باز نہ آتی تا کہ پادشاہ بابل اونپر لشکر لایا جب
بیتاب ہوی توبہ کی وہ شہر بسگیا دوبارہ قوم نی بدعت شروع کی لاکہ آدمی پر عذاب
ہلاک آیا چالیس ہزار بد اور ستر ہزار نیک اسواسطی کہ عمل زشت پر کیون مانع ہوی
اور بعض اشقیا پیغمبر کی عزم قتل پر دوڑی وہ بہاگی راہ مین نزدیک درخت وارد ہوی

وہ درمیان سے گھل گیا حضرت اوسمین چھپے شیطان نے بھی گوشہ جامہ باہر نکالا درخت باہم
ملا آخر کو آرہ سے امت نے دو پارہ کیا +

حنظلہ مبعوث ہوئے اصحاب رس پر جنہوں نے تیس پیغمبر کو مارا تھا بلاد انطاکیہ یا حضر
موت میں رہتے بت پرستی کرتے مرد لواطہ عورات باہم مساحقہ میں مصروف پھرتے
اور معتبر یہ پایا ہے کہ رس خطہ رس تھا سے آذربایجان نزدیک ارمینیہ بارہ شہر کنارہ نہر
مذکور پر تھے سوم آبان زر و دے فرو ز دین بہمن اردی بہشت خرداد تموز و مرداد تیر
و شہریور مہر درختِ صنوبر اور باکرہ دختر کی پرستش کرتی تھی جب نفرین پیغمبر سے شہر
سو کہا تو حنظلہ کو قفس آہن میں بند کیا اور تہ دریا میں گاڑا ہر گاہ نبی نے شہادت پائی
قہر خدا سے آگ مثلِ شعلہ گوگرد تحت قدم سے نکلی سب کو جلا دیا دوسرے قول میں ہے مرغ گردن
درازِ الوان رنگ آیا جسے عنقا کہتے ہیں اطفال کو نگلتا خلایق کو مارتا گیا +

ذکریا مقتدائے اکابر بنی اسرائیل ذاکرِ توریت ولیِ نذور و ہادیِ بیت المقدس تھے ایک سو
۱۲۰
بیس برس آرزوے فرزند میں عمر گذری اونکی زوجہ حنانہ یا ایشاع ہمشیرہ حنہ ما در
۹۸
مریم اور بقولے خواہر مریم دوم سو برس کی ہوئی ایکدن ہمراہ زوجہ مرغ کو دیکھا اپنے
بچہ کے منہہ میں دانہ بھراتا تھا وہ تاریخ اول محرم تھی اوسدن اشتیاق پیدائش
اولاد کا بڑھا نالہ و زاری میں دعا کی فی الحال زوجہ کو حیض آیا طہارت پا کے شوہر سے
ہم بستر ہوئیں حمل رہا اور بقولے لبشارت ملایکہ سے بعد پانچ سال کے یحییٰ وجود میں
آئے قتلِ زکریا علیہ السلام کو معتبر لکھا ہے کہ جب مریم حاملہ ہوئیں تو علماے یہود نے اونکو
زنا سے بہتان کیا اسواسطے کہ بغیر از مرد پیٹ رہنا خلافِ عادت دیکھا اور کوئی
مرد بیگانہ سواے زکریا جنابِ مریم کا مصاحب نتھا وہ خوف سے قوم کی بقصدِ گریز چلے

راہ مین درخت دیکھا اوسمین سی آواز نکلی میری پاس آؤ جب نزدیک پہنچی وہ شجر ازہم شگافتہ ہوا حضرت اوسکی اندر جا کی چھپی وہ باہم ملا ابلیس نی گوشۂ دامن باہر نکالا اور طالبان حضرت کو دکھایا خلق نی ارہ بنا کی درخت کو دو پارہ کیا وہ اوسمین چیری گئی +

یحییٰ بعد عزیز نبی سات برسکی عمر مین پیغمبر ہوی بوریا ہی کہجور کا جامۂ پوشش اور برگِ درخت کہاتی یا خاربیان لا کی فروخت کرتی اوسمین خورش تہی مدت حمل اور ولادت مین امام حسین علیہ السلام کو اونسی شباہت رہی وہ بہت روتی اور قوم کو عذاب الٰہی سی ڈراتی پادشاہ وقت دخترِ خواہر یا بنتِ زوجہ پر کہ شوہرِ اول سی تہی عاشق ہوا معشوقہ بہی راغب عقد تہی یحییٰ نی منع کیا عورت کو بغض پڑا نشۂ خمر مین پادشاہ نی اوسپر ہاتہ دوڑایا سر یحییٰ کو شرطِ رضا بتایا آدہی رات کو جلاد گئی محراب عبادت سی پکڑ لائی طشت مین سر کاٹ روبروی پادشاہ حاضر کیا +

ارمیا ساکن شہر ایلیا عصر مین مدت سی تہی کہ شہادت یحییٰ سی خدا نی خبر دی فرمایا بنی اسرائیل پر سینی بخت نصر کو مسلط کیا مردونکو ماری عورات و اطفال کو اسیر کری بیت المقدس کو اسقدر کہ خون یحییٰ جوش سی ٹہری ارمیا نی جا کی بخت نصر کو دیکھا مرضِ خزام مین مبتلا مزبلہ مین پڑا شیرخوک پیتا تہا بشارتِ پادشاہی دی سند امان عیال و مال و جان اپنی واسطی لیکی رکہی پس آتی بنی اسرائیل گئی کہ لہو پہاڑی کی برابر جہان یحییٰ کا تا خون گرایا تہا پہنچا +

دانیال فرزندان ہود اسیر یعقوب سی ہین طفولیت مین بخت نصر نی پکڑ لیکیا مادہ شیر کی ساتھ کنوئین مین قید کیا شیر نی کا دودہ پیتی جیتی رہی سو برسکی بعد پادشاہ نی خواب دیکھا تعبیر کو بلایا فرمایا تین روز مین تو مارا جائیگا ویسا ہی کہ ذرا علم دل او نکا الجاذ

حالات انبیاء

مریم بزبان عبری مین یعنی کنیز خدا ماں کا نام حنہ بنت فاقود بن قبیل اور دوسرا قول اسم والدہ
مرثا اور والد عمران ابن ماثان فرزندان یہود اخواہ ماثان اولاد سلیمان سے ہین لقب اونکا بتول
یعنی پاکیزہ ہے حسن وجمال مین ایسے تھین کہ رخسار کے نور سے حاجت چراغ نہ تھی ماں نے نذر کی
اگر فرزند پیدا ہو سلامت رہے تو بیت المقدس مین عبادت کرے تو جب یہ بیٹی پیدا ہوئی
تو اندوہ مین تھین کہا کرین علما کے پاس صورت حال بیان کی وحی الہی زکریا پر نازل ہوئی
کہ خدا کو یہی قبول ہے بنا بران وہان پرورش پائی زکریا نے اونکے لئے گوشہ جدا بنایا میوہ بے فصل
اکثر مریم کے پاس دیکھا پوچھا تو جواب دیا عطاے خدا ہے ٭

عیسی لقب اونکا مسیح ہے جس بیمار پر ہاتھ پھیرتے شفا پاتا روز جمعہ مریم نہاتی تھین جبرئیل مرد
قوی کی صورت مین آئے گریبان مین پھونکا فورا حاملہ ہوئین مسجد اقصی سے طی الارض کیا
کربلا مین آکے قبر امام حسین علیہ السلام کے پاس جنین وہان نخل خرما سوکھا تھا معجزہ سے ہرا ہوا
بار لایا دودہ اور پانی کا چشمہ دنیا تے دیا مریم نے اوسمین دہویا عیسی نے فورا کلام کیا روز تولد
اونکا سہ شنبہ دہم محرم ہے بہت اوصیا دعوت کو اطراف دنیا مین روانہ کئے عالم کی سیر کرتے
مردہ کو جلاتے اندہے اور مبروص ہر قسم کے بیمار پچاس ہزار اچھے کئے کہاتے پیتے اور بتاتے کہ
خبر دیتے مٹی کا پتلا بنا کے اوڑاتے تھے اور کلوخ سے جواہر آبدار کرتے تیس اور تین سال کی عمر تہی
یہود نے اونکے قتل کا ارادہ کیا وہ شب تہی اکیسوین ماہ رمضان کی جو آسمان پر عروج فرمایا
عزیز بنی اسرائیل پر مبعوث رہے اپنے بھائی عزرہ کے ساتھ توام پیدا ہوے بخت
النصر کی قید سے چھوٹے کہ جب وطن چلے گدہے پر سوار ظرف پانی کا اوسمین شیر وشکر ملا
اور میوہ انگور وانجیر کا ساتھ لیا قریہ اتلا پر گذر ہے جو لاکہہ آدمی طاعون سے بھاگے وہان
مرے پڑے استخوان کی انبار تہی تعجب سے کہا خدا اونکو کیونکر جلائیگا پس اوترے تھوڑا میوہ کہایا

پانی پیا سو رہی قبض روح ہوئی راہ مین پڑی تھی کوئی نہین دیکھتا تھا بعد از مدت خدا نی جلایا
پوچھا کسقدر یہان گذری عرض کی تھوڑی دیر فرمایا بلکہ سو برس ہوی گدہی کو بندہا دیکھا
میوہ تازہ پایا اوس قریہ کی آبادی ہوی تیس برس کی تھی جو مری تھی گاہ پھر کی آئی بہائی کو
ایک سو تیس کی عمر مین بوڑہا دیکھا آپ جوان تھی باہم بیس برس رہکی عزیر و عزرہ دونو سا تھہ چلی
لہذا قوم نی کہا عزیر پسر خدا ہین ✣

خالدِ ابن سنان قبیلۂ بنی عبس سی تھی اوس قوم پر مبعوث ہوی جنکی درمیان آگ آئی اذیت
پہنچائی فرمایا اگر یہ بلا دور کر دون تو ایمان لانا پس آتش سوزان مین داخل ہوی سلامت
رہی لیکن کافرون نی نہ مانا خبر دی کہ فلان روز مین مرونگا میری لاش دفن کرنا بعد
چند روز گورخر بہت آئینگی مجہی قبر سی نکالینگی جو سوال تم کروگی میت سی جواب
سنوگی ویسا ہی ہوا پھر بھی وہ لوگ منکر تھی ✣

جرجیس اہلِ فلسطین روم تھی پادشاہ بت پرست اذانہ نام اور ہیودیر پر مبعوث ہوی
کافرون نی اونکا بدن زخمی کیا سر کہ چہڑ کا کمل باندہا گرم سیخ سی داغا آگ مین سیخ لال کر کی
سر مین گاڑی سینہ چرخ دیکی ہلایا ستون عمارت کی نیچی دبایا وہ بزرگ ہر دفعہ زندہ ہوتی دعوت
حق کرتی تہی ناچار آگ سی جلایا راکہہ ہوا مین اوڑادی دیگ مین جبتیا ڈالا پانی بہر کی جوش کیا
یوہین مرتی پھر حیات پاتی تھی آخر کو نفرین کی پیغمبر کا سر کاٹا قوم پر عذاب آیا ✣

یونس فرزند متی ہین چالیس یا تیس برس کی نبی ہوی امتِ گنہگار کو موعظہ کرتی رہی
اونمین روتیل نام قبول دعوت کا مانع تہا اور شوخا عابد نی بد دعا کرنا چاہا یونس نی
اشاری سی عابد کی نفرین فرمائی روز چہار شنبہ نیمۂ شوال کو نزول عذاب ہوا یونس ہمراہ
عابد دور جا کی مخفی رہی ناگاہ شعلہ آتش سوزان کا بصورت ابر محیط دکھائی دیا لوگ سب گھبرا گئے

تعلیم و تبدیل سے توبہ وزاری کی وہ آگ پہاڑون پر گری یونس ناراض ہو کر سفر دریا کو چلی ایک
مچھلی سامنی کشتی کی آئی ناخدا مضطر ہوا قرعہ آدمی گرانی پر ڈالا یونس کا نام نکلا بزور اونکو
پھینکدیا ایک ماہی نی اوٹھالیا نو ساعت یا تین روز یا سات دن مچھلی کی پیٹ مین
قید رہی جب پشیمان ہوی دعا مانگی نجات ملی اپنی قوم کی پاس آئی ❊

اصحابِ کہف تملیخا و مکسلمینا و مشلینیا و مرنوش و دبرنوش و شاذنوش اور بقولی
ثانی مکسلمینا و یملیخا و مرطونس و بینونس و سارینیونس و ذوانونس و کشفیططیونس طرف
نخجوان آذربائجان پای تخت دقیانوس مین ارکان دولت ہی جسنی ایک فرسخ کی
عرض او طول کا قصر بنایا چار ہزار ستون طلا و نقرہ و ہزار قندیل جواہر نگار جو عطر سے روشن
کی جاتی رکھا تھا تختِ مرصع کی بیچ مین اسّی کرسی طلائی زمرد سبز جڑاہی اور یسار مین اسّی
کرسی نقرہ یاقوت سرخ لگی اور پچاس وجیہ شاہزادہ تابدار مرصع کمر حاضر ہوتی اصحاب کہف
اوسکی مقربِ بارگاہ تہی ایک پاس جام مشک دوسری کی ہاتھ مین جام پر گلاب ایک
پاس مرغ سفید خوش جو اوڑکی مشک و گلاب سے تر آلودہ جا تا پادشاہ کی سر پر افشان
کرتا غرہ دولت سے دقیانوس دعوای خدائی رکھتا یہ چھہ آدمی اوسے باطل جانکی بہانہ
شکار سے بہاگی راہ مین مرطونس ایک چوپان ملا رفیق ہوا قطمیر اونکا کتا بہی ساتھ چلا
رقیم نام غارِ کوہ مین در آئی رہی خدا نی قبض روح کی تین سو اور نو برس کی بعد
زندہ ہوی باہر نکلی پھری تو اگلی سامان اور اصناس کو نہ دیکھا پھر آرزو سے مرگئی آخر الزمان
مین خدمت حضرتِ صاحب الزمان ہونگی اور چہار و تین شخص کو بہی روایت کی ہی

اسامی و تعدادِ زوجات و بنین و بناتِ سرورِ کائنات و ائمہ
ہدات علیہم الصلوٰۃ والتحیات ۔ بہ چند جدول مابعد مین توضیح ہوگی پہلی

حالات پیغمبر

محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ من الشجرۃ المحمدیہ مطبوعہ مصر سنہ ۱۲ بارھوین ربیع الاول
سال ابتدای عام الفیل شہر مکہ مین پیدا ہوی بطن مادر مین خواہ دو مہینی یا دو برسکی تہی جو پدر نی
قضا کی دودہ پلانی کو حلیمہ بنت ابی ذویب سعدیہ اپنی قبیلہ مین اجرت پر لیگئی چار برس بعد
پہیر دیا والدہ آمنہ خاتون ہمراہ لیکی برادرون سی ملاقات کو مدینہ روانہ ہوئین ہنگام بازگشت
منزل ابوا مین فوت ہوگئین اوسوقت عمر شریف چہہ سال گذری تہی ام ایمن خادمہ مادر
پیغمبر کو مکہ مین لائین عبد المطلب دادا کی پاس پہنچایا وہ پرورش کرتی رہی تہوڑی دنین
دنیاسی وہ بہی گذری چچا ابو طالب نی پرورش کی بارھوین برس اونکی ساتھہ جانب
شام سفر کیا پہر بعمر بست و پنج سالہ ہمراہ میسرہ غلام خدیجہ اونکی تجارت بطریق مضاربت
کرکی پہری تو پس از دو ماہ شادی کی اور بعمر سی و پنج سال بنای خانہ کعبہ جو تعمیر کیا جاتا تہا
رضای قریش سی دست مبارک پر نصب حجر الاسود ہوا چالیس برسکی مبعوث برسالت
اور دعوت فرماتی گئی سن پچاس کو جو پہنچی تو ابو طالب اور بی بی خدیجہ نی رحلت کی دو بیبیان
اول حرم محترم خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی جو بڑی دولتمند ہتین کہ اسی
ہزار شتر بارکش سوداگری مین رکہتین پہلی عتیق ابن عائذ المخزومی کی عقد مین ایک بیٹی
مسماۃ ہند و بعد ازان شوہر دوم ابو ہالۃ الاسدی ہند بن النباش کی زوجیت مین
ہند نام ایک پسر جنین پس اہتمام سی عمرو بن اسد عم خدیجہ کی جو بڑا عالم و کاہن تہا رسم تزویج
ادا ہوی چوبیس برس طاعت و محبت سرور مین اپنا سارا مال دیا دعوی نبوت پر اول
سب سی ایمان کا اقرار کیا اونکی روبرو خواجہ کائنات نی دوسرا نکاح نہین باندہا پچاس
اور چہہ سالکی فوت ہوئین دوم سودہ بنت زمعہ بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک
بن حسل بن عامر بن لوی سوم عائشہ بنت ابی بکر عبد اللہ ابن قحافہ چہہ برسکی عمر مین تین سال

قبل ہجرت نکاح کیا بعد ورود مدینہ جب نو سال کی تہین زفاف ہوا پچاس اور چھہ برس زندہ رہین وقت وفات وصیت کی بجہی رات کو مخفی دفن کرنا ابو ہریرہ دوسی نی نماز پڑہی عامہ سی یہ روایت ہی کہ بقیع مین مدفون ہوئین چہارم ام شریک العامریۃ القرشیۃ غزیۃ بنت دودان بن عوف بن عمرو بن خالد ابن ضباب بن حجر بن بغیض بن عامر بن لوئی وہ پہلی مکہ مین زوجہ ابی العسکر بن تمیم بن الحرث تہین کہ شریک اون سی پیدا ہوا پیغمبر خدا کو اپنی تئین ہبہ کیا پنجم حفصہ بنت عمر بن الخطاب ماں کا نام زینب بنت مظعون جو پہلی حبالہ نکاح مین خنیس بن حذافہ سہمی قرشی کی تہین شئہ مین فوت ہوئین ششم ام سلمہ بنت ابی امیہ بن حذیفہ بن المغیرہ ابن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ اونکا نام ہند ماں کا نام عاتکہ بنت عبد المطلب وہ پہلی اپنی ابن عم ابی سلمہ بن عبد الاسد مخزومی کی زوجہ تہین کہ عمر و درہ و سلمہ و زینب ربائب پیغمبر ہین عہد معاویہ بن یزید مین رحلت کر گئین ہفتم زینب بنت جحش بن رئاب بن نعمر کہ وہ حضرت کی پہوپہی میمونہ بنت عبد المطلب کی بیٹی اور منکوحہ زید بن حارثہ تہین وہی التی قال اللہ فیہا فلما قضیٰ زید منہا وطراً زوجنا کہا او توفیت زینب سنہ عشرین عہد عمر ہشتم میمونہ بنت الحرث بن الحزن اولاد غیلان ابن مضر اول ابی رہم بن عبد العزیٰ کی جورو اور مسماۃ برہ تہین حضرت نی یہ نام بدلا موضع شرف مین ۵۱ کو فوت ہوئین نہم ام حبیبہ رملہ نام بنت ابی سفیان اخت معاویہ اپنی زوج عبید اللہ بن جحش اسدی کی ہمراہ حبشہ مین تہین وہان مسماۃ حبیبہ بیٹی پیدا ہوئی خاوند مر گیا حضرت نی خواستگاری فرمائی ملک نجاشی نی چار سو دینار صداق پر عقد کیا سنہ ۴۴ مین وفات پائی دہم زینب بنت خزیمہ ابن الحرث جو عبد اللہ بن جحش کی بی بی تہین غزوہ احد مین خاوند مارا گیا تو حضرت نے

حالات نبی مینا

نکاح کیا دو تین ماہ گذری گرفتار اجل ہوئین یازدہم جُوَیرِیَہ جسکا اسم بَرّہ تہا جناب نی
یہ نام رکہا بنت الحرث بن ابی ضرار اولاد امرئ القیس یوم المریسیع اسیر ہوئین اور حصہ مین
ثابت ابن قیس بن شماس انصاری یا ابن عم ثابت کی آئین حضرت نی اوس انصاری سی لیکر انکی
آزادی کو مہر قرار دیا ازدواج مین مشرف کیا یہ اعظم عورات قوم برکۃ تہین ۵۶ھ مین جہان سی
گذرین دوازدہم صَفِیّہ بنت حیی بن اخطب بن سعیۃ بنی اسرائیل سبط ہارون کی جو پہلی
زوجہ سلام بن مشکم شاعر ہہر تحت مین کنانہ بن ابی الحقیق شاعر ہتین وہ غزوہ خیبر مین مارا گیا
غنیمت سی حضرت کو ملین اعتاق کی مہر پر عقد کیا ۵۰ھ عہد معاویہ مین فوت ہوئین
سیزدہم ماریہ قبطیہ بنت شمعون جسکو مقوقس ملک مصر کی سلطان نی ہدیہ مین
بہیجا تہا ساتہہ خواہر مسماۃ شیرین کرا وسی حضرت نی حسّان بن ثابت انصاری کو دیا
اور ایک خواجہ سرا بہی جو خدمت سرور مین رہا وہ خلافت ثانی ۱۶ھ مین گذر گئین
اور باقی تین خواہ آٹہہ خواتین شرف صحبت سی محروم رہین اولادہ الطیب اختلاف
کیا اونکی پیدایش کرایام جاہلیت یا اسلام ہی اور نام عبد اللہ لقب اونکا طیب و
طاہر اور بطن خدیجہ یا عائشہ سی ولادت اگر اول صحیح وفات مکہ و در صورت ثانی انتقال
مدینہ مین ہی اور بعض نی کہا الطیب و المطیب لبطن واحد مین توام پیدا ہوی ابراہیم
و کہ ماریہ قبطیہ ۸ھ آٹہہ مین پیدایش اور سترہ مہینی کی درگذری و قال علیہ السلام عند موتہ
العین تدمع و القلب یحزن و انا لفراقک یا ابراہیم لمحزونون و لو قضی ان یکون نبی
من بعدی لعاش و لاکن لانبی بعدی الطاہر وجود شریف مین اختلاف کیا
جو ذکر ہو چکا ہی القاسم دہ مکہ مین بطن خدیجہ سی پیدا ہوی پچیس شہر یا سات
مہینی خواہ سات روز کی درگذری اور بعض نی کہا بڑی ہوی پیرون چلی بعد ازان

حالات بنتہا

انتقال کیا یہ بہی قول ہی کہ نیت بسبب تقسیم زر و مال ہی نہ فرزند زینب جنکو ابوالعاص

ابن ربیع سی مکہ مین منسوب کیا اونکی حق مین فرمایا حدثنی فصدقنی و وعدنی فوفانی

رقیۃ قبل اسلام عتبہ ابن ابی لہب سی تزویج ہوئی بعد نزول آیہ تبت یدی پدر کی امر

طلاق دی ہمراہ خدیجہ مادر مطہر ایمان لائین عثمان بن عفان کو بلین ہتوڑی دنین دیگر

ام کلثوم منجہلی بیٹی خدیجہ بی بی کی عثمان بن عفان سی شادی ہوئی فاطمہ زہراء

مدینہ مین تزوجہا علی ابن ابی طالب فولدت لہ الحسن و الحسین و زینب و محسنا و ام کلثوم

اور عبد اللہ ابن رقیہ بن عثمان وہ حبشہ کی پیدا ہین جو ہمراہ والدین پہر کی آئے

چار خواہ چہ برسکی گہر مین بازی کرتی تہی آنکہ مین پرند کی اپڑا منہ تک ورم بڑہا اس

دکہہ سی درگذری علی و امامہ پسر و دختر زینب بنت نبی فرزندان ابو العاص جسکا نسب

ہالہ اخت خدیجہ سی اوپر ملا ہی اور امامہ کو بعد وفات سیدۃ النسا شاہ اولیا نی زوجہ

کیا اور پس ازان معاویہ نی سو ہزار درہم بہیجی درخواست نکاح اپنی ساتہہ کی وہ بموجب

وصیت شوہر مائل طرف مغیرہ بن نوفل بن الحرث ابن عبد المطلب سی ہوئین اور یحیی کو جنین

امام حسن بن فاطمہ زہرا جنکی اولاد زید اور حسن المثنی سی رہی امام حسین جو بنین و بنات

اونکی معروف ہین زینب کبری بنت سیدۃ النسا عبد اللہ الجواد ابن جعفر طیار ابن

ابی طالب سی منصوب ہوئین فولدت لہ جعفرا و عونا الاکبر و ام کلثوم و علی جو نسل اونکی

علی سی باقی ہی ام کلثوم بنت زہرا جو قصہ اونکا باختلاف بین عامہ و خاصہ وارد ہی

محسن بن فاطمہ بعبارت جدول مصریہ لکہا قیل سقط و قیل بل درج صغیرا و الصحیح ان فاطمۃ

انسقط جنینا یعنی معصومہ بنت نبی نی پیٹ گرادیا یہ قول ہی شیخ جمال الدین یوسف

بن عبد الہادی المقدسی الحنبلی کا بنی اعمام و عمات نوفل بن الحرث و عبد اللہ

حالاتِ نبینا

جنکا پہلی نام عبد الشمس تہا حضرت نی بدلا و ابو سفیان المغیرۃ الشاعر و امیمۃ و اروی بنت
الحرث عمارہ بن حمزہ و یعلی و فاطمہ بنت حمزہ کانت تحت المقداد بن الاسود و عتبہ بن ابی لہب
و عتیبہ اکلہ الاسد بدعوت رسول اللہ و خالد و سبیعہ و معتب و درۃ بنت ابی لہب و
عبد اللہ بن الزبیر و ام الحکم و ضباعۃ بنات و طاہر ابنہ عبد اللہ العباس ولد قبل الہجرۃ بثلاث
سنین و مات سنہ ۶۸ اور دس جو نام ذکر ہوی تاریخ عباسیہ مین امیمۃ و صفیہ بنات ہند
بنت المقوم مرہ بن الحجل امیر المومنین علی بن ابیطالب و طالب و عقیل و جعفر و طلیون و
ام ہانی اسمہا فاختہ و جمانہ بنات صفیہ بنت عبد المطلب وہ زوجہ عوام بن خویلد برادر
خدیجہ تہین زبیر فرزند جنین ام الحکیم ہی البیضا سگی پہوپہی زن کریز بن ربیعہ جنکا لبیر
عامر اور دختر ام طلحہ مسماۃ اروی زینب و اروی مادر عثمان بن عفان اروی بنت عبد المطلب
وہ بہی حقیقی عمہ حضرت منکوحہ عمیر بن وہب مادر طلیب ہین عاتکہ وہ تحت ابی امیۃ بن
المغیرہ تہین جنکی عبد اللہ و زہیر بیٹی و قریبۃ الکبری صاحبہ رویای قصہ بدر بیٹی ہین
امیمۃ وہ بہی ایک والدہ سی بی بی جحش بن زیاب کی مادر عبد اللہ و ابا احمد عبد ہاجر
و عبید اللہ و زینب زوج النبی و ام حبیبہ زن عبد الرحمن بن عوف و حمنہ زوجہ
مصعب بن عمیر برہ وہ بہی ایسی حقیقی حبالہ عقد مین عبد الاسد بن ہلال کی تہین
جو ابا سلمہ پیدا ہوی کہ قبل پیغمبر شوہر ام سلمہ رہی امرائہ ابی بکر علی بن ابیطالب
عبد الرحمن بن عوف ابو عبیدہ بن الجراح زید بن حارثہ اسامہ بن زید جریر بن عبد اللہ
جعفر ابن ابیطالب خالد بن الولید مالک بن نویرہ عدی بن حاتم معاذ بن جبل
ضرار بن عبد اللہ عبد اللہ بن رواحہ محمد بن مسلمہ عبد اللہ بن عتیک العلا بن الحضرمی
عمرو بن امیۃ الضمری المنذر بن عمر علقمہ بن محرز قطبۃ بن عامر عروہ بن مسعود الطفیل

حالاتِ نبیّنا

بن عمر وعیینہ بن حصین کعب بن عمرو قیس بن عاصم ابو قتادہ بن ربیعۃ الورقا بن بدر عمرو بن
العاص شجاع بن وہب امیہ ابن ابی صعب بشیر بن سعد زیاد بن لبید غالب بن عبد اللہ کرز
بن جابر عکاشہ بن محصن الضحاک بن سفیان عامر بن ثابت کتّابہ الزبیر بن العوام زید
بن ثابت السجل سعد بن ابی سرح عامر بن فہیرہ عبد اللہ بن ارقم عبد اللہ بن زید عبد اللہ
بن مسعود العلا بن الحضرمی العلا بن عقبہ محمد بن مسلمہ معاویہ بن ابی سفیان المغیرہ بن شعبہ
قضاتہ علی بن ابیطالب معاذ بن جبل عمّالہ علی بن ابیطالب ابو عبیدہ العلا بن
الحضرمی بلال الحبشی ابو ہریرہ المہاجر بن ابی امیہ زیاد بن لبید عدی بن حاتم مالک
بن نویرہ الزبرقان ابن بدر قیس بن عاصم اصحابِ سرادہ فاطمہ علیہا السلام انس
بن مالک حذیفہ بن الیمان حمّالِ رایاتہ علی بن ابیطالب الزبیر بن العوام سعد بن
عبادہ زید وجعفر ابن ابیطالب خالد بن الولید عبد اللہ بن رواحہ خطیبہ ثابت
بن قیس بن شماس شعرائہ حسّان بن ثابت عبد اللہ بن رواحہ کعب بن مالک
حمّالِ نعلہ المغیرہ بن شعبہ عبد اللہ بن مسعود القائم علی نفقتہ بلال وقال
انفق بلالا ولا تخش من ذی العرش اقلالا وکذا علی علیہ السلام من کان
یحمل دوابہ الاسلع بن شریک طلحہ بن عبد اللہ عبد اللہ بن مسعود حداۃ
عبد اللہ بن رواحہ موذنوہ بلال بن رباح ابن ام مکتوم الاعمی ابو محذورہ سعد
القرظ حجابہ ابو موسی رباح الاسود انسۃ بادہ اِمائہ آمنۃ بنت زینۃ امیمۃ
برکۃ ام ایمن زوج زید ام اسامۃ خضرہ جلسہ خولۃ رزینۃ رضوی ریحانۃ سانیۃ سدیۃ
سلامۃ خاضنۃ ابراہیم سلمی ام رافع شیرین اخت ماریۃ عنقود ام ضمیح الحبشیۃ لیلی مولاۃ
عائشہ ماریۃ القبطیۃ میمونۃ بنت سعد ضمیرہ ام عیاش عبید السلام انسۃ

حالات نبینا

بن زید اسلم ابو رافع القبطی انیسہ بن عبید باذان ثوبان بن بجدر حنین رافع رباح الاسود
رویفع زید ابن حارثہ سفینہ سلمان الفارسی شقران الحبشی ضمیرہ طہمان تفیر کرکرہ
کیسان مابور القبطی الخصی مدعم الاسود مہران میمون نافع نفیع واقد ہشام یسار ہلال بن
الحرث ابو سلمہ رافع واسمہ محرث ابو عبید ابو عسیب ابو کبشہ سامان و لباس نبی
خفاف یعنی موزہ چار نعلان سبتیتان ثوب حبرہ ازار عمانی ثوبین صحاریین قمیص صحاری
قمیص سحولی جبہ یمنیہ شامیہ کساء ابیض قلانس صغار لاطیہ ملحفہ رداء مربع فراش من ادم
حشوہ لیف عمامہ چار محنگہ جو اکثر باندہا کرتے عمامہ سوداء یعنی کالا جسکو سر سے باندہتے
عمامہ ذات ذوابہ کبھی اوسی زیب سر کرتے عمامہ بیضا یعنی سفید جو روز فتح مکہ فرق
پر تہا مدری کان یحک بہا جسدہ یعنی جہانوان قربہ کان یشرب منہا و یتوضا یعنی
مشک سکین چہری و قدر کان یطبخ فیہا یعنی دیگچی اقداح ثلاثہ مخضب المحنا یعنی بالے
رکہوہ تسمی الصادرہ یعنی ڈوچی مغتسل من صفر یعنی لوٹیہ پیتل کی ربعۃ اسکندرانیہ یعنی خانہ
زیور دان ہاتہی دانت کا جو مقوقس نے بہیجا تہا اوسمین کنگہی سرمہ دانی مقراض اور آئینہ
رکہتے قصعہ یعنی کاسہ چوبی سریر تخت کساء احمر وکساء من شعر وکساء اسود منبذ
کان ینشف بہ وجہہ یعنی رومال قدح من عیدان کان یبول فیہ باللیل چوبی کلہیا جسمین راتکو
بول کرتے حصیر مرمل یعنی بوریا فیہا طیبہ ڈبیا خواہ پٹاری جسمین خوشبو رکہتے بردہ
لبساط یسمی الکہہ یعنی کمل خواہ شطرنجی خاتم من ذہب وہو الذی رماہ لم یلبسہ و خاتم
من فضۃ کان یلبسہ انگشتر طلائی جو نہین پہنی اور نقرہ جسکو پہنا کرتے و خاتم من حدید
ملوی بفضۃ انگوٹہی آہنی ملمع کی ہوئی مرکب و سکوت خچر پانچ بغلہ شہبا جو مقوقس نے
بہیجا تہا البغلہ دلدل یقال انہا شہبا بغلۃ فضۃ اہداہا ابن العلماء صاحب ایلہ بغلہ جو نجاشی

ہیجا اور از گوش دو یعفور اور عفیر ناقہ دو عضبا اور قصوا القلع یعنی شتر کی سانڈ دس

شقرا و مرۃ و ثربی و البشیر و نشور و سعدیہ و قریش و شمس و حنا بقر یعنی گای سات

اور دنبہ جنکو فرندام ایمن چراتا اور اونٹ بہی سات عجزہ و عروہ و سقیا و رشتہ و

بزدہ و ظراف و الطلال المخیل یعنی گہوڑی بامیس جنکی نام ذکر ہوی سکب اعرابی

سول لیا و ملاوح و مرتجز الذی شہد بہ خزیمہ و لزاز جو ہدیہ مقوقس تہا و ظرب جسی ابن

ابی البرانی ہیجا و لحیف فروہ کا مرسلہ و سیدا و دو زرد تمیم کا دیا ہوا و سبحہ و الملق و ذو العقال

و ذو اللمہ و مرتجل و سرحان و یعسوب و بحر و ادہم و شحا و مجل و رواح و نجیب و طرف

سلاحیہ تلوارین نو عدد عضب سعد بن عبادہ کی و ذو الفقار غنیمہ یوم بدر و صمصامہ

و سیف عمرو بن معدی کرب و قلعی من سلاح بنی قینقاع و تبار ایضا و مخذم و رسوب

و خیف و ماثور حرابات ثلاثہ یعنی اوسکی تین بتضا بہت بڑی و عنزہ و نبعہ قضیب

چہڑی و ممشوق و کان من شوحط و حربہ کبیرہ رایات ثلاثہ الزینیہ کانت بیضا

العقاب کانت سود اءم تعبہ و الصفراء درع سبعہ زرہ سات ذات الفضول

و السعدیہ و ذات الوشاح و ذات الحواشی و فضہ و البترا و الخرنق اتراس ثلاثہ

سپر تین الموجز الزلوق الفتق مجن یعنی سونٹا جوکان طولہ ذراع و الرقو مغفران یعنی خود

الموشح و السبوع رماح خمسہ پانچ نیزی المسوی المثنی اور تین جو بنی قینقاع سی لیے

قسی خمسہ کمان پانچ الروحا کانت من نبع نام درخت جسکی سلاح کا تیر جاتی سی کمان

بناتی الصفرا وہ بہی چوب البیضا درخت کوہی کی لکڑی الزورا و المکتومہ فسطاط کان

یقال لہ الکن یعنی خیمہ جعبہ یعنی ترکش تسمی الجمع او الکافور بہی کانت للنشاب

علی علیہ السلام اولاد ذکور بغیر از محسن شہید کی چودہ سبائک الذہب میں لکھی

حال الاولاد و ازواج و اصحابہ علی علیہ السلام

الحسن و الحسین و زینب کبری و زینب صغری ام کلثوم کی والدہ فاطمہ زہرا اور محمد المکنی ابو
القاسم اونکی مان خولہ بنت جعفر ابن قیس بن بنی حنفیہ و عباس و جعفر و عثمان و عبداللہ
ابنای ام البنین بنت حزام ابن خالد ابن دارم و محمد الاوسط ابن امامہ بنت ابی العاص
و عمر و رقیہ کی مادر ام حبیب بنت ربیعہ کہ دونو یکبار توام پیدا ہوی و محمد الاصغر
المکنی ابو بکر و عبید اللہ انکی ماں لیلی بنت مسعود ارمیہ و یحیی کی والدہ اسما بنت عمیس
خثعمیہ ہی جو پہلی زوجہ جعفر بن ابی طالب اور بعد ازان بی بی ابی بکر پہر تحت حضرت
مین آئین و عبد اللہ و عون محمد بنو جعفر و محمد ابن ابی بکر کو ربائب لائین ابو بکر و عون مین
اختلاف پایا ہی ام الحسن و رملہ کی مادر ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی اور نفیسہ خواہر
نفیسہ ام کلثوم صغری و رقیہ صغری و ام ہانی و ام کرام و حمامہ مکنّاۃ ام جعفر و امامہ و ام
سلمہ و میمونہ و خدیجہ و فاطمہ مختلف زوجات و ام ولد سی پیدا ہین زینب کبرای
و صغری جو ام کلثوم تہین اولاد بنات نبی مین ذکر ہو گیا رقیہ منسوب ہو تین مسلم
بن عقیل سی جو عبد اللہ شہید کربلا و علی و محمد بہی باختلاف مقتول کوفہ و تینو پیدا ہوی ام ہانی
عبد اللہ اکبر بن عقیل کی زوجہ مادر محمد کشتہ عاشورا و عبد الرحمن تہین میمونہ بعد از فوت
خواہر عبد اللہ اکبر بن عقیل سی تزویج کی جو عقیل پیدا ہوی نفیسہ عبد اللہ بن عقیل کے
تحت میں گئین جو ام عقیل ہتی جنین زینب صغرا سا تہہ عبد الرحمن بن عقیل کی بیاہی تہین
کہ حمیدہ و ہشیم آونکی ہی امامہ نکاح مین صلت بن عبد اللہ بن نوفل بن حرث بن عبد المطلب کی
آئین جو میتی نفیسہ پیدا ہوی زوجات سوای کنیزان خاصہ بارہ زن تفاوت
ایام سی ہو مین پہلی فاطمہ زہرا علیہا السلام دوسری خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفیہ
جو اونکا قبیلہ اور مالک ابن نویرہ سردار قوم طاعت حیدر صفدر اور مخالفت

حالاتِ علی و حسن علیہما السلام

ابی بکر میں تہی خالد بن ولید لشکر لیکی چڑہا مردونکو مارا عورتوں کو اسیر لایا اونہیں سی خولہ کو
امیر المومنین متصرف ہوی سُریّ اُمّ حبیب بنت ربیعہ چوتہی لیلی بنت مسعود ازعیالہا پانچوین
اسما بنت عمیس خثعمیہ جو زنِ جعفر طیار مادر عبداللہ و محمد تہین کہ شوہر جنگ موتہ مین مارے گئی
سال دہم ہجری زوجہ ابی بکر ہوئین ہمراہ حجۃ الوداع مین پیدا ہوا بعد از فوت خلیفہ اول وہ
عقد حضرت مین آئین چہٹی اُمّ سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی ساتوین امامہ بنت ابی العاص
بیٹی زینب دختر نبی کی آٹہوین اُمّ البنین والدہ عباس و ازجملہ سراری اُمّ البشار بنت ضرام
بن خالد بن ربیعہ باقی نام دریافت ہوی تعداد اولاد بقول شاہین ۱۲ بارہ پسر اور ۱۵ پندرہ دختر
اور اصح چہتیس ۳۶ ہین سترہ ۱۷ بیٹین اور اونیس ۱۹ بنات اصحابہ تین سو نوی اور پانچ کو اونمین
مشاہیر تہی اُسامہ بن زید و اصبغ بن نباتہ و اشعث بن قیس و اویس قرنی و براء بن عازب
و ابو ذر و جابر بن عبداللہ و جنید ہمدانی و جعدہ بن ہبیرۃ المخزومی بن اخت امیر المومنین و حذیفہ
الیمانی و حبیب بن المظاہر الاسدی و خالد بن ابی دجانہ و رشید ہجری و رفاعہ بن رافع و زید
بن صوحان عبدی و ہلیسر(?) بن قلیں(?) و سعد بن مالک و سلیم بن قیس ہلالی و سنان بن مالک النخعی و شبث
بن ربعی و صعصعہ بن صوحان و طرماح بن عدی بن حاتم طائی و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن حارث
برادر مالک اشتر و عثمان بن حنیف و عبادہ بن صامت غفاری و عبداللہ بن ابی رافع کاتب
و عبدالرحمن بن عوسجہ و عقیل بن ابی طالب و قثم بن عباس و قنبر و کمیل بن زیاد و مالک بن حارث
مشہور باشتر و میثم تمار و محمد بن ابی بکر و معاذ بن جبل و نجاشی شاعر و عتبہ بن عبداللہ و ہمیر بن
مریم و ابو بردۃ الازدی و فرات بن عمر امام حسن علیہ السلام اولاد اناث و ذکور
سولہ ہین زید اور اونکی دو خواہر اُمّ الحسن و اُمّ الحسین بطن سی اُمّ بشر بنت ابی مسعود الخزرجیہ ہین
و حسن المثنی والدہ اونکی خولہ بنت المنظور الفزاریہ ہی عمر اور بہائی اونکی عبداللہ و قاسم شہیدانِ کربلا

حالات امام حسن علیہ السلام

ام ولد سی پیدا ہوی وحسین الملقب بالاثرم اونکی بہائی طلحہ اور بہن فاطمہ کی مادر ام اسحق بنت طلحہ
بن عبد اللہ التیمی ہی وابوبکر جو یوم عاشورا مارے گئی اور ام عبد اللہ وفاطمہ وام سلمہ ورقیہ امہات
مختلفہ کی بطن سی ہتین وَاَمَّا حسن بن امام حسن علیہ السلام الملقب بالمثنّٰی واسطی خواستگاری
بنت امام حسین علیہ السلام اپنی چچا کی پاس حاضر ہوی فرمایا جسکو چاہو مین منسوب کر دون وہ
شرما کی چپ رہی امام نی ارشاد کیا مینی تمہاری اپنی بیٹی فاطمہ تجویز کی وہ اکثر صفات مین شبیہ
والدۂ مکرّمہ زہرا سی ہی اور شادی کر دی بتیس اور پانچ برس کی عمر مین شاہزادہ نی رحلت
فرمائی رَوٰی ابراہیم بن محمد بن طلحہ فَلَمَّا مَاتَ الحَسَنُ بنُ الحَسَنِ علیہ السّلام ضَرَبَتْ زَوجتہ فاطمۃ
بنتُ الحسین بن علی علیہما السلام علی قبرہ فسطاطًا وکانت تقومُ اللّیلَ وتصومُ النّہارَ ابراہیم
ابن محمد ابن طلحہ نی روایت کی ہی جب حسن ابن امام حسن علیہ السلام نی وفات پائی ہی اونکی
زوجہ فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام نی قبرِ شوہر پر خیمہ برپا کیا دنرات نماز روزہ مین گذرتا غم و
ماتم کی رسم وبکا ورقت سی آرام نہ لیا وکانت تُشَبَّہ بالحُورِ العِینِ لجمالہا وہ خاتون محزون جمال و
کمال مین غیرت حور العین ہتین اپنی دادی زہرا کی مثال ہر دم زاری وابتہال مین بسر کرتین
فَلَمّا کانت رأس السَّنۃ قالَت لِموالیہا اذا اظلم اللیل فقوّضوا ہٰذا الفسطاط ہرگاہ مدت ایکسال کی
یونہین گذری تو اپنی ملازمین سی یہ بات کہی جب راتکا اندہیرا چہایا دیکہو تو یہ خیمہ اوکہاڑ
مقام سکونت مین لیجلو فلمّا اظلم اللّیل سَمِعَتْ قائِلًا یقولُ ہَل وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَاَجابَہ آخرُ یقولُ بَل
یَئِسُوا فَانقَلَبُوا جو ہین ظلمت شب نی جہان کو گہیرا ہاتف کی آواز کو سنا کہتا تہا آیا تمنی گم شدہ اپنا
پایا جسی بہت ڈہونڈہا دوسری نی جواب دیا بلکہ مایوس و نا امید ہو کی منہہ پہیرا ہاتہ اوٹہایا
وعبد اللہ ابن الحسن کی ساتہ سید الشہدا نی سکینہ اپنی دختر کو قبلِ معرکۂ عاشورا نامزد کیا جو وہ
شہید کربلا ہوی بیاہ کا سرانجام ناتمام رہا اولاد زبیر سی نکاح مندہا یہ دونو روایت کو

حالاتِ امامِ حسن و امامِ حسین علیہما السلام

بحار اور اعلام الوری سے لکھا ہے ذوجاتِ شصت وچہار نکاحی ازواج بتفاوتِ ایام عقد وطلاق
ہیں سوای کنیزانِ خاصہ ہوئین اُمِ بشر بنتِ ابی مسعود عقبہ بن ثعلبہ خزرجیہ والدہ زید اور دختر
ثانی خولہ بنتِ منظور فزاریہ مادر حسن ثالثہ اُمِ اسحٰق بنت طلحہ بن عبداللہ تیمی اُمِ الحسن ملقب بازرم و
فاطمہ کبریٰ رابعہ سامعروف بجعدہ بنتِ اشعث مابقی اسم نامعلوم ہین لکھا ہے جمع کثیر ہوا
لشکر ہو کی جاتی زر و مال اور فریبِ دشمن پر تنہ حق سی پھر اتی ازجملہ چالیس ہزار چار سو پاس رہی
وہ بھی در باطن ملکر قید کر دینی مین بھی سامان لوٹ لیا ران کو زخمی کیا ناچار حضرت نے صلح قبول
فرمائی جان و ناموس اپنی اور امت کی بچانی اونہین مشاہیر و رواتِ حدیث نیک ہین احنف
بن قیس و اصبغ بن نباتہ و اشعث بن سوار و جابر بن عبداللہ الانصاری و جارود بن المنذر و حبیب
بن مظاہر و حذیفہ الاسد و حارث بن الاعور و حجر بن عدی و رشید ہجری و رفاعہ بن شداد و
و زید بن ارقم و سلیم بن قیس ہلالی و سلیمان بن صرد الخزاعی و سفیان بن ابی لیلی الہمدانی و عمرو بن
حمق الخزاعی و عامر بن واثلہ و عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب و عبداللہ بن عباس و عمر بن قیس مرنی
و کمیل بن زیاد و لوط بن یحیی و حیان بن کلب و میثم تمار و مسیب بن عتبہ و مسلم بن عقیل و ہلال
بن نشاف امام حسین علیہ السلام اولادِ امجاد جمہ ہین علی اکبر سید السجاد زین العابدین
کی والدہ شاہِ زنان خواہ شہربانو بنتِ کسری یزد جرد بن شہریار ہین جو نفاسِ وضعِ حمل مین فوت
ہوئین و علی اصغر جو ہمراہ والد شہید ہوی اونکی مادر لیلی بنت ابی مرۃ ثقفی ابن عروہ ہین خلایق کو
مغالطہ ہی کہ اونہین علی اکبر جانا و جعفر کہ زوجہ قضاعیہ سی پیدا ہوکی خرد سال روبروی پدر
مدینہ مین در گذری و عبداللہ الرضیع طفلِ شیرخوار قتیلِ عاشورا و سکینہ اولاد رباب بنتِ
امرء القیس بن عدی بن اوس ہین و فاطمہ بنتِ ام اسحٰق بنت طلحہ بن عبداللہ بنی تیم ہین
ذوجاتِ سوای کنیزان خاصہ پانچ زن شرفِ نکاح مین بعد یگدیگر آئین اول شہربانو دوم

حالات سید الساجدین علیہ السلام

لیلی بنت ابی مرہ ثقفی سوم ربابہ بنت امرؤ القیس بن عدی چہارم ام اسحق بنت عبداللہ تمیمیہ پنجم فضّہ
اصحابہ انس بن الحرث کابلی و اسعد بن حنظلہ و بشر بن غالب و کمیل بن سعید و جابر بن عبداللہ و جعفر بن
علی و جریر بن مالک و شبیب بن مظاہر و حنظلہ بن الحر و سعید بن رباح و حجاج بن فرزدق و حنظلہ
بن الاسعد و رشید ہجری و زید بن ارقم و زمیس بن عمرو و زہیر بن القیس و سلیم بن قیس و شیبث بن عبداللہ
و شریح بن سعید و حارث بن شوذب و حضر خادم بن مالک و سلیم غلام آنحضرت و سیف بن مالک و سفیان
بن صبیح و طرماح بن عدی و ظالم بن عمرو و عفیف بن عمرو و عامر بن کثیر و جریر بن مالک و جنادہ بن الحارث
و یزید بن ناجیہ و زہیر صاحب عمر بن الحمق و سوید بن عمرو و سود بن النمر و سعید بن عبداللہ و عباس بن علی
بن ابیطالب علیہ السلام و عبداللہ بن الحسن و عون بن عبداللہ و عبداللہ بن مسلم و عبداللہ بن یقطین و عبدالرحمن
بن عبد ربہ و عمران کعب علی سید الساجدین علیہ السلام و بنین و بنات پندرہ تھی
محمد باقر والدہ اونکی ام عبداللہ بنت حسن مجتبی علیہ السلام و ابو الحسن زید و عمر کی مادر گرامی ام ولد تھی
و عبداللہ و حسن و حسین اصغر و عبدالرحمن و سلیمان بھی زادہ ام ولد و علی جو سب سے چھوٹی و خدیجہ بھی
اولاد ام ولد ہیں و محمد اصغر بھی فرزند ام ولد تھی و فاطمہ و علیہ و ام کلثوم بنات جناب کا حال والدہ معلوم
نہیں ازواجہ فقط ایک بی بی نکاحی ام عبداللہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام اور جواری تھی
متعدد تھیں و بقولی اسما بنت عبدالرحمن بن ابی بکر والدہ امام محمد باقر تھی اصحابہ ابراہیم
بن عبداللہ و ابراہیم بن محمد الحنفیہ و ابراہیم بن بشر و ابراہیم بن جعفر و اسمعیل بن عبدالرحمن و اسمعیل
بن امیہ و اسحق بن عبداللہ و ابان بن تغلب و ابو حمزہ کوفی و ثویر ابن ابی فاختہ و جابر بن عبداللہ
الانصاری و حسن بن محمد الحنفیہ و حریم بن ابی سفیان الاسدی و حکیم بن حبیب الصیرفی و زید بن الحسن
و سعید بن مسیب و سدیر صیرفی و عمران بن میثم تمار و فرات بن احمد و فرزدق شاعر و قاسم بن محمد بن ابی بکر
و کیسان بن کلیب کنکر کابلی و افلح بن حمید و احمد بن حموی و بکر بن عبداللہ و ثابت بن ہرمز و خسرو

حالاتِ امام محمد باقر علیہ السلام

بن یسار وجہم الہلالی وحبیب السجستانی وداود بن صیرفی وسعد بن عثمان وسعید بن الطریف

وسلام بن بشیر وصالح بن کیسان وطارق بن عبد الرحمن وطاوس بن کیسان وعبد اللہ بن دینار

وعبد اللہ بن زکوان وعبد الرحمن بن تقصیر وفلیح بن بکر ومحمد بن قیس ومیمون قداح حلیہ وفات زہر

دیا امر سی عبد الملک مروان کی اور صحیح یہ کہ ہشام طوافِ حرم کرتا راہ نہین پاتا تہا ناگاہ سید السجاد

گذری لوگ ہیبت سی ہٹی تعظیم وتکریم حضرت جو ہشام نی دیکہی آتشِ حسد بہڑکی اوسنی مدینہ مین

تدبیر سی مسموم کیا محمد باقر علیہ السلام کی سات اولاد ہین ابو عبد اللہ جعفر صادق وعبد اللہ

دونو کی مادرِ گرامی امّ فروہ بنت قاسم ابن محمد بن ابی بکر جنکی تحت مین شہر بانو خواہر شاہ زنان

دوسری بیٹی یزدجرد بن کسری تہی وابراہیم وعبید اللہ اونکی مان امّ الحکیم بنت اسد بن مغیرہ

ثقفیہ وعلی وزینب امّ ولد سی پیدا ہوی وامّ سلمہ بہی امّ ولد کی زائیدہ ہین اور بعض نی لکہا کہ

ابی جعفر کی فقط ایک بیٹی امّ سلمہ زینب نام تہین اور دختر نہین ازواجہ دو خاتون سی عقد کیا

اول امّ فروہ بنت قاسم بن محمد دوم امّ الحکم بنت اسد اور باقی کنیزان خاصہ ہین اصحابہ چار سو

چالیس اور نو تن تہی جسمین مشہور ابو الصلاح کنانی وابراہیم بن حسان کوفی وابراہیم بن جمیل واسمعیل

بن جابر جعفی وایوب بن وسیلہ وابان بن تغلب وسلم بن امین واسرائیل بن غیاث وبشر بن عبد اللہ

وبکر بن حبیب وتمیم بن زیاد وثابت بن ہرمز وثابت بن دینار المکنی بابو حمزہ ثمالی وسوید ابن

ابی فاختہ وجابر بن عبد اللہ الانصاری وجراح المدینی وحسین بن زیاد حنظلی وحبیب بن ابی ثابت وحمران

بن اعین وحفص بن غیاث وداود بن ابی ہند سرخسی وربیع بن صبیح وزید بن علی وابو عبیدہ وزرارہ

بن اعین الشیبانی وسدیر بن حکیم صیرفی وصالح بن عقبہ وطریف بن ناصح وعبد اللہ بن عطاء وعبید اللہ

بن بکر وعبد الرحیم القیصری وعبد الحمید الغواص وعلقمہ بن محمد بن حضرمی وعلی بن رباط وعمر بن ابی المومنین

وابو ہذیل شاعر وفرات بن احنف وفضل بن یسار ولیث بن البختری المکنی بابی بصیر ومحمد بن مسلم

حالات جعفر صادق علیہ السلام

ومحمد بن قیس وابی بکر الحضرمی ومعروف بن خربوذ ومیمون بن القداح ومحمد بن سلیمان ومسعود بن
صدقہ وابو الحسن الاشعری ومنہال بن عمرو وزدان الکابلی والمقام بن حمزہ ویوسف بن الحرث
الکنی بابی بصیر علۃ وغایۃ ابراہیم بن ولید حاکم مدینہ نے زہر کہانے مین ملایا حضرت کہانا
آثار صعب بہم پہنچا کر بعد چند روز شہادت پائی اور بقولی ہشام بن عبد الملک نے یہ کام انجام
کیا جعفر صادق علیہ السلام اونکی ایام امامت مین زمانہ گذرا بقیہ خلافت ہشام بن
عبد الملک وعہد ولید بن یزید بن عبد الملک جو ملقب ناقص تھا اور ابراہیم بن الولید
ومروان بن محمد الحمار اور سردار خراسانی ابو مسلم مروزی جو سنہ ۱۲۹ ہجری مین کشور کشا صاحب خروج
واقع دولت بنی امیہ ہوا اسنے قید خانہ کوفہ سے ابو جعفر منصور دوانقی کو چہڑایا اوسنے [illegible]
بہنگام خلافت مین اپنی شہر بغداد کو آباد کیا اور ابو العباس عبد اللہ الملقب بالسفاح ابن محمد
بن علی بن عبد اللہ بن عباس جو چار برس اور آٹھ مہینے خلیفہ رہا وابو جعفر منصور کہ اکیس برس
اور گیارہ مہینے اوسنے پادشاہت کی دس برس بعد ریاست دوانقی حضرت صادق نے
شہادت پائی امام ہمام کی دس اولاد تھین اسمعیل وعبد اللہ وام فروہ والدہ اونکی فاطمہ بنت
حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیہما السلام ہین وامام موسی الکاظم واسحق ومحمد
فاطمہ کی والدہ ام ولد حمیدہ نام بربریہ وعباس وعلی واسما اور بطون مختلفہ سے تھی جملہ فرزندون مین اسمعیل اکبر
بڑی اور زیادہ علم وفضیلہ والد کی بہت پیاری تھی کہ حیات ابی عبد اللہ ثانی جعفر صادق مین شیعگان کو یہ
بعد پدر یہی قایم مقام ہونگے جو حضرت سے اکرام اور رغبت دلی اونکی طرف دیکھتے تھے پس وہ عریض کی
مقام پر مردہ روبرو والد آئی جنازہ کو بالای زمین کہلا ہوا سامنے رکھا رقت شدید مین جناب نے
منہ دیکھا نماز پڑھکی بقیع مین دفن کیا تا خلایق کو شبہ اونکی امامت کا مٹا لاکن پہر بھی بعد رحلت
امام جعفر صادق علیہ السلام شیعہ مین اختلاف ہوا بعضے اسمعیل واونکی جانشین محمد کو حجت جانتے

حالاتِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

رہی وہ فرقہ بورہ اسماعیلیہ کہلاتی ہین اور باقی مذاہب متفرقہ کا ذکر علما کی تالیف مین ہی
ازواجہ سوای کنیزانِ خاصہ نکاحی دو زن طیبہ تہین فاطمہ بنت حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ع
اسمٰعیل و عبداللہ و امِ فروہ اصحابہ چار ہزار تین سو اور کئی بزرگوار معروف اوسمین ہین احمد
بن غزالِ المزنی و دارمِ بن صبیح و ابو الصباح الکنانی و ابو ایوب الخزار و اسمٰعیل بن مسلم
السکونی و اسحٰق بن بنانِ اللؤلؤ و ابانِ بن تغلب و ابانِ بن عثمان و اسلم القواص و اسرائیل
بن عباد و اسید بن عیاش و ارطاۃ بن الاشعث و بکار بن ابی بکر الحضرمی و بحر الطویل الکوفی
و بسطام بن شاپور و بہلول بن محمد و ثابت بن دینار المکنی بابی حمزہ ثمالی و جابر بن یزید الجعفی
و حماد بن عیسی الجہنی و حفص بن غیاث و حمزہ بن عمران بن اعین و حنان بن سدیر و حریز
بن عبداللہ و حکم بن مسکین المکفوف و دینار بن عمرو بن یونس و زید الشحام و زیاد بن عیسی المکنی بابو عبیدہ
الحذاء و زکریا بن ادم القمی و زیاد القندی و سعد الاسکاف و سماعۃ بن مہران و سیف
بن عمیرہ و سدیر صیرفی و شہاب بن عبداللہ و صفوان بن مہران الجمال و عبداللہ بن میمون
القداح و علی بن عامر الخفاف و علی بن رباب الطحان و علاء بن سیابہ و عمر بن حنظلہ و عثمان بن
سعید و علی بن رباط و ابو الارابل شاعر و فضیل بن یسار علیہم وفاتہ ابو جعفر منصور دوانقی
حضرت کو سر دستر خوان پاس بٹھایا زہر آلود طعام کہلایا اور بقولی انگور مین رشتہ سم کہنچا
وہ دیا بعض نی کہا چند مرتبہ زہر سی مسموم کیا شفا پاتی رہی آخر کو درد دل بہم پہنچا کر اوسکی
صدمہ سی پیمانہ ہوت پیا موسیٰ الکاظم علیہ السلام اٹہارہ پسر اونیس دختر امام
رضا و ابراہیم جو بہت شجاع و کریم جانب زید بن علی سی لشکر مین پر لیگئی فتح کی اور وہان
حاکم تہی و عباس و قاسم چارون ایک امِ ولد سی پیدا ہوی و اسمٰعیل و جعفر و ہارون و حسن
دوسری جاریہ کی اور احمد کہ جلالت و عبادت مین معروف بقول بعض شاہ چراغ مدفون شیراز ہین

حالات امام موسی کاظم علیہ السلام

ومحمد وحمزہ یہ تین پسر جاریہ دیگر کی ہوی وعبد اللہ واسحق وعبید اللہ وزید وحسن وفضل وسلیمان
یہ مختلف البطن تہی اور بنات فاطمہ کبری وفاطمہ صغرا ورقیہ وحکیمہ ورقیہ صغری وکلثوم وام
جعفر ولبابہ وزینب وخدیجہ وعلیہ وامنہ وحسینہ وبریہہ وعائشہ وام سلمہ ومیمونہ وام کلثوم صغری
اور بقول ابن خشاب بست پسر اور بست دختر تہی عقیل وحسین کو زیادہ کیا اور بنات مین
ام فروہ واسما کو بڑہا دیا ازواجہ نکاحی زوجہ کوئی نہتی خادمات کی نام تحقیق نہین ہوی
اصحابہ زیادہ دو سو اور پچاس بزرگوار تہی جنمین مشہور ابراہیم بن عثمان ویاسر بن ابی العلا
واسمٰعیل بن حسن وابو محمد بن یزید واسحق بن محمد وامین بن محمد وامیہ بن عمر وایوب بن اعین واسامہ
بن حفص ونسر بن سلمہ وبشیر الدہان وبکر بن محمد وثعلبہ بن میمون وثابت بن دینار مشہور ابی حمزہ ثمالی
وجعفر بن محمد وحماد بن یحیی وابن راشد وابن خالد وابن یسار وابن صدقہ وابن قاسم العباسی
وحسن بن محبوب وعلی بن مہران وخزیمہ بن یقطین وداود بن کثیر البرقی وابن فرقد ودرست بن
ادہم الانصاری وزرارہ بن اعین وزیاد القندی وزکریا ملقب بکوکب الدم وزید بن موسی
وسلمہ بن حرمان وسعد بن خلف وسیف بن عمیرہ وسماعہ بن مہران وسلیمان بن مومن وصالح بن
عقبہ وصفوان بن یحیی ولیث المرادی مکنی بابی بصیر وعبد الرحمن بن الحجاج ومسلم بن محمد وسنان خریف
علۃ وفاتہ شیعہ کثرت سی رکہتی صدقات لاتی مسائل کو دریافت کرتی علی بن اسمٰعیل زادہ برادر
حسد سی ہارون رشید کی پاس غماز ہوی کہ موسی کاظم خروج کیا چاہتی ہین وہ بہانہ حج مین مکہ سی
مدینہ گیا امام کو پکڑ کی نزد جعفر بن منصور بصرہ بہیجا اوسنی بعد ایکسال جو بی قصور دیکہا مرخص کیا بار دیگر
پہر قیدی بلایا سندی بن شاہک کی نام خلیفہ سات برس زندان مین رکہا زہر قاتل اوسنی خرما
یا داخل طعام کہلایا اور بقولی کان مین وقت سجدہ پارہ ڈالا پس از شہادت مردم کو بلایا جنازہ
دکہایا کہ اثر جراحت نہین ہی وہ اپنی موت سی مری ہین

امام علی موسی الرضا علیہ السلام

حالات امام رضا علیہ السلام

بقولی ایک پسر محمد تقی علیہ السلام اور سہ و شش و پنج پسر و ایکدختر محمد قانع و حسن و علی و ابی جعفر وابراہیم و حسین و عائشہ ذوجاتِہ دو زن منکوحہ تہین ایک ام حبیبہ بیبیہ مامون الرشید کو تصرف مین نہین آئی دوسری مادرِ امام محمد تقی کہ نام گرام اونکا معلوم ہوا جواری اور کنیز لی تہین اصحاب و زیادہ دو سو سی تہی از جملہ معارف ہین احمد بن محمد بن نصر الرنطی و محمد بن عیسی وابراہیم بن ابی عمود و اضرام بن مطر و ابن مہران و افلح بن یزید و ادریس ابن یقطین و اسحق بن موسی و ایوب بن نوح و بکر بن صالح و جعفر بن مثنی الخطیب و حماد بن عثمان و حسن بن سہیل و ابن علی بن فضال و ابن علی الرنعی و ابن علی الجواز المعروف بالرشاد و حسن تفلیسی و حسن بن علی بن یقطین و ابن محبوب و حسین بن سعید الاہواز و ابن رباب و ریان بن صلت و زکریا بن عبد الصمد و سلیمان بن داود و سندی بن الربیع و شعیب بن جمار و صفوان یحیی و بیاع الساتری وکیل آنحضرت و صدقۃ الخراسانی و عبد الجبار بن مبارک النہاوندی و امین محمد الجمال و ابن محمد الحسینی و عمران بن محمد الزعفرانی و علی بن مہزیار الاہوازی و ابن مسیب الہمدانی و ابن الفضل الواسطی و ابن سیف بن عمیرہ علۃ وفاتہ مامون الرشید نی اپنا ولیعہد اور سکہ نام مبارک سی جاری کیا پھر پشیمان و عازم قتل ہوا زہر آلودہ تاگا دانہ ہای انگور مین کھینچا باہم جلوس پر خوشۂ انگور ہاتہ سی اوٹھایا اچھا آپ کہایا مسموم دانہ امام کو دیا کہایا ابن عم خوب انگور ہی جوابدیا واقعی کہ ہمین بہشت بہیجتا ہی اور بقولی انجیر کو ایسا کیا تہا جب نوش کر چکی دردِ جگر و دل سی حال غیر ہوا سر سی عبا اوڑہی باہر نکلی اور یہی روایت کی ہی ایک خادم کا ناخن بہت بڑہوایا اوسمین زہر بھر واکی سامنی بہت انار ہوایا ملوایا اپنی ہاتہ سی پلوایا اور ہر گاہ بعد از تین روز شہادت پائی مامون باامرا و ارکان دولت ہمراہ جنازہ روتا ہوا چلا وقتِ دفن خلق کو بدنِ شریف دکہایا کہ اثرِ قتل نہین ہی اباصلت ہروی خادم کو امام نی مقام مزار بتایا اور پانی اور ماہیونکا قبر مین ظاہر ہونا

حالاتِ امامِ محمد تقی و علی نقی علیہما السلام

دنیا تہا ویسا ہی ہوا امام محمد تقی علیہ السلام کی دو پسر اور پانچ دختر اور بقول معتبر دو بیٹی
علی بن محمد ملقب نقی امام دہم دوسری موسی اور بنات فاطمہ و امامہ زوجاتہ سوای کنیز ایک زن
نکاحی ہتی اُمّ الفضل یا اُمّ عیسی بنت مامون الرشید کہ بعد شہادت امام رضا عم ہفت سالکی خلیفہ نی
اپنی پاس رکہا ہنگام جوانی بیٹی دی اور مدینہ جا رہنی کو رخصت کی پس از ایام دوسری بی بی اولادِ
عمار یاسر گہر میں آئی مشاہدہ حسن و جمال سی رشک بڑہا مامون سی شکوہ کیا کہ مجہی اور اباؤ اجداد
کو ناسزا کہتی ہیں وہ نشہ شراب میں ننگی تلوار لی گیا امام کو پارہ پارہ کر ڈالا روز دیگر جب ہوش
آیا پشیمان ہوا خبر منگائی حضرت کی صحت و سلامتی پائی اَصحابِہٖ اسحق بن ابراہیم و ابن داؤد
الیعقوبی و ابن مہزیار و احمد بن محمد بن ابی نصر البزنطی و ابن محمد بن عیسی و ابن ادریس القمی و ایوب
بن نوح و احکم بن بشار المروزی و ابن داود بن محمد الہاشمی و حسن و حسین پسران سعید الاہوازی و ابن شاذان
و سہل بن نوح و ابن علی القمی و ابن عباس بن حریش و حسین بن محمد القمی و داود بن قاسم و زکریا بن
آدم القمی و شاذان بن جبرئیل و صفوان بن یحیی البجلی و صالح بن ابی حماد ابن محمد الہمدانی و عبد اللہ محمد
بن الصلت و علی بن محمد بن مہزیار الاہوازی و ابن آسان و ابن جدیدۃ بن الحکیم و عبد الرحمن بن
ابی نجران و عبد اللہ بن محمد الرازی و عبد العظیم بن عبد اللہ و عبد الجبار بن مبارک النہاوندی و عباس
بن عمر و مزدک بن عبد اللہ علیہ وفاتہٖ معتصم عباسی نی زہر ملا کی طعام کہلایا اور صحیح یہ ہی کہ اوسکی
تحریک سی اُمّ الفضل زوجہ نی زہر دیا بدنِ مبارک ورم کر گیا بعد از چندروز کی وفات پائی
حضرت نی نفرین فرمائی کہ تیرا گوشت کتی کہائیں بعد ازان معتصم نی محل سی نکالدیا وہ راہ میں
بہیک گدائی کرتی رات کو سگان محلہ نی پہاڑ کہایا امام علی نقی علیہ السلام تین پسر اور بقولی
چہار امام حسن عسکری علیہ السلام و حسین و محمد و جعفر ملقب بکذاب جو شرارت اور طلب جاہ میں وہ
ساتہہ اوباش کی رہتی طلب امامت پر بعد از فوت برادر صاحب الامر سی مخالف ہوی

حالات امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہما السلام

خلیفہ سی وہ منصب چاہا اوسنی جواب دیا یہ امر از جانب خدا ہی ہمکو نہین لازم کہ امداد نا قابل

کرین اور ایک بیٹی مسماۃ عایشہ تہی ازواج اون حضرت کی زوجۂ نکاحی کوئی نہتی کہ ایکجا مقیم

نرہی بیشتر سفر مین گذری بعد اسکی خلیفہ نی بلاکی سُرّ من رای مین رکہا ایک جاریہ اوسکی بطن سی

اولاد ہوئی اصحابہ احمد بن اسمعیل بن حمزہ و ابراہیم بن اسحق و ابن عقبہ و ابن ادریس و ابن مہزیار

و ابن محمد بن فارسی و ایوب بن نوح و اسحق بن اسماعیل بن نوبخت و ابی طالب الشامی و بشر بن

یسار و جعفر بن محمد و ابن ہشام و ابن محمد بن یونس الاحول و حسن بن محمد بن اخی و ابن راشد و ابن

الوشا و حسین بن سعید الاہوازی و ابن ظریف و ابن مالک القمی و ابن شکیب و حفص المروزی و حاتم

الفتح و حمدان بن سلیمان و خلیل بن ہشام و داود بن القاسم و ریحان بن ابی زید و ریان بن الصلت

و سری بن سلام الاصبہانی و علی بن مہزیار و ابن رمیس البغدادی و عبد العظیم و عبد الرحمن بن محمد بن

و عبدوس بن العطا و عثمان بن سعید و فضل بن شاذان النیشاپوری و ابن کثیر و منصور بن عباس و

یعقوب بن زید الکاتب و معاویہ بن الحکم حلیۃ وفاتہ عبد اللہ بن محمد حاکم شہر مدینہ نی مکر حضرت کی

شکایت لکہی تا کہ خلیفہ نی سُرّ من رای مین ہمراہ یحیی بن ہرثمہ بلایا ظاہر مین حرمت کرتا رہا باطن

مین زہر دیا اور بقول معتبر باشتی مسموم کیا امام حسن عسکری علیہ السلام زاد و ولد حضرت

منحصر ہی صاحب الامر علیہ السلام سی اور ایک صبیہ کہ نام و نشان اوسکا نہین پایا زوجہ زن

منکوحہ حضرت کی نہتی کنیزان خاص مین مسماۃ صیقل یا مریم یا حکیمہ اور بتحقیق نرجس خاتون بنت قیصر

روم اور بقولی یشوعا نسل شمعون حواری عیسی علیہ السلام سی اُنہین نی اُنکو رحمۃ از زہرا کو خواب مین

دیکہا مسلمان کیا جمال امام حسن عسکری نی جلوہ دیا وہ عاشق ہوئین شوق مطلوب سی اُنکو بشامل

اسیران اسلام کیا بردہ فروش بغداد مین لایا امام علی نقی نی بشر بن سلیمان کو دو سو بست

اشرفی دیکی سامرہ سی بغداد بہیجا وہ خرید لیگیا پدر بزرگوار نی پسر کو عطا فرمایا اصحابہ سوا ابن الکا

حالات امام حسن عسکری و صاحب الامر علیہما السلام

شمار تہا احمد بن اسحق اشعری و ابن حسن بن علی بن فضال و ابن ادریس المعلم و جعفر بن سہیل الصیقل و جابر بن یزید الفارسی و حسین بن سکینب المروزی و احمد المالکی و حمدان بن سلیمان النشاپوری و حفص بن عمر العمری و داود بن قاسم الجعفری و ابن عامر الاشعری و سندی بن ربیع و سہل بن زیاد و سعد بن عبد اللہ القمی و علی بن جعفر و ابن محمد الصیرفی و ابن ریان و عبدوس العطار و عروۃ الوکیل و عثمان بن سعید وکیل حضرت و فضل بن الحرث و ابن شاذان و قاسم بن ہاشم اللؤلوی و ابن علی الیقطین و محمد بن احمد بن مطہر علیہ و فاتہ زمان خلافت معتمد مین زہر دیا اور دوسرا قول ہی معتصم نی ام معتمد سی مسموم کیا پہر خلیفہ نادم ہوا لبعض علما کو پرستار بہیجا کہ دوا کرین لاکن فایدہ نہین بخشا و سویں روز شہادت پائی صاحب الامر علیہ السلام وکلا حضرت زمان غیبت صغرٰی مین اگر مطلب کچہی کا ہوتا وہ عرض کرتی جواب لاتی از انجملہ حسن بن روح و ابن الکسم اور بغداد کی محمد بن عثمان بن المکنی بابی عمر و العمروی و محمد بن ابراہیم بن مہزیار الاہوازی و محمد بن اسحق القمی و محمد بن صالح الہمدانی و ابو جعفر و محمد بن عبد اللہ و قاسم بن علا الاذربایجانی و محمد بن شاذان النیشاپوری اصحابہ تین سو تیرہ ہین کہ ہنگام خروج درگہ خدمت اقدس مین حاضر ہونگی اونہمین سی رجال غیب جو ۳۴ چونتیس یا چالیس کہ ہر ہفتہ مین تمام روی زمین کی سیر کرتی ہر جمعہ کو حضرت سی ملتی ہین اور ستائیس بزرگان ہر قوم زندہ ہونگی پندرہ آدمی قوم سی حضرت موسٰی کی اور سات اصحاب کہف اور سات اوصیا و اولیائے سابق یوشع اور سلمان فارسی و ابو دجانہ انصاری و مقداد و اسود و مالک اشتر دیکون مین بدیہ حکاما و انصار اگو واقعہ غیبت چار خواہ چہہ یا سات یا نو برس اور چند شہر و یوم کی عمر تہی کہ والد کو زہر دیا رحلت کی جنازہ خلق نی اوٹہایا نماز کو رکہا جعفر کذاب نی امامت پر قدم رکہا یا صاحب الامر نی اونکو پیچہی ہٹایا آپ نماز پڑہی بطریق امامت لاش پدر کہر مین دفن ہوئی عم با خلف نی خلیفہ سی تمہید فساد دعنا کی روز دہم شوال ۲۶۰ جمعہ و بقولی لوگ تلاش و گرفتار یکو آئی حضرت سرداب تہ خانہ مین کہ اکثر ابا و اجداد شر اعدا سی محفوظ رہی تہی

اَحَادِیثِ فَرِیقَین بَر تعداد بارہ اِمَام عَلَیہِمُ السَّلَام

تھا او تر گئی جب عملۂ اہل خلاف نی جستجو کی تو ظاہر مین تیا نپایا وہ غیبت صغرا تھی کہ ایکسو ستر برس کا زمانہ ایسا رہا جو شیعۂ خاص شرفیاب ہوتی عرایض جاتی توقیع جواب اتی بعد ازان وہ باب مسدود ہوگیا ذکر دانع سی کتاب اعلام الورٰی کی ذکر قسم اول مین پہلی فصل مشتمل ہی اوپر اخبار ثبوت خلافت بارہ امام کی جو روایتین متواتر آئین کتب حدیث مین اہل سنت و جماعت کی بہی وہ بہت پائین وَمِنْهَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَحَدَّثَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ وَمَا سَأَلَنِي عَنْهَا اَحَدٌ قَبْلَكَ وَاَنْتَ لَاَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِي مِنَ الْخُلَفَاءِ عِدَّةُ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْهَا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ اَنْ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَكَتَبَ اِلَيَّ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْاَسْلَمِيُّ يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَيَكُونَ عَلَيْكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ مِنْهَا حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِي اَوْ لَنْ يَمْضِيَ حَتّٰى يَكُونَ فِيكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ شَيْئًا لَمْ اَسْمَعْهُ فَسَأَلْتُهُمْ فَقَالُوا يَقُولُ لَا يَضُرُّ هٰذَا الدِّينَ مَنْ نَاوَاهُ حَتّٰى يَقُومَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْهَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ

آحادیثِ امامیہ تعداد خلفای اثنا عشر کے

عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا یزال امر امتی صالحا حتی یمضی
اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش وهکذا ثلاثة عشر حدیثا ومناقب ابن المغازلی
رفعه الی علی بن جعفر قال سألت ابا الحسن عن قوله تعالی کمشکوة فیها مصباح
الایة قال المشکوة فاطمة والمصباح الحسن والحسین والزجاجة کانها کوکب دری
قال کانت فاطمة کانها کوکب دری بین نساء العالمین توقد من شجرة مبارکة الشجرة
المبارکة ابراهیم علیه السلام لا شرقیة ولا غربیة لا یهودیة ولا نصرانیة یکاد زیتها
یضیئ قال کاد العلم ان ینطق منها ولو لم تمسسه نار نور علی نور قال منها
امام بعد امام یهدی الله لنوره من یشاء یهدی الله بولایتنا من یشاء اقول
ان هذه الاخبار الصحیحة مصرحة بلا ارتیاب باثنی عشر خلیفة بعد رسول
الله صلی الله علیه واله الذین یجب علی الناس اتباعهم ویکون الخلافة
لهم بالنص الصریح ولا یجوز مخالفتهم ولا المیل عنهم ولا شک ان ابتداء الخلافة
منذ قبض رسول الله وقد ذهب اهل السنة الی ان الخلافة بعد رسول الله
لابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ثم بعد علی اختلف الناس فقال بعضهم الخلافة
بعده لولده الحسن ثم بعده لاخیه الحسین وقال اخرون ان الخلافة بعد عثمان
لمعاویة وقال اخرون انها لمعاویة بعد علی ثم بعد معاویة للخلفاء من بنی امیة
وعلی کل حال یلزم من هذا دخول یزید بن معاویة فی الخلفاء الذین ذکرهم رسول الله
واوجب علی الناس اتباعهم وهذا مما لا یقول له عاقل لان یزید فعل بالحسین
ما فعل وسبی حریم رسول الله واخرب المدینة وقتل منها ثمانیة الاف من
اولاد المهاجرین والانصار وغیرهم واباحها ثلاثا فلم یبق فیها دار الا انتهب

احادیث امامیہ تعداد خلفای اثنا عشر کی

الاكدار علي بن الحسين حماها رجل من اهل الشام وعن هشام بن حسان في لد الف امراة بعد الحرة من غير زوج وكانت وقعة الحرة لليلتين مضيتا من ذي الحجة سنة ثلاث وستين الفصل الثاني في ذكر بعض الاخبار التي جاءت من طرق الشيعة الامامية في النص على امامة الاثني عشر من ال محمد عليهم السلام ومنها ما رواه محمد بن يعقوب الكليني عن جابر بن عبد الله الانصاري قال دخلت على فاطمة عليها السلام وبين يديها لوح فيه اسماء الاوصياء من ولدها فعددت اثني عشر اخرهم القائم ثلاثة منهم محمد واربعة منهم علي ومنها عن غياث بن ابراهيم عن الصادق عن ابيه محمد بن علي عن ابيه علي بن الحسين عليهم السلام قال سئل امير المؤمنين عليه السلام عن معنى قول رسول الله صلى الله عليه واله اني مخلف فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي من العترة قال انا والحسن والحسين والائمة التسعة من ولد الحسين تاسعهم مهديهم قائمهم لا يفارقون كتاب الله ولا يفارقهم حتى يردوا على رسول الله صلى الله عليه واله حوضه ومنها عن يونس بن ظبيان عن جابر بن يزيد الجعفي قال سمعت جابر بن عبد الله الانصاري يقول لما انزل الله تعالى على نبيه صلى الله عليه واله يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم قلت يا رسول الله قد عرفنا الله ورسوله فمن اولي الامر الذين قرن الله طاعتهم بطاعتك فقال عليه السلام هم خلفائي يا جابر وائمة المسلمين بعدي اولهم علي بن ابي طالب ثم الحسن ثم الحسين ثم علي بن الحسين ثم محمد بن علي المعروف في التورية بالباقر وستدركه يا جابر فاذا لقيته فاقرأه مني السلام ثم الصادق جعفر بن محمد

احادیث امامیہ تعداد بر خلفای اثناعشر کے

جعفر بن محمد ثم موسی بن جعفر ثم علی بن موسی ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم
الحسن بن علی ثم سمیی وکنیی حجة الله فی ارضه وبقیة الله فی عباده ابن الحسن
بن علی ذاک الذی یفتح الله تعالی ذکره علی یدیه مشارق الارض ومغاربها
وذاک الذی یغیب عن شیعته واولیائه غیبة لا یثبت الله فیها علی القول
بامامته الا من امتحن الله قلبه للایمان قال جابر فقلت له یا رسول الله
فهل یقع لشیعته الانتفاع به فی غیبته فقال علیه السلام والذی بعثنی
بالنبوة انهم لیستضیئون بنوره وینتفعون بولایته فی غیبته کانتفاع
الناس بالشمس وان تجلاها سحاب یا جابر هذا من مکنون سر الله ومخزون علم الله
فاکتمه الا عن اهله الی آخر الخبر تم الخبر ثم قرأ النبی صلی الله علیه وآله وعد
الله الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض الآیه
من کتاب تحفة الابرار ومنها عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله
ان الله تعالی اطلع الی الارض اطلاعة فاختارنی منها فجعلنی نبیا ثم اطلع الثانیة
فاختار منها علیا فجعله اماما ثم امرنی ان اتخذه اخا ووصیا وخلیفة ووزیرا
فعلی منی وانا من علی وهو زوج ابنتی وابو سبطی الحسن والحسین الا وان الله تبارک
وتعالی جعلنی وایاهم حججا علی عباده وجعل من صلب الحسین ائمة یقومون بامری
ویحفظون وصیتی التاسع منهم قائم اهل بیتی ومهدی امتی واشبه الناس بی فی شمائله
واقواله وافعاله یظهر بعد غیبة طویلة وحیرة مضلة فیعلن امر الله ویظهر دین
الله ویؤید بنصر الله وینصر بملائکة الله فیملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما
وجورا ومنها عن الاصبغ بن نباته قال خرج علینا امیر المؤمنین ذات یوم ویده

احادیث امامیہ تعداد خلفای اثنا عشر کے

فی ید ابنه الحسن وهو یقول خرج علینا رسول الله ذات یوم ویده فی یدی هکذا وهو یقول خیر الخلق بعدی وسیدهم اخی هذا وهو امام کل مسلم وامیر کل مؤمن بعد وفاتی الا وانی اقول ان خیر الخلق بعدی وسیدهم ابنی هذا وهو امام کل مسلم ومولی کل مؤمن بعد وفاتی الا وانه سیظلم کما ظلمت بعد رسول الله وخیر الخلق وسیدهم بعد الحسن ابنی اخوه الحسین المظلوم بعد اخیه المقتول فی ارض کرب وبلاء اما انه واصحابه من سادات الشهداء یوم القیامة ومن بعد الحسین تسعة من صلبه خلفاء الله فی ارضه وحججه علی عباده وامنائه علی وحیه وائمة المسلمین وقادة المؤمنین وسادة المتقین وتاسعهم القائم الذی یملا الله به الارض نورا بعد ظلمتها وعدلا بعد جورها وعلما بعد جهلها والذی بعث اخی محمدا بالنبوة واختصنی بالامامة لقد نزل بذلك الوحی من السماء علی لسان الروح الامین جبرئیل ولقد سئل رسول الله صلی الله علیه وآله وانا عنده عن الائمة بعده فقال للسائل والسماء ذات البروج ان عددهم لعدد البروج ورب اللیالی والایام والشهور ان عدتهم لعدة الشهور قال السائل فمن هم یا رسول الله فوضع رسول الله یده علی راسی وقال اولهم هذا وآخرهم المهدی من والاهم فقد والانی ومن عاداهم فقد عادانی ومن احبهم فقد احبنی ومن ابغضهم فقد ابغضنی ومن انکرهم فقد انکرنی ومن عرفهم فقد عرفنی بهم یحفظ الله دینه وبهم یعمر بلاده وبهم یرزق عباده وبهم ینزل القطر من السماء وبهم

يخرج بركات الارض هؤلاء اوصيائي وخلفائي وائمة المسلمين
وموالي المؤمنين ومنها عن ابي خالد الكابلي قال دخلت على سيدي
علي بن الحسين زين العابدين عليهما السلام فقلت له يا ابن رسول الله
اخبرني بالذين فرض الله طاعتهم ومودتهم واوجب على عباده
الاقتداء بهم بعد رسول الله فقال لي يا كابلي ان اولي الامر الذين
جعلهم الله ائمة للناس واوجب عليهم طاعتهم امير المؤمنين
علي بن ابي طالب ثم الحسن ثم الحسين ابنا علي بن ابي طالب ثم انتهى
الامر الينا ثم سكت فقلت له يا سيدي روي لنا عن امير المؤمنين
عليه السلام ان الارض لا تخلو من حجة على عباده فمن الحجة والامام
بعدك فقال ابني محمد واسمه في التوراة باقر يبقر العلم بقرا هو الحجة
والامام بعدي ومن بعده ابنه جعفر واسمه عند اهل السماء الصادق
فقلت له يا سيدي كيف صار اسمه الصادق وكلكم الصادقون فقال
حدثني ابي عن ابيه ان رسول الله قال اذا ولد ابني جعفر بن محمد بن
علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب فسموه الصادق فان الخامس من
ولده الذي اسمه جعفر يدعي الامامة اجتراء على الله وكذبا عليه فهو
عند الله جعفر الكذاب المفتري على الله والمدعي لما ليس له باهل
المخالف على ابيه والحاسد لاخيه ذلك الذي يروم كشف ستر الله عند
غيبة ولي الله ثم بكى علي بن الحسين بكاء شديدا ثم قال كاني بجعفر
الكذاب وقد حمل طاغية زمانه على تفتيش امر ولي الله والمغيب في حفظ الله

والتوکل بحرمه ابیه جهلاً منه بولادته وحرصاً علی قتله ان ظفر به طمعاً فی میراث ابیه حتی یاخذه بغیر حقه قال ابو خالد فقلت له یا ابن رسول الله ان ذلک لکائن فقال ای وربی ان ذلک لمکتوب عندنا فی الصحیفة التی فیها ذکر المحن التی تجری علینا بعد رسول الله قال فقلت له یا ابن رسول الله ثم یکون ماذا قال ثم تمتد الغیبة بولی الله الثانی عشر من اوصیاء رسول الله والائمة بعده یا ابا خالد ان اهل زمان غیبته القائلین بامامته والمنتظرین لظهوره افضل من کل زمان لان الله تعالی ذکره اعطاهم من العقول والافهام والمعرفة ما صارت به الغیبة عندهم بمنزلة المشاهدة وجعلهم فی ذلک الزمان بمنزلة المجاهدین بین یدی رسوله بالسیف اولئک المخلصون حقا وشیعتنا صدقا والدعاة الی دین الله سرا وجهرا ومنها عن عبد الرحمن بن سلیط قال قال الحسین بن علی بن ابی طالب علیهما السلام منا اثنی عشر مهدیا اولهم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب وآخرهم التاسع من ولدی هو القائم بالحق یحیی الله به الارض بعد موتها ویظهر به دین الحق علی الدین کله ولو کره المشرکون له غیبة یرتد فیها قوم ویثبت علی الدین فیها آخرون فیؤذون ویقال لهم متی هذا الوعد ان کنتم صادقین اما ان الصابرین فی غیبته علی الاذی والتکذیب له بمنزلة المجاهد بالسیف بین یدی رسول الله صلی الله علیه وآله

غیبت امام کی مصلحت مین بنا م سی کہنا جیسی خضر والیاس کا دنیا مین رہنا جیسا کہ انبیا بین ادریس عیسی علیہما السلام کو حیات ابدی ویسی ہی امام اثنا عشر کو رحمت خلق سی بقای سرمدی بخشی

جدول نسب قریش وسرور انبیا علیہ السلام وسادات کرام

جدول ہذا میں اسم آدم علیہ السلام سے جانب یسار بقید ہندسہ نام بہ ترتیب تحریر کیا ہے اور دوسری سطر میں تا نضر بعد ازاں جدول فوقانی کی ...

آدم ۱	شیث ۲	انوش ۳	قینان ۴	مہلائیل ۵	الیارد ۶	اخنوخ ۷	متوشلخ ۸	لمک ۹	نوح ۱۰	سام ۱۱	ارفخشد ۱۲	شالخ ۱۳	عابر ۱۴	فالغ ۱۵
آد		عدنان			معد			نزار وکنیت ابا ایاد						مضر

											مالک ۴۳
											فہر ۴۴
											غالب ۴۵
											لوی ۴۶
											کعب ۴۷
ہصیص											مرہ ۴۸
سہم											کلاب ۴۹
سعید	زہرہ										۵۰
ہاشم	حارث										عبد مناف ۵۱
وائل	عبد	عبد الشمس									ہاشم ۵۲
عاص	عوف	امیہ									عبد المطلب ۵۳
عمرو	عبد الرحمن	ابی العاص	حرب	عبد العزی یا عبد الکعبہ	مقوم	حارث	ابو لہب	حمزہ	حجل وہو عبد ف	قثم	زبیر	ضرار
		عاص	عفان	وابوہ صخر ابو سفیان							
		حکم	عثمان	زیاد	معاویہ						
		مروان	ابان	عبید اللہ	یزید						

۴۶

جدول نسب قریش و سرور انبیا علیہ السلام و سادات کرام

...ن کی اوکی برابر نام برادر ثبت کیا کہ ناظرین کو معلوم ہووی نسب وہ مان اوپر کہاں ملا ہی اور پہلو سی تنبہ برادری کی نسبت کا پتہ لگی

ناحور | تارح | ابراہیم | اسمٰعیل | قیدار | حمل | نبت | سلامان | ہمیسع | یسع | ادد

الیاس زوج خندف | مدرکہ | خزیمہ کنیتہ ابا اسد | کنانہ | ابامخلد نضر و اسمہ قیس فھو قریش

یسع | صابوغ | منجر | نبجب | یامین | ادد

...کنی اباتیم

...کنی اباکعب

...کنی اباھصیض | حارث

...کنی اباہمہ | مہمہ

...کنی ابایقظہ | عدی | کلاب | ہصیص

...کنی ابازہرہ | یقظہ | تیم | رزاح | بقر | ہلال

...دو یکنی ابا المغیرہ و قیل یزید | مخزوم | سعد | قرط | مناف | جراح

...المغیرہ و یکنی اباعبد الشمس | عبد العزی | عمرو | کعب | عبد اللہ | عبد | عبد اللہ

...عمرو ابنائہ اسد و نضلہ و صیفی | ہشام | اسد | عبد اللہ | عمرو | رباح | وہب | عامر ابوعبداللہ

...شیبۃ الحمد | ابوجہل | نوفل | خویلد | مغیرہ | عثمان | عامر | عبد العزی | مالک

...ابوطالب و اسمہ عمران | ورقہ | عوام | ولید | عبد اللہ | عثمان ابوقحافہ | نفیل یا نفیل | وقاص

علی | عقیل | جعفر | زبیر | خالد | طلحہ | عبد اللہ ابوبکر | خطاب | عمرو | سعد | عتبہ

حسن | حسین | مسلم | عبد اللہ | عبد اللہ و مصعب و عروہ | محمد | عمر | زید | عمر | ہاشم

زید | علی | قاسم | عبد اللہ | سعید

	دنیا میں بلند پہاڑ جو مشہور ہیں انگریزی فٹ کے حساب سے			دنیا میں جو دریا کا طول منبع سے کے حساب میل انگریزی سے ہے			دنیا میں جھیلوں کی سطح آب کا حساب مربع میل انگریزی	
بخارا	کوہ بلور تارک	پندرہ سے بیس ہزار فٹ	امریکا	امیزن	۳۹۰۰	روس و ایران	کاسپین آب شور	۱۳۰۰۰۰
ہند	کوہ ہمالیہ	پندرہ سے اٹھارہ ہزار	امریکا	مسیسپی	۴۰۰۰	امریکا	سپیریر شیریں	۳۲۰۰۰
ہند	کوہ چھلاری	۲۳۹۲۹	چین	ینگ سی کیانگ	۳۰۰۰	روس	ارل	۲۶۰۰۰
ہند	کوہ کنچن کنگا	۲۸۱۰۸	مصر	رود نیل	۳۰۰۰	امریکا	مچی گن	۲۴۰۰۰
ہند	کوہ سفید ہولاگری	۲۶۸۶۲	چین	ہونگ ہو	۲۶۳۰	سویڈن	ارن	۲۰۰۰۰
افغانستان	کوہ ہندوکش	۲۰۴۹۳	چین	ینسی	۲۹۰۰	روس	بیکال	۱۵۰۰۰
افغانستان	کوہ نوبرشت	۲۹۰۰۲	روس	اوبی	۲۵۵۰	افریقہ	انگامی	
ایران	کوہ البرز	۱۸۴۹۳	امریکا	نائیگرا	۲۳۰۰	افریقہ	چہاڈ	۱۲۰۰۰
افغانستان	کوہ بابا	۱۸۰۰۰	چین	امور	۲۳۰۰	افریقہ	اِسلاب	۱۱۰۰۰
افغانستان	کوہ تخت سلیمانی	۱۲۰۰۰	امریکا	میکنزی	۲۲۰۰	افریقہ	گریٹ بیز	۱۰۰۰۰
ایران	کوہ دماوند	۱۴۰۰۰	امریکا	لاپ لاٹا	۲۳۰۰	امریکا	انی نیک	۸۰۰۰
افغانستان	کوہ کہاٹ	۳ و ۴ دہ ہزار تک	روس	والگا	۲۲۰۰	امریکا	ایری	۸۰۰۰
گرجستان	کوہ کاکیسس	۸ و ۱۰ ہزار تک	امریکا	پاراگوئے	۲۳۰۰	روس	لاڈوگا	۶۳۳۰
شام	کوہ لبنان	۶ و ۷ ہزار تک	امریکا	سنٹ لارنس	۲۰۰۰	امریکا	انٹاریو	۵۵۰۰
افریقہ	کوہ ابی سینیا	۱۵۰۰۰	روس	ڈنوب	۱۸۰۰	جزیرہ امریکا	نیکرہ گواہ	۴۸۰۰
عرب	جبل سینج	۱۰۰۰۰	امریکا	اوری نوکو	۱۸۰۰	امریکہ	ٹی ٹی کاکا	۳۸۰۰
عرب	جبل قطرن	۸۵۹۳	امریکا	مدیرا	۱۸۰۰	روس	اونی گا	۳۲۸۰
عرب	جبل موسی	۸۴۹۸	عراق	فرات لفظ یونانی خوش کرنا	۱۸۰۰	امریکا	ونیپ	۲۱۳۵
یورپ روس و	کوہ یورال	۶۸۲۰	پنجاب سندھ	سندھ	۱۷۰۰	افریقہ	ڈمبیا	۱۱۳۰
تابع انگریزی جزیرہ سماٹرا	کوہ پاسامان	۹۷۰۰	ہند	گنگا	۱۶۵۰	امریکا	ونپہ ہنر	۸۵۰
جزیرہ سیلون	کوہ حضرت آدم	۶۱۵۲	ہند	برہم پتر	۱۶۰۰	امریکا	سیلڈ	۷۶۰
	کوہ مصری و حبشی بحیرہ قلزم	۲ و ۴ ہزار تک	ہند	ایراوتی	۱۶۰۰		واین	۵۶۰
اٹلی یورپ	کوہ اتنا آتشی	۱۰۸۷۴	خوارزم	آمو یعنی جیحون	۱۲۰۰	عرب و مصر	بحیرہ مردہ	۳۴۰
افریقہ	کوہ اوری زابا آتشی	۱۷۳۷۳	بغداد	دجلہ	۱۱۴۰	سوئٹزرلینڈ	جنیوا	۲۴۰
امریکا جنوبی	کوہ انٹی سانا آتشی	۱۹۱۲۶	ہند	ستلج	۱۰۰۰	سوئٹزرلینڈ	کانسٹانس	۲۲۸
امریکا	کوہ کوٹوپکسی آتشی	۱۸۸۵۸	ہند	سنیہون	۱۰۰۰	سوئٹزرلینڈ	گاروا	۱۸۳
امریکا	کوہ اکون گگوا آتشی	۲۳۹۱۰		سینام	۸۵۰	امریکا	میک یوزی	۱۹۲
امریکا جزیرہ	ٹیلہ موناروا آتشی	۱۴۴۳۰	امریکا	ایزوگوئی	۸۰۰		نی شاٹل	۱۱۵
امریکا جنوبی	کوہ ٹولیما	۱۸۳۱۴	ہند	جمنا	۷۸۰		نورزن	۹۹
امریکا جنوبی	کوہ کاینبہ	۱۹۶۲۵		المب	۶۹۰		روزک	۷۶
امریکا جنوبی	کوہ سوراٹا	۲۱۲۸۶		پردس	۴۳۰	سوئٹزرلینڈ	کومو	۶۶
امریکا جنوبی	کوہ ساہامہ	۲۲۳۵۰		ایرو	۴۲۰		لوسنڈا	۴۰
امریکا جنوبی	کوہ سیرہ ڈی میریڈہ	۱۶۴۲۰		ولادیر	۳۰۰		نیس	۱۵
	کوہ بابن	۵۴۰۰	لندن	ٹیمز	۲۱۵		وندرمیر	۷

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق اللوح والقلم واعطی صفیه آدم جوامع الکلم

لتعالی خیر عبادہ من الملائکة اعلم ومن الرسل افضل ومن الخلق بجمیعهم

ملحقات کتاب اعمال ماہ رجب کا باب

ماہ رجب و شعبان و رمضان شہور الہی سی متبرک ہین جوان مین عبادت کری اوسکی شان
روزِ قیامت بلاشک ہین کہ ایک روزاول ماہ رجب مین صوم سی رہی ایکسال راہ
آتشِ جہنم اوسکی نزدیک سی دور ہوا اور جو پندرہوین وسطِ ماہ مین روزہ رکھی اوسکی شفاعت
مانند ربیعہ و مضر کہ دو قبیلۂ عرب ہین واسطی عاصیونکی منظور ہو جو آخر مہینی مین اسال کی رہی
اللہ اوسی پادشاہانِ جنت مین کری یہ نام ہی نہر بہشت کا شہد سی میٹھی دودہ سی سفید
اوسی مینی کو ملی اگر تعبِ روزہ رکہنی سی عاجز ہو ایک درم خواہ ایک مد جو یا گندم تصدق
دی خواہ اس عبارت کو سومرتبہ اخلاص اور وضو مین پڑہی کہ صائمین کا ثواب اوسکی نامۂ
عمل مین پڑہی سُبْحَانَ الْاِلٰهِ الْجَلِيْلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ
سُبْحَانَ الْاَعَزِّ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَهُوَ لَهٗ اَهْلٌ اور جو روزہ دار
برادر مومن کی مکان پر وارد ہوا اور وہ طعام حاضر اور تکلیف خورش کری بدون اظہار
امساک وانکار کہائی ستر درجہ ثواب اور برابر صوم ایک سال اجر پائی عورتونکو بی اجازت
شوہر و غلام و کنیز کو بی رخصتِ میان بی بی و اطفال کو بدُونِ رضای پدر و مادر جائز نہین
روزہ سنت رکہی قریب شام طلب ہلال مین سعی کری اور دعای صحیفۂ کاملہ جو ابتدای اعمال ماہ
رمضان مین ثبت ہی بلند کہی و آینہ و مصحف دیکہی اور سات مرتبہ سورہ حمد و اس دعا کا
ناطق رہی اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ
وَرَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ شب و روز اول مین زیارت امام حسین علیہ السلام کی فضیلت ہے
اور پہلی راتکو بعد از نمازِ عشا ماثور اس دعا کی تلاوت ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ
مَلِيْكٌ وَاَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرٌ وَاَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ يَكُوْنُ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا مُحَمَّدُ

53

ملحقات کتاب اعمال ماہ رجب کا باب

یا رسول اللہ انی اتوجہ الی اللہ ربی و ربک لینجح بک طلبتی اللھم بنبیک
محمد و بالائمۃ من اھل بیتہ انجح طلبتی پس اپنی حاجات مانگی اور بیس رکعت نماز اگر بجالاوی میں
بلائی دنیا و عذاب آخرت سی بچی ہر ایک رکعت مین بعد از حمد سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی اور ایام شہر مبارک میں
ہر دن کو ان دعاؤن سی پڑہا کری یا من یملک حوائج السائلین و یعلم ضمیر
الصامتین لکل مسئلۃ منک سمع حاضر و جواب عتید اللھم
مواعیدک الصادقۃ و ایادیک الفاضلۃ و رحمتک الواسعۃ
فاسئلک ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تقضی حوائجی للدنیا والآخرۃ
انک علی کل شیء قدیر ایضاً منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام اس دعا کو
روز یہ پڑہتی تہی یا من ارجوہ لکل خیر و آمن سخطہ عند کل شر یا من
یعطی الکثیر بالقلیل یا من یعطی من سألہ یا من یعطی من لم یسألہ
و من لم یعرفہ تحنناً منہ و رحمۃ اعطنی بمسألتی ایاک جمیع خیر
الدنیا و جمیع خیر الآخرۃ و اصرف عنی بمسألتی ایاک جمیع شر الدنیا
و شر الآخرۃ فانہ غیر منقوص ما اعطیت و زدنی من فضلک یا کریم
پس حضرت محاسن شریف کو بائین ہاتہ مین پکڑ کی دہنی ہاتہ کی انگشت کلمہ کو راست و چپ
حرکت دیتی اور اس دعا کو پڑہتی یا ذا الجلال والاکرام یا ذا النعماء و الجود یا
ذا المن والطول حرم شیبتی علی النار اور دست بردار نہوتی تاکہ ریش اقدس کو
سیر تک سی ہلکوتی ایضاً شیخ طوسی نی روایت کی ہی کہ معلی بن خنیس کو حضرت نی یہ دعا پڑہنی کو
کہی اللھم انی اسألک صبر الشاکرین لک و عمل الخائفین منک و یقین
العابدین لک اللھم انت العلی العظیم و انا عبدک البائس الفقیر

ملحقات کتاب اعمال ماہ رجب کا باب

یا رسول اللہ انی اتوجہ الی اللہ ربی و ربک لینجح بک طلبتی اللہم بنبیک محمد و بالائمۃ من اہل بیتہ انجح طلبتی پس اپنی حاجات مانگی اور جس کمت نماز اگر بجالاوے بلائی دنیا و عذاب آخرت سی بچی ہر ایک رکعت مین بعد از حمد سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی اور ایام شہر مبارکہ مین ہر دن کو ان دعاؤن سی پڑہا کری یا من یملک حوائج السائلین و یعلم ضمیر الصامتین لکل مسئلۃ منک سمع حاضر و جواب عتید اللہم مواعیدک الصادقۃ و ایادیک الفاضلۃ و رحمتک الواسعۃ فاسالک ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تقضی حوائجی للدنیا و الآخرۃ انک علی کل شئ قدیر ایضا منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام اس دعاکو روزانہ پڑہتی تہی یا من ارجوہ لکل خیر و امن سخطہ عند کل شر یا من یعطی الکثیر بالقلیل یا من یعطی من سالہ یا من یعطی من لم یسالہ و من لم یعرفہ تحننا منہ و رحمۃ اعطنی بمسالتی ایاک جمیع خیر الدنیا و جمیع خیر الآخرۃ و اصرف عنی بمسالتی ایاک جمیع شر الدنیا و شر الآخرۃ فانہ غیر منقوص ما اعطیت و زدنی من فضلک یا کریم پس حضرت محاسن شریف کو بائین ہاتہ مین پکڑ کی داہنی ہاتہ کی انگشت کلمہ کو راست و چپ حرکت دیتی اور اس دعا کو پڑہتی یا ذا الجلال و الاکرام یا ذا النعماء و الجود یا ذا المن و الطول حرم شیبتی علی النار اور دست بردار نہوتی تاکہ ریش اقدس کو سے شک سی ہکوتی ایضا شیخ طوسی نی روایت کی جو معلی بن خنیس کو حضرت نی یہ دعا پڑہنی کو کہی اللہم انی اسالک صبر الشاکرین لک و عمل الخائفین منک و یقین العابدین لک اللہم انت العلی العظیم و انا عبدک البائس الفقیر

ملحقات کتاب سے نماز سلمان فارسی و عمل ام داود

وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا پس ہاتھ منھ پر پھیرو اور آخر ماہ کو پھر ویسی دس رکعت نماز ادا کرو بعد از ہر مرتبہ سلام ہاتھ اوٹھا کی اس مناجات کو پڑھو اور ہاتھ منھ پر پھیرو

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور جب ہاتھ منھ پر پھیر اچکو اپنی حاجات خدا سے مانگو البتہ وہ بر لائیگا سکو درمیان تیرے اور جہنم کی سات خندق کر ہر واحد کا عرض بقدر آسمان و زمین فصل ہو قرار دیگا و بعد ہر ایک رکعت ثواب ہزار رکعت نامۂ عمل مین لکھی گا جمعۂ اول مین سو دفعہ قل ہو اللہ احد پڑھی قیامت مین وہ نور ملی کہ ہمراہ بہشت کو پہنچی تیرہوین اور چودہوین و پندرہوین ایام بیض مین روزہ رکھی اور شب پانزدہم کو بارہ رکعت با سورہ حمد جو سورہ چاہیے چھ سلام سے بجالائی بعد فراغت سورہ حمد قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس و قل ہو اللہ احد و آیۃ الکرسی کو چار مرتبہ پڑھی اور چار دفعہ یہ کلمات کہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اور کہی اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَّمَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اما عمل ام داؤد کہ حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی دائی کو تعلیم دیا اور اوسی واسطی رہائی پسر کہ مدینہ سے بغداد مین لیجا کی قید کیا تھا پر ہا ایام بیض کو روزہ رکھی پندرہوین دن قبل زوال غسل کری و پاکیزہ لباس پہنی عطر لگائی طاہر ہو یا کی خلوت مین رو بقبلہ بیٹھی وہان کوئی آنی جانی نہین ہنگام زوال آٹھ رکعت نافلہ بعد از ان نماز ظہر ادا کری پس دو رکعت نماز حاجت جو سورہ یاد ہو اوسکی ساتھ پڑھی سو مرتبہ کہے یَا قَاضِیَ حَوَائِجِ الطَّالِبِیْنَ پس اٹھ رکعت نافلہ عصر کہ ہر رکعت مین بعد سورہ حمد تین مرتبہ

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَکَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ

ملحقات کتاب اخبار ماتم اعمال آخر ماہ رجب

قل ہو اللہ و ایک مرتبہ انا اعطیناک الکوثر پس نماز عصر بجا لاوی بعد ازان سو مرتبہ سورہ
و سو مرتبہ قل ہو اللہ و دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ سورۂ انعام و بنی اسرائیل و کہف
و لقمان و یاسین و و الصافات و حم سجدہ و حم عسق و حم دخان و انا فتحنا و اذا وقعت و
تبارک الذی بیدہ الملک و نون و القلم و اذا السماء انشقت و اگر یہ نہو سکی عوض مین سو مرتبہ
کہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ و سو مرتبہ سورہ حمد و دس مرتبہ
آیۃ الکرسی و سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ و ہزار مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد بعد ازان
دعای ماثور مذکور کو پڑہی اس حال مین روتا رہی پہر سجدی کر رخسارہ خاک پر دہری اور کہی
اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ فَارْحَمْ ذُلِّیْ وَفَاقَتِیْ وَاجْتِھَادِیْ وَتَضَرُّعِیْ
وَمَسْکَنَتِیْ وَفَقْرِیْ اِلَیْکَ یَا رَبِّ اور ثانی روایت مین اور دعا بہی مذکور ہین اما
روز بست و پنجم شہر ہذا ثواب عظیم رکہتا ہی اور بست و ہفتم کو روز بعثت پیغمبر ہی کہ جبرئیل
اسدن اونپر وحی لائی صوم سی رہنا ایتنی برسکی معصیت کا موجب کفارہ ہی اور اس شب کو
جسوقت جاگی بارہ رکعت نماز بہ سلام سی پڑہی اور سورہ یاسین و سورۂ حمد و قل اعوذ برب الفلق
و قل اعوذ برب الناس و قل ہو اللہ و قل یا ایہا الکافرون و انا انزلناہ و آیۃ الکرسی ہر ایک
سات مرتبہ پہر دعا کو پڑہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ
لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ عِزِّکَ عَلٰی اَرْکَانِ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ
وَبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ وَذِکْرِکَ الْاَعْلَی الْاَعْلَی الْاَعْلٰی وَبِکَلِمَاتِکَ
التَّامَّاتِ کُلِّھَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ
پس جو حاجت چاہی طلب کری اور یوم بست و ہفتم کو قبل زوال زیارت رسولخدا

ملحقات کتاب ابتدای اعمال شعبان

صلی اللہ علیہ والہ بجالائی اور ذکو ہی قبل از دو پہر بارہ رکعت نماز مذکور ہین ہر دو رکعت
ایک سلام سی اور ہر رکعت مین سورۂ حمد جو دوسرا سورہ یاد ہو پڑہی بعد ازان سورۂ حمد و
قل ہو اللہ و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ہر واحد کو چار مرتبہ پس چار دفعہ کہی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پس چار مرتبہ کہی اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا پس چار مرتبہ کہی
لَا اُشْرِکُ بِرَبِّیْ اَحَدًا حضرتِ امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی جو آدمی بست و ہشتم
رجب کو روزہ رکہی نوّی برس کی اور بست و نہم کو سو برس کی عصیان کا کفارہ ہو جای
اور تیسوین روز کا صوم جو ادا کری گناہانِ گذشتہ و آیندہ سی مغفرت پائی فضائل
ماہ شعبان کی بیان مین اور آدابِ زیاراتِ شاہ شہیدان مین جاننا چاہیی کہ ایام بیض مین
اسی مہینی کی روزہ رکہنا سنتِ مؤکدہ فرمائی اور بحساب ثواب پر حدیث و روایات مین
تاکید آئی ماہ رجب امیر المومنین سی منسوب ہی و شعبان ختمی پناہ سید المرسلین کا مرغوب ہے
ارشاد کیا رسول خدا نی جو میری شہر مبارک مین ایک روز صایم رہی یوم قیام کو اوسکا مین
شفیع ہونگا کہ خدا مغفور کری ہر گاہ کوئی بندۂ شایستہ دو دن روزہ رکہی گا گناہانِ
گذشتہ سی امرزیدہ مری گا اور اگر تین روز نیتِ روزہ پر گذری اوسکو ندا کرینگی تیری
سیئات پروردگار نی بخشی تفصیلِ حسنات وامرزشِ خطیات کتاب زاد المعاد مین
بی نہایت ہی مومن کو واسطی عملِ خیر کی اشارہ اور سبکا ذکر موجب تطویلِ عبارات ہی
امام رضا علیہ السلام سی ماثور ہوا کہ ہر روز مین جو ستّر مرتبہ استغفار کہیگا اگرچہ عصیان
اوسکی بقدر ستارہ ہای آسمان ہون بارِ عذاب نہ سہی گا دعای توبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
وَاَسْاَلُہُ التَّوْبَۃَ اور دوسری روایت مین ہی کہ ہفتاد مرتبہ یون استغفار کرو تا درجہ رحمت ہی

ملحقات کتاب اعمال شعبان وزیارت شاہ شہیدان

فاذہو استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم الحی القیوم واتوب الیہ

حضرت رسول سی منقول ہی کہ ساری شہر شعبان مین جو ہزار مرتبہ یہ کلمات طیبات کہے تو حق تعالی ہزار سال اوسکی نامہ اعمال مین لکھی ہزار برس مین جسقدر سیات کئی ہون بخشی وہ مرے بار روی نورانی جیسی ماہ شب چاردہ نکلی اوسکو صدیق خطاب فرمای تحقیق کہ ہزار مرتبہ تواب کا ہی لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ المشرکون

مخبر صادق نبی انوری سی امر ہوا کہ اس مہینی مین میری اور آل اطہار پر اکثر صلوۃ بھیجو کہ تا روز قیامت دولت شفاعت سی اپنی پیمبر کی شادمان رہو روز اول و دوم و سیوم و تیرہوین وچودہوین و پندرہوین و تین روز آخر کو روزہ رکھنا چاہیئی خصوص تیسری و پانچوین جو یوم پیدایش سید الشہدا ہی غسل اور مولا کی زیارت بجالائی امام زین العابدین علیہ السلام نی ارشاد کیا جو آرزو رکھی کہ روح بکصد و بست وچہار ہزار پیغمبر سی مصافحہ کری حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت شب نیمہ شعبان مین قدم وہبری اداب زیارت اگر تربت مطہر سی دور ہو تو پشت بام یا صحن کشادہ مین رو بقبلہ کہڑا ہو کی جانب راست وچپ آسمان و بالای سر اپنی دیکھی اور نیت دل مین باندہی زیارت امام حسین علیہ السلام کرتا ہون دوری سی قربۃ الی اللہ اور انگشت شہادت سی قبر منور کیطرف اشارے مین ہاتہہ اوٹھائی اور کہی السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام علیک یا ابن رسول اللہ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک یا وارث آدم صفوۃ اللہ السلام علیک یا وارث نوح نبی اللہ السلام علیک یا وارث ابراہیم خلیل اللہ السلام علیک یا وارث موسی کلیم اللہ السلام علیک یا وارث عیسی روح اللہ السلام علیک یا وارث محمد حبیب اللہ السلام علیک یا وارث امیر المومنین ولی اللہ السلام علیک یا ابن محمد المصطفی

٥٩

الى ابي بيهس بن جابر الخارجي ومنهم البدعية منسوبة الى عبدالله بن الشراح ومنهم

فرقة وانما قيل لها الشيعة لانها شيعت عليا وفضلوه على سائر الصحابة فهم ثلاث اصناف الغالية والرافضة والزيدية

بن عبدالله بن جعفر الطيار ومنهم منسوبة الى عبدالله بن معاوية

منها اثنتا عشرة فرقة منها الطيارة

وبلاد ادريس والكوفة فيفترق

ما يكونون فيه من البلاد قم وكاشان

السلام علیک یابن علی المرتضی السلام علیک یابن فاطمة الزهراء السلام علیک
یابن خدیجة الکبری السلام علیک یا ثار الله وابن ثاره والوتر الموتور
اشهد انک قد اقمت الصلوة واتیت الزکوة وامرت بالمعروف ونهیت
عن المنکر واطعت الله ورسوله حتی اتاک الیقین فلعن الله امة قتلتک
ولعن الله امة ظلمتک ولعن الله امة سمعت بذلک فرضیت به یا مولای
یا ابا عبد الله اشهد انک کنت نورا فی الاصلاب الشامخة والارحام
المطهرة لم تنجسک الجاهلیة بانجاسها ولم تلبسک من مدلهمات ثیابها
واشهد انک من دعائم الدین وارکان المؤمنین واشهد انک الامام البر
التقی الرضی الزکی الهادی المهدی واشهد ان الائمة من ولدک کلمة
التقوی واعلام الهدی والعروة الوثقی والحجة علی اهل الدنیا واشهد الله
وملائکته وانبیائه ورسله انی بکم مؤمن وبایابکم موقن بشرائع
دینی وخواتیم عملی وقلبی لقلبکم سلم وامری لامرکم متبع صلوات الله
علیکم وعلی ارواحکم وعلی اجسادکم وعلی اجسامکم وعلی شاهدکم
وعلی غائبکم وعلی ظاهرکم وعلی باطنکم پس دو رکعت نماز زیارت کی پڑہی
اور بہتر ہی کہ نماز کو پہلی ادا کری وہرگاہ دوسری زیارت مولا بجالاہی تو علی بن الحسین علیہ التحیة
والثنا کو یوں سلام پہنچائی السلام علیک یابن رسول الله السلام علیک
یابن نبی الله السلام علیک یابن امیر المؤمنین السلام علیک یابن
الحسین الشهید السلام علیک ایها الشهید وابن الشهید السلام
علیک ایها المظلوم وابن المظلوم لعن الله امة قتلتک ولعن الله

ملحقات کتاب اخبار ماتم اعمال شعبان المعظم

اُمّۃً ظَلَمَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِہٖ پس صدہا زیارتِ شہدا رضی اللہ عنہم کری اور کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ وَاَحِبَّاءَہُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْفِیَاءَ اللّٰہِ وَاَوِدَّاءَہُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ دِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیِّ الزَّکِیِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِیْ فِیْہَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِیْمًا فَیَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ شب اول اور پندرہوین شہر مبارک رجب اور تیسری یا چوتھی ماہ شعبان و لیالی شبہاے رمضان و روزہای عیدین وسایر ایام فرحت انضمام کو جو زیارت امام حسین علیہ السلام کی مستحب ہی اسی طور پر کر سکتا ہی علاوہ ازان ہرگاہ عبارت مبسوطہ چاہی کہ ادا فرمائی کتاب تحفۃ الزایرین مین لکھی ہی اوسکو بجا لائی اور منجملہ فیض و برکات اس شب مین وہ حکم پایا ہی کہ ولادت باسعادت جناب صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کا اتفاق آیا ہی مومن کو لازم ہی اس دعا کو آداب وضو اور توجہ قبلہ سی پڑہی کہ مثل زیارت حضر کی ثواب ملی اَللّٰہُمَّ بِحَقِّ لَیْلَتِنَا ہٰذِہٖ وَمَوْلُوْدِہَا وَحُجَّتِکَ وَمَوْعُوْدِہَا الَّتِیْ قَرَنْتَ اِلٰی فَضْلِہَا فَضْلًا فَتَمَّتْ کَلِمَتُکَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِکَ وَلَا مُعَقِّبَ لِاٰیَاتِکَ نُوْرُکَ الْمُتَاَلِّقُ وَضِیَاؤُکَ الْمُشْرِقُ وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِیْ طَخْیَاءِ الدَّیْجُوْرِ الْغَائِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُہٗ وَکَرُمَ مَحْتِدُہٗ وَالْمَلَائِکَۃُ شُہَّدُہٗ وَاللّٰہُ نَاصِرُہٗ وَمُؤَیِّدُہٗ اِذَا اٰنَ مِیْعَادُہٗ وَالْمَلَائِکَۃُ اَمْدَادُہٗ سَیْفُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْبُوْ وَنُوْرُہُ الَّذِیْ لَا یَخْبُوْ وَذُو الْحِلْمِ الَّذِیْ

٦١

صار الی موسی بن جعفر
والذی اتفقت علیہ طوایف الرافضۃ
وفیہا اثبات الامامۃ عقلا وان
الامامۃ نص وان الائمۃ معصومون
من الآفات من الغلط والسہو
والخطاء ومن ذلک انکارہم امامۃ

ملحقات کتاب خبار ماتم اعمال ماه شعبان المعظم

المفضول والاختيار الذی قدمناه فی ذکر الائمة ومن ذلک تفضیلهم علیاً علی جمیع الصحابة عنهم و تخصیصهم علی الامامة بعد النبی و تبریهم من ابی بکر و عمر وغیرهم من الصحابة

لایصبو مدار الدهر و نوامیس العصر و ولاة الامر و المنزل علیهم
الذکر و ما ینزل فی لیلة القدر و اصحاب الحشر و النشر تراجمة
وحیه و ولاة امره و نهیه اللهم فصل علی خاتمهم و قائمهم المستور
عن عوالمهم و ادرک ایامه و ظهوره و قیامه و اجعلنا من انصاره و اقرن
ثارنا بثاره و اکتبنا فی اعوانه و خلصائه و احینا فی دولته ناعمین
و بصحبته غانمین و بحقه قائمین و من السوء سالمین یا ارحم الراحمین
و الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی محمد خاتم النبیین و المرسلین
و علی اهل بیته الصادقین و عترته الناطقین و العن جمیع الظالمین
و احکم بیننا و بینهم یا احکم الحاکمین ایضاً جب حضرت صاحب الامر کا
فرمان ناحیه مقدسه سی نکلا اوسمین سوالی کو لکها تها که روز سوم شهر شعبان یوم ولادت امام
حسین علیه السلام هی اوسمین روزه رکهو اور یه دعا کو باطهارت پرهو اللهم انی اسئلک
بحق المولود فی هذا الیوم الموعود بشهادته قبل استهلاله و ولادته
بکته السماء و من فیها و الارض و من علیها و لما یطا لابتیها قتیل
العبرة و سید الاسرة الممدود بالنصرة یوم الکرة المعوض من قتله ان
الائمة من نسله و الشفاء فی تربته و الفوز معه فی اوبته و الاوصیاء
من عترته بعد قائمهم و غیبته حتی یدرکوا الاوتار و یثاروا الثار
و یرضوا الجبار و یکونوا خیر انصار صلی الله علیهم مع اختلاف اللیل
و النهار اللهم فبحقهم الیک اتوسل و اسئل سوال مقترف و معترف
مسیئ الی نفسه مما فرط فی یومه و امسه یسئلک العصمة الی محل رمسه

ملحقات کتاب خیار ماتم دعای رویت ہلال کرم

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِہٖ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَبَوِّئْنَا مَعَہٗ دَارَ الْکَرَامَۃِ
وَمَحَلَّ الْاِقَامَۃِ اَللّٰہُمَّ وَکَمَا اَکْرَمْتَنَا بِمَعْرِفَتِہٖ فَاَکْرِمْنَا بِزُلْفَتِہٖ وَارْزُقْنَا
مُرَافَقَتَہٗ وَسَابِقَتَہٗ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ یُسَلِّمُ لِاَمْرِہٖ وَیُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ
عِنْدَ ذِکْرِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَوْصِیَائِہٖ وَاَہْلِ اَصْطِفَائِہِ الْمَمْدُوْدِیْنَ مِنْکَ بِالْعَدَدِ
الْاِثْنَیْ عَشَرَ النُّجُوْمِ الزُّہَرِ وَالْحُجَجِ عَلٰی جَمِیْعِ الْبَشَرِ اَللّٰہُمَّ وَہَبْ لَنَا فِیْ
ہٰذَا الْیَوْمِ خَیْرَ مَوْہِبَۃٍ وَاَنْجِحْ لَنَا فِیْہِ کُلَّ طَلِبَۃٍ کَمَا وَہَبْتَ الْحُسَیْنَ لِمُحَمَّدٍ
جَدِّہٖ وَعَاذَ فُطْرُسُ بِمَہْدِہٖ فَنَحْنُ عَائِذُوْنَ بِقَبْرِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ نَشْہَدُ تُرْبَتَہٗ
وَنَنْتَظِرُ اَوْبَتَہٗ ہنگام شام سلخ شہر شوال کو تمامی صیام پر ماہ رمضان مبارک کی
مع آینہ و مُصحف رو بمغرب پڑہے دعای ہلال جو نقل ہوئی صحیفہ کاملہ سے وقت رویت
کہڑا ہوکی اشارہ جانب قمر کری اور پڑہی اَیُّہَا الْخَلْقُ الْمُطِیْعُ الدَّائِبُ السَّرِیْعُ الْمُتَرَدِّدُ
فِیْ مَنَازِلِ التَّقْدِیْرِ الْمُتَصَرِّفُ فِیْ فَلَکِ التَّدْبِیْرِ اٰمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِکَ الظُّلَمَ
وَاَوْضَحَ بِکَ الْبُہَمَ وَجَعَلَکَ اٰیَۃً مِنْ اٰیَاتِ مُلْکِہٖ وَعَلَامَۃً مِنْ عَلَامَاتِ
سُلْطَانِہٖ وَامْتَہَنَکَ بِالزِّیَادَۃِ وَالنُّقْصَانِ وَالطُّلُوْعِ وَالْاُفُوْلِ وَالْاِنَارَۃِ
وَالْکُسُوْفِ فِیْ کُلِّ ذٰلِکَ اَنْتَ لَہٗ مُطِیْعٌ وَاِلٰی اِرَادَتِہٖ سَرِیْعٌ سُبْحَانَہٗ مَا اَعْجَبَ
مَا دَبَّرَ فِیْ اَمْرِکَ وَاَلْطَفَ مَا صَنَعَ فِیْ شَاْنِکَ جَعَلَکَ مِفْتَاحَ شَہْرٍ حَادِثٍ
لِاَمْرٍ حَادِثٍ فَاَسْئَلُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکَ وَخَالِقِیْ وَخَالِقَکَ وَمُقَدِّرِیْ
وَمُقَدِّرَکَ وَمُصَوِّرِیْ وَمُصَوِّرَکَ اَنْ یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَاَنْ یَجْعَلَکَ
ہِلَالَ بَرَکَۃٍ لَا تَمْحَقُہَا الْاَیَّامُ وَطَہَارَۃٍ لَا تُدَنِّسُہَا الْاٰثَامُ ہِلَالَ اَمْنٍ مِنَ
الْاٰفَاتِ وَسَلَامَۃٍ مِنَ السَّیِّئَاتِ ہِلَالَ سَعْدٍ لَا نَحْسَ فِیْہِ وَیُمْنٍ لَا نَکَدَ

٦٣

ملحقات کتاب خبار ماتم اعمال ماه رمضان المبارک

مَعَهُ وَنُیَسِّرُ لا یُمازِجُهُ عُسْرٌ وَخَیْرٍ لا یَشُوبُهُ شَرٌّ هِلالَ اَمْنٍ وَاِیمانٍ وَنِعْمَةٍ وَاِحْسانٍ وَسَلامَةٍ وَاِسْلامٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْنا مِنْ اَرْضیٰ مَنْ طَلَعَ عَلَیْهِ وَاَزْکیٰ مَنْ نَظَرَ اِلَیْهِ وَاَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَکَ فِیهِ وَوَفِّقْنا فِیهِ لِلتَّوْبَةِ وَاعْصِمْنا فِیهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنا مِنْ مُباشَرَةِ مَعْصِیَتِکَ وَاَوْزِعْنا فِیهِ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَاَلْبِسْنا فِیهِ جُنَنَ الْعافِیَةِ وَاَتْمِمْ عَلَیْنا بِاسْتِکْمالِ طاعَتِکَ فِیهِ الْمِنَّةَ اِنَّکَ اَلْمَنّانُ الْحَمِیدُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّیِّبِینَ الطّاهِرِینَ آداب و شرط ماہ رمضان طلبِ رویتِ ہلال جو سنت اور بعض نی واجب جانا ہی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی ہرگاہ ماہ رمضان کو دیکھو قبلہ رو کھڑی ہو کی ہاتھ اوٹھا کی خطاب کرو دعای رویت ہلال پڑھو رَبِّی وَرَبُّکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعالَمِینَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَیْنا بِالْاَمْنِ وَالْاِیمانِ وَالسَّلامَةِ وَالْاِسْلامِ وَالْمُسارَعَةِ اِلٰی ما تُحِبُّ وَتَرْضیٰ اَللّٰهُمَّ بارِکْ لَنا فِی شَهْرِنا هٰذا وَارْزُقْنا خَیْرَهُ وَعَوْنَهُ وَاصْرِفْ عَنّا ضُرَّهُ وَشَرَّهُ وَبَلاءَهُ وَفِتْنَتَهُ ایضا ابن ابی عقیل رحمۃ اللہ نی دعای رویت ہلال کو واجب جانا ہی اور وہ مختصر دعا یہ ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی خَلَقَنِی وَخَلَقَکَ وَقَدَّرَ مَنازِلَکَ وَجَعَلَکَ مَواقِیتَ لِلنّاسِ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَیْنا اِهْلالاً مُبارَکاً اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَیْنا بِالسَّلامَةِ وَالْاِسْلامِ وَالْیَقِینِ وَالْاِیمانِ وَالْبِرِّ وَالتَّوْفِیقِ لِما تُحِبُّ وَتَرْضیٰ زیارتِ حضرت امام حسین علیہ السلام شب اول مین سنت ہی اور نیت روزہ کو یون کری کل روزہ ماہ رمضان رکھونگا واجب قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ پہلی دن آبِ جاری مین نہانا مٹھی چلو پانی سر پر ڈالنا اور کفِ گلاب منہ پر چھڑکنا دو رکعت نماز اول مین حمد و سورہ انا انزلناہ پڑھنا اور کچھ خیرات کرنا چاہیی بعد ہر نماز یہ دعا مانگی ایضا یا عَلِیُّ

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای یومیہ اور وقت افطار ہم

یا عظیم یا غفور یا رحیم انت الرب العظیم الذی لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر و ھذا شہر عظمتہ وکرمتہ وشرفتہ وفضلتہ علی الشہور وھو الشہر الذی فرضت صیامہ علی وھو شہر رمضان الذی انزلت فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی و الفرقان وجعلت فیہ لیلۃ القدر وجعلتہا خیرا من الف شہر فیا ذا المن ولا یمن علیک من علی بفکاک رقبتی من النار فیمن تمن علیہ وادخلنی الجنۃ برحمتک یا ارحم الراحمین اور ہر شب کو یہ دعا پڑہنا گناہان چہل سال آمرزیدہ کرتا ہی اللھم رب ھذا الشہر رمضان الذی انزلت فیہ القرآن وافترضت علی عبادک فیہ الصیام صل علی محمد وال محمد وارزقنی حج بیتک الحرام فی عامی ھذا وفی کل عام واغفر لی تلک الذنوب العظام فانہ لا یغفرھا غیرک یا رحمان یا علام حضرت رسول سی منقول ہی کہ سحر کہانا ترک نکرو اگرچہ ایک دانہ خرما و جرعہ شربت خواہ پانی ہو وقت افطار سورہ انا انزلناہ و ہنگام سحر جو کوئی پڑہی گو یا راہ خدا میں شہید ہو کی اپنی خون میں لوٹا ہو اور سنت ہی کہ اول نماز مغرب سی فارغ ہو پہر افطار کری مگر یہ کہ لوگ اوسکی انتظار میں یا بہوک پیاس کا غلبہ دیکہی دعای ہنگام افطار یا عظیم یا عظیم انت الٰہی لا الہ لی غیرک اغفر لی الذنب العظیم انہ لا یغفر الذنب العظیم الا العظیم لقمہ اول میں یا جرعہ آبگرم یا شربت مینی کی وقت یہ کلمات طیبات کہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یا واسع المغفرۃ اغفر لی اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت و علیک توکلت او حدیث معتبر میں امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ وقت افطار

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای اول وقت شب رمضان الکریم

امیر المومنین روزا توڑتے تھے اور یہ کلمات کہتے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ
اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور بسند معتبر بلکہ صحیح یہ حضرت صادق
سے منقول ہے کہ ہر شب اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِیْ
وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ فِی الْاَمْرِ الْحَكِيْمِ مِنَ الْقَضَاۤءِ الَّذِیْ لَا يُرَدُّ وَلَا
يُبَدَّلُ اَنْ تَكْتُبَنِیْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمُ
الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَاَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِیْ وَتُقَدِّرُ
اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِیْ فِیْ خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَتُوَسِّعَ فِیْ رِزْقِیْ وَتَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تَنْتَصِرُ
لِدِيْنِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِیْ غَيْرِیْ اور دوسری رات کی دعا یہ ہی وارد ہی اَللّٰهُمَّ
بِرَحْمَتِكَ فِی الصَّالِحِيْنَ فَاَدْخِلْنَا وَفِیْ عِلِّيِّيْنَ فَارْفَعْنَا وَبِكَاْسٍ مِنْ مَعِيْنٍ
مِنْ عَيْنٍ سَلْسَبِيْلٍ فَاسْقِنَا وَمِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ بِرَحْمَتِكَ فَزَوِّجْنَا وَمِنَ
الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدِيْنَ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُوْنٌ فَاَخْدِمْنَا وَمِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَلُحُوْمِ
الطَّيْرِ فَاَطْعِمْنَا وَمِنْ ثِيَابِ السُّنْدُسِ وَالْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ فَاَلْبِسْنَا
وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ وَحَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَقَتْلًا فِیْ سَبِيْلِكَ فَوَفِّقْ لَنَا وَصَالِحَ
الدُّعَاۤءِ وَالْمَسْئَلَةِ فَاسْتَجِبْ لَنَا وَاِذَا جَمَعْتَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَارْحَمْنَا وَبَرَاۤءَةً مِنَ النَّارِ فَاكْتُبْ لَنَا وَفِیْ جَهَنَّمَ فَلَا
تَغُلَّنَا وَفِیْ عَذَابِكَ وَهَوَانِكَ فَلَا تَبْتَلِنَا وَمِنَ الزَّقُّوْمِ وَالضَّرِيْعِ
فَلَا تُطْعِمْنَا وَمَعَ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا تَجْعَلْنَا وَفِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِنَا فَلَا
تَكْبُبْنَا وَمِنْ ثِيَابِ النَّارِ وَسَرَابِيْلِ الْقَطِرَانِ فَلَا تُلْبِسْنَا وَمِنْ كُلِّ
سُوْۤءٍ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَنَجِّنَا دعای سحر بسند معتبر سی وارد ہے

ملحقات کتاب خیار نام دعای سحر ماہ رمضان المکرم

کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا حضرت باقر علیہ السلام پڑھتی اور کہتی تھی اسم اعظم

اسمیں ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ بَهَائِكَ بِاَبْهَاهُ وَكُلُّ بَهَائِكَ بَهِیٌّ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِبَهَائِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِهٖ

وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِیْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ

مِنْ جَلَالِكَ بِاَجَلِّهٖ وَكُلُّ جَلَالِكَ جَلِیْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِجَلَالِكَ

كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِهَا وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِیْمَةٌ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ نُوْرِكَ بِاَنْوَرِهٖ

وَكُلُّ نُوْرِكَ نَیِّرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِنُوْرِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ

مِنْ رَحْمَتِكَ بِاَوْسَعِهَا وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ

كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَامَّةٌ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَسْاَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ بِاَكْمَلِهٖ وَكُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ اَسْمَائِكَ بِاَكْبَرِهَا وَكُلُّ

اَسْمَائِكَ كَبِیْرَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَسْمَائِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ

مِنْ عِزَّتِكَ بِاَعَزِّهَا وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِیْزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِعِزَّتِكَ

كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ مَشِیَّتِكَ بِاَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِیَّتِكَ مَاضِیَةٌ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِمَشِیَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ قُدْرَتِكَ

بِالْقُدْرَةِ الَّتِی اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِیْلَةٌ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِاَنْفَذِهٖ

ملحقات کتاب اسرار ماتم دعاء سحر ماہ رمضان المکرم

وَكُلُّ عِلْمِكَ نافِذٌ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ
مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضاهُ وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِقَوْلِكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ مِنْ مَسآئِلِكَ بِاَحَبِّها اِلَيْكَ وَكُلُّ مَسآئِلِكَ
اِلَيْكَ حَبيبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِمَسآئِلِكَ كُلِّها اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ
مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهِ وَكُلُّ شَرَفِكَ شَريفٌ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِشَرَفِكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ مِنْ سُلْطانِكَ بِاَدْوَمِهِ وَكُلُّ سُلْطانِكَ دائِمٌ
اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِسُلْطانِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ
بِاَفْخَرِهِ وَكُلُّ مُلْكِكَ فاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّي
اَسْاَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِاَعْلاهُ وَكُلُّ عُلُوِّكَ عالٍ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِعُلُوِّكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهِ وَكُلُّ مَنِّكَ قَديمٌ اَللّٰهُمَّ
اِنّي اَسْاَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ مِنْ اياتِكَ بِاَكْرَمِها وَكُلُّ
اياتِكَ كَريمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِاياتِكَ كُلِّها اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِما اَنْتَ
فيهِ مِنَ الشَّاْنِ وَالْجَبَرُوتِ وَاَسْاَلُكَ بِكُلِّ شَاْنٍ وَحْدَهُ وَجَبَرُوتٍ وَحْدَها
اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِما تُجيبُني حينَ اَسْاَلُكَ فَاَجِبْني يا اَللهُ ايضاً
سب دعاؤں سی سحر کی یہ مختصر ہی يا مَفْزَعي عِنْدَ كُرْبَتي وَيا غَوْثي عِنْدَ
شِدَّتي اِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَبِكَ لُذْتُ لا اَلُوذُ بِسِواكَ
وَلا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلّا مِنْكَ فَاَغِثْني وَفَرِّجْ عَنّي يا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسيرَ
وَيَعْفُو عَنِ الْكَثيرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسيرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثيرَ اِنَّكَ اَنْتَ
الْغَفُورُ الرَّحيمُ اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ ايماناً تُباشِرُ بِهِ قَلْبي وَيَقيناً صادِقاً

صادِقَةً حَتّٰے اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَنْ یُّصِیْبَنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ مِنَ الْعَیْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ یَا عُدَّتِیْ فِیْ کُرْبَتِیْ وَیَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَیَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَیَا غَایَتِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ وَالْاٰمِنُ رَوْعَتِیْ وَالْمُقِیْلُ عَثْرَتِیْ فَاغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ اَمّا اعمالِ شبہای متبرکہ بہت ہیں خصوص اُونیسویں کو بمقارنِ غروبِ آفتاب غسل کری + فریضہ مغرب و عشا ساتھہ نافلہ کی بجالائی اور دو رکعت نماز بعد از الحمد سورہ قل ہو اللہ احد سات سات مرتبہ پڑہی اور ستہ دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہی قرآن مجید کہولکی ہاتہوں پر رکہی یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِیْہِ وَفِیْہِ اِسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَاَسْمَاءُکَ الْحُسْنٰی وَمَا یُخَافُ وَیُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عُتَقَائِکَ مِنَ النَّارِ وَتَقْضِیَ حَوَائِجِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ پس اپنی حاجات و مراد خداسی مانگی ہ دو حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سی منقول ہی کہ مصحف کو سر پر رکہی اور کہی اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَہٗ بِہٖ وَبِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَہٗ فِیْہِ وَبِحَقِّکَ عَلَیْھِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ بِکَ یَا اَللّٰہُ دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِعَلِیٍّ دس مرتبہ بِفَاطِمَۃَ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ دس مرتبہ بِالْحُسَیْنِ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِالْحُجَّۃِ دس مرتبہ پس اپنی مطالب کو ذکر کری کہ خدا بر لائیگا اور ہزار مرتبہ کہی اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور سو رکعت نماز سوای نافلہ کی و دعا واسطی احیا و اموات مومنین کی و سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ و یہ دعا پڑہنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِیْ وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ فِیْمَا تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ

ملحقات کتاب اخبار ماتم اعمال غرہ شوال المکرم

الحکیم فی لیلۃ القدر من القضاء الذی لا یرد و لا یبدل ان تکتبنی
من حجاج بیتک الحرام المبرور حجهم المشکور سعیهم المغفور ذنوبهم
المکفر عنهم سیئاتهم واجعل فیما تقضی و تقدر ان تطیل عمری
و توسع علی فی رزقی و تقدر لی فی جمیع اموری ما هو خیر لی فی
دنیای و آخرتی یا ارحم الراحمین اما فضیلت شب بست و یکم و بست و سوم زیادہ ہی
کہ ہر ایک مین زیارت سید الشہدا علیہ السلام اور دعای جوشن کبیر و صغیر و ہزار مرتبہ سورہ
انا انزلناہ پڑہنا و دو رکعت نماز بعد از حمد دس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد کو پڑہی اور اعمال مذکور
ساتہہ استغفار کی بجالائی اور سورہ عنکبوت و روم و دخان تلاوت کری اور واسطی احیای
شب آخر کی تاکید فرمائی ہی اما روز عید سنت ہی سقف کی نیچی غسل کری ہرچند نماز عید مین
جمعہ کو بہی غیبت امام مین اختلاف کیا اگر جماعت سی ادا ہوی تو بہتر و ہنگام غسل یہ دعا پڑہی
اللهم ایمانا بک و تصدیقا بکتابک و اتباع سنۃ نبیک صلی اللہ علیہ
و آلہ پس بسم اللہ کہی و غسل کری و یہ دعا پڑہی اللهم اجعله کفارۃ لذنوبی
و طهر دینی اللهم اذهب عنی الدنس و زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام
بجالائی اما نماز عید دو رکعت ہی رکعت اول مین بعد از قرارت حمد و سورہ کی پانچ تکبیر
کہی بعد ہر تکبیر دعای قنوت پڑہی و رکعت دوم مین چہار تکبیر کہی اور چار مرتبہ قنوت مین
اس دعا کو پڑہی و اگر واقف نہو تو جو نماز یومیہ مین پڑہتا ہی اوسی پڑہی دعای قنوت
نماز عید اللهم اهل الکبریاء و العظمۃ و اهل الجود و الجبروت و اهل
العفو و الرحمۃ و اهل التقوی و المغفرۃ اسالک بحق هذا الیوم الذی
جعلته للمسلمین عیدا و لمحمد صلی اللہ علیہ و آلہ ذخرا و شرفا و مزیدا

ملحقات کتاب اخبار ماہ نماز عید شوال المکرم

ان تصلی علی محمد وال محمد وان تدخلنی فی کل خیر ادخلت فیہ محمدا
وال محمد وان تخرجنی من کل سوء اخرجت منہ محمدا وال محمد صلواتک
علیہ وعلیہم اللہم انی اسالک خیر ما سالک بہ عبادک الصالحون واعوذ
بک مما استعاذ منہ عبادک المخلصون اما شہر ذیقعدہ وذیحجہ ومحرم
یہ ماہہای حرام ہین کہ اسمین روز پنجشنبہ وجمعہ وشنبہ کو متوالی روزہ رکہنا ثواب نوسو برس
کی عبادت کا دلاتا ہی بست وپنجم ذیقعدہ کو حضرت امام رضا علیہ السلام نی فرمایا
کہ رحمت خدا زمین پر نازل ہوی وابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کا پیدا ہونا وکعبہ کی
سطح کا پہیلنا وظہور قایم ال محمد علیہم السلام اسدن ہی جو روزہ رہی ستر برس کی عبادت کا
اجر پائی اما شہر مبارک ذیحجہ کی نہایت فضیلت ہی حق تعالی فرماتا ہی قرآن مین
واذکروا اللہ فی ایام معدودات ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات
علی ما رزقہم من بہیمۃ الانعام حدیث مین آیا ہی ایام معلومات دس روز
ابتدای ماہ ذیحجہ کی ہین اور معدودات روز یازدہم ودوازدہم وسیزدہم کہ اسمین
عبادت محبوب خدا ہی ساتوین کو اس مہینی کی مسلم بن عقیل علیہ الرحمہ نی شہادت پائی
اوسی روز احرام حج کو عمرہ سی بدل کی سید الشہدا علیہ السلام نی مکہ سی جانب عراق
توجہ فرمائی نوین کو عرفہ ہی رات دن مین دور ونزدیک سی زیارت امام حسین علیہ السلام مخصوص ہی
جسکا ثواب بحساب لکہا ہی اور شب عید اضحی منجملہ اون چار لیالی کی ہی جنکو احیا کرنا سنت
موکدہ کہا ہی غسل اور نماز وتلاوت قرآن ودعا وزیارت سلطان کربلا بجالانا موجب
آمرزش گناہان گذشتہ وآیندہ اور بعض کی اعتقاد مین واجب ہی پڑہنا دعای اہل
صحیفہ کاملہ جو اول اوسکا یہ ہی اللہم ہذا یوم مبارک بعد از نماز عید کی سنت ہی گوشت قربانی سی

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای قربانی

افطار کری حیوانِ قربانی بی عیب و تندرست ہو کہ اوسی شرائطِ اباحت مین رد قبلہ لٹا دی اپنی ہاتھہ سی گردن پر چہری چلائی خواہ قصاب کا مددگار ہووی **دعای قربانی**

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پس ذبح کری اور کہی اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي جبتک نہین مری تو سہر جدا نکرین ایک حصہ آپ و اہل و عیال کہائین اور ایک ہمسایہ و ایک حصہ فقرا کو پہنچائین پوست و گلہ و پائی وغیرہ قصاب کو نہ دی آپ صرف مین نہ لائی بہتر ہی کہ مساکین کو حوالہ فرمائی اما ۲۳ اٹھارویں ماہِ ذیحجہ کی عیدِ غدیر ہی اوسدن ابراہیم خلیل کو آتشِ نمرود سی خدانی رہائی دی اور وادیِ غدیرِ خم مین امیر المومنین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے باتفاق سندِ خلافت ملی اوس روزِ میمنت افروز مین روزہ رکہنا خیرات و دعوت و خوشی مین سرگرم رہنا مین روز تک نشاطِ دل سی باہم ملنا اور یہ کلماتِ طیبات کہنا لازم ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِينَ بِوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ متبسم و فرخناک پہرنا چاہیی حضرتِ صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ روزہ عید غدیر کا برابر روزۂ عمرِ دنیا و ثوابِ سو حج و سو عمرہ ہی اور جو کوئی مومن کو طعامِ افطار دے گویا دہ قیام کو کہلایا ہی کہ ہر قیام بقدرِ سو ہزار آدمی ہین اما ۲۴ روز بست و چہارم کو عیدِ مباہلہ ہے اوسدن روزہ رکہنا و شادمانی کرنا علامت احبای آلِ عبا ہی کہ اوسدن کرامت پنجتن کو خدانی عالم پر ظاہر کیا ہی اما ۲۵ روز بست و پنجم اسدن خانۂ اہلبیت مین روزہ کہا روٹی فقیر کو دیکی پانی سی روزہ کہولا خدانی سورۂ ہل اتی نازل کیا امیر کبیر کو مرتبہ اعلی

ملحقات کتاب اخبار ماتم اعمال عشرہ محرم

قرب و منزلت کا دیا پس مومنین کو روزہ رکہنا بہت سہو و عبادت مین رہنا لازم

اما شہرِ مکرم محرم کہ عالم کی واسطی ایام ماتم و غم ہی محبانِ امامِ امم کو زیادہ ترصورتِ رنج و الم ہی اسمین ہردم مصیبتِ مولا کو یاد کرنا رواہی و نزات رقت و آہ و نالہ مین مصروف رہنا بجای زیارت و نوحہ و مرثیہ پڑہنا ترکِ لذاتِ لباس و خوراک و آرام جان مین قدم رکہنا شعارِ محبت ہی جب حضرت کا نام یا سرگذشتِ محنت سی کلام درمیان آئی یہ الفاظ جو زبان پر لائی درجہ شہدا پائی یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا اور جب کسی برادرِ مومن سی اوقاتِ شبانہ روز مین ملی تو لازم واقعہ اندوہ و ملال مین تعزیت کہی عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا وَ اُجُوْرَكُمْ بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَاِیَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِیْنَ بِثَارِهٖ مَعَ الْاِمَامِ الْمَهْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ روزہ اول و دوم و سوم ماہ محرم کی روایات مین لاکن تاکیدین واسطی عزاداری کی بی نہایت ہین روز و شب عاشورا کو ہزار مرتبہ کہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهٖ اما روزِ عاشورا جب آفتاب قدری بلند ہوی با دلِ حزین گریبان کہولی مصیبت زدہ کی صورت آستین کہنی تک چڑہائی صحرا خواہ میدان یا پشتِ بام جائی اول دو رکعت نماز زیارت کی پڑہی پہر طرفِ قبلہ کہرا ہو کی نیت زیارت یون کری زیارتِ امام حسین علیہ السلام دور سی کرتا ہون قربۃً الی اللہ آسمان کو بالای اور داہنی بائین جانب دیکہی ہاتہ اوٹہا کی انگشتِ شہادت سی اشارہ کرتا ہے اور با دیدہ گریان حضورِ قلب سی کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَیِّدَةِ نِسَاءِ

العالمین السلام علیک یا خیرة الله وابن خیرته السلام علیک یا
ثار الله وابن ثاره والوتر الموتور السلام علیک وعلی الارواح التی
حلت بفنائک واناخت برحلک علیکم منی جمیعا سلام الله ابدا
ما بقیت وبقی اللیل والنهار یا ابا عبد الله صلوات الله وسلامه
علیک لقد عظمت الرزیة وجلت المصیبة بک علینا وعلی جمیع
اهل السموات فلعن الله امة اسست اساس الظلم والجور علیکم
اهل البیت ولعن الله امة دفعتکم عن مقامکم وازالتکم عن مراتبکم
التی رتبکم الله فیها ولعن الله امة قتلتکم ولعن الله الممهدین لهم
بالتمکین من قتالکم برئت الی الله والیکم منهم ومن اشیاعهم واتباعهم
واولیائهم یا ابا عبد الله صلوات الله وسلامه علیک انی سلم لمن
سالمکم وحرب لمن حاربکم الی یوم القیامة ولعن الله آل زیاد وآل
مروان ولعن الله بنی امیة قاطبة ولعن الله ابن مرجانة ولعن الله عمر بن
سعد ولعن الله شمرا ولعن الله امة اسرجت والجمت وتنقبت
وتهیأت لقتالک بابی انت وامی صلوات الله وسلامه علیک لقد
عظم مصابی بک فاسأل الله الذی اکرم مقامک واکرمنی بک ان یرزقنی
طلب ثارک مع امام منصور من اهل بیت محمد صلی الله علیه وآله اللهم
اجعلنی عندک وجیها بالحسین فی الدنیا والآخرة یا ابا عبد الله صلوات
الله وسلامه علیک انی اتقرب الی الله والی رسوله والی امیر المؤمنین
والی فاطمة والی الحسن والیک بموالاتک وبالبراءة ممن قاتلک ونصب لک

ملحقات کتاب غبار ماتم زیارت عاشورا و اعمال محرم

الحرب وبالبراءة ممن اسس اساس الظلم والجور علیکم وابرء الی الله
والی رسوله صلی الله علیه واله وسلم ممن اسس اساس ذلك وبنی
علیه بنیانه وجری فی ظلمه وجوره علیکم وعلی اشیاعکم برئت الی
الله والیکم منهم واتقرب الی الله ثم الیکم بموالاتکم وموالاة ولیکم
وبالبراءة من اعدائکم والناصبین لکم الحرب وبالبراءة من اشیاعهم
واتباعهم واولیائهم یا ابا عبد الله انی سلم لمن سالمکم وحرب لمن
حاربکم وولی لمن والاکم وعدو لمن عاداکم فاسئل الله الذی اکرمنی
بمعرفتکم ومعرفة اولیائکم ورزقنی البراءة من اعدائکم ان یجعلنی معکم
فی الدنیا والاخرة وان یثبت لی عندکم قدم صدق فی الدنیا والاخرة
واسئله ان یبلغنی المقام المحمود الذی لکم عند الله وان یرزقنی
طلب ثاری مع امام مهدی ظاهر ناطق بالحق منکم واسئل الله بحقکم
وبالشان الذی لکم عنده ان یعطینی بمصابی بکم افضل ما یعطی مصابا
بمصیبته یا لها مصیبة ما اعظمها واعظم رزیتها فی الاسلام وفی
جمیع اهل السموات والارض اللهم اجعلنی فی مقامی هذا ممن تناله
منك صلوات ورحمة ومغفرة اللهم اجعل محیای محیا محمد وال محمد
ومماتی ممات محمد وال محمد صلواتك وسلامك علیهم اللهم ان هذا
یوم تبرکت به بنو امیة وابن اکلة الاکباد اللعین ابن اللعین علی
لسانك ولسان نبیك صلی الله علیه واله فی کل موطن وموقف وقف فیه
نبیك صلواتك علیه واله اللهم

ملحقات کتاب اخبار ماتم زیارت عاشورای محرم

وَ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَ آلَ مَرْوَانَ عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْآبِدِيْنَ وَ هٰذَا
يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ آلُ زِيَادٍ وَ آلُ مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ فِيْ مَوْقِفِيْ هٰذَا وَ اَيَّامِ حَيَاتِيْ بِالْبَرَاءَةِ
مِنْهُمْ وَ اللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَ بِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَ آلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
پس دو رکعت زیارت کی نماز پڑھی و سو مرتبہ کہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ
وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ آخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِيْ جَاهَدَتِ
الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ شَايَعَتْ وَ بَايَعَتْ وَ تَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا پس دو رکعت نماز پڑھی اور سو مرتبہ کہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَ عَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَ اَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ
عَلَيْكَ مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَ لَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
وَ عَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَ عَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ پس دو رکعت نماز پڑھی او
یہ کلمات بطور مناجات کہی اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّيْ وَ ابْدَاْ
بِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيَ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ
خَامِسًا وَ الْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَ شِمْرًا
وَ آلَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَ آلَ زِيَادٍ وَ آلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ پس سجدہ میں
سر کو خاک پر رکھی اور کہی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَظِيْمِ رَزِيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ

ملحقات کتاب غبار ماتم اعمال عاشورای محرم

السَّلَامُ یَوْمَ الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَیْنِ وَ
اَوْلَادِ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَیْنِ
عَلَیْهِ السَّلَامُ انتہا باقی اعمال اس روز کی عبداللہ بن سنان حضرت صادق علیہ
السلام سی روایت کرتا ہی بی نیت شبکی روزہ رکھی و بعد نماز عصر کی افطار کری جب وقت
چاشت ہو تو چار رکعت دو سلام سی پڑہی اول مین بعد حمد سورہ قل یا ایہا الکافرون
دوسرمین قل ہو اللہ احد تیسری مین بعد حمد سورہ احزاب چوتہی مین سورہ اذا جاءک
المنافقون واگرنہ جانی تو جو یاد ہو اوسی پڑہی اور کہڑا ہو کی چند قدم رو بقبلہ اگی پڑہی اور کہی
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ رِضًا بِقَضَائِهٖ وَتَسْلِیْمًا لِاَمْرِهٖ پھر بھی یہی بات
سات مرتبہ بجالاوی اور بیٹہ کی باچشم گریان یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةَ
الَّذِیْنَ شَاقُّوْا رَسُوْلَكَ وَحَارَبُوْا اَوْلِیَاءَكَ وَعَبَدُوْا غَیْرَكَ وَاسْتَحَلُّوْا
مَحَارِمَكَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَخَبَّ وَاَوْضَعَ
مَعَهُمْ اَوْ رَضِیَ بِفِعْلِهِمْ لَعْنًا كَثِیْرًا اَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ
صَلَوَاتِكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِنْ اَیْدِی الْمُنَافِقِیْنَ الْمُضِلِّیْنَ
وَالْكَفَرَةِ الْجَاحِدِیْنَ وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحًا یَسِیْرًا وَاَتِحْ لَهُمْ رَوْحًا وَفَرَجًا قَرِیْبًا
وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْكَ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ سُلْطَانًا نَصِیْرًا اس
بعد زمین سر کو رکہی اور کہی یَا مَنْ یَحْكُمُ مَا یَشَاءُ وَیَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَنْتَ حَكَمْتَ
فَلَكَ الْحَمْدُ مَحْمُوْدًا مَشْكُوْرًا فَعَجِّلْ یَا مَوْلَایَ فَرَجَهُمْ وَفَرَجَنَا بِهِمْ فَاِنَّكَ
ضَمِنْتَ اِعْزَازَهُمْ بَعْدَ الذِّلَّةِ وَتَكْثِیْرَهُمْ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَاِظْهَارَهُمْ بَعْدَ
الْخُمُوْلِ یَا اَصْدَقَ الصَّادِقِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ فَاَسْاَلُكَ یَا اِلٰهِیْ

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای سلامتی سال عمل عشرہ محرم

وَسَیِّدِی مُتَضَرِّعاً اِلَیْکَ بِجُودِکَ وَکَرَمِکَ بَسْطَ اَمَلِی وَالتَّجَاوُزَ عَنِّی
وَقَبُولَ قَلِیلِ عَمَلِی وَکَثِیرِهٖ وَالزِّیَادَةَ فِی اَیَّامِی وَتَبْلِیغِی ذٰلِکَ الْمَشْهَدَ
وَاَنْ تَجْعَلَنِی مِمَّنْ یُدْعٰی فَیُجِیبُ اِلٰی طَاعَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ
وَتُرِیَنِی ذٰلِکَ قَرِیباً سَرِیعاً فِی عَافِیَةٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ پس سر کو
خاک سے اوٹھائے آسمان کی طرف سنہہ کرکے اور کہے اَعُوذُ بِکَ اَنْ اَکُونَ مِنَ
الَّذِینَ لَا یَرْجُونَ اَیَّامَکَ فَاَعِذْنِی یَا اِلٰهِی بِرَحْمَتِکَ مِنْ ذٰلِکَ اور فرمایا

جو اجر و ثواب چاہے تو ہزار مرتبہ سورہ انا انزلناہ کو پڑہے حدیث مین وارد ہوا ہے
کہ روزِ عاشورا ہرگاہ اس دعا کو جو پڑہے گا بعد از نماز و زیارت کی سال اینده تک مرگ سے
امان خدا مین رہے گا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمِیعِ الْاَنْبِیَاءِ
وَالْمُرْسَلِینَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْاَءَ الْمِیزَانِ وَمُنْتَهَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَ
زِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ
الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ اَسْاَلُهُ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِهٖ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَاٰلِهِ الطَّاهِرِینَ بعد اسکے دس بار صلواة پڑہے پھر یہ دعا تلاوت کرے یَا فَارِجَ
کَرْبِ ذِی النُّونِ یَوْمَ عَاشُورَا یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوبَ یَوْمَ عَاشُورَا
یَا کَاشِفَ ضُرِّ اَیُّوبَ یَوْمَ عَاشُورَا یَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوُدَ یَوْمَ عَاشُورَا
یَا جَامِعَ دَعْوَةِ مُوسٰی وَهَارُونَ یَوْمَ عَاشُورَا یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
وَرَحِیمَهُمَا وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمِیعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِینَ
وَاقْضِ حَاجَاتِی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَطَوِّلْ عُمْرِی فِی طَاعَتِکَ وَرِضَاکَ

ملحقات کتاب جیار ماتم زیارت عصر عاشوراے محرم

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ

پس اپنی جو حاجات ہوں ہاتھ پھیلا کے طلب کرے کہ خدا بر لائے اور عمر میں برکت
ورزق میں وسعت دے اور جب دن آخر ہو تو یہ زیارت جو مشتمل ہے اوپر تعزیت
حضرت رسالت وشاہ ولایت کے آداب سے پڑھے زیارت عصر عاشورا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
نُوحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَىٰ كَلِيمِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسَىٰ
رُوحِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا وَارِثَ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِيدِ
سِبْطِ رَسُولِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ
سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُورُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الْهَادِي الزَّكِيُّ
وَعَلَىٰ أَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَأَقَامَتْ فِي جِوَارِكَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّي مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ
الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي أَهْلِ السَّمٰوَاتِ
أَجْمَعِينَ وَفِي سُكَّانِ الْأَرَضِينَ فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ وَتَحِيَّاتُهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آبَائِكَ الطَّيِّبِينَ الْمُنْتَجَبِينَ وَعَلَىٰ ذَرَارِيهِمْ

۷۹

باب ہفتم آداب حمام و سر بدن کی دھونے میں

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا

کیا اچھی دوا ہے حقنہ و حجامت و نظورہ و حمام

الکن جب چاہے گرما بہ میں نہانے بعد غذا

معدہ میں رکھا ہو ہو کہ نہ جائے درجۂ دوم

الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَائِي وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰى تُرْبَتِكَ وَعَلٰى تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَرِضْوَانًا وَرَوْحًا وَرَيْحَانًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَيَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَيَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدُ يَا ابْنَ الشَّهِيْدِ يَا اَخَا الشَّهِيْدِ يَا اَبَا الشُّهَدَاءِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِيْ كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَامًا سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ سَلَامًا مُتَّصِلًا مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ نِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبَّاسِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيْلٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَامًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

ملحقات کتاب اخبار ماتم اربعین کو زیارت امام ہمام

أَنَا ضَيْفُ اللهِ وَضَيْفُكَ وَجَارُ اللهِ وَجَارُكَ وَلِكُلِّ ضَيْفٍ وَجَارٍ قِرًى وَ

قِرَاىَ فِي هٰذَا الْوَقْتِ اَنْ تَسْأَلَ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالىٰ اَنْ يَرْزُقَنِي فَكَاكَ

رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ اِنَّهُ سَمِيعُ الدُّعَاءِ قَرِيبٌ مُجِيبٌ پس افطار کری ہو نی تاج

اور یادِ مصیبتِ امام حسین علیہ السلام پر اشکبار ہوی اما روز اربعین یعنی یوم چہلم شہادت

مظلوم کربلا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سی روایت کی ہی علامات مومن پانچ ہین

پچاس و ایک رکعت نماز فریضہ و نافلہ ادا کی اور زیارت اربعین و دہنی ہاتہہ مین

انگشتری رکہنا و سجدہ شکر مین پیشانی خاک پر گہسنا و بسم الله الرحمن الرحیم ہر کام مین بلند کہنا

صفوانِ جمّال نی روایت کی ہی حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہر گاہ روز بلند ہو تو

با وضو قبلہ رو کہڑا ہو کی اداب مذکور سی زیارت پڑہنا چاہیی ۔ زیارت اربعین

اَلسَّلَامُ عَلىٰ وَلِيِّ اللهِ وَحَبِيبِهِ اَلسَّلَامُ عَلىٰ خَلِيلِ اللهِ وَنَجِيبِهِ اَلسَّلَامُ

عَلىٰ صَفِيِّ اللهِ وَابْنِ صَفِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ

عَلىٰ اَسِيرِ الْكُرُبَاتِ وَقَتِيلِ الْعَبَرَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَشْهَدُ اَنَّهُ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ

وَصَفِيُّكَ وَابْنُ صَفِيِّكَ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ اَكْرَمْتَهُ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهُ

بِالسَّعَادَةِ وَاجْتَبَيْتَهُ بِطِيبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهُ سَيِّدًا مِنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا

مِنَ الْقَادَةِ وَذَائِدًا مِنَ الذَّادَةِ وَاَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْاَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهُ

حُجَّةً عَلىٰ خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِيَاءِ فَاَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ وَمَنَحَ النُّصْحَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ

فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ

مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهُ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنىٰ وَشَرىٰ آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْاَوْكَسِ

وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّىٰ فِي هَوَاهُ وَاَسْخَطَكَ وَاَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَاَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ

صفحات کتاب اخبار ماتم اربعین کو زیارت امام ہم

اهل الشقاق والنفاق وحملة الاوزار المستوجبين النار فجاهدهم
فيك صابرا محتسبا حتى سفك في طاعتك دمه واستبيح حريمه
اللهم فالعنهم لعنا وبيلا وعذبهم عذابا اليما السلام عليك يا ابن
رسول الله السلام عليك يا ابن سيد الاوصياء اشهد انك امين
الله وابن امينه عشت سعيدا ومضيت حميدا ومت فقيدا مظلوما
شهيدا واشهد ان الله منجز لك ما وعدك ومهلك من خذلك ومعذب
من قتلك واشهد انك وفيت بعهد الله وجاهدت في سبيل الله
حتى اتاك اليقين فلعن الله من قتلك ولعن الله من ظلمك ولعن الله
امة سمعت بذلك فرضيت به اللهم اني اشهدك اني ولي لمن والاه
وعدو لمن عاداه بابي انت وامي يا ابن رسول الله اشهد انك كنت
نورا في الاصلاب الشامخة والارحام الطاهرة لم تنجسك الجاهلية
بانجاسها ولم تلبسك المدلهمات من ثيابها واشهد انك من دعائم الدين
واركان المسلمين ومعقل المؤمنين واشهد انك الامام البر التقي
الزكي الهادي المهدي واشهد ان الائمة من ولدك كلمة التقوى واعلام
الهدى والعروة الوثقى والحجة على اهل الدنيا واشهد اني بكم مؤمن و
بايابكم موقن بشرايع ديني وخواتيم عملي وقلبي لقلبكم سلم وامري لامركم
متبع ونصرتي لكم معدة حتى ياذن الله لكم فمعكم لا مع عدوكم
صلوات الله عليكم وعلى ارواحكم واجسادكم وشاهدكم وغائبكم
وظاهركم وباطنكم امين رب العالمين

ملحقات کتاب اخبار ماتم آداب نکاح بنی آدم

آداب نکاح دائمی اگر عورت باکرہ و بالغہ و مرد بھی بالغ ہو اور اصالۃً چاہیں باہم صیغہ ایجاب و قبول ادا کریں اول مبلغ مہر کو سکہ و تعداد سے قرار دیکے عورت کہے زَوَّجْتُكَ نَفْسِي عَلَىٰ صِدَاقِ مِائَةِ أَلْفِ رُوبِيَّةٍ مَوْضُوفاً مرد جواب دے قَبِلْتُ لِنَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ پھر عورت کہے أَنْكَحْتُ نَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد جواب دے قَبِلْتُ لِنَفْسِي پھر عورت کہے زَوَّجْتُكَ نَفْسِي أَصَالَةً وَوَكَالَةً عَنْ أَبِي وَعَنْ جَدِّي بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد جواب دے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِنَفْسِي پھر عورت کہے أَنْكَحْتُ نَفْسِي مِنْ نَفْسِكَ بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد جواب دے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِي پھر عورت کہے زَوَّجْتُكَ بِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَذْكُورِ مرد جواب دے قَبِلْتُ لِنَفْسِي لازم نہ احتیاط ہے کہ عورت باپ دادا سے اجازت کا حاصل کرے دوسری صورت عورت و مرد کے وکیل دو گواہ خواہ زیادہ کے روبرو جو اونکے واقف ہوں قرار پائیں تعداد مبلغ و سکہ رایج بعد تعین درمیان لائیں جلسہ واحد میں قابلیت عربیت و وقوف خبر و انشا و قرارت مخارج حروف کی مہارت سے قصد انشا پر وکیل زن اول خطبہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً وَكَانَ رَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيراً وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ أَشْرَفِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوا وَتَنَاسَلُوا تَكْثُرُوا فَإِنِّي

ملحقات کتاب اخبار ماتم آداب نکاح بنی آدم

ابا فی یکم الامم یوم القیامۃ ولو بالسقط والصلوۃ علی اشرف المرسلین محمد وعترتہ المعصومین نام عورت مثلاً زینب و مرد محمد ہو وکیلوں سی احتیاطاً پدر و جد زن سی اجازت لیکی کہی انکحت موکلک محمداً موکلتی زینب علی الصداق مائۃ الف روپیۃ موصوفاً وکیل مرد جواب دی قبلت النکاح لموکلی محمد علی الصداق المعلوم پھر وکیل عورت کہی زوجت موکلک موکلتی بالمہر المعلوم وکیل مرد جواب دی قبلت التزویج لموکلی علی المہر المعلوم پھر وکیل عورت کہی زوجت موکلک موکلتی علی المہر المعلوم وکیل مرد جواب دی قبلت لموکلی علی المہر المعلوم پھر وکیل عورت کہی زوجت محمداً زینب علی الصداق المعین الموصوف وکیل مرد جواب دی قبلت لموکلی علی المہر المعلوم پھر وکیل عورت کہی زوجت زینب محمداً علی الصداق المعین الموصوف وکیل مرد جواب دی قبلت وکالۃ عن موکلی پھر وکیل عورت کہی انکحت نفس موکلتی زینب وکالۃ عنہا وعن ابیہا وعن جدہا من موکلک محمد بالصداق المذکور وکیل مرد جواب دے قبلت النکاح لموکلی بالصداق المعلوم پھر وکیل عورت کہے زوجت بنت موکلی من موکلک بالمہر المعلوم وکیل مرد جواب دی قبلت لموکلی پھر وکیل عورت کہے انکحت زینب من موکلک علی المہر المعلوم وکیل مرد جواب دی قبلت لموکلی لازم ہی جبتک صیغہ ایجاب کی لفظ تمام نہون قبول کو شروع نہ کری اور اگر دونوں حاضر ہون بعوض اسم ہذا و ہذہ کہی و اشارہ اونکی طرف کو مو بہتر ہی

تیسری صورت عقد منقطع یعنی متعہ کی اسمین تعین مدت اور تعداد مبلغ مہر اول ہین شرط ہی بعد ازان اگر اصالۃً صیغہ ایجاب و قبول جاری کرین عورت کہی مرد سی زوجتک

ملحقات کتاب اظہار ماتم آداب متعہ و در میلاد کی لئی آیات معظم

مُتعۃً شوہر جوابدی قَبِلتُ لِنَفسِہٖ وہرگاہ وکالت سی طرفین کی ہو تو وکیل عورت جانب

وکالت پاکی سمجہائی کہ کو متعہ مین دیتا ہون فلان شخص کی اس مدت تک اتنی مبلغ پر شرط آنکہ

کہ میراث اور تقسیم لیالی مانند نکاح دائمی کا دعوی نکرو جب راضی ہو تو وکیل مرد سی کہی مَتَّعتُ

نَفسَ مُوَکِّلَتِی زَینَبَ مِن مُوَکِّلِکَ مُحَمَّدٍ مِنَ الآنِ اِلیٰ طُلُوعِ الفَجرِ بِاثمِینَ اربعِ

رُوبِیَۃٍ وکیل مرد جوابدی قَبِلتُ لِمُوَکِّلِی واگر پس از تمہید مقدمہ یعنی مدت ومبلغ وکیل عورت

کہی مَتَّعتُ نَفسَ مُوَکِّلَتِی مِن مُوَکِّلِکَ فِی المُدَّۃِ المَعلُومَۃِ بِالمَبلَغِ المَعلُومِ وکیل

مرد وہی جوابدی علاوہ اسکی بعد تقرر شروط یون کہی زَوَّجتُ نَفسَ مُوَکِّلَتِی زَینَبَ

مُوَکِّلَکَ مُحَمَّدًا مُتعَۃً شَہرًا کَامِلًا بِثَلاثِینَ رُوبِیَۃً فِضَّیًا نِکَاحًا غَیرَ سِفَاحٍ

عَلیٰ کِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ نَبِیِّہٖ عَلیٰ اَن لَا تَرِثَہٗ وَلَا یَرِثُہَا وَعَلیٰ اَنَّ عَلَیہَا العِدَّۃَ

وَلَہٗ اَن یَعزِلَ وکیل مرد جوابدی قَبِلتُ عَلَی الشُّرُوطِ المَذکُورَۃِ اگر مرد کا وکیل ہو

اصالتًا خود ہی جوابدی اور جائز جانا ہی کہ زبان ہندی مین عورت کہی متعہ مین دیتی ہون

اپنی تئین واسطی تمہاری اسوقت سی طلوع آفتاب تک پانچ روپیہ کو مرد کہی قبول کیا مینی

اپنی لئی طریق ولیمہ عروسی وزفاف حلیۃ المتقین مین بیان کیا ہی لاکن ہرگاہ

درد زہ عورت پر غلبہ کری ولادت فرزند مین دشواری پڑی تو ان آیات کو پوست پر لکہی

داہنی ران پر حاملہ کی باندہی بعد از وضع کہول ڈالی بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ کَاَنَّہُم یَومَ

یَرَونَ مَا یُوعَدُونَ لَم یَلبَثُوا اِلَّا سَاعَۃً مِّن نَّہَارٍ کَاَنَّہُم یَومَ یَرَونَہَا لَم یَلبَثُوا

اِلَّا عَشِیَّۃً اَو ضُحٰہَا اِذ قَالَتِ امرَاَتُ عِمرَانَ رَبِّ اِنِّی نَذَرتُ لَکَ

مَا فِی بَطنِی مُحَرَّرًا علاوہ انگشتہ حدید نقش کندہ کا دوسری کمر مین عورت کی باندہنا

موجب سہولت ونجات پایا ہی جب فرزند متولد ہو تو بقدر دانہ عدس جاو شیرنی مین

ملحقات کتاب جہار ماتم دعای عقیقہ بنی آدم

ہو کی ایک قطرہ اوسکی داہنی دوسرا بائین سوراخ بینی مین ڈالین سیدہی کان مین بکارکی اذان اور گوش چپ مین اقامت کہین بعدازان تالو کاٹین آب فرات و ذرہ خاک تربت کربلا کی تالو اوٹہائین ہرگاہ میسر ہو تو نہنہ کا پانی صرف مین لائین غسل دینا ہنگام پیدایش سنت نزدیک بعض واجب ہی بہترین اسمای دنیا محمد و علی و حسنین و فاطمہ و زینب علیہم السلام و زہرا کا نام بچہ کا مقرر کرین اور ایک روایت مین تعین اسم روز ہفتم مناسب ہی اوسی دن عقیقہ کو سر کی بال مونڈین زعفران گہولکی فرق پر ملین برابر وزن موی سر چاندی یا سونا تصدق کرین پسر کیواسطی بکرا خواہ دنبہ یا اونٹ دختر کی لئی مادہ بلکہ یہ دونو کا حکم یکسان ہی جو قربانی کرین ہنگام ذبح رو بقبلہ جانور کو لٹا کی دعا پڑہین دعای عقیقہ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ عَقِیْقَۃٌ عَنْ فُلَانٍ اور بچہ کا نام لی لَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَدَمُھَا بِدَمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ دعای ثانی یَا قَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ طفل اور اوسکی والد کا نام لیکی چہری پہیری ایک ران اوسکی بطور تقدق دائی جنائی اگر وہ نہو تو مادر عوض زن کو دی جو چاہی کری باقی کو دسہری پائی وغیرہ خام یا پختہ و پوست مومنین سی دس آدمی خواہ زیادہ کو پہنچائی استخوان مسلم رکہی پدر و مادر و سایر مردم خانہ سی کوئی نہ کہائی روز ہفتم سوراخ کرنا داہنی کان کی لو کا واسطی بچہ کی اور ختنہ سنت ہی ہرچند قریب حد بلوغ بہی مسلمانی کی مہلت بلکہ سات

ملحقات کتاب اخبار ماتم و دعای ختنہ و دفع کرم طفل و عمل کبوتر

عمر تک ضروری ملت ہی رو بقبلہ طفل کو بٹھا کی دعا پڑہی بعد ازان ختنہ کری اگر او
میسر نہو جب ملی ضرور اس عبارت کو سمع بچہ مین پہنچاوی دعای ختنہ اَللّٰہُمَّ ہٰذِہٖ
سُنَّتُکَ وَسُنَّۃُ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاتِّبَاعٌ مِنَّا لَکَ
لِنَبِیِّکَ بِمَشِیَّتِکَ وَاِرَادَتِکَ وَقَضَائِکَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَہٗ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَہٗ
وَاَمْرٍ اَنْفَذْتَہٗ فَاَذَقْتَہٗ حَرَّ الْحَدِیْدِ فِیْ خِتَانِہٖ وَحِجَامَتِہٖ لِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ
بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰہُمَّ فَطَہِّرْہُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِیْ عُمْرِہٖ وَادْفَعِ الْآفَاتِ
عَنْ بَدَنِہٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِہٖ وَزِدْہُ مِنَ الْغِنٰی وَادْفَعْ عَنْہُ الْفَقْرَ
فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ حق فرزند باپ پر یہ ہی کہ دایہ نیک سی دود پلوای نام اچہا
رکہی تیسری کلمہ توحید بعد ازان قرآن سکہاوی عقیقہ و ختنہ و تربیت صوم و نماز کرے
دریا مین پیرنا تیراندازی کی تعلیم دی لڑکا ہرگاہ بہت روکی چلاوی یا عورت بدخواب
ہوکی ڈری اس آیت کو پڑہکی سناوی فَضَرَبْنَا عَلٰۤی اٰذَانِہِمْ فِی الْکَہْفِ
سِنِیْنَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنٰہُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا
لَبِثُوْۤا اَمَدًا دفع مرض کبوتر صحرائی لاکی سیاہی طاہری کاغذ پاک پر دعا
لکہین گولی بنا کی منہہ مین کہلاوین ہاتہ مین پکڑکی تین مرتبہ گرد سر بیمار پہراوین عائز ہنسی جا
بعد ازان ہوا مین اڑاوین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُمَّ ہٰذَا الطَّیْرُ فِدْیَتُہٗ مِنْ فُلَانِ
ابْنِ فُلَانٍ اسم بجورو اوسکی باپ کا نام لین لَحْمُہٗ بِلَحْمِہٖ وَدَمُہٗ بِدَمِہٖ وَعَظْمُہٗ بِعَظْمِہٖ
وَشَعْرُہٗ بِشَعْرِہٖ وَجِلْدُہٗ بِجِلْدِہٖ وَمُخُّہٗ بِمُخِّہٖ فَتَقَبَّلْہُ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ وَاشْفِہٖ
سِرَاجًا بِمُحَمَّدٍ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ عمل کبوتر سفید
شیخ بہاء الدین سی منقول ہی کہ تین راس دنبہ یا بکری یا سیدہی خالص پانچ یا سات وجہ حلال کے

ملحقات کتاب اخبار ماتم عمل گوسفند وگندم و دعای توبہ صحیفہ مکرم

بی عیب مانند حیوان قسم بانی لائین ریزہ قند ہر واحد کی منہ مین دیکی اطراف مریض بر این

ہر مرتبہ دعا کو آداب سی پڑہین چند مومن فقیر کو حوالہ کرین خواہ بعد ذبح گوشت و پوست وکلہ وکلیجی

غربا کو پہنچائین اگر کچہ نقد بہی اضافہ ہو تو بہت ثواب واجر پائین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْ

عَلٰى هٰذَا الْمَرِيْضِ الشِّفَاءَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عمل گندم داؤد رقی سی

نقل ہوا ہی کہ حضرت صادق نی ارشاد کیا ہی جو بیمار کا مرض طول پکڑی وجہ حلال سی گیہون خریدی

ایک صاع جی ہوی صاف لی رنجور کو چت لٹائی سینہ پر کپڑا بچہای دونو ہاتہ مین دانی اوٹہاے

چہاتی پر تہوڑی تہوڑی ڈالتا جای دعا کی الفاظ تا تین مین زبان پر لائی پہر سبکو جمع کری علاحدہ رکہی

اور سل اول گرائی دو دعا فرمائی تین مرتبہ تکرار چاہیی پہر علیل کو سہید ہاتہای غلہ کو اوٹہای چار پیا

ری چار حصہ کری پارچہ طاہر مین باندہکی مومنین کو دی اگر نقد بہی کچہ ہو تو بہتر ہی راوی کہتا ہی منی

ایسا ہی کیا گو یا کہ قید و بند سی رہا کر دیا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اِذَا سَاَلَكَ

بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيْفَتَكَ

عَلٰى خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَاَنْ تُعَافِيَنِيْ مِنْ عِلَّتِيْ

اور جو دوسرا عارضہ ہو تو کہی وَاَنْ تُعَافِيَهُ مِنْ عِلَّتِهِ آداب توبہ تمامی گناہون سے

ندامت و پشیمانی یاد مین اونکی دل و زبان پر لائی نہا کی نیت مستحب سی دو رکعت نماز بجا لائے

حضور قلب مین توبہ کری ترک معصیت پر عہد محکم سی یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ لَا يَصِفُهُ نَعْتُ

الْوَاصِفِيْنَ وَيَا مَنْ لَا يُجَاوِزُهُ رَجَاءُ الرَّاجِيْنَ وَيَا مَنْ لَا يَضِيْعُ لَدَيْهِ اَجْرُ الْمُحْسِنِيْنَ

وَيَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰى خَوْفِ الْعَابِدِيْنَ وَيَا مَنْ هُوَ غَايَةُ خَشْيَةِ الْمُتَّقِيْنَ هٰذَا

مَقَامُ مَنْ تَدَاوَلَتْهُ اَيْدِي الذُّنُوْبِ فَقَادَتْهُ اَزِمَّةُ الْخَطَايَا وَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای توبه صحیفه معظم

فقصر عما أمرت به تفريطاً وتعاطى ما نهيت عنه تغريراً كالجاهل
بقدرتك عليه أو كالمنكر فضل إحسانك إليه حتى إذا انفتح له بصر
الهدى وتقشعت عنه سحائب العمى أحصى ما ظلم به نفسه وفكر
فيما خالف به ربه فرأى كبير عصيانه كبيراً وجليل مخالفته جليلاً فأقبل
نحوك مؤملاً لك مستحيياً منك ووجه رغبته إليك ثقة بك فأمك
بطمعه يقيناً وقصدك بخوفه إخلاصاً قد خلا طمعه من كل مطموع
فيه غيرك وأفرخ روعه من كل محذور منه سواك فمثل بين يديك
متضرعاً وغمض بصره إلى الأرض متخشعاً وطأطأ رأسه لعزتك متذللاً
وأبثك من سره ما أنت أعلم به منه خضوعاً وعدد من ذنوبه ما أنت
أحصى لها خشوعاً واستغاث بك من عظيم ما وقع به في علمك و
قبيح ما فضحه في حكمك من ذنوب أدبرت لذاتها فذهبت و
أقامت تبعاتها فلزمت لا ينكر يا إلهي عدلك إن عاقبته ولا
يستعظم عفوك إن عفوت عنه ورحمته لأنك الرب الكريم الذي
لا يتعاظمه غفران الذنب العظيم اللهم فها أنا ذا قد جئتك مطيعاً
لأمرك فيما أمرت به من الدعاء متنجزاً وعدك فيما وعدت به من الإجابة
إذ تقول ادعوني أستجب لكم اللهم فصل على محمد وآله والقني
بمغفرتك كما لقيتك بإقراري وارفعني عن مصارع الذنوب كما
وضعت لك نفسي واسترني بسترك كما تأنيتني عن الانتقام مني
اللهم وثبت في طاعتك نيتي وأحكم في عبادتك بصيرتي و

٨٩

اور ایسے ہی علیہم السلام ہی کا ... خصوص
نخل ثمر کا اور سبزی کو پانی دینا اچھا ہی باب
چہاردہم آداب سفر میں حدیث ہی حرکت
بادیہ پیمائی کو میں امر کی واسطے بتایا سفر جو غنیمت
آخرت اور ہمیں حاصل ہو یا مرمت معاش
کامل ہو خواہ سیر و لذات تفریح کو شامل ہو فرمایا
سفر قطعہ عذاب ہی جب کام ہو جاوی لازم کہ جلد
اپنی وطن کو پھر آئی اور سکی لیی روز سہ شنبہ
ہی اور پنجشنبہ اور جمعہ کو خروج کرتی اور شنبہ مبارک
مناسب کہتی لا تاریخ ۳ و ۵ و ...

ما أجد في نفسي فاعصمني من ذلك
عصای بادام تلخ و انگشتر عقیق

من الاعمال لما تغسل به دنس الخطایا عنی وتوفنی علی ملتک وملة
نبیک محمد اذا توفیتنی اللهم انی اتوب الیک فی مقامی هذا من
کبائر ذنوبی وصغائرها وبواطن سیئاتی وظواهرها وسوالف زلاتی
وحوادثها توبة من لا یحدث نفسه بمعصیة ولا یضمر ان یعود فی
خطیئة وقد قلت یا الهی فی محکم کتابک انک تقبل التوبة عن عبادک
وتعفو عن السیئات وتحب التوابین فاقبل توبتی کما وعدت
واعف عن سیئاتی کما ضمنت واوجب لی محبتک کما شرطت
ولک یا رب شرطی الا اعود فی مکروهک وضمانی الا ارجع فی
مذمومک وعهدی ان اهجر جمیع معاصیک اللهم انک اعلم
بما عملت فاغفر لی ما علمت واصرفنی بقدرتک الی ما احببت
اللهم وعلی تبعات قد حفظتهن وتبعات قد نسیتهن وکلهن
بعینک التی لا تنام وعلمک الذی لا ینسی فعوض منها اهلها
واحطط عنی وزرها وخفف عنی ثقلها واعصمنی من ان اقارف
مثلها اللهم وانه لا وفاء لی بالتوبة الا بعصمتک ولا استمساک
بی عن الخطایا الا عن قوتک فقونی بقوة کافیة وتولنی بعصمة
مانعة اللهم ایما عبد تاب الیک وهو فی علم الغیب عندک فاسخ
لتوبته وعائد فی ذنبه وخطیئته فانی اعوذ بک ان اکون کذلک
فاجعل توبتی هذه توبة لا احتاج بعدها الی توبة توبة موجبة
لمحو ما سلف والسلامة فیما بقی اللهم انی اعتذر الیک من جهلی

وَاسْتَوْهِبُكَ سُوْءَ فِعْلِي فَاضْمُمْنِي اِلٰى كَنَفِ رَحْمَتِكَ تَطَوُّلًا وَ
اسْتُرْنِي بِسِتْرِ عَافِيَتِكَ تَفَضُّلًا اَللّٰهُمَّ وَاِنِّي اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ كُلِّ
مَا خَالَفَ اِرَادَتَكَ اَوْ زَالَ عَنْ مَحَبَّتِكَ مِنْ خَطَرَاتِ قَلْبِي وَلَحَظَاتِ
عَيْنِي وَحِكَايَاتِ لِسَانِي تَوْبَةً تَسْلَمُ بِهَا كُلُّ جَارِحَةٍ عَلٰى حِيَالِهَا مِنْ
تَبِعَاتِكَ وَتَاْمَنُ مِمَّا يَخَافُ الْمُعْتَدُوْنَ مِنْ اَلِيْمِ سَطَوَاتِكَ اَللّٰهُمَّ
فَارْحَمْ وَحْدَتِي بَيْنَ يَدَيْكَ وَوَجِيْبَ قَلْبِي مِنْ خَشْيَتِكَ وَاضْطِرَابَ
اَرْكَانِي مِنْ هَيْبَتِكَ فَقَدْ اَقَامَتْنِي يَا رَبِّ ذُنُوْبِي مَقَامَ الْخِزْيِ
بِفِنَائِكَ فَاِنْ سَكَتُّ لَمْ يَنْطِقْ عَنِّي اَحَدٌ وَاِنْ شَفَعْتُ فَلَسْتُ
بِاَهْلِ الشَّفَاعَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَشَفِّعْ فِي خَطَايَايَ كَرَمَكَ
وَعُدْ عَلٰى سَيِّئَاتِي بِعَفْوِكَ وَلَا تَجْزِنِي جَزَائِي مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَابْسُطْ
عَلَيَّ طَوْلَكَ وَجَلِّلْنِي بِسِتْرِكَ وَافْعَلْ بِي فِعْلَ عَزِيْزٍ تَضَرَّعَ اِلَيْهِ
عَبْدٌ ذَلِيْلٌ فَرَحِمَهٗ اَوْ غَنِيٍّ تَعَرَّضَ لَهٗ عَبْدٌ فَقِيْرٌ فَنَعَشَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا خَفِيْرَ لِي
مِنْكَ فَلْيَخْفُرْنِي عِزُّكَ وَلَا شَفِيْعَ لِي اِلَيْكَ فَلْيَشْفَعْ لِي فَضْلُكَ وَ
قَدْ اَوْجَلَتْنِي خَطَايَايَ فَلْيُؤْمِنِّي عَفْوُكَ فَمَا كُلُّ مَا نَطَقْتُ بِهٖ عَنْ
جَهْلٍ مِنِّي بِسُوْءِ اَثَرِي وَلَا نِسْيَانٍ لِمَا سَبَقَ مِنْ ذَمِيْمِ فِعْلِي لٰكِنْ لِتَسْمَعَ
سَمَاؤُكَ وَمَنْ فِيْهَا وَاَرْضُكَ وَمَنْ عَلَيْهَا مَا اَظْهَرْتُ لَكَ مِنَ النَّدَمِ
وَلَجَاْتُ اِلَيْكَ فِيْهِ مِنَ التَّوْبَةِ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَرْحَمُنِي لِسُوْءِ
مَوْقِفِي اَوْ تُدْرِكُهُ الرِّقَّةُ عَلَيَّ لِسُوْءِ حَالِي فَيَنَالُنِي مِنْهُ بِدَعْوَةٍ هِيَ اَسْمَعُ
لَدَيْكَ مِنْ دُعَائِي اَوْ شَفَاعَةٍ اَوْكَدُ عِنْدَكَ مِنْ شَفَاعَتِي تَكُوْنُ بِهَا

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای استخاره ذات الرقاع

نجاتی من غضبك وفوزی برضاك اللّهم ان یكن الندم توبةً الیك فانا اندم النادمین وان یكن الترك لمعصیتك انابةً فانا اول المنیبین وان یكن الاستغفار حطّةً للذنوب فانی لك من المستغفرین اللّهم فكما امرت بالتوبة وضمنت القبول وحثثت علی الدعاء ووعدت الاجابة فصلّ علی محمد وآله واقبل توبتی ولا ترجعنی مرجع الخیبة من رحمتك انك انت التواب علی المذنبین والرحیم للخاطئین المنیبین اللّهم صلّ علی محمد وآله کما هدیتنا به وصلّ علی محمد وآله صلوةً تشفع لنا یوم القیامة ویوم الفاقة الیك انك علی كل شیءٍ قدیر طریق استخارہ ذات الرقاع جو کار مشکل اور محل تردد خاطر کسیکو پیش آئی خلوت مین دوستان خاص عاقل سے ذکر فرمائی جبپر اونکی رای قرار پائی توکل خدا پر اوسکو عمل مین لائی جب عمل ورک پر اختلاف پڑی دو جانب مین کوئی راجح نہ ٹھری باوضو سمت قبلہ مصلا پر بیٹھی چھ رقعہ کاغذ تراشی دوات پاک سی اوسپر لکھی بسم اللہ الرحمن الرحیم خیرة من اللہ العزیز الحکیم لمحمد مجتبی بن خیر النسا اپنا نام و ماںکا اسم درج کری تہ کرکی لپیٹ کی سب زیر سجادہ رکھی بعد ازان دو رکعت نماز نیت مستحب سی پڑہی پھر دعا جو شب معراج مین پروردگار نی احمد مختار کو تعلیم فرمائی تلاوت کری رجوع قلب سے سجدہ مین جائی سو مرتبہ استخیر اللہ برحمتہ خیرةً فی عافیةٍ کو زبان پر لائی سر اوٹھا کی سیدھا بیٹھی ان کلمات طیبات کو خشوع سی کہی اللّهم خر لی واختر لی فی جمیع اموری فی یسرٍ منك وعافیةٍ پس مصلا کی نیچی ہاتھ مارے رقعات کو اوسمین سے ایک ایک باہر لاکی دیکھی ہرگاہ تین دفعہ پی در پی افعل نکلی اوس کام پر ضرور قدم سعی مین

چلی اور درصوت برآمد ہونی مین لاتفعل کی اجتناب واجب جانی اور اگر افعل و لاتفعل مختلف آئین تو پانچ رقعہ کو باری باری باہر لائین جو بیشتر دیکھین عمل اوسپر کرین دعای ماثور اَللّٰهُمَّ اخْتَرْ لِي بِعِلْمِكَ وَوَفِّقْنِي لِرِضَاكَ وَمَحَبَّتِكَ اَللّٰهُمَّ اخْتَرْ لِي بِقُدْرَتِكَ وَجَنِّبْنِي بِعِزَّتِكَ مَقْتَكَ وَسَخَطَكَ اَللّٰهُمَّ اخْتَرْ لِي فِيمَا اُرِيدُ مِنْ هٰذَيْنِ الْاَمْرَيْنِ اوس کام کا نام لی جو کرنا منظور ہے اَيْسَرَهُمَا اِلَيَّ وَاَحَبَّهُمَا اِلَيْكَ وَاَقْرَبَهُمَا مِنْكَ وَاَرْضَاهُمَا لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي زَوَيْتَ بِهَا عِلْمَ الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا عَنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ فَاِنَّكَ عَالِمٌ بِهَوَايَ وَسِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاسْفَعْ بِنَاصِيَتِي اِلٰى مَا تَرَاهُ لَكَ رِضًا وَلِي صَلَاحًا فِيمَا اَسْتَخِيرُكَ فِيهِ حَتّٰى تُلْزِمَنِي مِنْ ذٰلِكَ اَمْرًا اَرْضٰى فِيهِ بِحُكْمِكَ وَاَتَّكِلُ فِيهِ عَلٰى قَضَائِكَ وَاَكْتَفِي فِيهِ بِقُدْرَتِكَ وَلَا تَقْلِبْنِي وَهَوَايَ لِهَوَاكَ مُخَالِفٌ وَلَا مَا اُرِيدُ لِمَا تُرِيدُ لِي مُجَانِبٌ اَغْلِبْ بِقُدْرَتِكَ الَّتِي تَقْضِي بِهَا مَا اَحْبَبْتَ عَلٰى مَنْ اَحْبَبْتَ بِهَوَاكَ هَوَايَ وَيَسِّرْ لِي لِلْيُسْرٰى الَّتِي تَرْضٰى بِهَا عَنْ صَاحِبِهَا وَلَا تَخْذُلْنِي بَعْدَ تَفْوِيضِي اِلَيْكَ اَمْرِي بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَللّٰهُمَّ اَوْقِعْ خِيَرَتَكَ فِي قَلْبِي لِلُزُومِهَا يَا كَرِيمُ اٰمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

سجدات قران پندرہ ہین چار واجب الم السجدہ و حم سجدہ و النجم و اقرء باقی سنت ہین احتیاط یہ ہی کہ وقت سجدہ کی رو بقبلہ ہو اگر میسر نہ آئی تو ہر طرف کر سکتا ہے ذکر یہ ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيمَانًا وَتَصْدِيقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُبُودِيَّةً وَرِقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَرِقًّا

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب عرائضیہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام

جو کسی شخص کو مہم عظیم حاجت صعب پیش آوی تدبیر انصرام سی کوئی صورت نہ ہو تو درمیان ظہر و عصر کاغذ طاہر پر قلم و دوات پاکیزہ سی عبارت عریضہ اپنی خط نسخ یا نستعلیق مین یون لکہی اگر اعراب نہ دی تو تشدید اور تنوین کا عبارت مین رقم رہی بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتبت یا مولای صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیک مستغیثا بک و شکوت ما نزل بی مستجیرا باللہ عز و جل ثم بک من امر قد دھمنی و اشغل قلبی و اطال فکری و سلبنی بعض لبی و غیر خطیر نعمۃ اللہ عندی اسلمنی عند تخیل ورودہ الخلیل و تبرأ منی عند ترائی اقبالہ الی الحمیم و عجزت عن دفاعہ حیلتی و خاننی فی تحملہ صبری و قوتی فلجأت فیہ الیک و توکلت فی المسئلۃ للہ جل ثناؤہ علیہ و علیک فی دفاعہ عنی علما بمکانک من اللہ رب العالمین ولی التدبیر و مالک الامور واثقا بک فی المسارعۃ فی الشفاعۃ الیہ جل ثناؤہ فی امری متیقنا لاجابتہ تبارک و تعالی ایاک باعطائی سؤلی و انت یا مولای جدیر بتحقیق ظنی و تصدیق املی فیک فی امر کذا یہان اپنی حاجت کو عبارت عربی خواہ فارسی یا اردو مین لکہی فیما لا طاقۃ لی بحملہ و لا صبر لی علیہ و ان کنت مستحقا لہ و لاضعافہ بقبیح افعالی و تفریطی فی الواجبات التی اوجبہا اللہ عز و جل فاغثنی یا مولای صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیک عند اللہف و قدم المسئلۃ للہ عز و جل عنی فاغثنی یا مولای فی امری قبل حلول التلف و شماتۃ الاعداء فبک بسطت النعمۃ فیک بسطت النعمۃ علی و اسأل اللہ

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب عرائضیہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام

جَلَّ جَلَالُہٗ لِی نَصْرًا عَزِیْزًا وَ فَتْحًا قَرِیْبًا فِیْہِ بُلُوْغُ الْاٰمَالِ وَخَیْرُ الْمَبَادِیْ
وَخَوَاتِیْمُ الْاَعْمَالِ وَالْاَمْنُ مِنَ الْمَخَاوِفِ کُلِّہَا فِیْ کُلِّ حَالٍ اِنَّہٗ جَلَّ
ثَنَآؤُہٗ لِمَا یَشَآءُ فَعَّالٌ وَ ہُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فِی الْمَبْدَاءِ وَالْمَاٰلِ
پس عریضہ کو اصلاح سفراض دی فقدری عطر ملی سہ لپیٹی لفافہ مین بند
کری سرنامہ لکھی مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ فلان بن فلان اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ صَاحِبِ
الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ شَرِیْکِ الْقُرْاٰنِ خَلِیْفَۃِ الرَّحْمٰنِ قَاطِعِ الْبُرْہَانِ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَائِہٖ صَلٰوۃٌ مِنَ الرَّبِّ الدَّیَّانِ اور اسکو کسی مزار پر ائمہ اطہار
کی چڑہاوی خواہ پاکیزہ مٹی کو بندہی اوسمین رکہی اور چاہ عمیق مین ڈالی یا ہنگام غروب
آفتاب کنار آب جاری رو بقبلہ کہڑا ہو کی یہ عبارت پڑہی یَا حُسَیْنَ بْنَ رُوْحٍ
سَلَامٌ عَلَیْکَ اَشْہَدُ اَنَّ وَفَاتَکَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ وَاَنَّکَ حَیٌّ عِنْدَ اللہِ
مَرْزُوْقٌ وَقَدْ خَاطَبْتُکَ فِیْ حَیَاتِکَ الَّتِیْ لَکَ عِنْدَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ
وَہٰذِہٖ رُقْعَتِیْ وَحَاجَتِیْ اِلٰی مَوْلَانَا عَلَیْہِ السَّلَامُ فَسَلِّمْہَا اِلَیْہِ فَاَنْتَ
الثِّقَۃُ الْاَمِیْنُ پھر گہری پانی مین ڈالی ہر جمعہ کو یا روزانہ تکرار عمل سے غافل نرہے

نماز واجب چہ ہین اول سترہ رکعت شبانہ روز کی دوسری جمعہ عوض ظہر کے
جسپر قول ضیت حجت مین مختلف ہین ترکیب اوسکی پہلی رخصت امام دوسری عدد متصلی
کہ مع پیش نماز سات سی کم نہون تیسری پڑہنا دو خطبون کا مشعر حمد و نعت و درود کے
چوتہی ادا ہمراہ جماعت پانچوین درمیان دو گروہ مذکور فاصلہ ہونا ایک فرسخ کا سنت ہے
پہلی رکعت بعد حمد سورہ جمعہ اور قنوت سی پڑہی دوسری مین حمد و سورہ منافقون
تلاوت کری تیسری آیات کسوف سورج گہن خسوف چاند گہن یا زلزلہ خواہ آندہی

اوسکا کرنا فرش ارز بھی حرام اور سبب پاکی ہے
ہوشیار داس سوا اور غسل کی حاجت جسکو
ہو اوسکی ہی ہی حالت جیسی ہووی حائض کی
ہووی کوئی زن و یا جنب مرد و زن ہوون
حرمین مین سجدہ و کعبہ و مدینہ مین جو ہونا
داخل ہی ہی ہے حرام اسمین اور مسجد مین

95

انکھونکو جلادیتا ہی موجب خوشنودی خدا ہے
بلغم دفع کرتا ہی حافظہ زیادہ کرتا ہی دانتونکو
سفید کرتا ہی اور حسنات مضاعف کرتا ہی
جڑین دانتونکی محکم کرتا ہی بھوک زیادہ کرتا ہے
ملایک خوش ہوتی ہین اور فرمایا کہ پانی پینا
انکھون سی برطرف کرتا ہی روشنی چشم زیادہ
کرتا ہی اور فرمایا کہ دو رکعت نماز مسواک کرکی
بہتر ہی ستر نماز سی کہ بی مسواک ہو وین بعد
مسواک تین مرتبہ کلی کری کتاب محاسن مین جناب
صادق علیہ السلام سی وارد ہی کہ جب تم مین
کوئی وضو کری بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کا
قابو وضو مین اوسکی ہوتا ہی اور تفسیر جناب
حسن عسکری علیہ السلام مین وارد ہے
کہ اگر کہی بندہ اول وضو مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
پاک ہوکی سب اعضا اوسکی گناہون سے
طبق وضو اول دونو ہاتھ کو دہووی مگر
دہووی اوسوقت پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخ و سیاہ کوکب اوسکی بعد نیت تکبیرۃ الاحرام کہی سورہ حمد اور دوسرا جو یاد ہو پڑہی سورہ
پڑہی رکوع مین جاوی بعد اوای ذکر سر اوٹھاوی پہر حمد و سورہ تلاوت کری رکوع و سیاہ
پانچ مرتبہ بجالاوی سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ و تکبیر کہی دو سجدی کی بعد پہر قیام و رکوع
ویساہی ادا ہو اور سنت ہی کہ قبل رکوع دوسری و چوتہی و چہٹی و آٹہوین و دسوین
مین قنوت پڑہی تشہد و سلام سی نماز کو تمام کری چوتہی نماز عیدین بشرط حضور امام
جماعت سی والا فرادا اول بعض احتیاطا پانچوین نماز میت جنازہ مومن پر جماعت سے
واگر کوئی نہو تو فرادا واجب کفائی ہی چہٹی نماز عہد و نذر جو اپنی اوپر لازم کری
آداب خواب سونا بعد فجر قبل از طلوع آفتاب مکروہ ہی ویساہی درمیان ظہر و
عصر و مغرب و عشا کی الا قیلولہ دوپہر سی پہلی یا پس از ان جایز ہی جو باوضو سوئی بر
سوئی مسجد کا ثواب پاوی امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی ہنگام استراحت ان
آیات کی تلاوت کری چوری اور بلا کی شر سی محفوظ رہی قُلِ ادْعُوا اللہَ اَوِ ادْعُوا
الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ
بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا
ایضاً اوسی جناب سی منقول ہی جو کوئی خواب مین ڈری یا نیند اوسپر مستولی ہو
یا اوسکا عادت سی زیادہ روٹہی اوسپر اس آیت کو پڑہی فَضَرَبْنَا عَلٰی آذَانِهِمْ
فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوا
اَمَدًا ایضاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی جو شخص محتلم ہونی سی
خوف کری وقت سونیکی یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاِحْتِلَامِ

ملحقات کتاب بحار ۱۴ عمل یوم نوروز

وَمِنْ سُوْءِ الْاَحْلَامِ وَمِنْ اَنْ يَتَلَاعَبَ بِىَ الشَّيْطَانُ فِى الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ

وَمِنْهَا اوسی اون حضرت سے منقول ہے جو کوئی اس آیت کو پڑہے تو جس وقت شب سے چاہے بیدار ہوے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَىَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ

يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا

وَمِنْهَا صادق آل نبی نے فرمایا جو چاہے رسولخدا کو خواب میں دیکہے بعد نماز عشاکے باطہارت غسل کرے چار رکعت نماز ہر واحد میں حمد و سو مرتبہ آیۃ الکرسی و آخر ہر دو رکعت قبل رکوع قنوت باتشہد و سلام کرے دو دو رکعت جدا ہوں پڑہے بعد ازان ہزار مرتبہ صلوات پیغمبر او آلِ نبی سطہر ریسمی بالای بستر پاکیزہ جسپر کبہی حلال یا حرام جماع کیا ہو داہنی ہاتہ کو رخسار کے نیچے رکہے سوئے اور سو مرتبہ اس دعا کو پڑہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور سو دفعہ کہے مَا شَاءَ اللّٰهُ اعمال

نوروز ہرچند اسمین اختلاف کیا الا مشہور یہ ہے کہ پہلا دن جانے آفتاب کا برج حمل مین اوس یوم کو روزہ رکہے جب نماز ظہر و عصر یا نافلہ پڑہ چکے چار رکعت ہر دو کے بعد سلام اول حمد و دس مرتبہ انا انزلناہ دوسرے میں حمد و دس مرتبہ قل یا ایہا الکافرون تیسرے میں حمد و دس بار قل ہو اللہ احد چوتہے مین حمد و دس دفعہ قل اعوذ برب الفلق خواہ قل اعوذ برب الناس پڑہے سجدہ شکر مین اس دعا کی تلاوت کرے اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ صَلِّ عَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ لَنَا فِىْ يَوْمِنَا هٰذَا الَّذِىْ فَضَّلْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَعَظَّمْتَ خَطَرَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْمَا اَنْعَمْتَ

ملحقات کتاب بحار یا ذکر خوبی شس خاک شفا اور مسائل قریب موت و دعای عدیلہ

عَلَیَّ حَتّٰی لَا اَشْکُرَ اَحَدًا غَیْرَکَ وَوَسِّعْ عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰهُمَّ مَا غَابَ عَنِّیْ فَلَا یَغِیْبَنَّ عَنِّیْ عَوْنُکَ وَحِفْظُکَ وَمَا فَقَدْتُ مِنْ شَیْءٍ فَلَا تُفْقِدْنِیْ عَوْنَکَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا اَتَکَلَّفَ مَا لَا اَحْتَاجُ اِلَیْهِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

بیان بعد تحویل آفتاب اکیس دن کی جو ستہ برس وہ آب نیسان ہی

خاک شفا منقول ہی جب کوئی بیمار کا جینا دشوار ہو صرہ خاک شفا کو سورہ انا انزلناہ پڑہتا کہولی بقدر عدس یا دال نخود نکالی اس دعا کو پڑہی اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَکَةِ الطَّاهِرَةِ وَرَبَّ النُّوْرِ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ وَرَبَّ الْجَسَدِ الَّذِیْ سَکَنَ فِیْهِ وَرَبَّ الْمَلَآئِکَةِ الْمُوَکَّلِیْنَ بِهٖ اِجْعَلْهُ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ سِیَّمَا کَذَا وَکَذَا بیماری کا نام لی کہ اس مریض کو صحت ملی بعد منع کی کر جرعہ پانی فرات کا یا نیسان خواہ باران یا جو میسر ہو کی کہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقًا وَاسِعًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَسُقْمٍ

عمل وقت احتضار جب زندگی بیماری مایوس ہو توقع صحت جاتی رہی اوسکی روبرو سورہ یاسین اور یہ دعای عدیلہ پڑہی تاکہ اغوای شیطان سی بچی دنیا سی با ایمان مری بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الذَّلِیْلُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِیْ الْمُحْتَاجُ الْفَقِیْرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِیْ وَخَالِقِیْ وَرَازِقِیْ وَمُکْرِمِیْ وَمُکَوِّنِیْ کَمَا شَهِدَ لِذَاتِهٖ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْکَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِیٌّ عَالِمٌ اَبَدِیٌّ حَیٌّ اَحَدِیٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِیٌّ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ مُرِیْدٌ

ملحقات کتاب خیار ماتم و دعای عدیلہ

كادِهِ مُدرِكُ صَمَدِىٌّ يَسْمَعُ بِهٰذِهِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي عِزِّ
صِفَاتِهِ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُودِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ اِيْجَادِ الْعِلْمِ
وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ
الْاَحْوَالِ وُجُوْدُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ فِيْ اَزَلِ الْآزَالِ وَبَقَاؤُهُ بَعْدَ الْبَعْدِ
مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مُسْتَغْنٍ فِي الظَّاهِرِ
وَالْبَاطِنِ لَا جَوْرَ فِيْ قَضِيَّتِهِ وَلَا مَيْلَ فِيْ مَشِيَّتِهِ وَلَا ظُلْمَ فِيْ تَقْدِيْرِهِ
وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُوْمَتِهِ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِهِ وَلَا مَنْجَا مِنْ نَقِمَاتِهِ
سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلَا يَفُوْتُهُ اَحَدٌ اِذَا طَلَبَهُ اَزَاحَ الْعِلَلَ فِي
التَّكْلِيْفِ وَسَوَّى التَّوْفِيْقَ بَيْنَ الضَّعِيْفِ وَالشَّرِيْفِ مَكَّنَ اَدَاءَ
الْمَاْمُوْرِ وَسَهَّلَ سَبِيْلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرِ لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ اِلَّا دُوْنَ
الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا اَبْيَنَ كَرَمَهُ وَاَعْلٰى شَاْنَهُ سُبْحَانَهُ مَا اَجَلَّ نَيْلَهُ
وَاَعْظَمَ اِحْسَانَهُ وَبَعَثَ الْاَنْبِيَاۤءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهُ وَنَصَبَ الْاَوْصِيَاۤءَ
لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَاَفْضَلِ الْاَصْفِيَاۤءِ
وَخَيْرِ الْاَوْلِيَاۤءِ وَاَعْلَى الْاَزْكِيَاۤءِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اٰمَنَّا بِهٖ وَبِمَا دَعَانَا اِلَيْهِ وَبِالْقُرْاٰنِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ
الَّذِيْ نَصَبَهُ يَوْمَ الْغَدِيْرِ وَاَشَارَ بِقَوْلِهٖ هٰذَا عَلِيٌّ اِلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ
الْاَئِمَّةَ الْهُدَى الْاَبْرَارَ الْخُلَفَاۤءَ وَالْاَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ عَلِيٌّ قَامِعُ
الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهٖ سَيِّدُ اَوْلَادِهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ اَخُوْهُ السِّبْطُ التَّابِعُ
لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ

... طریق نماز پنجگانہ کی معلوم کر ... واجب ہر روز کی سترہ رکعت ہیں صبح کی دو ... ظہر کی چار اور عصر کی چار مغرب کی تین عشا کی چار ... رکعت ہیں اور نماز صبح اور دو رکعت اول مغرب ... رکعت عشا کی باآواز بلند پڑہی اور باقی ... آہستہ پڑہی اور سفر میں گیارہ رکعت ہیں چار چار ... رکعت ہیں دو دو صبح و مغرب ہیں قصر نہیں ہے

جو وقت ہو وہی ارادہ نماز کا کرے تو پہلی بدن اور کپڑا پاک کرے پھر وضو یا غسل یا تیمم بجا لاوے اور وقت اور قبلہ مشخص کرکے [illegible] اول اذان کہی اسطرح کہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۴ مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۲ مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ۲ مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ ۲ مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۲ مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ ۲ مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۲ مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۲ مرتبہ لازم ہے فصول اذان [illegible]

۱۰۰

ثُمَّ الْکَاظِمُ مُوْسٰی ثُمَّ الرِّضَا عَلِیٌّ ثُمَّ التَّقِیُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِیُّ عَلِیٌّ ثُمَّ الزَّکِیُّ الْحَسَنُ
الْعَسْکَرِیُّ ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الصَّالِحُ الْقَائِمُ الدَّائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِیُّ الْمُرْتَجٰی
الَّذِیْ بِبَقَائِهٖ بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَبِیُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰی وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ
الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ بِهٖ یَمْلَاُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ
ظُلْمًا وَجَوْرًا وَاَشْهَدُ اَنَّ اَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَامْتِثَالَهُمْ فَرِیْضَةٌ وَطَاعَتَهُمْ
مَفْرُوْضَةٌ وَمَوَدَّتَهُمْ لَازِمَةٌ مَقْضِیَّةٌ وَالْاِقْتِدَاءَ بِهِمْ مُنْجِیَةٌ وَ
مُخَالَفَتَهُمْ مُرْدِیَةٌ وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِیْنَ وَشُفَعَاءُ یَوْمِ
الدِّیْنِ وَاَئِمَّةُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَی الْیَقِیْنِ وَاَفْضَلُ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ
وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَالْقَبْرَ حَقٌّ وَمَسْئَلَةَ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ
حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْکِتَابَ حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ
حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ
مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُکَ رَجَائِیْ وَکَرَمُکَ وَرَحْمَتُکَ وَعَفْوُکَ
اَمَلِیْ لَا عَمَلَ لِیْ اَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِیْ اَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ
اِلَّا اَنِّی اعْتَقَدْتُ تَوْحِیْدَکَ وَعَدْلَکَ وَارْتَجَیْتُ لِاِحْسَانِکَ وَ
فَضْلِکَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَیْکَ بِالنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَوْصِیَائِهٖ مِنْ اَحِبَّتِکَ
وَاَنْتَ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ
وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِیْنَ یَا اللّٰهُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَدْ اَوْدَعْتُکَ
بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ وَرُدَّهُ عَلَیَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ آداب سکرات موت لازم ہی کہ تمت مال ہیں وصیت کرے

... اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ... قَرَارًا وَمُسْتَقَرًّا ... صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ... پھر اقامت کہی ... اللّٰهُ اکبر دو مرتبہ ... قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ... خَیْرِ الْعَمَلِ ... اَشْهَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ... مستحب الاعمال فی اقامت ...

... اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

پھر دو مرتبہ اللہ اکبر کہے بطور اول پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ مِنْکَ وَبِکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ وَحَنَانَیْکَ سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَتَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑھے رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ پس نیت نماز کری یا دو مرتبہ اسکے بعد تکبیر ہی نیت نماز معین کری اشارہ کری اُصَلِّیْ فَرْضَ الصُّبْحِ اگر نماز صبح ہو قصد کری اُصَلِّیْ فَرْضَ الظُّہْرِ اگر نماز ظہر ہو قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہِ لِوُجُوْبِہٖ اَدَاءً یا فرض العصر یا فرض المغرب یا فرض العشاء کہی یا قضا نماز صبح ہو تو قضاء کہے اور اسکے بعد ہاتھون کو

کانون تک اوٹھا دی پھر یہ دعا پڑھے وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمِنْھَاجِ عَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پھر آہستہ کہی یہ کلمہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پھر نماز مین بسم اللہ بلند پڑھی حالت قیام مین جای سجدہ کی طرف نظر رکھے دونون ہاتھ رانون پر مقابل زانو کی رکھے انگلیان باہم ملی رکھی اور پاون جسقدر کھلی ہون ایک بالشت آپس سی دور رکھے اور سر انگوٹھی پاون کی جانب قبلہ رکھے

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب حضور موت

در دِ مظالم کری جب حیات سی مایوس ہوگیا ہان گذشتہ پر نادم اور آیندہ مین ارادہ معصیت نرکھی حالت احتضار مین بیمار کو پرستار تنہا نچھوڑین حایض و جنب عورت مرد علاحدہ رہین اگروہی لوگ منصرم ہون تو ہنگام نزع روح لامحالہ دور ہو جائین حاضرین آواز بلند سی کلمہ طیبہ مکرر سنائین دم واپسین شدت عطش ہوتی ہی جرعہ جرعہ قدری پانی یا عرق خواہ شربت پلائین ہرگاہ سرد ہنی ہاتھ پیر ماری فراحت سی نہ پکڑین دعای مغفرت و اعتقادات حقہ کا ذکر پڑھتی رہین یہ کلمات فرج تلقین کرین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور واسطے آسانی جان کنی کی یہ دعا تلقین کرین یَا مَنْ یَّقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الرَّحِیْمُ جس وقت جان نکل جاوی زمین پر قبلہ رو لٹائین پیر کی انگوٹھی ڈوریسی باہم باندہین ہاتھونکو برابر پہلو سیدہا پھیلائین آنکھین بند کری اور سر پٹی باندہین سیاہ کپڑا تحت الحنک فرق مین گرہ لگائین کہ منہ باز نرہی پہر چادر اوڑہائین سورۂ رحمٰن پڑھی جائین مومنین کو واسطی تشیع جنازہ کی خبر پہنچائین ملل از غسل کفن پارچہ غفص یعنی نیل نہو پوشین کہ حریر و نازک جسمین بدن دکھائی پڑی جائز نہین اور قطع مین مقراض و چاقو آلۂ آہن نہ لگی چادر سر تا سری پھیلائین او سپر گرۂ گریبان چاک خف اور لٹا ہوا و دامن پر لنگ و ران پیچ مرد کو سرکا عمامہ عورت کی لیی سینہ بند و قصابہ پہلو مین جریدہ یعنی چوب خرما یا بیر نبی تر و تازہ و صاف بقدر ذراع یعنی ہاتھ بھر کا

ملحقات کتاب اخبار ماتم ترکیب غسل میت

روی لپیٹ کی رکہین منقول ہی جبتک اسمین نمی رہتی ہی میت کو عذاب نہین ہوگا
وقت سوال منکر ونکیر جو مردہ اوٹہتا ہی وہ تو بغل مین اس لکڑی پر تکیہ کرتا ہی پہر تختہ
نہلائی کا سایہ مین سہراز پر بچہائین اوسکی پاس خواہ نیچی ایسا گڑہا کہودین کہ پانی بہی
وہین جذب ہو لباس میت جانب قدم سی اوتار کی قبلہ رو لنگ باندہ کی سوی سہرو
محاسن کو اشنان وکف برگ سدر خواہ بیسن ملکی دہوئین نہلانی والا تہیلی کپڑی کی
ہاتہہ پر چڑہا کی فوطہ وعورت میت کو اچہا شست وشو کری ملامیت سی ہاتہہ پیٹ
پر دو پہیرین کہ اگر فضلات بول وبراز خارج ہونی والا ہو تو نکل جاوی اور جو برآمد ہو
اوسی دہو کی جسم پر طہارت کو پانی خوب بہائین حتی الامکان جسد مردی کو پاکیزہ کرین
پس نہلانی والا اپنی ہاتہہ کہنی تک دہوی میت کا مقام منسج سو کہا کی وضو کرائی
ساتہہ نیت کی اگر سطنہ ہو کہ ناپاک مراہی احتیاطاً نیت دفع جنابت سی غسل دی بعد ازان
قدری بیری کی پتی جو سات سی کم نہون ملکی ایک ظرف پانی مین نہلانی کی ڈالے پہر
قلیل کافور چورا کر کی دوسری کوزہ پر آب مین ملائین پس غسل دینی والا کہنی تک
ہاتہہ دہو کی نیت باندہی نہلاتا ہون اس میت کو آب سدر سی واجب قربۃ
الی اللہ اور پانی ڈالنی والا ہی قصد کری اول بیری کی پتونکی پانی سی تین مرتبہ
یا ایک دفعہ سہر وگردن دہوئی پہر باہین کروٹ سی داہنی بدن پر پانی کو ازشانہ
تا ناخن پا جاری کری تین دفعہ پس داہنی پہلو لٹا کی بایان جسم آدہا ویسا ہی دہوی
آخر تک دونو اپنی نیت پر باقی رہین ملایم ہاتہہ پہیر تا جاوی کہ پانی ساری اعضا کو
پہنچی یو نہین ہاتہہ دہو کی ساتہہ نیت مذکور آب کافور کا دوسرا غسل دین سہ بارہ
اوسی صورت پر خالص پانی سی نہلائین نیت کرین غسل دیتا ہون اس میت کو آب

ملحقات کتاب اخبار ماتم ترکیب غسل میت

قراخ سی واجب قربةً الی اللہ جب فراغت ہو بدن کو کسی پارچہ پاک سی خشک کری
اور کفن پر لٹا کی قدری مخلوج دماغ و گوش و موضع براز جسد مین رکہی کہ اگر کچہ براٰمد ہو
تو بدن و کفن نہ بہری وقت پہنانی خلعت آخرت کی جو میت کو حرکت دین یہ دعا
پڑہین اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَدَنُ عَبْدِکَ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَہٗ
مِنْہُ وَفَرَّقْتَ بَیْنَھُمَا فَعَفْوَکَ عَفْوَکَ اور اگر عورت ہو تو کہی اَللّٰھُمَّ
اِنَّ ھٰذَا الْبَدَنُ اَمَتِکَ الْمُؤْمِنَۃِ رَبِّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ پس نہلانی والا
اور جتنی مردیکو پیش از غسل ہاتہ لگا یا ہو مس میت کا غسل کرین آب گرم سی نہلانا
میت کا مکروہ جانا ہی جو بال اثنای تجہیز مین جدا ہوا اندر کفن کی رکہدین اگر سدر و
کافور نہ ملی تو بہتر ہی کہ تین مرتبہ خالی پانی سی نہلائین پہر ہر گاہ قبل دفن میسر آئین
بار دیگر بجا لائین جو بدن میت زخمی و کا ہیدہ جذام وغیرہ پائین اندیشہ ہو بہت
جانی کا بدل غسل کی تیمم دو ضربہ دین ایک مرتبہ سی تیمم تین دفعہ جو واہی نیت یون
کرین تیمم دیتا ہون اس مردیکو عوض غسل سدر و کافور و قراح کی واجب قربةً الی اللہ
کفن کا پارچہ عمدہ بیش قیمت زر حلال سی ہو خواہ کرتہ جسمین مردہ نماز پڑہتا تہا اور اسکے
قطع آستین ضرور نہین کفن پر خاک شفا سی شہادتین و اقرار امامت ائمہ اثنا عشر و
جوشن کبیر و سایر ادعیہ لکہنا اچہا ہی چادر پوش کو سری کی تار سی دوخت کرین خلعت
پہنانی والا ہاتہ کہنی خواہ بازو تک دہو کی شروع کری کافور حنوط قسم جو دانہ ہو وزن
تین مثقال جو ۱۳ ماشہ ہوتا ہی خواہ بقدر حنوط پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ تیرہ درم و ثلث
ہے تو بہتر تہا جو رکہا ہوا سات موضع جسد مین لگائین پیشانی و دو کف دست و دو نو
سر زانو و دو انگوٹہی پیر کی و قدری ناک پر بہی ملین باقی سینہ پر ڈالین جسم جنازہ کو جانب

۱۰۳

ملحقات کتاب خیار ہاتم ترکیب کفن میت و نماز

اوڑہا کی کفن پہنائین تا مقام شرمگاہ مرد و عورت کی نظر مین نہ آئین پس ران پیچ جو ایک بالشت چوڑا مین ہاتہ طویل ہو سرا اوسکی لیجائین کمر میت مین بہی گرہ لگائین روئی بہت سی مقعد و فرج پر ذکور و اناث کی رکہین اوسپر قدری کافور چہرکین زیادتی ران پیچ کمر بستہ سی مانند لنگوٹ باہر نکالین دونوں ران کو باہم اس پٹی مین لپیٹ کی سرا کہونس دین اوسپر لنگ چوڑا سینہ سی زانو تک بائین طرف کا داہنی کو موڑ لائین اور دوسرا اوسکا جانب چپ لیجائین بالای لنگ دامن پیراہن بچہائین عمامہ کو شملہ چہوڑ کی سر مین باندہین تحت الحنک لپیٹ کی صدر میت پر دونو سری دہرین عورت کا مقنعہ عوض عمامہ سر مین باندہین و چوڑا کپڑا سینہ پر ایسا اوڑہائین کہ چہاتیونکو ڈہانک لی اوسکی دونو سری لیجا کے پشت مین گرہ لگائین جریدتین چوب درخت خرما و سدرہ و بید و انار تر کی جو خشک نہون بقدر بند استخوان کلائی تک کہنی کو دو قطعہ یمین و یسار چنبر گردن سی ملا کی درمیان شانہ و سینہ ملحق جسم و پیراہن سرتاسر یمین رکہین اگر تقیہ ہو تو قبر مین ڈالدین پس چادر کفن کا کنارہ بائین جانب سی طرف راست لائین اوسپر داہنا سرا چپ کو لیجائین بالای سر و میان کمر و زیر پا کپڑیکا بند کو یعنی تیلی پٹی باندہین جنازی کو تابوت یا عماری خواہ چارپائی پر لٹا کی بیدا نمین نماز کو پڑہین جماعت کی صفین کرین امام مقابل کمر مرد و سینہ عورت کہڑا ہو نیت باندہے نماز جنازہ پڑہتا ہون میت حاضر پر واجب قربۃ الی اللہ وضو خواہ تیمم کرنا مصلی کا بہتر ہے عورت پیش نمازی زنان کر سکتی ہی والاصح مرد و نکی عقب مین کہڑین ہون اگر حائض و جنب ہو تو علاحدہ روبقبلہ کہڑا ہو کی نماز پڑہ سکتا ہے شرعاً کفیل جملہ امور غسل و کفن و نماز وارث قریب تر ہی وہ نکری تو اوسکی اجازت دوسری کو ضروری ہی تکبیر پانچ مرتبہ پکار کے الصلوۃ کہی سر میت داہنی ہاتہ کو جانب قبلہ رکہا ہو بعد نیت امام تکبیرۃ الاحرام

جب او اگر چکی سایر ناس اقتدا مین نیت باندھین پس آواز بلند سی کہی اگر تقیہ ہو آہستہ
پڑہی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
پس ہاتہہ اوٹہا کی تکبیر کہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ
وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پہر اللہ اکبر کہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس تکبیر کہی اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ
اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ
اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ
فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پہر کہی اللہ اکبر اور فارغ ہو جاوی و ہر گاہ عورت ہو یہ عبارت
پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ
بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ
اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ
مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى

حمد پڑھی دوسرا سورہ نہ پڑھی اور عوض حمد کے
تسبیحات اربعہ نہ پڑھی ظاہر قنوت نہیں
اور تشہد و سلام بجالاوی بیان احکام سجود سہو
کی نو چیزیں موجبات سجدہ سہو کی بعضی ہیں اتفاقی
بعضے میں اختلاف ہی پہلے بات کرنا دو حرف
یا زدہ یا ایک حرف تام الفائدہ کہ دعا و ذکر
قرآن نہو اور اوسمیں کہ یہ موجب سجدہ سہو کی
دوسری اگر شک کری چوتھی اور پانچوین رکعت

ملحقات کتاب خبار ماتم اداب دفن میت

عِلِّیِّینَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهَا فِی الْغَابِرِینَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ تشیع جنازۂ مومن باعثِ حسنات ہی دوش راست پر شانہ چپ اور اوسی طرف کا پای میت اوٹھانا مورث دفع سیئات ہی بار دیگر جو چاہی تربیع جنازہ کری تو پیرونکی طرفسی جائی بائین کندہی پر داہنا پہلو دو بارہ اوٹھائی پیشتر جنازے راہ نہ چلی بلکہ پیچھی قدم دہری کلمہ پڑہتا جانا ثواب ہی استغفار کرنا رحمت کا اسباب جب قبر کی نزدیک تابوت کو لائین پائینتی تین مرتبہ رکھین اور اوٹھائین چوتھی دفعہ قبر مین سر کی طرف سی لیجائین عورت کو پہلو سی قبر کی اول منزل پہنچائین مدفن کو قد آدم یا گلی تک عمیق کھودین عرض مین بقدر جلوس بافراغت بنائین تابوت و صندوق مین دفنانا مکروہ کوئی بستر یا گل و ریحان نہ بچھائین مگر جو سفر دریا مین مری اوسکو مٹی مین رکھین سر سیتہ پائی کی بندیں اندر چھوڑین خواہ بوجہہ باندہی قبلہ رو ڈبو دین سنت ہی مادامی کہ میت کو خاک مین سونپین حاضرین جنازہ نہ بیٹھین جو آدمی قبر مین اوترے بالاپوش ٹوپی و جوتا دور کری بند قبا و تکمہ گریبان کھول ڈالی اگر ایک سی اہتمام نہو اور دو کو بلائی عورت کو مرد قریب و محرم اوتاری والا زن صالحہ جو وہ بھی نہو آدم نیک اوسیہ قدم ماری جب دفن کرنیکو بڑھی جنازہ اوٹھاتے وقت یہ دعا پڑہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلٰی رَحْمَتِكَ لَا اِلٰی عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِی قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِیَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ میت کو لٹا کی بندہای کفن و منہ اوسکا کھولی قبلہ رو کروٹ دی کر داہنا گال خاک سی ملی رخسار و پشت کی برابر ڈھیلی چنی ضرہ تربت کربلا سینہ پر و سجدہ گاہ رو برو دہری اگر اثنای دفن مین نجاست بدن میت سی نکلے عضو جسم و پارچہ کفن دہو ڈالی جو قبر کی اندر ظاہر ہو تو آفتابہ و طشت لیجا کی طاہر کرن

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب دفن و تلقین میت

جب ہو سکی بقراض سی کترو الین و ہنگام دفن مین کہی اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ و سورہ فاتحہ و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس و قل ہو اللہ احد و آیۃ الکرسی پڑہی ہر گاہ سارنا س ہی تلاوت کرین تو بہتر ہی پس کہی بِسْمِ اللّٰہِ وَفِی سَبِیلِ اللّٰہِ وَعَلیٰ مِلَّۃِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَللّٰہُمَّ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُولٍ بِہٖ اَللّٰہُمَّ افْسَحْ لَہُ فِی قَبْرِہٖ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ اَللّٰہُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا پس داہنی اتہہ بایان شانہ اور بائین سی داہنا بازو میت کا پکڑ کی ہلاوی اور یہ تلقین عقاید حقہ سناوے اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ نام لی میت کا هَلْ اَنْتَ عَلَی الْعَهْدِ الَّذِی فَارَقْتَنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَیِّدُ النَّبِیِّینَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِینَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّینَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهُ عَلَی الْعَالَمِینَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَی بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوسَی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِینَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِینَ وَاَئِمَّتُکَ اَئِمَّةُ هُدًی اَبْرَارٌ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِذَا اَتَاکَ الْمَلَکَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُولَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَسَاَلَاکَ عَنْ رَبِّکَ وَعَنْ نَبِیِّکَ وَعَنْ دِینِکَ وَعَنْ کِتَابِکَ وَعَنْ قِبْلَتِکَ وَعَنْ اَئِمَّتِکَ فَلَا تَخَفْ وَقُلْ فِی جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّی وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

١٠٧

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای تلقین میت

والہ نبیی والاسلام دینی والقرآن کتابی والکعبۃ قبلتی وامیر
المؤمنین علی ابن ابیطالب امامی والحسن بن علی المجتبی امامی
والحسین بن علی الشہید بکربلا امامی وعلی زین العابدین امامی
ومحمد بن علی باقر علم النبیین امامی وجعفر الصادق امامی وموسی
الکاظم امامی وعلی الرضا امامی ومحمد الجواد امامی وعلی الہادی
امامی والحسن العسکری امامی والحجۃ المنتظر امامی ہؤلاء صلوات اللہ
علیہم اجمعین ائمتی وسادتی وقادتی وشفعائی بہم اتولی ومن
اعدائہم اتبرء فی الدنیا والآخرۃ ثم اعلم یا فلان بن فلان ان اللہ
تبارک وتعالی نعم الرب وان محمدا صلی اللہ علیہ والہ نعم
الرسول وان امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب واولادہ الائمۃ
الاحد عشر نعم الائمۃ وان ما جاء بہ محمد صلی اللہ علیہ والہ حق وان
الموت حق وسؤال منکر ونکیر فی القبر حق والبعث حق والنشور
حق والصراط حق والمیزان حق وتطایر الکتب حق والجنۃ حق والنار
حق وان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور
پھر کہی افہمت یا فلان بن فلان حدیث میں آیا ہی کہ مردہ جواب دیتا ہی سمجھا میں
جو کوئی کہتا ہی ثبتک اللہ بالقول الثابت ہداک اللہ الی صراط مستقیم
عرف اللہ بینک وبینہ اولیائک فی مستقر من رحمتہ پھر کہی اللہم
جاف الارض عن جنبیہ واصعد بروحہ الیک ولقہ منک برہانا
اللہم عفوک عفوک پس پھر دو کی طرفسی باہر آئی اور کہی انا للہ وانا الیہ

راجعون والحمد لله رب العالمين اللهم ارفع درجته في اعلا
عليين واخلف على اهله في الغابرين وعندك نحتسبه يا رب العالمين

دسرہانی سی تختی لگانی اور ایسی درز بند کری کہ مٹی مردہ پر نہ گری او سوقت یہ دعا پڑہی
اللهم صل وحدته وآنس وحشته وآمن روعته واسكن اليه من رحمتك رحمة
تغنيه بها عن رحمة من سواك فانما رحمتك للظالمين پس سنت ہی کہ حاضرین
پشت دست خاک قبر مین گرائین یا سہی بہر کی اندر پہنچائین اور کہین اللهم ايمانا بك
وتصديقا بكتابك هذا ما وعدنا الله ورسوله وصدق الله ورسوله و
ما زادنا الا ايمانا وتسليما حدیث مین آیا ہی جو ایسا کری اور یہ دعا پڑہی بعدد ہر ذرہ
خاک میت ایک حسنہ اوسکی لئی خدا دی مکروہ ہی کہ خویشان واقربا مٹی ڈالین قبر کو بقدر
بالشت اونچا ادرا اوپر سی ہموار کرین پانی چہڑکنی والا تار نہ توڑی سرہانی سی پائنتی رو بقبلہ
لیجاکی پہر بالین سر پہنچائی بعد ازان حاضران قبلہ رو جلوس کرین دست راست اسکے انگلیان
کہلی زمین تربت مین گاڑین کہ نشان پڑین اور یہ دعا پڑہین اللهم جاف الارض
عن جنبيه واصعد اليك روحه ولقه منك رضوانا واسكن قبره من
رحمتك ما تغنيه بها عن رحمة من سواك پہر سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ
پڑہکی پہرین واگر میت ہو عورت کی ہر چار ضمیر مونث لائین وسنت ہی جب لوگ چلی
جائین وارث موتی سرہانی بیٹہی آواز بلند سی اوس تلقین کو جو گذری پڑہی خواہ اپنا
کوئی نائب کری عمارت بنانا چونہ لگانا مرمت بعد شکست کو مکروہ جانا ہی تین روز ماتم
کرین مومنین اگی عزادار کو دلاسا دین اور گریبان واسطی بہائی و پدر کی سوا چاک نہین جائز
ہی بلکہ مصیبت جب یاد آئی یہ کلمات زبان پر لائی انا لله وانا اليه راجعون

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ اَللّٰھُمَّ اَجُرنِی عَلٰی مُصِیبَتِی وَاَخلِف عَلَیَّ اَفضَلَ مِنھَا صاحب غم کو رواہی اپنی وضع لباس مین کچہ تغیر دی تاکر آنی جانی والونکو اوسکی تمیز رہی ہمسایہ خواہ اور لوک طعام واسطی ماتمزدہ کی روانہ کرین تین دن صفت واقعی میت کا جو نوحہ کیا جای جہوٹ اومین نہ کہین زوجہ کو سوگ مین شوہر کی چار ماہ دہ روز ترک جامہ رنگین و آرایش سر و بر لازم ہی **آداب زیارت قبور** جب گورستان مین مومنین کی جائی حسرت و اندوہ سی ان کلمات کو زبان پہ لائی اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھلِ الدِّیَارِ مِنَ المُؤمِنِینَ وَالمُسلِمِینَ اَنتُم لَنَا فَرَطٌ وَنَحنُ اِن شَاءَ اللّٰہُ بِکُم لَاحِقُونَ اور دوسری روایت مین آیا ہی اَلسَّلَامُ عَلَیکُم یَا اَھلَ الدِّیَارِ مِن قَومٍ مُؤمِنِینَ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَنتُم لَنَا سَلَفٌ وَنَحنُ لَکُم تَبَعٌ رَحِمَ اللّٰہُ المُستَقدِمِینَ مِنکُم وَالمُستَاخِرِینَ وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ **اعمال باقیات نیک** حدیث مین وارد ہی چہہ چیز کی خیرات مونکو نفع دیتی ہی اوّل فرزند صالح کہ اوسکی لئی استغفار و کار ثواب کری دویم مصحف یا کتاب علم الہی لکہی کہ بعد ازان لوک پڑہین تیسرے درخت جو بوئی کہ خلق کو وہ نفع سایہ و ثمر دی چوتہی کوئی پانی نکالی اور جاری ہو مانند کاریز یا نہر پانچوین کنوان کہود کی بنائی جو آب شیرین اوسکا انسان و حیوان کو سیراب کری چہٹے ایسی سنت کہ مردم کی عمل مین آئے ارشاد و ہدایت چہٹے

وہ تصنیف ہو کہ خیر و حسنات بخشی الحق راقم کی نزدیک سب سے

افضل و برتر ہے کہ اثر اس بنا کا قیامت تک

دنیا مین باقی رہتا ہے

خاتمہ کتاب اخبار ماتم تقریظ مؤلف صدق رقم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ بِالتَّوْفِیْقِ وَالسَّلَامَۃِ وَاَنْعَمَ طَرِیْقَ الْہِدَایَۃِ وَالسَّعَادَۃِ وَاَعْلَمَ تَفْرِیْقَ الْکِذْبِ وَالصِّدَاقَۃِ وَاَکْرَمَ دَوَامَ عُمْرِیْ بِتَعْلِیْقِ الْبِدَایَۃِ وَالنِّہَایَۃِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَعْدَنِ الطَّہَارَۃِ وَالْکَرَامَۃِ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی وَمَخْزَنِ الْوِصَایَۃِ وَالْخِلَافَۃِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَمَکْمَنِ الْاِمَامَۃِ وَالشَّرَافَۃِ الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی امابعد ان دنون جو ایوان اجور و سپہر آئینہ بندی ماہ و مہر سی بیت الحزن ہو رہا ہی اور شبون بین طاق زمردی فلک قنادیل اختر و انجم سی روشن و پرضیا ہی صحن سرای دنیا مین شامیانۂ غم کہنچا و سامان آہ و فغان پہیلا ہی ہمراہ کعبہ جن و انس نی جامۂ سوگ پہنا گریبان صبح پہٹا گیسوی شام کہلا ہی مردم عالم ہوا مین سیتی آدم کی چشمہ دیدہ و دل سی دریا دریا اشک فشان ہین اور کرسی عرش معظم پر تذکرۂ عشرۂ محرم ہی کو ہ کوہ الم خاطر قدسیونکی برہم زنان ہین ہزاران شکر و سپاس صانع لوح و قلم کہ اوسنی اپنی تائید کرم سی تالیف کتاب اخبار ماتم سے فراغت پہنچائی اور ستایش و ثنای بیقیاس واضع حدوث و قدم کو جسنی اسباب سی طبوع ہوئی ہین مدار غم کی عنایت و اعانت فرمائی عنوان دیباچہ سی پایان خاتمہ تک ذکر انبیا و اوصیا مسطور ہی ہر جدول ولادت و شہادت اصفیا و اولیا کی ہمتای شجر طور ہی چشم ناظرین کو تفسیر آیات و توجیہ حدیث و روایات منبع نور و دل ماہرین زبان حال کی طرز بیان و حکایات جمع سرور سبحان اللہ بیاض مرصاد کی پرتو سی صبح صادق و خشندہ جبین اور واہ واہ سواد مداد کحل الجواہر دیدۂ حور العین رسلسلہ سطور متن کا غیرت کہکشان و زنجیرہ حروف شرح سلک در و گوہر غلطان عبارات صفا و آبداری مین قطرات عیون سی کوثر کی برتر

نام و تاریخ تالیف

نام و تاریخ کتاب دار غمہا سال طبع ہی

خاتمۂ کتاب اخبار ماتم تقریظ مؤلف صدق رقم

وفقرات املا مرصع کار بین جواہرات مکنون سی دارا و قیصر کی بہتر نظم کی بندش برج

سرا بیت المعمور کی در و دیوار ونثر کی نمایش مین پروین وسنبلہ صرف نثار فصاحت و

بلاغت معانی صوت اعجاز وشوکت وشہامت الفاظ کنگرۂ عرش پر کمند انداز وضع

ہر قطعہ تمہید ہشت بہشت سی رنگین اور سجع افراد کی پایہ پر جنت عنبر سرشت رہین +

دوائر کی اسلوب سے کواکب سبعہ حلقہ بگوش وکشش مدات خط اسکے اوپر زمانۂ دہر خود فراموش

ہر نقطۂ مقطعات رخسار پری منظر کا مشکین خال اور پیش زیر وزبر اعراب زیور تاج وتخت

کمال حرکات اربعہ عناصر کی معین اعتدال اور سکنات سی قرار گیتی کو استدلال

سواد کی مہملات پر حسن شباب فرشونکا مفتون وآراستگی معجمات سے نگارخانۂ فکر بوقلمون

حقیقت مین کاتب قدرت نی ہر صفحہ کی تعریف ورق سدرہ وطوبی پر لکھی اور کلفت

ناطق مطلق نے ہر ورق کی توصیف جزو زبان مین روح القدس کی رکھی ہر جزو کی نقوش پر

کل جہان کا مرقع وہم وخیال سادہ وکل فصول سی ابواب جنان کا دہان وصف الجمال

مین کشادہ قرطاس کا دامن اشک ریزی کی رنگ سی چشم پرنم نی بھرا ہی اور نمک

ملاحت ہر گونہ سخن کا شور انگیزی ماتم کو زبان قلم پر دھرا ہی کتاب مناقب ومصائب

اہلبیت کا شیرازہ تار نظر ملک سی بندھا اور نصاب مراتب ونوائب آل عبا کا

اوازہ اوبرہ گوش فلک رہا راقم آثم نی اس مجموعۂ مغتنم کو چند سال کی محنت سے

سنہ ۱۲۸۵ بارہ سو اسی اور پانچ مین ضبط تسوید کیا اور باوجود عدم مہارت وفقدان کتب

زحمت یکہ وتنہا کمال بی اسبابی مین ربط اسانید دیا جب دیکھا کہ یہ ذخایر ثواب کا

ہر شہر و دیار مین اخوان ایمانی کو دشوار اور قیمت کاغذ واجرت کتابت پر سو روپیہ سے

ہر شخص کو افتقار اگر نسخہ مرتب اہل مطبع کو بہانی کی لیی دون سرا پا ضایع کرینگے

ملحقات کتاب اخبار ماتم تقریظ مولف خاک مداحم

جو اسباب صحت عبارات و حسن خط و آب و تاب مطبوع چاہیی کچھہ بہی ہنگی ناچار دوسرا بار تکمین زاید
از طاقت و وسعِ ہمت پا او ٹہایا چہچ اور بہپرد کا غذ مہنگا کی خانکر ایہ خرچ واقومین ایک کار بنایا
اس شہر کی بعض حسد پیشہ نی سرکار سی غمازی کی یہ کہا فلان شخص نی کلیات بدعت و ضلالت شایع
کرنی پر دست درازی کی فی الحال بحد جلال سی طبع کرنیمین تاکید ممانعت ہوی ایکسال تک
ملاحظہ مین علما و مقربان حضور کی مسودہ پہرا تا اجازت ملی ناتجربہ کاری و بی دانست نکات کی سبب
زیر باری و خسارت بہت اوٹہائی جو بضاعت و مقدرت نقد و جنس تہی وہ سب صرف مین آئی
ساری کوشش و جانکاہی گوارا کی جو ابنای زمان ذکر مقربان الہی صدق و راستی ہین تو ہین عذر
بی اسبابی برطرف کیا تا کہ آیندہ جانب حدیث و روایتِ کذب و مضمون افترا قدمِ جرات نہ بڑہین
فواید متن و حواشی کی ذخایرِ عظمی تحریرِ فہرست سی ملاحظہ فرماین اعمالِ فرض و سنت اس گنجینہ کی
بدولت جتنا چاہین بجا لائین مناظر کی رمدِ بصر کو توتیای مجرب و عینک حق بین پر دلالت کی
اور مسافر بادیہ معرفت کو راہ یقین و منزل ہدایت بتادی امید ہی کہ احبای روحانی اس ناظورہ کے
خط و خال کو بعین عیب پوشی دیکہین خطای عمد و سہو کو محاورہ ترجمہ پر ذیلِ عفو اور فراموشی مین
رکہین عدمِ توغل و ممارست سی جہان ذہن و فکر ناقص نی دہوکا کہایا او سمین معذور ہون
استظہار توفیق و مشیتِ باری پر فارسی زبان سی دل کی تمہید و تقریر اردو بنالایا رجا کہ ماجور ہون
صاف میری غرض ہی کہ سب ذاکر و سامعِ صاحبِ انصاف عرض حاجت کو نہ بہولین دیدہ
شنیدہ ہر مجلس کی ہنگام اجرِ تالیف و صلۂ طبع مین دعای مغفرت سی نام لین بی شایبہ سخن سازی ہے
قول سعدی شیرازی نظم بماند سالہا این نظم و ترتیب ز ما ہر ذرہ خاک افتادہ جائی غرض نقشیست
کز ما یاد ماند کہ ہستی را نمی بینم بقائی مگر صاحبدلی روزی برحمت کند در کار این مسکین دعائی قوله
مراد ما نصیحت بود و گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم قطعہ المولفہ باندہی کمر جو محض توکل پہ استوار

تقریظ و تاریخ طبع کتاب تصنیف نواب صاحب بہادر قدسی خطاب

سنتے خدای راکر ملی طاقتِ سخن ۔ آشفتگی سی خاطرِ مضطر کا تھا وہ حال جیسی خزان فسردہ کری غنچۂ چمن

مصروف سال و ماہ رہا فکر و ذکر مین ۔ تا دست و دل نی جمع کیا مخزنِ سخن اخبارِ ماتمِ شہدا ۱۲۸۵

چھپ چکا بصدق ۔ تا رستخیز ورد والم کا بڑہا چلن ۔ امید ہی عطا ہو صلہ نظم و نثر کا ۔ ناظم کا ہو یہ

لبالب بھری دہن ۔ درگاہِ مصطفیٰ و علی و بتولؑ سی ۔ ارشاد ہو قبول کری ربِّ ذوالمنن ۔ جب حسن و

امن پڑہتی رہین اس کلام کو ۔ تحسین ہو حسین کی راضی رہین حسن ۔ روزِ جزا جزا ہو شہہ کی چلون

کنج قبہ سی ۔ اشکِ عزا سی تر ہو مرادا من کفن ۔ تاریخِ طبع پونچھی فلک سی تو وی ندا

مطبوع حق تمام ہی یہ حال پانچ تن ۱۲۹۱	
تعریف ولی نعمت دام اقبالہ	

اس کتاب مستطاب کا خاتمہ ہوا عہد مین خسرو دارا دربان کی اور نسخہ انتخاب مطبوع ہو گیا زمان

ثروت مین سلطان والا شان کی ۔ وہ جناب کر آستانِ رفعت نشان پر سرورانِ دوران سجدہ کری ہین

اور مالک رقاب کہ ایوانِ عظمت بنیان شوکت و شہامت خادم و بردہ رہتی ہین تعداد اوصاف سی

خامۂ وہم و قیاس شکستہ سر و فضایل بیکران کی درج مین صفحۂ حواس عجز کا دفتر مراتب ملکداری مین

بیمثال اور مناقب شہریاری سی فرخندہ فال مہر سپہرِ فلکِ مجد و علا و مالکِ تاج و سریر فضلِ خدا

علم کی دانای رموز پنہان و آشکار علم سی لنگر کشتی تحمل و وقار سخاوت مین بابِ ہمت کی عقدہ کشا

شجاعت سی نصرت و فتح کی ناشر لوا ۔ قناعت مین فقر و توکل کی پادشاہ ۔ عدالت و نصفت مین

ضرب المثل ظل اللہ ۔ دولت و مکنت مین ابد مدت ۔ ہیبت و سطوت سی قضا قدرت حکمت مین

فرہنگ دانش و بینش فہم و عقل سی سر دفتر آفرینش مربع نشین مسند جاہ و جلال و صاحب تمکین

اریکۂ اقبال ۔ وارثِ ملک لازوال استحقاق مین حارث قوانین رفاہ آفاق مین ماحی سواد

ظلم و بدعت ۔ حامی و اعتضاد شرع و ملت ۔ مصر عزیزی مین یوسف جمال ۔ حبّذا سعید حمید خصال

تعریف نواب صاحب بہادر قیصر نواب خاتمۂ کتاب مستطاب

ناسورِ فیض و احسان فریدون فر سلیمان مکان انجم سپاہ کیوان بارگاہ قدوۃ السالکین
کہف الحاج والزایرین نواب کامیاب معلی القاب خورشید قباب ہلال رکاب امیدگاہ
عالمیان بندگان عالی دودمان حضرت محمد کلب علیخان بہادر لازالت
نیّرِ اقبالہٖ ساطعۃ و قمرِ اجلالہٖ طالعۃ جو اقلیم حشمت کی آبادی ناظم امور ہیں اور قدم
و سادۂ ایالت پر سلطان دار الریاستہ رامپور ہیں عمدۂ امانی و آمال کر آغاز و انجام سے
فدوی کا عین مدعا ہے ازدیادِ عمر و مال و منال حضور والا کی دعا ہے امید کہ جبتک دائرۂ
مرکزِ عالم پہ ذکرِ خاصانِ خدا مرسل بقا ہی مجلس عیش و عشرت بزم سلامتی میں خاطرِ اقدس کی برپا رہی
اس مرقعِ فضیلت و مصیبت خمسۂ النجبا کو نقش زینت ہیں کتابت میں دست و قلم نعیمی خوشنویس
اعجاز رقم کی جو عمادِ سعادت و رشید معظم ہیں خط نسخ و نستعلیق سے توام کی بصاحبِ سواد و فضل نقش
کاسب ہنر و کمال ہوش ہیں صنع صفا کار ہیں اصلاحِ سنگ ہوی خفی و جلی اہتمام سے باشندۂ
شہر بریلی کی ن شیخ عبد العلی صاحب مغفور عالی قدر گرامی منزلت شیخ حسن علیصاحب زادے قدرہ حسن منا
ساداتِ رفیع الدرجات شرافت و نجابت کی مثلی اخلاف میر صاحب علی مرحوم دو برادر نیک سیر
میر پرورش علی صاحب و میر آقا علی حفظہما اللہ وقد وقع الفراغ فی تاریخ بستم شہر مبارک رمضان سنہ ۱۲۹۱
بارہ سو نوی و ایک ہجری کو چھاپہ خانہ واقع دار الریاستہ مصطفی آباد رامپور میں پیرایۂ اختتام پایا اور حسب قانون بستم
سنہ ۱۸۶۷ عیسوی کی سرکار انگریزی میں جسٹری کرا کر ان صدر رثبت و مشہور خاص و عام فرمایا کہ حسّان مطبع
بی اجازت راقم چھاپنی کا قصد ن کریں کہ ارتکاب ممنوعات سے ہمیشہ محترز رہیں

والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء احمد المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ

العبد
خادم ذاکرین آل نبی ابن محمد علی

اکیسوین مجلس فضائل کار و جہاد سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء

جو ہوی قبول زبان پہ تاسف غمی رہی ثنای حسین، ارباب حزن وابتہال کو تازہ براعت استہلال سناؤن، ادر اصحاب اندوہ و ملال کو نئی تمہید اعمال سی رولاؤن کہ قطرۂ اشک باعرفت سیری نظر بہ رقت غفلت سی اور نم دیدۂ اہل محبت ثانی تسنیم و کوثر ہی مجرای بلاغت دعمان رحمت سی جستجو مین اسی دریا کی مانند عین ابصار نی پانی بھرا گفتگو پر اسی بحر صفا کی قلزم یقین کو موج مارتی دیکھا چشمۂ مضمون کی روانی زبان قلم پر گویا روح القدس کی تائید ہی منبع شیرین بیانی مین مداد العلماء افضل من دماء الشہداء کی آب در ناب بانٹدی ہی، طریق عبد و معبود کی شناخت اور حقیقت ملت مین ہر ذی شعور نی ادراک عقل سی جانا کہ صاحب حیات کو قواعد معاش و معاد جو فساد سی بچائین ضرور ہین اور او نکو من اللہ مانا اسواسطی کہ اپنی طرف سی ہر گروہ و قوم اگر قانون بنائین دوسری کو طاعت و معصیت مین ہمسری سی ممکن ہی خلاف کر جائین، لہذا پرداخت دین کو دنیا مین پہلا طبقہ ہی خدا کا بنایا سلسلۂ انبیاء و اوصیاء و اولیاء جو روز الست سی برزخ ہین درمیان خالق و مخلوق ارض و سما او نکی بعد صنف خلفاء و علماء کہ اہل ما انزل اللہ و مفسر ہین امر و نہی ما سوی کی اسمین داخل ہین واعظین و مدرسین کتاب و سنت ہر قسم فضلا کی لاکن زمرۂ سلاطین سی گلہ ہی پیغمبر و بادشاہ ایک ہی ہوتا جیسی ابو البشر آدم علیہ السلام اور کبھی نبی تابع ملک رہتا مثل ارمیا و یونس و دانیال و زکریا و یحیی علیہم السلام اور کسی وقت رسول کا فرمان بردار ہی کسری و قیصر و خاقان مانند حضرت سلیمان و نبینا صلوات اللہ حجت یزدان و مالک فرمان بنابران قاعدہ ویساہی گذرا بعینہ معاملہ امام زمان اور متعلق رہی تکلیف مردم درمیان توفیق قبول و حرمان، اما نجات دارین کو چشم بصیرت نے اولو الامر کی پیروی مین منحصر دیکھا اور خروج تحت حکم ہی وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا کی فہم و سمجھ نے فعل منتصر سمجھا اقدام اس وادی کو ہنگام ہود مقتدای حقیقی متابعت ضرور ہی اور طاعت کے سبیل تکمیل مین سوالفت حاضر و غائب اہم لنوز، پس ہم تم جو دوستی کا دعوی بنسبت اپنی پیشواؤں کی مقصود

اکیسوین مجلس فضائل بکاو شعراو بانی عزاو جماد الشہید علیہ التحیۃ والثنا

کہتی ہین اوسکی سند پر گواہِ صادق شادی کی خوشی غم کا الم موجود رکہتی ہین لاکن ولای اہلبیت و ذکرِ غم چار سبب درکار ہین کہ بدون اوسکی آغاز و انجام اسلام و ایمان و استحسان بیکار ہین اول ذکراشاعت دوسری سابقِ حق بنیاد تیسری سکان حمیت چوتہی خلوصِ عقیدت لہذا ہر واحد کا حدیث و روایت مین رتبۂ مقام اور اجرِ مالاکلام آیا ہی سبسے پہلی بڑا درجہ شعرا و مادحین نظم و نثر اور اوسکی قاریونکا احترام فرمایا ہی بشیر اللہ انام نی اپنا سعین و ناصر و یاور و محسن بتایا آمد و رفت مین تعظیم و تکریم و تحسین و آفرین بہلوی اعزاز مین بٹہایا سید اسمعیل حمیری ابی ہارون مکفوف عبد اللہ بن غالب فضیل بن عبد ابی عمارہ دعبل خزاعی جو خدمتِ حضرات مین آئی اور اپنی منظوماتِ نتیجۂ فکر و طبع زاد پڑہکی سنائی نقد و جنس و ملبوس خاص کی آلِ رسول سی انعام پائی اور اونکی ساتہہ جود و کرم سی جائزہ و صلہ دی کی جزای عقبیٰ کی وعدی بڑہائی ویساہی ہر معتقدی کو لازم ہی پیروی مین ہادیانِ طاہرہ کی عمل مین لانا ذاکری و شنوائی ذکرِ اہلبیت کی پاکیزہ گہر مین توقیر سی بٹہانا ترقیِ اعتقاد پر امداد پہنچائی تاکہ یہ چرچا روزِ حشر تک زیادہ ہوجائی بانیِ خیر کو ہر بندۂ خدا شاباش سنائی مؤید اسکی ملا دربندی کتاب اکسیر العبادت مین لاتی ہین قولِ نبی و امام علیہم السلام کو سند بناتی ہین فَاعْلَمْ اَنَّ الْاِحْسَانَ اِلٰی قُرَّاءِ الْمَرَاثِیْ وَ مُنْشِدِ الْاَشْعَارِ وَالذَّاکِرِیْنَ لِرِوَایَاتِ مَصَائِبِ اٰلِ مُحَمَّدٍ بِاَیِّ نَحْوٍ کَانَ ذٰلِکَ الْاِحْسَانُ مِنْ بَذْلِ الْاَمْوَالِ وَ اِهْدَاءِ الْاَشْیَاءِ النَّفِیْسَةِ اِلَیْهِمْ اِلٰی وَجْهِ الصِّلَةِ بدرستی کہ نسبتِ مرثیہ خوان و اشعار کہنی والونکی احسان کرنا ذاکرینِ روایاتِ مصایبِ آلِ رسول کی رعایت جس طرحسی ہو لازم جاننا بذلِ اموال و اہدا اشیاءِ نفیسہ جو ممکن ہو بطور نذر و صلۂ رحمت و جائزہ فکر اونکو دو وَاِکْرَامِهِمْ وَ تَبْجِیْلِهِمْ وَالتَّوَاضُعِ لَهُمْ وَ مَدْحِهِمْ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِمْ وَ حُبِّهِمْ بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ اکرام و بزرگ داشت اونکی تواضع کرنا تعریفِ کلام و ثنای صفت مین دل و زبان سی دوست رکہنا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِنَ الْاُمُوْرِ الْبَاعِثَةِ عَلٰی تَرْوِیْجِ قُرَّائِهِمُ الْمَرَاثِیَ وَالدَّاعِیَةِ اِلٰی کَثْرَةِ رَغْبَتِهِمْ

اکیسوین مجلس فضائل شعرا و مرثیہ خوان واہل نالہ وفغان اور تنہا بہا دسید الشہدا

فِيْهَا وَشِدَّةِ سَعْيِهِمْ فِي تَحْسِيْنِ الْقِرَائَةِ اور علاوہ اسکی جو باتین کہ رواج قرارت
مراثی مین باعث قدر افزائی ہون اور شدت رغبت وشوق سی او بجا لائین کہ اچہا پڑھنی پر باعث ہون
وَتَتَبُّعِ الْاَخْبَارِ وَالْآثَارِ لِتَعْيِيْنِ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللهُ وَيُحِبُّهَا رَسُوْلُهُ
وَاَوْصِيَائُهُ الْمَعْصُوْمُوْنَ تا وہ اخبار واحادیث وروایات صحیحہ کو ڈہونڈہین وہ مضامین فضیلت
مصیبت کو اپنی زبان بیان مین جلوہ دین یہ سب امور ایسی مقبول درگاہ احدیت ہین کہ خدا ورسول
دوست رکہین او اوصیا معصومین محبت والفت کا نتیجہ دین پیار کرین لاکن یہ کام ہی سلسلہ بندی اہل
اسکی اتمام پر ضروری ہی متفق ہونا چند اشخاص کا پہلی بانی عزا جو ذاکر کو خاطر داری سی بلائی دوسری قاری
شعر وانشا کہ خوب پڑہکی سنائی تیسری سامع واقعات جو روی خواہ صوت بکا بنائی چوتہی خادم ضروریات
کہ فرش بچہائی کہانا پکائی پانی پلائی او سوقت دیکہو فضائل عمل کو ثواب کیا ملتا ہی اور عطای رب غفور کو
رتبہ او نکا کسقدر بڑہتا ہی فِيْ خَبَرِ عَلْقَمَةَ عَنِ الْبَاقِرِ فِيْ حَدِيْثِ زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ يَوْمَ
عَاشُوْرَا مِنْ قَرِيْبٍ اَوْ مِنْ بَعِيْدٍ قَالَ روایت علقمہ مین حضرت باقر علیہ السلام سی حدیث
زیارت سید الشہدا مین آیا ہی جو زایر پاس تربت کی روز عاشورا پڑہی یا سلام دور سی کری فرمایا ہی
ثُمَّ يَنْدُبُ الْحُسَيْنَ وَيَبْكِيْهِ وَيَأْمُرُ مَنْ فِيْ دَارِهِ مِمَّنْ لَا يَتَّقِيْهِ بِالْبُكَاءِ عَلَيْهِ
وَيُقِيْمُ فِيْ دَارِهِ الْمُصِيْبَةَ بِاِظْهَارِ الْجَزَعِ عَلَيْهِ پہر امام حسین علیہ السلام پر نوحہ گر
ہوکی بیتابانہ روتا ہی اور جو گہر کی لوگون سی رونی کا پرہیز نرکہتا ہو اونکو رقت وزاری کی
واسطی کہی تا سامان عزا مصیبت کو پہیلائین خاص آل عبا کی حال مین جزع وفزع سی آنسو بہائین
وَلْيُعَزِّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِمُصَابِهِمْ بِالْحُسَيْنِ ایک دوسری کو ماتم پرسا دین سانحہ امام
حسین علیہ السلام پر سوگوار باہم اشکبار ہین وَاَنَا ضَامِنٌ لَهُمْ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَلَى اللهِ
تَعَالٰى جَمِيْعَ ذٰلِكَ يَعْنِيْ ثَوَابَ اَلْفَيْ حِجَّةٍ وَاَلْفَيْ عُمْرَةٍ وَاَلْفَيْ غَزْوَةٍ مِنْ ضَامِنِ ہون

اگر یہ آداب ماتم سب عمل مین لائین بہت حسنات یعنی ثواب دو ہزار حج اور دو ہزار عمرہ اور دو ہزار
غزوہ پائین قُلتُ اَنتَ الضَّامِنُ لَهُم ذٰلِكَ وَالزَّعِيمُ قَالَ اَنَا الضَّامِنُ وَالزَّعِيمُ
لِمَن فَعَلَ ذٰلِكَ راوی ناقل ہی یعنی عرض کی اس اجر ملنی پر آپ کفیل ہوتی ہین جواب دیا مین ذمہ دار
ہون اونکی جزا کا رہ لائین اور جو روتی ہین قُلتُ وَكَيفَ يُعَزِّي بَعضُنَا بَعضًا قَالَ تَقُولُ
علقمہ ناظم ہی مینی پوچھا کیونکر تعزیت ادا کرین فرمایا کہی تو یہ قول حزن و ملال کو با چشم تر عَظَّمَ
اللّٰهُ اُجُورَنَا وَاُجُورَكُم بِمُصَابِنَا بِالحُسَينِ وَجَعَلَنَا وَاِيَّاكُم مِنَ الطَّالِبِينَ
بِثَارِهٖ مَعَ وَلِيِّهِ الاِمَامِ المَهدِيِّ مِن اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيهِمُ السَّلَامُ اگر دوسرا بھی ان
کلمات سے گویا ہو تو اجر و ثواب مضاعف عطا ہو وَاِنِ استَطَعتَ اَن لَا تَنتَشِرَ يَومَكَ فِي
حَاجَةٍ فَافعَل فَاِنَّهٗ يَومٌ نَحِسٌ لَا تُقضٰى فِيهِ حَاجَةُ مُؤمِنٍ اور ہرگاہ ممکن ہو کی تو اس دن کو طلب
حاجت مین صرف نکرنا کہ مراد مومن نہین ملتی نحس اور برا ہجا تا رہنا وَاِن قَضَيتَ لَم يُبَارَكْ لَهٗ
فِيهَا وَلَا يَرٰى فِيهَا رُشدًا کبھی مبارک نہ ہوگا اگر کوئی مطلب بھی نکلا خیر و خوبی نہ دیکھی کا ہر گز سوای
کار عزا و بکا وَلَا يَدَّخِرَنَّ اَحَدُكُم لِمَنزِلِهٖ فِيهِ شَيئًا فَمَن اَدَّخَرَ فِي ذٰلِكَ اليَومِ شَيئًا
لَم يُبَارَكْ لَهٗ فِيمَا اَدَّخَرَ وَلَم يُبَارَكْ لَهٗ فِي اَهلِهٖ نہ فراہم کرنا اور نہ خریدکی دہرنا اوس روز
کوئی چیز مصارف سی گہر کی پس جسنی ایسا کیا اچہا نہ ہوگا اوسی اور نہ واسطی عیال بھر کی فَاِذَا فَعَلُوا
ذٰلِكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُم ثَوَابَ اَلفِ حَجَّةٍ وَاَلفِ عُمرَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ جب یون سب کو
بجا لائین تو اللہ لکھی حسنات اونکی نام مین ساتھ پیغمبر خدا کی جو کئی ہون ہزار حج و ہزار عمرہ و اسلام
وَكَانَ لَهٗ كَثَوَابِ كُلِّ نَبِيٍّ وَرَسُولٍ وَصِدِّيقٍ وَشَهِيدٍ مَاتَ اَو قُتِلَ مُنذُ خَلَقَ
اللّٰهُ الدُّنيَا اِلٰى تَقُومَ السَّاعَةُ اور اجر ملین گی اوسکو مانند ثواب ہر نبی و رسول و صدیق و شہید
راہ خدا کا فوت ہوا ہو یا قتل کیا گیا ہو ابتدای دنیا سی تا روز جزا وَفِي خَبَرٍ مُسمِعٍ عَنِ الصَّادِقِ

اکیسوین مجلس فضیلت اہل بکا ورو حوض اور کوثر کی شنا وجہاد سید الشہدا

فی حدیث قال افما تذکر ما صنع بہ یعنی الحسین قلت بلی اخبر سننع مین حضرت صادق
مذکور ہی کہ ایک دن جناب نی پوچھا آیا جرجا کرتا ہی تو اوس واقعہ کا جو مشہور ہی یعنی امام حسین علیہ
السلام کا سانحہ شہادت مینی عرض کی بہت زبان پر لاتا ہون وہ مصیبت قال الجزع قلت
ای واللہ واستعبر لذلک حتی یری اھلی اثر ذلک علی فرمایا رقت وزاری ہی آیا
شور مچاتا ہی مینی کہا اسقدر بیقرار رونا ہون کہ اثر حزن وملال اہل وعیال کو معلوم ہوتا ہی فامتنع
من الطعام حتی یستبین ذلک فی وجھی شدت غمسی غذا نہین بہاتی ہی بہوک پیاس
چہرہ پر ماتم کی اوداسی چہاتی ہی فقال رحم اللہ دمعتک اما انک من الذین یعدون
من اھل الجزع لنا والذین یفرحون لفرحنا ویحزنون لحزننا بولی تیری شک
اللہ رحمت بہیجی اور توفیق نیک زیادہ عطا کری یہ جان لی کہ تو شمار ہوگا اونمین جو لوگ ہمارا ساتہہ دیتی
ہین سرور مین خوشحال اور حزن سی پر ملال رہتی ہین اما انک ستری عند موتک حضور
ابائی لک ووصیتھم ملک الموت بک وما یلقونک بہ من البشارۃ ما تقر بہ
عینک قبل الموت واقف ہو کہ اپنی وقت مرگ مین دیکہی گا میری آبای طاہرین کو جو بالین
تیری آئین گی ملک الموت کو پاسداری ورعایت مین سفارش فرمائین گی انواع رحمت ومہربانی کی ایسی
بشارت پہنچائین کہ اوکی وصول مین دل ٹہنڈا روشن آنکہین ہوجائین وان ملک الموت
ارق علیک واشد رحمۃ لک من الام الشفیقۃ علی ولدھا بدرستی کہ قابض ارواح
تیری اوپر سب سی زیادہ مصروف عنایت رہیگا جیسی پسر کو ماں پیار کری اوس نسبت سی بیشتر شفقت
کریگا ثم استعبر واستعبرت معہ الی ان قال وما بکی احد رحمۃ لنا ولما لقینا
الا رحمہ اللہ قبل ان تخرج الدمعۃ من عینیہ بعد ازان حضرت صادق علیہ السلام
گریان ہوی اور مین اتنا رویا کہ آنسو منہہ پر بہی پہر فرمایا ہماری دکہہ اور غمکی لیی کوئی رقت نہین کرتا ہی

وصلی علیہ وروی جابر عن الباقر علیہ
السلام عن امیر المومنین علیہ السلام قال لقد
تعجبت یوم بدر من جراۃ القوم وقد قتلت
الولید بن عتبۃ اذ اقبل علی حنظلۃ بن
ابی سفیان فلما دنی منی ضربتہ بالسیف
فسالت عیناہ ولزم الارض قتیلا وقتل
بن الاسود والحارث بن زمعۃ وعمیر بن عثمان
بن کعب بن تیم عم طلحۃ بن عبید اللہ وعثمان
نوی طلحۃ وھم ستۃ وثلثون رجلا فقتل
حمزۃ بن عبد المطلب شیبۃ بن ربیعۃ بن عبد
والاسود بن عبد الاسد المخزومی

اکیسوین مجلس فضیلت اہل بکا ور ورود حوض اور کوثر کی ثنا وجہاد سید الشہدا

الایہ کہ بہلی اشک کلنی سی آنکھو کی مستحق رحمت ہو رہتا ہی فَاِذَا اَسَالَ دُمُوْعَهٗ عَلٰی خَدِّهٖ فَلَوْ

اَنَّ قَطْرَةً مِنْ دُمُوْعِهٖ سَقَطَتْ فِیْ جَهَنَّمَ لَاَطْفَاَتْ حَرَّهَا حَتّٰی لَا یُوْجَدُ لَهَا

حَرٌّ پس جب سیر شک اوسکی رخسارون پر جاری ہو جاتی ہین اگر ایک قطرہ اوسکا آتش دوزخ مین گری

سوز نار کو ایسا بجہا دی کہ پہر گرمی کو نہ پائین وَاِنَّ الْمُوْجَعَ قَلْبُهٗ لَنَا لَیَفْرَحُ یَوْمَ یَرَانَا عِنْدَ

مَوْتِهٖ فَرْحَةً لَا تَزَالُ تِلْكَ الْفَرْحَةُ فِیْ قَلْبِهٖ حَتّٰی یَرِدَ عَلَیْنَا الْحَوْضَ تحقیق کہ ہماری واسطے

جو دل پا رغم اوٹہا ئیگا مرتی وقت ہمکو بالین پر دیکہنی سی خوش ہو جائیگا اوس فرحت کو مدام اپنا

ہمدم پائیگا یہان تک جو ہماری حوض کوثر کی پاس خرم وخندان آئیگا وَاِنَّ الْکَوْثَرَ لَیَفْرَحُ

بِمُحِبِّنَا اِذَا وَرَدَ عَلَیْهِ حَتّٰی اَنَّهٗ لَیُذِیْقُهٗ مِنْ ضُرُوْبِ الطَّعَامِ مَا لَا یَشْتَهِیْ اَنْ

یَصْدُرَ عَنْهُ جب ہمارا محب لب کوثر جائیگا وہ خوشی وسرور مین لہرائیگا تاکہ دوست

اہلبیت جام سازگار سہی لگائیگا ہر طعام وشراب مرغوب کا مزہ اوسمین اوٹہائیگا یَا مِسْمَعُ

مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا وَهُوَ فِیْ بَرْدِ الْکَافُوْرِ وَرِیْحِ الْمِسْكِ

وَطَعْمِ الزَّنْجَبِیْلِ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَلْیَنُ مِنَ الزُّبَدِ وَاَصْفٰی مِنَ الدَّمْعِ وَاَذْکٰی

مِنَ الْعَنْبَرِ ای مسمع جسنی آب کوثر کا ایک جرعہ پیا کہبی نہو گا بہوکا اور پیاسا وہ پانی سردی مثل

کافور وخوشبو مانند مشک مزہ دار جیسی زنجبیل شہد سی بڑہکی شیرین مکہن سی نرم تر اشک چشم عاشق سی

صاف ولطیف عنبر سی زیادہ معطر یَخْرُجُ مِنْ تَسْنِیْمٍ وَیَمُرُّ بِاَنْهَارِ الْجِنَانِ تَجْرِیْ عَلٰی

رَضْرَاضِ الدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ اوسکا پانی چشمہ تسنیم سی نکلتا ہی نہرون مین جنت کی ملتا

در ویاقوت پر لوٹتا چلتا ہی فِیْهِ مِنَ الْقِدْحَانِ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ پیالی کہی مین

عمدہ اوسکی بالای کنار کنتی مین حد نجوم سی کہین بی شمار یُوْجَدُ رِیْحُهٗ مِنْ مَسِیْرَةِ اَلْفِ

عَامٍ ہزار برس کی راہ سی اوسکی خوشبو آتی ہی مشام جان کو روایح خلد مین بساتی ہی قَدَحَانُهٗ

اکیسوین مجلس فضائل حوض کوثر و تشبیہ ذبح امام حسن وشبر

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَلْوَانِ الْجَوَاهِرِ وہ قدح چاندی اور سونی کی بنی اقسام جواہر

قدرتِ صانع سی جڑی ہین یَفُوحُ فِی وَجْہِ الشَّارِبِ مِنْہُ کُلُّ فَائِحَۃٍ حَتّٰی یَقُوْلُ الشَّارِبُ

مِنْہُ لَیْتَنِی تُرِکْتُ ھٰھُنَا لَااَبْغِیْ بِھٰذَا بَدَلًا وَلَا عَنْہُ تَحْوِیْلًا پینی والی کو ہر طرح کی

بو باسین اتنی جانفزا ملین کہ دل سی کہی مجہی کاش کہ یہان رہنی دین اور دوسری جگہ نہ بدلین

پس ای مدہوشانِ پیمانہ ولا و جرعہ نوشانِ خمخانہ صدق وصفا جو شاکلِ اوس مستِ بزمِ الست کا

جو بدام پیالہ چشم کو می رقت سی چہلکائی اور مرحبا ایسی شاہد پرستِ صدر نشست کا کہ دائرہ بیخودی

حزن وغم کو لبالب چڑہائی جو سبوکشِ خوناب جگر ساغرِ کوثر کا خواہان ہو مینای ابتہال سی قلقل نوحہ

نالہ بلند کری اور تنگ چشمِ شوربای بصر جو کزک سی طالبِ نعماتِ جنان ہو کبابِ دل وجان کو آتشِ

ملال پہ گرم و سوزان دہری بطر کیف دورِ عزا مین دست افشانی ماتم سی کوتاہی کو خمارِ غفلت جانو

اور نشہ زندگانی دنیا کو واسطی ہنگامی سرجوشِ بکا کی غنیمت پہچانو اگر جام ساقی حوض کو پیا چاہو

تو زلالِ اشک بہاو اور قدحِ سیم و زر کی ہر گاہ جستجو رکہو تو حالِ شیون وفغان لاو ایسی تشنہ دہن کی

پیاس پر شیشہ صبر سنگِ جزع وفزع سی توڑ دو کہ خنجر کی دہار سی سیراب کیا گیا اوس خستہ تن کی عطش پر

دردِ درد کو نہ چہوڑو کہ جسی سنانِ اجل نی سرشار کرنی کو دمِ تیغ کا آب دیا گلا کٹنی کی وہ صورت کہ

چشمِ روزگار نی شل اوسکی نہ دیکہی لاشہ بی سر کی تڑپنی مین ایسی مصیبت کہ سمعِ لیل ونہار نی کبہی نہ سنی

اِنَّ کَلَامَ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی رِوَایَتِ رَیَّانَ بْنِ شَبِیْبٍ فِیْ تَشْبِیْہِ ذَبْحِہٖ

عَلَیْہِ السَّلَامُ بِذَبْحِ الْکَبْشِ اُمُوْرًا اُخَرَ عِنْدَ الْقَصَّابِیْنَ الذَّابِحِیْنَ مَاْخُوْذٌ مِّنَ الشَّرْعِ

جیسا کہ حدیث امام رضا صلواۃ اللہ علیہ مین ریان بن شبیب سی تشبیہ ذبح کا ذکر آیا ہی بہر جہ ہوتی

ہین قربانی گوسفند کی مانند مظلوم کربلا کا ماجرا فرمایا ہی لاکن حیوان کشی مین قصابون کی صنف نی

دستور مقرر کئی ہین کہ وہ ضابطی احکام شریعت سی ماخوذ ہوی ہین وَ ذٰلِکَ مِنْ تَحْدِیْدِ الشَّفْرَۃِ

ما بعث الله رسول الله ص فقالت الاعراب
لا عشور وكان سيدهم واشجعهم فقال
محمد وقد افرد من بين اصحابه حيث ان غوث
باصحابه ثم يمشي فقتله فاختار سيفا من
سيوفهم صارما ثم اقبل يمشي لا غير السيف
حتى قام على راس رسول الله صلى الله عليه
واله بالسيف مشهرا فقال يا محمد من يمنعك
مني اليوم قال الله ودفع جبرئيل عليه السلام
في صدره فوقع السيف من يده فاخذه
رسول الله ص وقام على راسه فقال من يمنعك مني
قال لا احد وانا اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله

فنزلت هذه الآية يا ايها الذين آمنوا اذكروا نعمة الله عليكم اذ هم قوم ان يبسطوا اليكم ايديهم فكف ايديهم عنكم الآية

لم يغنها التي كانت تنال الى الناس
حين كان من وقعة بدر فلما كان [illegible] الطرفين
العراق وانا صاحبه وان حلاس بن حيان [illegible] الطريق
فقال له فرات بن حيان [illegible] الحيرة
فاصاب [illegible] الرجال [illegible]

اکیسوین مجلس تشبیہ ذبح سے شہید بکا اور جہاد سید الشہدا

وَعَدَمِ اَدَائِنِهَا لَهٗ اَیْ لِلْمَذْبُوْحِ مِنَ الْکَبْشِ وَغَیْرِہٖ اون امور ضروری سے اول یہ کہ چھری تیز و بران ہوا اور اوسکو دنبا وغیرہ مذبوح نہ دیکہی جو اسان ہو وَسُرْعَۃِ الْقَطْعِ وَعَدَمِ تَحْرِیْکِہٖ وَ لَا جَرُّہٗ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی اٰخَرَ ہا ہتہ کا چھکا نہ دینا اور ٹکڑا کا جلدی پہیرنا ایک مقام سے کاٹ لینا پھر دوسری جا گلی کو نہ ریتنا وَسَوْقِہٖ اِلَی الْمَذْبَحِ بِرِفْقٍ وَاَنْ یُشَمِّرَ السِّکِّیْنَ بِقُوَّۃٍ وَیُجِدُّ فِی الْاِسْرَاعِ لِیَکُوْنَ اَوْحٰی وَ اَسْہَلُ بکری ہی کو سلائخ میں سیاسے ہنکائی چھری حلقوم پر سرعت سے پھرائی اور گوشت و پوست کو صدمہ کشش نہ پہنچائی قوت و سکت سے اوسکی صرف مین لائی تا سہولت سے جانور ذبح یا قربانی ہوجائی وَعَرْضُ الْمَاءِ عَلَیْہِ قَبْلَ الذَّبْحِ لاکن پہلی اوسکو دانہ کہلائی پانی پلائی حیوانِ بی زبان کی بہوک پیاس مٹائی اب تصور کرو سامعینِ بزمِ عزا کہ سید الشہدا پر مقتلِ کربلا مین کیا گذرا رفقا و برادر و فرزند باری باری روبرو ماری جاتی تہی تپتی خاک پر جان دینی مین خون سے نہاتی تہی بہوک ایسی کہ تین وقت غم کہایا غذا نہ ملی پیاس اوسقدر کہ تالو سے خشک زبان لگی ہوی علاوہ وفورِ جراحت سے تمام بدن چور ایسا زخمی جب زین سے گری اوسکی صدمی کا کیا ٹہکانا ایک ذبح کی خولی و سنان و شمر تین قاتل ہر ایک اپنی حربی سے کرتا تہا گہایل زیادہ ایذا دینی کو شاہرگِ حلقوم پر خنجر نہ پھرایا قفا سے بارہ ضربِ جفا مین گردن کاٹی لہو بہایا خاک و خون آلودہ سر کو نیزۂ جفا پر بلند کیا پیکرِ پاش پاش کو عریان و بی وارث دہوپ مین ڈالدیا قاعدہ ہی جو مقتول ہو اوسکی لاش اوٹہاتی اور دفناتی ہین اگر مجرمِ شرعی و گنہگار مارا جائی تو بہی غسل و کفن سے محروم نہین کہتی قبر مین چہپاتی ہین واے وائی اوسکی عوض جسمِ شریف پر گہوڑی دوڑائی گوشت و پوست کی ہمِ ستور و نعلِ مرکب سے پرزی اوڑائی اس واقعۂ کربلا سے زبانِ بیان ذاکر و نکی لال ہی اندوہ و رقت گلوگیر سینۂ صبر و توان پا مالِ ملال ہی کاش ہم تم غلامانِ مولا وہان حاضر ہوتی غریبِ کربلا کی قدمون پر حمایت و نصرت مین جان کہوتی

ان ذلك العير من صفوان بن امية
وانهم قد علموا العير الى رسول الله صلى الله
عليه وآله واسيروا اسيرا فاسلم
كان فرات بن حيان اسيرا [illegible]
من القتل ثم كانت غزوة بني قينقاع
يوم السبت النصف من شوال على راس
عشرين شهرا من الهجرة وذلك انهم [illegible]
الله وجمعهم [illegible] قال
اليهود احذروا من الله مثل ما نزل
بقريش من قوارع الله فاسلموا فانكم قد
عرفتم نعتي وصفتي في كتابكم فقالوا [illegible]
[illegible]
انا خلاقهم فكادت تقع بينهم المناجزة
ونزلت فيهم قد كانت لكم آية في فئتين
التقتا الى قوله تعالى لاولي الابصار
ان رسول الله صلى الله عليه وآله حاصرهم
ستة ايام حتى نزلوا على حكمه فقام
عبد الله بن ابي فقال يا رسول الله
موالي وحلفائي وقد منعوني من
الاحمر والاسود ثلاثمائة دارع واربعمائة
حاسر تحصدهم في غداة واحدة اني والله
لا آمن واخشى الدوائر وكانوا حلفاء
الخزرج دون الاوس فلم يزل يطلب فيهم
حتى وهبهم له فلما رأوا ما نزل بهم
من الذل خرجوا من المدينة ونزلوا
درعات ونزلت في عبد الله بن
ابي وناس من بني الخزرج يا ايها
الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود
والنصارى اولياء الى قوله

اکیسوین مجلس واقعہ کربلاسی آگاہی فاطمہ زہرا و جہاد سید الشہدا

تا فوزِ شہادت کو پلتی داریں مین یاورانِ اہلبیت کہلاتی۔ تمہید ثانی ای اہلِ شعور و نوا خوشا حال تمہارا
کر رتبہ دوستی آلِ عبا کا پایا ہی اور دنیا مین پیروی عترتِ رسولخدا سی وسیلہ آمرزش عقبیٰ کا ہاتھہ آیا ہی
محبت کی نشانی ہی اپنی مولا کی محنت پر دل سی رونا علامتِ ادای حق غلامی ہی آقا کی مصیبت مین
جان کہونا جو مومن شبیر کا ماتم برپا کری یا درِ فاطمہ زہرا ہی جو مسلم تعزیۂ غریب کربلا مین مصروف رہے
ناصرِ علی مرتضیٰ ہی۔ نوحہ و نالہ کرو اوس مظلوم بیکس کی مجلس عزا مین جسکی لاش پر کوئی رونی والا نتہا
شیون سی خاموش نہو مسافر بینوا کی محفل بکا مین کر اوسکا جنازہ بیدفن و کفن پڑا رہا سینہ و سر پیٹو
اوس جسم ناز پرور کی واسطی جسکی پشت اور پہلو کو نعل سمند جفا سی روندا سلسلہ رقت مین بیٹھو
شہید بیسر کی خاطر جسکی عیال کو لوٹ کی پردیسی باہر نکالا اور اسیر کیا حسین علیہ السلام کی تشنہ
چشمہ چشم سی اشک دمبدم بہاو شاہِ دین کی بہوک اور صبر پر حسرت سے غم کہاو یاد مین طوق و زنجیرِ زین العابدین کی
شور و غل مچاو واسطی دربدری عترتِ یاسین کی سر پر خاک اڑاو ای مومنو یہ عہد و ذکرِ شہادتِ امام
حسین علیہ السلام کا ہماری اور تمہاری نام ازل سی لکہا ہی اس خدنگی شرافت کو حضرتِ رسالت نے
اپنی عہد مین قبولِ خدا سی کہا ہی مَروِیٌّ فِی الْمُنْتَخَبِ الْعُزَیِّ لَمَّا اَخْبَرَ النَّبِیُّ اِبْنَتَہٗ
فَاطِمَۃَ بِقَتْلِ وَلَدِہَا الْحُسَیْنِ وَ مَا یَجْرِیْ عَلَیْہِ مِنَ الْمِحَنِ کتاب منتخب فخری مین سند معتبر
سے یہ روایت کی ہی کہ جب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فاطمہ زہرا کو شہادتِ امام حسین علیہ السلام
اور جو مصائب اونپر گذرینگی خبر دی ہی بَکَتْ فَاطِمَۃُ بُکَاءً شَدِیْدًا تو سیدۃ النساء بہت بیقرار و
نالان ہوئین اور زار زار کی روئین وَ قَالَتْ یَا اَبَتِ مَتٰی یَکُوْنُ ذٰلِکَ قول خدا نی یعنی
کہ ای بابا یہ سانحہ جانگزا کب گذریگا اور میری نخل تمنا پر یہ حادثہ کس دن آئیگا فَقَالَ فِیْ زَمَانٍ
خَالٍ مِنِّیْ وَ مِنْکِ وَ مِنْ عَلِیٍّ وَ مِنْ حَسَنٍ رسولخدا نی ارشاد کیا وقت یکسی جان لو کہ اوس
زمانی مین تم اور مین اور علی اور حسن کوئی باقی نہو۔ فَاشْتَدَّ بُکَاؤُہَا یعنی فاطمہ کی رقت و گریہ

اکیسوین مجلس واقعہ کربلاسی آگاہی فاطمہ زہرا وجہاد سید الشہدا

زیادہ ہوئی اور دلکو تاب صبر وشکیبائی نرہی وَ قَالَتْ یَا اَبَتِ فَمَنْ یَبْکِیْ عَلَیْہِ وَمَنْ
یَلْتَزِمُ بِاِقَامَۃِ الْعَزَاءِ لَہٗ یعنی اے پدر بزرگوار پس میری فرزند کی مصیبت پرکون روئیگا اور جب ایک
عزیز باقی نرہا تو اوسکی تعزیت مین کون مصروف ہووےگا فَقَالَ النَّبِیُّ یَا فَاطِمَۃُ اِنَّ نِسَاءَ
اُمَّتِیْ یَبْکِیْنَ عَلٰی نِسَاءِ اَھْلِ بَیْتِیْ وَ رِجَالُھُمْ یَبْکُوْنَ عَلٰی رِجَالِ اَھْلِ بَیْتِیْ فرمایا
سید دوسرائی ایفاطمہ بیقراری مت کرو خاطر جمع رکھو ہرگاہ تمہارا پیارا بیٹا حسین درجہ شہادت پائیگا
اور اوسپر عزاو شیون کا موسم آئیگا تب گروہ سعادت پژوہ مین میری امت مرحومہ سی ایسی لوگ
پیدا ہوونگی کہ اوسکی عورات مصائب بانوان اہلبیت کی اور مردنوائب رجال پردن رات روئینگی
مناسب مقام ہی کہ مخبر صادق اگر فرماتی اپنی بضعہ طاہرہ کو زبان حال مین سمجھاتی وہ اشخاص
مثل مادر پسر مردہ نوحہ وبکا کرنگی لباس ماتم پہنی اندوہناک گریبان چاک کرینگی اپنامال عزاداری کے
لئی بامید ثواب صرف مین لائینگی شریک مجالس غم کو سردپانی پلائینگی اچھی کہانی پکاکی کھلائینگی
ایام محرم اور صفر کو روتی پیٹتی حال سوگوارمین سر گذشت محنت کو پڑہینگی وَ یُجَدِّدُوْنَ
الْعَزَاءَ جِیْلًا بَعْدَ جِیْلٍ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ ہمیشہ ایک قوم کی بعد دوسری اس رسم نالہ وآہ کو
ہرسال تازہ کرتی رہینگی نظر محبت ودوستی سی ہماری اس طریقہ ابتہال کو نچھوڑینگی یہ سلسلہ محشر تک
چلاجائیگا اسباب مزاحمت سی ہرگز انقطاع نہ پائیگا فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ تَشْفَعِیْنَ
اَنْتِ لِلنِّسَاءِ وَ اَنَا اَشْفَعُ لِلرِّجَالِ جب روز قیامت آئی تم عورات کی شفاعت کرنا مین
واسطی مردونکی آمرزش چاہونگا وَ کُلُّ مَنْ بَکٰی مِنْھُمْ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ اَخَذْنَاہٗ
بِیَدِہٖ وَ اَدْخَلْنَاہُ الْجَنَّۃَ پس دنیا مین جو سوا ہوگا مصائب حسین پر اوسکا ہاتھہ ہم اور تم پکڑینگی
اپنی ہمراہ بہشت عنبر سرشت مین بیحساب داخل کرینگی یَا فَاطِمَۃُ کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
اِلَّا عَیْنٌ بَکَتْ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ ای فاطمہ یوم جزا ساری آنکھوں کی آنسو ڈبڈبائی ہونگی

اکیسوین مجلس واقعہ کربلا سے آگاہی بتول عذرا و جہاد سید الشہدا

مگر وہ چشم کہ جسنی مظلومی حسین پر اشک بہائی ہوگی وَ کُلُّ مَنْ بَکیٰ مِنْهُمْ عَلیٰ مَصَائِبِ الْحُسَیْنِ

فَاِنَّهَا ضَاحِکَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِیْمِ الْجَنَّةِ جس دیدہ غمدیدہ کی سرشک حسرت بہی ہون

اوپر مصایب امام حسین کی وہ مسرور و خندان ہوگی پانی سی نعمات جنت اور چین کی اس حدیث

حسن کو سنکی لازم ہی کہ موالیان علی علیہ السلام غم والم حسین پر شیون و بکاسی مجبور ہاین اور دوستان

جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ کو چاہیی ماتم و سوگ فرزند مین ہوا داری فاطمہ زہرا سی قصور نکرین

نظم لمولفہ ای حاضران باخرد و صاحبان ہوش ترک ادب ہے بزم عزا مین جو ہو خموش ماتم سے

شاہ دین کی شیون وہ چاہیی تا عرش جای غلغلہ آہ کا خروش طوفان نوح اشک سی اپنی اوٹھائی

ہو آستین نوحہ مین روز جزا کا جوش جب حال کربلای معلی بیان ہو غمناک و اشکبار کرو او سکو دل سے

گوش اشعار ناظم ایسی ہوی سوز و درد کی تحسین و مرحبا کا صلہ دیتا ہی سروش

استغاثہ سید الشہدا و امداد بیمار کربلا و شہادت علی اصغر و جہاد امام تشنہ جگر

معاونان مجلس مصیبت و غم و موالیان طفل بیرشک اندوہ ماتم شہیدان تیر آہ و نالہ جانفرسا

و غازیان معرکہ امتحان کرب و بلا و بخون طپیدگان عرصہ حسرت و ملال و پردہ دریدگان خیمہ زاری و

ابتہال سانحہ درد و محنت نوبادہ حضرت رسالت کو زبان رقت سی یون روایت کرتی ہین کہ

جب روز عاشورا لشکر خدا صدق و صفاسی راہ وفا مین کام آیا اور سب زمرہ انصار و اقربای سید الشہدا نی

منزل قربانگاہ مین مقام پایا کشور بیکسی مین شاہ کربلا یکہ و تنہا باقی رہی اور ہجوم حسرت و یاس مین

سپاہ ابتلاسی ملاقی ہوی وقت زوال آفتاب ہرگاہ قریب آیا تو غریب دشت بلا پر سحاب ظلم و

جور چہایا ثُمَّ الْتَفَتَ الْحُسَیْنُ عَنْ یَمِیْنِهِ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا مِنَ الرِّجَالِ او سدم امام حسین علیہ

السلام نی اپنی دہنی طرف کو رخ کیا سوای زخمہای کاری کی کوئی ہمدم دکہائی نہ دیا وَ الْتَفَتَ

اکیسوین مجلس خروج سید سجاد و اولاد والد پر او شہادت علی اصغر و جہاد امام تشنہ جگر

عن یسارہٖ فلم یر احدًا پھر جانب یسار سے پھیرا وہان بھی بغیر از افغانِ الحرم ایک بیٹی اور
بھائی کا پتا نہ ملا عرصہ دو پہر مین نیرنگی زمانہ کی اسقدر صدمات پی درپی سہنی لکہا ہی کہ شدتِ غم سی
محاسن شریف کی بال سفید ہو گئی اپنی ناچاری اور گرفتاری پر آہ و زاری کی، بالِ شہادت سی
لقای پروردگار پر طیاری کی واقعی اوس پدر کی آنکھون مین کیونکر نہ اندھیرا چھایا جسکا نورِ نظر
مانندِ علی اکبر شبیہِ پیغمبر مارا جائی کیون نہ قد برادر غیرت سرو و صنوبر کی کمر خم جسکی پشت و پناہ
شالِ عباسِ علمدار کی ہاتہ قلم او پنجۂ ستم سی منہدم ہو کس طرح وہ خستہ تن رقتِ قلب سی آشفتہ و
پریشان ہو کی اشک نہ بہائی جسکا بھتیجا گیسوون والا قاسم ناشاد کفِ حیات مین لہو کی مہندی
لگائی اندیشۂ اسیری و عریانی مین بیٹی اور بہن کی اساسِ توکل کو برقرار رکھنا دشوار تھا فکرِ ننگ
ناموس اور قیدِ فرزند بیمار مین پابندِ سلسلہ تحمل ہونا کار سید ابرار تھا قربانِ حوصلۂ صبر و شکیبائی
امام حسین علیہ السلام جان فدای مظلومی و بینوائی سلطانِ مشرقین صبح سی نصف النہار تک بہتر
تنِ انیس صحابہ و وفادار کا بدنِ صد پارہ میدان سی دروازۂ خیمہ پر فراہم کرنا اٹھارہ برادر و عزیز کی
لاشونکو خاک و خون مین مثلِ گوسفندِ قربانی بالای ہم دیکھنا اور الم سہنا میدان مین اکیلی با جسمِ خون چکان
کہڑی تکبر کرتی چار طرف سی کمانِ ستم کی تیر جان ستان کہوٹی اور سوار چڑہتی فخرج علی بن الحسین
زین العابدین وکان مریضًا لا یقدر ان یقل سیفہ ملاحظہ گرفتاری سید الشہدا
آسمان و زمین کو بیقراری تہی ہر گوشۂ زمینِ عصمت سرا مین ایک خاتون مشغولِ زاری تہی صدای
نالہ و فغان سنکی علی بن حسین زین العابدین علیہما السلام دیدہ پر آب ہوی ہر چند مرضِ اسہال مین
بہت بیحال اور ضعف سی بیتاب تہی بہوک پیاس کی کثرت سی ہاتہ پانون کانپتی تہی بیماری کی صدمے سی
سر پہرا تو آتی تہی نقاہت مین کہڑا نہین ہوا جاتا تہا ناتوانی سی قبضۂ تلوار کا چہٹا پڑتا تہا
نہ ہونی سی دوا کی رنگ زرد چہری پر اوداسی چھائی ہوئی دلمین سو طرح کی درد اس حال مین بابا کی

عنہ عندی منہ وابتم ولی الی
اخبرنی انہ قتل محمدًا وانت صدق
فقال ابو سفیان لعلی ان ابن قمیۃ
صلی اللہ علیہ و آلہ واللہ فقال نعم
فی قاتل ہذا الشہر فقال رسول اللہ
ان میعاد ما بیننا و بینکم موسم بدر
قتلاکم مثلۃ واللہ ما امرت ولا نہیت

اکیسوین مجلس خروج سید سجاد و امداد والد پاور شہادت علی اصغر و جہاد امام تشنہ جگر

ہ دکو خیمی سی باہر نکلی آہستہ قدم بڑہاتی ہوی گرتی پڑتی سیدان کو چلی وَاُمُّ کُلثُومٍ تُنَادِی خَلفَهُ
یَا بُنَیَّ اِرجِع اہلحرم نی جو یہہ سانحہ دیکہا شور واعلیا و غلغلہ وا غوثاہ برپا کیا امّ کلثوم جلدی سے
اونکی پیچہی دوڑین سراسیمہ اور مضطر ہوکی بولین ای فرزند مستمند خیمہ مین پہر چلو بستر رنجوری
سایہ مین بیٹہہ رہو تمہاری بدن مین استیلای بیماری سی طاقت کہان ہی جوان ناقصون سی جہاد کی
لئی ارادہ میدان ہی فَقَالَ یَا عَمَّتَاہُ ذَرِینِی اُقَاتِلُ بَینَ یَدَیِ ابنِ رَسُولِ اللّٰہِ
جواب دیا ای پہوپہی مزاحمت نکرو مجہی واسطی لڑنی کی جانی دو کہ یاری فرزند پیغمبر خدا مین بلا
جاؤن اور سختی زندگانی دنیا زیادہ نہ اوٹہاؤن فَقَالَ الحُسَینُ یَا اُمَّ کُلثُومٍ خُذِیہِ
لِئَلَّا تَبقَی الاَرضُ خَالِیَةً مِن نَسلِ اٰلِ مُحَمَّدٍ امام مظلوم نی پکار کی فرمایا حضرت پیغمبر مین
اب کوئی باقی نرہا سب نی گلا کٹایا ای بہن ام کلثوم اس مریض ناتوان کو روک لو دست نبرد مین
جانی نہ دو مبادا رن مین تیغ کین سی مارا جای زمین اولاد خیر المرسلین سی خالی رہ جای جو ہمراہ امام اوس
ناکام کو سمجہا کی سرا پردہ مین لی گئین پہر بالین حلقہ ماتم باندہ کی مثل پروانہ شمع فراز بیٹہین وَلَمَّا فَجَعَ
الحُسَینُ بِاَهلِ بَیتِهِ وَوُلدِهِ وَلَم یَبقَ مَعَهُ غَیرُ النِّسَاءِ وَالذَّرَارِی راوی کہتا ہی
ہرگاہ مصیبت فراق خویش و تبار و اندوہ قتل اہلبیت اطہار نی امام ابرار کو زندگی سی بیزار کیا اور سوای
عورات الحرم و کنیزان محترم کوئی یار و آشنا زندہ دکہائی ندیا نادی هَل مِن ذَابٍّ یَذُبُّ
عَن حَرَمِ رَسُولِ اللّٰہِ سرور یثرب و حجاز نی واسطی اتمام حجت کی آواز جانگداز سی یہ حرف سنای
آیا کوئی حمایت کرنی والا ہی جو حرم رسول خدا کو اس دکہہ سی بچائی هَل مِن مُوَحِّدٍ یَخَافُ اللّٰہَ
فِینَا آیا ایک خداپرست ہی جو قدم ہمت بڑہائی اللہ سی ڈر کی ہماری طرف کو آئی هَل مِن مُغِیثٍ
یَرجُو اللّٰہَ فِی اِغَاثَتِنَا آیا فریادرسی والا ہی کہ امید رحمت الہی مین ترس کہائی ہماری نصرت اور
امداد پر باندہی اجابت اوٹہائی وَارتَفَعَت اَصوَاتُ النِّسَاءِ بِالعَوِیلِ جب اوس ذات

اصحابه و قال اللهم والليل جمالاً و اصنعوا
ثم دعا رسول الله صلى الله عليه و اله
علياً عليه السلم فقال اتبعهم فانظر
يريدون فان كانوا ركبوا الخيل و ساقوا الابل
فانهم يريدون المدينة وان كانوا ركبوا
الابل و ساقوا الخيل ثم متوجهون الى
مكة و قال له بعث اذلك سعد بن ابي وقاص
... فقال ... رايت خيلهم تضرب باذنابها
... و رايت القوم قد تحملوا
طابت انفس المسلمين بذهاب العدو
فانتشروا يتبعون قتلاهم فلم يجدوا قتيلاً لا
و قد مثلوا به الا حنظلة بن ابي عامر كان ابوه
مع المشركين فتركوه له و وجدوا حمزة رضي
قد شق بطنه و جدع انفه و قطعت اذناه
و اخذ كبده فلما انتهى اليه رسول الله خنقته
العبرة و قال لامثلن بسبعين من قريش
فانزل الله سبحانه وان عاقبتم فعاقبوا بمثل
ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين
فقال رسول الله صلى الله عليه و اله
بل اصبر و قال من من ذلك الرجل فانا رايت
تغسله الملائكة في صحاف الفضة ... فقالت امراته خرج وهو جنب ... و هو حنظلة
فقالت امراته خرج و هو جنب قال ابان
بن ابي عامر غسيل الملائكة عليه السلم
و حدثني ابو بصير عن ابي جعفر عن اصحابه
قال ذكر لرسول الله رجل من اصحابه
يقال له قزمان بحسن معونته لاخوانه
و ذكر فقال صلى الله عليه و اله من اهل
النار فاتى رسول الله صلى الله عليه و اله فقيل ان قزمان استشهد فقال يفعل الله
ما يشاء ثم اتى فقيل يا رسول الله ان
قزمان استشهد فقال يفعل الله
ما يشاء ثم اتى فقيل انه قتل نفسه
فقال اشهد اني رسول الله قال و
كان قزمان قاتل من المشركين ستة او سبعة
و قتل ... فاثبته الجراح فاحتمل الى دور
... بني ظفر

اکیسویں مجلس خروج سید سجاد واہداء والد پاور شہادت علی اصغر وجہاد امام جن وبشر

بلا خیز مین کوئی دلسوز نظر نہ پڑا شیون ونالۂ عورات کا غلغلہ سرادقات سی اوٹھا کسی نی کہا دوہائی
رسولخدا کی ہمارا وارث بیکس اور تنہا رہا ہی کسی نے آہ کا نعرہ مارا کہاں ہین علی مرتضی اور فاطمہ زہرا
کہ اونکا نازونکا پالا دشمنوں مین گھرا ہی فتقدم الی باب الخیمۃ حضرت بہی روتی ہوی دروازۂ
خیمہ پر آئی اور سبکو تسکین مین کلمات صبر وشکیبائی فرمائی فقال ناولونی علیا ابنی الطفل
حتی اودعہ صد ہزار اندوہ وغم سی کہا ای اہل حرم عرصۂ شہادت قریب ہی میری چہوٹی شہزادہ
علی اصغر کو لاؤ کہ اسدم دیکہ لوں وداع کروں اور آخری دیدار سی اوسکی مہجور نہ ہوں فناولوہ
الصبی یہ سنکی زینب خاتون چہوٹی کی قریب حضرت وناپس ہن آئین فتناولہ اوس طفل صغیر کا
اوٹہا کی بہلاتی ہوی حضرت کی پاس لائین پیاس کی سبب سے دودہ خشک ہونی کی ضعیف جان
ہوکر سی علی اصغر کی نڈہال صورت دکھائی وقال المفید دعا ابنہ عبد اللہ الرضیع
فالوا فجعل یقبلہ شیخ مفید نی اپنی روایت مین یون کہا کہ اوس گوہر صدف امامت کا نام
عبد اللہ تہا اوسکو حضرت نی خیمہ سی منگایا ہاتہ پہیلا کی اپنی گود مین لٹایا گلی سی لگا کی پیار کرتی تہی
لب ودہان پر اپنا منہہ رکہتی تہی دیدۂ حیرت سے عجب حال دیکہا کہ دل وجان کو یارای ضبط نہ رہا پہول سا
رخ پیاس سی کہلایا ہی دودہ کی نہ ہونیسی حلق سوکہا چہرہ سونلایا ہی ضعف کی مارے رو بھی نہین
جاتا ہی طفل بی زبان تکلیف سی آنکہین پہراتا ہی وہو یقول ویل لہؤلاء القوم اذا
کان جدک محمد المصطفی خصمہم سید الشہدا نی اوسکی حالت پر بہت ترس کہایا زبان
تاسف اور ملامت سے اعدا کو فرمایا وای اوپر اس قوم ظالم کی جو تیری نانا بدلا لین رسولخدا انکی دشمن
ہوں اونکی اور نفرین کرین والصبی فی حجرہ اذ رماہ حرملۃ بن کاہل الاسدی
بسہم فذبحہ فی حجر الحسین علیہ السلام وہ بچہ باپ کی آغوش مین ہنستا کبہی درد سی
روتا کبہی آنکہوں سی محبت اور الفت کی اشارے کرتا ہوتا ناگاہ سپاہ مخالف سی حرملہ بن کاہل نے

اکیسوین مجلس بشرح سید سجاد اعدا و والدہ پر اور شہادت علی اصغر وجہاد امام تشنہ لب

یہ ماجرا دیکھا پیکانِ آبدار کی تیر کو چلۂ کمان سی جوڑا گلوی شیر خوار پر مارا کہ امام حسین کی آغوش مین
وہ معصوم ذبح ہوا زخم کی صدمہ مین منھہ سی خونابِ جگر اوگلا تڑپ کی ذرا سی جان کا اٹکھون کی
راہ دم نکلا جب تیر کو حلقِ طفل سی باہر کھینچا لہو کا پرنالہ بہنی لگا فَتَلَقَّی الْحُسَیْنُ دَمَهُ حَتّٰی
اِمْتَلَأَتْ کَفُّهُ ثُمَّ رَمیٰ بِهِ اِلَی السَّمَاءِ امام مظلوم جراحت گردن کی برابر ہاتھہ لاتی جب
خون سی بھر جاتا تو آسمان کی طرف اوچھالتی ثُمَّ قَالَ هَوَّنَ عَلَیَّ مَا نَزَلَ بِیْ اَنَّهُ بِعَیْنِ اللّٰهِ
پھر فرمایا جو کچھہ صدمہ گذرا سب آسان ہی تحقیق کہ یہ بلا و مصیبت کو اللہ نگران ہی قَالَ الْبَاقِرُ
عَلَیْهِ السَّلَامُ فَلَمْ یَسْقُطْ مِنْ ذٰلِكَ الدَّمِ قَطْرَةٌ اِلَی الْاَرْضِ حضرتِ باقر علیہ السلام سی روایت
کی ہی کہ اوسمین سی ایک بوند زمین کو نہین پہونچی قَالَ فَجَعَلَ الْحُسَیْنُ یَمْسَحُ الدَّمَ مِنْ نَحْرِ
لَبَّتِهِ راوی نی کہا پس گلگونِ کفنِ کربلا لہوِ حلقومِ فرزند کا اپنی روی مبارک مین ملتی اور ریش
خونخواہی محاسنِ سفید پر خضاب کرتی وَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا یَکُوْنُ اَهْوَنَ عَلَیْكَ مِنْ فَصِیْلِ
عرض کرتی الٰہی رتبہ مین فرزند میرا تیری نزدیک ناقۂ صالح سی کم نہو گا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ
حَبَسْتَ عَنَّا النَّصْرَ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لِمَا هُوَ خَیْرٌ لَنَا پھر مناجات کی خدایا اگر آجکی دن ہماری
نصرت کو مصلحت نہین جانا تو اسکا عوض خیرِ عقبیٰ اور وسیلۂ نجات دوستان فرمانا وَفِیْ
رِوَایَةٍ اُخْرٰی فَاِذَا بِسَهْمٍ قَدْ اَقْبَلَ حَتّٰی وَقَعَ لَبَّةَ الصَّبِیِّ فَقَتَلَهُ اور دوسری
روایت مین ذکر ہوا ہی کہ سپاہِ گمراہی ایسا خدنگِ قضا آیا ہی کہ بچہ کی نازنین گردن پر لگا وہ صغیر
مانندِ مرغِ نیم بسمل تڑپا اور سہم کی مرگیا فَنَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ وَ حَفَرَ لِلصَّبِیِّ بِجَفْنِ سَیْفِهٖ
وَ رَمَّلَهُ بِدَمِهٖ وَ دَفَنَهُ واویلا و امصیبتا اس نظر سی کہ اگر علی اصغر کا لاشہ مقتل مین پڑا رہی گا
مان اوسکی رباب محزونہ دیکھہ کی پچھاڑین کھائی گی سکینہ خاتون بہن اوسیر جان دی گی مرجائی گی
زینب اورام کلثوم فرطِ الم سی روتی تھی عورات الحرم کو زندگی وبال سرتی پر آمادہ ہوگی ناچار امام

اکیسویں مجلس بہادر سید الشہداء و مقتل میں نہ ہیں سی کرنا

ابرار کھوڑی سی اوتری و اشکبار وہ جنازہ لیکی اکی بڑہی گوشۂ مقتل مین نوکِ تلوار سی چھوٹی قبر کھودی جسمِ علی اصغر مین خاکِ کربلا بجای کفن اور کافور ملی اوس بچۂ مطہر کو زمین پر لٹاکی مٹی برابر کی آمیدِ چمن کا گلِ داغِ حسرت کی چادر ڈالی ثُمَّ وَثَبَ قَائِمًا وَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَبْيَاتَ لِلْحُسَيْنِ مِنْ اِنْشَادِهٖ وَلٰكِنْ لَا اَحَدَ مِثْلَهَا پس مزارِ علی اصغر سی باچشمِ تر اوٹھی اوس عالم تنہائی مین کوئی رکاب تھامنی والا نہ تھا مانندِ غربا اپنی گھوڑی پر چڑہی ایک جلدِ کتابِ مصیبت مین مرقوم ہے جسکو ملا خطائی پہلی بحر البکا سی نظم و نثر لکھا ہی ذو الجناح چند قدم خیمہ سی بڑہکی رکا جسقدر کہ حضرت نی تھمیز کیا ہرگز نہ چلا گمان ہوا ہوک پیاس کی شدت سی طاقتِ رفتار جاتی رہی جراحتِ تیر و نیزہ و شمشیر کی بشمار اذیت سہی اوس برق رفتار باد پا کو جو ٹھرا پایا شہسوارِ معرکۂ وحدت نے فرمایا ای اسپِ وفادار نانا کی یادگار آج میرا سفرِ منزلِ شہادت قریب ہے یہان تیری توقف کی کیا تقریب ہے مرکب نے سر اوٹھایا زبانِ حال سی مطلب دل سنایا ای سلیمانِ بساطِ بلا ای سلطانِ کشورِ کربلا اس وقت آپ مجھپر سوار ہوکر خلدِ برین کو راہی ہوتی ہین مضطر و ناچار مقتل مین سوتی ہین میری جانبازی کی سیر بہادر اعدا مین دیکھئی میدانِ ترکتازی پر جولانی نگاہ سی ملاحظہ کیجئی لاکن نزدیک ہی کہ آپکی اور میری دوری ہوجای پھر قیامتِ کبریٰ تک دولتِ حضوری میسر نہ آئی جب محشر مین روزِ بازخواست آئیگا آپکی سواری کو مرکبِ پری نژاد مانندِ براق خدا بھجوائیگا مین عرصۂ نشور مین تمہاری ران و رکاب کا امیدوار ہون اس تمنا مین قدمون تلی سر ورکی تک دو پر طیار ہون شاہِ مظلوم نی جواب دیا ای حیوانِ بی زبان مینی قبول کیا اس وعدی پر تو خاطر جمع رہنا بیکھی روزِ عاشورا تھوڑی اور بہنا دشتِ حسات و کتاب مین ہی حسین تیری پشت پر چڑہی گا ہرگز قصرِ فردوس تک اس زین کو خالی نہ چھوڑیگا یہ کہکی گھوڑی پر سبقت کی تراوہ بھر اکاوہ ہین راہِ خدمت نی راوی کہتا ہی یہ اشعار گہر بار کلامِ معجز نظام امام حسین علیہ السلام سی ہین کہ مثل اونکی کسی افصح اور ابلغِ عرب سے ہرگز نہین ہوسکی ہین فَاِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا

اکیسوین مجلس جناب سید الشہدا و مقتل مین بین سی گزنا

نَعُدُّ نَفِيسَةً ۔ فَإِنَّ ثَوَابَ اللّٰهِ أَعْلَا وَأَنْبَلُ یعنی ہرچند دنیا و زینت و سامان اوسکا نفیس و اچھا ہو بی بقا ہی لاکن اوس سی اجر و ثواب خدا بہت برتر و اعلا ہی وَإِنْ تَكُنِ الْأَبْدَانُ لِلْمَوْتِ أُنْشِأَتْ ۔ فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّيْفِ فِي اللّٰهِ أَفْضَلُ اگرچہ بدنہای انسان واسطی خاک مین جانی کی ہین اور ہر ایک سی اجل ہونیوالا ہی مگر آدمی کا مارا جانا جہاد راہ الٰہی مین بہتر و افضل پایا ہی وَإِنْ تَكُنِ الْأَرْزَاقُ قِسْمًا مُقَدَّرًا ۔ فَقِلَّةُ سَعْيِ الْمَرْءِ فِي الْكَسْبِ أَجْمَلُ اگرچہ رزق و روزی مقدر مین تقسیم ہوا ہی لاکن تہوڑا ساعی ہونا آدمی کا تحصیل معاش مین اچھا ہی وَإِنْ تَكُنِ الْأَمْوَالُ لِلتَّرْكِ جَمْعُهَا ۔ فَمَا بَالُ مَتْرُوكٍ بِهِ الْمَرْءُ يَبْخَلُ بیکہ فراہمی مال سی چہوڑ جانا ہی پس کیون عطا مین بخل کری جو دانا ہی ثُمَّ إِنَّهُ دَعَا النَّاسَ إِلَى الْبِرَازِ بعد ازان وسط حربگاہ مین ذوالجناح کو ہمعنان سمند نگاہ جولان دیا پہر نیزہ جانستان سیاہ رو سیاہ ہی مبارز طلب کیا فَلَمْ يَزَلْ يَقْتُلُ كُلَّ مَنْ دَنَا مِنْهُ مِنْ عُيُونِ الرِّجَالِ حَتّٰى قَتَلَ مِنْهُمْ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً جو پیل تن دیو سیرت سلطنہ دلیری سی مقابل آتا ضربت فرزند اسد سی درکات اسافل کو جاتا جو عدو لشکر ستمگر سی صاحب تیغ دو پیکر کی روبرو کلتا مرد و مرکب خاک ہلاک پر گرتا سیدہا سقر کو پہنچتا یہان تک جو عرصہ پیکار مین کشتو نکا انبار لگایا اور بچہ اجل کو اونکی قبض روح سی تہکایا ثُمَّ حَمَلَ عَلَى الْمَيْمَنَةِ وَقَالَ الْمَوْتُ أَوْلٰى مِنْ رُكُوبِ الْعَارِ انا کرت قال مین اونکی سر و سینہ کو توڑا کہ نامردون نی میدان جنگ مین آنا چہوڑا اوس وقت شیر بیشہ وغانی دم نہ لیا پہر میمنہ سپاہ مخالف پر حملہ کیا اون بزدلان وغا بیشہ سی کہا پکار کی مرنا بہتر ہی کو اگر نسبی عار کی ثُمَّ عَلَى الْمَيْسَرَةِ وَقَالَ الْعَارُ أَوْلٰى مِنْ دُخُولِ النَّارِ پہر جماعت میسرہ کیطرف گہوڑا دوڑایا اور واسطی عبرت کی فرمایا سہنا عار کا اولی داخل ہونیسی نار کی وَهُوَ يَقُولُ شعر أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ۔ آلَيْتُ أَنْ لَا أَنْثَنِي ۔ أَحْمِي

ان هلا ولی خیر لکم منہا و لولا انی اخشی علیکم
لا سلمت لہم بعث محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
محمد بن مسلمۃ الیہم یا مرہم بالرحیل فی الحال
عن دیارہم و امو الہم و ان ان تخلفوا قتلہم
فی الجلاء ثلث لیال ثم کان غزوۃ بنی
لحیان و ہی الغزوۃ القریطی فیہا صلوۃ
الخوف بعسفان حین اتاہ الخبر من السماء

اکیسوین مجلس جہاد سید الشہدا و زین سی زمین پر گرنا

عِیَالَاتِ اَبِیْ اَمْضِیْ عَلٰی دِیْنِ النَّبِیِّ پھر سیدان قتال مین جہاد کو بڑھتی یہ رجز کی شعر اپنی ارشاد
پڑھتی ہین حسین بن علی بن ابی طالب ہون دوست رکھتا ہون مطیع ظالم نہ ہون عیال پدر و جم
اطہر کی حمایت کرتا ہون تاکہ دین نبی پر ثابت گذرون قَالَ فَوَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُ مَکْثُوْرًا قَطُّ قَدْ
قُتِلَ وَلَدُہٗ وَ اَہْلُ بَیْتِہٖ وَ صَاحِبُہٗ اَرْبَطَ جَاْشًا مِنْہُ راوی کہتا ہی تعجب اپنا
بخدا قسم ہرگز نہین دیکھا اور نہ سنا کوئی بہادر شجاع جو کثرت زخم سی اسقدر چور ہو ساری فرزند
عزیز و اصحاب کی ماری جانی سی پراگندہ دل اور ناصبور ہو مثل سید الشہدا کی دہنی لڑنی والا کہ و
تنہا فی ہزارو نکو بھگایا اور مار ڈالا وَ اِنْ کَانَتِ الرِّجَالُ لَتَشُدُّ عَلَیْہِ فَیَشُدُّ عَلَیْہَا
بِسَیْفِہٖ جب اوس لشکر بیشمار سی اتفاق کرکی ہجوم کرتی حضرت دم شمشیر بار ذوالفقار سی انکو بھی
ہٹاتی فَتَنْکَشِفُ عَنْہُ اِنْکِشَافَ الْمِعْزٰی اِذَا شَدَّ فِیْہَا الذِّئْبُ فرزند اسد اللہ کی
روبرو سی یون پراگندہ ہو جاتی جیسی گلہ بکریونکا ہیبت گرگ سی ڈر کی پریشان ہو جان بچاتی
وَ لَقَدْ کَانَ یَحْمِلُ مِنْہُمْ وَ قَدْ تَکَمَّلُوْا ثَلٰثِیْنَ اَلْفًا فَیَنْہَزِمُوْنَ بَیْنَ یَدَیْہِ
کَاَنَّہُمُ الْجَرَادُ الْمُنْتَشِرُ اور صفوف لشکر ضلالت اثر کی پیادہ و سوار کہ کمل تیس ہزار تھی قدم ہائی
الکدل اور شفق ہو کر اوس بھوکی پیاسی فگار پر یورش لاتی تو بھی سعالی سی شاہباز اوج شجاعت کی
یون ہزیمت کھاتی جسطرح ٹڈی کا دل لطمہ ہوای تند سی اوڑی ذلیل و خوار فرار کر جاتی ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی
مَرْکَزِہٖ وَ ہُوَ یَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ امام ابرار وارث حیدر کرار
دم تیغ خونبار سی کفار کو دور تک بھگاتی پھر اپنی مقام قرار پر آتی اور کلمہ لاحول کو زبان معجز بیان سی
مکرر فرماتی وَ لَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی قُتِلَ مِنْہُمْ اَلْفَ وَ تِسْعَمِاۃٍ وَ خَمْسِیْنَ رَجُلًا
سِوَی الْمَجْرُوْحِیْنَ اوس دلاور کی قربان جو تن تنہا اعدا کی صفین مانند ورق کاغذ کی اولٹ دیتی
ایسی غضنفر پر فدا ہو جان کہ حملہ زہرہ شگاف مین صیاف کو صاف کر لیتی دست و بدن مجروح سی

اکیسوین مجلس جناب سید الشہدا کا مقتل بین بین سی کرنا

طاقت شیر زہرا کو کہانی ہزار بلا کی مبتلا قوت ید اللہی کا جذبہ ہویدا فرمائی اسیطرح سی رزم و قتال ان
تن مسموم کی سہ او تاری آ ماکر ساعتوں سی ایکہزار نو سو پچاس کا فرماری اسکی علاوہ زخمیوں کا تو کچھ شمار
نہین بارہ جو سعد سہر مجروح کا نجس لہو بہا فقال عمر بن سعد لقومه الويل لكم اتدرون
لمن تقاتلون هذا ابن الانزع البطين جب یہ ماجرا عمر سعد نی دیکہا نحس ملازمون سی اپنی
کہا وای تپر ای ظالمون جانتی ہو کہ آج کس ضیغم سی لڑتی ہو یہ فرزند امیر المومنین وارث انزع البطین ہی
ہنگ دریای شجاعت نہنگ بیشہ جرات ہین یگانہ چین ہی هذا ابن قتال العرب یہ قاتل شجاعان
عرب کا پسر ہی جسنی پیادہ عمرو وابنتر اور مرحب کو مارا اونکا دلبر ہی ہر فرد کا اسکی حرب سے عہدہ برا ہونا محال
ایک ایک پیل تن و شیر صولت جو آنکھہ ملائی کیا مجال فاحملوا عليه من كل جانب اس پر
چار طرفسی نرغہ و ہجوم کرو ساری پیادہ و سوار ملکی ٹوٹ پڑو گھیر لو وكانت الرماة اربعة الاف
فرموه بالسهام وہ ظالم یکی جو پریشان تہی فراہم آئی اونمین چار ہزار قدر انداز تہی سب نی قدم ہا
دوش سی کمانین اوتار کی سوفار و نکو چلّون سی ملایا نشان سینہ پر مانند قطرہ باران تیرون کا مینہ برسایا
فحالوا بينه وبين رحله پس درمیان سید الشہدا و خیمہ حرم محترم وہ اشقیا حایل ہوئی نظارہ
سراپردہ کی راستی گہبرانی کو بند کیا فصاح بهم ويحكم يا شيعة ال ابي سفيان ان لم
يكن لكم دين وكنتم لا تخافون المعاد فكونوا احرارا في دنياكم پس بلند آواز مین
حضرت نی اون کافرون سی فرمایا وای او پر تمہاری کہ شیطان کا فریب دلومین سمایا ای لشکر بی شرم
ایمان ای پیروان ال ابو سفیان اگر تمنی احکام شریعت اور متابعت خیر المرسلین کو چھوڑ دیا ہی خوف
قیامت فراموش کیا تو باین حمیت دنیا ہی نہین ہے وارجعوا الى احسابكم اذ كنتم اعرابا
پس سچیو طریقہ اسلاف پر کرو، ہرگاہ تم قوم عرب سے ہو تو رسوم اجداد کو نہ چھوڑو فناداه شمر فقال
ما تقول يا ابن فاطمة یہ سنکی شمر شریر سا سنی پکار اٹھا تہی ہوا ای فرزند فاطمہ زہرا قال اقول

اکیسوین مجلس مقتل مین سید الشہدا کا گرنا ذو الجناح کا پاس تڑپنا

زور سی پہلوی شہ یثرب مین ملا ہلا فَسَقَطَ عَنْ فَرَسِہٖ اِلَی الْاَرْضِ عَلٰی خَدِّہِ الْاَیْمَنِ
ثُمَّ قَامَ اوسکی صدمہ سی رکنِ دین کو زمین پر یارای قرار نرہا اور وہ پایۂ عرش برین دہنی کروٹ سے
زمین پر گرا تیرون کی سریان بدن مین ٹوٹین زخمون کی پھٹنی سی دہارین لہو کی چھوٹین خاک مین
لوٹ کی وہ ناتوان پھر سنبھلی واسطی دفع اعدا کی خون چکان کہڑی ہوی کبھی استیلای عطش سی غش
کہاتی کاہی تشویش غارتِ حرم سی ہوش مین اتی سر و پیشانی کا لہو انکہون مین جاتا تھا و کہینا
خیمو کی طرف دشوار ہوا تھا سو کی حلق پر تیرِ جفا لگا پار نکلا تھا اوسکی صدمہ سی دم بند ہوا نہین جاتا تھا
غلبۂ ضعف مین گرتی پھر اوٹھتی اوس آفتین خون کی لختی منہہ سی اوگلتی ہای مصیبتِ بیکسی ای حسرت
تنہائی اور بی بسی حرارتِ آفتاب مین وہ گرم ہوا کا چلنا غبارِ صحرا کا عوض مرہم جا کین زخمون کی بہرنا
سوزش جراحات سی مظلوم کربلا کا مانندِ مرغِ بسمل تڑپنا سوکھی لب وہان سی ہر دم صدا قَتَلَ عَطْشَانًا
وَاَنَا ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہنا کوئی پرستار بالین پر نہین جو تیرونکو جسم صد پاش سی نکالی اک غمخوار
تہا کہ شگافِ بدن کو رشتۂ راحت سی بخیہ لگائی یا اوس سیہ بانی جلتی زمینِ مقتل مین پکر چاک چاک
مولا کا پڑا ہوا ادہر کوفی و شامی خنجر بکف سر کاٹنی کو کہڑا ہوا ادہر حرم کا حالِ پر اختلال سنو اور ماتم و انہلال کرو
بیتابی سی اہلبیت کا پردۂ خیمہ اوٹھاکی یہ ستم دیکہنا اطفال کا سراسیمہ ہو کی مان اور پہوپہی کا جا کی
پوچہنا زین العابدین کا بسترِ بیماری پر بیچین ہونا غریبی اور بیکسی مین وا حسین کہکی رونا ذاکر
معتبر سی واقعۂ ملال سناہی کہ زبانِ حال مین وصفِ ذو الجناح پڑہا ہی جب راکبِ دوشِ نبی زمین پر گرا
شل ہا ہی کی اب زمین پر ملیان رہا گہوڑا چار طرف اپنی سوار مجروح کی پہرتا باوجودیکہ سر سے دم تک زخمی ہو چکا
اشارہ مین یہ مطلب ادا کرتا ای مولا اگر تم پشت پر میری مہو تو اوس زخمِ جفا سی باہر لیجاون ہر گاہ
حکم دو تو اس محنت و مصیبت کی خبر زینب خاتون و ام کلثوم کو پہنچاون ہای میری آقا اس گرم ریت
دہوپ مین تنہا پڑی ہو بیکس و آشنا مجھی چھوڑ کی آپ جنت الماوا کو چلی ہو کیون ای اہل عزا جو تم

اکیسوین مجلس مقتل مین سید الشہدا کا غلطان ہونا اور طفل کا جان کہونا شہربانو کا رونا

اوس ماجرای سید الشہدا کو دیکہتی تو کیا کہتی ہی جان آل عبا فرزند زہرا کو خاک و خون مین لوٹتی زخم
کہاتی کربلا مین پاتی تو کیا کرتی اب دوستونکا وقت آہ و زاری ہی جیسی زخم کا ہنگام نالہ و بیقراری ہے
غریب دشت بلا ہیہان ارض نینوا شہید ہوتی ہین ہم سب غلام و کنیز ماتم و غم آقا مین روتی ہین
امام حسن علیہ السلام کا جگر بہائی کی ماری جانی سی کٹتا ہی علی مرتضی علیہ السلام کا فرق خون تیغ
الم سی فرزند کی پہٹتا ہی فاطمہ زہرا کی رگ دل پر خنجر جور و جفا چلتا ہی کلیجا رسول خدا کا سوز حسرت مین
حسین کی جلتا ہی عباس دلاور نہی جو علم کی سایہ مین برادر کو بٹہائین علی اکبر گذر گئی جو پدر کو
اونہا کی خیمہ مین لیجائین قاسم نہین جو سینہ سپر چچا کی پاس قدم بڑہائین عون و محمد نہین کہ ماموں کی
روبرو جان فدا کر نیکو آئین حبیب ابن مظاہر و اصحاب نہی کہ حضرت کو بچائین تیر و سنان روکین
مسلم بن عوسجہ و احباب زندہ نہ بچی جو زخم کہائین تلوارونکو سینہ پر لین اگر شرح سرگذشت کہون
تو ہمیشہ خون جگر ہوں اوس نڈہال بدن پر جفا کارونکا تلوار چلانا جب بیحال کی پہلو مین برچہی او
نیزہ کا ہولہ لگانا فرقالوا و خرج غلام من تلک الابنیۃ و فی اذنیہ درتان و
ہو مذعور پس راویونکا بیان ہی اوسوقت ایک لڑکا خیمہ حرم سے اسی باہر نکلا کہ اپنی گوش مین
دو بندی پہنی ڈرتا ہوا جانب سرور چلا فجعل یلتفت یمینا و شمالا و قرطاہا یتذبذبان
بحسرت و یاس داہنی بائین دیکہتا سید امام کو تلاش کرتا ہوا فحمل علیہ ہانی بن ثبیت فقتلہ
پس ہانی بن ثبیت نی اوس پر حملہ کیا طفل مظلوم کو راہ ملکاہ مین مار لیا فصارت شہربانو
تنظر الیہ و لا تتکلم کالمدہوشۃ در سراپردہ ہی شہربانو کہڑی اوس بچہ کی حالت زار کو
نگران تہین فرط رنج سی خاموش اور جوش اندوہ مین گویا بیہوش و حیران تہین قال حمید
بن مسلم و خرجت زینب بنت علی من الفسطاط و قرطاہا یجولان
بین اذنیہا حمید بن مسلم کہتا ہی کہ سراپردہ اہلبیت کا پردہ ناگاہ اوٹہا اندوہ نکا انبوہ وہان ماتم کرتا

اکیسوین مجلس جہاد سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء اور نالۂ زینب فریاد و بکا

بیتاب نظر پڑا درمیان اونکی ایک بی بی بلند بالا آفتاب سیما نقاب سہ شکا منہہ پر ڈالی بالہر نکلی چادرِ عصمت و طہارت اوڑہی مقتل مین دلکو سنبہالی مضطر چلی کانون کی دو نو بندی اوسکی ہلتی دور سی مثل مہر و ماہ چمکتی ہین ایک سی پوچہا تو جانتا ہی یہ کون عالی نسب ہی اور کیا نام اسکا اور کنیت و لقب ہی وہ بولا انہین اپنی ہند یا جی کرلی عترتِ رسول کی حرمت کو ہاتہہ سی دی یہ بنتِ علی مرتضی بڑی خواہرِ سید الشہدا ہمشیرِ خاتونِ قیامت نوحہ گرِ آلِ رسالت زینب ہی کہ فراقِ برادر مین دیدہ پر آب دل کباب خدا سی داد طلب ہے مگر نہین دیکہتا کہ الم عباس مین کمر خم اور غمِ علی اکبر سی لبون پر دم ہی ہر قدم مین ٹہوکر کہاتی رفتار اوسکی صوتِ ماتم ہی وہی تنادی وا اخاہ وا سیداہ وا اہلبیتاہ لیت السماء اطبقت علی الارض مجانِ مولا خدا کسی بہن کو بہائی کی ایسی حالت نہ دکہائی اور دشتِ غربت مین غور تو کچہو مصیبت سی وارث کی نزد لائی زینب خاتون گریان و نالان بالینِ برادر کی قرین آئین حضرت کو تغیرِ ہیأت کے باعث نہ پہچانا تو گہبرائین جب بہت غور کی تب دیکہا بہائی کا پتا ملا تو دل قابو مین نرہا امام حسین علیہ السلام کا بدن وفورِ جراحات سی پاش پاش ہی نہ سر پر عمامہ نہ بر مین ردا خاک و خون مین صاحب فراش ہی جا بجا جسم کی لہو سی بہالی بہری ہین آنکہین بند منہہ خشک غش مین سر زمین پر دہری ہین بی اختیار آوازِ دردناک سی پکارین شدتِ حزن مین جان سی ہارین وای سیدِ مظلوم کربلائی ہای میری بیکس بہائی اہلبیت کی سردار پنجتن کی یادگار بتول کی جانی رسول کی نشانی کاش کہ گہڑی آسمان گرجاتی زمین کی طبقات پر سب ٹکراتی و لیت الجبال تدکدکت علی السہل کاش کہ پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہو کی بہہ مین ڈہاتی اہلِ دنیا بلای خسف کا صدمہ اوٹہاتی ثم دنی عمر بن سعد من الحسین اوسوقت عمر بن سعد اہتمام برِ قتل امام حسین علیہ السلام کی نزدیک آیا اسپ پر جفا سوار تماشاگاہ مقتل مین کہڑا ہوا حیرِ غرور لگایا فقالت یا عمر ایقتل ابو عبد اللہ و انت

بائیسویں مجلس بیوہ جنت حسنین علیہما السلام کی لی آنا بہادر سید الشہداء ابن عبد بن حسن کا مارا جانا

نظر الیہ زینب نی اشکبار ناچار عمر غدار سی التجا کی زبانِ عجز وزاری سی یہ بات کہی اس دشت غربت اور بیکسی میں ہمارا کوئی مددگار نہیں رہا کہ اوسکا دامن پکڑیں یا بیتاب ہو کر وجا کی اپنی مصیبت میں حمایت چاہیں فریاد کریں ای ابن سعد تو کہڑا دیکھتا ہی اور سیر ابھائی ابی عبد اللہ مارا جاتا ہی فدموع عمر تسیل علی خدیہ و لحیتہ و ہو یصرف وجہہ عنہا یہ کلمات استغاثہ زینب سنکی ہوش و حواس عمر بجا رہی اشکِ حسرت رخسارون اور داڑہی پر اوسکی بہی شرم سی ڈہی منہ پہر الیا خولی اور شمر کو اشارہ جفا کیا نظم لمؤلفہ مجلس میں تہلکہ ہوا ناظم زبان کو تھام رقت سی بیقرار ہیں اہلِ عزا تمام پہنچا یہ شورِ آہ و فغان آسمان تک کرتی ہیں جبرئیل کہڑی ماتم امام دل پر لگا جو تیرِ الم جن و انس کی دامنیں ہر بشر کی اشکِ لالہ فام احوالِ شاہ دین عجب سوز و درد ہی برہم ہی اس بیان سی عالم کا انتظام مانگو دعا خدا سی ایا رب ذو الکرم بر لائی اپنی فضل سے حاجاتِ خاص و عام

بائیسویں مجلس حسنین علیہما السلام کی نواسی مصطفیٰ اور جنت کی حلہ کا انا ابی سید الشہدا عبد اللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

د باعی زینب نی کہا بھائی سی میں چھوٹ گئی پردیس میں تقدیر مجھی لوٹ گئی فرزندوں کی مرنیکا نہ غم تھا مجکو پر بھائی کی مرنیسی کمر ٹوٹ گئی رباعی عابد نی کہا کہ سر اوتاری جائین فردوس کو مصطفیٰ کی پیاری جائین افسوس کہ جیتی رہیں ہم دنیا میں اٹھارہ نبی فاطمہ ماری جائین رباعی کہانی کربلا میں کیا ظلم کیا سادات کا بیگناہ سر کاٹ لیا ماری گئی آہ ہو کی پیاسی شتبر زینب کو کسنی اگی پرسا دیا رباعی ای مومنو فاطمہ کا پیارا شبیر کل جائیگا ہو گا پیاسا مارا شبیر ہو جائینگی تعزیہ خانی سنسان آج اور ہی مہمان تمہارا شبیر شہید بکار وایت ہدیہ انکو و انار اود انار دو ہی سیب و جامہ عبد کا باغبانِ ریاض اخبار و تازہ کارانِ حدیقہ آثار سید

بائیسوین مجلس میوۂ جنت حسنین علیہما السلام کی وحلی آنا جہاد سید الشہدا مین عبداللہ بن حسن کا مارا جانا

بیان مین نوبر حدیث چنکی لائی واصلی ذائقہ صبانِ دین پرور کی دستِ صدق وصفا سی پہنچاتی ہین تا نہالِ اعتقاد خیابانِ ایمان مین آبیاری سماعت سی تراوتِ بی اندازہ پائی اور ثمرِ محبت شجرِ معرفت کا پختہ رنگ وبوی اخلاص مین خوش مزہ ہو جائی ایک ایک غمخوار زمین دل مین تخم وسائل حضرات کو ہو ندرغبت سی بوتا اور بار فضائل کا پہل شاخ زبان پر شاداب عذوبت ہوتا رہی عن الثعلبی بالاسنادِ عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال مرض النبی فاتاہ جبرئیل بطبقٍ فیہ رمانٌ وعنبٌ واکل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ منہ فسبّح ثعلبی اپنی سند مین میوۂ صداقت سی ڈالی لگادی کہ جعفر بن محمد علیہما السلام وحضرتنے زبانِ والد سے روایت کی ایکبار سید ابرار بیمار تھی جبرئیل عیادت کو ای طبق شتو نما مین انار وانگور ہدیہ لائی حضرت نی اوسمین سی قدری نوش فرمایا جو باقی رہا اوسنی زبانِ شکر و ثنا مین شیرینی تسبیح وتہلیل کو برپایا ثم دخل علیہ الحسن والحسین فتناولا منہ فسبّح الرمانُ والعنبُ پس دانہ انگور حسنین نے دستِ رسول مقبول کی پہنچی ہمنہ جنت حسب معمول کہائی اور خوش ہوی انار انگور نی کلمات سرور تسبیح وتقدیس کہی ہی کام ودہان چاشنی تہلیل سی گویا رہی ثم دخل علیٌّ فتناول منہ فسبّح ایضا پہر اصل امامت علی علیہ السلام نی قدم رنجہ فرمایا فواکہ علیین تناول کئی بقایائی ذکر تسبیح ویسا ہی سنایا ثم دخل رجلٌ من اصحابہ فاکل فلم یسبّح بعد ازان حضرت کا ایک صحابی آیا اوسنی بھی کچہ پایا اور کہایا میوہ ساکت رہا بلکہ تہلیل وسبحان کہا فقال جبرئیل انما یاکلُ ھذا نبیٌّ او وصیٌّ او ولدُ نبیٍّ پس جبرئیل بولی اسکی لائق خورش نہین ہی مگر نبی یا وصی یا فرزند رسول جہان کہین ہی ایضاً عن الحسن البصری وامّ سلمۃ ان الحسن والحسین دخلا علی رسول اللہ وبین یدیہ جبرئیل حسن بصری وام سلمہ سی منقول ہی ایک دن حسنین پیغمبر کی پاس پہنچی اور خدمت سید

بائیسویں مجلس میوہ جنت حسنین علیہما السلام کی لئے آنا جناب سید الشہدا ابن عبد اللہ بن حسن کا ما اچھا

کوئین مین جبریل بیٹہی تہی فجعلا یدوران حوله یشبهانه بدحیة الکلبی ابای نے
اونسی لپٹتے کہ روح الامین کو دحیہ کلبی سمجہی جبرئیل نے پوچہا ساحبزادو کیا چاہتی ہین جواب دیا
دحیہ کلبی جب آتا کچھ ہدیہ لاتا ویسا ہی تمکو جانتی ہین فجعل جبرئیل یومی بیدہ
کالمتناول شیئا فاذا فی یدہ تفاحة و سفرجلة و رمانة فناولهما
یہ سنکی حالِ وحی نبی جیسی کوئی چیز اوٹہاتا ہی ہاتہ بڑہایا ناگاہ کفِ دست مین ایک سیب و بہی و
انار لای اونہین دیکہی بہلا یا و تھللت وجوھھما و سعیا الی جدھما فاخذ منھما
فشمها فرزندان زہرا خوشی مین بشاش ہوی اور باچہرہ نورپاش ناناکی پاس گئی پیغمبر نے
وہ ثمرِ جان پرور لیکی سونگہی پہر عطا کرکی شادمانی سی باغ باغ تہی ثم قال صیرا الی امکما بما
معکما و بدؤ کما بابیکما اعجب گویا بعد از ان فرمایا ای میری درختِ حیات کی برگ و بار
قرین والدہ جاؤ یہ تحفہ جنت جو پایا ہی لیجاؤ تا خرم و بالیدہ ہو اور پدر کو بہی دکہاو فصار اکما
امرھما فلم یاکلوا حتی صار النبی الیہم فاکلوا جمیعا جیسا امر کیا حسنین عمل مین لائے
ہرگز نہ کہایا جبتک وہان سید انبیا آئی رسولِ خدا کی ساتہہ سبنے تناول فرمایا بہبودِ نعم کا مزہ خوش
سیب و انار مین اوٹہایا فلم یزل کلما اکل منه عاد الی ما کان حتی قبض رسول
اللہ پس اونکو مدام صرفِ نوش مین لاتی پہر ویسا ہی مسلم دبرقرار باقی تہا تک جو خیرالوری نے
رحلت کی ہم غم والم نی جاشنی ماتم سی لذت رفت دی قال الحسین فلم یلحقه التغییر
والنقصان ایام فاطمة بنت رسول اللہ حتی توفیت فلما توفیت فقد
الرمانة امام حسین علیہ السلام نی کہا زندگی فاطمہ بنت رسول علیہما السلام تک اون مین
تغیر و نقصان نہ دیکہا ہرگاہ والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا ہماری قرین سی انار جاتا رہا و بقیت
التفاحة والسفرجلة ایام ابی فلما استشہد امیرالمومنین فقدت السفرجلة

بائیسوین مجلس میوہ جنت حسنین علیہما السلام کی لیکر آنا جہاد و سید الشہدا امین عبد اللہ بن حسن کا مارا جانا،

سیب اور بہی ہماری پاس مانِ حیات مین پدر بزرگوار کی موجود رہی پس بہی کو مفقود پایا جب حضرت
فائز شہادت ہوئی وَ بَقِیَت تُفّاحَة عَلٰی ہَیئَتِہَا لِلحَسَنِ حَتّٰی مَاتَ فِی سَمِّہٖ سیب اپنی صورت
تازہ و تر واسطی امام حسن علیہ السلام کی باقی رہا تا کہ پیمانہ زہر دغا سی اونکا بہی وقت وفات گذرا
وَ بَقِیَتِ التُّفَّاحَةُ اِلَی الوَقتِ الَّذِی حُوصِرتُ عَنِ المَاءِ فَکُنتُ اَشُمُّہَا اِذَا
عَطَشتُ فَیَسکُنُ لَہَبُ عَطَشِی مظلوم کربلا ناقل ہین وہ سیب میری پاس آسیب
خزان سی بچا تہا یہان تک جو مین روزِ عاشورا پانی سی روکا گیا جو وقت پیاس کا غلبہ پاتا
اوسی سونگہتا سوزِ عطش مین فرق ہو جاتا، فَلَمَّا اشتَدَّ عَلَیَّ العَطَشُ عَضَضتُہَا وَ اَیقَنتُ
بِالفَنَاءِ ہرگاہ شدتِ تشنگی سی جان پر بنی سیب کو دانتون سی چبایا ہلاکت کا یقین کیا امید
زیست جاتی رہی قَالَ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ سَمِعتُہٗ یَقُولُ ذٰلِکَ قَبلَ مَقتَلِہٖ بِسَاعَةٍ سید سجاد
ارشاد کرتی ہین یہ روایت مینی سنی والد ماجد سی کہ ایک ساعت قبل اپنی شہادت کی فرمائی تہی
فَلَمَّا قَضٰی نَحبَہٗ وُجِدَ رِیحُہَا فِی مَصرَعِہٖ فَالتَمَستُ فَلَم یُرَ لَہَا اَثَرٌ فَبَقِیَ رِیحُہَا
بَعدَ الحُسَینِ جب اونکی روحِ مطہر نی بدن سی مفارقت کی تو خوشبوی سیب مقتل شریف سی
شام کو ملی لاکن جو ڈہونڈہا تو وہان کچہہ نہ دیکہا مگر بعد امام حسین علیہ السلام وہ رائحہ معطر آثار ہا وَ لَقَد
زُرتُ قَبرَہٗ فَوَجَدتُ رِیحَہَا یَفُوحُ مِن قَبرِہٖ تحقیق جب مین زیارت کو تربت مقدس گیا
تب قبر منور سی اوس جناب کی نکہتِ معنبر پایا، فَمَن اَرَادَ ذٰلِکَ مِن شِیعَتِنَا الزَّائِرِینَ
لِلقَبرِ فَلیَلتَمِس ذٰلِکَ فِی اَوقَاتِ السَّحَرِ فَاِنَّہٗ یَجِدُہٗ اِذَا کَانَ مُخلِصًا پس جو ہمارا شیعہ
روضہ اقدس کی زائرین مین سی اوس بو کو چاہی اوقاتِ سحر مین نزدیکِ ضریح جائی وہ جاکر اگر مخلص ہی گا
عجب نہین کہ وہ سونگہی قب کتاب المعالم اِنَّ مَلَکًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلٰی صِفَةِ الطَّیرِ
فَقَعَدَ عَلٰی یَدِ النَّبِیِّ فَسَلَّمَ عَلَیہِ بِالنُّبُوَّةِ کتاب معالم سی مناقب مین ذکر کیا

بائیسوین مجلس فضائل حسنین علیهما السلام اور جہاد سید الشهدا

ایک فرشتہ پرندہ کی صورت آسمان سی اوترا خدمتِ رسولخدا مین آیا اوکی ہاتھ پر بیتہا
اور نبوت کا سلام بجالایا وَعَلیٰ یَدِ عَلِیٍّ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ بِالْوَصِیَّۃِ وَعَلیٰ یَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
فَسَلَّمَ عَلَیْہِمَا بِالْخِلَافَۃِ پہر دستِ علی علیہ السلام کو نشیمن بنایا اور آدابِ وصیت بجا لاکی
سنایا۔ پس حسنین کی پاس باری باری ویسا ہی تحیاتِ خلافت و امامت کو ادا کیا فَقَالَ رَسُولُ
اللہِ صلعم لِمَ لَمْ تَقْعُدْ عَلیٰ یَدِ فُلَانٍ فَقَالَ اِنَّا لَا اَقْعُدُ فِی اَرْضٍ عُصِیَ عَلَیْہَا اللہُ
فَکَیْفَ اَقْعُدُ عَلیٰ یَدٍ عَصَتِ اللہَ اِنْ یَعْنِیْ علاوہ اون بزرگوار وکی ایک صحابی حاضر تہی
اوکی قرین وہ طایر نگیا سیّد البشر نی پوچہا کیون تو فلانی ہاتہہ پر نہ بیٹہا جواب دیا مین جلوس
نہین کرتا جس زمین مین گناہ خدا کا صدور گذرتا پس کیونکر صاحب تمکین ہوتا ایسی جا کہ جو اللہ کا
چالیس بن نافرمان رہا۔ رُوِیَ اَنَّ الْجَنَّۃَ قَالَتْ یَا رَبِّ اَسْکَنْتَنِیَ الضُّعَفَاءَ وَ
الْمَسَاکِیْنَ بحار مین یہ روایت کی کہ خدا سی جنت نی شکایت کی کہ الٰہی تیری حکم سی مجہہ مین جو
ساکنین ہین وہ سب ضعفا و فقرا و مساکین ہین فَقَالَ اللہُ تَعَالیٰ اَلَا تَرْضَیْنَ اِنِّیْ
زَیَّنْتُ اَرْکَانَکِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَمَاسَتْ کَمَا تَمِیْسُ الْعَرُوْسُ فَرَحًا جواب العزت نے اپنے
فرمایا اس بات سے تجہی نہین ہی رضا کہ نیام حسنین سی تیری ارکان کو جلوہ دیا یہ سنکی جنت نے کیا عشوہ
ناز جیسی روز شادی دولہن کا ہو انداز وَمِنْ کِتَابِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ
قَالَ سَأَلَتِ الْفِرْدَوْسُ رَبَّہَا فَقَالَتْ اَیْ رَبِّ زَیِّنِّیْ فَاِنَّ اَصْحَابِیْ وَاَہْلِیْ
اَتْقِیَاءُ اَبْرَارٌ صاحب فردوس مین بی بی عائشہ سی منقول آیا ہی کہ رسولخدا نی فرمایا بستانِ خلد نی
سوال کیا ہی بارالہا مجہی زینت دی تا کہ میری مجاور ہین ابرار و اتقیا فَاَوْحَی اللہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْہَا
اَلَمْ اُزَیِّنْکِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ پس اللہ تعالیٰ نی اوسکو بشارت میں وحی کی آیا تجہی سکونتِ حسن و
حسین سی نہین آرایش دی اہلِ مجلسِ عزا کو معلوم ہو کہ مرتبہ بزرگی و مناقب سیّد الشہدا علیہ السلام

الناس قال سعد جلست بضد عينه
فاصبح رسول الله صلعم واجتمع اليه
لما منعت ولا مانع لما اعطيت
مقالة رسول الله صلعم اللهم لا معطي
قدمه وقال على عليه السلام لما سمع
كفيتموه فانه لو مد لا يبصر موضع

اکیسویں مجلس حسنین کی لئی جامۂ عید کا آنا اور حباو سید الشہدا

درگاہِ خدا مین جدبیان سی دو بالا ہی اور محبت رسولِ مجتبیٰ پیاری نواسونکی ساتھہ درجۂ امکان سی بی انتہا
اکثر اوقات جنابِ رسالت مآب مجمعِ اصحاب کو خطاب کرکی فضایلِ دوستی اور قدر و منزلتِ حسنین مین
ایسا فرماتی رہتی ان دونو فرزندونکی چاہت اور الفت مین آرام و چین جاتا ہی دلکو بغیر دیکھی حسن و
حسین کی ایک لحظہ بہی قرار نہین آتا ہی جب فاطمہ زہرا کی بیٹون نی کوئی تمنا کی فوراً خدای تعالیٰ اور محمد
مصطفیٰ نی اونکو عطا کی جسوقت نورِ چشمِ مرتضیٰ خامسِ آلِ عبا نی خواہش کو اپنی بیان کیا خالقِ ارض و سما نی
اوس چیز کا غیب سی سامان پیدا کر دیا عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ الْمُفِیْدِ النَّیْسَابُوْرِیْ فِیْ اَمَالِیْهِ
قَالَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ عَرَیَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ وَ اَدْرَکَهُمَا الْعِیْدُ شیخ مفیدنی
کتاب امالی مین بشارت دی ہی اور معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کی ہی مدینۂ طیبہ مین
ایک دفعہ عید آئی کہ اوسکی دہوم رہی اور حسنین کی بر مین مناسبِ آرایش لباسِ تحفہ نتہی فَقَالَا
لِاُمِّهِمَا قَدْ زُیِّنَتْ صِبْیَانُ الْمَدِیْنَةِ اِلَّا نَحْنُ اپنی مادرِ مہربان فاطمہ زہرا سی عرض کی بطورِ عادت
سن و سال یہ بات کہی ای والدۂ ماجدہ سایر اطفالِ شہر جامہ رنگین و عمدہ پہنی فرحین و خندان ہین
مگر ہم دونو فرزند تمہاری ویسی ہی عریان ہین فَمَا لَکِ لَا تُزَیِّنِیْنَا کیا سبب ہی جو تم ہماری بدن کو جامۂ نو
نہین پہنا دیتی ہو اور ہمکو با لباسِ پارہ میلی کرتون سی دیکھتی ہو اوس حالت سی ہم کیونکر باہر جائینگی
ہمجولی لڑکو نکو اپنا منہ کیا دکہائینگی فَقَالَتْ اِنَّ ثِیَابَکُمَا عِنْدَ الْخَیَّاطِ فَاِذَا اَتَانِیْ زَیَّنْتُکُمَا
فاطمہ زہرا کی اپنی ناداری پر آنسو آنکھون مین بھر آئی واسطی تسکینِ حسنین کی یہ کلمات فرمائی ای نورِ دیدہ
ای سرورِ دلِ محنت کشیدہ تمہاری کپڑی درزی کی پاس ہین جامہ خانۂ توکل کی بونتی ہوئی وہ لباس ہین جب
جب وہان سی دوخت ہو کر آئینگی تو ہم وہ پوشاکِ زیبا تمکو پہنائینگی صدیقۂ کبریٰ نی اس کلام سی خاطرِ حسنین کو
تسلی دی اور وفای وعدہ غیب مین کرمِ خدا پر نظر کی لاکن جتنا دن گذرتا تھا فاطمہ زہرا کو زیادہ صدمہ
ہوتا تھا زبانِ حال سی محرابِ عبادت کو سناتین بے نیاز کی درگاہ مین یہ دعا مانگتین نظم فصیح

بائیسوین مجلس حسنین علیہما السلام کی لئی جامۂ عید کا آنا اور جہاد سید الشہدا

کہان سی عید کی جوڑی مین لاؤن؛ میری پیاری ہین ننگی کیا پہناؤن؛ سہو نگی کی آرایش کرینگی؛ نئی جامون سی زیبایش کرینگی؛ نہ انکی پاس پیراہن نہ جامہ؛ نہ پا مین نعل نہ سر پر عمامہ؛ کہین سینی انسی یہ بہانی کہ ہین درزی کی گہر جوڑی شہانی؛ مجہی ہو گی خجالت عید کی روز؛ نہ پاوینگی جو کپڑی دل افروز؛ خداوندا ترحم کی نظر کر؛ میری پیارونکو جامی زیب بر کر؛ عزیزو ہی مقام خون فشانی؛ کہ زہرا محمد مرسل کی جانی؛ فغان کرتی تہی روز عید کی رات؛ کہ میری لاڈلی عریان ہین ہیہات؛ اگر وہ دیکہتی مکان شاہ؛ کٹی تیغ جفا سی گردن شاہ؛ تو کیسی پیٹتی اور خاک اڑاتی؛ پہاڑ ین مضطرب ہو ہو کی کہاتی؛ بیان شاہ کو اعدانی لوٹا؛ کہ کہنہ پیرہن تن پر نہ چہوڑا؛ پڑا تہا دہوپ مین زہرا کا جایا؛ بچہونا تہا نہ تکیہ تہا نہ سایا؛ محمد کا نواسہ نور دیدہ؛ رہا تہا خاک و خون مین سر بریدہ؛ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْعِيدِ أَعَادَ الْقَوْلَ عَلَى أُمِّهِمَا راوی کہتا ہی جب عید کی رات آئی حسنین نی مادر مہربان کو وہی بات سنائی فَبَكَتْ وَرَحِمَتْهُمَا فَقَالَتْ لَهُمَا مَا قَالَتْ فِي الْأُولَى فَرَدَّا عَلَيْهَا فاطمہ زہرا روئین اونکی حال پراختلال پر ترس کہایا اور مقال وعدہ لباس نو کو اعادہ فرمایا باچشم تر کہا ای نور نظر خاطر جمع رکہو اور طلب مین جامونکی پریشان دل نہو اگر درزی کپڑی لاتا ہی خدا مجکو خوشنود کرتا ہی تو انشاء اللہ عید کی جوڑی تمہین پہناونگی دونو کو حسب دلخواہ دولہ کی صورت بناونگی حسنین علیہما السلام نے پہر تکرار کی فاطمہ نی دلداری بہت استوار دی یہ سنکر شہزادونکو اعتبار آیا بستر خواب مین آرام قرار پایا فَلَمَّا أَخَذَ الظَّلَامُ قَرَعَ الْبَابَ قَارِعٌ جناب فاطمہ زہرا جاگتی تہین مشوش ہوئی تہین اس فکر و خیال مین روتی ہوش کہوتی تہین جب آدہی رات اندہیری گذری تو یکایک دروازی کی کسینی دستک دی فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَنْ هٰذَا قَالَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ أَنَا خَيَّاطٌ جِئْتُ بِالثِّيَابِ فاطمہ زہرا نی پوچہا کون ہی بولو آواز آئی کہ ای دختر رسول خدا در دولت سر اکہولو اور ڈیوڑہی مین تشریف لاکر دیکہو ہمام اندیشہ نہین دہمبی رکہو مین درزی راہ دور سی آیا ہون

بفتح خیبر ام بقدوم جعفر و عن سفیان الثوری عن ابی الزبیر عن جابر قال لما قدم جعفر بن ابی طالب من ارض الحبشة تلقاه رسول اللہ صلی اللہ علیه و اله فلما نظر جعفر الی رسول اللہ صلی اللہ علیه و اله حجل یعنی مشی علی رجل واحدة اعظاما لرسول اللہ صلی اللہ علیه و اله فقبل رسول اللہ بین عینیه و روی زرارة عن ابی جعفر علیه السلام ان رسول اللہ صلعم لما استقبل جعفر التزمه ثم قبل بین

۵۹۹

الی النجاشی عظیم الحبش و دعاہ

انیسوین مجلس م اسلی حسنین علیہما السلام کی انا جامہ عید کا اور جہاد سید الشہدا

تمہاری فرزندوں کی پوشاک سی لایا ہوں فَفَتَحَتِ الْبَابَ فَاِذَا بِرَجُلٍ وَمَعَهُ مِنْ
لِبَاسِ الْعِيْدِ فاطمہ زہرا نے جب دروازہ کھولا قدرتِ خدا کا تماشا دیکھا ایک آدمی آداب سے
کھڑا ہے ساتھ اوسکے لباسِ عید کا جوڑا ہے قَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَمْ اَرَ رَجُلًا اَهْيَبَ شِيْمَةً
مِنْهُ بتول عذرا فرماتی ہیں وہ شخص بہ ہیبت دار نظر آیا کہ ایسا بشر کبھی میں نے نہیں پایا
فَنَاوَلَهَا مِنْدِيْلًا مَشْدُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ اوس مرد صاحب تمکین و شیرین کلام نے
مجھی ایک بقچہ بندھوا دیا اور جدھر سی آیا تھا جلدی اپنی راہ چلا گیا فَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَفَتَحَتِ
الْمِنْدِيْلَ فَاِذَا فِيْهِ قَمِيْصَانِ وَدُرَّاعَتَانِ وَسَرَاوِيْلَانِ وَرِدَاءَانِ وَعِمَامَتَانِ
وَخُفَّانِ اَسْوَدَانِ مُعَقَّبَانِ بِحُمْرَةٍ سیدۃ النساء فکر و حیرت میں گئیں رومال بستہ کو لیکر
گھر میں تشریف فرما ہوئیں جب بقچہ کھولا تو ملاحظہ کیا اوس میں عمدہ نفیس دو کرتی دو قبائیں
دو پاجامی دو عبائیں دو عمامی دو جوڑی سیاہ موزی جنکی پاشنی پر سرخ چمڑا لگا تھا اوس نعمتِ
پاکیزہ کو ملاحظہ کرکی بضعۂ طاہرہ بہت خوشی میں آئیں اور سجدۂ شکر و سپاسِ خدا کو بجا لائیں
فَاَيْقَظَتْهُمَا وَاَلْبَسَتْهُمَا صبح روزِ عید حسنین کو خوابِ راحت سی جگایا اور اونکی تبدیلِ لباس کی پہلا
صورتِ حسنین کا حسن بڑھایا سب نورانی کپڑی پہنا کر عمامی سروں پر باندھی آنکھوں میں سرمہ لگایا عنبرین
زلفوں میں شانہ کیا خوشبو سی بسایا دونو شاہزادوں کو مثلِ نوشاہ بنایا تب جی کو جنابِ زہرا کی چین
اور سرور خاطر خواہ آیا بلائیں لیتی تھیں گلی لگاتی تھیں وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُمَا مُزَيَّنَانِ
فَحَمَلَهُمَا وَقَبَّلَهُمَا یکایک حضرتِ رسولخدا نے گھر میں بتولِ عذرا کی قدم رکھا حسنین کو
خلعتِ فاخرہ سی سراپا مزین دیکھا اپنی آغوش میں زینتِ کنار و دوش کو اوٹھا لیا پیشانی درخشاں
تابانِ حسن اور حسین پر بوسہ دیا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتِ الْخَيَّاطَ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ
اَنْفَذَ بِهِ مِنَ الثِّيَابِ پھر بضعۂ طاہرہ سی پوچھا کہ تمنے درزی کو ملاحظہ کیا فاطمہ زہرا بولیں میں نے

بائیسوین مجلس تمہید کا پرانا جامہ ہنکی جہاد کو جانا سید الشہدا کا

دیکھا اور جو بقیہ لباس کا آپنی بہیجا تہا وہ لیا قَالَ يَا بُنَيَّةَ مَا هُوَ خَيَّاطٌ اِنَّمَا هُوَ رِضْوَانُ

خَازِنُ الْجَنَّةِ پیغمبر خدا نی کہا ای دختر نیک اختر وہ خیاط نہین آیا تہا رضوان خازن جنت خلد

فردوس تمہاری فرزندونکی واسطی لایا تہا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَمَنْ اَخْبَرَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

اُمَّ الْاَئِمَّةِ النُّجَبَا فاطمہ نی پوچہاکہ پہر آپ سی اوسکی انی کا حال کسنی کہا قَالَ مَا عَرَجَ حَتّٰی جَاءَنِیْ

وَ اَخْبَرَنِیْ بِذٰلِكَ مخبر صادق نی جواب دیا ای بتولِ عذرا اوس ملک نی اپنی مقام کو قدم

نہین بڑہایا جبتک مجہی سارا ماجرا نہین سنایا فظم فَصِیْح فاطمہ تو نی جو روگرکی دعا حق تعالی

کیٔی حلی عطا۔ اہ نی تیری کیا ایسا اثر آیا درزی بنکی رضوان تیری گہر ای محبانِ المحبت مصطفی ای سامعان

حدیثِ صدق وصفا سنی تمنی حکایت فضیلت امام حسن وحسین علیہما السلام کی معلوم ہوئی ہمکو جاہیت

اور محبت خدای عالمین اور رسول الثقلین کی یا تو امام حسین اکدن جنت کی حلی پہنی خوشحال تہی

یا عاشورہ کی روز اپنی لہو مین لال تہی جسکی ولادت کی شب خدا در جنت کہولی آتشِ دوزخ بند کری

اوسکی گہر کو لشکرِ شام وکوفہ آگ لگا کر لوٹی اور پیغمبر سی نہ ڈری خانہ زہرا مین امام حسین کی واسطی جبرئیل

جہولا ہلا ئین اوسکی لاش کو خولی و شمر گرم خاک مین لٹائین جسکی بدن کو خدا قطراتِ بارش سی بارانِ مین

بچائی اوسکی جسم پر امتِ پر جفا تیروں کا سنہ برسائی جس ناز پرور کو ملکِ داور سایہ مین اپنی بن کی شعاع

آفتاب سی محفوظ رکہی وہ شہزادہ ضربِ شمشیر سی مجروح کربلا کی دہوپ مین ہی جسکی رفعِ ملال کی

غیب سی ہرن کا بچہ آئی اوسکی شیر خوار پیوند پانی کی واسطی حرملہ تیر لگائی جس حسین کی سلامتی مین

رسولِ کریم اپنی پسر ابراہیم کو فدا کرین اوسکی سوکہی گلی پر اہلِ اسلام چھری پہرین جس پیکر بازنین کو پیغمبر اپنی

دوش پہ سوار عیدگاہ لیجایا کرتی تہی دشمن اوسی پشتِ زین سی زمین پر گرا کر پاؤں سی گہوڑونکی روندتی

پہرتی تہی جس فرق کو خیر البشر چہاتی سی لگائی رہتی تہی کربلا و کوفہ مین اوسکو نیزہ بلند پر رکہتی تہی جس

امام حسین کو رسول دوسرا زبان اپنی چوساتی تہی اہلِ کینہ بہوک پیاس مین کہانی پانی کو ترساتی تہی

بیسوین مجلس چرانا جامہ پہنکی سید الشہدا کا پہاڑ چبانا

جس پیاری فرزند کا خاتم ابنیا رونا آنسو نکلنا نہین دیکہہ سکتی تہی ضرب تیغ و نیزی سی لہو کی پرنالی بدن سی بہتی تہی جس امام حسین کی زلفین سلجہانی مین تا کوئی بال نہ ٹوٹی فاطمہ زہرا سر شک بہائی اوسکی گردن کاٹ کی خون آلود گیسو کو سنانِ ابنِ انس نیزی مین لٹکائی جس فرزند کی حلق مین گریبانِ پیرہن سی اگر شان پڑی تو فاطمہ زہرا سر پٹکی سانس گلی مین اڑی اوسکا گلوی نازنین خنجرِ بران سی کٹی گردن کی رگون سی خون ٹپکی فوارہ چھٹی کہینی پرانی چادر بہی جنازہ پر نہ اوڑہی کوئی ہینی تو شک بہی اگرچہ بی سر کی تلی نہ بچہائی ہوا خاکِ بیابان اوڑاکی لاتی تہی اوس ماہِ انور کو دامانِ غبار مین چہپاتی تہی تلوار و نیزی کی زخمون مین ریت سماتی تہی فریاد و زاری اہل حرم لاش کی گرد قربان جاتی تہی امام زین العابدین سی تدبیرِ دفن و کفن نہ ہو سکتی تہی سکینہ خاتون باپکی بدن صد پاش کو حسرت سی تکتی اور بلکتی تہی زینب و امِ کلثوم و احسینا و وا اخاہ کہکر چلاتی تہین تمام عورات اوس حالت کو دور سی دیکہکی گہبراتی تہین نظم فصیح ای اہل عزا گریہ و زاری کی یہ جا ہی اوس سبطِ پیمبر پہ عجب ظلم ہوا ہی پانی خلفِ ساقیِ کوثر نی نہ پایا وہ خشک گلا دشت بلا مین خنجر سی کٹایا نیزی پہ رکہا شاہ کا سر جور و جفا سی تہی گیسوونکی بال پراگندہ ہوا سی بی جرم اوسی قتل کیا اہل ستم نی افسوس کی بڑی جور سہی شاہِ امم نی

وداع امام اور طلب جامہ کہنہ کرنا اور پانی مانگنا فوج اعدا سی اور فرزند عبد اللہ کا پاس ماں کی جانا

یکہ تازانِ میدانِ رقت و زاری و جانبازانِ عرصہ تعزیت و سوگواری یعنی نگون ساران سحر گریہ و بلا و بیقرارانِ خیمہ حزن و بکا نوحہ گرانِ دشت مصیبت و ملال و فرباد زنانِ وادی بیانِ حال کمیت خامہ صداقت جولان کو صفحہ اخبارِ شہادتِ امام حسین علیہ السلام پر یون دوڑاتی ہین کہ جب روزِ عاشورا سید کربلا مین جفای اعدا سی یار و مددگار سید الشہدا خاک و خون مین غلطان رہی اور اٹھارہ اقربا خاص آل عبا کی

ثم کانت غزوۃ الفتح فی شہر رمضان
من سنۃ ثمان و ذلک ان رسول اللہ
لما صالح قریشا عام الحدیبیۃ دخلت
خزاعۃ فی حلف النبی و دخلت بنو بکر فی حلف قریش
من الفضیلۃ فعدت بنو بکر علی خزاعۃ

بائیسوین مجلس پرانا جامہ پہننی سید الشہدا کا بہاو جہانا

ضرب شمشیر و نیزی سی بیجان ہوی اوس وقت امام ابرار معرکہ کارزار مین بی خوش و تہا رکیہ و تنہا کھڑی تھی
نیزہ ٹیکی ہوی چارطرف میدانِ قتلگاہ کو دیکھ رہی تھی ناگاہ آوازِ گریۂ اہلِ حرم گوشِ مبارک مین
آئی واسطی پرسشِ حالِ خواہرانِ معظم عنانِ ذوالجناح خیمہ کی سمت پھرائی دروازہ سراپردہ پر گھوڑی سے
اوتری پردہ بیت الشرف اوٹھا کر داخل ہوی بانوانِ حزین کو شور و زاری مین تسلی دی ہر ایک
خواہر و دختر بیتاب کو نہایت تسکین کی زین العابدین فرزند بیمار کا حالِ پراختلال دریافت فرمایا سکینہ
اور فاطمہ و رقیہ کو پیار سی گلی لگایا ای سوالیانِ محبوبِ خدا و صاحبانِ لوای عزا فرزندِ اسد اللہ جناب
سید الشہدا نی زندگانی دنیا مین دوجا دو بانوی عصمت سرا سی دوجامی طلب کیی اور وہ کپڑی جسم اطہر مین
طرازِ مدعا ہوی ایک مدینہ مین روزِ عید اضحی قربان اپنی مان فاطمۂ زہرا سی واسطی آرایشِ دنیا جیسی کہ اوس
حکایت اور عنایتِ خدا و مصطفی کو تمنی سنا مرتبہ کرامتِ خامسِ آلِ عبا کو تصور مین دیکھا دوسری یوم
عاشورا معرکہ کربلا مین خواہرِ محترم زینب بیکس سی پوشاک مانگی اور بدنِ مبارک مین خلعتِ آخرت کی بجائے پہننے
قال و قال الحسین علیہ السلام ابعثوا الی ثوبا لا یرغب فیہ احد اجعلہ تحت
ثیابی لئلا اجرد نے صاحب بحار الانوار مین لکھا ہی کہ راوی معتبر نی کہا ہی اوسوقت امام حسین علیہ السلام
اہستہ فرمایا ای بانوانِ طاہرات اولادِ مصطفی میری واسطی ایسی پوشاک لاو کہ اوسکی طرف کوئی رغبت
نہ کری بعد شہادت کی بدن سی لوٹنی کو اوس جامی پر ہاتھ نہ دہری چاہتا ہون کہ ایسا کپڑا اپنی لباس کی
نیچی پہنون جسمین دستِ جور و جفا سی برہنہ نہ کیا جاؤن جب کہ لاشہ مجھ مظلوم کا دہوپ مین پڑا ہے
خلایق میری بدن کو عریان و بی حجاب نہ دیکھی یہ ارشاد امامِ عباد کا جو مین زینب ناشاد نی سنا
نزدیک تھا کہ قالب سی دم نکلجایا اتنا سنکر دہاڑا وا حسیناہ کا شور مچایا نعرۂ وا فاطمتا و اعلیاہ سے
غلغلۂ محشر اوٹھایا کہا ای برادر یکتا تمنی خطاب فرمایا کہ رشتۂ حیاتِ شل ہارا سید قطع کیا اور تنا
بنایا کاش خیاطِ صنعِ قضا پوشاکِ موت کو میری واسطی سیتا اور حلۂ تجہیز ایجاد جامۂ قدسی لباس فنا

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ
فلما دخل مکۃ ...
اذن لہم ...
ثم قال ابیات شعر منہا لاہم انی ناشد محمدا
فاجابہ النبی صلی اللہ علیہ و الہ
فدخل دار میمونۃ و قال اسکبوا الی ماء
فجعل یغتسل و یقول لا نصرت ان لم
انصر بنی کعب ثم اجمع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و الہ علی المسیر الی مکۃ
و قال اللہم خذ العیون عن قریش حتی
نأتیہا فی بلادہا فکتب حاطب بن ابی
بلتعۃ مع سارۃ مولاۃ ابی لہب الی قریش
ان رسول اللہ خارج الیکم یوم کذا
و کذا فخرجت و ترکت الطریق ثم اخذت
ذات الیسار فی الحق فنزل جبرئیل علیہ
السلام فاخبرہ فدعا علیا و الزبیر
فقال لہما ادرکاہا و خذا منہا
الکتاب فخرج علی و الزبیر لا یلقیان
احدا حتی وردا ذا الخلیفۃ و کان
النبی صلی اللہ علیہ و الہ وضع
حرسا علی المدینۃ و کان علیہا
الحرس حارثۃ بن النعمان فاتیا الحرس

بائیسویں مجلس پُرانا جامہ پہننا سید الشہدا کا جہاد پر جانا

بھی اسد م دیتا مَا فِی بِثِیَابِی ناچار دو جوڑی کپڑونکی روبروی مظلوم کربلا حاضر کئی سلطان شہدانی ملاحظہ فرما کی پھیر دیئے وَقَالَ لَا ذَالِکَ لِبَاسُ مَنْ ضُرِبَتْ عَلَیْہِ بِالذِّلَّۃِ یہ جامہ جسکو زندگانی دنیا میں ذلّت وخواری لگی آوی اوسکی پوشش میں یہ پہنن مناسب ہی کہ پہنی جاوی فَاَخَذَ ثَوْبًا خَلَقًا فَخَرَقَہٗ وَ جَعَلَہٗ تَحْتَ ثِیَابِہٖ پس حضرت نی ایک پیراہن کہنہ ریسمان لیا اور اوسکو بلہی سی چاک کیا جامہ ہای تن اطہر کو اوتار اپہلی کرتی کو سب کپڑونکی تلی پہن سنوارا ثُمَّ اسْتَدْعَی الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِسَرَاوِیْلٍ مِنْ حِبَرَۃٍ فَفَزَرَھَا وَلَبِسَھَا پہر ایک پاجامہ پارچہ حبرہ کا حضرت نی طلب فرمایا اوسی بہی چند جا سے کاٹا پہاڑ کر زیر پوشاک پہنایا وَ اِنَّمَا فَزَرَھَا لِئَلَّا یُسْلَبَھَا غریب کربلا نی سامانِ شہادت کیا اور اسواسطی پیراہن وزیر جامہ کو شگافت دیا کہ ناقص وبی قدر دیکھکر قاتل بدن سی نہ اوتارین لاشِ صد پاش کو برہنہ دہوپ مین نہ ڈالین فَلَمَّا قُتِلَ سَلَبَھَا اَبْحَرُ بْنُ کَعْبٍ وَ تَرَکَہٗ مُجَرَّدًا واصیبتاہ کہ حضرت نے یہ ساری تدبیرین کین تا کہ جسم اقدس عریان نہو ایسی ناکارہ چیزین پہنین الا اشقیاء پرکین نی شدتِ ظلم سی حیا چہوڑ دی رعایتِ حرمتِ اولادِ پیغمبر ملحوظِ خاطر نہ رکہی بعد شہادت فرزندِ شاہِ ولایت جامہ ہای پارہ کو بہی ابحر بن کعب نی اوتار لیا لاشِ مطہرِ امام حسین علیہ السلام کو پاش پاش خاک مین برہنہ ڈالدیا راوی کہتا ہی سید الشہدانی جامہ کہنہ کو بجای کفن پوشاکِ عمدہ کی نیچی پہن کیا زرہ اور جوشن کو اوسپر زیب بدن فرمالیا بہن اور بیٹی سی رخصت ہوکی دروازہ خیمہ سی باہر تشریف لائی شالِ عزا باندہ وتنہا سوار ہوئی میدانِ رزم کو عزمِ شہادت سے تمنای لقای خدا مین چلی رخصتِ اہلِ حرم پر عجب ماتم وشیون کا شور مچا صدای الفراق اور نوحۂ الوداع لامکان تک پہنچا شاہِ بی سپاہ مانندِ مہر وماہ اکیلی قتلگاہ کو روانہ ہوئی اہلبیت روتی پیٹتی سراپردی کی در پر بیتابانہ رہی نظم فصیح کوئی یہ کہتی تہی ہی ہی آمیات آتی ہی بسواری خلد کو سبطِ نبی کی جانی ہی کسینی نالہ کیا اور بلند کی فریاد کہ کربلا مین ہوا فاطمہ کا

بائیسویں مجلس شاہ کربلا کا نہر پر جانا اور کثرت جراحت سے صدمہ پانا

نجر پیادہ کہنا یہ بانو نے عالم تباہ ہوتا ہے جہاز آل نبی کو فلک ڈبوتا ہے دہائی فاطمہ زہرا کی بانو
نشی ہے اسپہ تو مرچکی وارث سے اپنے چھٹتی ہے قَالَ ابْنُ شَہْرَاشُوبَ رَوَی اَبُو مِخْنَفٍ
عَنِ الْجَلُودِيِّ اَنَّ الْحُسَيْنَ حَمَلَ عَلَی الْاَعْوَرِ السُّلَمِيِّ وَعَمْرِو بْنِ الْحَجَّاجِ الزُّبَيْدِيِّ
ابن شہر اشوب نے جلودی سے روایت کی کہ اوس دم امام حسین علیہ السلام نے پیاس کی شدت میں نہر علقمہ کی
راہ لی اور اعور سلمی اور عمرو بن حجاج زبیدی جہان مقرر تھے اونپر ابن اسد اللہ حملہ آور ہوئے وَكَانَا
فِي اَرْبَعَةِ الْاٰفِ رَجُلٍ عَلَی الشَّرِيْعَةِ وہ دونوں ناکار چار ہزار نامردوں سے پانی کی
روکے تھے حضرت کی آمد اور ہر طرف دیکھتے ہی نیزے اور تیر لگانے لگے پر خلف امیر المومنین صفدر نام
دین نے ضرب حسام سے پیادہ و سوار کی صفوں کو درہم و برہم کیا حملہ اول میں دست حق پرست نے
اعدا کو شکست دیکر پست و بلند میدان کشتوں سے بھر دیا دریای خون ساحل حرب و پیکار میں موج
مار نا در روانی بحر غضب میں حباب وار کاسۂ سر اہل شر بکر اتا بہرش ذوالفقار ابدار نے جان مخالفوں کو
سیل فنا میں ڈبویا گرداب اجل کی ہنسی میں فرقہ بی آبرو نے نہر سے کنارہ کیا وَاَقْحَمَ الْفَرَسَ
عَلَی الْفُرَاتِ راوی کہتا ہے مصاف فرزند عبد مناف سے جب گھاٹ صاف ہوا دلبند ساقی
کوثر نے گھوڑا پانی میں ڈالا فَلَمَّا اَوْلَغَ الْفَرَسُ بِرَاْسِهٖ لِيَشْرَبَ جلد تم تراوٹ سے پانی کی
ذوالجناح کو سینہ بند اسلوم دیا شدت عطش میں منہہ بڑھا کر پینے کا ارادہ کیا قَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ اَنْتَ عَطْشَانُ وَاَنَا عَطْشَانُ وَاللّٰهِ لَا ذُقْتُ الْمَاءَ حَتّٰی تَشْرَبَ شا
تشنہ کام نے فرمایا ای اسپ خوش خرام ہرچند میں بہت پیاسا ہوں منہہ سوکھا ہے اور تو بھی کثرت سے
تک دوڑ کی بی آب و دانہ خشک لب رہا ہے بخدا قسم یاد ای کہ تو سیراب نہو گا میں اپنے ہاں
تر نکرونگا فَلَمَّا سَمِعَ الْفَرَسُ كَلَامَ الْحُسَيْنِ شَالَ رَاْسَهٗ وَلَمْ يَشْرَبْ كَاَنَّهٗ
فَهِمَ الْكَلَامَ اوس حیوان بی زبان نے جب کلام حضرت کو سنا منہہ کو سطح آب سے اونچا کر لیا

امالك یا ابا الفضل فامضی الی القبة
زیاد بن اسید فاستقبلهم زیاد فقال
علیه وآله فی قبته وعلی حرسه یومئذ
حشیة العقاب ورسول الله صلی الله
للحرب وعبد الله بن ابی امیة وقد تلقاه
تلقی رسول الله ص ومعه ابو سفین بن

ہامیسویں مجلس نہر پرسید الشہدا کا جانا تشنہ کام پھر کی آنا

پاسِ خاطر سے علیہ عطش مین ایک قطرہ بہی نہ پیا۔ گویا سمجہ کی سخن وفا کو سولا کا ساتہ دیا
فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِشْرَبْ فَاَنَا اَشْرَبُ پس امام حسین علیہ السلام نے
فرمایا کہ اے اسپ صبا رفتار جدِ بزرگوار کی یادگار مروت سے کہتا ہون تو پانی پی لے کر
مین بہی نوش کرتا ہون فَمَدَّ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَهُ فَغَرَفَ مِنَ الْمَاءِ
سید الشہدا نے دستِ حق پرست نہر مین بڑہایا کفِ دریا نوال مین ایک چلو پانی اوٹہایا
پینے کا ارادہ کیا ہنوز لبِ مبارک تک نہین پہنچا تہا۔ فَقَالَ فَارِسٌ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
تَتَلَذَّذُ بِشُرْبِ الْمَاءِ وَقَدْ هُتِكَتْ حُرْمَتُكَ ناگاہ ایک سوار آگے بڑہا اوس
ستمگار نے شکرِ نابکار سے پکار کی کہا۔ یا حسین آپ پانی سے سیراب ہوتی ہین اور حرمِ محترم
تمہاری لوٹی جاتی روتی ہین۔ فَنَفَضَ الْمَاءَ مِنْ يَدِهِ شاہِ تشنہ کام نے فرطِ حمیت سے
پانی اپنی کف سے نیچے ڈالا۔ جلدی مین گہوڑیکو نہر سے سید انکی طرف نکالا وَحَمَلَ عَلَى الْقَوْمِ
فَكَشَفَهُمْ شکلِ شیرِ غضبناک لشکرِ دشمن پر حملہ کیا۔ ضربِ حیدری سے صفِ پیادہ و سوار کو
خاک مین ملا دیا۔ راہ وگذر سے اعدای روسیاہ بہگائی۔ بصد شتاب مسافتِ دور کوطی کر کی
نزدیکِ خیمہ گاہ آی فَاِذَا الْخَيْمَةُ سَالِمَةٌ ہرگاہ اپنی سراپردۂ عصمت کو پہنچی بیت الشرف
اہلِ حرم برقرار و سالم دیکہی جانا کہ وہ کلام از راہِ فریب کی تہا اور اب پانی پینا حوضِ کوثر پر موقوف
رہا۔ وَقَالُوْا ثُمَّ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُكَنّٰى اَبَا الْحُتُوْفِ الْجُعْفِيِّ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ
فِي جَبْهَتِهٖ اور دوسری روایت مین آیا ہی حاضرانِ معرکۂ بلا نے کہا ہی کہ ابو الحتوف
جعفی نے تیر جو مارا تو وہ پیشانی نورانی کی اندر گذرا فَنَزَعَهٗ مِنْ جَبْهَتِهٖ فَسَالَتِ الدِّمَاءُ
عَلٰى وَجْهِهٖ وَلِحْيَتِهٖ جب ناوکِ ستم کو جبینِ مبین سے بقوت نکالا خون کا پرنالہ چہرہ و
ریشِ مطہر پر بہنے لگا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى مَا اَنَا فِيْهِ مِنْ عِبَادِكَ هٰؤُلَاءِ الْعُصَاةِ

ولما اتاها فمضی العباس حتی نزل
علی رسول الله ص فسلم علیه وقال بابی انت
وامی هذا ابن عمک قد جاء تائبا وابن
عمتک قال لا حاجة لی فیهما ان ابن عمی انتهک
عرضی واما ابن عمتی فهو الذی یقول بمکة لن
نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا فلما خرج
العباس کلمته ام سلمة وقالت بابی انت
وامی ابن عمک قد جاء تائبا لا یکون اشقی
الناس بک واخی ابن عمتک وصهرک فلا
یکونن شقیا بک ونادی ابو سفین بن
الحرب النبی صلی الله علیه وآله کن لنا کما
قال العبد الصالح لا تثریب علیکم الیوم

نویں مجلس نہر پر سید الشہدا کا جانا کی پیہ آنا اور تعداد جراحات او سہ علاوہ زخم کہانا

فرمایا خداوندا تو ہماری حالِ پر اختلال کو دیکہتا ہی کسقدر اس گروہِ عاصی کا ظلم و ستم ہمکو پہنچا ہی اَللّٰهُمَّ وَلَا تَذَرْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مِنْهُمْ اَحَدًا وَلَا تَغْفِرْ لَهُمْ اَبَدًا الٰہی روی زمین پر انکو سلامت باقی نہ رکہنا اور دنیا و آخرت مین ہرگز نہ بخشنا ثُمَّ حَمَلَ عَلَيْهِمْ كَاللَّيْثِ الْمُغْضَبِ فَجَعَلَ لَا يَلْحَقُ مِنْهُمْ اَحَدًا اِلَّا بَعَجَهُ بِسَيْفِهِ فَقَتَلَهُ پہر دوبارہ مانندِ شیرِ غضبناک اوس لشکرِ روباہ کی طرف حملہ کیا اور انبوہِ سوار و پیادہ کو دبایا مارکی میدان سی بہگا دیا جو بہای دلیری سامنی آیا اوسکی سرِ پر غرور کو دمِ تیغ سی خاک پر گرایا وَالسِّهَامُ تَاْخُذُهُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ وَهُوَ يَتَّقِيهَا بِنَحْرِهِ وَصَدْرِهِ اعدای لعین نی کمین گاہِ کین سی تیرونکا مینہہ برسایا اور پیکانِ جگر دوز نی حلقوم اور سینۂ نازنین کو ہدف بنایا وَهُوَ يَقُولُ يَا اُمَّةَ السُّوْءِ بِئْسَ مَا خَلَفْتُمْ مُحَمَّدًا فِيْ عِتْرَتِهِ بار بار فرماتی تہی ای امتِ زبون کار بدترینِ خلق ہو جنا کی شعار مین کیا بری رعایتِ پیغمبرِ خدا کی ہی تمنی اوسکی اولادِ اطہار ابرار مین قَالَ وَجَدْنَا بِالْحُسَيْنِ ثَلَاثًا وَثَلٰثِيْنَ طَعْنَةً روایت کی ہی کہ حضرت صادق جعفر بن محمد علیہ السلام نی فرمایا قوم بنی اسد نی جب لاشہ ہای مقتولِ کربلا کو اوٹہایا دیکہا تو جسدِ بی سرِ امام حسین علیہ السلام پر ردیا اوسمین تینتیس طعنِ نیزہ کو شمار کیا وَاَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ ضَرْبَةً سِوَى السِّهَامِ بدنِ اقدس مین اور چونتیس ضربتِ تلوار کو پایا کہ اوسکی علاوہ بیشمار تیرون نی جسمِ شریف کو مثلِ غربال بنایا وَقِيْلَ اَلْفٌ وَتِسْعُ مِائَةِ جِرَاحَةٍ وَكَانَتِ السِّهَامُ فِيْ دِرْعِهِ كَالشَّوْكِ فِيْ جِلْدِ الْقُنْفُذِ اور دوسری روایت مین کہا گیا ہی کہ ایک ہزار اور نوسو طعنِ نیزہ و ضربِ شمشیر و زخمِ تیر حضرت کے تنِ اقدس پر لگی تہی حلقہ ہای زرہ مین کثرت سی تیرونکی یہ حال نظر آتا کہ جیسی پشتِ ساہی مین کانٹونکا ہجوم ہو ویسی ہی برابر جمی تہی وَرُوِيَ اَنَّهَا كَانَتْ كُلُّهَا

قال كيف اتوضأ فعلمه قال ونظر رسول الله صلعم ثم توضأ وصلى

ابو سفيان الى النبي صلى الله عليه وآله وهو يتوضأ وايدي المسلمين تحت شعره فليس قطرة تصيب رجلا منهم الا مسح بها وجهه فقال بالله

پانسویں مجلس جفا و اعدا مین کثرت جراحت سی شاہ کربلا کا چور ہونا

فی مقدمہ تحقیق ذکر کیا ہی کہ یہ ساری جراحات نی سر و صورت گلی اور سینہ و بازو مین جا پائی اسواسطی کہ جنگ مین اوس امام نی اعدا کی طرف پیٹھ نہین پہرائی کسینی اعتراض کیا کہ یہ بیان باور نہین آتا وسعت سینہ مین اسقدر گنجایش کہان کہ اتنی زخم وافر لگین وہان محب حضرت بہت رو یا اور اوسکی جواب نی ہوش کہو یا و اصیبتاہ گلوی کہا ویر نیزہ پڑتا تہا اور بہائی کا روز ہدف تیر بنا تہا اور پر تلی جراحات کا وہ نور تہا سر و سینہ دم تیغ و تیر سی چور تہا قالوا فوقف یستریح ساعۃ و قد ضعف عن القتال راوی کہتا ہی کہ حملہ ہای پی در پی و زیادتی زخم سی مہبون پر پہنچا اور بہت خون بہنی سی حال متغیر ہوا گوشہ میدان مین عنان روک کی گہوڑا کہڑا کیا گردن و سر مجروح جہکا کی نیزہ بہی پر تکیہ دیا تاکہ لحظہ بہر استراحت اور توقف کرین ضعف مین سنبہل کی پہر لڑین جہہ اوسوقت دہوپ کی تمازت گرمی کی شدت سی کسی جاندار کو تاب استقامت نہی پایس اور ہوک سی راکب و مرکب مین طاقت حرکت نہین رہی فبینما ہو واقف اذ اتاہ حجر فوقع فی جبہتہ الشریف ناگاہ سیاہ گمراہ سنگدل سی ایک پتہر آگی پیشانی نورانی لگا خون جبین رخسارون پر جاری ہوا فاخذ الثوب لیمسح الدم عن وجہہ شاہ گلگون قبانی دامن جامہ اوٹہایا چہرہ کا لہو پونچہنی کو ہاتہ بڑہایا فاتاہ سہم محدد مسموم لہ ثلث شعب فوقع السہم فی صدرہ آہ آہ کہ ایک مرتبہ چلہ کمان خطاکار سی تیر سہ شعبہ زہر کا بجہا سینہ مہر گنجینہ پر بیٹہا استخوان توڑ کی وہ خدنگ قضا دوتا ہوا و فی بعض الروایات علی قلبہ اور بعض روایات مین ذکر کیا ہی کہ اوس جگر گوشہ زہرا کی قلب پر لگا ہی دل حقایق منزل کو چہید ا پشت حامل بار شفاعت سی پار نکلا فقال الحسین غریب کربلا نی مقام صبر و رضا مین اعجاز دکہایا اور خدا کو یاد کرکی زبان حق ترجمان سی

بائیسویں مجلس جہاد سید الشہدا میں گھوڑے سے گرنا اور عبداللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

فرمایا بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ وَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ سر مبارک آسمان کی طرف اوٹھایا الٰہی بندہ نواز کو یہ کلام جانگداز سنایا فَقَالَ اِلٰهِیْ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُمْ یَقْتُلُوْنَ رَجُلًا لَیْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اِبْنُ نَبِیٍّ غَیْرُهٗ خداوندا تو دانا و بینا اور جانتا ہی کہ یہ خاک کرتی ہیں برملا ایسی مظلوم بی یار و آشنا کو جو اوسکی سوا بیٹا تیری حبیب کا زمین پر نہیں دوسرا ثُمَّ اَخَذَ السَّهْمَ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ قَفَاهُ فَانْبَعَثَ الدَّمُ كَالْمِیْزَابِ بعد ازان تیر سہ پہلو کو روبروسی نکالنا چاہا اسقدر پیوست گوشت میں تھا کہ ہرگز نہ کہنچا ناچار اوسکو پشت کی طرف سے بزور کشید کیا وہیں زخم سے خون مثل پرنالہ کی اوبلا فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلَى الْجُرْحِ فَلَمَّا امْتَلَاَتْ رَمٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ دستِ حق پرست کو برابرِ دہانِ جراحت کی رکہا جب لہو سی بہرا تو آسمان کی طرف پہینکا راوی کہتا ہی کہ اوسمیں سی ایک قطرہ نہیں پہرا اگر زمین پر گرتا تو روزِ حشر تک غلہ کبہی پیدا نہوتا ثُمَّ وَضَعَ یَدَهٗ ثَانِیًا فَلَمَّا امْتَلَاَتْ لَطَخَ بِهَا رَاْسَهٗ وَلِحْیَتَهٗ دوبارہ پہر وہ خون کفِ دربار نوال میں بہرا منہہ پر اور محاسن شریف میں ملا وَقَالَ هٰكَذَا اَكُوْنُ حَتّٰى اَلْقٰى جَدِّیْ رَسُوْلَ اللهِ وَاَنَا مَخْضُوْبٌ بِدَمِیْ وَاَقُوْلُ قَتَلَنِیْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ کسی نے پوچہا یہ کیا کرتی ہو یا مولا فرمایا ریشِ سفید میں خضابِ خون آلود یونہیں رہیگا تاکہ نانا سے ملاقات ہو اونسی کہونگا فلان ظالم نے مجہی مارا فلان شقی کا زخم لگا عرض کرونگا وَلَمَّا ضَعُفَ نَادٰى شِمْرٌ مَا وُقُوْفُكُمْ وَمَا تَنْتَظِرُوْنَ بِالرَّجُلِ قَدْ اَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحُ وَالسِّهَامُ اوس سدم خون کی بہت بہی سی بدنِ حضرت میں نقاہت نے غلبہ کیا باگ ہلانا اور ہتیار پکڑنا شدتِ ضعف سے دشوار معلوم دیا شمرِ شریر یہ حال دیکہ کی اپنی لشکر میں چلایا اور ہر شقی کو واسطی گرانی ستون دین کی پاس بلایا کہتا ہی نامردو لڑائی میں کیا بلا ہی کہڑی تماشا دیکہتی ہو جو موقع وقت ملا ہی ایک آدمی جو زخموں سی چور ناتوانی میں بیکار اور مجبور کہڑا ہی اوسکا مارنا تمپر دشوار اور مشکل نہیں اِحْمِلُوْا عَلَیْهِ

مقتعا بالحدید منادی لنخرجن و قیس بن السائب فقصد نحو دارها من بنی مخزوم ومنهم الحارث بن هشام بنت ابی طالب قد آوت ناسا بن نفیل بن کعب و بلغه ان ام هانی الاخرى وقال علیه السلم ایضا الحویرث

بائیسوین مجلس جناب سید الشہدا مین زین سی مین پر گرنا عبد اللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

نکلنگے اٹھا لگو تمہاری مان کو عزا و ماتم دو چار ہو ہر طرفسی پیدل اور سوار گہیر لو ضرب شمشیر و
نیزہ و تیر سی حملہ کرو کہو یسی یخی جلدی گرادو فحملوا علیہ من کل جانب بیچارہ وہ یکا
ہر سمت سی اوس امام ابرار پر ٹوٹ پڑی اور صدہا تیر و نیزہ و تلوار کی وار کئی فرماہ حصین
بن نمیر فی فیہ حصین بن نمیر بی پیرنی منہہ پر تیر مارا ہوا ابو ایوب بسہم فی حلقہ اور ابو
ایوب غنوی نی حلق تشنہ کو نشان ناوک ستم کیا وضربہ ذرعۃ بن شریک ذرعہ بن
شریک شریک ضربت تلوار لگائی وکان قد طعنہ سنان ابن انس فی صدرہ سینہ
سنان ابن انس کی انی سینہ مین ورآئی وطعنہ صالح بن وہب علی خاصرتہ فوقع الی
الارض علی خدہ الایمن صالح ابن وہب کافرنی برچھی کا ہولا پہلوی مبارک مین ایسا
لگایا کہ اوسکی صدمہ نی شاہ سوار دوش رسول کو وہین کروٹ سیدہی رخسار کی بل زمین پر گرایا
اوسوقت عرش و کرسی کو زلزلہ ہوا صحرای کربلا سی شور قیامت اوٹھا زمین اور آسمان مین غبار
تیرہ و تار چہایا وحش و طیر نی ماتم و نوحہ کا غل مچایا واحسیناہ کہ دم تیغ سی تمام اعضا کٹ گئی تہی
گرنی کی صدمہ سی زخم بدن ساری پہٹ گئی تہی ثم استوی جالسا و نزع السہم من حلقہ
وہ امام مظلوم زمین پر گری پہر سنبہلی رو بقبلہ ہوکی خاک و خون مین آلودہ بیٹہی دست نقاہت سے
تیر کو پکڑا حلق مبارک سی نزور کہینچا دیر تک غش مین آنکہین بند رہین ہر دہان زخم سی دہارین لہو کی
بہتی تہین ہجوم کرب و بلا مین جب قدری ہوش آتا تو بآواز ضعیف کلمہ العطش زبان سی نکلتا قال
المفید فلبثوا ھنیئۃ ثم عادوا الیہ واحاطوا بہ شیخ مفید نی روایت کی ہی کہ وہ ظالم بتوقف
درنگ کردن
پراگندہ ہوکی پہر فراہم آئی اور عزم قتل سید الشہدا پر قدم آگی بڑہائی فخرج عبد اللہ بن الحسن بن
علی وھو غلام لم یراھق من عند النساء اوسوقت عبد اللہ ابن امام حسن علیہ السلام دروازہ
خیمہ پر کہڑا تہا وہ لڑکا آفتاب سیما ابہی حد بلوغ کو نہین پہنچا تہا عم نامدار کی مصیبت دیکہنی سی بیتاب گہبرایا

بائیسوین مجلس چہار سید الشہداء مین لڑین سی مین پر گرنا عبد اللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

اوسکی دلکو کسی طرح چین اور قرار نہ آیا اوس تلاطم محشر مین ڈیوڑہی کا پردہ اوٹہا یا میدان مین چچاکی پاس جانیکا قصد نمایا یَشْتَدُّ حَتّٰے وَقَفَ اِلٰی جَنْبِ الْحُسَیْنِ عورات مبتلای آفات نی ہرچند چاہا بہلانا ہرگز نہ رکا اور کسیکا کہنا نہ مانا اپنی زندگی سی ہاتہ اوٹہا یا امام حسین علیہ السلام کی پہلو مین کہڑی ہونیکو قدم بڑہایا فَلَحِقَتْہُ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ لِتَحْبِسَہٗ زینب خاتون دختر علی مرتضیٰ نی جب اوس آرام جان کو مقتل مین جاتی دیکہا دل سی یارای ضبط و قرار نی فرار کیا مضطرب اور پریشان خیمہ سی باہر نکلین عبد اللہ کی پیچہی لگی پاون روتی ہوئین اوسکا دامن پیراہن پکڑا پیار سی آغوش مین اوٹہالیا چاہا کہ اہل حرم کی پاس پہیر لیجائین ماں بہنوں کو دلاسا دیکی بٹہائین فَقَالَ الْحُسَیْنُ اِحْبِسِیْہِ یَا اُخْتِیْ امام حسین علیہ السلام نی ہرگاہ زغہ سپاہ مین عبد اللہ کو اپنی جانب آتی دیکہا آواز دردناک سی پکار کی کہا ای بہن اس دلبر کو جلدی روکو میری پاس آنی نہ دو گروہ سنگدل کو ہماری خرد و بزرگ پر نظر رحم نہین مبادا کہ اس طفل معصوم کو بہی مار ڈالین کہین فَاَبٰی وَامْتَنَعَ اِمْتِنَاعًا شَدِیْدًا زینب خاتون نی پاس جانی سی ہرچند منع کیا اوس مشتاق رتبہ شہادت نی ہرگز نہ سنا وَقَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اُفَارِقُ عَمِّیْ عبد اللہ پہوپہی کی گود مین مچلکر کہتا تہا قسم خدا کی اپنی عم کی پاس جاونگا اونکو نہ چہوڑونگا رفاقت مین رہونگا جان قربان کرونگا زینب خاتون کی ہاتہ سی اپنا دست و دامن چہڑا کی جہپٹا اور امام حسین علیہ السلام کی پہلو سی مثل عاشق جانباز لپٹا فَاَھْوٰی اَبْجَرُ بْنُ کَعْبٍ وَقِیْلَ حَرْمَلَۃُ ابْنُ کَاھِلٍ اِلَی الْحُسَیْنِ بِالسَّیْفِ اوسوقت ابجر ابن کعب خواہ حرملہ بن کاہل تلوار کہینچی حضرت پر حملہ آور ہوا بدن صد پاش مین وار لگانی کا ارادہ کیا فَقَالَ لَہُ الْغُلَامُ وَیْلَکَ یَا ابْنَ الْخَبِیْثَۃِ اَتَقْتُلُ عَمِّیْ عبد اللہ نی اوسکو للکار کی فرمایا ای زادۂ زناؤ ای اوپر تیری کس ارادہ مین قدم بڑہایا چاہتا ہی میری چچاکو شمشیر لگائیگا

بائیسویں مجلس جسمین سید الشہدا کا زین سے زمین پر گرنا عبد اللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

اور شہید کرنے کو نام بیجتن سناتے پس ہاتھ پہیلاے دوڑا شاہ بیکس کی روبرو سینہ سپر کہڑا ہوا فضربہ بالسیف فاتقاہ الغلام بیدہ فاطنہا الی الجلد وہ شقی یہ بات کی غصہ مین آیا ننگی تلوار مارنیکو منہہ اوٹھایا جب تیغ ستم نازنین ہاتھون پر لگی اسطرح زخمی ہو کر فقط جلد بازو کی باقی رہی فاذا معلقۃ فنادی الغلام یا عماہ اوس طفل صغیر کی دونو دست حق پرست کٹے خون کی فوارے رگ رگ سے چہٹے استغاثہ مین چچا کو پکارا یا حسین دیکھو کہ اس کافر نے مجہے مارا فاخذہ الحسین فضمہ الیہ جناب سید الشہدا نے ہائے فرزند نعرہ جگر پر درد سے کیا گود مین اوٹہا کے سینہ مجروح پر خون سے لگا لیا وقال یا ابن اخی اصبر علی ما نزل بک واحتسب فی ذلک الخیر فرمایا اے فرزند برادر صبر کرو اور جو بلا نازل ہوئی اوسمین امید خیر و برکت رکہو فان اللہ یلحقک باباءک الصالحین خدا تجکو اجداد طاہرہ سے ملائیگا درجات عالیہ جنت مین ہمراہ شہدا اٹہائیگا فرماہ حرملۃ بن کاہل بسہم فذبحہ وہو فی حجر عمہ الحسین حضرت اوس بچہ حسرت زدہ کو پیار کرتے تہے سر پر ہاتہہ پہیر کے تسلی فرماتے تہے ناگاہ حرملہ شقی نے تیر جفا حلق عبد اللہ پر مارا آغوش امام حسین علیہ السلام مین ذبح کر ڈالا اوسوقت اہل حرم نے دروازہ خیمہ سے یہ ماجرا دیکہا شیون اور بکا مین شور قیامت بپا کیا

نظم فصیح ایک دہوم مصیبت کی اوٹہی دشت بلا مین اور شور ہوا چار طرف ارض و سما مین آتی تہی صدا نوحہ و زاری کی ہوا سے ہے ہے شہ مظلوم محمد کی نواسے کیسی یہ زمین گرم ہے کیا دہوپ کڑی ہے اور لاش تری خاک پہ عریان پڑی ہے

تیسوین مجلس فضائل موت حسنین علیہما السلام اور اوسمین سید الشہدا کا زین سے زمین پر خاک پہ گرنا

رباعی مجلس ماتم شہ والا کی ہے تحصیل بہان ثواب عقبیٰ کی ہے نکلے ہین جو اشک پیشوائی کی لیے

تیئیسویں مجلس فرض مودت آلِ عبا و شہادت مظلوم کربلا

آمد آمد جناب زہرا کی ہی ہر بادعی احکام الٰہی کا شناسا تھا حسین ہر اور احمد مرسل کا نواسا تھا

حسین ہر پانی ہی دمِ ذبح نہ مینی پایا افسوس کہ دو روز کا پیاسا تھا حسین ہر دیا جی ہی تعزیۂ کربلا

کرو شیون و شین ہر روتی ہی یہان روحِ رسولِ ثقلین ہر جیسی ہی مشبک یہ ضریح پرنور ہر غربال تھا

تیرون سی یونہین جسم حسین ہر دیا جی کیا بزمِ ضیا بار ہی سبحان اللہ کیا مجمع حضار ہی سبحان اللہ

یہان جسکو ملی بار حرام اوسپہ ہو نار ہر یہ نور کا دربار ہی سبحان اللہ تمہید بکا مودت سبحان کا

اہل دنیا پر فرض ہونا اور حسنین سی محبت رسولِ خدا کا سا حال او ستمگر کا

جو زندگانی دنیا مین دوستی اور اطاعتِ رسولِ دوسرا پہ مرتا ہی مرحبا وہ مومن کہ جو دل و جان سے

ذریتِ خیر الوریٰ کو واسطی صلۂ رحمت کی پیار کرتا ہی حدیث مین وارد ہی کہ تفصیل بین البیت اور

عترت کی صحابہ نی پوچھا تو پیغمبر نی ارشاد فرمایا علی و فاطمہ و حسنین علیہم التحیۃ والثنا یہ میری نورِ عین

انکی الفت بعینہ میری محبت اور خدای عالمین ہی سب خلقِ جہان پر یہ عشق فرضِ عین ہی فی بحار

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالیٰ بحار الانوار مین انس ابن مالک سی روایت

اُس صدق و صفا کی کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ارشاد کہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا

الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ یعنی کہو ای محمد اپنی امت سی کہ نہین چاہتا ہون مین تمسی کوئی اجرت رسالت

دنیا شفاعتِ عقبیٰ کی بلکہ دوستی اور محبت اپنی عزیز و اقربا کی قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُكَ

الَّتِيْ اَوْجَبْتَ عَلَيْنَا مَوَدَّتَهُمْ سید المرسلین سی صحابہ نی عرض کی کہ ای رسولِ خدا وہ قریب تمہاری

کون ہین اونکی نام بتائیے اور جنکی الفت اللہ نی ہمپر واجب گردانی ہی اونکو جتائیے فَقَالَ عَلِيٌّ

وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا فرمایا علی و فاطمہ جگر پارۂ ثقلین ہین اور دونو بیٹی اونکی نورِ عین ہین بلکہ ای مجلس نشینان

بزم تولا امتحان مین حال و قال کی ایک علامت آشکار و نہانی کہی ہی اس صفت کی معرفت اور

شناخت کیواسطی نشانی رکھی ہی یعنی محبوب الٰہی کی شادی مین خوشی اور غم سی رونا دلیل صداقت ہے

اور اونکی فاضل طینت سی خلق ہونکی اوس باسعادت کو بشارت ہی جو آدمی دلمین پنجتن کو اصل جانتا ہی اور الفت کی راہ ورسم اون سی رکہتا ہی وہ خدا کا بندۂ محبوب ہے اور ملایکہ مین وہی شرف محبوبی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ لِي يَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مَوْقِعًا مِنَ الْقَلْبِ وَمَا وَقَعَ مَوْقِعَ هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ مِنْ قَلْبِي شَيْءٌ قَطُّ کتاب کامل الزیارت مین عمران ابنِ حصین سی نقل کی ہی اوسنی کہا ایکدن خیر المرسلین سی یہ بات سنی ہی فرمایا ای عمران ہر چیز کا ٹہکانا دلمین تخمینہ قدر سی معلوم دیتا ہی لاکن یہ دونو لڑکی یعنی انس ومحبت حسنین کا بہری وہیان مین کبہی انداز نہین ہو سکتا ہی فَقُلْتُ كُلُّ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ مینی عرض کی یہ بہت بڑی بات ہی ای رسو لخدا جو ایسا مرتبہ الفت کا ہی بی انتہا

قَالَ يَا عِمْرَانُ وَمَا خَفِيَ عَلَيْكَ اَكْثَرُ اِنَّ اللهَ اَمَرَنِي بِحُبِّهِمَا ارشاد کیا ای عمران جو تجہہ پر کہلا ہی اوسمین سی زیادہ چہپا ہی وہ درجہ کہ انکی دوستی کا مجہی بتایا خدانی تاکید سی چاہت کا امر فرمایا مل عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ اَنَّهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اِلٰى طَعَامٍ دُعِيَ اِلَيْهِ اوسی کتاب مین سعید ابن راشد سی حکایت کی ہی اور یعلی عامری نی یہ خبر دی ہی کہ ایک روز رسو لخدا کی پاس حاضر تہا جو حضرت کی ہمراہ باہر آیا اونکو دعوتِ طعام کیواسطی کسینی بلایا یہ بہی خدمتِ باسعادت مین قدم بقدم ہوا فَاِذَا هُوَ بِحُسَيْنٍ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ ناگاہ راہ مین امام حسین علیہ السلام کو دیکہا کہ اطفالِ ہم عمر کی ساتھہ مصروفِ بازی تہی اوس جا فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ اَمَامَ الْقَوْمِ ثُمَّ بَسَطَ يَدَيْهِ سرورِ کائنات کی نظر جب اوپر پڑی تو فرطِ شوق سی تاب دوری نرہی سب صحابہ ہمرکاب کی پیشتر چلی دستِ طلب پہیلائی کہ زینتِ آغوش ہاتہہ لگی فَطَفِقَ الصَّبِيُّ هٰهُنَا مَرَّةً وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ يُضَاحِكُهُ وہ شاہزادہ کبہی ادہر کو تشریف لیجاتا

تئیسویں مجلس فرطِ محبت رسول حسنین علیہم السلام سی اور جہادِ سید الشہدا

اورگاہی دوسری طرف پرہاپین دوہانا بشیر و نذیر اوسکی دوڑنی پرہنسی اور آپ بہی آگی سبقت کرتی حتّٰی اَخَذَہٗ فَجَعَلَ اِحدیٰ یَدَیہِ تَحتَ ذَقَنِہٖ وَالاُخریٰ تَحتَ قَفَاہُ وَوَضَعَ فَاہُ عَلیٰ فِیہِ وَقَبَّلَہٗ تا یہ کہ قدم بڑہا کی اپنی نواسی کو پکڑ لیا ایک ہات ٹہڈہی کی نیچی دوسرا گدی کی نیچی رکہا دہن مبارک اوسکی منہہ سی ملایا خوب پیار کیا رخسار کا بوسہ لیا ثُمَّ قَالَ حُسَینٌ مِنِّی وَاَنَا مِنہُ وَفِی رِوَایَۃٍ اَنَا مِن حُسَینٍ پہر فرمایا حسین میرا ہی اور مین اوسکا و قولِ ثانی مین کہا کہ مین حسین کا اَحَبَّ اللّٰہُ مَن اَحَبَّ حُسَینًا حُسَینٌ سِبطٌ مِنَ الاَسبَاطِ خدا دوست رکہی اوسکو جو محبت و پیار کری حسین کو وہ سبط ہی مری اسباط سی اور محبوب ثقلین کو شا عَن سَلمَانَ الفَارِسِیِّ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ یَقُولُ فِی الحَسَنِ وَالحُسَینِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَن اَحَبَّھُمَا کتابِ ارشاد مین سلمانِ فارسی کی زبان سی روایت کی ہی اونسی کہا کہ رسولِ دوسرا سی مینی یہ کہتی سنی ہی خدایا مین ان دونون سی محبت رکہتا ہون تو بہی پیار کرنا اور جو انکا دوست ہو اوسکو بہی عزیز رکہنا وَقَالَ مَن اَحَبَّ الحَسَنَ وَالحُسَینَ اَحبَبتُہٗ وَمَن اَحبَبتُہٗ اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَن اَحَبَّہُ اللّٰہُ اَدخَلَہُ الجَنَّۃَ پہر کہا سیدِ دوسرانی جو حسن و حسین کو چاہتا ہے مین اوسی پیار کرتا اور جسکو مین پیار کرتا ہون خدا بہی الفت رکہتا ہی اور جسکو خدا دوست رکہتا ہی اوسپر عذاب نہین کرتا جنت و نعیم دیتا ہی فِی المُسنَدِ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ذَاتَ یَومٍ یُصَلِّی فَاِذَا سَجَدَ وَثَبَ الحَسَنُ وَالحُسَینُ عَلیٰ ظَھرِہٖ کتابِ مسند مین ابی ہریرہ سی روایت ہی کہ اونسی کہا ایک روز مینی دیکہی یہ صحبت مسجد مین سو لخد امشغولِ نماز تہی جب سجدی مین نبی سر فراز جہکی ناگاہ حسن اور حسین عادتِ طفلی سی جہپٹی پیار کی ماری نانا کی پشت پر سوار ہو بیٹہی فَاِذَا اَرَادُوا اَن یَمنَعُوھُمَا

اَشَارَ اِلَیْہِمْ اَنْ دَعُوْہُمَا صحابہ نی چاہا کہ اس حرکت سی حسنین کو منع کرین تاکہ مُہرِ نبوت سی بنچی اوترین صحابہ کا ارادہ پیغمبر نی پایا اشارت سی اونکو سمجہایا ان دونو کو اپنی حال پر چہوڑ دو میری جان و دلکی یہی خواہش ہی اصلا مزاحمت نکرو فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ وَضَعَہُمَا فِیْ حِجْرِہٖ ہرگاہ برگزیدہ کونین نی نماز کو تمام کیا ہاتہہ بڑہا کی حسنین کو آہستہ اوتار کی گود مین لیا وَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ ہٰذَیْنِ پہر جماعت حضار مسجد سی فرمایا ایہا الناس جو مجہی دوست رکہی چاہیی کہ ان دونو فرزندونکو پیار کری دوسری روایت مین لیث بن سعد کی زبانی فقط امام حسین علیہ السلام کا ذکر آیا ہی سید خافقین کی پشت پر سوار ہو بیٹہنا لکہا اور اتنا حال بڑہایا ہی کہ جب پیغمبر سجدی مین جاتی تو ابن حیدر دوڑکی سوار ہوتی اور پیرون سی ایڑ لگاتی چل چل فرماتی رسولخدا عبارتِ ذکر پڑہاتی اور بلطف و مدارا انہی اوتار کی برای اتمام نماز کہڑی ہوجاتی

فِی الْبِحَارِ عَنْ اَبِیْ سَعَادَاتٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ مِنْ بَیْتِ عَائِشَۃَ فَمَرَّ عَلٰی بَابِ دَارِ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ بحار الانوار مین مسطور ہی اور ابی سعادات سی یہ نقل مذکور ہی کہ ایک روز خاتم انبیا گہر سی بی بی عایشہ کی برآمد ہوی اور دروازہ سی فاطمہ زہرا کی گذری فَسَمِعَ الْحُسَیْنَ یَبْکِیْ امام حسین علیہ السلام کی آوازِ نالہ و بکا جو سنی تو سید البشر کی دلمین طاقتِ ضبط نرہی ہرچند وہ رونا شاہ شہدا کا بمقتضای سن و سال تہا اوسپر بہی خاطرِ مصطفی علیہ وآلہ السلام کو اندوہ و ملال ہوا فَقَالَ لَہَا یَا فَاطِمَۃُ سَکِّتِیْہِ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنَّ بُکَائَہٗ یُؤْذِیْنِیْ بضعہ طاہرہ کو پکار کی فرمایا ای فاطمہ جلدی حسین کو بہلا کی خاموش کرو سنلو اگر تم نہین جانتی ہو کہ اوسکا رونا مجہی زحمت دیتا ہی دلکو آرام و چین نہین رہتا ہی

قب عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَخْطُبُ عَلٰی مِنْبَرِہٖ کتاب مناقب ابن شہر آشوب مین عبد اللہ ابن عمر سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا کہ اکثر و بیشتر مینی رسولخدا کو مسجد مین منبر پر خطبہ ارشاد کرتی دیکہا وَاِذَا اَقْبَلَ الْحُسَیْنُ مِنْ عِنْدِ اُمِّہٖ

تیئسوین مجلس وفور محبت رسولخدا خامس آل عبا سی اور جہاد سید الشہدا علیہ السلام اعدا سی

وَهُوَ طِفْلٌ صَغِيرٌ ناگاہ امام حسین علیہ السلام کہ اوس روز تک بہت صغیر السن تہی گہر سی اپنی والدہ فاطمہ زہرا کی تنہا باہر نکلی مشتاقِ دیدارِ جدِ بزرگوار مسجد مین پہنچی اور جماعتِ صحابہ کو طی کرتی ہوی اگی بڑہی فَوَطَاءَ الْحُسَيْنُ عَلَى ذَيْلِ ثَوْبِهِ فَبَكَى وَسَقَطَ عَلَى وَجْهِهِ سرورِ شہدا کا پانو کرتی دامنمین او لجہا رونی اور وہ فخرِ آسمان و زمین منہہ کی بہل گرا فَنَزَلَ النَّبِيُّ عَنِ الْمِنْبَرِ فَضَمَّهُ وَقَالَ قَاتَلَ اللهُ الشَّيْطَانَ پیغمبرِ خدا بی تابانہ منبر سی اوترکی دوڑی امام حسین علیہ السلام کو آغوشِ ناز مین اوٹھایا سینہ سی لگا کی بولی شیطان کو خدا مارے اپنی غضب سے گرا سدم پیاری کو میری دیکہہ ملال اوسکی سبب سے فَكَيْفَ لَوْ رَاٰهُ مُلْقًا عَلَى الرَّمْضَاءِ مَذْبُوحًا مِنَ الْقَفَاءِ وا ویلا کیا حال کربلا مین رسولخدا کا ہوتا اگر دیکہتی امام حسین علیہ السلام کو با تنِ صد پارہ گرم ریت مین گہوڑی سی گرا ہوا سر اور قفا سی کٹا دشمن اطہر کا جابہ تا وَالشِّمْرُ جَاثٍ صَدْرَهُ وَقَلَعَ السَّيْفُ فِي نَحْرِهِ اور کیونکر تاب لاتی جو نواسی کو مقتل مین پڑا پاتی شمر موذی کو اوسکی سینہ پر بیٹہا سوکہی حلق پر تیغی ابدار مارتا کہان تہی احمدِ مختار کہ فرزند کو خاک و خون مین لوٹتا دیکہین زخمونکو سی اشکِ حسرت سی دہوئین تن پاش پاش کو چہاتی سی لگا رکہین نازونکی پالی کو صدمۂ ہلاک سی بچائین سایہ مین دہوپ کی تمازت سی اوٹہا لیجائین زندگی مین رسولِ گرذگار کو اشکبار ہونا حسین علیہ السلام کا ناگوار تہا اگر لہو کا پرنالہ ہر عضوِ جسم سی بہتا نظر اتا تو کہان قرار پڑتا ہای ہای اس مصیبت مین چشمِ فلک سی اشکِ انجم گرین تو بجا ہی شہادت امام حسین علیہ السلام پر دیدۂ ملک سی لہو برسی تو روا ہی حاضرینِ محفل کا اِس بیان مین تصور کا مقام ہے اس غمسی سی عالمِ امکان مین شیون اور کہرام ہی نظم لطفہ اے محبانِ علی زہرا کی غمخواری کرو بہر فرزندِ نبی آنکہون سی خونباری کرو یاد مین عباس کی جو نہر پر مارا گیا چاہیی اشکو نکا دریا چشم سی جاری کرو قاسمِ ناشاد کی حسرت کا چرچا رہگیا اوسکی اندوہِ شہادت مین عزاداری کرو واسطی اکبر کی جو برچہی سی سینہ چہد گیا پیٹ کر چہاتی کو تم ماتم کی طیاری کرو جب سنو اندوہگین

تیئیسوین مجلس زبان حال سے مناجات سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء وجہاد اعداء

ماتم کی اشاربکا، شورش محشر سے افزون نالہ وزاری کرو

حرم سے وداع و مناجات سید الشہدا جو میدان میں کا پڑھنا زین سے زمین پر گرنا اسلحہ کا لٹنا خیمۂ حسین کا پھنکنا

یکتازانِ عرصۂ قتِ ابتہال و جانبازانِ معرکۂ اندوہ و ملال رخ خوانانِ مضمارِ تسلیم و رضا
وحی بیانانِ مصیبت و ابتلا شہسوارانِ کمیتِ نالہ و آہ، و شہیدانِ خونین کفنِ قتلگاہ ذوالجناح
زبانِ صدق عنان کو واسطے پہنچانی مضمونِ احزان کی منزلِ شور و فغان پر میدانِ فصاحت مین
یون جولان دیتی ہین کہ ہرگاہ دستِ غم نے روزِ دہم محرم کو گریبانِ سحرِ ماتم چاک کیا اور سیاہ ایام غم
سے ہر ایک ثابت قدم نے صفِ امتحان مین جایزہ ہلاک دیا ہر نوجوان کی چہرۂ زندگانی کو
بخشی قدر نے فردِ قضا مین دیکھا اور مستوفی اجل نے رسالۂ جوشن پوشِ جراحات کو ارغوانی خالِ خط
کھا، علم عباس اسلام کا زخم بازوی سرور کی ہاتھ سے دار السلام مین کھلا اور خیلِ انجم حشم کی میمنہ و
میسرہ مین سوارانِ داغ سوز و گداز کا پرا بندھا طرح و کمینِ مقتل مین پیادگانِ حسرت و یاس کا
پانو اکھڑ گیا اور لشکرِ صبرِ شاہِ تشنہ کام کا قلب وجودِ مرگ علی اکبر سے مرکزِ دایرۂ آلام ہوا تھا
عساکرِ مصیبت ملازم کی رنج و بلا ہراول اور ساقۂ فوجِ محنت کش مین تہمتنِ فنا قراول سلطانِ بلا کی
پاس جب یہ سامانِ بیکسی ہم پہنچا اور ہوادارانِ غریبی و تنہائی کا دہوم سے قدم بقدم جابجای
یار و مددگارِ وفادار دور کی بتر آئی واسطے رفاقتِ تن زار کی زخمہای کاری نے روی حمایت
دکھائی جریدہ بھالوں کی انیش دل بہلانے کو سامنے بڑہتی اور تیر چلے تھرا گئی چار جانب بھرتی
تقریر سے افزون ہے سرگذشت امام حسین علیہ السلام کی، عاجز ہون ذکرِ محنت سے امام انام کی
وہ صبح عاشورا سے دوپہر تک سپاہِ اہلِ کوفہ و شام کا زور، وہ نقیبون کی زبان پر صدای اقتلوا
الحسین کا شور نوبت مین بربادی الحرم کی نقارۂ فتح کا بجنا، دل آزاری اہلبیت پر کمر باندہنا

الی مائة قال قلت بابی انتم وامی ما الکلمہ

واحلکم واحکم واعلمکم تعالی الله ان

رسول الله صلی الله علیہ وآله اعطاک ان نعاوجھلت

مع المهاجرین کان نشف تعاطی ان

نعنت نجد الماثۃ وکن مع اھل الماثہ

قال فقلت لعل اثرات علی قال قال

الوک ان تاخذ ما اعطاک وترضی فاعطاہ

تیئیسوین مجلس ابن جلال سی مناجات سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا اور جیا اعدا

رزمی کا گرجا وہ دشت و صحرائی جا خیز مین علمہای سیاہ مثلِ گہٹا چہائی ہوئی دستِ یزیدیون مین

حربہ ہای خون ریزہ واسطی قتلِ سادات کی سان پر چڑہائی ہوئی عمرِ سعد کی سر پر چترِ زر کا سایہ غرورِ

خولی اور شمرِ بدگہر سرمایہ تجمل سی سرفراز اہلِ کین کی اسپ و شتر تک پانی سی سیراب و فرخناک

امامِ دین کی بچی شیرخوار ہی شدتِ تشنگی سی ہلاک عمرِ سعد کی لشکر مین ادنی و اعلی نعمت دنیا سی

خوش و خرم گہر مین سیدِ الشہدا کی ہر بی بی کو اسیر و در بدر ہونی کا رنج و الم شیخ حسن واعظ سی یہ

سنا ہی اوس بزرگِ ترک نی اپنی محفل مین پڑہا ہی کہ قریب ظہر امامِ عصر حسب حال ہا اک خیال فرمانی

دلکو فرطِ قلق اور ملال مین یون سمجہاتی یہ دشمنِ جان لہو کی پیاسی ہر گاہ مجہی مارکی فراغت پائینگی

تو کینہ و عداوت سی سب شہدا کی بدن پر گہوڑی دوڑائینگی مان بہن کی سامنی ان کشتونکی سر کاٹکی

بیدفن و کفن چہوڑ جائینگی اسباب لوٹکی آتش تہہ سی تنابین اور خیمونکو جلائینگی اہلبیتِ بی وارث کو

پردیس مین پردی سی باہر لائینگی دُر و گوہر اطفالِ حسین کی رونی پر طمانچی لگائینگی سیدِ سجاد کو بیماری مین

طوق و زنجیر پہنائینگی جسم کو عوراتِ بیوہ آفت زدہ کی ضربِ تازیانہ سی دکہائینگی مقتل مین عزیزونکی

لاشون سی روتا ہوا بجبر چہڑائینگی اونٹون پر ذلیل و خوار سوار کرکی بازارِ کوفہ و شام مین پہرائینگی

افسوس بیچاری زینب خاتون پر اوس دکہہ مین کیا حالت گذری گی صد حیف سکینہ لاڈلی

دخترِ قیدی بنکر جیتی بچی گی اس تصور کی تصدیق مین دیر تک عالمِ سکوت رہتا اور ام کلثوم و رقیہ و

فاطمہ کی اندیشہ پر آنکہون سی اشکِ خونین بہتا سو کہی زبان سی بیان تر و تازہ پر مناجات کی

رطب اللسان ہوتی تحملِ بارِ مصیبت مین سخنانِ شکر و حمد سی فرشتونکی ہوش کہوتی الہی

تونی عہدِ طفلی مین آغوشِ نبی کو مہد ناز کیا خلعتِ حلۂ جنت سواری دوشِ رسالت سی

عید کو امتیاز دیا ایامِ رضاعت کی پرورش مین بار ہا پیغمبرنی لعابِ دہان پلایا حاملِ

وحی نی آسمان سی آکی دہزات جہولا ہلایا آہو کا بچہ مسجد مین دستِ عنایت سی جی بہلانی کو

لکل کربۃ کلما ادی رجال الله فیعدوا

لقی الرجال اهله وبنی عمه وبعض اصحابه

لذلک ووطن منهم کلام فیه حتی قالوا

فقال اما لعل قال تغضب قوم من الانصار

علی الانصار وذلک امر هم ان یقعدوا شر الغضب

فقعد معهم غیرهم ثم اناهم حتی جلس وسطهم

جمیعه علی علیه السلم حتی شفاهم وانا

فقال الم اتکم وانتم علی شفا حفرة من النار

فانقذکم الله منها قالوا بلی ولله ولرسوله

المن والفضل والطول علینا قال الم

۶۱۹

الله ورسوله قال ما شاء الله ان یقول ثم

سکت ثم قال الا تجیبونی قالوا بم

نجیبک یا رسول الله فداک ابونا و

امنا لک المن والفضل والطول قال

بل لو شئتم قلتم جئتنا طریدا فکفیناک

فامناک وصدقناک وجئتنا خائفا

فامناک وتغنمت الیه اصواتهم و

قام الیه شیوخهم فقبلوا یدیه ورجلیه

ورکبتیه ثم قالوا رضینا عن الله و

عن رسوله وهذه اموالنا ایضا بین

یدیک فاقسمها بین قومک ان شئت

فقال یا معشر الانصار اوجدتم

فی انفسکم اذ قسمت مالا اتألف

به قوما ووکلتکم الی ایمانکم اما

ترضون ان یرجع غیرکم بالشاء

والنعم وترجعتم انتم ورسول الله

فی سهمکم ثم قال صلی الله علیه وآله

تیئیسویں مجلس مناجات وجہاد سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

مقام اجابت میں بال وپر فطرس کو میری دعا سے بہیرا بھائی حسن کی حسن سلوک میں دانہ گہر کو پر
جبرئیل نے دو کیا میری کرم سے فاقون میں میوہ و مائدہ بہشت کہا کے زلال سلسبیل رحمت پیا علم نے
لوح ایجاد پر اول ہمارا نام لکھا عرش و کرسی کو نور شمس و قمر سے محمد و علی جو میری جد و پدر ہین روشن کیا
تو نے شرف حسب مین وارث خلیل و ہمرتبہ ذبیح اللہ اسمٰعیل فرمایا بزرگی اور فخر نسب مین فرزند جلیل
دلبند بتول زادہ حیدر بنایا ہماری گہر کی جعفر طیار نے بال شہادت سے خلد برین مین پرہای پرواز پائی اہتائے
در پر ملایکہ مقرب کہڑی رہی پاس ادب سے پکار کی آئی ماسون اور خالہ زینت دہ جنت الماوا ہین
سید الشہدا والد بزرگوار کی چچا ہین نانی اور ماں سیدہ جہان فخر آسیہ و مریم کنیزین اہلبیت کی حور و
غلمان سے مکرم آج مجہی دربار امتحان مین منصب شہادت سے سرخ رو کرنا اور معراج نیزہ پر بہی سر بریدہ کو
مورد لطف و عطا رکہنا جو دریادل بہائی کو تشنہ دہانی مین جدول تیغ کا پانی ملا ہے منبع عنایت سے
یہ باعث آبروی اہل ولایت ہے جو فرزند پارہ جگر کی نخل جوانی مین برچہی کا پہل لگا اوسکا ثمرہ بارگاہ
دو جہ شفاعت ہو ہماری اس مصیبت کو اجر آخرت کا وسیلہ اور واسطی مومنین کی ذریعہ جنت فرما
اور اہل شقاوت کو جو ہمسے عداوت کرتی ہین بکر و حیلہ درکات عذاب مین خواری اور ذلت سے پہنچا
فصارخن النساء فسکتہن الحسین علیہ السلام حضرت کی زاری کلام ناچاری سے
غلغلہ ہوا ہر طرف مین دوست و دشمن کو حوصلہ تحمل نہ رہا ناگاہ شیون اہل حرم کا شور خیمہ محترم سے اونچا
نالہ جانگداز گوش امام حسین علیہ السلام تک پہنچا با چہرہ پرخون کہوڑی کو بڑہا کی دروازہ عصمت سرا پر
آئی اور پہر اوحضرت و یاس مین اہلبیت کو بلا کی کلمات صبر و تسلی فرمائی زینب خاتون کو دیکہا
شدت رقت و آہ و نالہ سے آنکہون مین حلقی پڑی ہین کثرت غم سے بال بکہری چہرہ سرخ ہونٹہ نیلی غبار آلود
کپڑی ہین ہاتہ نہ بڑہا کی اونکو زخمی سینہ سے لگایا خواہر شکستہ بال سے زبان حال مین فرمایا تم سر دار
یتیم پرور آل اطہار ہو رانڈونکی قافلہ سالار وارث و پرستار ہو زین العابدین پر بیماری مین جو درد و آزار

تیئیسوین مجلس جہاد مین سید الشہدا کا حملہ کرنا بعد شہادت لباس کا لٹنا

گذری مصروفِ تمازداری رہنا رُباب وامِ لیلیٰ کی عزت و حرمت کا ہر حال مین پاس اور لحاظ رکھنا
ہجوم الم و اندوہ مین امِ کلثوم اور عوراتِ حرم کو دلداری دینا چھوٹی نادان بچونکو زاری اور بیقراری مین
بہلا لینا سکینہ و فاطمہ کو میری صدمۂ فراق مین سمجھانا اگر کوئی اونکو ستائی تو مدارات و حسنِ سلوک سی
بچانا خلافِ شرع نوحہ و شیون سی اسیری مین لب شکوہ نہ ہلانا دعای مغفرتِ امت اور عہدہ
شفاعت کو نہ بھلانا جب مجکو یاد کرو رونی مین مضایقہ نہین اشکِ حسرت بہانا قید سی چھوٹ کر
وطن مین ہرگاہ روضۂ احمد پر جانا تو نانا رسولِ خدا و والدہ فاطمہ زہرا بھائی حسنِ مجتبیٰ کی تربتون کو
میرا سلام کہنا زن و مردِ اہلِ یثرب کو ماجرای کربلا سنا کی صاحبِ عزا رہنا لو اب ہم دشتِ قتال کو
قدم بڑہاتی ہین اہلبیت اور ساری گہر کو تمہین اور تمکو خدا کی حوالی کیی جاتی ہین بعد ازین عرصۂ
قیامت مین دیدار میسر آئیگا مرنی پر قبر بہی اگر ملی تو اوسمین تمہارا دہیان دلکو تڑپائیگا اوسدم
نالۂ الفراق اور نوحۂ الوداع سی آفاق زیر و زبر ہوا خیمہ گاہِ حضرت مین غلغلۂ بکا سی شیون و فریاد
مانندِ شورِ محشر ہوا وہ خواتینِ معظمات کا اشکباری و بیتابی پر ازدحام وہ عوراتِ صحابہ و کنیزان
باحیات مین سوگواری سی کہرام ایک طرف ننہی بچی خاک پر لیٹیان ایک جانب بہن اور بیٹیان کلیجہ
پکڑی نالان سبکا چہرہ اندیشۂ ہجران سی اوداس اور زرد چھوٹی بڑونکی دلون مین وسواس کا درد
پردہ حرم سر ننگ آگی پیچہی رانڈین کہڑی تہین دامن و آستین مولا کو بیبیان پکڑی تہین ہر
قَالُوا ثُمَّ قَامَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ وَحَمَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَى الْقَوْمِ وَتَقَدَّمَ إِلَى الْقِتَالِ پہر مظلومِ کربلا اوٹہی توکل خدا پر کر کی سکوروتا چہوڑا
کمیت بیکسی پر سوار عنانِ عزم کو طرف میدانِ جہاد موڑا تیغ دو پیکر سی امام تشنہ جگر نی لشکر
مخالف پر حملۂ حیدری کیا اور دشمنانِ ستمگر کی مقابلہ مین تقابلہ صفدری دکہایا جدہر گئی مرگ کی
باگ اوٹہائی پشتاز مرگ سی صفونکی صفائی پائی وَهُوَ يَقُولُ پہر بشیہ نبرد مین صولتِ غضنفری سی

تیئیسوین مجلس جہاد مین سید الشہدا کا رجز پڑہنا کثرت جراحات سی زمین پر گرنا

رہے اور ہیبتِ دلیری و سطوتِ ناموری ہی یہ رجز کی اشعار پڑہی نظم کفر القوم و قدما
رغبوا عن ثواب اللہ رب الثقلین یعنی خدای دو عالم کی قسم اس قوم کافر نی مدام اوراگ
دین و ایمان سی انکار کیا اور ثواب اللہ کی طرف کو ارادہ رغبت نہین کیا قتلوا القوم علیا
و ابنہ حسن الخیر کریم الابوین اس گروہِ بی پروائی امیر المومنین علی کو مارا پہر اونکی
فرزند حسنِ عالی نسب کو قتل کیا گوا احنقا منہم و قالوا اجمعوا احشروا الناس الی حرب
الحسین یعنی اشقیائی اونہین خشم سی کہا کہ جمع ہو لوگو کو گہیرا کر واسطی حرب حسین کی چلو کم بخا
اللہ فی سفک دمی لعبید اللہ نسل الکافرین ازرہ وتہار سی نہین ڈرتی میری خون
بہانی مین اور عبید اللہ خلف کافرون کی خوشی منانی مین لا لشئ کان منی قبل ذا غیر
فخری بضیاء النیرین پیشتر سی بہی اونکی پاس کوئی گناہ میرا ثابت نہین تہا سوای اسکی جو مجہی
فخر ہی اپنی مان باپ کا بعلی الخیر من بعد النبی و النبی القرشی الوالدین ساتہہ علی کی
جو بعد پیغمبر افضل بشر ہین اور نبی قرشی پدر و مادر کہ نسب مین سب سی برتر ہین خیرۃ اللہ من
الخلق ابی ثم امی فانا ابن الخیرتین میرا والد ساری خلق زمانی سی بہتر ہی پہر مان فاطمہ
زہرا ستودہ زنان خاتون محشر ہی یعنی دونو نیک اور اچہو نکا پسر ہون جہان مین ودیعت
رسول یادگار حیدر صفدر ہون فابی شمس و امی قمر فانا الکوکب و ابن القمرین
پس باپ میرا مثل شمس ضحی اور والدہ مانند بدر دجی ہین مبارک و میمون اور مین سپہر کمال کا
نیرین باصفا کا روشن ستارہ مجد و علا ہون فی سبیل اللہ ماذا صنعت امۃ
السوء معا بالعترتین وہ جو مسی سلوک زشت کیا راہ خدا مین وہ سب گذر جای گا
ای امت زبون کار جفا شعار اسکا بدلا قیامت مین پیش آئی گا راوی کہتا ہی رجز پڑہنی کی دہوم
مچی کر آواز امام حسین علیہ السلام گوش زینب خاتون مین پہنچی اہل حرم سی کہا سنو میرا بہائی کی

تیئیسوین مجلس جہاد مین سید الشہدا کا رجز پڑھنا کثرت جراحات سی زمین پر گرنا

فصاحت کے جوہر بلاغت دکھاتا ہی اور بزرگونکا نام ونسب ارشاد فرماتا ہی شوق شہادت پر ساری

عورتین بیشت پردی ہین فراہم آمین ہر شعر حسرت مضمون سی ردیف رقت وبکا ہر شیون تین

پہایین کہا ہین ثُمَّ وَقَفَ قُبَالَةَ الْقَوْمِ وَسَيْفُهُ مُصْلَتٌ فِي يَدِهِ پس شاہِ کربلا

شِل شکوہِ عرش کبریا مقابل فوج ستم آرا کہڑی تہی اور سیفِ بر نیامِ قدر وقضا علاقے

کنالی ہاتہ مین قبضہ پکڑی تہی آيِسًا مِنَ الْحَيٰوةِ عَازِمًا عَلَى الْمَوْتِ وَهُوَ يَقُولُ زندگانی

دنیا سی فراقِ عزیز واقربا مین مایوس اور بیزار داخل لقای پروردگار کی مرنی پر طیار وقتِ

شہادت کی انتظار مین بال و پرِ عزم کہولی اور بار مصعوبات دل وجگر کی میزان صبر مین تولی قدم

توکل میدانِ جہاد پر جان بازی کو بڑہا اور مقام شرف ومباہات مین دو مصرا رجز پڑہا فظلم

أَنَا ابْنُ عَلِيِّ الطُّهْرِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ كَفَانِيْ بِهٰذَا مَفْخَرٌ حِيْنَ اَفْخَرُ اولاد اشرف سی علی مرتضیٰ

طاہر کا مین بیٹا ہون کفایت کرتا ہی مجہی یہ مباہات جس گہڑی فخر کرون وَجَدِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اَكْرَمُ مَنْ مَضٰى وَنَحْنُ سِرَاجُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ تَزْهَرُ نانا میری رسول خدا سید انبیا افضل

اکرم سب سے سوا ہین اور ہم زمین پر ہدایت کی چراغ رب علا ہین وَفَاطِمُ اُمِّيْ مِنْ سُلَالَةِ

اَحْمَدَ وَعَمِّيْ يُدْعٰى ذَا الْجَنَاحَيْنِ جَعْفَرُ فاطمۂ زہرا میری مان سلالۂ مصطفیٰ سی اور جعفر طیار

چچا ہین جنکو ہاتہو نکی عوض دو پروبال زمرد عطای کبریا ہین وَنَحْنُ وُلَاةُ الْحَوْضِ نَسْقِيْ

مُحِبَّنَا بِكَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا لَيْسَ يُنْكَرُ ہم ہین مالک حوض کوثر جو کاسہ ہاے رسول

مین پانی بہرینگی روزِ قیامت مین اپنی دوستونکو سیراب کرینگی یہ مرتبہ بزرگی ورفعت

ہمارا ہی جسکا انکار کوئی نہین کرسکتا ہی وَشِيْعَتُنَا فِي النَّاسِ اَكْرَمُ شِيْعَةٍ وَمُبْغِضُنَا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْسَرُ خدا نے سب مخلوقات پر ہماری شیعون کو عزت وشرف دیا ہی اور جو

دشمن ہین انکو یومِ حشر مین حسرت وندامت سی خوار کیا ہی عَلَيْنَا وَفِيْنَا اُنْزِلَ الْوَحْيُ

تیئسوین مجلس کثرت جراحات مین حسین پر گرنا بعد شہادت لباس کا لٹنا

وَالْھُدٰی وَنَحْنُ سِرَاجُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یُزْھِرُ ہماری جد پر اور ہم اہلبیت پر وحی نازل ہوئی اور ہماری گھر سی خلق کو ہدایت و نجات حاصل ہی ہم روی زمین پر درخشندہ چراغ نور و ضیا ہین خالق کیطرف سی باعث بقای ارض و سما ہین فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ زَارَنَا بَعْدَ مَوْتِنَا بِجَنَّاتِ عَدْنٍ صَفْوُھَا لَا یُکَدِّرُ پس انعام جنت عدن و طوبی اوسکو ملیگا جو عبد صالح بعد موت ہماری زیارت کریگا وہ بہشت کہ جسکی صفا مین کدورت نہین مقام زوار ونکا ہوگا اسمین تفاوت نہین ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی اَصَابَتْہُ جِرَاحَاتٌ عَظِیْمَۃٌ پس بار بار وہ ابن حیدر کرار اعدا پر حملہ کرتے بی یار و مددگار یکہ و تنہا ساری لشکر نابکار سی لڑتے یہان تک جو تلوار و نیزہ و تیر ستمگرون سی چور ہوے بدنین کاری زخمونکی منہہ کہلی دل پر بہی روزن ناسور ہوے حَتّٰی اَصَابَتْہُ اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ جِرَاحَۃً وَرُوِیَ ثَلَاثَ مِائَۃٍ وَسِتُّوْنَ جِرَاحَۃً بیکسی و غربت مین کثرت جراحات بہتر درجونکو پہنچی اور دوسری راوی نی کہا تین سو ساٹہہ سی نوبت گذری قَالَ وَجَعَلَ الْحُسَیْنُ یَطْلُبُ الْمَاءَ وَشِمْرٌ لَعَنَہُ اللّٰہُ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا تَرِدُہٗ اَوْ تَرِدُ النَّارَ بیان کیا اس حال مین امام حسین علیہ السلام اتمام حجت کو پانی مانگتی شمر ملعون جواب دیتا بجدا کہ حلق تر کرنی کو قطرہ آب نپاوگی ثُمَّ اِنَّ شِمْرَ بْنَ ذِی الْجَوْشَنِ حَمَلَ فُسْطَاطَ الْحُسَیْنِ فَطَعَنَہُ بِالرُّمْحِ اوسوقت شمر شریر خیمہ حرم محترم پر دوڑا چاہا کہ سراپردہ عصمت مین اپنا بہالا مارا ثُمَّ قَالَ عَلَیَّ بِالنَّارِ اُحْرِقُہٗ عَلٰی مَنْ فِیْہِ پہر چلایا جہی اگ لادو کہ سوز سینہ کو روشن کرون خانہ اہلبیت اور جو اوسمین ہین سکو جلادون ہے وای حسرت ہای مصیبت ای اہل عزا ذرا رقت یہ آواز جانگداز کی سماعت سی حال عورات کیا ہوا ہوگا اور نعرہ سراپا آفت سی دل کو ہر خاتون غمزدہ کی کتنا ملال بڑہا ہوگا ایک طرف عزیزونکا ماتم پر ماتم دوسری بہوک پیاس اور بیکسی کا الم وارث کی ماری جانی کا خیال سردار کی غریبی اور ناچاری پر ابتہال اوسمین یہ اندیشہ آتش افروز ہی

تیئیسویں مجلس ذکر شہادت مظلوم کربلا

ہوش کہوئی مبتلای ہزار تشویش سب ملکی مبتاب روئی فقال لہ الحسین یا ابن ذی الجوشن
انت الداعی بالنار لیحرق علی اہلی احرقک اللہ بالنار پس امام حسین علیہ السلام نی
پکار کی کہا یہ تازہ جفاہی ای شقی ابن ذی الجوشن تو آگ منگاتا ہی کہ میری عیال و اطفال و ذریت
بخیمہ کو جلائی خدا تجہکو نار سقر مین پہنچائی سوختہ ابد بنائی وجاء شبث فوبخہ فاستحیی وانصرف
ناگاہ شبث ابن ربعی دوڑ کی آیا اوس کافر کو ملامت مین سمجہایا کہ بی غیرت شرما کی پہر گیا۔ قال
صاح الشمر باصحابہ ما تنتظرون بالرجل اوس کہڑی شمر بی رحم نی اپنی لشکر سی کہا کیا کہڑی
تماشا دیکہتی ہو اس مجروح خستہ جگر کا قال فحملوا علیہ من کل جانب راوی کا بیان ہی
پس چار طرفسی اوس مظلوم پر حملہ کیا مثل نگین انگشتر خانہ زین مین گہیر لیا فضربہ زرعۃ بن
شریک علی کتفہ الیسری سار الغول پیادہ و سوار دیکہا تلوار و نیزہ و تیر مارنی کو اکہٹا ہجوم
لایا زرعہ بن شریک مشرک نی دوڑ کی شمشیر کا وار داہنی شانی پر لگایا وضرب الحسین
زرعۃ فصرعہ حضرت امام حسین علیہ السلام نی بہی باوجود شدت ضعف تیغ انتقام کا ایسا
ہاتہ مارا کہ وہ ملحد بیدین اوندہی منہ خاک پر گرا وضربہ آخر علی عاتقہ المقدس
بالسیف ضربۃ کبا بہا لوجہہ دوسری مرتبہ اوس ظالم نی گردن مہرو مین سیف جفا
ایسی ماری کہ امام راکعین سر بسجدہ جہکی اور ہوا غش طاری وکان قد اعیا وجعل
ینوء ویکبو یونہین کبہی سنبہل کی سیدہی ہوتی پہر وہ اشقیا برچہی و تلم کی ہولی سی گراتی
فطعنہ سنان بن انس فی ترقوتہ ثم انتزع الرمح اس حال مین سنان ابن انس
نزدیک پہنچا تان کی بہالا گلی پر حوالہ کیا اور کہینچا فطعنہ فی بواقی صدرہ پہر دوسری
مرتبہ نیزہ اوٹہایا اور سینہ مشبک اقدس پر لگایا ثم رماہ سنان ایضا بسہم
فوقع السہم فی نحرہ فسقط علیہ السلام اوسکی بعد بہی سنان کافر نی تیر مارا کہ حلقوم

٦٢٥

اعناقہم قال الا اکرہ ان یتحدث الناس
ویقولون ان محمدا قد وضع یدہ فی
اصحابہ
کتاب ابان بن عثمان قال الاعمش
وکانوا اثنا عشر سبعۃ من قریش
قال وقدم رسول اللہ ص المدینۃ
وکان اذا قدم من سفر استقبل بالحسن
والحسین علیہما السلام فاخذہما الیہ
وحف المسلمون بہ حتی دخل علی فاطمۃ
علیہما السلام ویقعدون بالباب
اذا خرج مشوا معہ واذا دخل منزلہ
تفرقوا عنہ وعن ابی حمید الساعدی
قال اقبلنا مع رسول اللہ ص من غزوۃ
تبوک حتی اذا اشرفنا علی المدینۃ
قال ہذہ طابۃ وہذا احد جبل
یحبنا ونحبہ وعن انس بن
مالک ان رسول اللہ صلی اللہ

تیئیسوین مجلس شہادت مظلوم کربلا اور مرکب کا اپنی سوار کو حمایت کرنا

شاہِ مظلوم نشانہ ہوا صدمۂ نیشِ پیکان سی وہ گوشوارۂ عرش ابرین زمین پر گرا وَجَلَسَ قَاعِدًا
فَانْتَزَعَ السَّهْمَ مِنْ نَحْرِہٖ تیر کی پیاری خاک و خون مین لوٹ کی سیدھی بیٹھی دلکو
سنبھالا اور ناتوان ہاتھون سی دشواری مین گلی کا خدنگ نکالا وَقَرَنَ کَفَّیْهِ جَمِیْعًا
وَکُلَّمَا امْتَلَأَتَا مِنَ الدَّمِ خَضَبَ بِهِمَا رَأْسَهٗ وَلِحْیَتَهٗ دونو دستِ حق پرست
پھیلا کی برابر زخم لاتی جب لہو بھر جاتا تو سر و ریش مطہر کو ملتی مانندِ خضاب لگاتی وَھُوَ
یَقُوْلُ ھٰکَذَا اَلْقَی اللّٰهَ مُخَضَّبًا بِدَمِیْ مَغْصُوْبًا عَلَیَّ حَقِّیْ یہ فرماتی کہ اسی طرح سے
سرخ رو گلگون بدن رہونگا جبتک خدا سی ملاقات کرونگا در آن حالیکہ اپنی حق سی محروم ہونگا
یونہین روبروی داور لہو مین تر جاونگا وَقَالَ ابْنُ شَھْرَاشُوْبَ رَوٰی اَبُوْ مِخْنَفٍ
عَنِ الْجَلُوْدِیِّ اَنَّهٗ کَانَ صُرِعَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ابن شہر آشوب نی ابو مخنف
اور اوسنی جلودی سی روایت کی جسدم امام حسین علیہ السلام کو زین سی زمین پر گرایا او بد
شہادت کی ہجومِ اعدا مین بدنِ شریف تیر و نیزہ و تیغ کا نشان تھا اور وہ مظلوم غریب خاک و
خون مین غلطان تھا فَجَعَلَ فَرَسُهٗ یُحَامِیْ عَنْهُ وَیَثِبُ عَلَی الْفَارِسِ فَیَخْبِطُهٗ
عَنْ سَرْجِهٖ وَیَدُوْسُهٗ اوس وقتِ بیکسی مین جو کوئی نصرت اور مدد کر نیوالا نہین دکھائی
دیا وفادار گھوڑا ترس کھا کی حمایت آقا مین چار طرف پھرتا رہا جو سوار نابکار نزدیک شاہِ شہدا
اکی بڑھتا وہ جھپٹ کی زین سی گرا دیتا اور پامال کرتا حَتّٰی قَتَلَ الْفَرَسُ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا
ایسا حیوانِ بی زبان کہ پیاس کی ماری بی تاب و توان اور بدن سارا زخمِ تیر و نیزہ و شمشیر سے
خونچکان اوسنی چالیس آدمی کو اعدای دین سی قتل کیا جبتک اعضا مین طاقت رہی کسی کو
مولا کی پاس آنی نہ دیا قَالَ فَغَضِبَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ عَنْ یَمِیْنِهٖ
اِنْزِلْ وَیْحَکَ اِلَی الْحُسَیْنِ وَاَرِحْهُ راوی کہتا ہی اوسوقت عمر بن سعد بغضب و غضبین

تیئسویں مجلس شہادت مظلوم کربلا خاک پر اوسکا غلبہ عطش میں بیتاب ہونا

آیا بولا ایک سوار نابکار سے جو پاس کھڑا تھا جا کی قتل سے حسین کو راحت و آرام دے وائے

اوپر تیرے اپنی تلوار سے کام لے فَبَدَرَ اِلَیْهِ خَوْلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ الْاَصْبَحِیُّ لِیَحْتَزَّ رَأْسَهٗ

فَاُرْعِدَ پس ارادہ کیا کہ سر انور جدا کرے خولی ابن یزید اصبحی آگے بڑھا ہر گاہ آنکھ اوسکی ملی

رُعب حضرت سے بدن میں رعشہ ہوا ڈر گیا پھرا فَنَزَلَ اِلَیْهِ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ النَّخَعِیُّ فَضَرَبَهٗ

بِالسَّیْفِ فِیْ حَلْقِهِ الشَّرِیْفِ پھر جوش کین سے اوس مظلوم کی قتل پر سنان ابن انس

نخعی اوترا جا کی تلوار کا وار سو کھی حلق شریف مارا وَ هُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَحْتَزُّ رَأْسَكَ

وَاَعْلَمُ اَنَّكَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَیْرُ النَّاسِ اَبًا وَّ اُمًّا یہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی تمہارا

سر کاٹونگا اور تم فرزند رسول خدا و پدر و مادر سے اشرف خلق ہو یہ جانتا ہونگا ثُمَّ اَحْتَزَّ

رَأْسَهُ الْمُقَدَّسَ پس کافر نے خنجر کین لیا اور سر پُر نور جدا کیا + وَقِیْلَ بَلْ جَاءَ اِلَیْهِ

شِمْرٌ وَ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ النَّخَعِیُّ وَالْحُسَیْنُ بِآخِرِ رَمَقٍ یَلُوْكُ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ وَ

یَطْلُبُ الْمَاءَ دوسرا قول یہ ہے کہ شمر ذی الجوشن و سنان ابن انس قریب حضرت پہنچے امام حسین علیہ السلام

کثرت جراحات و خون کی بافراط نکلنے سے بیحال اور دم واپسین تھے غلبہ عطش سے زبان مبارک چباتے

اور بآواز نحیف پانی کا جرعہ طلب فرماتے فَرَفَسَهٗ شِمْرٌ لَعَنَهُ اللّٰهُ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ یَا ابْنَ اَبِیْ

تُرَابٍ اَلَسْتَ تَزْعُمُ اَنَّ اَبَاكَ عَلٰی حَوْضِ النَّبِیِّ یَسْقِیْ مَنْ اَحَبَّهٗ شمر شریر نے ٹھوکر ماری

اور سے بے ادبی کی طعن و تشنیع میں یہ بات کہی ای فرزند ابی تراب آیا تمکو یہ نہیں گمان ہے کہ تمہارا والد

حوض نبی پر پانی میں ساقی دوستان ہے فَاصْبِرْ حَتّٰی تَأْخُذَ الْمَاءَ مِنْ یَدِهٖ پس صدمہ تشنگی میں صبر کرو

تا کہ ہاتھ سے اونکی جام آب سے سیرہو ثُمَّ قَالَ لِسِنَانٍ اِحْتَزَّ رَأْسَهٗ قَفَاءً فَقَالَ سِنَانٌ وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ

پھر اوس شقی نے سنان سے کہا جا اس مظلوم کی قفا سے گلا کاٹ تاکہ زحمت و تکلیف سے سر جدا ہو

سنان بولا یہ ستم و جور مجھسے ہرگز نہوگا فَیَكُوْنُ جَدُّهٗ مُحَمَّدٌ خَصْمِیْ اونکی جد محمد مختار کو میرے ساتھ مخاصمت ہو

و عمرو بن الاهتم وكان الاقرع و عيينة شهدا مع رسول الله فتح مكة وحنينا والطائف فلما قدم وفد تميم دخلا معهم فاجازهم رسول الله صلى الله عليه واله واحسن جوائزهم

وممن قدم عليه صلى الله عليه واله وفد بني عامر فيهم عامر بن الطفيل واربد بن قيس اخو لبيد بن ربيعة لامه وكان عامر قد قال لاربد اني شاغل عنك وجهه فاذا فعلت فاعله بالسيف

فلما قدموا عليه قال عامر يا محمد

قال لا حتى تؤمن بالله وحده

فلما اتى عليه رسول الله

قال والله لاملأنها عليك خيلا

حمرا و رجالا فلما ولى قال

٦٢٧

روز قیامت حسرت وندامت سی دوزخ مین سکونت ہو فَغَضِبَ شِمْرٌ وَجَلَسَ عَلیٰ صَدْرِ
الْحُسَیْنِ وَقَبَضَ عَلیٰ لِحْیَتِهٖ وَهَمَّ بِقَتْلِهٖ اس جواب سے شمر کو غیظ آیا آگی بڑھا سینہ صد چاک
امام حسین علیہ السلام پر چڑھا اور ریش بخون خضاب کو ہاتھ مین پکڑا رحم وحیا کو دل سی ارادہ قتل مین چھوڑا
فَضَحِکَ الْحُسَیْنُ فَقَالَ اَتَقْتُلُنِیْ وَلَا تَعْلَمُ مَنْ اَنَا حسین علیہ السلام اوسکی خباثت پر ہنسے
فرمایا ای ملعون تو مجھی قتل کریگا اور نہین جانتا مین کون ہون فَقَالَ اَعْرِفُکَ حَقَّ الْمَعْرِفَةِ
اُمُّکَ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ وَاَبُوْکَ عَلِیُّ الْمُرْتَضیٰ وَجَدُّکَ مُحَمَّدُ الْمُصْطَفیٰ وَخَصْمُکَ
الْعَلِیُّ الْاَعْلیٰ شمر کافر نی کینہ وعداوت کا جواب دیا کہ مین تمکو پہچانتا ہون حق معرفت کا
تمہاری مان فاطمہ زہرا باپ علی مرتضی ہین نانا محمد مصطفی اور مدعی خون اللہ تعالی ہین اَقْتُلُکَ
وَلَا اُبَالِیْ فَضَرَبَهٗ بِالسَّیْفِ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ ضَرْبَةً ثُمَّ جَزَّ رَاْسَهٗ خدا ورسول سی ہرگز
نہ ڈرونگا اور تمکو ضرور شہید کرونگا پس اوس ملحد نی بارہ تلوار کی لگائی سر اقدس کاٹا گویا کہ
نبی وعلی کی لہو بہائی وَرَوَی هِلَالُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ مَعَ اَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ
اِذْ صَرَخَ صَارِخٌ اَبْشِرْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ ہلال ابن نافع سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا مین لشکر
نحس مین ہمراہیان عمر سعد کی پاس کہڑا تہا ناگاہ ایک روسیاہ اہل سپاہ کا چلایا بشارت ہو تمکو
ای امیر کہ مژدہ فتح کا آیا هٰذَا شِمْرٌ قَدْ قَتَلَ الْحُسَیْنَ یہ دیکھہ کہ شمر نی دین وایمان ہار دیا او
امام حسین کو پیاسا قتل کیا قَالَ فَخَرَجْتُ بَیْنَ الصَّفَّیْنِ فَوَقَفْتُ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ لَیَجُوْدُ
بِنَفْسِهٖ راوی کہتا ہی یہ سنکی مین بہت گہبرایا دریافت ماجرا کو دونون صفون مین قدم بڑھایا
دیکہا کہ وہ مظلوم غریب قریب ہلاکت ہو رہا ہی زمین مقتل پر جان دینی کو خاک وخون مین لوٹتا ہے
فَوَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُ قَطُّ قَتِیْلًا مُضَمَّخًا بِدَمِهٖ اَحْسَنَ مِنْهُ وَلَا اَنْوَرَ وَجْهًا قسم خدا کی مینی
کوئی کشتہ بخون اغشتہ کبھی ایسا نہین دیکہا اور نہ ایسا زخمی صد پارہ پیکر حسین سی خوبتر اور اچہا کہ اوس

حال زار مین بہی خوشنما تہا اور سراپا نور حق برستا تہا وَلَقَدْ شَغَلَنِیْ نُوْرُ وَجْہِہٖ وَجَمَالُ ہَیْبَتِہٖ عَنِ الْفِکْرَۃِ فِیْ قَتْلِہٖ تحقیق کہ اونکی روشنی چہرہ نی مجکو حیران کیا اور جمال و ہیبت سانحہ کی عبرت نی محو کر دیا اس امر کی تلاش و فکر سی کہ کس شقی نی مارا ہین دشمن دین مین کون تہا جسنی تن پر سی سر اوتارا فَاسْتَسْقٰی فِیْ ذٰلِکَ الْحَالَۃِ مَاءً اوسوقت بار بار وہ تشنہ لب پکارتا تہا پیاسکی شدت سی پانی مانگتا تہا فَسَمِعْتُ رَجُلًا یَقُوْلُ لَا تَذُوْقُ الْمَاءَ حَتّٰی تَرِدُ الْحَامِیَۃَ فَتَشْرَبُ مِنْ حَمِیْمِہَا پس مینی سنا ایک آدمی کہتا تہا پانی ہرگز نہ ملیگا تا کہ حامیہ پر وارد ہو کی حمیم پیو یہ ہانکا فَسَمِعَہٗ یَقُوْلُ اَنَا اَرِدُ الْحَامِیَۃَ فَاَشْرَبُ مِنْ حَمِیْمِہَا بَلْ اَرِدُ عَلٰی جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَسْکُنُ مَعَہٗ فِیْ دَارِہٖ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ اس کلام ناہنجار کی جواب مین مجکو سماعت ہوا سید الشہدا نی فرمایا مین حامیہ پر وارد ہو کی حمیم پیونگا ای ستمگر خدا بلکہ نانا سرور انبیا کی پاس جاؤنگا اونکی قصر خاص مقام اعلی مین جوار ملک مقتدر کی رہونگا وَاَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَشْکُوْا اِلَیْہِ مَا رَکِبْتُمْ مِنِّیْ وَفَعَلْتُمْ بِیْ وہ اب صفای بی کدورت نہر لبن و تسنیم کا نوش کرونگا اور تمہاری جور و جفا کا شکوہ اور جو سلوک بد کیا و ایذا کا قصد دیا سب کہونگا قَالَ فَغَضِبُوْا بِاَجْمَعِہِمْ حَتّٰی کَاَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ فِیْ قَلْبِ اَحَدٍ مِّنْہُمْ مِنَ الرَّحْمَۃِ شَیْئًا راوی کہتا ہی اس کلام سی وہ اشقیا سب طیش و غضب سے بیخود ہوی حربے لگانی چار طرف کی سوذی بڑہی گویا کہ رحم و مروت اونکی دلون مین خدانی پیدا نہین کئے فَاجْتَزُّوْا رَاْسَہٗ وَاِنَّہٗ لَیُکَلِّمُہُمْ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ قِلَّۃِ رَحْمَتِہِمْ وَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اُجَامِعُکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اَبَدًا پس اون کافرون نی بلوی مین سر انور جدا کیا اور وہ جناب باتین تمام حجت کی فرما رہی تہی کہ خنجر پہرا دیا قَالَ ثُمَّ اَقْبَلُوْا عَلٰی سَلْبِ الْحُسَیْنِ راوی کہتا ہی جب ماہ

تیئیسوین مجلس شہادتِ مظلوم کربلا اور جامہ اور اسلحہ کا غارت کرنا

غرض اَشام کوفہ امامِ انام کو شہید کر چکی تو دفعتًا وہ ظالم لئیم اسلحہ و جامہ حضرت کی لوٹنی کو دوڑی فَاَخَذَ قَمِیْصَہُ اِسْحَاقُ بْنُ حَوِیَّۃَ الْحَضْرَمِیُّ فَلَبِسَہٗ فَصَارَ اَبْرَصَ اسحاق بن حوۃ نی تن اطہر سی کرتا اوتار لیا جب اوس پیراہن کو پہنا تو مرضِ برص میں مبتلا ہوا وَرُوِیَ اَنَّہٗ وُجِدَ فِیْ قَمِیْصِہٖ مِائَۃٌ وَبِضْعَ عَشَرَۃَ مَا بَیْنَ رَمْیَۃٍ وَطَعْنَۃٍ وَضَرْبَۃٍ نقل کیا ہی اوسکو پیراہن خاب میں جو نظر آئی تو کچھ اوپر نشانِ تیر و نیزہ و تلوار کی وَاَخَذَ سَرَاوِیْلَہٗ اَبْحَرُ بْنُ کَعْبٍ فَرُوِیَ اَنَّہٗ صَارَ زَمِنًا مُقْعَدًا مِنْ رِجْلَیْہِ ابجر ابنِ کعب ستمگر نی پاجامہ غارت کیا راوی کہتا ہی وہ لنگڑا ہو کی زمین پر پانو کہینچتا چلتا رہا وَاَخَذَ عِمَامَتَہٗ اَخْنَسُ بْنُ مَرْثَدِ بْنِ عَلْقَمَۃَ الْحَضْرَمِیُّ وَ قِیْلَ جَابِرُ بْنُ یَزِیْدَ الْاَوْدِیُّ فَاعْتَمَّ فَصَارَ مَعْتُوْھًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَصَارَ مَجْذُوْمًا اخنس ابن مرثد یا جابر بن یزید نی عمامہ لوٹا جب سر پر باندہا تو غضبِ خدا سی دیوانہ یا مجذوم ہو گیا وَاَخَذَ دِرْعَہٗ مَالِکُ بْنُ بَشِیْرٍ الْکِنْدِیُّ فَصَارَ مَعْتُوْھًا مالک ابن بشیر نی ستم گار کی زرہ کو اوتارا جو وقت پہنا قہرِ الٰہی سی زمین گیر اور دیوانہ بنا وَاَخَذَ نَعْلَیْہِ اَسْوَدُ بْنُ خَالِدٍ اسود ابنِ خالد نی بہی ستم کو ہاتہ سی نہ دیا نعلین کو پای مبارک سی چہین لیا وَاَخَذَ خَاتَمَہٗ بَجْدَلُ بْنُ سُلَیْمٍ الْکَلْبِیُّ فَقَطَعَ اُصْبُعَہٗ مَعَ الْخَاتَمِ بجدل ابن سلیم کلبی نی انگشتِ مطہر سی انگوٹہی کہینچی وہ لہو میں بہر کی جمی اور تنگ ہو رہی تہی جب نہ اوتر سکی تو کافر نی انگلی مع انگشتر قطع کر لی وَاَخَذَ قَطِیْفَۃً لَہٗ کَانَتْ مِنْ خَزٍّ قَیْسُ بْنُ الْاَشْعَثِ بالاپوش سمور جو اوڑہی تہی خز کا اوسپر قیس ابن اشعث برادرِ جعدہ نی ہاتہ ڈالا وَاَخَذَ سَیْفَہٗ جُمَیْعُ بْنُ الْخَلْقِ الْاَزْدِیُّ وَ ھٰذَا السَّیْفُ الْمَنْھُوْبُ لَیْسَ بِذِی الْفَقَارِ جمیع ابن خلق نابکار کم شاہدین سی تلوار کہولی اور اس شمشیر کو لکہا ہی کہ ذو الفقار نہیں ای اہلِ عزا دنیا کا دستور

الارض لشققت لی فضخت منها ... فغضبت الله قال بریدة فضیت لی
کان امیر یا بریدة احذر ان تبغض علیا
الناس الک ولقومک وخیر من اخلف بعدی
من القوم ملیفعل لی ان علی بن ابی طالب خیر
احدثت نفاقا ان علی بن ابی طالب الحلال
جہم فقال رسول الله ویحک یا بریدة

اعوذ بالله من سخط الله و سخط رسوله یا رسول الله استغفر لی فلن ابغض علیا ابدا ولا اقول فیه الا خیرا فاستغفر له النبی صلی الله علیه و آله قال بریدة هذا علی احب خلق الله بعد رسوله الی فهنالک و قدم علی رسول الله صلی الله علیه و آله وفد نجران فیهم بضعة عشر رجلا من اشرافهم و ثلثة نفر یتولون امورهم العاقب و هو امیرهم و صاحب مشورتهم الذی لا یصدرون الا عن رایه و امره و اسمه عبد المسیح و السید و هو ثمالهم و صاحب رحلهم و اسمه الایهم و ابو حارثة بن علقمة الاسقف و هو حبرهم و امامهم و صاحب مدارسهم و له فیهم شرف و منزلة و کانت ملوک الروم قد بنوا له الکنائس و بسطوا علیه الکرامات لما یبلغهم من علمه و اجتهاده فی دینهم فلما وجهوا الی رسول الله صلی الله علیه و آله جلس ابو حارثة علی بغلة و الی جنبه اخ له یقال له کرز و بشر بن علقمة یسایره اذ عثرت بغلة ابی حارثة فقال له تعس الابعد یعنی رسول الله صلی الله علیه و آله فقال له ابو حارثة بل انت تعست فقال له و لم یا اخ فقال له و الله انه النبی الذی کنا ننتظر فقال له کرز فما یمنعک ان تتبعه فقال ما صنع بنا هولاء القوم شرفونا و مولونا و اکرمونا و قد ابوا الا خلافه و لو فعلت نزعوا منا کل ما تری فاضمر علیها منه اخوه کرز حتی ...

تیئیسوین مجلس ذکر شہادت مظلوم کربلا واقعہ مصیبت سی الحرم کا خبر پانا

دیکھا ہی جس گھر سی کوئی مسافر باہر جاتا ہی اوسکی ساری اہلبیت مشتاق خبر مضطر ہوتی ہین
راہ انتظار سی وسواس مین حواس کہوتی ہین کوئی آشفتہ و شیدا دعا مانگتا ہی خدایا جان کی سلامتی
مین جلدی دیدار دکہانا کوئی دروازہ پر آنی جانی والی سی پوچھتا ہی اگر مژدہ خیر و عافیت لایا ہو
تو ہمکو سنانا جبتک نامہ اور پیام نہ آئی آرام نہین لیتی بیچین رہتی ہین درد فراق و صدمہ اشتیاق
مین دن رات شور و شین کرتی ہین ہائی ہائی الحرم کی بیتابی کا حال کیا کہون عمر انتہا چار طرف سراسیمہ
پھرنا بیکس تھا رونا کیونکر بیان کرون ایک بی بی سر اپنا چوب خیمہ سی ٹکراتی دوسری خاتون آہ و نالہ
جگر سوز سی برپا کرتی شوقِ سماعتین خبر وارث کی روزن فنا تون سی نگران شور لشکر و ہجوم گرد و غبار مین
جو پتا نہ ملتا تو آنسو ہوتی روان اوسوقت دل زینب خاتون مین صبر و قرار نہ تھا ناچار ایک خادمہ دریافت
سرگذشت کیواسطی باہر بھیجا قَالَ وَجَاءَتْ جَارِيَةٌ مِنْ نَاحِيَةِ خَيْمِ الْحُسَيْنِ راوی کہتا ہی وہ کنیز خیام
امام حسین علیہ السلام سی میدان مین آئی اور تلاش حال مین شاہ دین کی نظر حسرت دوڑائی فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ
يَا أَمَةَ اللهِ إِنَّ سَيِّدَكِ قَدْ قُتِلَ حاضرین معرکہ جدال سی ایک شخص بولا کیا سراسیمہ پھرتی ہی یا امۃ اللہ
قتل ہوا تیرا مولا وہ دیکھ جسم حسین خاک پر لوٹتا ہی سر انور ہی خون چکان بالای سنان ہی قَالَتِ الْجَارِيَةُ
فَأَسْرَعْتُ إِلَى سَيِّدَاتِي وَأَنَا صَارِخَةٌ وہ جاریہ کہتی ہی کہ یہ واقعہ سنکی میری حواس بجا نہ ہی فرط
اضطرار مین منہ پر طمانچی ماری آنسو بہی موتی ہوئے خواتین اندوہگین کی پاس آئی ہین جگر خراش
کرتی ہوئی چلائی ہائی ہائی سرور اہلبیت حسین علیہ السلام جور و جفا سی مارے گئی وای وای ہم
پردیس مین عاجز و بیکس و کہیں رہی فَقُمْنَ فِي وَجْهِي وَصِحْنَ وہ بیبیاں مضطر و حیران دروازہ پر
کہڑی تہین مجھی گریان و نالان آتی ہوئی جب دیکھا تو شیون کرنی لگین اپنی مصیبت اور امام کی
شہادت پر شور و شین مچایا فریاد و زاری سی اہل آسمان و زمین کا چین مٹایا بیتابی زینب خاتون کا
وہ درجہ تھا کہ نام برادر پر پچھاڑین کہاتین اور خواہران محزون و دختران امام ہمایون قریب ہوا کہ رحلت سے

دینار عن الحسن البصری
قال ابان حدثنی الحسن بن
وان غدا باصحابه و اتباعه فناهلوه
واهلبيته فاحذروا مباهلته
لاصحابه انظروا فان كان محمد غدا بولده
المنذر صبنا هلك غدا و قال ابو حارثة
فی تراب الی قوله فی الكاذبين قالوا
مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه

تئیسوین مجلس شہادت مظلوم کربلا اور اہلحرم کا نوحہ کرنا

ہلاک ہوجاتین وہ دہراد ہرکیا دفتا پیٹنا شروع کیا جو فزع محشر کو خواب عدم سی جگا دیا۔ نوحہ لمولفہ جب خیمہ مین آئی خبر شاہ دو عالم + ماری گئی اسدم سر پیٹ کی تب اہلحرم روتی تہی باہم کرنی لگی ماتم + کہرام ہوا ہای حسینا کی صداسی دل اوٹہا بکاسی غل تہا کہ ہمین لوٹینگی اب دشمن اظلم آفت مین پڑی ہم اس دشت بلاخیز مین سر دار ہمارا جنت کو سدہارا + عاجز رہی غربت مین گرفتار بلا ہم سر پرنہین محرم + ہیہات کہان جاکی چہپین کسکو بلائین دکہہ درد سنائین وارث ہا کنبہ مین باقی جو کری غم نہ مونس و ہمدم + ای باد صبا سمت مدینہ جو گذرنا احمد سی یہ کہنا اپنی سبی ساری عزیز اگی ہیدم تن خاک سی توام پہنچا یہ خبر آل پیمبر کی نبی سی زہرا کی لحد سی اٹہکا نظارہ کرو با دیدہ پرنم ای ثانی مریم + بی گور و کفن لاش حسین دور پڑی ہی اور دہوپ کڑی ہی دوڑاتی ہین او سپہ شقی توسن ولم + اور کہولی ہین پرچم پہٹتا ہی جگر بچون کی شیون ہی کرین کیا کوئی نہین سنتا + رانڈون پہ ستم دیکہکی ہی عرش معظم فریاد سی برہم + فرزند و برادر ہوی ہین درد بجہان اور جسم سی عریان سب زخم ہوئی ریت بہری غم ن ہا جم + نی بخیہ و مرہم + عباس کی شانی کٹی اکبر ہوی پامال اصغر کا سنو حال آغوش پدر مین جو ہوا تیر سی بیدم + گردن کٹی تہا خم قاسم کی مصیبت کا بیان ہو نہین سکتا سینہ ہی دہلتا + توچہار پہ تیرون کی پڑی سیف مقدم + اور ماری تہی لم + ای اہل عزا مجلس شبیر مین رولو + خاموش نہ بیٹہو + اس نوحہ ناظم پہ ہو نالہ سی عدم کوشش نہ کرو کم + نظم لمولفہ زیادکیا لکہون خامہ کو اضطراب ہوا قلق مین صفحہ کاغذ کو پیچ و تاب ہوا صدای شیون و ماتم سی بپا محشر + سرشک دیدہ حضار خون ناب ہوا قصور نا نہین مونشا طشم و غم + ہزار حیف پیمبر کا گہر خراب ہوا + بیان درد و بلا کا نہین کچہہ پایان ستمگرون سی جفا شہ پہ بیحساب ہوا + خموش ناظم محزون کہ آتش غمسی وحوش و طیر و دل انس و جان کباب ہوا

چوبیسوین مجلس بطلب جنت آل عبا کی لئی ابیات صبیہ اہل عزا تفصیل شہداء کربلا و ذوالجناح کا ذرجمیہ ریکا

چوبیسوین مجلس تمہید بکا ونقل صبیہ اہل عزا و در بیب خیمہ مقتل سے ذوالجناح کا آنا

رباعی شبیر کی غم مین جسکو رقت ہوگی + حاصل اوسی بعد مرگ راحت ہوگی + جینی کا بہروسا نہین دنیا مین صبح + جب مرگئی پھر کمال حسرت ہوگی + رباعی در ذات شبیر کبھی عزادار ہین پھر وہی فریاد و غم و زاریین + ہر بزم مین ماتم کی بتول آتین ہین + سرگرم ہو زہرا کی مددگاریین + رباعی عابد غم شبیر مین ہردم روئی + فرزند نبی کا کرکی ماتم روئی + لیکن دم نزع ہاتھ ملکر یہ کہا + روئی بابا کو پر بہت کم روئی + رباعی کیا پیاس مین تہی محو عبادت شبیر + سینہ پہ عدو تہا اور گلی پر شمشیر + نکلا نہ لہو خشک تہا یہ حلق حسین + جاری تہی مگر خون کی ندی گرد تکبیر + تمہید بکا ای حاضران محفل عزا و ای ستمعان حدیث بکا خوشا حال تمہارا کہ بسبب محبت و ولاکی ماتم سید الشہدا کو برپا کرتی ہو اور اولاد رسول خدا کی واسطی بزم غم و مصیبت مین روتی پھرتی ہو دین آمین عترت طاہرہ علی مرتضی علیہ السلام کی مددگاری بتول عذرا کی ہوا داری ذریت نبی مین یاری حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا کی نظم میر اسرار علی اس غم مین جسکی رونیکی خو ہو وےگی + ذاتبھ کہ عاقبت نکو ہووےگی + اشکو نکا جواب زر یہ ہوویگا روان محشر مین اسی سی آبرو ہوویگی + اقول وَجَدْتُ فِی بَعْضِ مُؤَلَّفَاتِ اَصْحَابِنَا اَنَّہٗ رُوِیَ مُرْسَلاً عَنْ جَمَاعَۃٍ مِنَ الصَّحَابَۃِ مؤلف بحار الانوار ناقل ہین کہ بعض کتب اصحاب مین اپنی پایا ہی اور سند مرسل مین ہماری علما کی جماعت سی ہر ایک اس روایت کو لایا ہی قَالُوا دَخَلَ النَّبِیُّ دَارَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اِنَّ اَبَاکِ الْیَوْمَ ضَیْفُکِ سب نی کہا کہ ایکدن رسول دوسرا گہر مین بتول عذرا کی سدہ ہائی فرمایا ای فاطمہ آج منظور ہی کہ مہمان ہون والد کو تمہاری فَقَالَتْ یَا اَبَتِ اِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ یُطَالِبَانِیْ بِشَیْءٍ مِنَ الزَّادِ فَلَمْ اَجِدْ لَھُمَا شَیْئًا یَقْتَاتَانِ بِہٖ فاطمہ زہرا نی

چوبیسویں مجلس میوہ جنت آل عبا کی لئے آنا نقل صحیبہ اہل عزا و ذخیرہ برو و اصباح کا شور مچانا

جو ابد یا اے پدر بزرگوار اپنی گرسنگی سے حسنین طالب طعام تھے مجھے کچھ میسر نہ آیا جو انکو دیتی کہ انکا

قوت کرتی ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ دَخَلَ وَجَلَسَ مَعَ عَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَفَاطِمَۃَ اور پہر

رسولخدا حجرہ میں سیدہ نسا کی داخل ہوئے اور ہمراہ علی و حسنین و فاطمہ علیہم السلام کی ایکجا بیٹھے

وَفَاطِمَۃُ مُتَحَیِّرَۃٌ مَا تَدْرِیْ کَیْفَ تَصْنَعُ بِصَنْعَۃٍ طاہرہ حیران ہوئیں کیا کریں اور اون

حضرات کو خورش کی لئے کہاں سے دیں ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ نَظَرَ اِلَی السَّمَاءِ سَاعَۃً پس نبی کریم جانب

آسمان تہوڑی دیر نگران رہے اور سوائے رب رحیم دل و زبان سے کلام اسیدہ نہ کہی وَاِذَا

بِجَبْرَئِیْلَ قَدْ نَزَلَ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی یَقْرَئُکَ السَّلَامَ وَیَخُصُّکَ

بِالتَّحِیَّۃِ وَالْاِکْرَامِ وَیَقُوْلُ لَکَ قُلْ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَیَّ

شَیْءٍ یَشْتَہُوْنَ مِنْ فَوَاکِہِ الْجَنَّۃِ ناگاہ جبرئیل نازل ہوکے بولے یا محمد حقتعالی تمپر سلام

بھیجتا ہے اور تحیت و اکرام سے پیام رحمت دیتا ہے کہ علی و فاطمہ و حسنین سے کہو کس چیز پر میوہ

بہشت سے رغبت رکہتے ہو فَقَالَ النَّبِیُّ یَا عَلِیُّ وَیَا فَاطِمَۃُ وَیَا حَسَنُ وَیَا حُسَیْنُ

اِنَّ رَبَّ الْعِزَّۃِ عَلِمَ اَنَّکُمْ جِیَاعٌ فَاَیَّ شَیْءٍ تَشْتَہُوْنَ مِنْ فَوَاکِہِ الْجَنَّۃِ

پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے علی و فاطمہ و حسن و حسین داور علیم نے جانا کہ تم بہوکے ہو پس میری سادات

والا تبار کو اثمار جنت سے جسکی خواہش ہو بیان کرو فَاَمْسَکُوْا عَنِ الْکَلَامِ وَلَمْ یَرُدُّوْا جَوَابًا

حَیَاءً عَنِ النَّبِیِّ پس وہ سارے بزرگوار لحاظ نبی الوری کی مارے چپ رہے جواب میں فرط

اواب سے لا و نعم کے حرف طلب کچھ نہ کہے فَقَالَ الْحُسَیْنُ عَنْ اِذْنِکَ یَا اَبَاہُ اَمِیْرَ

الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَنْ اِذْنِکِ یَا اُمَّاہُ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَعَنْ اِذْنِکَ یَا

اَخَاہُ الْحَسَنَ الزَّکِیَّ اَخْتَارُ لَکُمْ شَیْئًا مِنْ فَوَاکِہِ الْجَنَّۃِ امام حسین علیہ السلام نے عرض کی

تمہاری اجازت سے اے پدر امیر المومنین اور مادر سیدہ نساء عالمین اور برادر حسن کی امر ہو

جو میوہ مجلسِ میوۂ جنت آل عبا کی لیے آنا تھا بنتِ مصطفےٰ جز او و الجناح کا ذخیرہ جو مہیا تھا

تو مین تجویز کرون میوۂ خلد جو پسند ہو کہی قَالُوا جَمِیْعًا یَا حُسَیْنُ مَا شِئْتَ فَقَدْ
رَضِیْنَا بِمَا تَخْتَارُہٗ لَنَا سب نے کہا یا حسین جو تم چاہو ہماری لیے وہی ہمین پسند ہوگا گو
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِجِبْرَئِیْلَ اَنَّا نَشْتَہِیْ رُطَبًا جَنِیًّا سید الشہدا بولی ای رسول
داور کہو جبرئیل سی کہ ہمین مرغوب ہی رطب تازہ و تر فَقَالَ النَّبِیُّ قَدْ عَلِمَ اللّٰہُ ذٰلِکَ
پیغمبر نی فرمایا علمِ الٰہی مین یہی گذرا کہ تم کرو گی اسی میوہ کی تمنا ثُمَّ قَالَ یَا فَاطِمَۃُ قُوْمِیْ
وَادْخُلِی الْبَیْتَ وَاحْضُرِیْ اِلَیْنَا مَا فِیْہِ او سوقت نبی الورےٰ نی ارشاد کیا ای فاطمہ
حجری مین جا کی دیکھو جو وہان عطای ربِ علا رکھی ہو لا کی ہمین دو فَدَخَلَتْ فَرَاَتْ
فِیْہِ طَبَقًا مِنَ الْبَلُّوْرِ مُغَطًّی بِمِنْدِیْلٍ مِنَ السُّنْدُسِ الْاَخْضَرِ وَفِیْہِ رُطَبٌ
جَنِیٌّ فِیْ غَیْرِ اَوَانِہٖ پس بتولِ عذرا فی بیت الشرف مین داخل ہو کی ملاحظہ کیا طبق بلور
جنت پر خوان پوش سبز سندس ڈہکا رطب تر و تازہ سی بھرا اوٹھا کی دیا فَقَالَ النَّبِیُّ
یَا فَاطِمَۃُ اَنّٰی لَکِ ہٰذَا قَالَتْ ہُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ
بِغَیْرِ حِسَابٍ کَمَا قَالَتْ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ سیدہ نساء وہ خوان عطای ربِ علا
اوٹھا لائین اشرفِ انبیا نی پوچھا ای فاطمہ یہ کہان سی تمکو ملا عرض کی خدا تعالی نی
بھیجا بتحقیق کہ وہ زیادہ رزق دیتا جسکو چاہتا ہی جیسا کہ مریم بنت عمران نی حمد سیا مین
کہا ہی فَقَامَ النَّبِیُّ وَتَنَاوَلَ وَقَدَّمَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
پھر سرورِ کائنات نی اوسکی تناول کو قدم بڑہایا علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام کو بسم اللہ
کہکی پاس بلایا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَۃً وَاحِدَۃً فَوَضَعَہَا فِیْ فَمِ الْحُسَیْنِ فَقَالَ ہَنِیْئًا
مَرِیْئًا یَا حُسَیْنُ پس اول بار ایک رطب دستِ مبارک مین اوٹھایا اور امام حسین علیہ
السلام کو پہلی کہلایا نوشِ جان و گوارا ہو تمکو ای نورِ عین فرمایا رتبہ شرف ثقلین ہین

اوس فرزند کا بڑا یا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ الْحَسَنِ وَقَالَ هَنِيْئًا مَرِيْئًا
يَا حَسَنُ پھر دوسرا دانہ خرما لیا امام حسن علیہ السلام کی مُنہ میں رکھا اور ویسا ہی جی کی
سُو تہنیت کہا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً ثَالِثَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَقَالَ
لَهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ بعد ازان تیسرا رطب جناب فاطمہ زہرا کی دہان
اقدس مین دیا اور ویسی ہی اوسی طرحسی سازگار ہونیکا فقرہ ارشاد کیا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً
رَابِعَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ عَلِيٍّ وَقَالَ هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا عَلِيُّ آخر کو چوتھا رطب یدِ مسعود سے
علی مرتضی علیہ السلام کی چشمہ نوش مین پہنچایا اور خوشگوار ہو جاے تمکو یا امیر المومنین فقرہ دعا
سنایا ثُمَّ نَاوَلَ عَلِيًّا رُطَبَةً اُخْرٰى ثُمَّ رُطَبَةً اُخْرٰى وَالنَّبِيُّ يَقُوْلُ لَهُ هَنِيْئًا
مَرِيْئًا لَكَ يَا عَلِيُّ پھر مکرر سہ بارہ رسیدہ اوسیا کو اوسمین سی دیا اور سہ بارہ بہی وہ ثمر جان پرور عطا کیا
ہر مرتبہ ویسا ہی ہنیئا مرئیا کہا کہ اوس بذل تفقد پر سبکو عجب رہا ثُمَّ وَثَبَ النَّبِيُّ قَائِمًا
ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ اَكَلُوْا جَمِيْعًا مِنْ ذٰلِكَ الرُّطَبِ پس ازان رسولخدا جلدی سی کہڑے ہو ئی
پھر بیٹھی اور سب نی ملکی وہ رطب نوش کیے فَلَمَّا اكْتَفَوْا وَشَبِعُوْا اِرْتَفَعَتِ الْمَائِدَةُ
اِلَى السَّمَاءِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى جب ماولِ فواکہہ مین سیر ہوی وہ طبق اوٹھا اذنِ خدا سے
آسمان کی طرف جا کی غایب ہوا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَبَتِ لَقَدْ رَاَيْتُ الْيَوْمَ مِنْكَ
عَجَبًا بتولِ عذرانی یوں کہا ای پدر والا قدر آج آپکا کہڑا ہونا اور بیٹھنا جو دیکھا تو اوس سے مجکو
تعجب رہا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَمَّا الرُّطَبَةُ الْاُوْلَى الَّتِيْ وَضَعْتُهَا فِيْ فَمِ الْحُسَيْنِ
وَقُلْتُ لَهُ هَنِيْئًا يَا حُسَيْنُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ مِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ يَقُوْلَانِ
هَنِيْئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ فَقُلْتُ اَيْضًا مُوَافِقًا لَهُمَا فِي الْقَوْلِ مخبر صادق بولی ای
خاتونِ قیامت پہلی مرتبہ کا رطب جو منہ مین حسین کی رکھا اور ہنیئا کہا سنا غیب سے کہ میکائیل و اسرافیل

المدینة من حج الوداع بعث معه اسامة بن زید وامر ان یقصد حیث قتل ابوه فالأوطي الخیل اوائل الشام من ارض الروم وجعل في جیشه اعیان المهاجرین ووجوه الانصار وفیهم العباس وعمر وابو عبیدة وعسکر اسامة بالجرف

جو مسیویں مجالس رطب جنت کا اور حال شہداء کربلا و ذو الجناح کا ضمیمہ چھاپا

اسرافیل نی بہی نوش جان ہو یکار ادہر میں بہی اونکی موافقت مین وہ کلمہ اوکہا ثُمَّ اَخَذْتُ الثَّانِیَةَ فَوَضَعْتُهَا فِی فَمِ الْحَسَنِ فَسَمِعْتُ جِبْرَئِیلَ وَمِیکَائِیلَ یَقُولَانِ هَنِیْئًا لَکَ یَا حَسَنُ فَقُلْتُ اَنَا مُوَافِقًا لَهُمَا فِی الْقَوْلِ پہر دوسری دفعہ جو حسن کی دہن مین رطب دیا جبرئیل و میکائیل کا قول سنا کہ خوشگوار ہو کہا میں بہی اونکی ساتہہ دعا کو ملا لیا ثُمَّ اَخَذْتُ الثَّالِثَةَ فَوَضَعْتُهَا فِی فَمِکِ یَا فَاطِمَةُ فَسَمِعْتُ الْحُوْرَ الْعِیْنَ مُسْرُوْرِیْنَ مُشْرِفِیْنَ عَلَیْنَا مِنَ الْجِنَانِ وَهُنَّ یَقُلْنَ هَنِیْئًا لَکِ یَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَهُنَّ بِالْقَوْلِ تیسری دفعہ ای بتول عذرا دانہ خرما جو تمکو کہلایا ساری حور العین فردوس نی خوشی مین بہشت سی سہنہ بڑہایا اور گوارا ہو تمکو یا فاطمہ کا شور مچایا مینی سنکی رفاقت مین وہی کلمہ فرمایا فَلَمَّا اَخَذْتُ الرَّابِعَةَ فَوَضَعْتُهَا فِی فَمِ عَلِیٍّ سَمِعْتُ النِّدَاءَ مِنَ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لِلْقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جب جو تہا رطب ہاتہہ مین لیا اور علی مرتضی کی منہ مین دیا غیب سی ندای حق سبحانہ تعالی کو سنا جو ارشاد کیا ھنیئًا مریئًا ہو ای ولی خدا پس مین بہی اوس آواز کی مطابق مصروف دعا رہا ثُمَّ نَاوَلْتُ عَلِیًّا رُطَبَةً اُخْرٰی وَاَنَا اَسْمَعُ صَوْتَ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ ثُمَّ قُمْتُ اِجْلَالًا لِرَبِّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ پس دوسرا رطب کا دانہ اوٹہایا اور علی مرتضی کو کہلایا پہر اوربہی اونکی دہان مین پہنچایا پہر بار سنتا رہا آواز باری تعالی کو جو ارشاد کرتا تہا ہنیئًا مریئًا لک یا علی اوسے بن تعظیم کو کہڑا ہوا واسطی عظمت اور جلال کبریا فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوْ نَاوَلْتَ عَلِیًّا مِنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ رُطَبَةً لَقُلْتُ لَهُ هَنِیْئًا مَرِیْئًا بِغَیْرِ انْقِطَاعٍ

۲۳۷

چوبیسوین مجلس دخترِ عزادار کا فروخت کرنا تفضیل شہداؤ و انجاح کا درخیمہ آنا

پس گوش دہونی مجکو صدای روح افزا کہ خطاب کرتا تہا ربِ علا یا محمد اپنی عزت و جلال کی قسم

اگر وتی رہو تم علی کی منہ مین اس گہری سی تا روزِ جزا رطب کا دانہ دانہ ہر آینہ مین ہمیشہ مرتبہ کو دائم و ابدا

انقطاع کہا جاو نگا ہی باعی ملعونہ کیا مرتبہ سلطانِ حجازی کا ہی دیکہو یہ شرف امامِ عالی مکان کا ہی

جو ملتا ہی خدا ای او نکو بخشا الطاف و کرم یہ سرفراز کیا ہی کتاب بحر البکا او مصیبت کبرا مین

ملا محمد سلطانی لکہا ہی کہ شہرِ بصرہ مین ایک مومنِ عزادار فرزندِ احمد مختار مشہور گذرا ہی ہر سال عشرہ

محرم کو اوسکی گہر مین مجمعِ اہل بکا ہوتا ادنی جو میسر آتا صرف شربت اور طعام احباب کرتا ایک دفعہ گردشِ

فلک سے تباہی اوسکی گہر چلی ہر چند ہاتہہ پانو مارے کوئی صورت فراہمی سامانِ غم نہ ملی ہر بندی کی

خلایق نی منہ اونا چار کر دیا جانے وطن اور ترکِ زن و فرزند کا ارادہ کیا خجالت سی ناداری کی

جا یا کسی طرف کو نکل جاؤن کیونکہ بی اسبابی پر تعزیہ خانہ مین لوگونکو کیا منہ دکہاؤن اپنی زوجۂ

نیک سیرت کو خلوت مین بلایا اس غم سی خبر دی تدبیرِ کار مین التجا لایا نا سازی روزگار کا حال کہا

فرطِ حزن و ملال سی رو دیا وہ بی بی پاک سرشت بولی ای شوہر تیری جانی سی فدا می ہو گی مناسب

یون ہی کہ واسطی مصارفِ محرم کی مجہی خواہ اس دختر کو فروخت کرو اور ہماری قیمت لیکی بقدرِ

ضرورت مصرفِ اسباب تعزیہ رہو مردِ سوگوار نی کہا تیری بیع مین ہرجِ کار متصور ہی اور یاتدا مین

بی انتظامی مجلس منتشر ہی کہ تو آنی جانی والی عورات کی خاطر و مدارات کرتی ہی رونی والونکو جا دی

نیک بہاتی شربت اور طعام دیتی ہی لاکن ہرگاہ اس بیٹی کو جو میری اور تیری نقدِ بضاعت ہی

چہپا کی بیچ ڈالین تو کوئی خبر نہو گا خالی از قباحت ہی اور اگر پوچہنی ہی تو مصلحت یہی ہی جواب دینا

مہمان گئی ہی زوجہ نی اس تمہید کو پسند کیا اور دل و جان سے مقبول رکہا شوہر نی کہا ہر چند ہمارا

شیشۂ دل سنگِ صبر سی چور ہی لاکن رضامندی دختر کی اس معاملہ مین ضرور رہی جو وہ منظور کری

تو جلدی فروخت کو لیجائین اوسکی قیمت سامانِ عزا کی صرف مین لائین پس مان باپ نے اپنی صبیہ کو

چوبیسوین مجلس مردِ عزادار کا دختر کو بیچ کر تفصیلِ شہداء ذوالجناح کا درخیمہ پر آنا

بلاکی بہت پیار کیا اور سارا ماجرا دردِ جگر کا اوس سے کہا لڑکی نے جواب دیا کہ اے پدرِ بزرگوار
میری جان نثارِ نامِ حسین علیہ السلام ہے اور اونکی راہِ محبت مین کنیز ہونا فخر دارین اور نیک
انجام ہے بخوشی و رضا مجھے بازار مین لے چلو اور واسطے صرفِ ماتم داری کی فروخت کرو
زنِ مومنہ نے بیٹی کو نہلا کے پوشاکِ نفیس پہنائی بالونکو سنوار کے چادر اوڑھائی مردِ عزادار
اوسکو ہمراہ لے کے بازارِ بردہ فروشون مین گیا اور صفِ کنیز و غلامونکی بیچ مین کہڑا کیا ناگاہ
ایک سوداگر واسطے خریداری کے نزدیک پہنچا اور تعداد قیمت سے کنیز کی پوچھا عزادار نے کہا
مول اسکا سو اشرفی ہے اسقدر لونگا اگر کچھہ کم کہو گے تو اس جاریہ کی بیع مین راضی نہونگا
سوداگر نے جواب دیا اول صورت کو اوسکی دیکھون بشرطِ پسند ہے زر مطلوب تجھے دونگا
مردِ وفا شعار غیرتِ ناموس کے سبب متأمل رہا بادیدۂ اشکبار سوچکے ناچار کہا کہ مین مرضیٔ
کنیز دریافت کرون اگر وہ منہ دکھانے پر آمادہ ہو تو اسے جواب کہون پس گوشہ مین لیجا کے
بیٹی سے اظہار کیا اے نورِ چشم یہ خریدار مشتاق ہے دیدارِ جمال کا اسمین تیری مرضی کیا ہے
دختر نے خوشی و رضا مین کہا بہت اچھا ہے کیا میری صورت زینب و ام کلثوم و فاطمہ و
سکینہ سے محترم ہے دخترانِ بتولِ عذرا و سید الشہداء سے زیادہ عزیز و مکرم ہے کہ اونکو بازارِ شام
کوفہ مین ہر نامحرم نے دیکہا رسولِ خدا نے واسطے نجات امت اور حصولِ نقدِ شفاعت کے گوارا
رکہا شوق سے میرا منہ دکہا دو اپنے مطلب سے دامانِ امید بہرلو باپ نے سوداگر کو رخصت دی
اوسنے نقاب اوٹھا کے صورتِ دختر دیکھی آفتاب کو حجابِ برقع مین پایا دلالِ ہوس نے
ہزار جان سے خریدار بنایا مبلغِ سو اشرفی ہمیان ہمت سے نکالین فوراً عزادار کے ہاتھہ مین
حوالے کین کنیز کو ہمراہ لیکے اپنے گھر چلا متاعِ خوبی کے سودا سے بہت مسرور تہا اوسوقت
دخترِ نیک اختر نے عرض کی منت اور عاجزی مین ہاتہونکو جوڑ کے کہڑی ہوئی ایکدم اگر

و قال عمر انی لم ارحو لان لم احب ان ... علیه و آله
اسال عنك الكتب فقال علیه ... ما شئت ... صلوات الله علیه
السلم ... علیه صلوات الذی ... فکتب
ما ... ثم انی علیه ... والنعب ... و آله
... و یکی المسلمون ... واتی ... فقال الله
و انی واحبه ... فقال اخوف ...
علیه و آله السلم فقال الا تصلوا ...
کیف اکتب ... علیه و آله السلم فقال بعض من
ثم اغمی علیه ... بعد واقه و کنتا
حضر من اصحابه ... فاتا
فقال ابو عمر ... یا رسول الله
الاتی قال بعضهم ... فلم
کیف ... فقال ... واستوصوا
... المصطفی ... الصلوة
اهل ... ذلك ثم
و ما ... علیکم ...
... بیته خاصة فقال ابو العباس
یا رسول الله ان یکن هذا الامر فینا
و بعدك ... وان کنت تعلم انا
نغلب علیه فاوص بنا فقال انتم
المستضعفون ... بعدی و اصمت
و نهض القوم ... فلما خرجوا
من عنده قال ... ابی طالب ... علی بن
ابی طالب و ... فلما استقر
بهما المجلس فقال رسول الله صلی الله
علیه و آله یا عباس یا عم رسول الله تقبل
وصیتی و تنجز عداتی و تقضی دینی فقال
العباس یا رسول الله عمك شیخ کبیر
ذو عیال کثیر و انت تباری الریح
سخاء و کرماً و علیك وعد لا ینهض
به عمك فاقبل علی علی علیه السلم فقال
یا اخی تقبل وصیتی و تنجز عداتی
و تقضی دینی فقال نعم یا رسول الله

سی خصت ملی تو آرزوی دل پوری کرون آقای قدیم سی دو کلمہ چیت اور عذر تقصیر
خدمت کہتی جاون چنانچہ نیک بخت نی جب سوداگر سی اجازت پائی تو باپ کی نزدیک
روتی آئی بولی ای پدر میری مان کو غم فراق سی بہت تسلی فرمانا ہرگاہ صدمہ ہجر مین مجھی یاد
کری تو سمجھانا حالِ فاطمہ صغرا صبیہ مرضیہ امام حسین علیہ السلام کو خاطر مین لائی اور مصیبت
سید الشہدا پر سیر شک حسرت بہائی جسوقت تعزیہ خانی مین شمع و چراغ جلائی تو میری عہد کو
جو یہ خدمت مین کرتی ہی ویسی نہ بہلائی ہمسایہ کی لڑکیونکو جو میری ہمجولی ہین سلام کہنا
مان سی ہمیشہ برفق و مدارا مہربان رہنا پدر غریب کی آنکھون سی آنسو بہنے ناچار بیٹی اور باپ روکی
جدا ہوی سوداگر اوس غیرت زہرہ و مشتری کو جب اپنی گھر لیگیا بیت الشرف بنایا اور حجرہ
پاکیزہ مین کہلا پلا کی بعزت و حرمت سلایا شبکو عالم رویا مین یہ خواب دیکھا کہ ناگاہ سارا گھر
لمعانِ نور سی مطلع خورشید بنا جناب پیغمبر وہان تشریف لائی ہین اور بہت سی ملایکہ ہمراہ حضرت
ہین سوداگرنی آگی بڑہکی باداب تمام سلام کیا رسالت مآب سی قدم رنجہ کرنی کا باعث پوچھا
ارشاد فرمایا بیٹی کی دیکھنی کو آیا ہون اور اوسکی تسکین بتحفہ رحمت لایا ہون عرض کی ای مولا
آپکی بنت والا گہر یہان کہان ہین وہ تو مزار جنت البقیع یا روضہ انور مین پنہان ہین رسولخدا نی
جواب دیا راست کہتا ہی واقعی وہ ماجرا تو ایسا ہی گذرا ہی لاکن وہ کنیز جو تو نی میری عزادار حسین کی
دختر خریدی ہی وہ بھی مجھی برابر فرزند عزیز کی پیاری ہی ای شخص اپنی سو اشرفی کو لیلی اور حبیبہ
غمخوار نور عین کو اوسکی گھر پہنچا دی سوداگر دہشت سی اس واقعہ کی بیدار ہوا سو اشرفی کو اپنی
سرہانی رکہا دیکھا روتی ہوی نی جاکر دختر کو خواب راحت سی جگایا اور ہاتہہ پکڑ کی محبت مین
اوٹھایا بڑی عزت سی ہمراہ لیکی پالکی دروازی پر کیا آوازِ دردناک سی بایع بنت کو پکار کی کہا
صاحبِ خانہ اپنی فرزند کو لیجاؤ اوسکی جدائی اور دوری مین غم نہ کہاؤ مرد عزادار نی زوجہ سی کہی

جو مسوین مجلس تعداد شہدای اقربای خیر الوری اور ذوالجناح کا در خیمہ پر آنا

شاید ہماری لڑکی نی خود سالی مین بیٹای کی خرید ہماری دروازی پر او سکو لایا ہی معاملہ سی اپنی پشیمان ہو کی پہیر تا ہی اب کیونکر ہم سامان ماتمداری کرینگی یہان سی مجلس کو شربت اور طعام لاکی دینگی لا بدا وس بیقرار نی دروازہ سراکو واکیا سوداگر نی سلام کر کی اوسکی دست پا کو بوسہ دیا حکایت عالم رؤیا مفصل سنائی دختر عزیز با امانت اور سلامت پہنچائی مان بیکا دل دولت دارین پانی سی کمال خوشحال ہوا پہر اونکا فضائل و ذکر اہلبیت سے مالامال ہوا اسی کیام تبہ ہی اونکا جو محبت سید الشہدا مین قدم آگی رکہتی ہین بہر دست نقد آمرزش اور خوشنودی خدا و رسول سی دامن بہرتی ہین نظم للمولفہ شبیر کا ماتم جو سدا کرتی ہین طاعت کو خدا کی وہ ادا کرتی ہین لکہا ہی حدیثون مین کہ رونی والی جب ذکر غم آل عبا کرتی ہین زہرا و محمد علی با حسنین سب اونکی لئی حق سی دعا کرتی ہین مرتا ہی جو مومن تو شب اول قبر رحمت کے فرشتہ بہی ثنا کرتی ہین یہ حور یہ جنت یہ نعیم ابدی اللہ و پیمبر یہہ عطا کرتی ہین

واقعہ دشت سے اندھیرا کا ہونا تعداد مقتولین اور ذوالجناح کا میدان سے در خیمہ پر آنا

چابک سواران سمند آہ جہان پیما و گرم خرامان دشت حسرت و بیابان بلا ترکتازان اندوہ ملال و قدم بازان معرکہ زاری و ابتہال صحرانوردان مطلق العنان صفحۂ غم و بارکشان رنگین یال و کاکل عرصۂ ماتم توسن مضمون خونچکان کو جولانی طبع نالان سی آگی اور شبدیز بیان کو تک و دو فغان سی در خیمۂ سامعہ پر لگا کی یون نقل کرتی ہین کہ روز عاشور جب خانۂ زین صدر نشین دین سی خالی ہوا و فرزند راکب براق کا سر کشت نیزۂ خولی پر چڑہا شیون جن و ملک فتراک اشہب فلک مین بندہا اور سر شک دیدہ انجم تنگ ادہم زمین سی پنچی بہا کمند رقت مین رہوار جان وحش و طیر نی خاک اوڑائی ساحت مصیبت مین جنبش

نقل ان بجبریل ... فاخذ علی علیہ السلام راسہ فوضعہ فی حجرہ ... جبرئیل ... فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ... الی الدنیا ...

لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وجعل یتغشاہ الکرب ... ثابت عن انس قال قالت فاطمة علیہا السلام یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ یا ابتاہ من ربہ ما ادناہ یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ ... علیہ السلام لما حضرتہ الوفاة

یا محمد ہذا آخر نزولی الی الدنیا
الصادق علیہ السلام قال جبرئیل
الی الدنیا أم الرفیق الاعلی فقال
ثم قال لہ یا رسول اللہ اترید الرجوع
الرجوع الی الدنیا قال لا و قد بلغت
ثم جبرئیل فقال یا رسول اللہ اترید

چوبیسوین مجلس خیمہ گاہ مین اندھیرا ہونا آسمان سی آواز منادی کا آنا

روزگار نی نگاہ اپنی ہلاک پر دوڑائی چہتر مہر جہاندار نی غاشیۂ خونبار شفق دوش پر اوٹھایا اور صرصر لیل و نہار کو کاوہ حسرت مین قرار و ہوش نرہا قَالَ السَّیِّدُ فَلَمَّا قُتِلَ اِرْتَفَعَتْ فِی السَّمَاءِ فِی ذٰلِکَ الْوَقْتِ غَبَرَةٌ شَدِیْدَةٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ فِیْهَا رِیْحٌ حَمْرَاءُ لَا تُرٰی فِیْهَا عَیْنٌ وَلَا اَثَرٌ بحار الانوار مین روایتِ سیدسی ذکر فرمایا ہے کہ ہرگاہ امام حسین علیہ السلام نی درجۂ شہادت پایا ہی سرِ مہر افسر کو نوکِ نیزہ پر چڑھایا تن کو بیدفن وکفن خاک و خون مین لٹایا او سوقت کالا غبار افراط سی آسمان پر چھایا اور اوسمین ہوای سرخ آتشبار و انواعِ رنگ سی آندہی کا تلاطم نظر آیا اس شدت سی آیاتِ قہر کا غلبہ ہوا کہ دنیا کو تیرہ و تار کیا کچھہ دکھلائی نہین دیتا تھا حَتّٰی ظَنَّ الْقَوْمُ اَنَّ الْعَذَابَ قَدْ جَاءَهُمْ فَلَبِثُوْا کَذٰلِکَ سَاعَةً ثُمَّ انْجَلَتْ عَنْهُمْ یہان تک جو قومِ ظالم نی جانا اب زندگانی مشکل ہی کہ مکافاتِ خونِ ناحق مین غضب نازل ہی ہونہین آفات کا ہجوم رہا بعد ساعت وہ طوفانِ بلا موقوف ہوا قَالَ فَتَزَلْزَلَتِ الْاَرْضُ بِاَقْطَارِهَا وَتَلَاطَمَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِهَا وَصَارَتْ مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِیْطًا دوسرا راوی کہتا ہے کہ زمین مین چار طرفسی زلزلہ آیا دریا مین موج نی گرداب تلاطم سی حلقۂ ماتم باندہا نہرِ فرات کا پانی خونِ جگر کہاکی ہمرنگِ تازہ لہو بہا اور وادی نینوا مین غبارِ الم سے عالمِ ظلمات رہا وَهَبَّتْ رِیْحٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ فَاَظْلَمَ الشَّرْقُ وَالْغَرْبُ یعنی طوفانِ بلا مین کالی آندہی کو ہوا لائی مغرب اور مشرق مین اندھیری شب کی مانند ظلمت چھائی وَهَرَبَتِ الطُّیُوْرُ مِنْ اَوْکَارِهَا جانورون نی اپنی آشیانی چھوڑ دیے بیتاب ہوکی سر بصحرا چلائی آہ و نالی کئی وَ وَقَفَتِ الطَّائِرُ فِی الْجَوِّ مُسَبِّحَةً بِذِکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرغ زمین و آسمان مین پر مارتا تھا کلمۂ توحید کو زبانِ فصیح سے

بُرہانہا وَ علتِ البَوارِقُ وَاَخذَتِ القَومَ الصَّواعِقُ مِن کُلِّ جانِبٍ سیاہ
بادل مین برقِ قہرِ الہی چمکی اور بجلی قومِ ظالم کی سر پر گری وَ قطرتِ السَّماءُ ثَلاثَ قَطَراتٍ
دَماً عَبیطاً آسمان سی تین قطری تازہ لہو کی گری انواعِ صوت مین آثارِ غضبِ جبار ظاہر
ہوی وَانکسفتِ الشَّمسُ سورج کو داغِ مصیبت کا گہن لگا شہادت سی آفتابِ سپہرِ دین کی
فلک نی نیلا جامہ عزا پہنا + وَنادی مُنادٍ مِنَ السَّماءِ قُتِلَ وَاللّٰہِ الاِمامُ اَخُو الاِمامِ
اِبنُ الاِمامِ اوسوقت آسمان سی ایک منادی نی پکارا قسم خدا کی امام اور بہائی امام کا اور
بیٹا امام کا اسدم گیا مارا وَرَوی صاحِبُ المَناقِبِ قُتِلَ بِاتِّفاقِ الرِّوایاتِ یَومَ
عاشِرِ المُحَرَّمِ سَنَةَ اِحدی وَسِتّینَ [61] وَهُوَ ابنُ اَربَعٍ وَخَمسُونَ سَنَةً وَسِتَّةَ
اَشهُرٍ حکایت کی ہی صاحبِ کتاب نی باتفاقِ روایات کہ شہید ہوی امام حسین علیہ السلام
دہم ماہ محرم کو سنہ ساٹھہ اور ایک ہجری مین کہ اوس روز تک سنِ شریف پچاس اور چار برس اور
چہ مہینی کا لکہا ہی مگر دن مین اختلاف کیا روز جمعہ اور شنبہ یا یکشنبہ و دوشنبہ مین معین نہین ہوا ہے
وَکانَ عِدَّةُ مَن قُتِلَ مَعَ الحُسَینِ مِن اَهلِ بَیتِهِ وَعِترَتِهِ ثَمانیَةَ عَشَرَ نَفساً اور عدد
شہدای اہلبیت جو ہمراہ امام حسین علیہ السلام کربلا مین ماری گئی ہین سترہ اور بعض روایات سے
اٹھارہ شمار کیی ہین وَقالَ اَبُو الفَرَجِ جَمیعُ مَن قُتِلَ یَومَ الطَّفِّ مِن وُلدِ اَبی طالِبٍ
سِوی مَن یُختَلَفُ فی اَمرِهِ اِثنانِ وَعِشرُونَ رَجُلاً ابو الفرج نی کہا روز عاشورا جو
بزرگانِ اولادِ ابیطالب نی شہادت پائی سوای اونکی جو نام اختلاف مین ہین بائیس ہاشمی
سادات پر نوبت ائی وَقالَ اِبنُ شَہراشُوبَ وَصاحِبُ المَناقِبِ وَمُحَمَّدُ بنُ اَبی طالِبٍ
اِختَلَفُوا فی عَدَدِ المَقتُولینَ مِن اَهلِ البَیتِ عَلَیهِمُ السَّلامُ فَالاَکثَرُونَ عَلی
اَنَّهُم کانُوا سَبعَةً وَعِشرینَ [27] ابن شہر آشوب وغیرہ علمای اخبار کی مقتولین ہین تعداد

چوبیسوین مجلس تعداد شہدای اقربای خیر الوری اور ذو الجناح کا ذخمیہ آنا

کلام ہین لاکن بیشتر کی نزدیک ستائیس عزیز و قریب امام علیہ السلام ہین سَبعَۃٌ مِن بَنِی
عَقِیلٍ مُسلِمٌ المَقتُولُ بِالکُوفَۃِ وَجَعفَرٌ وَعَبدُ الرَّحمٰنِ ابنا عَقِیلٍ وَمُحَمَّدُ بنُ
مُسلِمٍ وَجَعفَرُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَقِیلٍ وَمُحَمَّدُ بنُ اَبِی سَعِیدِ بنِ عَقِیلٍ وَزَادَ ابنُ
شَہرآشُوبَ عَوناً وَمُحَمَّداً اِبنَی عَقِیلٍ اولادِ عقیل مین سات بزرگوار تہی وَثَلٰثَۃٌ
مِن وُلدِ جَعفَرِ ابنِ اَبِیطَالِبٍ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰہِ بنِ جَعفَرٍ وَعَونُ الاَکبَرُ بنُ عَبدِ اللّٰہِ
وَعَبدُ اللّٰہِ بنُ عَبدِ اللّٰہِ اور فرزندانِ جعفرِ بنِ ابی طالب سی تین نامدار تہی وَمِن وُلدِ
عَلِیِّ بنِ اَبِیطَالِبٍ تِسعَۃٌ اَلحُسَینُ عَلَیہِ السَّلَامُ وَالعَبَّاسُ وَیُقَالُ وَابنُہُ
مُحَمَّدُ بنُ العَبَّاسِ وَعُمَرُ بنُ عَلِیٍّ وَعُثمَانُ ابنُ عَلِیٍّ وَجَعفَرُ بنُ عَلِیٍّ وَاِبرَاہِیمُ بنُ عَلِیٍّ
وَعَبدُ اللّٰہِ بنُ عَلِیٍّ الاَصغَرِ وَمُحَمَّدُ بنُ عَلِیٍّ الاَصغَرِ وَقَالَ ابنُ شَہرآشُوبَ لَم یُقتَل
مُحَمَّدُ الاَصغَرُ بنُ عَلِیٍّ لِمَرَضِہٖ وَاَبُوبَکرٍ شَکٌّ فِی قَتلِہٖ ذریتِ طاہرہ علیِ بنِ ابی طالب
علیہ السلام سی نو برگزیدہ روزگار تہی کہ اوسمین ابو بکر کی نام پر شبہہ کیا ہمراہ ہین انی یا شامل
انصار تہی وَاَربَعَۃٌ مِن بَنِی الحَسَنِ اَبُوبَکرٍ وَعَبدُ اللّٰہِ وَالقَاسِمُ وَقِیلَ بِشرٌ وَ
قِیلَ عُمَرُ وَکَانَ صَغِیراً ابنای امام حسن بن علی علیہما السلام سی چار سعادت کردار تہی
کہ بشر اور بعض نی عمر کو صغیر کہا پہر بہی ایک اسم کی غلطی مین نامل آثار تہی وَسِتَّۃٌ مِن بَنِی
الحُسَینِ مَعَ اختِلَافٍ فِیہِ عَلِیٌّ الاَکبَرُ وَاِبرَاہِیمُ وَعَبدُ اللّٰہِ وَمُحَمَّدٌ وَحَمزَہُ
وَعَلِیٌّ وَجَعفَرٌ وَعُمَرُ وَزَیدٌ وَذُبِحَ عَبدُ اللّٰہِ فِی حِجرِہٖ اختلافِ رواۃ سی چہہ
خلفِ امام حسین علیہ السلام شہدا کی سر دار تہی اور علی الرغم شہرت مقتولین مین وہ زبدۂ
اخیار تہی وَلَم یَذکُر صَاحِبُ المَنَاقِبِ اِلَّا عَلِیًّا وَعَبدَ اللّٰہِ وَاَسقَطَ البَاقِی او
مؤلفِ کتاب مناقب نی جو اخبار مسند کا حوالہ دیا سوای علی اوسط کہ علی اکبر مشہور ہین اور عبد اللہ

چوبیسوین مجلس تعداد شہدای اہلبیت اور پہلی حملہ تیر باران میں مقتولین اصحاب سید الشہداء

رضیع کسی کو ذکر نہین کیا مِنْ کِتَابِ بُسْتَانِ الطُّفُوفِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَالَ قُتِلَ
مَعَ الْحُسَیْنِ سِتَّةَ عَشَرَ مِنْ اَهْلِبَیْتِهٖ کتاب بستان الطفوف مین حسن بصری سی
روایت کی ہی کہ اوسنی کہا اپنی اصحاب سی شہید ہوی امام حسین علیہ السلام کی رفاقت مین
سولہ بزرگوار اہلبیت اطہار سی مَا کَانَ لَهُمْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ شَبِیْهٌ کُلُّهُمْ اَرْکَضَ
فِیْ بَطْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْاَسَدِ اُمِّ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ کہ اونکی مثل و مانند دنیا مین کوئی
نہین ہو سکتا ہی اور نسب انکا بطن فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت شیر خدا کو پہنچتا ہی امام
حسین علیہ السلام اور عباس و عبد اللہ و جعفر و عثمان و ابو بکر فرزندان علی مرتضی علیہ السلام
اور علی اکبر و عبد اللہ ابنای امام حسین علیہ السلام اور قاسم و ابو بکر و عبد اللہ اخلاف امام حسن
علیہ السلام اور عون و جعفر و عبد الرحمان بنی عقیل کی او عبید اللہ و عبد اللہ پسران مسلم بن
عقیل رضوان اللہ علیہم و برکاتہ وَ قَالَ ابْنُ شَهْرَاشُوْبَ الْمَقْتُوْلُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ
الْحُسَیْنِ فِی الْحَمْلَةِ الْاُوْلٰی بحار الانوار مین ذکر کیا کہ ابن شہر آشوب نی کہا روز عاشورا
جب جدال و قتال کا پرانہ ہا نور و نار کی دونون صفون کا مقابلہ ہاون مین جماعۃ قدر انداز ان
لشکر ابن سعد کا اصحاب امام حسین علیہ السلام پر باران تیر برسا اوس حملہ مین یاوران و
ہمراہیان حضرت سی اتنی بزرگوار ونکا کشت و خون ہوا نُعَیْمُ بْنُ عَجْلَانَ وَ عِمْرَانُ بْنُ
کَعْبِ بْنِ حَارِثِ الْاَشْجَعِیُّ وَ حَنْظَلَةُ بْنُ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیُّ وَ قَاسِطُ بْنُ زُهَیْرٍ
وَ کِنَانَةُ بْنُ عَتِیْقٍ وَ عَمْرُو بْنُ مَشْیَعَةَ وَ ضَرْغَامَةُ بْنُ مَالِكٍ وَ عَامِرُ بْنُ
مُسْلِمٍ وَ سَیْفُ بْنُ مَالِكٍ النُّمَیْرِیُّ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِیُّ وَ مُجَمِّعُ الْعَائِذِیُّ
وَ حُبَابُ بْنُ الْحَرْثِ وَ عَمْرُو الْجُنْدَعِیُّ وَ الْحَلَاسُ بْنُ عَمْرٍو الرَّاسِبِیُّ وَ سَوَّارُ
بْنُ اَبِیْ عُمَیْرٍ الْفَهْمِیُّ وَ عَمَّارُ بْنُ اَبِیْ سَلَامَةَ الدَّالَانِیُّ وَ النُّعْمَانُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِیُّ

چوبیسوین مجلس ذوالجناح کا مقتل مین جانا اور وہان سی در خیمہ پر آنا

وَذاہِرُ بْنُ عَمْرٍ وَمَوْلیٰ ابْنِ الْحَمِقِ وَجَبَلَۃُ بْنُ عَلِیٍّ وَمَسْعُوْدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُرْوَۃَ الْغِفَارِیُّ وَزُہَیْرُ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِیُّ وَعَمَّارُ بْنُ حَسَّانَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَیْرٍ وَمُسْلِمُ بْنُ کَثِیْرٍ وَزُہَیْرُ بْنُ سُلَیْمٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ وَعُبَیْدُ اللّٰہِ اِبْنَا یَزِیْدَ الْبَصْرِیِّ وَعَشَرَۃٌ مِّنْ مَوَالِی الْحُسَیْنِ وَاثْنَانِ مِنْ مَوَالِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اس مہلکۂ عظمیٰ مین اٹھائیس یارانِ شاہِ شہیدان اور دس غلامِ امام و دو موالی امیر المومنین کام آئے اقربا و انصارِ جناب سے کمتر کوئی بچا جسنے زخم پیغامِ اجل نہین پائے اور دستِ جفائی داغِ موت او سپرِ لگائے اور باقی نامِ نامی رفقای سید الشہدا کی زیارتِ ناحیہ سے ظاہر ہونگی ثُمَّ قَالَ وَاَقْبَلَ فَرَسُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُحَمْحِمُ وَیَصْہِلُ وَیَخْطِیْ الْقَتْلیٰ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ پس دو نور اونکی گریہ کرتی ہین اس واقعۂ محشر عظمیٰ کا غلغلہ اور سانحۂ جانگزا مین شورِ بکا و نالہ کا ولولہ ناگاہ اسپِ سواری امام حسین علیہ السلام جب اپنی راکبِ مظلوم کو خاک مین طپان لہو مین غلطان دیکھا فرطِ وفا و محبت سے وہ حیوانِ بی زبان غریبی اور بیکسی سید الشہدا پر گریان ہوا چارطرف مقتل کی میدان مین شورِ شیون جگر خراش کرتا یا د مین بچپن کی سوار کی شلِ ماہی بی آب تڑپتا لاشِ لاش مین اپنی آقا کی بدن ہر ایک شہید کو سونگھتا چونکہ مولا کی تن پر سر اور پیکر بسبب کثرتِ جراحت کی قابل شناخت نتہا حیران پھرتا فَنَظَرَ اِلَیْہِ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فَصَاحَ بِالرِّجَالِ خُذُوْہُ وَاْتُوْنِیْ بِہٖ عمرِ سعد نی جب یہ حالت اوس گھوڑی کی دیکھی اپنی لشکر کی پیادونکو ندا دی اس اسپِ وفادار کو دوڑ کی پکڑو مجھی لادو اور جائزہ انعام لو وَکَانَ مِنْ جِیَادِ الْخَیْلِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ منقول ہی کہ وہ فرس مرتجز نام خواہ ذوالجناح خاصہ سواری جناب پیغمبر سے باقی رہا تھا کہ اوس نجیبِ صبا رفتار کو نواسی کی سواری مین حضرت نی دیا تھا

چوبیسوین مجلس ذو الجناح کا مقتل مین جانا اور وہان سے خیمہ پر آنا

قال فتراكضت الفرسان عليه راوی کہتاہی سواران شقی چار طرف سے اوسپر ہجوم لائی شور و غوغا مین اوسکی باندہنی کو سے اور ہاتہہ دوڑائی فجعل يرفس برجليه و يكدم بفمه وہ تازی چالاک اکثر اشقیا کو دانت سے پکڑکی قتل کرتا اور ہاتہہ پانوسے غصہ مین ٹاپ اور لات زور سے مارتا حتى قتل جماعة من الناس ونكس فرسانا عن خيولهم ایک جماعت کو انتقام خون امام حسین علیہ السلام مین ہدم کیا اور بہت سے سوار انکو زین سے خاک ہلاک پر اولٹ دیا فلم يقدروا عليه تا کہ وہ لوگ عاجز اور حیران ہوی کوئی تدبیر سے قابو مین نہ لاسکے فصاح عمر بن سعد ويلكم تباعدوا عنه ودعوه لننظر ما يصنع جب عمر سعد نی یہ ماجرا دیکہا طعنہ دیکی اپنی فوج سے کہا وای اوپر تمہاری ای نامردو ایک گہوڑا الحمت مین نہین آتاہی بنی غیرت ظالمو وہ مارکی نکل جاتاہی تمہارا حوصلہ نہین پڑتا کہ اوسکو پکڑو اور ایسی بہوکی پیاسی زخمی مرکب کو گہیرکی باندہ لو اب تم سب کنارہ کرو مجہی اوسکا تماشا دیکہنی دو یہ بی زبان کیا کہتاہی اور کہان جانی کا ارادہ کہتاہے فلما امن الطلب جعل يتخطى القتلى ويطلب الحسين عليه السلام حتى اذا وصل اليه پس تمام گمراہان کوفہ نی راستہ سے منہہ موڑا اوسکی جانی کو میدان خالی چھوڑا جب ذو الجناح نی خوف گرفتاری سے اطمینان پایا دوڑکی مقتل شہدا مین قدم بڑہایا لاش امام مظلوم کی تلاش مین ہر ایک پیکر بیسر کی بو سونگہتا ہر طرف کشتون کو حسرت مین دیکہتا پہرتا ناگاہ بعد غور اور جستجو جسد شاہ شہدا نظر آیا اونکی سرہانی بیٹہا خاک مین زانو دوہرایا فجعل يشم رائحته ويقبله بفمه ويمرغ ناصيته عليه جسم پاش پاش کی بو سونگہتا بوسے لیتا کف پا اور کٹی گردن کی رگون سے آقا کی منہہ ملتا وهو مع ذلك يصهل و يبكي بكاء الثكلى تا پون سے خاک سر پر اوڑاتا مثل مادر مردہ بیٹا بی سے روتا چلاتا خون

چوبیسوین مجلس ذوالجناح کا مقتل مین جانا اور وہان سی در خیمہ پر شور مچانا

زمین مقتل مین لوٹنا نعرہ مارکی ہمہارین کہانا حتیٰ اعجب کل من کان حاضرا اہا رنگ ماتم مولا مین اپنا برا حال کیا کہ سب ناظرین حاضرین کو اوسکی بیتابی نی متعجب کر دیا ثم وضع ناصیتہ فی دم الحسین یعنی اپنی پیشانی اور کاکل و یال کو خون مین امام حسین علیہ السلام کی رنگین بنایا اور داغ غم والم آقا کو صورت عزا بر ہانی کی لئی سینہ پر لگایا ثم اقبل یرکض نحو الخیمۃ النساء وھو یصھل ویضرب براسہ الارض عند الخیمۃ حتیٰ مات پہر یا مین مارتا شور مچاتا خیمۂ اہلحرم کیطرف چلا اپنی زبان مین سانحہ محنت و مصیبت سی جانبی تلا دہر گام پر بیقرار ہو کر بولتا اذام کی ضعف سی ٹہوکرین کہاتا در وازہ حرم سرا پر کہڑا ہو کی نالہ و شیون مین پکارا ماتم و غم آقا مین سر کو زمین پر دی مارا بیتابی مین فرط اضطراب سی ہیجان تک برا حال کیا آخر کو بیدم ہو کی زمین پر گر اٹرپا اور مر گیا و منہ عفی اللہ عنہ قال فسمعت زینب صھیلہ فاقبلت علی سکینۃ دوسری روایت بیان اخزان پر مصاعدی مؤلف کی تحریر مین یون وارد ہی کہ جب زینب خاتون کو اسپ برادر کی آواز پہنچی سکینہ دختر امام حسین علیہ السلام سی اشارت کی و قالت ھذا فرس اخی قد اقبل لعل معہ شیئا من الماء کہا ای یادگار برادر میری بہائی کی سواری کا مرکب در وازہ خیمہ پر آیا ہی گمان ہی کہ تیرا پدر مہربان اپنی ساتہہ تھوڑا پانی لایا ہی فخرجت متخمرۃ من باب الخیمۃ سکینہ خاتون نی جو یہ بات سنی چادر اوڑہکر در حرم سی باہر نکلین فلما نظر فاذا ھی عاریۃ من راکبھا والسرج خال منہ جب صبیۂ شاہ شہیدان کو پدر کا اسپ خونچکان نظر آیا اور یال و پیشانی ذوالجناح میں رنگ ہلاک پایا پیٹ کو اوسکی سوار دوش رسول خدا سی خالی دیکہا اور زین ہو بہ اجا بجا ٹا پہلو مین جہکا ہوا تہا فھتکت عند ذلک خمارھا ونادت قتل واللہ ابی الحسین بی اختیار سکینہ نی مقنعہ سر سی اوتار کی پہینک دیا اور بلند

چوبیسوین مجلس ذوالجناح کا درخیام پر آنا ام کلثوم کا شور مچانا

اور دلِ پریشان سی رُک کی ناکہ کیا بخدا اسوکند سیرا پدرِ عالی قدر شہادت کو پہنچا مجہی پی سن
اعدا کی ہاتہہ سی داغِ یتیمی ملا فَسَمِعَتْ زَیْنَبُ قَوْلَهَا فَصَرَخَتْ وَبَکَتْ عَلیٰ اخِیْهَا
زینب نی جو بھائی کی خبرِ ہلاکت پائی بیتابی مین رو کر بہت غل مچائی ہلی اخاہ و احسیناہ واحبیباہ
وامظلوماہ کہتین اور شلِ زنِ فرزند مردہ دہرا دہر ماتم کرتین افغان وزاری مین ایسا حال اونکا
تباہ ہا یا کہ نزدیک تہا جسمِ شریف سی دم نکلجاتا قَالَ فَخَرَجْنَ النِّسَاءُ وَلَطَمْنَ الْخُدُوْدَ
وَشَقَقْنَ الْجُیُوْبَ راوی کہتا ہی صدای نوحہ و بیقراری زینب خاتون اور سکینہ محزون سے
تمام عوراتِ دکہون دروازۂ سراپردہ کی باہر نکلین ہجومِ غم و الم سی گریبان چاک آنسو بہاکی منہ
پیٹین گہوڑیکو دیکہا زین پشت پر سی اولٹا ہی کثرتِ زخم سی لجام اور ساز اوسکا ٹوٹا ہی صدہا
اور جراحتِ شمشیر بدن پر لگی ہین جا بجا تیری کی انی سی اعضا چہدی ہین نہرِ تیغ سی گردن و
سینہ کی لہو بہتا ہی شرحِ مصیبت اِس حال سی کہتا ہی فَوَضَعَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ یَدَهَا
عَلیٰ اُمِّ رَاْسِهَا وَنَادَتْ یَا عَلِیٌّ صَوْتِهَا وَا مُحَمَّدَاهُ وَا عَلِیَّاهُ وَا حُسَیْنَاهُ ام کلثوم نی
اپنی ہاتہہ پہیلاکی ذوالجناح کی گردن مین ڈالی پیار سی سر و پیشانی کی بوسہ لیی تیرِ اعضا نکالے
لہو کو زین اور یال سی اوٹھاکی منہہ پر ملا مدینہ اور نجف کیطرف متوجہ ہوکر جد و پدر سی کہا
ای نانا رسولِ خدا ای بابا علیِ مرتضیٰ کہان ہو میری بہائی حسنِ مجتبیٰ کہ ہم پر اسقدر ظلم او جفا
ہوا ہی اہلِ کوفہ نی حسین کو ہزار ستم سی شہید کیا ہی یَا جَدَّاهُ هٰذَا الْحُسَیْنُ بِالْعَرَاءِ
جَدِیْعٌ یُکَرُّ بِلَا حُجُزٍ وَالرَّاْسُ مِنَ الْقَفَا مَسْلُوْبُ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ ای جد بزرگوار
ای رسولِ مختار تسی استغاثہ ہمارا ہی یہ حسین پیارا نواسہ تمہارا ہی جسی اپنی دوش پر سوار کر کی
پہراتی تہی جبرئیل امین اوسکی گہوارے کو ہمیشہ ہلاتی تہی رضوان خازنِ جنت جامہ عید لا کی
پہناتی ملایکہ طعامِ بہشت بار ہا جسکو کہلاتی اوسکا لاشہ پارہ پارہ ریگِ گرم کربلا مین گرا ہی

اعمامہ و عماتہ صلوات اللہ علیہ
ازواجہ الفصل الثانی فی ذکر
فی الرجال وانما ارید ان احتسب
حین اراد طلاقها وقالت لا رغبة
سودة قد وهبت لیلتها لعایشة
وصفیة وجویریة وسودة وکانت
وام حبیبة وزینب بنت جحش
عن تسع عایشة وحفصة وام سلمة

چوبیسوین مجلس ذوالجناح کا در خیمہ حرم پر آنا عورات کا شور مچانا

جسدِ پر خون بی غسل و کفن صحرا مین پڑا ہی اوسکی سر کو قفا سی جدا کیا ہی رکھا ہی گردن سی لہو بہتا ہی
عمامہ اور لباس کو لوٹ لیا ہی راسِ حسین کو نیزہ بلند پر دھرا ہی ثم غشی علیہا یہ بین کرتی وہ
مظلومہ شدتِ رقت سی بیہوش ہوگئی غمِ برادر مین صفِ ماتم پر گر پڑی ہچکی بندھی سکینہ خاتون
دوڑ کی ذوالجناح کی پیرون سی لپٹی با دلِ بیقرار و چشمِ اشکبار زبانِ حال سی بولی ای گھوڑی
میری پدرِ غریب کو سوار کر کی خیمہ سی تو لیگیا باتنِ صد چاک پیاسا کہان چھوڑ آیا کسی نی
ذبح کی ساعت اوسکی دہنِ خشک مین قطرہ پانی کا بھی پلایا کوئی جانسوز اوسکی بالینِ لاش کی
گریان بھی ہوا دمِ آخر مین رومال آنکھون پر کس نی باندھا میری بیکس باپ کو رو بقبلہ لٹا کی قرآن
کسنی پڑھا زخمونسی دگار ہو کی گرتی وقت خاک مین بابا نی کچھ فرمایا تھا جب تو اون سی جدا
ہوا کیا ستم ہو رہا تھا واویلا وا مصیبتا اکطرف فاطمہ و رقیہ کھڑی روتین ایک جانب
رباب و ام لیلی فرطِ قلق سی ہوش کھوتین خاکِ مصیبت سر پر ڈالتین کثرتِ بیتابی سی بچھاڑین
کہاتین سب چھوٹی بڑی اطرافِ ذوالجناح مین حلقہ باندھی ماتم کرتی تھین ہر ایک جدا جدا
سرگذشتِ شاہِ کربلا پوچھتی تھین گھوڑی کی آنکھون سی دریای سرشک روان تھا سر جھکا ڈالی
سر بسندہ گی سی اہلِ حرم کی نالان تھا سیدِ سجاد جو بیماریِ اسہال مین بی دوا و غذا تھی ہر دم
شدتِ مرض اور غلبۂ عطش سی غش مین مبتلا تھی جب خیمہ مین سانحہ امام حسین علیہ السلام کا
اندھیرا چھایا بیکس اور شہید کی سُنانی لگی وہ بی زبان آیا اہلِ حرم نی اوسکی سرہانی حلقہ رقت
باندھا شہادتِ پدر کا پرسا دیکی علاجِ واقعہ چاہا زین العابدین کو یہ ماجرا سنکی ہاتھ پانوین
رعشہ ہوا نزدیک تھا کہ اوس مریض کا شدتِ غم سی دم نکلجاتا محبانِ سید الشہدا دستورِ اہلِ دنیا ہی
اور تمنی بھی شاید دیکھا ہی مسافر کی وطن مین جو قاصد سنانی لگی کہتا ہی اور اوسکی خبرِ موت
عورت و مردونکو پہنچاتا ہی نامہ بر غمگین و حزین دروازی پی کھڑا رہتا ہی اہلخانہ کی سب چھوٹی

٦٥

پچیسوین مجلس شعرا کا انعام پانا اہلبیت کا لوٹا جانا

بزرگوں کا ڈیوڑھی مین ہجوم ہوتا ہی ہر ایک خرد و بزرگ جدا جدا پرسشِ حال کرتی ہین وہ
سرگذشت سنکی الفت کا دم بھرتی ہین اگرچہ معلوم ہی کہ میت کی مرض مین دوا و علاج
ہوا ہی زخمِ بدن کو بخیہ و مرہمِ شفا کا لگا ہی مرنی کی وقت ہوچکا سا نہین ہا ہی سکرات
موت مین شربتِ گوارا پلایا ہ میت کو سنا ہی جنازہ کو غسل و کفن دیکی تابوت مین لٹایا
نماز پڑہ کی باہتمامِ عزت دفن کیا ہی قبر اوسکی بنی چادرِ مزار پڑی ہی خویش و بیگانہ ماتم پرسی کی
واسطی آئی ہین فاتحہ کی بعد عزیزونکو کلماتِ صبر اور تسلی سنائی ہین ہای حسرت و افسوس کہ
امام حسین علیہ السلام کی گہر مین یہ رسم کچہہ ادا نہوی بلکہ کیا بیان کرون جو کیفیتِ جور و جفا
گذری راوی کہتا ہی سانحہ اولادِ رسولِ خدا سی دوست اور دشمن سب روتی تہی غرض کہ
بیکسیِ عوراتِ بیوہ کو دیکہہ کی وحش و طیر محزون ہوتی تہی نظم للمولفہ زیادہ شرحِ مصیبت کے
اب نہین طاقت زمین سی عرش کو پہنچا ہی پایہ رقت ہجومِ رنج و قلق سی تڑپ رہا ہی جگر
صدای نالہ و فریاد مین ہوا محشر ہ وہ کسکا سینہ ہی جسمین الم کا جوش نہین بساطِ نوحہ پہ اہلِ جہان کو
ہوش نہین ہ زبانِ حال مین ناظم نی وہ کلام کیا ہ کہ شور و شین ہی سب ذاکرِ حسین ماتم کیا
خدا سی اب یہ دعا ہی کہ بحرِ آلِ رسول ہ مراد و مطلبِ اربابِ تعزیت ہو حصول

چھبیسوین مجلس شعرا کا نقدِ انعام پانا اعدا کا تاجِ حیا کو قدم سے روندنا

رباعی ای چشم عبث اشک نکرنا برباد ہ ایکدانہ ہی لاکہہ دُرسی قیمت مین زیاد ہ یا خوفِ
خدا مین صرف کر یہ دولت ہ یا جبکی حسین بن علی آئی یاد ہ رباعی کہتی تہی نغمہ شاہِ عالی نسب
دکہلای کسی یہ خستہ حالی زینب ہ کل تک تو بہن تہی بھائیون والی مشہور ہ اب کہتی ہین بن بہائیون والی
زینب رباعی فضہ نی کہا کون ہی لڑنی والا ہ باقی نرہا کوئی بگڑنی والا ہ ای ظالمون لوٹو نہین

یا قتل کرو، اب کوئی نہین ہاتھ پکڑنی والا، ای باعیٔ جسدم نزدیک وقتِ رحلت ہوگا، پایہ کیا ہی مقامِ حسرت ہوگا، کوئی عمل خیر جو ہوگا تسی، آخر کو وہی رفیقِ تربت ہوگا، تمہید کا خوشا حال اوس حسّانِ خوش فکر کا جو طبعِ موزونِ ولایت سی مدحِ رسولخدا ابن صلی اللہ علیہ وآلہ شعر کہتا اور پڑہتا ہی مرحبا اوس محتشمِ مقبل کو جو ذکرِ شہادت پر امام حسین علیہ السلام کی رونا اور رولاتا ہی مجلس مین مصیبتِ اہلبیت کی آنا اور بیٹھنا موجب رضای خدا ہی حدیث وروایات کی اونکی تعزیت مین بُکا اور نالہ کرنا باعث مغفرتِ عقبیٰ ہی بزمِ شادی اور محفلِ غم مین آلِ اطہار کی مسرور ومحزون ہونا محبت کی نشانی ہی عَلَمِ تولا اور جریدۂ تبرا کو دستِ اعتقاد مین برپا رکہنا داخلۂ جنت کی سندِ جاودانی ہی جو کلیمِ طورِ سخندانی زبانِ رقت کو واقعۂ کربلا مین کہولی ناطقِ آیاتِ رحمت اونکا ثنا خوان ہو جو عیسیٔ دمِ سحرِ خوش بیانی دمِ مضمون کو صرفِ مرثیۂ ائمۂ ہدیٰ کیا ناظمِ مطلع ومقطعِ نبوت اوسکی صفت مین رطب اللسان ہو، قصیدۂ تعریفِ نبی مین مبیتِ خیرالعباد صلۂ تحسین ہی قطعۂ نعتِ علی مین مصرعِ طوبیٰ جائزۂ جہان آفرین ہی ۞ فی کتابِ اُنسِ المجالس اِنَّ الفَرَزدَق اَتَی الحُسَینَ لَمّا اَخرَجَهُ مَروانُ مِنَ المَدینَةِ فَاَعطاهُ اَربَعمِأَةِ دینارٍ کتابِ انس المجالس مین سندسی لکہا ہی کہ جب فرزدقِ شاعر کو مدینہ سی مروان نی حکمِ اخراج کیا ہی امام حسین علیہ السلام کی پاس آیا جناب نی صُرّہ چار سو دینار کا عطا فرمایا فَقیلَ لَهُ اِنَّهُ شاعِرٌ فاسِقٌ مُنتَهِرٌ فَقالَ اِنَّ خَیرَ مالِکَ ما وَقَیتَ بِهِ عِرضَکَ وَقَد اَثابَ رَسولُ اللهِ کَعبَ بنَ زُهَیرٍ وَقالَ فی عَبّاسِ بنِ مِرداسٍ اِقطَعوا لِسانَهُ عَنّی تنگ قافیہ لوگون نی کہا ای ردیفِ بحرِ جود وسخا وہ مردِ شاعر وفاسق اور نشانی ولا تھا جسکو آپنی بالمقطع نظمِ ہمت سی موزونِ اکرام کیا امام نی فی البدیہہ سندِ استاندہ گذرانی جو جواب شافی اور مطلعِ نورانی بہترینِ زر ومال وہ دولت ہی کہ جای اور عزتِ شخص وحفظِ حرمت ہے

پچیسوین مجلس انعام پانا شعرا کا اور نازاں ہونا عترت سول خدا علیہ السلام کا

بدرستی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کعب ابن زہیر کو جانکی بعد بہیرلا یا فراگاہ دی خزی سایت کامیاب گردانا اور عباس ابن مرداس کی حق مین فرمایا زبان قطع کرو یعنی بار احسان اور صلہ اپنی دست و دامان بہر دو کہ خاموش ہو وقف وَقِيلَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ عَلَّمَ وَلَدَ الْحُسَيْنِ اَلْحَمْدَ فَلَمَّا قَرَاَهَا عَلٰى اَبِيْهِ اَعْطَاهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَاَلْفَ حُلَّةٍ وَحَشَا فَاهُ دُرًّا نقل ہی کہ عبد الرحمن سلمی نی فرزند امام حسین علیہ السلام کو سورہ حمد پڑہایا جبکہ والد کی روبرو حاضر ہوا سبق سنایا تو ہزار دینار و ہزار جامہ قیمتی سی معلم کو سرفراز فرمایا در و گوہر سی منہہ بہر دیا دست و دہان نی مزہ کرامت پایا فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاَيْنَ يَقَعُ هٰذَا مِنْ عَطَائِهِ يَعْنِيْ تَعْلِيْمَهُ وَاَنْشَدَ الْحُسَيْنُ خیر اندیش اصحاب نی عرض کی آپنی اتالیق کو بڑی بخشش کی ارشاد ہوا عطاسی اوسکی کیا نسبت ہی یعنی حق تعلیم جو میری اولاد سی لایق ثنا و صفت ہی پہر ناظم ابیات عناصر نی کہا چند مت کو رکن مفاخر نی اپنی تضمین سی پڑہا اِذَا جَادَتِ الدُّنْيَا عَلَيْكَ فَجُدْ بِهَا عَلَى النَّاسِ طُرًّا قَبْلَ اَنْ تَتَفَلَّتَ فَلَا الْجُوْدُ يُفْنِيْهَا اِذَا هِيَ اَقْبَلَتْ وَلَا الْبُخْلُ يُبْقِيْهَا اِذَا مَا تَوَلَّتْ جبکہ دنیا تیری اوپر غنا و بزرگی کی بہا لائی بہتر ہی تو ہمی کہ خلق خدا نی سیاہی بخش آپی صرف کرلی قبل اوسکی جو ناکام ہو تو اوس طرفسی بدرستی کہ جود بہی تمام ہو جاتی ہرگاہ کہ ہم بہی اور نہ بخل بہاہی جسوقت کہ وہ صفت بلی یعنی دونو کو بقا و فنا لازم دیکہی مگر نیکی و بدی مختار ہی وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ شَرُّ خِصَالِ الْمُلُوْكِ الْجُبْنُ مِنَ الْاَعْدَاءِ وَالْقَسْوَةُ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَالْبُخْلُ عَلَى الْاِعْطَاءِ اکثر وہ جن وبشر فرماتی کہ بدترین خصال تاجورہی اعداسی ڈرنا ضعفا پر بی رحم رہنا عطا مین بخل کرنا رُوِيَ وَقَدْ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ الْمَدِيْنَةَ فَسَئَلَ عَنْ اَكْرَمِ النَّاسِ بِهَا فَدُلَّ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مروی ہی ایک اعرابی مدینہ مین آیا خلق شہر سی اکرم ناس کا جویا ہوا لوگون نی امام حسین علیہ السلام کو

چھبیسویں مجلس، روایات جود و سخای سید الشہدا ناراہی عترت آل عبا

بتایا اوس نام سے خیر الانام کو جو جود عام سے فایق جتایا فدخل المسجد فوجده مصلیا
فوقف بازائه وانشاء پس وہ تلاش کرتا مسجد مین پہنچا پیشوای محراب و مصلا کو قیام
نماز مین دیکھا عقب کرن مین جا کی کہڑا ہوا ابیات مدح و سوال کو اپنی طبع حزین سے پڑہا لم یخب
الآن من رجاک ومن حرک من دون بابک الحلقة انت جواد وانت معتمد
ابوک قد کان قاتل الفسقة لولا الذی کان من اوائلکم کانت علینا
الجحیم منطبقة ۔ تیری امیدواری سے اب تو کوئی مایوس محروم نہ ہوگا مگر جسنی دوسری کی
دروازہ توقع پر زنجیر کو ہلایا تو جواد و محل اعتماد ہی حاجت روائی مین تیرا اب کہ قاتل فاسقین
مروج دین و ارشاد ہی باپ تیرا ہر گاہ تمہاری اول سلسلہ و پیشوا کی ہدایت خلق کو ہوتی
تو جہنم کی طبقات مین ہم سبکی بود و باش رہتی قال فسلم الحسین وقال یا قنبر هل بقی
من مال الحجاز شیء راوی نی کہا کلام اعرابی سنکی امام حسین علیہ السلام نی اوسپر سلام کیا
اور قنبر سی پوچھا کہ مال حجاز مین سی کچھ بچا قال نعم اربعة آلاف دینار فقال هاتها
قد جاء من هو احق بها منا عرض کی چار ہزار دینار کا موجود صرہ ہی فرمایا دو اوسکو جو آیا
کہ ہمسی زیادہ حق رکھتا ہی ثم نزع بردیه ولف الدنانیر فیها واخرج یده من شق
الباب حیاء من الاعرابی وانشاء پس اپنا بالاپوش اوتار کی زر اوسمین باندہا شرم سے
شگاف در کی راہ دیا اور شعر معذرت کہا خذها فانی الیک معتذر واعلم بانی علیک
ذو شفقة روی عمرو بن دینار قال دخل الحسین علیه السلام علی اسامة
بن زید وهو مریض وهو یقول واغماه کتاب مناقب مین لکھا ہی کہ عمرو بن دینار نی کہا ہی
ایکروز امام حسین علیہ السلام اسامہ ابن زید کی عیادت کو گئی وہ بیمار چلاتا تھا کہ وای غم جو اوسکی صدا سنتی
ہوئی سے فقال له الحسین وما غمک یا اخی قال دینی وهو ستون الف درهم امام مرنی

چھبیسوین مجلس روایات جود سخای سید الشہدا علیہ السلام اور مظلومیت آل عبا کا

پوچھا ای برادر کونسا غم تیرا ہی عرض کی قرض کہ ساٹھہزار درہم دینا ہی فقال الحسین ہو علی قال انی اخشی ان اموت سرور جود و سخانی فرمایا وہ دین تیرا مینی اپنی طرف لیا اوسی کہا ڈرتا ہون کہ مرگ سر پر آجائی اور طلب مردم ادا نہوئی پائی فقال الحسین لن تموت حتی اقضیہا عنک قال فقضاہا قبل موتہ شاہ مروت و عطانی ارشاد کیا تو ہرگز نہین مریگا جبتک خدا تیرا اوس قرض سی پاک نکریگا راوی کا بیان ہی کہ پیشتر موت سی دین کی حضرت واہب کرم نی وہ مبلغ ادا کی سبحان اللہ کیا دریا دل اور معدن فیض و احسان تہی کہ مانند ابر نیسان دوست و دشمن کی مزرعہ تمنا پر یکسان ہی کشور اسید مین حسینی جو ناکام دنیا و آخرت مین انتقام بہبود سی مالامال کیا فی بعض مؤلفات المتاخرین انہ قال حکی دعبل الخزاعی کتاب بحار الانوار مین لکہا ہی کہ بعض مؤلفات علمای متاخرین مین دیکہا ہی کہ دعبل شاعر خزاعی نی یہ حکایت کی قال دخلت علی سیدی و مولای علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ و الثنا فی مثل ہذہ الایام عاشورا کہا شاعر اس ایام عشرہ محرم کی ایکدن تہا جو اپنی مولا علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی خدمت مین گیا فرأیتہ جالسا جلسۃ الحزین الکئیب واصحابہ من حولہ کذلک مینی باادب سلام کیا حضرت نی جواب دیا نظر کی اونکو محزون و غمناک بیٹہی اور جو صحابہ گرد وپیش فراہم تہی وہ بہی سب ویسی ہی بیٹہی تہی فلما رانی مقبلا قال لی مرحبا بک یا دعبل مرحبا بناصرنا بیدہ و لسانہ ثم انہ وسع لی فی مجلسہ و اجلسنی الی جانبہ قدم ادب بڑہایا مزید شفقت و کرامت سی فرمایا مرحبا تجہی ای دعبل شایستہ رحمت خدا ہی تو ہمارا دوست اور مدح سرا ہی مرحبا بناصرنا بیدہ و لسانہ خوشا حال تیرا کہ ہمارا یاور و انصاری اور دست و زبان سی اہلبیت کا مددگار ہی ثم انہ وسع لی فی مجلسہ و اجلسنی الی جانبہ پہر میری توقیر و عزت کی واسطی اپنی پاس جا خالی کی اور پہلوی عنایت مین تشریف جلوس دی ثم قال لی یا دعبل احب ان ینشدنی شعرا فان ہذہ الایام ایام حزن کانت علینا اہل البیت

چھبیسویں مجلس انعام پانا شعر اکا اور تاراج ہونا عترت رسول خدا علیہ السلام کا

ارشاد کیا ای دعبل چاہتا ہون کہ کچھ اشعار میری روبرو تو پڑہی کہ یہ دن ہماری حزن و الم کی ہین سامان قت پڑہی وَاَیَّامُ سُرُوْرٍ کَانَتْ عَلٰی اَعْدَائِنَا خصوصاً بنی امیہ اور خوشی کی روز ہین دشمنون مین بخصوص بنی امیہ کی یاورن مین یَا دِعْبِلُ مَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی عَلٰی مُصَابِنَا وَلَوْ وَاحِدًا کَانَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ای دعبل جو ہماری مصائب پر روتا خواہ ایک شخص کو رولاتا ہی اوسکا اجر و ثواب خدا کی نزدیک بہت بڑا ہی یَا دِعْبِلُ مَنْ ذَرَفَتْ عَیْنَاہُ عَلٰی مُصَابِنَا وَبَکٰی لِمَا اَصَابَنَا مِنْ اَعْدَائِنَا حَشَرَہُ اللّٰہُ مَعَنَا فِیْ زُمْرَتِنَا ای دعبل جس مومن کی انکہوں سی اشک حسرت جاری ہو واسطی ہماری مصیبت کے یا دوسری کو رُلائی اوسکا حشر و نشر ہماری اہلبیت کی زمری مین اور ساتہہ ائمہ ہدی کی ہوگا جو سرو ہو جائی یَا دِعْبِلُ مَنْ بَکٰی عَلٰی مُصَابِ جَدِّیَ الْحُسَیْنِ غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہُ الْبَتَّۃَ ای دعبل جو کوئی امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر روئی گا اوسکی سب گناہونکو خواہ مخواہ خدا بخشی گا ثُمَّ اِنَّہٗ نَہَضَ فَضَرَبَ سِتْرًا بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَرَمِہٖ وَاَجْلَسَ اَہْلَبَیْتَہٗ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ لِیَبْکُوْنَ عَلٰی مُصَابِ جَدِّہِمُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ پس وہ حضرت اوٹہکی تشریف لیگئی محلسرا مین اور ہم انتظار کرتی رہی مولا درمیان ہماری اور اپنی اہلبیت کی پردہ ڈالا اسکو پشت حجاب عزا مین بٹہایا کہ وہ جمع ہو کی اپنی جد بزرگوار امام حسین علیہ السلام کی مصائب کو سنین اونکی شہادت اور محنت پر روئین ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ لِیْ یَا دِعْبِلُ اِرْثِ الْحُسَیْنَ پہر میری طرف متوجہ ہو کی فرمایا ای دعبل امام حسین علیہ السلام کا مرثیہ شروع کر پڑہنا فَاَنْتَ نَاصِرُنَا وَمَادِحُنَا مَا دُمْتَ حَیًّا فَلَا تُقَصِّرْ عَنْ نَصْرِنَا مَا اسْتَطَعْتَ تو ہمارا ناصر اور مداح و یاور ہی اور سخنوری کی ذریعہ سی بحر مضمون کا شناور ہی جبتک دنیا مین جیتا ہی تقصیر اس مین مکرنا جہان تک ہو سکی سعی و کوشش مین رہنا قَالَ دِعْبِلُ فَاسْتَعْبَرْتُ وَسَالَتْ عَبْرَتِیْ وَاَنْشَاْتُ اَقُوْلُ دعبل نی کہا سماعت سی اس تقریر کی مین رو دیا آنسو جاری ہوئی اپنا کلام پڑہنا شروع کیا اَفَاطِمُ لَوْ خِلْتِ الْحُسَیْنَ مُجَدَّلًا

پچیسویں مجالس انعام شعراو مراج ہوا عترت آل عبا کا

وَقَدْ مَاتَ عَطْشَاناً بِشَطِّ فُرَاتٍ ای فاطمہ اگر گئین تم اپنی فرزند حسین کو زخمی خاک و خون مین پڑا ہوا اور کناری دریای فرات کی پیاسا جان سی گذرا ہوا تو کیا حال کرتین اسپار

إِذًا لَلَطَمْتِ الْخَدَّ فَاطِمُ عِنْدَهُ ، وَاَجْرَيْتِ دَمْعَ الْعَيْنِ فِي الْوَجَنَاتِ

یقین ہی اوسکی بالین نعش پر آتین تو اپنی منھ پر طمانچی مارتین اور دیدۂ حسرت سے آنسو جاری کرتین

بہاتین آہ و نالہ مین چلاتین اَفَاطِمُ قُومِي يَا ابْنَةَ الْخَيْرِ وَانْدُبِي ، نُجُومَ سَمٰوَاتٍ بِاَرْضِ فَلَاتٍ ای فاطمہ دخترِ بہترین خلایق اوٹھکی نوحہ کرنی کو کربلا مین آو جو ستاری

آسمانِ رسالت کی زمینِ نینوا مین پڑی ہین اونپر بکا کرو قُبُورٌ بِكُوفَانَ وَ اُخْرَى بِطَيْبَةٍ ، وَاُخْرَى بِفَخٍّ نَالَهَا صَلَوَاتٌ ظلم اعدا مین اونکی پریشانی قبرون سی ظاہر ہی

زندگی بھر کسی کو آرام نہین ملا یہ نقشِ صفحۂ خاطر ہی چند تربتِ مطہر کوفی مین اور ایک مزار مدینہ مین بنا ایک صحرای فخ مین کہ اونپر درود و سلام پہنچی سراپا و سدم امام رضا علیہ السلام نی

وادی قریب مکہ

فرمایا ای دعبل اس شعر کو اپنی قصیدہ مین اور بڑہا نا وَقَبْرٌ بِطُوسٍ يَا لَهَا مِنْ مُصِيبَةٍ ، اَلَحَّتْ عَلَى الْاَحْشَاءِ بِالزَّفَرَاتِ ایک غریب کی قبر ہی طوس مین کہ اوسکی یاد ہی مصیبت

سہا دنکی دل جلتا ہی میری سینہ اور جگر مین ہمیشہ آہ سرد و نالہ پر درد اوٹھتا ہی دعبل نی کمالِ حیرت سی عرض کیا ہی یا مولا وہ مزارِ کثیر الانوار کس بزرگوار کا ہی فرمایا مجھہ مسافرِ

دوراز وطن کا ہو گا پھر دعبل نی روکی اپنا کلام شروع کیا قُبُورٌ بِجَنْبِ النَّهْرِ مِنْ اَرْضِ كَرْبَلَا ، مُعَرَّسُهُمْ فِيهَا بِشَطِّ فُرَاتٍ کسی قبرین اون کشتو نکی حوالی نہرِ علقمہ زمین

کربلا مین ہین کہ وہ بیچاری دریای فرات کی کناری پر اوتری تہی ہو کی پیاسی وہان مہمان رہی تہی تُوُفُّوا عِطَاشًا بِالْفُرَاتِ فَلَيْتَنِي ، تُوُفِّيتُ فِيهِمْ قَبْلَ حِينِ وَفَاتِ

وہ بی خانمان لبِ نہر فرات ماری گئی دران حالی کہ دریای عطش کی شناور تہی او سیر با سیم

بلنقطن فی اطباق الدر و الیاقوت

فابتدرت الیه الحور العین

منثر علیهم الدر و الیاقوت

ان انثری علیهم الدر و الیاقوت

ملک و اوحی الله تعالی الی شجرة طوبی

واشهد علی

پچیسویں مجلس انعام شعرا و تاراج ہونا عترت آل عبا کا

او ٹھاتی تھی کاش کہ مین بھی او نہین ہوتا میش از مرگ رفاقت مین شہید کیا جاتا فیا عَیْنُ ابْکِیْهِمْ وَجُوْدِیْ بِعَبْرٍ فَقَدْاٰنَ لِلتَّسْکَابِ وَالْهَمَلَاتِ پس ای چشم بکا کر اور اپنی آنسو بہا اون شہیدونکی مصیبت پر یہ وقت آیا اشکباری اور اندوہ وزاری کا بَنَاتُ زِیَادٍ فِی الْقُصُوْرِ مَصُوْنَةٌ وَبَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُنْهَتِکَاتٍ دختران ابن زیاد قصرہای عزت وحرمت کی پردہ مین آرام سی بیٹھین رسولِ امجاد کی بیٹیان خوار و ذلیل در بدر بی مقنعہ و چادر پھرین اٰلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَدْمیٰ نُحُوْرُهُمْ وَاٰلُ زِیَادٍ رَبَّةُ الْحَجَلَاتِ عترتِ پیغمبر کا گلا کاٹا گیا ہی گردن کی رگون سی لہو بہتا ہی اولادِ زیاد حکومت وثروت مین کامروای دل خواستہ ہین اور شام و کوفہ مین مالکِ خانہ ہای آراستہ ہین اٰلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ تُسْبیٰ حَرِیْمُهُمْ وَاٰلُ زِیَادٍ اٰمِنُو السَّرْبَاتِ صد افسوس کہ حرم اور ذریتِ احمدِ مختار اسیر ہو کی شہر بشہر جائین اور اولادِ زیاد خوش وخرم پردہ مین آسایش پائین سَاَبْکِیْهِمْ مَا ذَرَّ فِی الْاَرْضِ شَارِقٌ وَنَادیٰ مُنَادِی الْخَیْرِ لِلصَّلَوَاتِ بتحقیق کہ مین ہمیشہ اونپر اشکِ خون روؤنگا جبتک دنیا مین جیتا رہونگا تاکہ قیامت کبری برپا ہو راوی کہتا ہی اس مرثیہ کی مضمون سب اہلحرم نی نوحہ وبکا کیا اور شور وافغانِ ماتم اون خاصانِ خدا کا لامکان کو پہنچا

نظم مولفہ یارو سنا کلام پسندِ امام کو اور شاعرونکی رتبۂ عالیمقام کو لازم ہی جان و دل سی رہو تم بھی غمگسار ذکرِ بکا مین صرف کرو صبح وشام کو آنسو بہا کی آہ سی روشن کرو مدام بزمِ عزا مین شمع صفت اپنی نام کو دریای اشک او سیہ پوشِ فدا تم کہ جسکی سوگ ہی بیت الحرام کو

ناظم بیانِ صدق سی تو نی حدیث کی
مصروفِ شور وشین کیا خاص و عام کو

پچیسوین مجلس تاراج ہونا عترت آل عبا کا

مصائب اہل حرم سید الشہدا اور تاراج خیام عصمت و بیت عترت رسول خدا و ارادہ بیمار کربلا

غارت زدگان صحرای اندوہ و ملال و آفت دیدگان بلوای زاری و ابتہال بحیبان وادی
خونبار نوحہ و بکا و غریبان دشت فتنہ زار کرب و بلا پردہ نشینان سراچہ محنت والم و
کشادہ گریبان جیب شیون و ماتم ناتوان روایات حضرت ترجمان کو یغماگری فوج شوم
نغمان سی میدان بیان مین یون سرگشتہ و نالان نظر کرتی آتی ہین کہ جب ساری عزیز و اقربای
اہلبیت کی شہادت پائی اور نوبت تاراجی دختران رسالت کی آئی مہمانان امام حسین علیہ السلام
یہ سانحہ حد سی زیادہ جانکاہ ہی اور شرح اس غم کی محل نالہ و آہ ہی جہان مین عورتونکا دل
ضعیف نسبت مردونکی بہت ناتوان ہوتا ہی تہوڑی صدمہ درد و مصیبت سی ٹانہ حباب ٹوٹ
جاتا ہی شاعر کہتا ہی بیت افسانۂ کہ کس نتواند شنیدنش ۔ یارب براہلبیت چہ آمد ز دیدنش
وہ اذیت جو اہلحرم پر بعد امام اُمم کی گذری محنت کدہ عالم مین کسی اولاد آدم نی نہ دیکہی اور نہ
ای اہل عزا حادثہ بی اندازہ خواتین عصمت سرا کو ذرا غور کرو اور ایک شمہ اوس ماجرا کا گوش
ہوش سنو شب عاشورا مین اندیشہ طغیانی اعدا سی صحابہ و اقربای شاہ کربلا نی اپنی خیمونکو آپس
ملا کی برپا کیا تہا اور تین طرف سی خندق کہود کی اوسمین انبار ہیزم اور خاشاک بہر دیا تہا جبکہ لڑائی
شروع ہوئی اور اہل کین سی چڑہائی کی نوبت آئی تو بہائی مین آگ لگا کی ایک جانب سی راہ آمد و
رفت بنائی تا پشت و پہلو سی خیمہ گاہ کی سوار و پیادہ مخالف حرم سرور دین پر دست درازی
نکرین بمقابل دروازہ سراپردہ کی اقربا و انصار صف قتال باندہی کہڑی رہین باری باری میدان
جہاد کو مرنیکی واسطی جاتا اوسکا مقام قیام عترت کرام کو خالی نظر آتا اس ہنگام آفت مین حرم
ستم رسیدہ کا رشتہ امید ٹوٹتا ہر شک حسرت کا فوارہ حوضۂ دیدۂ غمدیدہ سی چہوٹتا نعش سی

الجزء الثاني من الكتاب في ذكر الامام الوصي الافضل امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام وتاريخ مولده ومدة عمره ودلايل امامته وطرف من مناقبه ويشتمل على خمسة ابواب

الباب الاول في ذكر مولده وتاريخه ومدة عمره ونبذ من خبر ولادته ووفاته وهو ثلثة فصول

الفصل الاول في ذكر ميلاده عليه السلام ولد عليه السلام بمكة في البيت الحرام يوم الجمعة الثالث عشر من شهر الله الاصم رجب بعد عام الفيل بثلثين سنة ولم يولد قط في بيت الله تعالى مولود سواه لا قبله ولا بعده وهذه فضيلة خصه الله بها اجلالا لمحله ومنزلته واعلاء لرتبته وامه فاطمة

پچیسوین مجلس تاراج ہونا زیور و اسباب عترتِ آلِ عبا

ہر ایک شہید کی لاش صد پاش ڈیوڑھی پر آتی بشکلِ گوسفندانِ قربانی خاک و خون مین رکھی جاتی، یہان تک جو سب احباب و عزیز دنکا جنازہ فراہم ہوتی دیکھا اور صبح سی تا دوپہر ساری اہلبیت غم و الم سی روتی گذرا، علاوہ اسکی تمام رات عاشورا کی واہمہ سی کشتۂ خونِ اقربا مین جاگتی کٹی اور دن بھر بھوک پیاس کی شدت مین تڑپتی بسر ہوئی، ہر وقت فراقِ نوجوانِ رعنا مین شیون و بکا کرنا، ہر ساعت مرگِ کشتۂ تازہ پر حسرت و افسوس مین مبتلای عزا رہنا، کسی کا بھائی پارہ پارہ سامنی پڑا ہوا، کسی کا فرزند ذبح کیا بشکلِ قربانی روبرو رکھا ہوا، روتی روتی آنکھین اونکی قطرۂ خون بنتی بنتی ہاتھ، اور سر و صورت نیلگون، کثرت سی اندوہ و ملال کی دلمین تابِ صبر و قرار نہین، شدت سی بی ابی کی زبان کو قوتِ گفتار نہین، کسی نی فرطِ قلق سی پیشانی زمین پر ماری ہی، کسی نی آہ و زاری مین اسقدر پچھاڑین کھائین کہ رنگ فق ہی، اطفالِ خردسال طلبِ کہانی پانی کی جگر چاک، حالِ خواتین جلال اونکی بہلانی سی قرینِ ہلاک، وہ آتشِ خندق اور دہوپ سی خیمونکا مانندِ تنور جلنا، وہ تمازتِ آفتاب سی التہابِ گرمی مین جان کا بچ نکلنا، کوئی سراسیمہ و مضطر گوشۂ زمین پر بیٹھہ کی روتی، کوئی پراگندہ خاطر درِ حرم سرا پر ناظرِ میدانِ ہولناک ہوتی، کوئی تشویش بی پردگی سی سہمی پھرتی، کوئی شعورِ ہجومِ نامحرم سی واحسین واحسین کا نالہ کرتی، کوئی زینب خاتون سی کہتی کہ ای بی بی اہلِ کوفہ نی سب مردونکو قتل کیا ہی، ہمین بہی مارینگی، کوئی دم بدم بھرتی کہ اب بی وارث پاکی نامحرم خیمہ مین آئینگی، مقنعہ و چادر لوٹ کی اسیر لیجائینگی، سپاہ گنہگارونکی دربدر شہرون مین پھرائینگی، ابنِ زیاد کی دربارِ عام مین ہم کیا منہہ دکھائینگی، یزید کی روبرو کہڑی ہونگی، ذلت و خواری سی کیونکر نجات پائینگی، مومنین حاضرین دنیا مین تمنی سنا ہوا اور شاید ایسا واقعہ کہین دیکھا ہو کہ جسکی گہر مین دوڑ آنی کا چرچا پہنچا اور تاخت و تاراج کا دشمنون کی غلغلہ پہیلا، وہانکی عورت و مرد کسقدر گھبراتی ہین، تہلکہ عزت اور ناموس مین جان و مال کو چہپاتی ہین، پس ان

بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف و [illegible] رسول الله صلی الله علیه وآله کانت بمنزلة الام و دفن فی حجرها و کانت فی سابقات المومنات الی الایمان و هاجرت معه الی المدینة و کفنها النبی صلی الله علیه وآله عند موتها بقمیصه لیدرأ [illegible]

عنها هوام القبر و توسد فی قبرها لتامن ببرکات من ضغطة القبر و لقنها الاقرار بولایة ابنها کما اشتهرت به الروایة و کان امیر المومنین علیه السلام هاشمیا من هاشمیین و اول من ولده هاشم مرتین

الفصل الثانی فی ذکر اسمائه و القابه علیه السلام و اسمائه فی کتب الله المنزلة کثیرة اوردها اصحابنا رضی الله عنهم فی کتبهم و کنیته ابو الحسن و یکنی ایضا بابی الحسنین و ابی السبطین و ابی الریحانتین و کناه رسول الله صلی الله علیه وآله ابا تراب لما راه ساجدا معفرا وجهه فی التراب و لقبه امیر المومنین خصه النبی صلی الله علیه وآله

۲۶۰

لما قال سلموا علی علی بامرة المومنین و لم یجوز اصحابنا اطلاق هذا اللفظ لغیره من الائمة علیهم السلام و قالوا انه انفرد بهذا التلقیب فلا یجوز ان یشارکه فی ذلک غیره و قد لقبه رسول الله صلی الله علیه وآله سید المسلمین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین و سید الاوصیاء و سید العرب و [illegible] و امثال هذه کثیرة و هو اخو رسول الله و وزیره و وصیه و خلیفته و زوج ابنته فاطمة و صحبه علی ابنته الزهراء البتول فاطمة سیدة نساء العالمین و هو المرتضی و یعسوب المومنین

الفصل الثالث فی ذکر وقت وفاته و مدة خلافته و تاریخ عمره و قبض علیه السلام لیلة الجمعة لتسع بقین من شهر رمضان بکوفه

پچیسوین مجلس تاراج ہونا عترت رسولخدا علیہ السلام کا

بیکسون پر عالمِ غریبی اور بی لبسی مین کہو کیا حال گذرا ہر ایک دخترِ زہرا کو جنکی گہر مین فرشتہ بی اجازت نہ آتا سوچنکلو کیسا ملال ہوگا ناچار گہبرا کی ساری بیبیان سیّد ساجدین کی پاس جمع ہوئین اوس بیمارِ حزین کو غش سی جگاکی با دیدۂ اشکبار بولین ای آدمِ آلِ عبا ای نوحِ طوفانِ کربلا ای بقیۂ نسلِ مصطفیٰ ای جانشینِ علی مرتضیٰ میدانِ جہاد مین اندہیر اچہایا ہے صدای تکبیر اور نعرۂ قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ کا غلغلہ سماعت مین آیا ہی جان ہماری تشویش و حیرانی مین پڑی ہی اِس وقت نرغہ و طغیانِ اہلِ کین کی بنا و ہم زنانِ محنت زدہ کیا کرین جو قاتلانِ اولادِ پیغمبر کی دہشت و شر سی سلامت بچین فرمایا رو بند رخساون پر مضبوط باندہو برقع و چادرِ عصمت اوڑہ کی آمادہ اسیری مبٹہو سامعُ الدُّعا کو بامدادِ وقتِ بیکسی یاد کرو صابر و شاکر توکل و رضای خدا مین رہو قَالَ فَاَقْبَلَ اَعْدَاءُ اللّٰہِ حَتّٰی اَحْدَقُوْا بِالْخَیْمَۃِ ناگاہ سپاہِ روسیاہ اعدای خدا نی اون بیوہ زنون پر ہلّہ کیا چارَ طرف سی غل اور شور کی طغیان مین خیمون کو گہیر لیا سوارونکی ہیبت اور کہوڑونکی ٹاپون سے عصمت سرامین پرین پیادون کی گہبرانی ملنا مین کاٹین تنا مین گرا دین و مَعَہُمْ شِمْرُ بْنُ ذِی الْجَوْشَنِ فَقَالَ اُدْخُلُوْا وَاسْلِبُوْا بِزِیْنَتِہِنَّ اوس انبوہ مین شمرِ شریر مثلِ شرارۂ نار آگی بڑہا آیا سوزِ عداوت مین اپنی ہمراہیون سی پکار کی سنایا محلسرای امام حسین کی اندر دوڑ لیکی جاو سامان و اسباب خیر البشر کو لوٹ لاو لحاظِ ادبِ آستانۂ رسول کو اوٹہا دو بی پردگی ذریتِ بتول مین کچہہ شرم و حیا نکرو وَدَخَلَ الْقَوْمُ فَاَخَذُوْا مَا کَانَ فِی الْخَیْمَۃِ وہ اشقیای بانی ستم نی قدم آگی رکہا اسبابِ حرم جو ہاتہ آیا غارت کیا بیچاری شہزادیان خوف و دہشت سی خونخوارونکی ادہر اودہر بہاگتی تہین ہیبت سی نامحرمون کی اس خیمہ سی اوسمین جاکی قناتون مین منہہ چہپاتین ننہی بچون کو اوٹہاکی گود مین

۲۶۱

وروی عن ابی صالح الحنفی قال سمعت علیا علیہ السلام یقول

بیدہ علی راسہ ولحیتہ علیہ السلام

لیخضبن ہذہ من ہذا ووضع

وروی انہ کان یقول واللہ

ووضع یدہ علی شیبتہ علیہ السلام

اشقاہا ان یخضبہا من فوقہا بدم

پچیسوین مجلس تاراج ہونا عترت رسولخدا علیہ السلام کا اور حمایت عورت بکر بن وائل

سینی سی لگایا کہ دشمن جان پامال نکرین زیور و سامان اوتار کی پہینک دیا تا قوم بی ایمان
دست تعدی نہ الین حتی جعلوا ینزعون ملحفۃ علی المرأۃ عن رأسہا و
ظہرہا او سپر بہی اون جفا کاروں نی یہان تک لوٹا کہ مقنعہ و چادر کا سر و بر عورات پر
کوئی پردہ نچہوڑا واقصوا الی قرط کان فی اذن ام کلثوم اخت الحسین
فاخذوہ وخرموا اذنہا بانی ستم کافرون نی وہ بیجائی پر قدم اوٹھایا کہ طرف
دختر زہرا ہاتہہ بڑہایا ام کلثوم خواہر امام حسین علیہ السلام جو گوشوارہ پہنی تہین زور سی
کہینچا دونو کانونکو مجروح کیا خون اونمین جاری ہوا حتی کانت المرأۃ لتنازع ثوبہا
علی ظہرہا حتی تغلب علیہ زنان ہاشمی کی برقع اور دوپٹہ کو دوش و سر پر سے
چہین لیا داد اصیبتاہ خاتون کو عریان بدن کشادہ رو کر دیا اطفال کی ہیکل و خلخال پایہ
اوتار لی ہرونی پر تازیانہ اوٹھا کی خبر کی دی وہ بی وارث ناچار بین کہڑی دیکہتی چکی چکی ہقرار ہین
ہمی ہر سکت حسرت بہتی تہی ثم بال الناس علی الورس و الحلل و الحلل و الابل
فانتہبوا پہر تو وہ حال ہوا جیسی ٹڈی کہیت پر گری فوج ظلم لوگ ہر طرفسی لوٹ مار کرنی کو ٹوٹ
پڑی خیمہ مین نقد و جنس جو چیز پائی اوسکو غنیمت جانی فرش اور اسباب ظروف لینی مین سپاہی
گہر کی خاک چہانی زیور و زر و پوشاک کی صندوق کو توڑا شتران بارکش اور اسپ و خچر کو بہی ایک
نچہوڑا وروی حمید بن مسلم قال رأیت امرأۃ من بکر بن وائل کانت مع
زوجہا فی اصحاب عمر بن سعد روایت کی حمید بن مسلم سی کہ اوسنی کہا ایک عورت کو
قبیلہ بکر بن وائل سی مینی دیکہا کہ وہ اپنی شوہر کی ہمراہ خیل عمر بن سعد مین آئی تہی عاجزی خیر النسا
کی ملاحظہ سی اوسکی جان کو شکیبائی نرہی فلما رأت القوم قد اقتحموا علی نساء
الحسین فی فسطاطہن وہم یسلبونہن جب اوسنی نظر کی قوم جفا کار خیمہ اہلبیت مین

۲۶۲

پچیسوین مجلس تاراجی سامانِ حرم سید الشہدا وخیام کا جلانا

جاتی ہین عوراتِ امام حسین علیہ السّلام کو دستِ جور وجفا سے ستاتی ہین کوئی مردِ خدا حمایت اونکی نہین کرتا ہی سارا لشکر ذرّیتِ پیغمبر کو غارت کرنی سی اذیت دیتا ہی اَخَذَتْ سَیْفاً وَاَقْبَلَتْ نَحْوَ الْفُسْطَاطِ فرطِ حمیت سی ایک تلوار ہاتھہ مین اوٹھائی اور خیمونکی سامنی سینہ سپر کھڑی ہوئی وَقَالَتْ یَا اٰلَ بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ اَتُسْلَبُ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا حُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ یَا ثَارَاتِ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہا ای اولادِ بکر بن وائل کیا حکم سوای خدا نہین اور بھی دوسری حاکمِ ظالم کی ہرگز پروا نہین خونخواہی عترتِ رسول مین کوشش کرو مردانہ وار طرفداریِ آلِ اطہار سی منہ نہ موڑو فَاَخَذَہَا زَوْجُہَا وَرَدَّہَا اِلٰی رَحْلِہٖ اوسکا شوہر جو مزاحمت کو آیا ہاتھہ پکڑکی اپنی فرودگاہ مین لیگیا قَالَ ثُمَّ اُخْرِجُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخَیْمَۃِ وَاَشْعَلُوْا فِیْہَا النَّارَ حد الامکان اون مخدّراتِ صابرہ نی جور وعدوان کو سہا شدتِ مصیبت مین پردی کی اندر قدم ثابت رہا جبر واکراہ مین اون غریبون کو سراپردی سی نکالا کوئی وجہ ذلت وخواری کا اونکی حق مین اوٹھا نہ رکہا ناریون نی سوزِ کینہ سی خندق کی آگ وہان بھی لگائی جب التہابِ عداوت سی اطراف مین جلنی کی نوبت آئی خیمہ گاہ مین کسی کو تابِ توقف نہ رہی شرارۂ آتش سی بچکی جان پر بنی فَخَرَجْنَ بَنَاتُ الرَّسُوْلِ وَحَرِیْمُہٗ حَوَاسِرَ مُسَلَّبَاتٍ حَافِیَاتٍ بَاکِیَاتٍ ناچار حریمِ احمدِ مختار کا غول مضطر وپریشان باہر نکلا اونکی واسطی قیامت کی مصیبت واقعہ ہولِ محشر تھا ماتم سی کی خبر نہین کہ ہر کسی بی بی کو لونڈیونکی اطلاع نہتی کیا گذری بانوانِ عزت کی یہ صورت کہ ننگی سر اور ننگی پانون اطفال کا ہاتھ پکڑی شرمِ نامحرم سی رخسار کی پردی کو بال بکھری ہوئی سرِ تسلیم حسرت جاری ابتاہا ادثا نہ قدم دہشت سی بھاری یَمْشِیْنَ سَبَایَا فِیْ اَسْرِ الذِّلَّۃِ وَیَنْدُبْنَ لِفِرَاقِ الْحُمَاۃِ وَالْاَحِبَّاءِ محنت وخواری کا سامنا فرقت مین عزیزونکی نوحہ سر اہجیر ان نہین کہ جانین

پچیسوین مجلس تاراج عترت سید الشہدا روایت فاطمہ صغرا

حمایت کرنیوالا کہان سی بلائین کوئی صحرای پرخار و نشیب و فراز کو بھاگتی کوئی گھبراکی زمین پر ٹہوکر کہاتی کوئی وارث نہین جو اوس حالت مین پناہ دی کوئی دلسوز نہین کہ رانڈونکی غمخواری کری دشمنون سی التجا کرتی تہین مانند قیدیان روم و فرنگ اسیر کربت پھرتی تہین اپنی اقربا کو زاری مین یاد کرتین فراق مین دوست و مددگارونکی نوحہ پڑہتین وہ ظالم شقی اونکو ڈراتے تہی بعضی بی رحم تازیانہ ستم بڑہاتی تہی کیون ای محبان امام حسین علیہ السلام اگر تم اوس شور و شین کو دیکھتی تو کیا کرتی ہرگاہ وہ سانحہ غم تمہاری روبرو گذرتا تو اونکی بچانی مین کیا کہتی عن فاطمۃ الصغرا انہا قالت کنت واقفۃ بباب الخیمۃ وانا انظر الی ابی و اصحابہ مجزرین کالاضاحی علی الرمال دوسری روایت مین فاطمہ صغرا سی حکایت کی ہی کہ مین دروازہ خیمہ پر کہڑی دیکھتی جو اعدانی اذیت دی ہی لاشہ ہای پدر و برادر و اصحاب کہ سر اونکی کٹی ہین مانند گوسفندان قربانی ریت پر دہوپ مین پڑی ہین والخیول علی اجسادہم تجول سواران ظالم کی سمند اونپر دوڑتی ہین استخوان سینہ و پہلو اونکی توڑتی ہین وانا افکر فیما یقع علینا بعد ابی من بنی امیۃ ایقتلوننا او یاسروننا مین فکر کرتی تہی اوس محنت مین کہ ہمکو بنی امیہ سی پہنچی کی آیا قتل کرینگی جیسی اقربا کو مارا یا قید مین پکڑ لیجاینگی فاذا برجل علی ظہر جوادہ یسوق النساء بکعب رمحہ وہن یلذن بعضہن ببعض ناگاہ ایک سوار نابکار سامنی نمودار ہوا نیزہ اوس خونخوار کی ہاتہہ مین تہا شل سگ دیوانہ اپنا گہوڑا دوڑاتا پھرتا بھالی کی نوک پشت عورات مضطر پر مارتا وہ بیچاریان طلب امداد مین چلا کی بھاگتین خوف و دہشت مین ایک دوسری کی پیچھی چھپ جاتین وقد اخذ ما علیہن من اخمرۃ واسورۃ وہ کافر بی رحم اونکا دست بند اور طوق اور دوپٹہ چہین لیتا جو کچھہ کہ پاس ہوتا از قسم زیور و پوشاک باقی نہچھوڑتا وہن یصحن واجداہ واابتاہ

علیه و آله نص علی امیر المومنین علی
بن ابی طالب علیه السلام بالامامة
بعده بلا فصل و دل علی فرض طاعته
علی کل مکلف فمنه ما اخذ بما جری الی
القول و ان کان یدخل فیه ابو القول
و الاخر یرجع الی الفعل و اما النص
الدال علی امامته بالفعل و القول

اکیسوین مجلس تاراج و مقید ہونا عترت سید الشہدا کا

وَاحَسَنَاہُ وَاحُسَیْنَاہُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاہُ وہ مبتلای آفات اپنی نانا اور پدر بزرگوار کو
پکارتین بیکسی اور غریبی مین خدا اور سول کی دہائی سی نعرہ مارتین خاتم انبیا کہان تہی
جو ناموس رسالت کو بچاتین علی مرتضی نرہی کہ بیدادگر و نکو زور حمایت دکہاتین حسن مجتبی نہین
جو ظالمون سی آل خیر الوری کو چہڑاتین اور سید الشہدا نہین جو عیال محزون کی آڑی آتین اما
مِن مُجِیرٍ یُجِیرُنَا اَمَا مِن ذَائِدٍ یَذُودُ عَنَّا وہ فریادی تہین کہ ای گروہ مسلمین اس
دشت پر وحشت مین کوئی پناہ دینی والا ہی کہ ہم پیغمبر کی نواسیون کی حمایت کری آیا
کوئی مومن دیندار با خدا ہی کہ ہم بی وارثونکو زغہ اعدا سی بچائی اور سپر آفت رہی قَالَتْ
فَطَارَ فُؤَادِی وَارْتَعَدَتْ فَرَائِصِی فاطمہ صغرا نی کہا مشاہدہ سی اس حالت کی دیر
صدمہ گذرا ہوش و حواس نی پرواز کیا بدن مین رعشہ ہوا فَجَعَلْتُ اُجِیلُ طَرْفِی
یَمِینًا وَ شِمَالًا عَلٰی عَمَّتِی خَشْیَةً مِنْهُ اَنْ یَاْتِیَنِی راست و چپ اپنی پہوپہی نیب کو
تلاش کرتی پہرتی کہ اگر کہین نظر آتین تو اونکی دامن مین چہپتی مبادا وہ ظالم مجہی دیکہہ لی اور
میری طرف کو رخ کری فَبَیْنَمَا عَلٰی هٰذِهِ الْحَالَةِ مین اس فکر مین حیران کہڑی تہی
اپنی پریشانی سی رو رہی تہی وَاِذَا بِهٖ قَدْ قَصَدَنِی فَفَرَرْتُ مِنْهُ مُنْهَزِمَةً
اتفاقا اوس بیحیا کی نگاہ میری اوپر پڑی اپنی کہوڑی کی باگ ادہر کو موڑی مین بی تحاشا
ہیبت زدہ بہاگی دوڑتی ہوئی ایک طرف کو چلی تاکہ اوسکی ایذا و شر سی بچون کوئی کونہ
جا کی چپ رہون وَاِذَا بِهٖ قَدْ تَبِعَنِی فَذَهَلْتُ خَشْیَةً مِنْهُ اوسنی بہ تعاقب کیا
ہتوڑی دور مین گہیر لیا رعب سی مجہی قوت رفتار نرہی بیکسی کی حالت خوف مین طاری
ہوئی وَاِذَا بِکَعْبِ رُمْحِهٖ بَیْنَ کَتِفِی فَسَقَطْتُ عَلٰی وَجْهِی ناگاہ اوسنی نیزی کی انی
میری شانون مین ماری ہاتہہ پانو پہول گئی منہہ کی بہل گری فَخَرَمَ اُذُنِی وَاَخَذَ قُرْطِی

منها قوله یوم احد و قد انهزم الناس
و قد بقی علی علیه السلام یقاتل القوم
حتی فض جمعهم و انهزموا فقال جبرئیل
علیه السلام ان هذه لهی المواساة
فقال علیه و آله السلام لجبرئیل علیه
السلام انا منه و انا منه فقال انا منکما ختم
حتی نفسه کما جعله الله سبحانه
نفس النبی فی آیة المباهلة بقوله
و انفسنا و منها قوله علیه و آله
السلام لبریدة یا بریدة لا تبغض علیا

وَمِقْنَعِي وَ قُرْطِي کانونکی بندونکو زبردستی سی کھینچا ایسا جھٹکا مارا کہ دونو کانونکو زخمی کیا۔ سر سی دوپٹہ اور معجر اوتار لیا، قدم آگی بڑھایا مجھی ویساہی چھوڑ دیا وَالدِّمَاءُ تَسِيلُ عَلٰى خَدِّي گوشِ مجروح سی لہو شانون پر بہتا تھا، درد کی ماری دم سینہ مین نہین سماتا تھا وَرَأْسِي تَصْهَرُهُ الشَّمْسُ میرا سر دہوپ مین کہلا رہا، شرم کی باعث قرار وآرام نہتا وَوَلّٰى رَاجِعًا اِلَى الْخِيَمِ وہ مردود خیمہ کی جانب پھر گیا، اور تاخت وتاراج مین حرم کی مصروف ہوا وَاَنَا مَغْشِيٌّ عَلَى الْاَرْضِ مین غش ہو کی زمین پر گری، دیر تک بیہوش خاک مین پڑی رہی فَاِذَا اَنَا بِعَمَّتِي عِنْدِي تَبْكِي جب تہوڑا غفلت مین مجھے افاقہ آیا، اپنی پہوپہی زینب کو سرہانی بیٹھی پایا، پیارسی میری حالِ زار پر روتی ہین، ہر ایک مصیبت کو یاد کر کی جان کہوتی ہین، وَهِيَ تَقُولُ قُومِي يَا بِنْتِي نَمْضِي مَا اَعْلَمُ مَا جَرٰى عَلَى الْبَنَاتِ وَاَخِيكِ الْعَلِيلِ وہ کہتی تہین ایجانِ عمہ اوٹہہ خیمون کی طرف چلین، لڑکی بالونکی سرگذشتِ تعب دیکہین، تیری برادرِ بیمار پر کیا گذری، عوراتِ ہوہ کی آنت کیسی رہی، سراپردۂ اہلحرم کتنا جلا ہی، کونسا اسباب لوٹ سی بچا ہی فَقُمْتُ وَقُلْتُ يَا عَمَّتَاهُ هَلْ مِنْ خِرْقَةٍ اَسْتُرُ بِهَا رَاْسِي عَنْ اَعْيُنِ النَّاظِرِيْنَ مینی آواز پہوپہی کی پہچان لی، سر کو سنبہالکی اوٹہہ بیٹہی، آنکہونکو اشک وغبار سی پاک وصاف کیا، زبانِ عجز و ناچاری مین اونسی کہا، ای وارثِ ذرّیتِ رسول ای پرستارِ بناتِ بتول تمہاری پاس کسی قسم کا کپڑا ہو تو مجہی دو سر پر ڈالون، نامحرمون کی آنکہون سی سنہ کو چہپاؤن فَقَالَتْ يَا بِنْتَاهُ وَعَمَّتُكِ مِثْلُكِ زینب خاتون حسرت سی بولین، ای دخترِ برادر مین بہی تمہاری طرح بی مقنعہ وچادر ہون، سر کی بال کہولی نقاب صورت کئی ہون فَرَاَيْتُ رَاْسَهَا مَكْشُوفًا وَمَتْنُهَا قَدِ اسْوَدَّ مِنَ الضَّرْبِ فاطمہ نقل کرتی ہین جب مینے

پچیسوین مجلس تاراج و قید حرم سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء

پھوپھی کو نظر بچا تو دیکھا در و بند نہ چادر خاک جھڑی پر ملی ہی اسیر پیچھی کرتی کی نیچی پشت مبارک
نیلی ہی ہیبنی رو کی اونسی پوچھا یہ نشانِ سیاہ آپکی بدن مین کیا ہی فرمایا ضرب تازیانۂ اعداسی
میری شانی اور پیٹ مین زخم ہوا ہی اس کلام کو سنکی مجھی رقت آئی وہ حال دیکھکی بہت گبرائی
زینب نی میرا ہاتھ پکڑ کی اوٹھایا فرطِ بیقراری مین دلاسا دیا بہلایا فَمَا رَجَعْنَا اِلَی الْخَیْمَۃِ اِلَّا
وَھِیَ قَدْ نُھِبَ وَمَا فِیھَا ہم دونو حزین و نالان خیمو کی طرف روانہ ہوئی مثالِ بید لرزتی تنزک
سراپردہ کہی دیکھا ملنا مین دستِ اہلِ کین سی کٹی ہین آتشِ ظلم و جفا سی قناتین جل رہی ہین جو کچھ
اسباب تھا وہ سب غارت ہوا فرش و لباس مین کوئی چیز کا پتا نہین رہا وَاَخِیْ عَلِیٌّ مَکْبُوْبٌ
عَلٰی وَجْھِہٖ لَا یُطِیْقُ الْجُلُوْسَ مِنْ کَثْرَتِ الْجُوْعِ وَالْاَسْقَامِ ہائی علی بن الحسین کو دیکھا
ضعف کی ماری خاک پر اوندہی پڑی ہین بہوک اور پیاس کی شدت مین منھہ نہین سکتی ہین ایک طرف
غلبۂ بیماری سی زار دوسری یتیمی سی زندگی دشوار فَجَعَلْنَا نَبْکِیْ عَلَیْہِ وَیَبْکِیْ عَلَیْنَا ہم روتی ہوئی
بیتاب اونکی پاس ائی اوس رنجوری نی دیکھکی ہمین آنسو بہائی قَالَ حُمَیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ فَانْتَھَیْنَا
اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَھُوَ مُنْبَسِطٌ عَلَی الْفِرَاشِ وَھُوَ شَدِیْدُ الْمَرَضِ حمید بن مسلم نی کہا
کہ میں اگر اوسوقت علی بن الحسین کی بالین پر دوڑکی پہنچی وہ غریب سنہ کی خاک مین پڑی تہی غلبۂ بیماری سی
تابِ کلام نہین شدتِ عطش سی غش مین سر کہین پانو کہین وَمَعَ شِمْرٍ جَمَاعَۃٌ مِنَ الرِّجَالَۃِ فَقَالُوْا
لَہٗ اَلَا نَقْتُلُ ھٰذَا الْعَلِیْلَ ناگاہ شمرِ زبون وہان آیا اوسکی پیادو نکی غول نی قدم بڑہایا
اون اشقیا نی عداوت مین ذی الجوشن سی کہا اس بیمار کو ہم شہید کرین تو عمر خوش ہوگا فَقُلْتُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ اَتَقْتُلُ الصِّبْیَانَ اِنَّمَا ھٰذَا صَبِیٌّ وَاِنَّہٗ لَمَا بِہٖ مینی کہا کیا بیرحمی ہی خدا سی ڈرو
پیمبر کی حرمت کرو سبحان اللہ ایسی علیلِ ناتوان کو قتل کرتی ہو جو اپنی حال مین مبتلا ہی صعوبتِ
مرض سی بیہوش پڑا ہی فَلَمْ اَزَلْ اَدْفَعُھُمْ عَنْہُ الحرم نی جب یہ ماجرا دیکھا سب عورتون نی

دوڑ کی اوسی گہیر لیا اواز گریہ وزاری بلند کی خدا اور سول کی دہائی دی حمید کہتا ہی مینی بہت
سمجہایا تاکہ اون بیرحمون کی مارنی سی بیمار یتیم کو بچایا وَجَاءَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فَصَاحَتِ
النِّسَاءُ فِی وَجْهِهٖ وَبَكَیْنَ اوسوقت عمرِ سعد پرجفا زدنک خیمہ گاہ تماشی کو آیا گہوڑی پر
سوار بہر انخوت وہان کہڑا ہوا ساری خواتینِ حرم روتی ہوئی اوسکی روبرو ائین اپنی مصیبت
بیان کرکی چلائین یا ابن سعد ہمارا وارث ایک علیلِ ناتوان باقی رہا ہی اوسکو بھی تیغِ
ہلاک شمر مارا چاہتا ہی تو منع کر کہ اوس مریضِ رنجور پر ہاتہہ نہ اوٹہائین مجرم الحرم کو زیادہ
نہ ستائین فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَا یَدْخُلْ اَحَدٌ مِنْكُمْ بُیُوْتَ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءِ
فقراتِ جانسوزِ اہلبیت سی عمرِ سعد کی بدن مین رعشہ ہوا بیکسون کی غریبی اور ناچاری سی رو دیا
اپنی لشکرِ ستمگر کو منع کیا زنہار تمہاری آدمیون سی کوئی بیبیونکی خیمی مین نجائی اور انہی
انکو ایذا اور تکلیف نہ پہنچائی وَلَا تَعَرَّضُوْا لِهٰذَا الْغُلَامِ الْمَرِیْضِ اور جوانِ بیمار سی متعرض نہو
اسکو اپنی حال زار پر چہوڑ دو وَوَكَّلَهَا بِالْفُسْطَاطِ وَبُیُوْتِ النِّسَاءِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ
جَمَاعَةً مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ پس نگہبان واسطی حفاظتِ عیالِ سیدِ الشہدا و اطفالِ پر یکا و علی بن الحسین
مقرر کئی اور جو شقی ہمراہ تہی بعضی اطراف مین پہری بٹہادی وَقَالَ احْفَظُوْهُمْ لِئَلَّا
یَخْرُجَ مِنْهُمْ اَحَدٌ وَلَا یُسَاءُ اِلَیْهِمْ اور کہا انکی خوب حفاظت رکہو کوئی بہاگ نجائی
اور کوئی انکی حمایت کو پاس نہ آئی وہ ظالم اولادِ پیغمبر کو مثل اسیرانِ ترک و روم سمجہا اور حدِ
الامکان درجۂ ذلت و خواری کو اوٹہا نہین رکہا نظم لمولفہ کرواب مختصر ناظم حدیث
درد و محنت کو، نہین تابِ بکا باقی زیادہ اہلِ رقت کو، ہوی ماتم سی برہم ہوش سب ارکان
عالم کی، جگا یا ہی عدم سی آہ نی شورِ قیامت کو، بڑہا وہ جوش نالہ حلقۂ اربابِ شیون سی
شایا دستِ حسرت نی جگر کی صبر و طاقت کو، غمِ شبیر مین رونا کلیدِ مغفرت جانو

چھبیسوین مجلس اخوب روز جزا نقل خواب طالب علم و روایت فضہ شیعہ کو مقتل مین لانا

اجل بالین پہ آئی ہی غنیمت سمجھو فرصت کو، خدا سی یہ دعا مانگو رہی خوشدل محب شہ کا
پڑہی جو نوحہ سرور نہ دیکھی وہ مصیبت کو،

چھبیسوین مجلس بیان اشوب روز جزا و خواب طالب علم کا اور ایذا دہی سید الشہدا و فرزند کی اسیران کربلا

رباعی اس رونیکا محشر مین صلہ پاؤ گی، واللہ کہ فردوس مین تم جاؤ گی، یہ ماتم فرزند نبی ہی یارو، اس غم مین نہ روؤ گی تو پچھتاؤ گی، رباعی مقبول خدا شیعونکا رونا ہوگا، پھر قبر مین آرام سی سونا ہوگا، حوران بہشت انکھین بچھا دینگی، چشم بد دور یہ بچھونا ہوگا، رباعی پیدا ہوی دنیا مین اسی غم کی لیئی، رونا ہی چلا ہی چشم پرنم کی لیئی، ہمکو دو دو ملتین خدا نی انکھین رونی کو ہاتھہ ماتم کی لیئی، رباعی الفت ہی جو ابن ساقی کوثر سی، دریا کو بہاؤ چشمۂ چشم تر سی، یون رووُ درِ بحر امامت کی لیئی، مردم کو یقین ہو صاف موتی برسی، تمہید عزا و روایت سید علی حسینی و خواب طالب علم منکر فضائل بکاء سید الشہدا ای دوستان احمد مختار، ای موالیانِ حیدرِ کرار، ہر موسم کی ایک جدا بہار ہی، ہر ایام مین مناسب وقت کی حرکت خوشگوار ہی، طفلی مین مشغول بازی اور خندۂ بیہودہ پھرنا، جوانی مین کارہای رستمانہ قوت کی صرف ہمت سی کرنا، آخر عمر مین فکر کار قبر اور تہیۂ آخرت پر مصروف ہونا، گناہون سی پشیمان حسنات مین جان کھونا، گذر منزل ہستی درپیش ہی، اور دست اجل مین مقراض جدائی بیگانہ و خویش ہی، زاد عقبی ترک معصیت ہے اوسمین نفس امارہ کا صبر دشوار ہی، دوسری باعث جزا عبادت ہی، اوسکو صفای نیت اور ایمنی شرِ شیطان خلوص ریا درکار، بہرحال یہ دونون مین مساعدت توفیق بہت اشکال، اور مواخذہ قیامت سی دل و جان کو دہشت کمال، وہ تنگ لحد کا اندہیرا

چهبیسوین مجلس آشوب روز جزا افضل خواب طالب علم و روایت فضه کا شیر کو مقتل مین لانا

تنہائی کی وحشت اونمین نکیرین کی سوال وجواب سی شدت، وہ عالم برزخ کی طول مدت مین
رہنا، ہیبت بھری اواز صور مین خاک لحد سی اوٹھنا، گرمی شور محشر مین بی یار و مددگار جانا
عقبات صراط اور آفات میزان سی سلامت جان بچانا، کراما کاتبین کی تحریر مین عمری بیگاری
ہر عضو بدن کی صدہا خطا پر گواہی شرمساری حساب و کتاب داور جبار مین نجات کا ملنا
حقوق عباد اور دار و گیر امر قہار سی پاک وصاف نکلنا، زبانہ دوزخ اور تشنگی سوزندہ جگر سی
خدا کی پناہ، ہول مین پچاس ہزار برس کی جو وہ روز ہوگا دل وجان تباہ، سر پر حرارت آفتاب
ایک نیزی کی فاصلہ سی آنکی، پانون تلی زمین مثل گداختہ چانی پگھل جائی کی فزع اکبر عرصات مین
بقدر مدت صدہا سال وانفسی کہنا، امیدین شناسائی دنیا کی شافع کو تلاش کرتی پھرنا
دیکھئی اس راہ ہولناک مین ہماری سر پر کیا گذرتی ہی اور سفر پر خطر مین تہیدستی سافر و بینی
تقدیر کیا کرتی ہی، ہر دانا اس معاملہ عاقبت کا بینا ہی کہ ہمیشہ دار فنا مین نہین جینا ہے
اَیُّهَا الغَافِلُ السَّکرَانُ + اِنَّمَا تَتَیَقَّظُ بِمَوتِ الاَحِبَّةِ وَالاَقرَانِ ای نفس نشہ
غفلت سی مست کیون جاگتا نہین کہ جبر موت دوست وعزیز پائی اور وہ سب گذر گئی
اب تیری مرنیکی باری آئی، یار و فرصت غنیمت جانو، عمر کو بیوفا اور بی مروت پہچانو سال
گذشتہ مین کیا کیا جوانان رنگین تہی یہان مجلس نشین، انکی برس پر حسرت وارمان کفن سی
منہ ڈہانکی ہین تہ زمین، کہنکہوری اور کیڑی اونکی مصاحب ویار ہین، یادگاری مال وعیال
اور بدرقہ اعمال جلیس وغمخوار ہین تَخَیَّر خَلِیطًا مِن فِعَالِکَ اِنَّمَا قَرِینُ فِی القَبرِ
مَا کَانَ تَفعَلُ ای مرد ہوشیار باتوفیق اختیار کر اپنی عمل خیر کا رفیق ہم طریق بدرسے
کر انیس مدفن تیرہ و تار وہی ملیکہ اور مجسم ہوکی تیری ساتہہ ابدا رہیگا فَاِن کُنتَ مَشغُولًا
بِشَیءٍ فَلَا تَکُن بِغَیرِ الَّذِی یَرضَی بِهِ اللهُ یَشتَغِلُ اگر کسی چیز کی شوق مین مشغول ہو

چھبیسویں مجلس آشوب روز جزا نقل خواب طالب علم روایت منقولہ کاشیہ کو لانا

تو وہ پیشہ کرو جسمین ہاو رضای خدا و رسول کو ر ہاری اوسی کام پر مصروف رہو جو آخر ایام مین
کام آتا ہی ایسا ذخیرہ ہمیشہ لو کہ ہلاکت سی بچاتا ہی یہ نقد آمرزش جو مین بتاؤن چشم
رغبت سی پر رکھلو جنس مغفرت کا نام سناون دست محبت مین رکھلو حکی عن السید
علی الحسینی قال کنت مجاورا فی مشهد مولائی علی بن موسی الرضا علیه
التحیة والثنا مع جماعة من المؤمنین کتاب عاشر بحار الانوار مین سید علی حسینی سی
حکایت کی ہی کہ راوی نی کہا مین ایک مدت سی ہمراہ مومنین مشہد مقدس امام رضا علیہ السلام کا
مجاور تھا فلما کان یوم عاشورا ابتداء رجل من اصحابنا یقرء مقتل الحسین
علیه السلام فورد روایة عن الباقر علیه السلام جبکہ روز عاشور آیا ہماری مجلس مین
ایک شخص کھڑا ہوا حال شہادت امام حسین علیہ السلام کو پڑھنا شروع کیا اس نقل قول مین حضرت
باقر علیہ السلام کا نام لیا انه قال من ذرفت عیناه فی مصائب الحسین و لو مثل جناح
البعوضة غفر الله له ذنوبه ولو کانت مثل زبد البحر کہ اونجناب نی فرمایا ہی
جو روئی آلام سی اور اشک چشم بہین رخساروں پر غم حسین علیہ السلام سی اگرچہ مچھر کی پر برابر ہیا
کمتر و ادنا ہون اوسکی گناہونکو خدا بخشی گا ہرچند معاصی مثل کف دریا بی انتہا ہون وکان
فی المجلس معنا رجل جاهل مرکب یدعی العلم ولا یعرفه فقال لیس هذا
بصحیح ولعقل لا یعتقد ہماری محفل مین ایک طالب العلم مبتلای جہل مرکب مبتلا تھا
وہ مرد بہت پڑھا لاکن کچھ خاک نہ سمجھا تھا بولا کہ یہ حدیث صحیح معلوم نہین پڑتی اور عقل اس مبالغہ کو
قبول نہین کرتی وکثر البحث بیننا وافترقنا من ذلک المجلس وهو مصر علی
العناد فی تکذیب الحدیث ہماری اوسکی درمیان بہت بحث ہوئی ہر ایک اپنی گھر چلا
گیا مگر وہ انکار مین حدیث کی ویساہی بر سر اصرار باقی رہا فنام ذلک الرجل تلک

الصفة لم تثبت لغیر المؤمنین
فی حال الرکوع و قد علمنا ان هذه
الصفة المخصوصة التی هی ایتاء الزکوة
جمیعهم بل لبعضهم وهو من کانت له
قد ثبت ان المراد بالذین امنوا الذی هو
فالذی یدل علی انه المراد بالآیة انه
المولی فاذا کان فی اللغة حقیقة
فی کتاب الولی هو الاولی و الاحق ومثله

چھبیسویں مجلس اشوب روز جزا خواب طالب علم و روایت فضہ کا شیر کو لانا

اللَّیلَةِ رَأی فی مَنامِهِ کَاَنَّ القِیامَةَ قائِمَةٌ وَحُشِرَ النّاسُ فی صَعیدٍ صَفصَفٍ لاتَریٰ فیها عِوَجًا وَلا اَمتًا وه مرد رات کو سو رہا شب کی وقت عالم رویا میں کیا دیکھا قیامت برپا ہوئی انبوہ خلایق کو میدان وسیع میں گھیرا ہی کہ جسکی ابتدا و انتہا معلوم نہیں کہاں تک برابر پھیلا ہی وَقَد نُصِبَ المیزانُ فَامتَدَّ الصِّراطُ وَوُضِعَ الحِسابُ وَنُشِرَتِ الکُتُبُ وَاُسعِرَتِ النّیرانُ وَزُخرِفَتِ الجِنانُ میزان برپا صراط کو بالای دوزخ کھینچا ہی حساب کیا جاتا نامہ اعمال کھلتا ہی آتش جہنم کو بھڑکایا بہشت کی آرایش بیان سی سوا ہی وَاشتَدَّ الحَرُّ عَلَیهِ وَاِذا هُوَ قَد عَطِشَ عَطَشًا شَدیدًا وَبَقِیَ یَطلُبُ الماءَ فَلا یَجِدُهُ اوسوقت طالب علم شدت سی گرمی کی گھبرایا پیاس کی غلبہ بحد سی تاب نہ لایا چار طرف پانی کا جویا دوڑا کہیں اوسکا نشان نہ پایا نظر نہ پڑا فَالتَفَتَ یَمینًا وَشِمالًا وَاِذا بِحَوضٍ عَظیمِ الطُّولِ وَالعَرضِ جانب یمین و شمال جو حسرت سی تکا ناگاہ ایکطرف بڑا حوض دکھائی دیا کہ اوسکا عرض و طول خدا کو معلوم ہوگا ہجوم ملایکہ اور ازدحام خلایق بشمار ہو رہا تھا قالَ فَقُلتُ فی نَفسی هٰذا هُوَ الکَوثَرُ وَاِذا فیهِ ماءٌ اَبرَدُ مِنَ الثَّلجِ وَاَحلیٰ مِنَ العَسَلِ العَذبِ راوی کہتا ہی میری دل میں تصور ہوا کہ یہ چشمہ نہر کوثر سامنی آیا ہی جو اسمیں صاف پانی مثل سرشک دیدہ لہراتا ہی دیکھا مانند برف کی ٹھنڈا از قبل شہد شیرین و گوارا و اِذا عِندَ الحَوضِ رَجُلانِ وَامرَاَةٌ اَنوارُهُم تُشرِقُ عَلَی الخَلائِقِ وَهُم مَعَ ذٰلِکَ لُبسُهُمُ السَّوداءُ وَهُم باکونَ مَحزونونَ ناگاہ اوس حوض کی کنارے مجمع ملایک نظر آیا اوسمیں دو مرد ایک عورت کو پایا کہ انوار اونکی چہروں سی خلایق میں شعشعہ فشان ہوتی تھی اور وہ پوشاک سیاہ پہنی غمناک روتی تہی فَقُلتُ مَن هٰؤُلاءِ فَقیلَ لی هٰذا

چھبیسوین مجلس مع لطائف علم و واقعہ وزیر اعظم بابا علی بن شہد افندی کا شیخ کو لانا

محمد المصطفیٰ هٰذا الامام علی المرتضیٰ و هٰذه الطاهرة فاطمة الزهراء مینی پوچھا
یہ بزرگ کون ہین ایک نی کہا یہ جناب محمد مصطفیٰ ہی اور دوسری امام علی مرتضیٰ اور وہ خاتون
طاہرہ فاطمہ زہرا ہی فقلت مالی اراهم لابسین السواد وهم باکون محزونون
مینی کہا یہ جناب کالی پوشاک کیون پہنی ہین اور محزون و گریان کس واسطی کہڑی ہین فقیل
لی الیس هٰذا یوم عاشورا یوم مقتل الحسین فهم محزونون لاجل ذالک
مجکو جواب دیا اگر تو نہین جانتا ہی کہ آج شہادت امام حسین علیہ السلام کا دن روز عاشورا ہے
جو اوسکی سبب مبتلای غم و الم ہین اور کالی کپڑی پہنی مصروف ماتم ہین فدنوت
الی سیدة النساء فاطمة الزهراء مین اس حرف کو سنکی نزدیک تر گیا فاطمہ زہرا کی پاس
جا کی کہڑا ہوا و قلت یا بنت رسول الله انی عطشان کہا ای دختر رسولخدا مین پیاسا ہون
تہوڑا پانی دو کہ میکی سوز عطش بجہاؤن فنظرت شزرا و قالت لی انت الذی
تنکر فضل البکاء علی مصائب ولدی و مهجة قلبی و قرة عینی الحسین
الشهید المقتول ظلما و عدوانا ابس خاتون محشر کو یارای ضبط نرہا میری طرف
تیز نظر سی دیکہا اور کہا تو وہ نہین ہی جو میری فرزند کی مصیبت مین رونی سی انکار فضیلت
کرتا ہی کہ وہ میرا پارہ جگر نور بصر حسین شہید قتل کیا ہوا ظلم و جفای اعدا ہی لعن الله قاتلیه
و ظالمیه و مانعیه من شرب الماء لعنت کری خدا قاتلون اور اوسکی مارنی والونکو
اور ظالمونکو پانی پینی سی مزاحم ہونی والونکو قال الرجل فانتبهت من نومی فزعا
مرعوبا و استغفرت الله کثیرا و ندمت علی ما کان منی راوی کہتا ہی کہ مین
گہبرایا ہوا ہراسان خواب سی چونکا بہت توبہ اور استغفار کر کی اپنی اعتقاد سی نادم ہوا و بہت
الی اصحابی الذین کنت معهم و خبرتهم برؤیائی و تبت الی الله عز و جل

لامامته افرده علیه السلم بوجه من الوجوه و اما الاجماع فهو منعقد علی قبوله لانه من الاخبار التی نقلها الخاص و العام علی وجه لا ینکرها احد
منهم و قد تلقاها الامة بالقبول علی اختلافها فی التأویل و تباینها فی المذاهب و ان کانوا قد اختلفوا فی تأویله و اعتقاد المراد به
فاما وجه الاستدلال بخبر الغدیر فیه طریقتان احدهما ان نقول ان النبی صلی الله علیه و اله قرر امته و قال الست اولی بکم منکم بانفسکم فلما اجابوه بالاعتراف عطف فقال فمن کنت مولاه فعلی مولاه
و قال فی ذلک المقام علی ما رواه الجماعة ثم اخذ بید امیر المؤمنین علیه السلم و رفعها حتی بان بیاض ابطیهما و قال اللهم وال من والاه و عاد من عاداه و انصر من نصره و اخذل من خذله فاتی
علیه و اله السلم بجملة یحتمل لفظها معنی الجملة الاولی التی قدمها و هو لفظة مولی یحتمل معنی اولی و ان کان یحتمل غیره فیجب ان یکون اراد بها المعنی المتقدم
علی مقتضی استعمال اهل اللغة و اذا کان
هذه اللفظة تفید معنی الامامة لانهم یقولون ان السلطان اولی باقامة الحدود و الرعیة و المولی اولی بعبده و ولد المیت اولی بمیراثه و غیره
و قوله سبحانه النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم لا خلاف بین المفسرین ان المراد اولی بتدبیر المؤمنین و الامر و النهی منهم من کل احد منهم
و اذا کان النبی صلی الله علیه و اله اولی بالخلق من انفسهم وجب

چہبیسویں مجلس عزم پامالی بدن شہدا شبیر کو مقتل میں فضہ کا لانا

دور نا گیا اوس محفل میں جبث جہان کی تہی باکمالِ روسیاہی اونکو اس رویا کی خبر سنائی خدا کی

امرزشِ خطا چاہی پس ای حاضرانِ بزم بکا یہ ماجرا تمنی سنا کہ رونا و اعلی رفعِ تشنگی روزِ جزا کی

کسقدر سعید کہا ہی اسی چشمہ سی منبعِ رحمت ملا دریای فیض و مغفرت بجا ہی ایک قطرہ اشکِ

شور بحرِ نہ خارِ قہر الہی سی پار لگاتا ہی آہ کا شرارہ نایرہ سقر کو نالہ کرنی والون پر بجہا تا ہی نظم

جنابِ فاطمہ کرتی ہین اسطرح ارشاد ۔ جو میری لعل کو روتی ہین حق رکہی اونہین شاد ۔ کرونگی

حشر کی دن مین ہر ایک کی امداد ۔ اوسی نہ بہولونگی جس جس کو ہی حسین کی یاد ۔ حسین انکو ہی پیارا

یہ مجکو پیاری ہین ۔ وہ آفتاب ہی میرا تو یہ ستاری ہین

مصائب اهل حرم کربلا میں پامالی شہدا شبیر میں مقتل فضہ کا لانا اسیرون کا جانب کوفہ لیجانا

شیدانِ پامالِ خیلِ غم ۔ و ذبیحانِ لگدکوبِ توسنِ الم ۔ بر برانِ نیستانِ آہ و زاری ۔ و جارِ ثانِ بیشہ

نالہ و بیقراری ۔ ناقہ سوارانِ محملِ اندوہ و ملال ۔ و سر نشینانِ جمازہ رقت و ابتہال اجسادِ مضامین

کشتہ ہمان پر جولانی کمیتِ سیاہِ بیان کی خبر سراپردہ گوشِ سامعین میں یون دیتی ہین کہ جب

اعدانی سرِ شاہِ کربلا خنجرِ جفاسی کاٹکی نیزی پر چڑہایا اور خیمہ ناموسِ خیر الوری کو آتشِ عنادسی جلایا

اور پہ قدم جابڑہایا ۔ مال و اسباب کو دستِ یغماسی لوٹا ۔ سرِ زینب و ام کلثوم پر چادر و مقنعہ بہی

نچہوڑا ۔ لشکرِ شقاوت اثر مین نقاری شادیانہ کی بجی ۔ ابنِ سعد کو سردارونی مژدہ فتح کی دیئی ۔

سپاہِ کوفہ و شام مین اہلبیتِ امام اسیر ہوگئی ۔ سید سجاد طوق و زنجیر مین بندہی پاسبانونکی دستگیر

ہوی ۔ اہلِ کین نعمت او عیش مین مسندِ تمکین پر جلوہ گزین حرمِ شاہِ دین دہشت اور ذلت سے

خاک نشین ۔ بر دوشِ اعدا خلعت و زرہی گرانبار ۔ ضربِ تازیانہ سی بدنِ عریانِ بانوان فگار

اطفالِ دشمن خندہ و بازی مین محوِ مسرت ۔ یتیمانِ تشنہ دہن گریہ و زاری مین موردِ شماتت

چہبیسوین مجلس مصائب حضرت سید الشہدا عزم امامی پر فضہ کا شیر کو متقبل بلانا

چہرۂ مشرکین جوشِ شادی کی تمازت سی آسودہ رخسارۂ خواتین فرطِ رقت سی ... بلا مین غبار
آلودہ عوراتِ لشکر کوفہ زیور و لباسِ فاخرہ مین سج دہج بنائی دخترانِ علی عمران شرم کی مارے
شانون مین منہ چہپائی سایۂ فلک بی مدار مین آلِ اطہار کی رہنی کو ٹہا خیمہ ملا و زمین ناہموار مین
شہزادیونکا ڈیرہ برپا ہوا زبانی شیخ کی سنا ہی کہ دلائل الشہادت قاضی عسکر مین لکہا ہی کہ
اوسوقت زینب خاتون کو یارای صبر نہ رہا زبانِ حال سی رو کی کہا کیا علاج کرون کہ سید
سجاد بہت بیمار ہی شدتِ مرض مین ایک ساعت بیٹہنا دشوار ہی ای خواہر ام کلثوم
کوئی قسم کا بستر یا کپڑا تلاش کرو اوسی بچہا کی مبتلای آزار کو سلا دو ہای ہای محنتِ ایام سے
کچہہ میسر نہوا توشک اور گہبہ اور لحاف کہین نپایا ناچار ایک چادر بوسیدہ پرانی کو جو ہر جا
اوسکو لاگی گوشۂ زمین پر پہیلا دیا بالین کی واسطی خاک جمع کر کی تکیہ بنایا دونون بیمار کی بازو
پکڑ لئی اور آگی بڑہایا اوس فرشِ لایقِ فقرا پر شاہزادی کو لٹایا چارون طرف چہوٹی بڑی فراہم
ہوی حلقۂ ماتم باندہ کی اپنی بیکسی اور غریبی سی خوب روئی دن بہر کی تکلیف و ابتلای آفات کا
تذکرہ شروع کیا اندہیری رات کی ہیبت اور اندیشۂ فردا مین چین نہ لیا ہر چند ہزارون
طرح کی درد سہی پہر بہی جورِ مخالف کی وسوسی نہی تہی تشویشِ جانِ امام زین العابدین سے
بی خواب واہمہ مین دربارِ ابن زیاد کی مبتلای اضطراب زبانِ حال مین باہم یہ کلام تہا
لاشہ ہای شہدا کو خاک و خون سی کون اوٹہای گا بی وارث جنازونکو ہماری نماز پڑہ کی
کون دفنای گا وای وای سر بہی جسم سی کاٹ لئی ہین ہای ہای کپڑی اوتار کی بدن عریان
چہوڑ دیئی ہین کسکی پاس جائین کہ اس دشتِ بلا مین امداد کو آئی کہان فریاد کرین جو غریبانِ عترت
محمد کو جفا سی بچائی جس شہرِ کوفہ مین علیِ مرتضی کی عہدِ خلافت کو ہم سامانِ سلطنت سی تہی
شاملِ شہزادونکی حکومت اور عزت مین چہوٹی سی بڑی ہوی ہمین نبی زادی کہتی تہی وہان ہمکو

چھبیسوین مجلس عزم پامالی بدن شہدا مخفیہ کاشیہ کو قتل مین لانا

اس حالِ تباہ سی ننگی سر و پا اوشترِ برہنہ پر سوار لیجائینگی بھائی بیٹی کی سر ہمراہ کوچہ و بازار مین در بدر پھرائینگی ایکدن وہ تھا کہ سرداروںکی بہو بیٹیان باجازت ہماری گھر مین آتین کنیزونکی مانند خم ہوکی باادب ہمکو سلام اور مجرا کرتین آج ہم مثل لونڈیونکی بلکہ اونسی بدتر ہوگئی بزرگونکی سبب حرمت اور فخر تھا وہ سب مرگئی عوراتِ محلہ جو یون دیکھینگی تو کیا کہینگی اطفال یتیم کو روتا پیٹتا پھٹی کپڑون سی پائینگی تو کیا چرچا کرینگی کہ جو ہمکو ہمہ تحیت و اکرام بھیجتی تھی شاید حقارت اور ذلت مین لقبِ اسیری ہوئینگی کاش کہ جیسا عزیز و اقربا کو مار ڈالا ہمارا بھی سر اوتارتی اِس محنت و اذیت و خواری سی بچ رہی کی چھڑاتی ثُمَّ نَادیٰ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِی اَصْحَابِهٖ مَنْ یَنْتَدِبُ لِلْحُسَیْنِ فَیُوْطِیْ بِالْخَیْلِ ظَهْرَه اوسوقت عمرِ سعد نی ستم تازہ کیا اپنی لشکر مین یہ حکم دیا کون ہی جو بدنِ مطہرِ امام حسین علیہ السلام کو پامال کری اور اصحاب سیدِ الشہدا پر سوارِ اسپ پھری فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ عَشَرَةٌ وَهُمْ اِسْحَاقُ بْنُ حَیْوَةَ الَّذِیْ سَلَبَ الْحُسَیْنَ قَمِیْصَهٗ وَاَخْنَسُ بْنُ مَرْثَدٍ وَحَکِیْمُ بْنُ الطُّفَیْلِ السِّنْبِسِیُّ وَعُمَرُ بْنُ صَبِیْحٍ الصَّیْدَاوِیُّ وَرَجَاءُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعَبْدِیُّ وَسَالِمُ بْنُ خَیْثَمَةَ الْجُعْفِیُّ وَصَالِحُ بْنُ وَهْبٍ الْجُعْفِیُّ وَوَاحِظُ بْنُ نَاعِمٍ وَهَانِیُّ بْنُ شَبِیْبٍ الْحَضْرَمِیُّ وَاُسَیْدُ بْنُ مَالِکٍ پس اشقیای سپاہ روسیاہ سے دس نابکار آگی بڑہی کہ وہ سب قاتل اور تاراج کرنیوالی لباس امام ابرار مین تھی فَدَاسُوا الْحُسَیْنَ بِحَوَافِرِ خُیُوْلِهِمْ حَتّٰی رَضُّوا ظَهْرَهٗ وَصَدْرَهٗ جسمِ مقدسِ امام حسین علیہ السلام پر گھوڑی اوٹھائی اور لاشہای سادات پر کمیت ستم دیر تک دوڑائی پشت اور سینہ سرورِ دین کو بہت چور کیا نعلِ سمِ توسن سی بدنہای عترتِ رسول کو خاک مین ملا دیا

شعر عربی فِدَاکَ رُوْحِیْ یَا حُسَیْنُ وَعِتْرَتِیْ وَاَنْتَ عَفِیْرٌ بِالتُّرَابِ جَدِیْلُ

چہبیسوین مجلس فضہ کا مقتل مین شیر کو لانا خولی کا سر امام کو لیجانا

یا حسین مظلوم تپر جان اور اہل وعیال میری نثار ہوں کہ آپکا جسم شریف گرم ریت پر پڑا ہو مین
غلطان آلودہ خاک اور غبار ہو وَجِسْمُكَ عُرْيَانٌ طَرِيحٌ عَلَى الثَّرىٰ عَلَيْكَ خُيُولُ
الظَّالِمِينَ تَجُولُ تمہارا بدن دشت کین مین پڑا رہا اور ظالمون نی اپنی گہوڑی لاش پر بہرکی
روندا اقول المعتمد عندی ما سیاتی فی روایة الکافی انه لم یتیسر لهم
ذلک ملا محمد باقر نی کتاب بحار الانوار مین لکہا ہی بموجب روایت کلینی کی یہ ثابت ہوتا ہے
کہ پہلی اس حرکت شنیع کا اون اشقیانی ارادہ کیا تہا لاکن یہ عزم فاسد بسبب بعض موانع کی ظہور مین
نہ آیا میری نزدیک معتبر یہی ہی وہ حدیث کافی کا مضمون سند قوی ہی مروی فی الکافی
قال حدثنا عبد الله ابن ادریس عن ابیه ادریس بن عبد الله الاودی
قال لما قتل الحسین اراد القوم ان یوطئوا الخیل علی ظهر الحسین و
اصحابه کتاب کافی مین ملا یعقوب کلینی نی ذکر کیا کہ جب مولای غربا امام حسین علیہ السلام کو
درجہ شہادت پہنچا لشکر شقاوت اثر نی میدان خالی پایا اعضای طہرہ اصحاب پر گہوڑی دوڑانا
چاہا فلما بلغ ذلک الخبر باهلبیت الحسین عظم علیهم ذلک زبانی یاسبا نونکی
یہ خبر وحشت آئین کو اہلبیت نی سنا زینب خاتون اور سب حریم حضرت کو مصیبت تازہ سے
بہت قلق گذرا فقالت فضة لزینب یا سیدتی ان سفینة صفیة کسر
فی البحر فخرج به الی جزیرة فاذا هو باسد حضرت ویاس مین روتی تہین +
بہوش وحواس ناچاری مین مضطرب ہوتی تہین اس حال پراختلال کو دیکہہ کی ملال ہوا
فضہ خادمہ زہرانی باچشم پر آب کہا ای خاتون محشر کی بیٹی بیتاب نہو خدا کو یاد کرو خاطر جمع
رکہو مینی سنا ہی ایک سفر مین صفیہ کنیز پیغمبر کشتی پر سوار تہی راہ مین طوفان کی سبب کشتی ٹوٹی جزیرہ مین پہنچی
وہان شیر صحرائی کو ناگہان دیکہا جان کی خوف سی کمال صدمہ اوس آن ہوا فقال

کنتم وغیاذکرناه هنا کفایة لمن تدبر
و اما یختص الشیعة بنقله من الفاظ الرسول علیه السلام
الصریحة علی امیر المؤمنین علیه السلام وما
علی الائمة من ابنائه صلوات الله علیهم اجمعین
او لم اکثر فیه علی العد والحصر و تخصیص
الحصار والا یمکن له الحصر والعد ذکر جملة کافیة من
ذلک وبعد ونحن نذکر جملة کافیة و معانیها
الاخبار فی هذا الباب اذا انتهینا الی الرکن الرابع
لاولی الالباب

الباب الثالث
من هذا الکتاب فی ذکر طرف من
الآیات المعجزات الظاهرة
و المعجزات الخارقة للعادة المؤیدة
لامامته الدالة علی مکانه من الله عز
وجل ومنزلته و هذا الباب یشتمل
علی فنین من الآیات والدلالات
احدهما یختص بالاخبار عن الغائبات
والفن الآخر غیرها من المعجزات الخارقة
للعادات فاما الفن الاول وهو
اخباره بالغائبات والکائنات قبل
کونها موافق الخبر المخبر عنه فانه
احد معجزات المسیح علیه السلام الدالة
علی نبوته کما نطق به التنزیل من قوله
تعالی وانبئکم بما تاکلون وما
تدخرون فی بیوتکم وکان ذلک من
آیات نبینا صلی الله علیه وآله
ایضا مثل ما جاء فی القرآن من قوله
لتدخلن المسجد الحرام ان شاء
الله آمنین محلقین رؤسکم

چھبیسوین مجلس فضہ کا مقتل مین شیر کو لانا خولی کا اپنی گھر سرِ امام کو لیجانا

یَا اَبَا الحَارِثِ اَنَا مَولیٰ رَسُولِ اللّٰہِ فَہَمہَم بَینَ یَدَیہَا حَتّٰی وَقَفَ عَلَی
الطَّرِیقِ سَفِینَہ نی دل قوی کرکی اوس وحشی کو پکارا بیکسی اور عاجزی مین یون حیوان سی کہا
ای ابو الحارث مین کنیزِ ازاد کی ہوئی پیغمبر کی حادثہ مین مبتلا ہون لِلّٰہ مجھی راہ بتادی کرنی
مقصد کو پہنچ جاؤن شیر نی نامِ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سنا تو ہمہمہ کرکی اشارہ کیا ہٹ گیا
بکمالِ مہربانی اوسکی ہمراہ گیا طریقِ مدعا پر پہنچا کی ایک طرف ہوا وَ اِنَّ الاَسَدَ رَابِضٌ فِی
نَاحِیَۃٍ فَدَعِینِی اَمضِی اِلَیہِ فَاُعلِمُہٗ بِمَا ہُم صَانِعُونَ غَدًا مینی سنا ہی اس وادی کی
قریب ایک شیر بیٹھی ہی گاہ گاہ بنی آدم کو دکھائی دیتا ہی اگر تم اجازت دو تو جاکی
مدد کو بلاؤن اس ارادۂ فاسد سی جو اعدا کل ظلم کرینگی خبر پہنچاؤن فَاَجَازَتہَا زَینَبُ
فَمَضَت اِلَیہِ زینب خاتون نی آہِ سرد بھرکی فرمایا جب کوئی ادمی ہماری کام نہین آیا
تو وحشی کی پاس خبر دینی کو جلدی جا پیام و سلام اسکی ماجرای مصیبت سنا ای فضہ خدا تجھے
جزای خیر دی یہ سخت مشکل آسان اور سہل کری جسدم سی یہ تمہیدِ لشکرِ یزید سنی ہی جان سہری
قالب مین نہین رہی ہی فضہ سب کوفی اور شامی سی پنہان بیشہ کی طرف دوڑتی گئی ہکان
شیر مین اپنی جان سی سیر اوسکی نزدیک کھڑی ہوئی فَقَالَت یَا اَبَا الحَارِثِ فَرَفَعَ رَاسَہٗ
دیکہا کہ وہ جانورِ خونخوار پہیلا ہوا زمین پر لیٹا ہی چار سمت نظر حیرت اور شدت سی دیکھ رہا
ہی ہرگاہ اپنی بالین پر قدم کی آہٹ پائی غصہ مین اوٹھہ کی انگڑائی لی فضہ نی کہا
ای ابو الحارث مین کنیزِ رسولخدا خادمہ فاطمہ زہرا ہون شیر نی اوس نام کو سنکی گردن
جہکائی یعنی کیا تیری تعظیم و خدمت ادا کرون ثُمَّ قَالَت اَتَدرِی مَا اَرَادَ بَنُو اُمَیَّۃَ
اَن یَصنَعُوا غَدًا بِجَسَدِ اَبِی عَبدِ اللّٰہِ الحُسَینِ یُرِیدُونَ اَن یُوطِئُوا
الخَیلَ ظَہرَہٗ فضہ بولی ای ابو الحارث تجکو شیرِ خدا علی مرتضی کی بیٹی رسول کی نواسی زینب

چھبیسویں مجلس مقتل شبیر کو فضہ کا لانا خوبی کا اپنی گہرسے امام کو لیجانا

سلام کہا ہی اپنی حمایت اور مدد کو اس وادی پر وحشت مین بلا یا ہی اسپر جفانی امام
حسین پیغمبر کی فرزند کو بی جرم و گناہ ہو کا پیاسا مارا ہی اوسکی چہوٹی بڑی بہائی اپنونکا
سر تن سی اوتارا ہی اہلبیتِ اطہار کا لباس و زیور لوٹ لیا ہی دختران فاطمہ زہرا کو مثل
مردمِ دیلم یا زنگبار اسیر کیا ہی اوسپر بہی یہ ظالم دست بردار نہین ہوتی ہین ہر دم جفای
تازہ کرنی سی ہوش اور قرار کہوتی ہین اب اونکا ارادہ ہی کہ لاشہای شہدا پر اسپ
دوانی کرین جسدِ نازنین سبطِ خیر المرسلین کہوڑونکی سم سی روندین اس گہڑی اندوہ و الم
زیادہ ہوا ہی اور مجہی تیری پاس بہیجا ہی کہ شتاب کچہہ تدارک اسکا کرنا اون اشقیا کو
حرکت ناسزا سی پہیرنا ظلم نبی کی ال پہ گذرا ہی جور حد سی زیادہ ستمگروں نی کیا فاطمہ کا گہر
برباد نہین ہا ہی کوئی محرمِ زنانِ فگار بغیر سید سجاد نیم جان بیمار یتیم بہی زمین پہ بہائین
کہاتی ہین دکہا کی کوڑا اونہین اشقیا ڈراتی ہین قَالَتْ فَمَشَى حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْمُعَسْكَرِ
فضہ روایت کرتی ہی کہ یہ قصہ سنکر شیر کی انکہون سی اشک ہوئی جاری پنجہ سی مینہ کی
خاک اوٹہا کی سر پر ڈالی ہمہمہ کرتا غصہ سی لرزتا غم کہایا اشارے ہی کہا تو اگی چل مین بہی آیا
پہر کہہ اکی فضہ کی ہمراہ چلا دمِ سرد بہرتا گرمِ تکاپو ہوا وہ ضعیفہ بہی گریان و نالان اگی ہو گئی
جبکہ سرِ دوراہ پہنچی ایک راستہ مقتل کو دوسرا خیمہ گاہ کو پہرتا تہا فضہ سرا پردہ حرم کو گئی
شیر قتلگاہ سید شہدا مین گیا وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَسَدِ الْحُسَيْنِ فَأَقْبَلَتِ الْخَيْلُ
فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ قَالَ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِتْنَةٌ لَا تُثِيرُوهَا وَانْصَرِفُوا
واویلا ہر گاہ درمیانِ قربانگاہ الِ مصطفیٰ سی گذرا لاشِ ہر شہید کو جسدِ امامِ مظلوم کی تلاش مین
سونگہتا پہرتا بعد سعی و جہد کی خونچکانِ امام حسین علیہ السلام کو خاک مین بی سر دیکہا فرط رقت
سی با حالِ تباہ جسم پارہ پارہ مظلوم کربلا کی پاس بیٹہا بہت حسرت اور غم سی گلی لگایا

چھبیسوین مجلس مقتل مین فضہ کا شیر کو لانا خولی کا سر امام کو اپنی گھر لیجانا

شل بِن فرزند مردہ چلایا انکھون سی سیلِ اشک خونین بہاتا تہا بیابان مین فرطِ اندوہ کی کہان مین
کہتا تہا۔ زبانی روضہ خوانان بیشتر سنا ہی کہ ذاکرینِ معتبر نی پڑہا ہی۔ فضہ نی جا کی زینب
خاتون کو سرگذشتِ شیر سی خبر دی۔ سب اہلِ حرم کی نظر ادہر مصروف ہوی۔ یکایک سکینہ
خاتون رونی لگین۔ پہوپہی کی پاس نالان سر پیٹتی دوڑین۔ کہا عمہ جان میدان کی طرف دیکہو
مصیبتِ تازہ کی خبر لو اور کچہ تدبیر کرو۔ شیر ہماری عزیزونکی لاش کہانی کو جاتا ہی۔ میری دلکو
اور بہی اضطراب و صدمہ ستاتا ہی۔ اوس مظلومہ نی تسلی دیکی فرمایا۔ طفلِ نادان کو یہ کہکی بہلایا
ای لاڈلی بیٹی بہائی کی ہم بیکسونکی امداد کو یہ شیر آیا ہی۔ آدمیون نی مروت چہوڑدی اس حیوان
نی رحم کہایا ہی جسوقت ابنِ سعد کی ہمراہی ارادۂ فاسد پر مقتل مین آی شیر کو دیکہ کی خوف سی
تہر اٹہی کہ وہ حیوان دونو ہاتہ تنِ بی سرِ امام حسین علیہ السلام پر دہری بیٹہا ہی مانندِ نگہبان
ہر سمت منہ اوٹہا کی غرّا رہا ہی۔ ہر چند گہوڑون کو جہپٹ کر کی بڑہاتی شیر کی بوسی اکی قدم بڑہ
نجاتی۔ عمر سعد نی پوچہا یہ کیا ماجرا ہی۔ سب نی کہا شیر جنازہ حسین کی پہلو مین کہڑا ہی کسیکی جرأت
نہین پڑتی جو مقتل مین گذر کری۔ سید الشہدا کی لاش کی نزدیک قدم دہری۔ اس خبر کو سنکی
ابن سعد بولا چپ رہو یہ فتنہ ہی ہرگز ظاہر نکرو اپنی لشکر مین پہر چلو۔ وَقَالَ صَاحِبُ
الْمَنَاقِبِ وَابْنُ نَمَا ذَكَرَ اَبُو مِخْنَفٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ لَمَّا دَفَعَ الرَّأْسَ اِلٰى خَوْلِيِّ
بْنِ يَزِيدَ الْاَصْبَحِيِّ لِيَحْمِلَهُ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ۔ صاحبِ کتابِ مناقب و ابنِ نمانی کہا
کہ ابو مخنف یحیی بن لوط نی اس روایت کو ذکر کیا۔ جب سرِ امام حسین علیہ السلام کو شمر و سنان
ابنِ انس نی تن سی اوتار لیا وہ فرقِ نہر افسرِ خونچکان بشارتِ ظفر مین لاکی عمرِ سعد کو دیا
سردارِ نابکار خولی بن یزید اصبحی سی بولا یہ راسِ امام انام جلدی ابنِ زیاد کی پاس لیجا
اور اوسکو مژدۂ فتح و ظفر سنا۔ خبر قتلِ فرزند رسول و خاتمہ آلِ عبا جلد پہنچا۔ اَقْبِلْ بِهٖ

چہبیسویں مجلس خولی کا اپنی گھر لیجانا سر شہدا علیہ السلام

خُوْلِی لَیْلًا فَوَجَدَ بَابَ الْقَصْرِ مُغْلَقًا فَاَتٰی بِہٖ مَنْزِلَہٗ خولی نے اُمید زر سے اور بیکی قدم بڑھایا بہت رات گذری باب قصر پر آیا تو اوسی بند پایا وہ شقی بیرون شہر کوفہ رہتا تھا راس مقدس لیکر اپنی گھر وارد ہوا وَلَہٗ اِمْرَاَتَانِ اِمْرَاَۃٌ مِّنْ بَنِیْ اَسَدٍ وَالْاُخْرٰی حَضْرَمِیَّۃٌ یُقَالُ لَھَا النَّوَارُ کافر سنگدل خولی دو قبیلہ سی جدا بیبیان رکہتا تھا ایک اَسَدِیَّہ دوسری حَضْرَمِیَّہ جسکا نام نَوار تھا فَاَوٰی اِلٰی فِرَاشِھَا فَقَالَتْ لَہٗ مَا الْخَبَرُ فَقَالَ جِئْتُكِ بِالذَّھَبِ ھٰذَا رَاْسُ الْحُسَیْنِ مَعَكِ فِی الدَّارِ پس ابن یزید ملعون مکان سکون میں حَضْرَمِیَّہ کی اوترا کہاپی کی آرام سی ہم بستر ہونا (یعنی خولی) چاہا عورت نی پوچہا اتنی دنون سی کہان گیا تھا اور کیا لایا جواب دیا کہ بدرۂ زر و کان طلا سے زیادہ سر حسین تیری ساتھہ تیری گھر آیا فَقَالَتْ وَیْلَكَ جَاءَ النَّاسُ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَجِئْتَ بِرَاْسِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ زوجہ نی کہا وای تیری اوپر لوگوں نی زر مع چاندی اور سونا ہی اور تو سر فرزند رسولخدا میری پاس لاکی خوش ہوا ہی وَاللّٰہِ لَا یَجْمَعُ رَاْسِیْ وَرَاْسَكَ وِسَادَۃٌ اَبَدًا قَالَتْ فَقُمْتُ مِنْ فِرَاشِیْ فَخَرَجْتُ اِلَی الدَّارِ قسم اللہ کی میں ہرگز تیری ساتھہ بستر پر نہ بیٹھوں اور کبھی صوت نحس کو تیری نہ دیکھوں ونہ یہاں رہوں ضعیفہ کہتی ہی میں اوٹہی روتی پیٹتی سر اسی محل کی باہر گئی سر صحرا دور جاکی نوحہ گر ہوی وَدَعَا بِالْاَسَدِیَّۃِ فَاَدْخَلَھَا عَلَیْہِ روضہ خوانان زبان فارسی نی کہا اور مجالس میں پڑہا ہی کہ خولی نی خوف زوجہ سی تنور میں سر امام حسین علیہ السلام رکہا ہی دوسری جورو اسدیہ کو پاس بلایا مگر اوسپر یہ راز ظاہر نہ کیا چہپایا فَمَا زِلْتُ وَاللّٰہِ اَنْظُرُ اِلٰی نُوْرٍ سَاطِعٍ مِّثْلِ الْعَمُوْدِ یَسْطَعُ مِنَ الْاِجَّانَۃِ الَّتِیْ فِیْھَا رَاْسُ الْحُسَیْنِ اِلَی السَّمَاءِ وہ عورت کہتی ہی ناگاہ بخدا قسم نور ساطع دیکہا کہ ساری

الی اسمك الذی سماك رسول اللہ یا امیر المومنین قال فارجع صدق اللہ و رسولہ وصدقت سماك ابوك فی العجم میثم قال رسول اللہ ص ان اسمك الذی به ما اسمك فقال سالم قال فاخبرنی

عبد امراۃ من بنی اسد فاشتراہ امیر المومنین ع منہا فاعتقہ وقال لہ علیہ فقدہ وی نقلۃ الاثار انہ کان ذلك حدیث میثم التمار رحمۃ اللہ وصلبہ علی جذع ابن معکبر ومن زیاد فی ایام معاویۃ قطع یدہ ورجلہ ثم لیصلبنك تحت جذع کافر فلما ولی العتل الزنیم ولیقطعن یدك ورجلك ومن ذلك قولہ لجویریۃ بن مسہر لیعتلنك یوسف بن عمر فکان کما قال علیہ السلام فیاخذ العال و عال العال رجل یقال لہ ما صب الیمن علی بن الحسین ع ۲۸۱ قولہ علیہ السلام اما انہ سیاتیکم بعدی رجل ومن ذلك احد فکان کما قال علیہ السلام ومن ذلك ویستلقی الامۃ منہ ومن ولدہ معنا الکلب ابنہ وھو ابو الاکبش الاربعۃ لا حاجۃ لی فی بیعتہ اما ان لہ امرۃ کلعقۃ المومنین فقال الم یبایعک بعد قتل عثمان فلما سبیلہ فقال لا لہ یا علی یا امیر فکلمہ فیہ الحسن والحسین علیہما السلام انہ لما اخذ مروان بن الحکم اسیرا یوم الجمل فکان کما قال علیہ السلام ومن ذلك علی القطع وتعقبت الی الاسلام و

چھبیسوین مجلس خولی کا سرِ امام کو اپنی گھر لیجانا مرغانِ سفید کا نوحہ کرنا

رات چمکتا رہا ہی جہان سرِ امام حسین علیہ السلام رکھا تھا وہان سی مانند عمودِ طرفِ آسمان جاتا ہی وَرَاَیتُ طُیُوراً بَیضَاءَ تَرِفُّ حَولَهَا وَحَولَ الرَّاسِ مرغانِ سفید کو نظر کی اطراف سرِ اقدس مین پر مارتی پھرتی ہ اور شالِ ماہی بی اب گرد اوڑتی اور تڑپتی گویا وہ نوحہ واشہیداہ و نالہ واقتیلاہ کرتی اور بی زبانی مین شور وامظلوماہ مچاتی رہتی اونکا حسبِ حال یہ مقال تھا اور بیقراری مین ابتہال تھا نوحہ ای سبطِ نبی آپکی غربت پہ فدا جان اور آلِ مہمان ہ اس گھر مین ہوی فرقِ پر از خون سی مہمان واحسرت و دردا ہ پالا تھا جسی نازون سی دزات علی نی احمد کی وصی نی اور فاطمہ ہوتی تہین ہر اک بات پہ قربان ہ واحسرت و دردا ہ یہ تازہ جفا ہی کہ اوسی خولی نی لا کر آزردہ خنجر ہ تو قیر ستانی کو کیا رکھہ دین پنہان ہ واحسرت و دردا ہ آرام کو جسکی تہی ملک آنکھین بچھاتی ہ اور جھولا ہلاتی فریاد ہی وہ جسم ہا خاک پہ غلطان ہ واحسرت و دردا ہ جس شہ کی ہون جبریل و سرافیل و خادم میکال ملازم ہ اوسکی سرِ پرنور کو دین نیزی پہ جولان ہ واحسرت و دردا ہ خالق کی دہائی ہی پیمبر کا نواسا مارا گیا پیاسا ہ است نی کیا خانہ شبیر کو ویران ہ واحسرت و دردا ہ ماتم پہ کرو اہلِ عزا سینہ کو صد چاک چھری پہ ملو خاک ہ اس غم سی ہوا زیر و زبر عالمِ امکان ہ واحسرت و دردا ہ ہین سوگ نشین جن و بشر تا صفِ محشر آشفتہ و ششدر ہ خونبار فرشتے ہوی افلاک ہی نالان واحسرت و دردا ہ ہر بیت پہ ناظم رہا اندوہ سی دلخون افسردہ و محزون ہ اشکون کی فزونی سی ہوا نوح کا طوفان ہ واحسرت و دردا ہ وَاَقَامَ بَقِیَّةَ یَومِهِ وَالیَومَ الثَّانِی اِلٰی زَوَالِ الشَّمسِ راوی کہتا ہی کہ عمرِ سعد باقی روزِ عاشورا اور دوسری دن زوالِ آفتاب تک دشتِ کربلا مین رہا ہ ہر طرح کی ظلم اور جفا کینہ و عداوت سی اُنہوں پر تمام کرتا گیا فَجَمَعَ قَتلَاهُ فَصَلّٰی عَلَیهِم وَدَفَنَهُم اپنی تہمانی

چھبیسوین مجلس خیمہ سی بعد تاراج لیجانا حرم کا اور سر سید الشہدا ہمراہ خولی بھجوانا

نعش کو جمع کر کی اونپر نماز پڑہی اور سبکی دفن و قبر بنانی مین سعی بیشمار کی، وَتَرَکَ الْحُسَیْنَ وَاَصْحَابَہٗ مَنْبُوْذِیْنَ بِالْعَرَاءِ جسم سید الشہدا حسین مظلوم علیہ التحیۃ والثنا اور صحابِ امام کو راہ و گذرِ صحرا مین چھوڑ دیا مزار بنانی پر اجسادِ خاک و خون آلودہ کی نہ زندان خیر الانام سی منہ موڑا ثُمَّ رَحَلَ بِمَنْ تَخَلَّفَ مِنْ عِیَالِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ ابنِ سعد نی بازار و بہیر سپاہ کو حکم دیا دار العدوان بہر جانی کی طیاری کرو سوار و پیادو نکو مامور کیا بعزم کوفہ اپنا پرتل بار برداری کا لادو دشت کی چارسمت سی خیمہ اوکہڑنی لگی لشکرِ ستم و جفا مین کوچ کی نقاری بجی قبایلِ عرب مین جو نزدیک تہی خونخوار دوڑا ئی داسطی سواری آلِ محمد علیہم السلام کی چند قطارِ شتر منگائی گی اگرچہ روایاتِ شب یازدہم و رحلت روزِ دوم عاشور تفصیل عبارتِ عربی مین کتابِ مقتل کی مسطور نہین ہے الا تالیفاتِ فارسی اور زبان معتبر ذاکرونمین جو مشہور تہین وہ مذکور کین ہے دستورِ سواری محلاتِ شہریاری کو یون پایا ہی اور دختران امرای درباری کا تزک عجم و عرب مین ایسا ہوتا آیا ہی کہ تخت روان کو پشتِ مرکب مین باندہتی ہین پردہ مخمل و باناتِ زردوز اوسپر ڈالتی ہین یا کجاوہ پوشش کی ساتہہ شتر و خچر پر تل عماری لادتی ہین ہنگام سفر دروازہ حرم سرا پر لاتی ہین ہر مرد بیگانہ کو بدنظر سی ہٹاتی ہین خواتین کو جو برقع اور چادر اوڑہی روبند باندہے ہون بڑہاتی ہین بسم اللہ کہکی محمل اور ہودج مین بٹہاتی ہین کوزہ آب اور دستر خوان طعام بہی اوسمین لگاتی ہین آگی پیچہی ملازمانِ قدیم اور مردانِ محرم اہتمام کو جاتی ہین اسبابان ابیاتِ مناجات لحن ہدی مین راہ بہر سناتی ہین بیشتر یون راتونکو قطعِ مراحل کرتی ہین ہر بیگانہ کو آنی سی قریب سواری کی روکتی ہین تا کہ عزت اور توقیر بزرگی برجا رہے کوئی بانوانِ محترم کو آشفتہ حال نکری ایسا ہی قاعدہ والی علیا جناب زینب خاتون نے بہی کیا

چہبیسوین مجلس کربلاسی تہیہ روانگی عترت رسولخدا علیہ السلام

سفر تہا ام کلثوم دخترِ علی مرتضیٰ علیہ السلام اور شاہِ زنان و رباب وامِ لیلیٰ محلاتِ سلطان کربلاکی واسطی کچہہ زیادہ سامان میسر تہا کہ عباسِ دلاور پردہ داری کرتی علی اکبر جلو مرکب سواری پکڑی رہتی قاسم وعون ومحمد اہتمام بزرگ داشت مین پہرتی امام حسین علیہ السلام بدستِ خود اونکی ہر ایک سیدۂ عالم کا ہاتہہ تہامتی ہودج وعماری رفعت مین بہوکے بٹہاتی فوج عفت وطہارت کی پری ساتہہ جاتی نقیبانِ شوکت وحشمت ہر غم ومحنت کو آوازِ دور باش سناتی اسی صورت سی ہر منزل مین چڑہنی اوترنی کا انتظام راوی نی کہا ورودِ مقامِ کربلا تک یہی رویۂ حرمت واکرام برقرار رہا مگر وامصیبتا وا حسرتا کہ یومِ روانگی سمتِ کوفہ کیا اسباب تباہی ہمراہی مین چلا اور کیا ترکِ ذلت اور خواری اونکی ساتہہ مہیا ہوا کہ مومنین سکی آہ و زاری کرینگی بدرد رقت وحسرت مین بیتاب رہینگی ای اہلِ عزا اسر پیٹنی کی جاہی گریبانِ صبر پہاڑ ڈالنا روا ہی وہ ستم حدِ وصف سی سوا ہی فاطمہ زہرا کا کنبہ اسیری مین چلا ہی حسینی قافلہ لوٹا ہوا کربلاسی کوفہ کو راہ پیما ہی مسافرانِ ملکِ عدم مین بہی شور و نوحہ وامحمدا برپا ہی اس بیان مین مصیبت کی زبانِ تحریر و تقریر کو سکتہ ہو رہا ہی یقین ہی کہ قصرِ جنت مین رسمِ عزا اسی دم ماتم سرا ہی اوسوقت عمرِ نحس نی طبلِ رحیل بجانی کا امر کیا تحمل مردوی اور جلادِ شدادی مین سوار ہو کی اہلبیت کو بقیۂ عیالِ امام حسین علیہ السلام سی ہمراہ لیا و حمل نسائہٖ صلوٰت اللہ علیہ علیٰ احلاس اقتاب بغیرِ وطاء ولا غطاء

کہا کہ حرمِ سید الشہدا کو بڑہا وچہوٹی بڑونکو اونٹون پر بٹہاو بجہبانون نی جاکی بانوانِ مقید مین غل اور شور مچایا ناموس کبریا کو کہبرا کی خاک سی اوٹہایا ساربانون نی ناقی لاکی پاس بٹہائی ہر ایک خاتون پر جبر واکراہ نام لیکی چلائی رناز پروردہ ہای خاندانِ رسالت کو برہنہ پالانِ شتر پر چڑہایا اطفالِ خردسال کو اونکی گود مین ردیف ہونا بتایا بانون

چھبیسوین مجلس مدینہ کو واپسی روانگی عترت سید الشہدا علیہ السلام

عادی محمل اور عماری اوس چوبی پالان سی کرتی تہین اپنی صدمات اندوہ مین سر ہائی موئی
نالہ کرتی تہین دکو دکانِ صغیر عورات کی آغوش مین چلاتی تہی کو فیانِ بی پیر خنگی تلوارین
اور تازیانی اوٹہا کی دہمکاتی تہی سید سجاد کی ہاتہون مین ہتہکڑی گردن مین طوقِ آہن
ڈالا ایک مرکب بر سوار کر کی بہی شکم رہوار کی پای ناتوان زنجیر سی باندہا تہا مُکشفاتِ
الْوُجُوهِ بَیْنَ الْاَعْدَاءِ وَهُنَّ وَدَائِعُ خَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ پریشانی اور بربادی سی بی بی
اور لونڈی مین امتیاز نرہا طغیانی ستم سی کوئی درجہ خواری تہا جو آلِ رسول کو نہ ملا ہو تی
سی نقاب و چادر کی شاہزادیون کا منہہ کہلا سر ننگی بال بکہری رخسارون پر اقربا کا خون ملا
اس صورتِ تباہ سی اونہین سپاہِ ظلام ازدحامِ عام مین لائی انبوہ کوفہ و شام کو وہ بیت
خیر الانبیا اور حرمتِ اصفیاء دکہائی وَسَاقُوهُنَّ کَمَا یُسَاقُ سَبْیُ التُّرْکِ وَالرُّوْمِ
فِیْ اَسْرِ الْمَصَائِبِ وَالْهُمُوْمِ ساربانون نی لحنِ ہدی کی مقام شور و فغان وا محمداہ نہ پا
کہینچی دخترانِ فاطمہ و اولادِ علی علیہما السلام کی بندی گریان و نالان محنت مین گرفتار علی
سوارانِ لشکر چار طرف سی گہیری ستورانِ ترکی و تازی پر چڑہی رسالہ اسیری مین قید کر کی
آلِ نبی کو مانندِ محبوسینِ ترک و روم لی آگی بڑہی وہ تعزیت مین سوگوار بیکسی و غربت سی ناچار
سر جہکائی جاتی تہین ہر قدم پر دکہہ اور آفت مین شکرِ باری کو بجا لاتی تہین وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ
شِعْرًا خدا رحمت کری قایلِ شعرِ غم کو جو حسبِ حال کہا اس نظم الم کو یُصَلّٰی عَلَی الْمَبْعُوْثِ
مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ وَیُغْزٰی بَنُوْهُ اِنَّ ذَا لَعَجَبُ یعنی جس پیغمبر برگزیدہ آلِ ہاشم پر خدا نی
مدام درود و سلام بہیجا اوسکی اولاد کو مصیبت و عزا مین مبتلا کیا اسی تعجب کا مقام ہی
بجا راوی نی زبانِ حال سی بیان کیا ہی کہ یہ مضمون مناسبِ وقت لایقِ انشا ہی
او سدم زینب خاتون نی بنظرِ حسرت جانبِ قتلگاہ دیکہا اپنا سر مینٹ کی لاشہ امام حسین

٢٨٥

ستائیسوین مجلس تعزیت آل عبا و ذکر بکای زہرا و رودحرم تقتل مین اور وداع لاش اقربا

علیہ السلام سی مدعای دل کہا ای برادر خدا حافظ ہم سفر کوفہ و شام کو جاتی ہین قید زنجیر بلامین بی پردہ ذلت کی صدمات اوٹہاتی ہین اگر دشمنون کی ہاتہہ مہلت پاتی تو اکی لاش سی وداعِ آخر کو ضرور آتی فاطمہ و سکینہ کو بہی ہمراہ لاتی اپنا دردِ فراق روکی سناتی اب ناچار ہون مجہی بخشدو جو قصور ہوا ہو معاف کرو ای برادر قیامت مین دیدار میسر ہوگا مرتی دم تک تمہارا ذکرِ مصائب دل سی نہ ہولیگا شعر اَخِی وَدِّعْ یَتَامَاقَدْ اُهِینُوا وَقَدْ اَضْحَوْا اَسَرَ الْاَدْعِیَاءِ ای برادر جان کاش کہ مقتل سی اوٹہہ کی ہماری نزدیک آو اپنی فرزندانِ یتیم کو وداع کی واسطی گلی لگاو کہ یہ چہوٹی بچی اسیری مین ذلیل و خوار ہوی ہین اعدا کی ہاتہہ سی ایذا و رنج مین گرفتار چلی ہین اونکی بیانِ رقت ترجمان سی دوست و دشمن کی انکہون سی سرشک بہی ایسی ہی مبتلای مصیبت اور ہزار محنت و بلا وہ مظلوم آگی بڑہی نظم لمولفہ ناظم خموش اب نہین تابِ خروش ہی و بزمِ عزا مین نالہ و افغان کا جوش ہی + دلکی وفورِ غم سی ہوا سینہ چاک چاک + باقی نہین حواس کسیکو نہ ہوش ہی ہم جنس شیون و زاری مین جن و انس + سر پیٹتی ہین کالی ردا زیب دوش ہی + عرشِ علا مین نوحہ ماتم کی دہوم ہی + سادات کی الم سی فلک سبز پوش ہی + آفت کا یہ بیان کیا شور و شین سی + رقت مین مرحبا کو سنانا سروش ہی

ستائیسوین مجلس تعزیت سانحہ کربلا و اہل حرم کا مقتل کو جانا شہدا کا بدن کٹنا اسیر و نکا رکو دیکھنا

رباعی پیری سی بدن نزار ہوا زاری کر + دنیا سی نہیں اس اب تو بیزاری کر + کہتی ہین پیامِ اجل آیا ہی سوی سفید ہی صبحِ اجل کو چلنی تیاری کر + رباعی مردم کا بیان رونی کو آنا دیکہو + اور پاک گنہ سی ہوکی جانا دیکہو + اللہ کو دو پردہ ہی بخشش منظور + اشکون کی بہانی کا بہانا دیکہو

فہیہات بینکم وبین الماء فرسخان وما بالقرب منہ شئ من الماء فلوی علیہ السلام عنق بغلتہ نحو القبلۃ واشار بہم الی مکان قریب من الدیر فقال اکشفوا الارض فی ہذا المکان فکشفوا فظہرت لہم صخرۃ عظیمۃ تلمع فقالوا یا امیر المؤمنین ہہنا صخرۃ لا یعمل فیہا المساحی فقال علیہ السلام ان ہذہ الصخرۃ علی الماء فاجہدوا فی قلبہا فاجتمع القوم وراموا تحریکہا فلم یجدوا الی ذلک سبیلا و استصعبت علیہم فلوی علیہ السلام رجلہ عن سرجہ حتی صار علی الارض ثم حسر عن ذراعیہ ووضع اصابعہ تحت جانب الصخرۃ فحرکہا ثم قلبہا بیدہ ودحی بہا اذرعا کثیرۃ فلما زالت عن مکانہا ظہر لہم بیاض الماء فتبادروا الیہ فشربوا منہ فکان اعذب ماء واردہ واصفاہ فقال لہم تزودوا وارتووا ففعلوا ذلک ثم جاء الی الصخرۃ فتناولہا بیدہ ووضعہا حیث کانت والراہب ینظر من فوق دیرہ فلما علم ماجری نادی یا معشر الناس انزلونی فاحتالوا فی انزالہ فوقف بین یدی امیر المؤمنین فقال لہ انت نبی مرسل قال لا قال فملک مقرب قال لا قال فمن انت قال انا وصی رسول اللہ محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین قال ابسط یدک اسلم للہ علی یدیک فبسط علیہ السلام یدہ وقال لہ اشہد فقال اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ واشہد انک وصی رسول اللہ واحق الناس بالامر من بعدہ فقال یا امیر المؤمنین ان ہذا الدیر بنی علی طلب قالع ہذہ الصخرۃ ومخرج الماء من تحتہا وقد مضی عالم قبلی لم یدرکوا ذلک وقد رزقنیہ اللہ

رباعی

ستائیسوین مجلس تعزیت آلِ عبا و ذکر بکای زہرا متصل بین المحرم کا آنا اور وداع لاش قربا

رباعی کس طرح نہو جان فدای احمد ہی سرمہ چشم خاکِ پای احمد آیات ہی ثبوت اسکا نادر واجب ہی ہر ایک پر ولائی احمد رباعی پیری مین یہ تن کا حال ہو جاتا ہی ہر موی بدن وبال ہو جاتا ہی آخر ہی کمال کو ہی اکر و زوال جب بدر ہو اہلال ہو جاتا ہی

حدیث فضایل بکا و تمہید عزا و تعزیت رسولخدا و علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلم عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلٰم قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ شِیْعَتَنَا اَلْقَدْ شَارَکُوْنِیْ الْمُصِیْبَۃَ بِطُوْلِ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَۃِ عَلٰی مَصَائِبِ الْحُسَیْنِ

کتابِ منتخب فخرمین صادقِ آلِ محمد ابی عبد اللہ بانی علیہم السلام سی روایت کی ہی فرمایا خدا رحمت کری ہماری پیرؤن کو جو ہم اہلبیت کا مانندِ عزیز و دوست کی ساتھہ دیتی ہین بار حزن مصیبت کو امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر مدام اوٹھالیتی ہین محبان امام امم دستورِ عام دیکھا ہی اور قاعدہ سلوک اصنافِ بنی آدم نی سیکھا ہی کہ جس خاندان محترم سی کوئی بزرگ مر جاتا ہی اوسکا چھوٹا بھائی بیٹا خواہ داماد جانشین و صاحبِ ماتم رہتا ہی جو شخص دور و نزدیک اوس گھر سی راہ و رسم رکھتا ہی جاکی فاتحہ پڑہتا تعزیت کی فقرات کہتا ہی اگر کسی سردار قبیلہ کا فرزند گذر جاتا ہی اوسکی حضور مین ہر متوسل آ آ کلماتِ عذر خواہی سناکی پرسا دیتا ہی تین دن تک قرآن کی تلاوت مین رہتی ہین ہر روز مخلصانِ محب طعام و خورش حاضری اوسکی گھر بھیجتی ہین سوم کو چادرِ گل شامیانہ عزت شمع حسرت مزار پر چڑہاتی ہین نذر ہدیہ نیت رنگارنگ کھانا بانٹتی ہین دسوان بیسوان دہوم سی ذکر خیر مین ہوتا ہی چہلم کو مجلسِ رقت و زاری مین شور واویلا ہوش کہوتا ہی صد حیف کہ ہماری مولا سید الشہدا کی واسطی کچھہ ممکن نہوا افسوس کہ محبوبِ کا امام اوس طرح دنیاسی محروم رہا لاش بیدفن و کفن تین دن صحرا مین پڑی رہی آقا کی فرزند سید سجاد کو اوس مصیبت مین کسینی ماتم پرسی نکی جنازہ اوٹھانیکی

هذه وجل انا نعد فی کتابہ من کتبنا فی هذه الضعف سینا
ماتیمن علمائنا الآن فی هذا لایعرف مکانها الا انجی
علیها صخر لا یعرف ولی اللہ یدعوا الی الخف
وانیہ معرفۃ مکان هذه الصخر
قد ستہ علی علمها وانی لما ما یلک
فلعمت ذلک تحققت ما کنا نظن و
بلغت الامنیۃ منہ فانا الیوم مسلم
علی یدیک وهومن جملۃ وهولیک علا
مع ذلک امیر المومنین علیہ السلام بکی
حتی اخضلت لحیتہ من الدموع وقال
الحمد للہ الذی کنت فی کتبہ مذکورا
الحمد للہ الذی لم اکن عندہ منسیا ضموالناس
الحمد للہ الذی ... علی ذلک وسار الامیر
مقالا قتلک واللہ علی ذلک ... مکان الراہب
بین یدیہ حتی لقی اهل الشام فقتل الصالح
وجملۃ من استشهد معہ فتولی الصلوۃ
علیہ ودفنہ واکثر من الاستغفار لہ و
۲۸۷
علم الغیب والاخر الفعل الخارقۃ للعادۃ
والثالث ثبوت البشارۃ فی کتب اللہ
الاول کما جاء فی التنزیل ذلک مثلهم
فی التورٰیۃ ومثلهم فی الانجیل وقال
یقول السید بن محمد الحمیری ولقد
سری فیما یسیر لیلۃ بعد العشاء
بکربلا فی موکب حتی اتی متبتلا
فی قائم القی قواعدہ بقاع مجدب
یاتیہ لیس بحیث یلقی عامرا غیر
الوحوش وغیر اصلع اشیب
فصاح بہ فاشرف مائلا کالنسر
فوق شظیۃ من مرقب هل قرب
قائمک الذی بحویہ ماء یصاب
فقال ما من مشرب الا نبائہ
فمضی ومن لنار بالملاحین
تفادون مضیبۃ مثل الاحمۃ
لمحو بعث فاعطا بہا ما برق

ستائیسوین مجلس تعزیت آل عباؑ و ذکر بکای زہراؑ و قتل مین الحرم کا لانا اور وداع لاش اقربا پر سوجانا

بدلی کہوٹری او سپرد و ثائی اولادِ غمزدہ کو تسلی اور دلداری کی عوض تازیانہ جفاسی ان کیجانی

قرآن و فاتحہ کی جا قصیدی مذمت کی پڑہی طعام و آتش کی مقام پر حرم سرورین خون جگر

بحتِ دل ثبی اہلبیت مین صفِ ماتم بچہانی کی لئی فرشِ بوریا تک نچہوڑا رندسالا پہنانی کی

نام چادر و مقنعہ بہی سر پرسی لوٹا دشالِ عزا کی بدلی لشکرِ ناسعید نی زین العابدین بیمار کو

طوق و زنجیر پہنائی اطفالِ یتیم کو رفوی گریبان کی جا آستین پکڑ کی دامنِ مقتل مین بریدہ گردن

پدر دکہائی غمِ سرورین حرم کی رونی پر شادی کرتی ہی اسیری اور دربدر سینی ناموسِ

پیغمبر کی نقارہ فتح بجتی ہی بہت حسرت ہی کہ وہان ہم غلاسون سی کوئی حاضر نتہا کہ جان و

مال کو ادای حقِ دوستی مین فدا کرتا مرد و عورت ہمارا بچہ تک بہی اگر عاشورا مین ہوتا

تو ضرور خدمتِ جان نثاری کو خاطرخواہ بجا لاتا اب لازم ہی کہ قانونِ مَوَدَّت کو حاضر و

غایب دہیان مین رکہو اونکی جدِ بزرگوار پدر و مادرِ سوگوار برادرِ غمخوار سی رسمِ تعزیت ادا کرو

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَاتِمَ النَّبِیِّیْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِیْ

مُصِیْبَتِ وَلَدِكَ وَسِبْطِكَ الْمَذْبُوْحِ مِنَ الْقَفَا درود و سلام نازل ہو اور تمہاری

یارسول اللہ خدا نیک فرمائی اپکی واسطی عزا کو مصیبت مین فرزند اور سبط ارجمند کی جو ذبح

کیا اوسکو پشتِ گردن سی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَحْسَنَ

اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِیْ مُصِیْبَتِ اِبْنِكَ وَسُرُوْرِ قَلْبِكَ الْمُطَرَّحِ بِاَرْضِ

کربلا سلام اور تحیت پہنچی تمکو ای ولی اللہ امیر المومنین خدا نیک کری تمہاری عزا اور دلبند کی

مصیبت اور محنت کو جو گر کیا ہی گہوڑی سی زمینِ کربلا مین اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَۃَ

النِّسَاءِ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَاءِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِیْ مُصِیْبَةِ نُوْرِ عَیْنِكِ

وَفَجِّلِ الَّذِیْ جِسْمُهٗ غَرِیْقٌ بِالدِّمَاءِ سلام و رحمت اوتری تیراى سیّدۃ نسا

اشتغل کثیر من اصحابه بتعبیة قوم ... وصلی بنفسه فی طائفة منهم معه العصر فلم یفرغ من ... غربت الشمس وفات کثیراً منهم الصلاة ... فقال للجماعة معه فکلموا وذلک لما انتهی الامر فیه سأل الله سبحانه ان ترد الشمس علیه فردها علیه کمالها فی الافق علی الحال التی یکون وقت العصر فلما سلم بالقوم غابت الشمس فسمع لها وجیب شدید وفی ذلک یقول الحمیری ردت علیه الشمس لما فاته وقت الصلوة وقد دنت للمغرب حتی تبلج نورها فی وقتها للعصر ثم هوت هوی الکوکب وعلیه قد حبست ببابل ... ومن ذلک ما رواه نقلة الآثار من ... ذات یوم علی منبر الکوفة اذ ظهر ثعبان من جانب المنبر فجعل یرقی حتی دنی من منبره فارتاع لذلک الناس وهموا بقصده ودفعه عنه فاومی الیهم بالکف عنه فلما صار الی المرقاة التی علیها امیر المؤمنین علیه السلام قائماً انحنی الی الثعبان ... الثعبان الیه حتی التقم اذنه وسکت الناس وتحیروا لذلک فنق نقیقاً سمعه کثیر منهم ثم انه زال عن مکانه وامیر المؤمنین یحرک شفتیه والثعبان کالمصغی الیه ثم انساب فکان الارض ابتلعته وعاد امیر المؤمنین الی خطبته فتممها فلما فرغ منها ونزل اجتمع الناس الیه یسألونه عن حال الثعبان فقال

٢٨٩

ستائیسوین مجلس تعزیت آل عبا کا ای سید نسا دو ہم کا فقل میں لانا اور شکر حسن میں بیجنا

بتول طاہرہ اللہ صبر و جزا دی تمہین مصیبت مین نور چشم اور پیاری لال کی جسکا بدن لہو مین ڈوبا ہوا
اس جا نکتہ رقت ہی کہ عبارت روایت سی صاف ظاہر ہی محبان سید الشہدا دنیا مین
جو مارا جاتا ہی اپنی بدن کی خون مین ڈوبا مگر وہ ایک ہی لہو کہلاتا ہی اور یہان فقرات ختام
کا اشارہ ہی عَرِیْقٌ بِالدِّمَاءِ یہ مضمون دلالت کرتا ہی خون عباس مین جبین و رخسار حمکین
ہوی قاسم کی لہو سی دست و سینہ شاہ مین بھری علی اکبر کی خون سی اپنا بدن گلگون کیا علی اصغر کا
لہو خضاب ریش کو سنہ پر ملا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا مُحَمَّدِ الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکِ
الْعَزَاءَ فِیْ مُصِیْبَتِ اَخِیْکَ الْمَسْلُوْبِ الْعِمَامَۃِ وَالرِّدَاءِ سلام تمپر ای ابو محمد حسن مجتبی
اچھی جزا دی تمکو خدا مصیبت مین برادر بزرگوار کی جسکا عمامہ و ردا بعد شہادت کی لوٹا گیا +
یَا اَبَا مَنْ وَ ذُرِّیَّۃَ مَنْ هُوَ نَحْرُهٗ مَنْهُوْرٌ وَصَدْرُهٗ مَکْسُوْرٌ فریاد و فغان ہی محنت و غم سے
اوس مظلوم کی جسکی حلق پر نیزہ و تیر لگا و خنجر کٹا خنجر اعدا سی اور سینہ چور ہوا گھوڑوں کی سم ہای
رَأْسُہٗ عَلَی الرِّمَاحِ مَشْهُوْرٌ وَجَسَدُهٗ عَلَی التُّرَابِ غَیْرُ مَسْتُوْرٍ اوسکا سر نوک
سنان پر شہر شہر پھرایا جسد عرصہ تک زمین پر دھوپ مین پڑا رہا نہین دفنایا اَلَّذِیْ دَمُهٗ
غُسْلُهٗ وَشَیْبُهٗ قُطْنُهٗ وہ غریب کہ جسکا آب غسل بدن کا لہو تھا اور محاسن سفید کو مخلوط
جو مین بنایا وَالتُّرَابُ کَافُوْرٌ وَنَسْجُ الرِّیَاحِ اَکْفَانُهٗ خاک کربلا کافور حنوط کی عوض
جسم مین لگی ہوا کی جھونکون سی چادر کفن تھی ریت روکش لاش ہوی عِیْدَانُ الرِّمَاحِ
نَعْشُهٗ وَقُلُوْبُ مَنْ وَالَاهُ قَبْرُهٗ چوب نیزہ و نکا تابوت جنازہ کیا دوستو کی دل مین
مدفن ہوا یعنی بی گور باقی رہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ الْبَاکِیْنَ اَحْسَنَ
اللّٰہُ لَکُمُ الْعَزَاءَ فِیْ مُصِیْبَتِ مَوْلٰیکُمُ الشَّهِیْدِ الْمَقْتُوْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ
اَوِ الْاِثْنَیْنِ سلام اوپر تمہاری ای گروہ مسلمین رونی والی آل سید المرسلین کی خدا تمکو

ستائیسویں مجلس بکا سیدانساء والحرم کا میں لاتا اور لشکر غم میں لیجانا

جزای خیر دی اور اجر ماتم آقا کرامت کری، وہ شاہِ کربلا جو روزِ جمعہ خواہ دوشنبہ کو شہید ہوا

مَوْلَانَا وَمَوْلَى الْكَوْنَيْنِ سِبْطُ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ اَبُوعَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ

وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ مِنْ اَعْلَامِ الْوَرٰى يَرْفَعُهُ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ اِنَّ اللهَ لَيَغْضَبُ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَيَرْضٰى لِرِضَاهَا

کتابِ اعلام الوریٰ میں روایت سی امام رضا کی لکھا ہی کہ جناب سیدِ انام حضرتِ رسالت

پناہ نی کہا ہی، فاطمہ زہرا کی ملول و ناراض ہونیسی خدا غضب کرتا ہی اور خوشنودی پر بتول

عذرا کی مسرور ہوتا ہی اسلیئی کہ وہ پارۂ دل و جزوِ بدنِ رسول ہی اوسکی وصلت و

مطابعت اللہ کو مقبول ہی فس عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ سَرَّهَا فَقَدْ سَرَّنِي

وَمَنْ سَاءَهَا فَقَدْ سَاءَنِي فَاطِمَةُ اَعَزُّ النَّاسِ اِلَيَّ سعد بن ابی وقاص نی بیان کیا

کہ پیغمبرِ خدا فرماتی تھی جو میں سنا، خاتونِ محشر میری گوشت و پوست کا ٹکڑا ہی جسنی اوسی

مسرور پہنچایا بعینہ مجھی مسرور دیا اور اوسکا ستانی والا ضرور میرا موذی اور ازار دینے والا ہے

پس تصور کرو کہ واقعۂ سید الشہدا سی خاتونِ محشر پر کس درجہ اندوہ و قلق ہوگا اور جو اس ماتم کو

برپا کریگی وہ خوشنودی زہرا سی کیسا مورد لطف و احسان ہوگا مل عَنْ اَبِي بَصِيرٍ

قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِي عَبْدِ اللهِ وَاُحَدِّثُهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ فَقَالَ لَهُ مَرْحَبًا

وَضَمَّهُ وَقَبَّلَهُ کتاب کامل الزیارت میں ابی بصیر سی روایت کی اوسنی کہا مجھی ایکدن

صحبتِ ابی عبد اللہ کی شرافت ملی، پاس بیٹھا باتیں کرتا تھا کہ اونکا بیٹا داخل ہوا دیکھہ کی

اوسی حضرت نی فرمایا مرحبا تجھی اور بوسہ لیکی گلی سی لگایا وَقَالَ حَقَّرَ اللهُ مَنْ حَقَّرَكُمْ

وَانْتَقَمَ مِمَّنْ وَتَرَكُمْ وَخَذَلَ اللهُ مَنْ خَذَلَكُمْ بولی ذلیل اور خوار کری اللہ اوسی

خرجوا الی امیر المومنین علیہ السلام وکب بغلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وخرج الناس معہ حتی اتی ساحل الفرات فنزل علیہ واسبغ الوضوء وصلی والناس یرونہ ودعا اللہ عز وجل بدعوات سمعہا الناس ثم تقدم الی الفرات متوکئا علی قضیب بیدہ حتی ضرب بہ صفحۃ الماء وقال انقص باذن اللہ ومشیتہ فغاض الماء حتی بدت الحیتان من قعر فنطق کثیر منہا بالسلام علیہ بامرۃ المومنین ولم ینطق منہا اصناف من السمک ...

ستائیسوین مجلس بکای سیدہ نساء و المحرم کا تتمہ ... کو لیجانا

جنی تنکو حقیر گردانا اور تمہین مظلوم و پامال کیا اوس سی انتقام لی داور توانا و لعن اللہ
مَن قَتَلَکُم وَکَانَ اللہُ لَکُم وَلِیًّا وَحَافِظًا وَنَاصِرًا جنہون نی تمہاری خرد و بزرگ
قتل کئی ایزد باری اونکو لعنت کری اور پروردگار تم سبکا حافظ و ناصر و نگہبان رہے
لَقَد طَالَ بُکَاءُ النِّسَاءِ وَبُکَاءُ الاَنبِیَاءِ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّہَدَاءِ وَمَلَا
ئِکَۃِ السَّمَاءِ تحقیق کہ سانحہ عاشورا پر عورات کو ہماری بہت زمانہ گذرا یہ وقت بکا ہین اور
ارواحِ انبیا و صدیقین و شہدا کا رونا و زاری ملایکہ مصیبت کربلا مین ثُمَّ بَکٰی وَقَالَ یَا
اَبَا بَصِیرٍ اِذَا نَظَرتُ اِلٰی وُلدِ الحُسَینِ اَتَانِی مَالَا اَملِکُہ بِمَا اُوتِیَ اِلٰی اَبِیہِم وَاِلَیہِم
بعد ازان حضرت خود بھی گریان ہوی اور بولی ای ابی بصیر جو وقت کسی فرزند امام حسین علیہ السلام کو
دیکھتا ہون بیتاب ہو جاتا اور جو اونکی والد و اقربا پر آفات و بلا کا سا منا رہا یاد کرتا ہون
یَا اَبَا بَصِیرٍ اِنَّ فَاطِمَۃَ لَتَبکِیہِ وَتَشہَقُ فَتَزفُرُ جَہَنَّمُ زَفرَۃً ای ابی بصیر اس
غم و الم سی فاطمہ زہرا بہت روتی ہین جہنم بھی جوشِ بیقراری مین خروش کرتا ہی جو بتولِ
عذرا نالان ہوتی ہین لَو لَا اَنَّ الخَزَنَۃَ یَسمَعُونَ بُکَاءَہَا وَقَدِ استَعَدُّوا لِذٰلِکَ
مَخَافَۃَ اَن یَخرُجَ مِنہَا عُنُقٌ اَو یَشرُدَ دُخَانُہَا فَیَحرِقَ اَہلَ الاَرضِ اگر ملایکہ محافظین
دوزخ مادامِ بکای زہرا خوف و اندیشہ سی نہ بچائین اور شرارہ بتابی اوسکا باہر
آئی تو ہر آئینہ اہلِ زمین سب جل جائین فَیَکبَحُونَہَا مَا دَامَت بَاکِیَۃً وَیَزجُرُونَہَا
وَیُوثِقُونَ مِن اَبوَابِہَا مَخَافَۃً عَلٰی اَہلِ الاَرضِ فَلَا تَسکُنُ حَتّٰی یَسکُنَ
صَوتُ فَاطِمَۃَ پس جبتک وہ روتی ہین محافظ نارِ سقر کی باگ تھامی رہتی خوفِ اہلِ ارض کی
لیئی اوسی روکتی اور دروازی بند کئی رکھتی وہ زفیر شورش سی آرام نہین لیتا مادامی کہ آواز
بتولِ عذرا کا نالہ موقوف نہین ہوتا وَاِنَّ البِحَارَ تَکَادُ اَن تَنفَتِقَ فَیَدخُلَ بَعضُہَا

... الناس وقال لهم كونوا معه ... امير المؤمنين ...

فلما قرب ... بقفرا ... مشتبأ ...

تقدم ... على شفير الوادي ... اسلم

... من اهل ... ومماه ... تعوذ ان

وادعى الى القوم الذين ... ومنهم فيه

... نفر ... وكان بينه ... الوادي

ثم ... عاصف ... القوم ...

فاعرضت ... ما اثبت اقدامهم

على وجوههم لشدتها ... فصاح امير

على الارض من هول ما لحقهم ... اليه ...

المؤمنين عليه السلام انا علي بن ابي طالب

بن عبد المطلب وصي رسول الله ... وابن عمه ...

۲۹۱ العنوان

قد طابوا بجنبات الوادي فتوقفوا ...

المؤمنين عليه السلام بطن الوادي وهو

يتلو القرآن ويومئ بسيفه يمينا وشمالا

فالبث الاشخاص حتى صارت كالدخان

الاسود وكبر امير المؤمنين عليه

السلام صعد من حيث اهبط فقام

مع القوم الذين اتبعوه حتى اسفر

الموضع عما اعتراه فقال له اصحاب

رسول الله ما لقيت يا ابا الحسن

فقد كدنا نهلك خوفا واشفاقا

عليك فقال عليه السلام لما تراءى لي

العدو وجهرت فيهم باسماء الله تعالى

مضالوا وعلت ما حل بهم من

للجزع حتى علت الوادي خيل خائف

منهم ولم يعقبوا على هيئاتهم لا يمد

على اخرهم وكفى الله كيدهم

وكفى المسلمين شرهم وسبقوا

ستائیسوین مجلس آشوب گریستید نسا را المحرم کا متعلق ہین لانا یہ اشک خونی کو لیجی

علی بعضٍ وما منہا قطرۃ الا بہا ملک موکل دریاؤن کو جو ہر قطری پر فرشتہ
موکل ہی قریب ہی ہین کہ باہم شگافتہ ہوجائین اور پل ایک دوسری کی تلاطم سی حکر
کہائین فاذا سمع الموکل صوتہا اطفا فارھا باجنحتہٖ وحبس بعضہا
علی بعضٍ مخافۃً علی الدنیا ومن فیہا ومن علی الارض جب موکلین بحار انکی
صدای بکا سنتی ہین اپنی پرون سی امواج کو روکی رہتی ہین اس اندیشہ سی کہ خلق دنیا پر
طغیان طوفان نہ لائی لطمہ شورش سی مال و جان کو نہ بہائی فلا تزال الملائکۃ
مشفقین یبکون لبکائہا ویدعون اللہ ویتضرعون الیہ ہمیشہ ملائکہ ان
امات ارضی و سماوی پر روتی ہین درگاہ خدا مین تضرع و زاری سی دعا مانگتی اونکی رونی پر
چشم تر کرتی ہین ویتضرع اہل العرش ومن حولہ وترفع اصوات من الملائکۃ
بالتقدیس للہ سبحانہ مخافۃً علی اہل الارض ولو ان صوتاً من اصواتہم
یصل الی الارض لصعق اہل الارض وتقلعت الجبال وزلزلت الارض
باہلہا حاملان عرش اور جو اونکی اطراف مین قدسی رہتی ہین ذکر تقدیس تہلیل بزبانہ و فغان
بلند کرتی ہین اگر اونکی بانگ شیون زمین تک پہنچی تو عالم پر صاعقہ موت گری پہاڑ پراگندہ ہون
زلزلہ سی خلق زندہ نہ بچی قلت جعلت فداک ان ہذا الامر عظیم قال غیرہ
اعظم منہ ما لم تسمعہ راوی کہتا ہی مینی عرض کی تجہ پر فدا ہون یہ امر بڑا ہی فرمایا اس
واقعہ سی عظیم تر تو ہرگز نہ ہوا نہ سنا ہی ثم قال یا ابا بصیر اما تحب ان تکون
فیمن یسعد فاطمۃ فبکیت حین قالہا فما قدرت علی المنطق وما
قدرت علی کلامی من البکاء پھر مجکو خطاب کیا ای ابا بصیر آیا نہین چاہتا ہی تو
کہ حساب ہو خدمت گذاران و یاوران سی فاطمہ کی جو بہاتی ہین آنسو یہ سنکی مین شدت سی رویا

ما اتاه الله تعالى به من القوة الخارقة للعادة في قلع باب خيبر ودحوه ... من الثقل بحيث لا يحمله اقل من اربعين رجلا ثم حمله اياه على ظهره فكان جسرا للناس يعبرون الى ذلك الجانب ... ومن ذلك انقضاض الغراب على خفه وقد نزعه ليتوضأ وضوء الصلاة فانساب فيه اسود فحمله الغراب حتى صار في الجو ثم القاه فوقع منه الاسود ووقاه الله سبحانه من ذلك وفي ذلك يقول ... الموسوي رضي الله عنه شعرا

٦٩٢

ستائیسویں مجلس خون کا بیت المقدس میں جوش مارنا المحرم کا فتنگاہ دیکھا

کریم کلام پڑھا درنہ ہا رقت کا تار بندھا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمُصَلّٰی یَدْعُوْ وَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِہٖ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ فَمَا انْتَفَعَتْ بِطَعَامٍ وَمَا جَاءَ فِی النَّوْمُ حضرت او ٹھی اور محراب مصلی میں توجہ کی مصروفِ عبادت رہی اور دعا مانگی میں اسی حالِ ملال میں خدمتِ جناب سے باہر آیا و فورِ غم کی باعث نیند نہ آئی او طعام بھی نہ کھایا مل عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ بَیْتِ الْمَقْدِسِ اَنَّہٗ قَالَ وَاللہِ لَقَدْ عَرَفْنَا اَھْلُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ وَنَوَاحِیْھَا عَشِیَّۃَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ کتاب کامل الزیارت میں ابی نضرہ سے روایت کی کہ ایک باشندہ بیت المقدس نے یہ عبارت کہی بخدا قسم ہم اہلبیت المقدس اور نواح کو معلوم ہوی جو رات حسین بن علی علیہما السلام کو شہادت ملی قُلْتُ وَکَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ مَا رَفَعْنَا حَجَرًا وَلَا مَدَرًا وَلَا صَخْرًا اِلَّا رَاَیْنَا تَحْتَھَا دَمًا یَغْلِیْ میں نے پوچھا تو نے کیونکر جانا بولا کوئی پتھر اور کلوخ و سنگریزہ نہیں اوٹھایا مگر اوسکے تلے خون کو جوش مارتے دیکھا وَاحْمَرَّتِ الْحِیْطَانُ کَالْعَلَقِ وَمُطِرْنَا ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ دَمًا عَبِیْطًا سرخ رنگ دیوار دکھائی دیتا تھا کہ جیسے لہو جما اور تین روز تک خونِ تازہ کا وہاں مینہ برسا وَانْکَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَلَاثًا ثُمَّ تَجَلَّتْ عَنْھَا وَانْشَبَکَتِ النُّجُوْمُ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ اَرْجَفْنَا بِقَتْلِہٖ تین دن تک سورج گہنایا ظلمتِ ماتم سے اندھیرا چھایا رہا بعد ازاں کھلا رات کو ستارے درہم وبرہم آپسمیں ٹکرائے اوسکی صبح سے شہادت کا چرچا پھیلا فَلَمْ یَاْتِ عَلَیْنَا کَثِیْرُ شَیْءٍ حَتّٰی نُعِیَ اِلَیْنَا الْحُسَیْنُ پس ہمپر بہت ایام نہیں گذرنے پائے کہ لوگ قتلِ امام حسین علیہ السلام کی خبر لائے مل عَنِ الْحَرْثِ الْاَعْوَرِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ بِاَبِیْ وَاُمِّیَ الْحُسَیْنُ الْمَقْتُوْلُ بِظَھْرِ الْکُوْفَۃِ اوسی کتاب میں زبانی حارث اعور کی لکھا کہ راوی نے کہا فرمایا علی علیہ السلام نے ماں باپ میرے حسین پر ہوں فدا کہ پشتِ کوفہ صحرا میں شہید ہوگا اور اوسکا صدمہ آسمان و زمین

٦٩٣

اناسی الفنون ونقوش الفصوص یعد لانه وانا افرد من جملتها من ذلک فلا یجمع اطرافه ولا ... الفنجز وفما رواه اصحابنا یقول انی جمعت من فضایل علی خاصة یقال له ابو حفص عمر بن شاهین

في الرواية من اصحاب الحديث ... قدس الله روحه سمعت شيخا متقدما ... السيد الاجل المرتضى علم الهدى

وامنہا کو پہنچا وَاللّٰہِ کَاَنِّی اَنْظُرُ اِلَی الْوَحْشِ مَادَّۃً اَعْنَاقُہَا عَلٰی قَبْرِہٖ وَمِنْ اَنْوَاعِ الْوَحْشِ یَبْکُوْنَہٗ وَیَرْثُوْنَہٗ لَیْلًا حَتَّی الصَّبَاحِ فَاِذَا کَانَ کَانَ ذٰلِکَ فَاِیَّاکُمْ وَالْجَفَا واللہ گویا نظر کرتا ہون جانورِ صحرائی سے ہرنی کو اپنی گردن قبر پر اوس بیکس کی دہری روتی ہے اور انواعِ وحوش ہے وہان فراہم اتی رات بھر اشک بہاتی شیون کی مرثیہ پڑھتی ہے دہوم تی ہے یونہین عزا و ماتمِ غریب الغربا کو برپا رکھتی مثالِ زنِ فرزند مردہ آہ و نالہ سے بی چین ہتی واحسین کہتی پس حذر مین رہو کہ اوسپر جفا و جور نکرو اے موالیان و محبان جب لنذوہ قلق سے حیوان کا یہ حال ہو اے زمرۂ حاضران ہمین کب روا ہے کہ اس تذکرے پر نہ جوشِ فغان واتبہال ہو + پیشخوانی ہلالِ ماہِ محرم جب آشکار ہوا + ہجومِ غم سے مجبونکا دل فگار ہوا مصیبتِ خلفِ مصطفیٰ کی دن آئی + جہان شورشِ ماتم سے بیقرار ہوا + کیا ہی خانۂ الِ رسول کو برباد + یہ انقلاب زمانے مین آشکار ہوا + بدن پہ شاہ کی تیر و سنان جو برسایا + خدنگِ غم جگرِ مومنین کی پار ہوا + عَلَی الدَّوَام جسے دوش پہ چڑہا ہے رسول + غضب ہے سینہ پہ اوسکی شقی سوار ہوا + بہایا خونِ گلوِ عترتِ نبی کا دریغ + فلک یہ ماتمِ عظمیٰ سے اشکبار ہوا + لہو مین خاک پہ غلطان رہی تنِ بیسر + رخِ ملک پہ اس اندوہ کا غبار ہوا + جفا سے قبلۂ ایمان کی اہلبیت لٹی + خدا کا گہر اسی ماتم مین سوگوار ہوا + زمین پہ اونٹون سے اہلِ حرم گری بیتاب + جو مقتلِ شہدا کی طرف گذار ہوا + پکاری زینبِ دل خستہ یا علی فریاد + جفای شمر سے کنبہ تمہارا خوار ہوا + شرر سرشکِ دیدۂ ناظر سے تر ہوا کاغذ + شگافِ سینۂ خامہ رقم نگار ہوا

اہلبیت کو خیمہ سے نکال کے مقتل مین لیجانا سر شہدا کا کاٹنا رات کو حرم کا قید دکھنا

اسیرانِ سیاہ نالہ و آہ و غریبانِ راہ نوردِ قربانگاہ و زایرانِ مقتلِ شہیدانِ بلا و ماتمیا

ستائیسوین مجلس المحرم کا اقا گاہ مین احباب درن شہید ہی کا ہونا

فراق عزیز و اقربا۔ افتادگان ناوٴ حسرت و ملال و غمزدگان عوضہ قت و ابتہال کاروان اشک روان کی او ترنی کو محمل چشم احزان سی منغر کر اندوہ و فغان مین یون بیان کرتی ہین کہ روز عاشورا جو انبوہ ظلام کفر و نور اسلام کا مقابلہ ہوا یعنی امام حسین علیہ السلام کی خیل ملازم و اقربا نی روبرو تیس ہزار اہل کوفہ و شام کی پرا باندہا باری باری ہر ایک سعادت سیما مولا کی سامنی آتا رخصت جہاد پاتا میدان وغا مین قدم بڑہاتا صدہا منافق کو مار کی شہید ہو جاتا خلاصہ دو پہر تک کچھ صحابی زندہ باقی بچی تہی اور سادات بنی فاطمہ بہی دیکہ جانبازی مین شناور ہو نی تہی وقت عصر کو خاتمہ سب کا بخیر ہوا سر مہر افسر شاہ دین بدن سی جدا نوک نیزی پر چڑہا اعدائی عصمت سرا کا سامان و اسباب اور دواب لوٹا بنوت حرم کی سر پر قسم چادر اور دوپٹہ سی نہ چہپانی کو چہوڑا الی عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنْ اُمِّہٖ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ قَالَتْ دَخَلَتِ الْعَامَّۃُ عَلَیْنَا الْفُسْطَاطَ امام زین عبد اللہ ابن حسین سی روایت کی ہی کہ اوس جناب نی اپنی والدہ فاطمہ بنت امام علیہ السلام کی زبانی کہی ہی میری پدر بزرگوار و اقربا و انصار نی جب درجہ شہادت پایا تو اعدای نابکار نی لوٹ مار کو خیمہ کی اندر قدم بڑہایا وَاَنَا جَارِیَۃٌ صَغِیْرَۃٌ وَفِیْ رِجْلِیْ خَلْخَالَانِ مِنْ ذَہَبٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ یَفُضُّ الْخَلْخَالَیْنِ مِنْ رِجْلِیْ وَہُوَ یَبْکِیْ مین صغیر سن و سال لڑکی اور پیرون مین پازیب طلا پہنی تہی ایک ادمی میری خلخال اوتارتا اور اوسکی آنکھون سے اشکون کی لڑی بہتی تہی فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ فَقَالَ کَیْفَ لَا اَبْکِیْ وَ اَنَا اَسْلُبُ ابْنَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مینی پوچہا اے دشمن خدا کیون روتا ہی با جان زبون بولا کسطرح رقت نکرون کہ دختر زادہ پیغمبر کو لوٹتا ہون فَقُلْتُ لَا تَسْلُبْنِیْ قَالَ اَخَافُ اَنْ یَجِیْئَ غَیْرِیْ فَیَاْخُذَہٗ فاطمہ کہتی ہین مینی اوسکو سمجہایا کہ ترس کہا کی نہ لی مین گہنا

عبد المطلب و زید بن حارثۃ و عمار بن یاسر و بین حمزۃ بن
سلمان و حذیفۃ و بین المقداد
ابن مسعود و ابی ذر و بین
عثمان و عبد الرحمن بن عوف و بین
و عمر و آخی بین طلحۃ و الزبیر و بین

ستائیسوین مجلس المحرم کا مقتل مین لیجانا سید الشہدا کا سر تن سے کاٹنا

چلا جاجوا بدیا ڈرتا ہون اگر چہوڑ دون تو اکی دوسرا لیجائیگا قَالَتْ وَانْتَهَبُوا مَا فِي الْاَبْنِيَةِ حَتّٰى كَانُوا يَنْزَعُونَ الْمَلَاحِفَ عَنْ ظُهُورِنَا فاطمہ ناقل ہین اُنکی بعد ہجومِ اعدا خیمہ پر ہوا جو سامان و اسبابِ اہلبیت ملا سب تاراج کیا پہر عوراتِ پردہ نشین کی غارت مین قدم بڑہایا حتی کانونکی بندی اور ہاتہہ گلی کا زیور وسر کا سنجر کچہہ نرہنی پایا حمید بن مسلم روایت کرتا ہی خواتینِ حرمِ کبریا جنکا سایہ بہی نامحرم کو نظر نآیا تہا اونکی گہر کو جلایا پردۂ عزت و حرمت اوٹھایا چار طرفسی انبوہِ کوفہ نی لوٹ مار کا شور مچایا پس وہ ظلم کی ماری عورات بیچاری خیمہ مین جب نٹھرنہ سکین بیچاری اگی بیچہی ننہی بچونکو چہاتی سی لگائی باہر نکلین سب زیور اور لباس اور برقع اونکا لٹا ہوا ننگی پانو بال منہہ پر بکہری سر کہلا ہوا بحالتِ زار آئی مین تباہ و پریشان پٹتی جاتی تہین اسیرِ ذلت اور خواری ہر قدم پر ٹہوکرین کہاتی تہین سردارانِ کوفہ نی تجویز کیا کہ خیمہ و اسبابِ امام حسین علیہ السلام جو بچا ہی برسمِ غنیمت اوٹہالو اور اہلبیتِ پیغمبر کو بہی قید کر کی اپنی لشکر مین لیچلو سراپردۂ شاہ مظلوم سی تا مقامِ فرودگاہ سپاہِ شوم باوِ فرسنخ کا فاصلہ سماعت مین ایا اون سب ذریتِ رسول کو پیادہ پا خواہ اونٹون پر سوار کر کی بڑہایا وَقُلْنَ بِحَقِّ اللّٰهِ اِلَّا مَا مَرَرْتُمْ بِنَا عَلٰى مَصْرَعِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اوسوقت ساری انبوہِ حسرت زدہ نی کہا ای قومِ بی رحم برجفا خدا کی واسطی ہمکو ادہر سی لیچلو جس راہ مین مقتلِ امام حسین علیہ السلام اور ہماری اقربا کی لاشونکا مجمع ہو تاکہ اپنی وارثونکی جنازی سی وداع کر لین حسرت و یاس مین غم اور ماتم کا پرسا باہم دین اونکو رفت و افغان مین گلی سی لگائین صوتِ پریشان اور بدنِ عریان کو دکہائین پہر سرگذشت دردِ جگر اور بیتابی اطفال نوحہ گر سنائین دفن و کفن کی تمنا شوینِ ناچاری سی خاک مین ملائین سارباناون نی مہارِ شتر کی اوس طرف کہینچا بانوانِ حرم کا غول جب قتلگاہ مین پہنچا ہر بی بی کو جسدِ برادر و فرزند دہ سے

ستائیسوین مجلس المحرم کا قتلگاه مین گذرنا اپنی لاش اقربا سی ملکی بین کرنا

نظر پڑا خون کی جوشِ محبت سی سبکا دل اُڈا بیقرار ہو کی ساری مبتلای مصیبت گر پڑین ہا ہے
پہیلاکی با دیدہ گریان ملنی کو دوڑین پاسبانو کی روکنی سی وه زار و نالان ہرگز نہ ٹہرین ہے
اپنی اپنی بہائی اور بیٹی کی سرہانی جا کی بیٹہین ، مادرِ وہب نی بیٹی اور بہو کی پیکرِ خونین کو
سینی سی لگا یا ، زوجہ زُہیر بن قین نی کشتہ شوہر کو حالِ زار اپنا دکہایا ، مادرِ قاسم نوجوان
بیٹی کی لاشِ صد پاش پر گری ، دستِ تاسّف سی چہاتی اور منہہ کو پیٹتی ، اُمّ لیلی نی علی اکبر کی
بالین پر پچہاڑین کہائین ہے ہای فرزند ارامِ جان کہکی تنِ صد پارہ کی بلائین لین ، کوئی پکارتی
تہی افسوس ای سروِ روان تیری شادی کا باغِ دل مین گلِ ارمان رہا ، کوئی بیان کرتی
ای ناکامِ جہان حیف مین زندہ ہون تمہارا جنازہ خون مین غلطان دیکہا ، نوحہ و بکا سی
وه شور مچایا کہ زمین کربلا کو زلزلہ آیا ، سب سی زیادہ گنجِ شہیدان مین دو لٹین زینب خاتون کی
لٹی تہین ، یعنی سر نو برادر چہہ بہتیجون کی لاشین زخمِ تیغ سی مثلِ ورقِ گل شگفتہ نظر پڑین +
بیچاری درد و الم کی ماری کسکو روئی کونسی عزیز کی فراق مین جان کہوئی ، اسیرون مین
قافلہ سالار بنتِ زہرا زینب خاتون اونکا سر کہلا ہوا ، شہیدون کی سردار امام حسین علیہ السلام
اونکا سر تن سی کٹا ہوا ، بہن لاش کو بھائی کی تلاش کرتی تہی ، ایک سو چالیس کشتون مین
واحسین کہتی پہرتی تہی ، ہر آدمی کی علامتِ شناخت ناظرین کو سر سی ہوتی ہی وه تن بی سر تہا
بدنکی اسقدر ریزریزی ہوئی تہی کوئی عضو ثابت نہ رہا تہا ، دشتِ وحشت مین ہر سو نظرِ جستجو
دوڑائی ، ناگاہ ایک لاش رو بقبلہ خاک مین پڑی پائی ، مشک و عنبر کی بو سی زیادہ جسم مہکتا ہی
زخمونکی چاک سی لہو بہتا ہی ، قرینہ سی جانا کہ یہ وه پیکر ہی جسکو زہرا نی نازون مین پالا ہی
جبرئیل نی مہد و سباہات جہولا ہلایا ہی پیغمبر نی اپنا لعابِ زبان شیرہ جان طفلی مین
پلایا ہی ، حلّۂ جنت پہنا کی مہرِ نبوت پر چڑہایا ہی علی مرتضیٰ کا نورِ عینین ہی حسنِ مجتبیٰ کی دل و

ودعا له ان لا يغش في حر ولا قر وفي ماله
فقول حسان بن ثابت وكان علي ارمد
العين يبتغي دواء فلما لم يحس مداويا
شفاه رسول الله منه بتفلة فبورك
مرقيا وبورك راقيا وقال ساعطي
الراية اليوم صارما كميا محبا للرسول
مواليا يحب الهي والاله يحبه بها
يفتح الله الحصون الاوابيا فاصفى بها
دون البرية كلها عليا وسماه الوزير
المواخيا ، وروى حبيب بن ابي ثابت
عن الجعد مولى سويد بن غفلة قال
لقينا عليا عليه السلم في ثوبين في شدة
الشتاء فقلنا له لا تغتر بارضنا مثل
هذه فانها ارض مقرة ليست مثل
ارضك قال اما اني كنت مقرورا فلما
بعثني رسول الله صلى الله عليه واله
الى خيبر قلت له اني ارمد فتفل في
عيني ودعا لي فما وجدت بردا ولا حرا
٦٧
فيه يوم خيبر عالم يقله لاحد غيره
ولا يوازنه انسان ولا يقارنه فيه
فقد ذكر ابو اسحاق ابراهيم بن سعيد
الثقفي في كتاب المعرفة حدثني
الحسن بن الحسين العرني وكان صالحا
قال حدثنا كادح بن جعفر البجلي وكان
من الابدال عن ابن لهيعة عن عبد
الرحمن بن زياد عن مسلم بن يسار عن
جابر بن عبد الله الانصاري قال لما
قدم علي على رسول الله عليهما السلم
بفتح خيبر قال له رسول الله صلى الله
عليه واله لولا ان يقول فيك طوائف
من امتي ما قالت النصارى في عيسى
بن مريم لقلت فيك اليوم قولا
لا تمر على ملا الا اخذوا من
تراب رجليك ومن فضل
طهورك يستشفون به ولكن

روح کا چین ہی بیتابی سی واحسینا کہکی دوڑی اوسکی برابر باشتیاقِ ہم آغوشی زمین پر گری چاہا
کراوس میت کو گلی سی لگاون بہائی کی گردن اور سینی کو بوسہ دون دیکہا تیرونکی کثرت سی
چہاتی نیستان ہی حلقومِ بریدہ کی رگون سی خون روان ہی جابجا اوسکی لہوسی تہالی بہری ہین
ہاتہہ پاؤن تلوار و تیر سی کٹی پڑی ہین آنکہون سی آنسو بہاکی بہت سر پٹا دستِ الفت بڑہاکی
تیرونکو جسم سی کہینچا جب زنانِ حرم نی زینب کو اوس لاش کی پاس روتی دیکہا سب وہین
جمع ہوکی حلقۂ ماتم اور نوحہ باندہا جیسی پروانی سوزِ عشق مین شمع پر گرتی ہین یا بلبل کی پری شوق
آتش گل سی جلتی ہین ایکجانب زینب کی اُمِ کلثوم و رقیہ و عاتکہ خواہرانِ امام نی ازدحام کیا
ایکطرف رباب و امِ لیلیٰ زوجاتِ حضرت نی کنیزون کی ساتہہ کہرام مچایا سردار کی غم سی
عوراتِ صحابہ کا ہجومِ عام ہوا شیون و زاری بین بینِ جانگداز کی جینا حرام تہا قَالَ فَوَاللّٰہِ
لَا اَنْسٰی زَیْنَبَ بِنْتَ عَلِیٍّ وَہِیَ تَنْدُبُ الْحُسَیْنَ وَتُنَادِیْ بِصَوْتٍ حَزِیْنٍ
وَقَلْبٍ کَئِیْبٍ راوی کہتا ہی قسم خدا کی مجہی ہرگز نہین بہولیگا رونا اور نوحہ کرنا زینب خاتون
دخترِ علیِ مرتضیٰ کا آوازِ حزین و دلِ غمگین سی چلائی اور مدینہ کی سمت نانا رسولِ خدا کو یہ عبارت
سنائی یَا مُحَمَّدَاہُ صَلّٰی عَلَیْکَ مَلِیْکُ السَّمَاءِ ہٰذَا حُسَیْنٌ مُرَمَّلًا بِالدِّمَاءِ ای محمد
مصطفیٰ تمپر ملائکہ آسمانون نی سلام بہیجا ہی یہ حسین پیارا نواسہ تمہارا گہوڑی سی زمین پر گرا ہی
جنازہ اوسکا ابتک نہین گڑا ہی بیکس اور غریب خون مین آلودہ پڑا ہی مُقَطَّعَ الْاَعْضَاءِ وَ
بَنَاتُکَ سَبَایَا اوسکی بدن کو تیغ و تبر سی کاٹا ہی تمہاری بہو اور بیٹی کو اسیر مین پکڑا ہی
کثرتِ جراحات سی جسدِ پرنور چاک چاک ہی جنازی نجی جہانِ کربلا کی بسترِ خاک ہی اِلَی اللّٰہِ
الْمُشْتَکٰی وَاِلٰی مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی اس ظلم و جفا کا اللہ سی شکوہ کرونگی بیدادِ امت کا گلہ
محمدِ مصطفیٰ سی کہونگی وَاِلٰی عَلِیِّنِ الْمُرْتَضٰی وَاِلٰی حَمْزَۃَ سَیِّدِ الشُّہَدَا بابا علیِ مرتضیٰ کو ماجرا یہ

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا نقل مین گذرانے زینب خاتون کا لاش شہدا پر گرنا

سناو کی حمزہ سید الشہدا کو اپنا حال زار دکہاو کی یا محمداہ ہذا حسین بالعراء تسفی علیہ الصباء ای جد بزرگوار یہ حسین باتن بی سر دشت مین پڑا ہی باد صبا اوسپر گرم ریت کو سحرا کی اوسکی زخمون مین بہرا ہی یا حزناہ یا کرباہ الیوم مات جدی رسول اللہ ہائی ہی اس حزن اور اندوہ و محنت سی آجکا روز ہمپر ویسا ہی جو نانا کی موت مین روئی تہی مصیبت سے وفی بعض الروایات ہذا حسین مجزوز الراس من القفا مسلوب العمامۃ والرداء اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ یون بین جا نگر اکیا ہی ای سید کونین یہ تمہارا حسین ہی جسکا سر قفا سی کٹا ہی اوسکا پیراہن و قبا و عمامہ اوتار لیا ہی قاتل فی زانو تلی استخوان سینہ کو توڑا ہی بدن مجروح کو دہوپ مین برہنہ چہوڑا ہی بابی من عسکرہ فی یوم الاثنین نہبا بابی من فسطاطہ مقطع العرا میری مان باپ فدا ہون اوسپر کہ جسکا لشکر دوشنبہ کو مارا و تباہ کیا ہی اوسکی خیمہ کو لٹنا مین کاٹکی دشت و صحرا مین گرایا ہی بابی من لا غائب فیرتجی ولا جریح فیداوی مان باپ میری اوس غائب پر نثار کہ جسکی پہرانی کی امید نہین وا ایسا زخمی ہی کہ اوسکی جراحات کو بخیہ اور مرہم نہین بابی المہموم حتی قضی بابی العطشان حتی مضی قربان اوس مظلوم کی جو غم کہاتا رہا تاکہ شہید ہوا اور وہ مہمان کربلا کہ نہر فرات پر پیاسا مارا گیا بابی من شیبتہ تقطر بالدماء بابی من جدہ رسول اللہ السماء بلاگردان اوس جسم شریف کی جسکی محاسن سی خون بہتا ہی تصدق اوس نواسی کی جسکا نانا رسول خدا ہی برابر لاش برادر اپنی سرگذشت مصیبت سناتی تہی بدن خستہ جو ضرب تازیانی سی دکہاتا تہا بہائی کو دکہاتی تہی نظم فصیح پکاری رو رو کی زینب کہ جد گئی جبریل حسین خاک پہ عریان پڑا ہی ہو کی قتیل سنان کی نوک پہ سر ہی زمین پر تن ہی نہ غسل ہی نہ کفن ہی نہ قبر و مدفن ہی ایوارث پیغمبر ای نائب حیدر تم درجہ شہادت سی فائز ہوی جد و پدر

قال وحدثنی موسی ابن طریف عن عبایة بن ربعی قال سمعت علیا علیه السلام یقول والذی فلق الحبة وبرئ النسمة انی لقسیم النار اقول هذا لی و هذا لک فذکرته لحمد بن ابی الکلبی فقال یعنی ان ولیی فی الجنة وعدوی فی النار قلت سمعته قال نعم وحدثنی جابر الجعفی قال اخبرنی وصی الاوصیاء قال قال رسول الله صلی الله علیه واله لعایشة لا تؤذینی فی علی فانه امیر المؤمنین وسید المسلمین یقعده الله غدا یوم القیمة علی الصراط فیدخل اولیاءه الجنة واعداءه النار ومنها ما رواه ابو العباس بن یعقوب ویحیی بن عبد الحمید الحمانی قالا حدثنا علی بن هاشم عن محمد بن عبید الله بن ابی رافع عن جده ابی رافع ان رسول الله صلی الله علیه واله

۶۹۹

کان اذا اقام بعث علیا فلا یاخذ بید رسول الله احد غیره وقال الحمانی فی حدیثه کان اذا جلس اتکا علی علی واذا قام وضع یده علی علی علیه السلم ومنها انه صاحب حوض رسول الله صلی الله علیه واله فی القیمة روی محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه واله کانی انظر الی تدافع مناکب امتی علی الحوض فیقول الوارد للصادر هل شربت فیقول نعم والله لقد شربت ویقول بعضهم لا والله ما شربت فیا طول عطشاه وقال صلی الله علیه واله لعلی علیه السلم والذی نفسی بیده یا محمد واکرمه انک للذاید عن حوضی تذود عنه رجالا کما یذاد البعیر الصادی عن الماء بیدک عصا من عوسج کانی انظر الی مقامک من حوضی

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا مقتل مین گذرنا اپنی لاش اقربا سی ہکی مین کرنا وصف بآو سکینہ

مادر و برادر سی جنت مین جا ملی مجہی یہان دشمنونکی زغہ مین آفت کا سامنا ہی ہر دم نگہبانی زنانِ بیوہ اور طفلانِ یتیم کا غم کہاتا ہی بہوک پیاس مین جو بیتابی کرتی ہین تسلی دیتی ہون ظلم و ستم اعدا سی جسقدر عورتین سہتی ہین منت سی تہام لیتی ہون قَالَ فَأَبْكَتْ وَاللهِ كُلَّ عَدُوٍّ وَصَدِيقٍ راوی کہتا ہی بخدا سوگند سماعت سی اس بیان جانکاہ کی مقتل مین ہزارون آدمی کا ہجوم ہوا دوست اور دشمن کی نالہ و آہ کا شور اوٹہا انکہون سی دریای سرشک بہا اوس ہنگامۂ محشر مین سیدِ سجاد کی نظر جسدِ بی سر پدرِ بزرگوار پر جسدم پڑی باوجود ہونی بیمار و ناتوان اور صدماتِ جگر سی نیم جان آہِ سرد بہری نزدیک تہا کہ بیقراری سی موت آجاتی اہلبیت کے سر پر قضا دوسری مصیبت لاتی ناگاہ عوراتِ ہاشمی کی غول سے سکینہ خاتون آگی بڑہی ہنگامۂ رقت مین زینبِ محزون کی برابر کہڑی ہوئی بسبب خردسالی اور پریشانی تشنہ دہانی بگڑی ہو جیسی بدنکی اور کٹنی سر و گردنکی باپ کی لاش نہ پہچانی پہوپہی پوچہا یہ کسکا تنِ صد پاش بی سر ہی جو تم ایسا روتی ہو اور سب اہلحرم کی ساتہہ اوسپر نثار ہوتی ہو فرمایا جو تمہین سینہ پر سلاتا تہا رونی مین بہلاتا دلاسا دیتا تہا میوہ اور نعمات لاکی کہلاتا تہا جامۂ رنگین و زیور گرانبہا پہناتا تہا ہر دم دامنِ حمایت کی پردی مین رکہتا پیار و محبت سی ونزات پرورش کرتا ای اہلِ عزا دنیا مین تمنی دیکہا ہی اور گہر مین اقربا کی سنا ہی دختر نسبت پسر کی شیرین ہرایان جان سی پیاری ہوتی ہی ماں باپکی دوش و کنار مین جاگتی اور سوتی ہی قَالَ أَبُو الْفَرَجِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ وَأُمُّهُ الرَّبَابُ بِنْتُ امْرِءِ الْقَيْسِ وَسُكَيْنَةُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا ابْنَتُهُ مِنَ الرَّبَابِ وَاسْمُ سُكَيْنَةَ أَمِينَةُ ابو الفرج نی کہا کہ عبد اللہ ابن حسین علیہ السلام سکینہ کی والدہ رباب تہین جو وہ بانوی مکرم ساتہہ ان بیٹی بیٹا کی منظورِ لطف و محبتِ جناب تہین وَهِيَ الَّتِي يَقُولُ فِيهَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ وہ ایسی محبوب گذرین جنکی الفت سب سی

وعن طارق عن علي عليه السلم قال ... العباد والبلاد والسبع الشداد لاذودن ... يوم القيمة عن الحوض بيدي هاتين القصيرتين قال وبسط يديه وفي رواية اخرى والذي فلق الحبة وبرأ النسمة لامنعن بيدي هاتين القصيرتين عن الحوض اعداءنا

ومنها المناجاة يوم الطائف قد روى عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وآله لما خلا بعلي يوم الطائف وناجاه طويلا قال احد الرجلين لصاحبه لقد طالت مناجاته لابن عمه فبلغ ذلك النبي عليه وآله السلم قال ما انا ناجيته بل الله انتجاه

ومنها تفرده بآية النجوى والعمل بها قد روى عن مجاهد قال قال علي عليه السلم ان في القرآن لآية لم يعمل بها احد قبلي ولا يعمل بها احد بعدي آية النجوى كان عندي دينار فبعته بعشرة دراهم فكلما اردت ان اناجي النبي صلى الله عليه وآله تصدقت بدرهم ثم نسخت بقوله فان لم تجدوا فان الله غفور رحيم

وفي رواية اخرى فبي خفف الله عن هذه الامة فلم تنزل في احد قبلي ولا تنزل في احد بعدي وروى السدي عن ابي مالك عن ابن عباس قال كان الناس في الخلاء اذا كانت لاحدهم حاجة الى رسول الله صلى الله عليه وآله يناجون النبي صلى الله عليه وآله فشق ذلك عليهم ففرض الله على من ناجاه ان يتصدق بصدقة فكفوا عنه ونزلت ... ذلك عليهم ومنها ان حبه ايمان وبغضه كفر فقد اشتهر عنه عليه السلم انه قال لو ضربت خيشوم المؤمن بسيفي هذا على ان يبغضني ما ابغضني ولو صببت الدنيا بجمانها على المنافق على ان يحبني ما احبني وذلك انه

دو بالا ہی اور امام حسین علیہ السلام نی درجہ مدح مین انشا فرمایا ہی شعر لَعَمْرُكَ اِنَّنِی لَاُحِبُّ دارًا ۔ تَكُونُ بِهَا سَكِينَةُ وَالرَّبَابُ ۔ اُحِبُّهُمَا وَاَبْذُلُ جُلَّ مَالِی ۔ وَلَيْسَ لِعَاتِبٍ عِنْدِی عِتَابُ ۔ مجہی قسم ہی اپنی جان کی دوست رکہتا ہون اوس گہر کو جسمین رباب و سکینہ رہتی ہون ۔ دونو کی چاہت اور مودت مین مال و دولت فراوان دون اور ملامت کرنیوالی سی کچہہ اندیشہ عتاب نہین پاتا ہون ۔ بنابران امام حسین علیہ السلام بہی سکینہ کو جو بطنِ رباب مادرِ علی اصغر سی پیدا ہوئی تہی چاہتی تہی اور اوسکی محبت جمیع اولاد سی زیادہ دل مین رکہتی تہی سکینہ کو تکیہ کلام ہر دم نام حسین تہا اہلبیت کو وہ صغیرہ کی آرام سی تسلی اور چین تہا جب اونی باپ کا اسمِ مبارک سنا دوڑ کی واحسین کا نعرہ مارا ثُمَّ اِنَّ سَكِينَةَ اِعْتَنَقَتْ جَسَدَ الْحُسَيْنِ ہاتہہ پہیلا کی چاہا بعادتِ قدیم گلی مین ڈالی وہان گردن کہان پائی بی جتہا چہاتی سی لپٹ کی ہای بابا کہکی چلائی ۔ زبانِ حال مین زبان دراز سی شکایت کی ۔ روحِ پدر سی رو رو کی شرحِ مصیبت کہی ۔ ای آقا تمہاری بعد لشکرِ جفانی ہمکو بیرحمی سی لوٹا ۔ خیمونکو جلانی سی آفت کا پہاڑ ہمپر توڑا ۔ بی مقنعہ و چادر پردیسی باہر نکالا ۔ ظلم و جفا سی ذلت و خواری کی محنت مین ڈالا ۔ پہوپہی زینب و امّ کلثوم اور امّان کو تازیانون سی بہت مارا ۔ بہائی سیدِ سجاد کو جو بیماری سی غش تہی قتل کا ارادہ کیا ۔ میری اور بہن فاطمہ صغرا کی بُندی زور سی کہینچی ۔ ہم دونو کی زیور چہین کی کان زخمی کئی ۔ ہمکو سر و پا برہنہ اسیر لیجاتی ہین ۔ جو اپنی غم سی روتی ہین تو مار کی دہمکاتی ہین ۔ غریبون کی فریاد و زاری کوئی نہین سنتا ۔ اولادِ رسول کو محنتِ بیقراری مین پرسا کوئی نہین دیتا ۔ کاش کہ پیشتر مین مرجاتی ۔ تمہارا بدن سی سر جدا نپاتی ۔ اس بنتِ المحرم نی ایسا شیون کیا کہ حاضرانِ لشکر ابنِ سعد مین بہی غلغلۂ رقت برپا ہوا ۔ نزدیک تہا کہ وہ ستمگر اپنی ظلم و جفا سی باز آئین اور شورش بلوای عام مین یزید کی طاعت سی پہر جائین ۔ خبرداروں نی یہ واقعہ عمر کو سنایا ۔ وہ مردود اندیشہ

ستائیسوین مجلس المحرم کا مقتل مین گذرنا لاش اقربا سی ملنا جنازۂ پدر کو سکینہ کا لپٹنا

طلبیان فوج سی دل مین گہبرایا قاتل اولادِ مصطفیٰ شمرِ دشمن خدا سی کہا مقتل مین جا کی اہل حرم کو نعشِ اقربا سی
جدا کر فَاجْتَمَعَ عِدَّةٌ مِنَ الْأَعْرَابِ حَتّٰى جَرَّدُوْهَا عَنْهُ وہ شقی اپنی ہمراہ بہت سنگدل
لیکی آیا اور ہر ایک خاتون کو ضربِ جور و جفا مین سر کا یا مگر سکینہ جسم سی اپنی پدر کی لپٹی روتی تہی
ہر چند ہاتہہ پکڑکی اوٹہاتی وہ نہین جدا ہوتی تہی قہر و غضب سی اوس مظلومہ کو طمانچہ مارا سکینہ نی
بیتاب ہوکی وارثون کو پکارا دستور ہی کہ اگر غیر آدمی کسی کی بچہ کو ستاتا ہی تو وہ اپنی باپ بہائی
چچا کو حمایت مین بلاتا ہی چلاکی بولی عباس عموی مہربان مجہی بناہ دو بہائی علی اکبر اور قاسم بہائی کو
دوڑو افسوس کہ عباس تو شانی کٹی خاک و خون مین اٹی دور پڑی تہی علی اکبر و قاسم کی اعضا مثلِ
ورقِ گل کہلی بیجان ہو رہی تہی ہای ہای جب کوئی مددگار نظر نہ آیا تو سید سجاد کو بامدادِ بیچارگی بلایا
وہ بہی زنجیر و طوق مین بندہی قید و بندِ زغا اعدا مین گہری تہی لاعلاج آواز دردناک سی زینب کو پکاری
پہوپہی خبر لو کہ سکینہ مرتی ہی تمہاری بنتِ زہرا بیقرار ہوکی نزدیک تر آئین کشاکشِ طفل نادان ظالم
کی ہاتہہ سی دیکہہ کی چلائین ای غدار کسقدر جور و جفا کرتا ہی خدا کی غضب سی نہین ڈرتا ہی ہرگاہ یہ دختر
یتیم اپنی پدر کی جنازہ بی سر سی دردِ جگر کہتی ہی تو کیون مہلت نہین دیتا ہی اس غریبِ مضطر کی نوحہ
کرنی سی کیا ضرر ہی جو اسکو مارتا ہی مگر قرآن مین تونی پڑہا نہین ہی فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ آیا سی
خدا کا کلامِ مجید سنا نہین کہ ذِی الْقُرْبٰی کی واسطی پیغمبر سی فرمایا ہی آیا یہ نازپروردہ حسین یتیم نہین ہی
کیا یہ درماندہ شوروشین اقربا سی رسول کریم کی نہین ہی ہر چند زینب خاتون نی سفارش کی
اوس بیمروت نی ایک نہ سنی جبر و اکراہ مین ہاتہہ پکڑکی کہینچا سکینہ نی رو کی خدا کا واسطہ دیا ای ظالم
دم بہر اور ٹہر جا وہ بولا اب کیا مدعا ہی تیرا اوس پرحسرت و ارمان نی کہا ایک چہوٹا بہائی میرا تیری
کلاچہ اشلوکی مین لہو بہرا خاک مین بہان پڑا ہی اوسکی لاش کو جاکی پیار کر لون کہ جان سی زیادہ
الفت کہتی ہون راوی کہتا ہی وہ سنگدل نی ہرگز التجا نہ مانی اور شلِ قصاب جو گوسفند قربانی کو

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا مقتل مین گہنا اور شہدای اقربا پر شیون کرنا

بہائی طناب جفا کہینچی وہ بانکی عاشق بار بار منہ پہیر کی دیکہتی جاتی لاش پدر سی روتی ہوئی اپنی

ناچاری کو زبان حال مین سناتی نظم فصیح خدا کی واسطی بابا سی ست چہڑاو مجہی خدا کی واسطی

مقتل مین چہوڑ جاو مجہی کٹی گلی کی بلائین مین لیکی روونگی پدر کی سینہ سی شکل لپٹ کی سوونگی

نہ دنکو دہوپ مین چہوڑونگی لاشہ شبیہ کرونگی سایہ مجاور ہونگی مین دلگیر جہان حسین علیہ السلام

سب بانوان حرم جو اوس روز مقتل مین آئی ہر ایک شہید کی بالین پر شیون کرکی اشک

بہائی ماں نی فرزند کو چہاتی سی لگا کی جان کہوئی بہن ماتم مین بہائی کی سینہ پیٹ کی روئی

مگر ایک لاش بیکس اور غریب دور پڑی رہی کہ اوسکی پرسی کو خوف اعدا سی کوئی بی بی نہ جا سکی

رسم ملک عرب مین جنازہ بی نوحہ وگریہ خوار ہوتا ہی اگر بی وارث وطن مین خواہ دشت غربت

مین بہی آدمی مرتا ہی اوسکو خدا کی واسطی ہر عورت ومرد اسلام سی کوئی نوحہ ہی وہ لاش

بیکس مظلوم عباس علی سقای حرم ہی وہ بیت صد پاش برادر باوفای امام امم ہی مین چاہتا ہون

اوسکی غمسی تم مومنین ماتم کرو اور عزای کشتہ وادی ستم پر اشکبار ہو روح علی مرتضی کو پرسا دو چاہون

روز جزا سی مرحبا ہو کیون کہ وہ بحر مروت پانی کی وعدی مین دریا سی پیاسا نکلا اولاد امام حسین

علیہ السلام پر جان کو قربان کر گیا پارہ پارہ جلتی ریت مین اکیلا پڑا تہا ایک ہاتہ کٹا کہین

دوسرا کہین سر عمود کی ضرب سی پہٹا تہا سینہ پر علاوہ صد ہا زخم تیغ ونیزہ کی ایک تیر سہ پہلو

لگا تہا انکہو نمین لہو جما تہا مشک سکینہ کی ساتہہ پامال سم ستور ہوا تہا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ

بَعَثَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِی ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَهُوَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ مَعَ خَوَلِی

بْنِ يَزِيدَ الْاَصْبَحِی وَحُمَيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْاَزْدِی اِلٰی عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ

بعد ازان عمر بن سعد نی عبید اللہ زیاد کو فتح نامہ لکہا اوسی روز کہ وہ یوم عاشورا ہنگام عصر تہا

اور سر امام حسین علیہ السلام خولی بن یزید کو دیا حمید بن مسلم کی ہمراہ کوفہ مین روانہ کیا

عليك والريح الثانية ميكائيل في الف من الملائكة سلموا عليك والريح الثالثة اسرافيل في الف من الملائكة سلموا عليك رواه عمرو بن عبيد الله بن ابي رافع عن جده ابي رافع ومنها انه بارز الوليد بن عتبة فقتله وبارز عتبة حمزة بن عبد المطلب فقتله حمزة وبارز شيبة عبيدة بن الحارث فاختلف بينهما ضربتان قطعت احديهما فخذ عبيدة فاستنقذه علي عليه السلام بضربة بدر بها شيبة فقتله وشاركه في ذلك حمزة وكان قتل هولاء اول وهن لحق المشركين وذل دخل عليهم ونصرة وعز للمؤمنين وقتل ايضا بعده العاص بن سعيد بن العاص وقتل حنظلة بن ابي سفين وطعيمة بن عدي ونوفل بن خويلد وكان

ستائیسوین مجلس المحرم کا تتمہ مین آنا سرِ شہدا بدن سی کاٹا جانا اسیرونکو آب وطعام کہلانا

وَاَمَرَ بِرُؤُسِ اَلْبَاقِیْنَ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَاَهْلِبَیْتِہٖ فَقُطِعَتْ پس اپنی ناپکارون سے عمرنی کہا صحابہ واقربای سیّد الشہدا کی سر بدن سی کاٹو اور اون سبکو میری روبرو لاکی حاضر کردیہ اور مصیبتِ تازہ تہی اہلبیت دل ملول کو، اسکا غم بی اندازہ ہوا عترتِ رسولکو اگر صبر کرین تو شدّتِ بلامین ہو نہین سکتا ہرگاہ فریاد وزاری مچامین توکوئی پرچہا اونکی نہین سنتا کیون ای اہلِ عزا تصور کی جاہی علی اکبر و قاسم کا جب سر تن سی جدا کیا ہوگا تو اونکی مادرِ عاجزہ نی خنجرِ غم کی تلی اپنا گلا رکہا ہوگا ہرگاہ عون و محمد کو ذبح کرتی ہونگی تو زینب کے جگر پر کیا آری ستم کی چلتی ہونگی جسدم عباسِ مظلوم کی گردن کاٹی ہوگی امّ کلثوم نی کیا خاکِ مصیبت سر پر ڈالی ہوگی وَسَرَّحَ بِہَا مَعَ شِمْرِ بْنِ ذِی الْجَوْشَنِ وَقَیْسِ بْنِ الْاَشْعَثِ وَعَمْرِ بْنِ الْحَجَّاجِ اِلَی الْکُوْفَۃِ پہر عمرنی تہوری فوج کو اہلبیتِ مصطفیٰ اور سرہای شہدا کی ساتہہ کیا اور سر سی کہا کہ ہمراہِ قیس بن اشعث وعمر بن حجّاج ابنِ زیاد کی پاس کوفہ مین لیجاؤ مگر از روی وقایعِ اخبار سناہی اور قرینۂ حال کو عبارتِ فارسی مین دیکہا ہی کہ اوس وقت حرمِ محترم کو باقی روز یا شامِ عاشورا عمرِ سعد نی اپنی لشکرِ ستمگر مین اوتارا جو انبوہِ عفت مکان مین ساتہ بہنین دو بیبیان دو صبیّہ چند کنیزِ مولا اور باقی زوجاتِ اقربا وصحابہ قریبِ چالیس عورتین تہین اونکی توقف کو خیامِ حضرت سی ایک برا ڈیرہ دیا صدر نشینانِ عرشِ برین شالِ یعنی زوجہ قیدیانِ زنگبار خاکِ زمین پر بیٹہین اندہیری مین داغِ ماتم کا چراغ جلاکی بچونکو دامانِ تسلّی مین بہلاکی سینہ و سر کو پیٹتین عمرنی بقدر سدِّ رمق غلّہ بریان اور کوزۂ آب قوتِ لایموت بہیجا اوسکی ملازمانِ خونخوار نی لاکی مقابلِ اہلحرم رکہا جب تقسیم کرنی لگا ہر خاتون کو نزدیک بلایا دریغ و درد کہ ہونی اناج پر اونکا فاقہ ٹوٹی جو ہمیشہ مائدۂ جنت کہاتی ہون صد حیف اٹہہ پہر مین مانندِ فقرا کی وہ غذا ملی اٰلِ رسول کو جو بادشاہونکی افسر کہلاتی ہون اسیر کوئی طرف تنہا

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا لشکرِ اعدا مین یازدہم محرم قید رہنا سکینہ کا بیتابی کرنا

کر اونمین رکہین جاسہ نرہا تہا تا دامن مین لین نا چار وہ دونو ہاتہ ملاکی ہر ایک نی حصہ لیا
اگر انکار قبول سی کیا تو وہ ظالم خفا ہو کی مارنی کو دوڑا زینب نی بہائی کی بہوک پیاس
یاد کر کی روبرو زمین پر رکہہ دیا اور یون ہین سب بیچاریون نی جو اپنی جان سی سیر تہین
کچہہ منہ مین ندالا و اقعی ہرگاہ جای امام انام اور تمامِ اقربا کو خالی دیکہین کیونکر دانہ غذا کہاتین
جب علی اکبر اور علی اصغر کی تشنہ دہانی زبان پر ہو کسطرح پانی منہہ سی لگا مین سکینہ جام آب
لیکی اوٹہین ماں نی پوچہا بی بی کہان چلین جواب دیا کہ یہ پانی چہوٹی بہائی کو اول پلاونگی
پہلی اوسکی پیاس کو دو چار سی بجہاونگی مجہی اوسکا تڑپنا پانی کی واسطی یاد ہی وہ بی زبان کی
اشارونکی خدا سی فریاد ہی اس کلام سی شورِ نوحہ برپا ہوا کہرام رقت سی غلغلہ محشر نی سر اوٹہایا
خلاصہ ہزار تقریر اور تدبیر سی اطفال کو سمجہایا کچہہ کہلا پلا کی گود مین سلایا طبرسیؒ عن طاوس
الیمانی قال اِنَّ الحُسَینَ کانَ اِذا جَلَسَ فِی المَکانِ المُظلِمِ یَہتَدِی اِلَیہِ
النّاسُ بِبَیاضِ جَبِینِہِ وَنَحرِہِ مومنین اس روایت کو سنو اور متوجہ نالہ وقت رہو
طبرسی نی طاوسِ یمانی سی نقل کی ہی امام حسین علیہ السلام کی خصوصیات سی یہ کرامت
لکہی ہی کہ جس تاریک گہر مین وہ جناب تشریف رکہتی روشنائی گردنِ نورانی اور درخشانی
اشعۂ پیشانی سی لوگ معلوم کرتی کہ خورشیدِ سپہرِ رسالت اور ماہِ برجِ امامت اس مکان مین فروزان ہی
وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ کانَ کَثِیراً ما یُقَبِّلُ الحُسَینَ نَحرَہُ
وَجَبِینَہُ اسواسطی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ گلو اور جبین امام حسین علیہ السلام کی
بوسی لیتی تہی اور بیشتر یہ دو جا پیار سی منہہ رگڑتی تہی سرورِ شہدا کی خادم اس بچی کی سناسا تہی
اور اطفال بہی اوس علامت کی سب آشنا تہی چونکہ دیرہ خیامِ حرم کا ضربِ تیغ و تبر سی جا بجا
کٹا تہا وہان سی کپڑی مین تہوڑا تہوڑا سوراخ کہلا تہا جب یازدہم محرم قریب آدہی رات کی

فضرب به علي عليه السلام فقطع يمينه ثم حمل اللواء بيده اليسرى فضرب على يده اليسرى فقطعها ثم اخذ اللواء على صدره فضرب علي عليه السلام على ام راسه فسقط صريعا وحمل عليه السلام على القوم واكب المسلمون على الغنائم وقد كان رسول الله اقام على الشعب خمسين رجلا من الانصار وامر عليهم رجلا منهم وقال لا تبرحوا مكانكم وان قتلنا عن اخرنا فلما راى اصحاب الشعب الناس يغنمون قالوا لاميرهم نريد ان نغنم كما غنم الناس فقال ان رسول الله صلى الله عليه واله اوصى الا ابرح من موضعي هذا فقالوا تركوه فحمل عليه خالد بن الوليد فقتله وجاء من ظهر رسول الله صلى الله عليه واله يريده وقتال من اصحاب رسول الله سبعون رجلا فنكث ٢٠٥ وجه ولم يبق معه الا ابو دجانة سماك بن خرشة وسهل بن حنيف وامير المومنين فكلما حملت طائفة على رسول الله استقبلهم امير المومنين فدفعهم عنه حتى انقطع سيفه فلما راى رسول الله صلى الله عليه واله الهزيمة كشف البيضة عن راسه وقال اني انا رسول الله الى اين تفرون عن الله وعن رسوله واتاب من اصحابه المنهزمين اربعة عشر رجلا منهم طلحة بن عبيد الله وعاصم بن ثابت وصعد الباقون الجبل وصاح صائح بالمدينة قتل رسول الله فانخلعت القلوب لذلك وتحير المنهزمون فحذوا يمينا وشمالا ودوى عكرمة فالسمعت عليا عليه السلام

ستائیسویں مجلس اہلبیت کا شب یازدہم محرم لشکر عمر میں قید رہنا سکینہ کا پدر کو یاد کرنا

گذری مہتاب کی شعاع روزن کی راہ سی زمین پر چمکی ناگاہ سکینہ خاتون جو ماں کی دامان مین سوتی تہی باپ کی اشتیاقِ دیدار مین خواب پریشان سی چونکی کثرتِ بکا وزاری سی انکہین پر غبار صدمہ بیخوابی اور بہوک پیاس کی ضعف سی نظر تیرہ و تار خوف و دہشت مین گہبرائی ہوئی گردپیش پیری پرچہائی ہوئی اندہیری مین بجانا کو سنا سکان ہی گہبراکی ہیول گئی مقام کہان ہی حیرت سی چار طرف خیمہ مین جو دیکہا تو ایکجانب ذرا سا نورِ مہتاب زمین پر معلوم ہوا یقین کیا پدرِ بزرگوار سفر سی پہر کی ائی ہین اوس گوشی مین سب سی جدا بارِ الم اوٹہائی بیٹہی ہین فرطِ بیتابی سی اونہہ کی دوری ہاتہہ پہیلا کی جو کچہہ نپایا زمین پر گری حیران ہوکی بولی ای بابا مین تمہاری نزدیک آئی تم علاحدہ ہوگئی اور مینی مراد نپائی پہر دوسری طرف وہ چاک دیکہی تو جلدی سی اودہر کو روتی ہوئی گئی جب وہان بہی ٹہکانا پدر کا نہ ملا تو زبانِ بیقراری سی چلاکی شکوہ کیا بابا جان کس قصور سی تم خفا ہو جو مجہسی آنا کنا کرتی ہو اور جدا ہو زینب خاتون نی کلام سکینہ کو سنا بحیرت و اضطراب پوچہا بی بی کیا ہی کہ ادہر اودہر پہرتی ہو اس تاریکی مین کسکی تلاش کرتی ہو عرض کی میری بابا جان یہان تشریف لائی ہین لاکن معلوم نہین کیون مجہسی شرماتی ہین جب اونکی نزدیک جاتی ہون وہان خالی جا پاتی ہون زینب نی اوسکی بیان سی نالہ دہاڑ بیں کیا اوس معصومہ کو آغوشِ محبت مین اوٹہا لیا تسلی دیکی بہلایا پیار مین بوسہ لیکی سمجہایا سکینہ اس روشنی پر تمکو دہوکا ہی اومین باپ کی گردن اور پیشانی کا قیاس کیا ہی یہ چاندنی کا اوجیالا ہی باپ سی گلہ تمہارا بیجا ہی جسکی مشتاق ہو وہ گلا تو کٹ گیا جبین کو تیرِ جفا کا نشانہ بنایا حسین بہائی ہماری گئی ہم بیکس اور دکہیاری رہی اوسدم سب اہلحرم نی پہر نوحہ و ماتم کا حلقہ باندہا صدای گریہ و بکا سی زمین و اسمان کو زلزلہ ہوا نظم لمولفہ بس ہی عزیزو رونیکو یہ غم کا ماجرا اب کیا کہون مصایبِ اولادِ مصطفیٰ گہر ہوگیا تباہ رسالت پناہ کا

نقضا دی جلب ما علیه وقد قتلناه

ببقیه منادیه قریش ومن مقاماته

المشهورة فی غزوة الاحزاب قتله

عمرو بن عبد ود ... حذیفة بن الیمان

اٹھائیسوین مجلس تحیت وسلام شهدا و مرثیه حضرت ام عزا و نوحه مرغان کربلا

ماتم سرا ہی روضۂ محبوب کبریا ارواحِ انبیا مین بپا شور و شین ہی صفہای قدسیون پہ ہجومِ الم ہوا رقت سی انقلاب ہی ساری جہان کو فرطِ قلق مین دیدۂ گردون سی خون بہا ناظم نی طرزِ تازہ جو لکہا ہی حسبِ حال حاصل حدیث کا ہی یہ مضمون جانگزا

اٹھائیسوین مجلس تحیت وسلام شہدا و مرثیہ حضرت ام عزا و نوحۂ مرغان کربلا میں بھیجو دیکی شفا

رباعی ای اہلِ عزا کی دن آپہنچی غم کی راتین بکا کی دن آپہنچی زہرا کی انہین نون مین بسنی آجڑی آبادی کربلا کی دن آپہنچی رباعی ای مومنو اشکو گہر سمجھو تم اور آبروی دین تر سمجھو تم دو اشک یہان حشر مین لو دُرِ یتیم کیا خوب تجارت ہی اگر سمجھو تم رباعی فردوس مین آج مصطفیٰ روتی ہین کوثر پہ علیِ مرتضیٰ روتی ہین دیتی ہی دعائین اونہین روحِ زہرا شبیر کو جو اہلِ عزا روتی ہین رباعی جس بزم مین شورِ آہ و فغان یاد نہو اس سی کبہی روحِ نبی شاد نہو افسوس کہ آقا تو تمہین یاد کرین اور تمکو حسین ابنِ علی یاد نہو تمہید بکا فضائلِ اہلِ عزا و دُرود ائمۂ ہُدیٰ و نفرین بر اعدا و گریہ از خوفِ خدا بیتیخوانی لمولفہ

جو دل کہ یادِ واقعۂ کربلا کری دریای اشک چشمون سی اوسکی بہا کری ہو وی نمود شہرِ محرم کا جب ہلال شرحِ حدیثِ نوحہ و افغان سوا کری گرمی سی شور و شین کی نکلی وہ آہِ سرد ہر دم اسیرِ صبر و تحمل فنا کری جب زندگی مین پانی ملی تشنہ کام کو لازم ہی شہ کی پیاس پہ جانکو فدا کری آفت زدہ شہید جو دیکہی وطن سی دور غربت پہ اوس امام کی رنج و عنا کری لاشہ اگر جوان کا نظر پڑی اکبر کا نام لیکی قلق سی بکا کری بہائی کی مرنی مین جو کسیکو رہی نہ تاب عباس کی الم سی وہ ماتم بپا کری گردشِ روزگار عزیزونکا داغ دی ذکرِ عزای قاسمِ خونین قبا کری پائی قرین موت کہین طفلِ شیرخوار شیون برای اصغرِ شیرین ادا کری کہتا ہوا گلا جو نظر

الى يوم القيامة وروى الواقدي قال حدثنا عبد الله بن جعفر عن ابن عون عن الزهري قال جاء عمرو بن عبد ود وعكرمة بن ابي جهل وهبيرة بن ابي وهب ونوفل بن عبد الله بن المغيرة وضرار بن الخطاب الفهري في يوم الى الخندق فجعلوا يطيفون به يطلبون مضيقا منه ليعبروا فانتهوا الى مكان اكرهوا خيولهم فيه فعبرت وجعلوا يجولون بخيلهم فيما بين الخندق و سلع والمسلمون وقوف لا يقدم احد منهم عليهم وجعل عمرو بن عبد ود يدعو الى البراز ويقول ولقد بححت من النداء بجمعهم هل من مبارز في ابيات في ذلك

اٹھائیسوین مجلس تحیت وسلام شہدا و مرثیہ چند امام عزا و نوحہ مرغان کربلا

ماتم سرای روضۂ محبوب کبریا ارواح انبیا مین بپا شور و شین ہی صفہای قدسیون پہ ہجوم الم ہوا رقت سی انقلاب ہی ساری جہان کو فرط قلق مین دیدہ گردون سی خون بہا ناظم نی طرز تازہ جو لکہا ہی حسب حال حاصل حدیث کا ہی یہ مضمون جانگزا

اٹھائیسو مجلس تحیات وسلام شہدا و مرثیہ خدمت اہل عزا و غرباے کربلا شہید امجد حسین ہووے کی شفا

رباعی ای اہلِ عزا کی دن آپہنچی غم کی راتین بکا کی دن آپہنچی زہرا کی انہین نوحون مین سبی اوجڑی آبادی کربلا کی دن آپہنچی رباعی ای مومنو اشکو گہر سمجہو تم اور آبروی دین تر سمجہو تم دو اشک یہان حشر مین لو دُرِ یتیم کیا خوب تجارت اگر سمجہو تم رباعی فردوس مین آج مصطفیٰ ہین کوثر پہ علیِ مرتضیٰ روتی ہین دیتی ہی دعا مین اونہین روحِ زہرا شبیر کو جو اہلِ عزا روتی ہین رباعی جس بزم مین شورِ آہ و فغان یاد نہو است سی کبہی روحِ نبی شاد نہو افسوس کہ آقا تو تہین یاد کرین اور تمکو حسین ابنِ علی یاد نہو تمہید بکا فضائلِ اہلِ عزا و درود آیمۂ ہدیٰ و نفرین اعدا و گریہ از خوفِ خدا پیشخوانی لمولفہ جو دل کہ یادِ واقعہ کربلا کری دریای اشک چشمون سی اوسکی بہا کری ہو وی انمود شہرِ محرم کا جب ہلال شرحِ حدیثِ نوحہ و افغان سوا کری گرمی سی شور و شین کی نکلی وہ آہِ سرد ہر دم اسیلِ صبر و تحمل فنا کری جب زندگی مین پانی ملی تشنہ کام کو لازم ہی شہ کی پیاس پہ جانکو فدا کری آفت زدہ شہید جو دیکہی وطن سی دور غربت پہ اوس امام کی رنج و عنا کری لاشہ اکر جوان کا نظر پڑی اکبر کا نام لیکی قلق سی بکا کری بہائی کی مرنی مین جو کسیکو ہی نہ تاب عباس کی الم سی وہ ماتم بپا کری گردشِ روزگار عزیزو نکا داغ دی ذکرِ عزای قاسمِ خونین قبا کری پائی قرین موت کہین طفلِ شیرخوار شیون برای اصغرِ شیرین ادا کری کٹتا ہوا گلا جو نظر

مضیقا منه لیعبروا فانتهوا الی مکان اکرهوا خیولهم فیه فعبرت وجعلوا

مبادرة فی ابیات فی ذلک یعجب من الندا بجمعهم هل من یدعو الی البراز ویقول ولقد احد منهم علیهم فجعل عمرو بن عبدود سلح والمسلمون وقوف لا یتقدم یجولون بخیلهم فیما بین الخندق و

اٹھائیسوین مجلس تحیت وسلام شہداء اور اخبارِ مستورات اہل عبا کر بلا مین طاری کا انا مدینہ کو جانا

فیح ہوا اَلسَّلَامُ عَلَی قَتِیلِ الْعَطْشَانِ اَلسَّلَامُ عَلَی سَلِیبِ الْعُرْیَانِ سلام اوپر اونکی جو وقتِ آخر بھی زبان چابھیا پیاس مین دم توڑا سلام اوپر اونکی جو سجدی مین سر کٹا جا لوبیا بن دہوپ مین عریان چہوڑا اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَوْدَاجِ الْمَقْطُوعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی صُدُورِ الْمَکْسُورَاتِ سلام اوپر اون شہدا کی جنکی رگہای گردن تیغ جفا سی کٹین سلام اوپر اونکی جو سُمِ سُتور سی سینہ مجروح کی پسلیان ٹوٹین اَلسَّلَامُ عَلَی اَجْسَادِ الْمَنْبُوذِیْنَ فِی الْبَرِیَّاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی رُءُوْسٍ فَوْقَ الرِّمَاحِ الْمُشْتَهِرَاتِ سلام اوپر اون اجساد مقتول کی جو بی گور وکفن راہ بیابان مین پڑی تہی سلام اون سرورون پر جنکی رؤس نیزی پر چڑہی در بدر پہری تہے اَلسَّلَامُ عَلَی قُلُوْبِ الْمَفْجُعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی مَلَاءِ النَّادِبَاتِ سلام اوپر اون مستورات کی جنکی دل بار غم اور جور وستم نی دکہائی سلام اونپر جنہون نی مرگ برادر و فرزند مین نوحہ وفغان سے شور مچائی اَلسَّلَامُ عَلَی وُجُوْهِ الْمُکْشَفَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی شُعُوْرِ النَّاشِرَاتِ سلام اوپر بانوانِ غارت زدہ کی جو بی چادر و نقاب کشادہ رو پردیسی نکلین سلام اوپر اون مخدرات کی جو اپنی وارثونکی مقتل مین روتی بال پریشان ماتم سی کرین اَلسَّلَامُ عَلَی عَزِیْزَاتِ الْمُسْبِیَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی ظُهُوْرِ الْمُضْرُوْبَاتِ سلام اون خواتینِ عترتِ عصمت پر جو دست اعدا سے اسیر ہوین سلام اونپر جنکی پشت وکمر ضرب تازیانون سی ورم کر گئین کس زبان سی اونکا حال بیان ہو جب حدیثِ اندوہ سی دل پامالِ نالہ وفغان ہو افسوس جو اشرف روزگار تہی وہی مبتلای درد وآزار تہی صد حیف جو مقرب کردگار ہوی دنیا مین بہت ذلیل وخوار پہری سنو اونکی غلامونکا مرتبہ کیا ہی دیکہو خدا نی کس درجہ شرف دیا ہی مومنین کو دارین مین اپنی مراتب عالیہ کی بشارت ہی اور جوشِ محبت سی محنتِ مولا مین رقت کی اشارت ہی مناقب اونکی فضائل کی سماعت سی صفتِ معرفت بڑہتی ہی اوس حال مین جو روایتِ مصیبت کان مین پڑتی صبر کی

ودواقعهم فانهزموا وظفر المسلمون
بن عبد المطلب فاضطرب القوم
بسيفه هذا انا علي ابن ابي طالب
والله لا ابرح حتى تسلموا او لاضربنكم
كما ذبح صاحبك قال انا ادبح لا
ضربتكم بالسيف ولولاه لوبح
لا اله الا الله محمد رسول الله ان تقولوا ... والا

اٹھائیسوین مجلس بحث جبرئیل و اسرافیل ثواب خدام عزاداری کا متقبل ہین آنا مدینہ جانا

تاب نہین ہی ہی مروی فِی الْمُنْتَخَبِ اِفْتَخَرَ اِسْرَافِیْلُ عَلٰی جَبْرَئِیْلَ فَقَالَ اَنَا مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَصَاحِبِ الصُّوْرِ وَالنَّفْخَةِ وَاَنَا اَقْرَبُ الْمَلَائِکَةِ اِلٰی حَضْرَتِ ذِی الْجَلَالِ کتاب منتخب فخری مین روایت کی ہی جو ایک روز اسرافیل نی جبرئیل امین پر اپنی تئین مفاخرت دی ہی مین زمرہ حاملانِ عرش باری اور صاحب صور و نفخہ قیام ہون مقربانِ ذو الجلال مین ملائکہ نزدیکتر سی اعلیٰ مقام ہون فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ اَنَا خَیْرٌ مِنْکَ قَالَ لِمَ قَالَ اَنَا اَمِیْنُ اللّٰهِ عَلٰی وَحْیِهٖ وَصَاحِبُ الْکُسُوْفِ وَالْخُسُوْفِ وَالزَّلَازِلِ وَالرَّسَائِلِ جبرئیل نی جواب تعلّی و بزرگی سنایا کہ مینی اپنی درجہ کو تسی زیادہ پایا ہ پوچہا کیونکر باور ہو کہا حقیقت دیکہہ لو مین حاملِ وحی الٰہی رہتا ہون بارگاہِ کبریائی آمد و رفت بس ایسا کرتا ہون چاند اور سورج کی گہن پر اختیار رہو نجال کو قبضہ مین رکہتا ہون فَاخْتَصَمَا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَاَوْحٰی اِلَیْهِمَا اَنِ اسْکُتَا وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَقَدْ خَلَقْتُ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْکُمَا پس مرافعہ کیا روبروی خدا تعالیٰ اللہ نی فرمایا اپنی مقام پر ساکت رہو اور تمسی بہتر جنکو پیدا کیا ہی نہین پہچان لو اُنْظُرَا اِلٰی سَاقِ الْعَرْشِ فَنَظَرَا وَاِذَا عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ ملاحظہ کرو ساقِ عرشِ اعلیٰ پر جب وہان دیکہا تو لکہا ہوا تہا آب زر سہت منور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خیر الوریٰ ہی اور علی و فاطمہ و حسن و حسین کا مرتبہ سب خلق سی سوا ہی فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ بِحَقِّهِمْ عَلَیْکَ اِلَّا مَا جَعَلْتَنِیْ خَادِمًا لَهُمْ جبرئیل نی عرض کی ای رب قدیم الاحسان اونکی جاہ و جلال کی قسم تجکو کہ مجہی اپنی برگزیدونکا خادم گردان فَقَالَ اللّٰهُ لَکَ ذٰلِکَ فَافْتَخَرَ جَبْرَئِیْلُ بِذٰلِکَ حضرت داور نی اوسکو نوید اور بشارت دی کہ یہ کرامت واسطی تیری عطا کی پس ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام اسپر فخر کرتی اور خدمت پنجتن سی ایام شرف گذرتی روی

انہ اخرج عبد الرزاق الرسعنی من علماء العامۃ وائمۃ احادیثہم عن ابی علقمۃ مولی بنی ہاشم اب مومنین کو لازم ہی اونکی نام پر تحیت و سلام بہیجیں جو بزرگوار کا ملازم ہونا فرشتہ مقرب احترام بہجیں ثواب عظیم اوس درود سی پائین ہولا کی طعام کرم سے وہ بہی بہرہ مند ہو جائین منتخب اکسیر شہادت مین ملا دربندی نی فرمایا ہی عبد الرزاق رسعنی علمائی عامہ مقتدای محدثین سی اونکی لکہا ہی کہ ابی علقمہ مولای بنی ہاشم یون روایت کرتا ہی قال صلی بنا النبی الصبح ثم التفت الینا فقال معاشر اصحابی رایت البارحۃ عمی حمزۃ ابن عبد المطلب واخی جعفر بن ابی طالب اکروز ہماری پیغمبر نی صبح کی نماز پڑہی بعد فراغت گردن پہرا کی یہ بات ارشاد کی ای گروہ صحابہ رات کو مینی خواب دیکہا ہی اومین چچا حمزہ ابن عبد المطلب اور بہائی جعفر ابن ابی طالب کو پایا ہی وبین ایدیہما طبق من نبق فاکلا ساعۃ ثم تحول النبق عنبا فاکلا ساعۃ ثم تحول العنب رطبا فاکلا ساعۃ جو اونکی روبرو ایک طبق بیرون سی بہرا رکہا تہا تہوڑی دیر اوسکو کہایا پہر وہ برتن مین بیر و نکا بدلا انگور سی ہو گیا گہڑی بہر تک اونکو تناول کیا بعد ازان وہ انگور کی رطب تازہ بن گئی اوسی بہی ساعت بہر نوش کرتی رہی فدنوت منہما وقلت بابی انتما ای الاعمال وجدتما افضل قالا فدیناک بالاباء والامہات وجدنا افضل الاعمال الصلوۃ علیک وسقی الماء وحب علی بن ابی طالب پس مین اونکی قریب کیا اور بولا میری ماں باپ تپر فدا کس عمل خیر سی تمکو یہ رتبہ ملا او طاعت خدا مین کونسا کام مقبول ہوا جواب دیا تمہاری نثار ہو جائین ہماری سب جد و آبا ہمنی سبہر عمل سی بیش اللہ دیکہا تپر صلوۃ و درود کا بہیجنا پانی پیاسی کو پلانا علی ابن ابی طالب سی الفت رکہنا یہ تین امر کو موجب وصول شرف پہچانا اعلم ان اکثر المحبین والموالین وان کانوا

غیر متمکنین من صرف الاموال فی مجالس العزاء الا انہم متمکنون من الامور
السہلۃ مثل سقی الماء واستواء نعال الحاضرین وصفہا حسرت واندوہ مین
کہتا ہون رقت وزاری مین رہتا ہون کہ بیشتر محب اور موالی بضاعت نہین رکہتے کہ وہ بیچ مجلس
عزا مین کچہ نقد وجنس انکی صرف کرین مگر یہ کہ آسان کام کرین پانی پلائین یا جوتا اوٹہا کی سیدہا
رکہین ثم یزید الدرجات والفضیلۃ زیادۃ تامۃ کاملۃ اذا کان الخادم
حین خدمتہ والساقی حین سقی الماء علی حالۃ الخشوع وذکر سید
الشہداء بابی ہو کان پہر درجہ فضیلت کو پاتا اور یونہین زیادہ تر کامل اور پورا ہوتا
جو کسی طرح کی خدمت بجالائی، فرش بچہائی پانی پلائی اسمین مولا کو نہ بہولائی نام آقا پر آنسو
بہائی والافضل الاکمل ان تذکرہ کما علمنا الصادق علیہ السلام بان تقول
صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ تکررہا ثلثا بہتر واچہا طریقہ ہی وہ کہ حضرت
صادق ہماری تعلیم کو فرماتی رہی جب ذکر شاہ دین ہو تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ
تکرار کہی ویتاکد ذلک فی شان شرب الماء سواء کان فی مجلس العزاء او فی
غیرہ وذلک کما فی روایۃ داود الرقی اسمین تاکید ہی اوپر اوسکی جو پانی نوش کری
مجالس عزا ہو یا غیر ازان جب پیاس لگی درود شاہ تشنہ کام کی نام پر پڑہی جیسا کہ امر کیا ہی
روایت مین داود رقی کی ایضا فمن تامل فی ہذہ الروایۃ علم ان الحدیث
الدائر فی الالسنۃ مما لہ اصل ومستند بمعنی انہ مذکور فی کتاب
من کتب العلماء وان لم اظفر بہ فی کتاب پس جو فکر وغور سی نگران ہو جائیگا
اس حدیث مین کہ دائر ہی زبان ثقات پر اوسکی اصل وسند کا پتا ہر چند مینی وہ کتاب علما کی
نہین پائی ہی جسمین یہ عبارت مذکور تحریر فرمائی ہی وذلک انہ یحکی ان الصادق

اٹھائیسوین مجلس بانی ہنی مین یاد سید الشہدا کرنا طائر کا مینہ سی مدینہ کو جانا

کَانَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَلَمَّا اَمْسَیَا وَاَدَّیَا الْفَرَایِضَ ثُمَّ اَکَلَا الطَّعَامَ
نَامَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ یون حکایت کی حضرت صادق علیہ السلام پاس ایکدن اونکی صحابی
کوئی شخص مہمان رہا جب رات ہوئی بعد ادای فرایض طعام باہم کہاکی وہ سو یا وَاشْتَغَلَ
الْاِمَامُ بِالْعِبَادَۃِ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّضَرُّعِ وَالْبُکَاءِ وَالْاِبْتِہَالِ اِلَی اللّٰہِ اِلٰی
اَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ رات بہر امام کو عبادت مین نماز و تضرع وزاری گذری درگاہ خدا مین
عجز و نیاز کرتی رہی تاکہ فجر طالع ہوئی فَلَمْ یَنَمِ الْاِمَامُ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ اَصْلًا حضرت
حق مین سرور کوئی لحظہ نہین جہپکی تمام وہ شب جاگتی و یاد الٰہی مین کٹی فَلَمَّا اَصْبَحَا
قَالَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ وَاللّٰہِ اَیِسْتُ مِنَ النَّجَاۃِ وَلَا اَرْجُوْہَا اَبَدًا صبح کو وہ آدمی بولا
قسم بخدا مین تو نجات سی مایوس ہوا کچہہ بہروسا آمرزش کا اب نرہا قَالَ الْاِمَامُ فَلِمَ
ذَاکَ اِذَا کَانَ حَالُکَ کَذٰلِکَ مِنْ کَثْرَۃِ الْعِبَادَۃِ وَتَبْعِیْدِ لَذِیْذِ الْکَرٰی
عَنْ عَیْنَیْکَ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبُکَاءِ بُکَاءَ الثَّکْلٰی حضرت نی پوچہا کیا باعث ہوا
عرض کی ہر گاہ آپکا یہ حال دیکہا کہ محو عبادت مین خوف خدا سی رات بہر خواب و آرام نکیا
روتی رہی جیسی زن فرزند مردہ ہوئی مصروف نالہ و بکا مَعَ اَنَّکَ مَعْصُوْمٌ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَۃِ
الْعِصْمَۃِ وَلَمْ یَخْلُقِ اللّٰہُ الْاَفْلَاکَ وَمَا فِیْہَا وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ اِلَّا لِاَجْلِکُمْ
اَہْلَ الْبَیْتِ فَکَیْفَ اَرْجُو النَّجَاۃَ مَعَ مَا اَنَا عَلَیْہِ باوجودیکہ آپ معصوم بڑی درجہ
طہارت سی ہو خدا نی افلاک وما فیہا اور ساری دنیا و آخرت کو تمہاری واسطی پیدا کیا جس حال
سی مین ہون مجہی نجات کون دیگا فَقَالَ الْاِمَامُ اِنَّکَ عَمِلْتَ الْبَارِحَۃَ عَمَلًا یُسَاوِیْ
فَضْلُہٗ فَضْلَ مَا اشْتَغَلْتُ بِہٖ مِنَ الْعِبَادَۃِ وَالْبُکَاءِ اِلَی الْفَجْرِ امام علیہ السلام
نی فرمایا تو نی رات کو وہ عمل خیر کیا جو میری عبادت ورقت کی ساوی فضل و شرف مین ملا و بار

فلم یبق منہا احد الا من نفسہ الادب
والقدموا حتی لقوا العدو واقبل رجل قتلوہ
من ہوازن علی جمل لہ احمر بیدہ رایۃ
وہو یرتجز انا ابو جرول لا براح فصمد لہ امیر المومنین
الفجر او نباح فصمد لہ امیر المومنین
علیہ السلام فضرب عجز بعیرہ فصرعہ
ثم ضربہ فقطرہ وکانت ہزیمۃ المسلمین
بقتل ابی جرول ولما قتلہ وضع المسلمون
سیوفہم فیہم وامیر المومنین یقدمہم حتی
قتل اربعین رجلا من القوم ثم کانت
الہزیمۃ والاسر والغنایم ولما قسم رسول اللہ
ص غنایم حنین اقبل رجل طوال آدم بین عینیہ
اثر السجود فسلم ولم یخص النبی صلی اللہ علیہ
والہ ثم قال قد رایتک وما صنعت فی ہذہ
الغنایم فقال وکیف رایت قال لم ارک
عدلت فغضب صلوات اللہ علیہ والہ
وقال ویلک اذا لم یکن العدل عندی فعند
من یکون وفی اللہ عنک من الدین
کما یمرق السہم من الرمیۃ یقتلہم اللہ علی
یدی احب الخلق الیہ من بعدی فقتلہم
امیر المومنین ع فیمن قتل من الخوارج
ومن مقاماتہ یوم الطائف ان النبی
علیہ والہ السلام انفذہ وامرہ ان یطأ
ما وجد ویکسر کل صنم وجدہ فخرج
فلقیہ خیل من خثعم فی جمع کثیر فبرز لہ
رجل من القوم یقال لہ شہاب فی غلس
الصبح فقال ہل من مبارز فقتلہ امیر
المومنین ع ومضی فی تلک الخیل حتی کسر
الاصنام وعاد الی رسول اللہ ص وہو محاصر
اہل الطایف فلما رآہ النبی ص کبر
للفتح واخذ بیدہ فخلا بہ وناجاہ
طویلا ثم خرج من حصن الطائف
نافع بن غیلان فی خیل من ثقیف
فقتلہ امیر المومنین علیہ السلام
وانہزم المشرکون ولحق القوم الرعب

۱۳ / ۷

اٹھائیسوین مجلس ثواب لعن یزید کا مینوی سی طائر کا مدینہ جانا

فقال الرجل ماذا فعلت البارحة قال انك لما نمت غلب علیك
العطش فی اثناء النوم فقمت واخذت الکوز وشربت الماء اوس مرد
پوچھا میں نی انکو کیا عمل کیا جو اتنا ثواب عوض مین ملا ارشاد ہوا تو جب سو رہا پیاس کے
غلبہ سی اوٹھا کوزہ پانی کا لیا اوسمین سی پیا فذکرت الحسین وصلیت علیه
ولعنت قاتله ثم رجعت الی مضجعك ونمت هذا پس امام حسین علیه السلام کا
نام زبان پر لایا محبت سی درود وسلام اوپر بھیجا اونکی قاتل اور اعدا کو نفرین کیا پھر خوابگاہ مین جاکی
سو رہا قول مذکور سی معصوم کی معلوم ہوتا ہی کہ جو مودت اور ولای ائمہ ہدی کو ادا کرتا ہے
اونکی ذکر کو سوتی اور جاگتی نہین بھولتا ہی جسدم خیال مین حال برگزیدگان باری آتا ہی
بی اختیار غم وملال وزاریکا ہجوم ہو جاتا ہی نام عظام کرام پر درود وسلام بھیجتا ہی اور دشمنونکو
نفرین سی یاد کرتا ہی رتبہ ثواب ورحمت الہی کا مستحق رہتا ہی دوست کی طرفداری مستلزم ہی
غیر اور عدو سی بیزاری ٭ دل اور زبان کا امتحان ہی موافق ومخالف کی یہی پہچان ہی فاعلم
ان المستفاد من الاخبار الامر بلعن یزید ای امر الانبیاء بلعنه مرات
انه رابع القاتلین سندی اخبار سی پایا کہ خدا نی بھی ایسا چند بار امر فرمایا یعنی انبیا کو بعد
اطلاع واقعہ شہادت واسطی لعن قاتل کی حکم دیا اول قابیل دوسری قدار پی کنندہ ناقہ صالح تیسری
ذابح یحیی چوتھی ابن ملجم مرادی پانچوین یزید کشندہ خامس آل عبا بدرستی کہ عذاب شدید اہل
نار کا سرمنشا یزید ہی اور چار قاتلون مین ابن زیاد وعمر ابن سعد وشمر کا نام لیتا ہی ایضا
روی الصدوق فی العیون مسندا عن الرضا عن ابائه عن رسول الله علیهم
السلام قال ان موسی سال ربه فقال یا رب ان اخی هارون مات فاغفر
له صدوق نی عیون اخبار مین سند سی لکھا کہ امام رضا نی اپنی آبا ورسول خدا علیهم السلام سی نقل کیا

اٹھائیسویں مجلس ذکر عذاب یزید اور انعام نفر کا مومنین سے ہمیشہ کو جانا اور ذکر کا

کہ حضرت موسیٰ پروردگار سے طالب ہوئے خداوندا میرے بھائی ہارون کہ گئی رحمت و غفران سے
بہنا کرم اپنا اوپر نازل کرنا فَاَوحَی اللّٰهُ اِلَیهِ یَا مُوسیٰ لَو سَاَلتَنِی فِی الاَوَّلِینَ
وَالآخِرِینَ لَاَجَبتُكَ مَا خَلَا قَاتِلَ الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ فَاِنِّی اَنتَقِمُ لَهُ مِن قَاتِلِهِ
خدا نے اوپر اتاری وحی بھیجی اے کلیم اور مصاحب میرے اگر تو واسطے نجات اولین و آخرین کے سوال
کرے بخشدوں مگر قاتل حسین بن علی علیہما السلام اوسکا انتقام منظور ہے عذاب الیم سے لوں منہا
رِوایَةُ البِحارِ وَفِیهَا اَنَّ مُوسیٰ لَمَّا نَاجیٰ رَبَّهُ قَالَ یَا رَبَّ العَالَمِینَ اَسأَلُكَ
وَاَنتَ العَالِمُ قَبلَ نُطقِی بِهِ بحار الانوار میں ذکر کیا کہ ایکروز موسیٰ نے بعد مناجات الٰہی کے
کہا اے خداوند علیم میں سوال کرتا ہوں اور اوسکی قبل تجھے واقف اور دانا جانتا ہوں فَقَالَ
نَعَم یَا مُوسیٰ مَا تَسأَلُنِی اَعطَیتُكَ وَمَا تُرِیدُ بَلَّغتُكَ قَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا عَبدَكَ
الاِسرَائِیلِیَّ اَذنَبَ ذَنبًا وَیَسأَلُكَ العَفوَ فرمایا ہاں اے موسیٰ جو مانگو وہ پاوگے جسکو
چاہو اوسکی عطا سے بہرہ مند ہو جاوگے عرض کی پروردگارا فلان بندہ اسرائیلی نے تیرا گناہ
کیا ہے مجھے درگاہ رحمت میں وسیلہ آمرزش لایا مغفرت کا جویا ہے قَالَ یَا مُوسیٰ اَعفُو
عَمَّنِ استَغفَرَنِی اِلَّا قَاتِلَ الحُسَینِ ارشاد ہوا موسیٰ اے ندیم کبریا جو استغفار کرے آمرزیدہ ہوگا
سوا قاتل حسین کہ ہرگز پائے نجات کو بِالاَسَانِیدِ الثَّلَاثَةِ عَنِ الرِّضَا عَن
آبَائِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ اِنَّ قَاتِلَ الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ فِی تَابُوتٍ مِن نَارٍ عَلَیهِ
نِصفُ عَذَابِ اَهلِ الدُّنیَا عیون اخبار میں امام رضا اور آبای کرام نے اونکی رسولخدا سے
روایت کی ہے کہا کہ تابوت آتش میں قاتل امام حسین ابن علی کو نصف عذاب اہل دنیا کی
اذیت دی ہے وَقَد شُدَّ یَدَاهُ وَرِجلَاهُ بِسَلَاسِلَ مِن نَارٍ مُنَکَّسٌ فِی النَّارِ
حَتّیٰ یَقَعَ فِی قَعرِ جَهَنَّمَ ہاتھ پیر اوسکی زنجیر نار سے محکم بندہے اوندھا لٹکا یا جاتا آگ میں دوزخکی

ان انا مت فی ملوم کما قتلته
نظر الیه ثم قال النفس بالنفس
فلما ادخل ابن ملجم علی امیر المومنین
اقلت الثالث فاما بین الناس
الی امیر المومنین علیه السلام
واخذ السیف من یده وجاء به

انتہا میسویں مجلس ذکر یزید کی فتنہ و شر کا نینوی سے مدینہ کو جانا طائر کا نوحہ کرنا

ناضر کو بھی وَلَهُ رِيحٌ يَتَعَوَّذُ اَهْلُ النَّارِ اِلٰى رَبِّهِمْ مِنْ شِدَّةِ نَتْنِهٖ وَهُوَ فِيهَا

خَالِدٌ ذَائِقُ الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ مَعَ جَمِيْعِ مَنْ شَايَعَ عَلٰى قَتْلِهٖ اوسمین ایسا کی

بدبو ہی کہ اہلِ جہنم تنگ آتی ہین شدتِ عفونت سی رائحہ کثیف کی پناہ خدا مانگتی ہین وہ ہمیشہ

دردناک مین ہمیشہ مبتلا رہی گا اور جو اس مہم پر شہادتِ امام کی مطیع یزید ہوی وہ بھی ویسا ہی

صدمہ گذریگا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الْجُلُوْدَ حَتّٰى يَذُوْقُوا

الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ سَاعَةً وَيُسْقَوْنَ مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ فَالْوَيْلُ

لَهُمْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ النَّارِ سوزِ آتش سی جو گوشت اور پوست جلجاتا ہی قادرِ توانا فورا

بدل اوسکا بناتا ہی کہ سختی عذاب کو سہین اور محنت و زحمت سی کوئی دم دور نہین جاتی غذا

طعام زقوم سوز انکا ہل کہانیکو واسطی رفع عطش کی پینی اور کہولتا ہوا پانی کھولای اوپر اون

اشقیا کی جو ایسا عمل شنیع کیا قہرِ خدا سی دارین مین کبھی آرام نہ ملیگا ایضا فَلَا بَاْسَ فِيْ اَنْ

نَذْكُرَ هُنَا جُمْلَةً مِمَّا ذَكَرَهٗ بَعْضُ اَئِمَّةِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنَ الْعَامَّةِ فَقَالَ اَقُوْلُ

كَانَ يَزِيْدُ فَاسِقًا شِرِّيْرًا سِكِّيْرًا جَائِرًا مُسْرِفًا فِي الْمَعَاصِيْ نہین پروا بیان ہو

اس جا ذکرِ بعضِ محدثین عامہ کی قول کا جو کہا یزید فاسق بڑا شریر و مے خوار و قمار باز تھا

اور جور کرنیوالا مبالک معاصی مین رہا وَاَقْبَحُ مَا وَقَعَ مِنْهُ قَتْلُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ثُمَّ وَقْعَةُ الْحَرَّةِ ساری قبایح سی زیادہ امر قتل ہی امام حسین علیہ السلام کا اوسکی بعد معاملہ

حرہ مدینہ کی ہتک احترام کا وَهِيَ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ خَلَعُوْا بَيْعَتَهٗ وَخَرَجُوْا عَلَيْهِ

وَاَمَّرُوْا عَلٰى قُرَيْشٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُطِيْعٍ الْعَدَوِيَّ وَعَلَى الْاَنْصَارِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

حَنْظَلَةَ غَسِيْلَ الْمَلٰئِكَةِ کہا ہی کہ اہلِ مدینہ نی قصہ کربلا سنا انکار بیعت سی یزید پر خروج

کیا مہاجرین قریش مین عبداللہ بن مطیع کو امیر بنالیا اور انصار پر عبداللہ ابن حنظلہ غسیل ملایکہ کو

عليه السلام قال فلما حضر امير المؤمنين
الوفاة قال للحسن والحسين اذا انا مت
فاحملاني على سرير ثم اخرجاني مؤخر السرير
فانكما ستكفيان مقدمه ثم ائتيا بي الغريين
فانكما ستريان صخرة بيضاء تلمع نورا
فاحفرا فيها فانكما ستجدان فيها ساجة
فادفناني فيها قال فلما مات اخرجناه
وجعلنا نحمل مؤخر السرير ونكفى مقدمه
وجعلنا نسمع دويا وحفيفا حتى اتينا
الغريين فاذا صخرة بيضاء تلمع نورا
فاحفرنا فاذا ساجة مكتوب عليها هذه
ما ادخر نوح لعلي بن ابي طالب فدفناه
فيها وانصرفنا ونحن مسرورون باكرام الله
لامير المؤمنين عليه السلام فلحقنا قوم
من الشيعة لم يشهدوا الصلوة عليه فاخبرناهم
بما جرى وباكرام الله لامير المؤمنين عليه
السلام فقالوا نحب ان نعاين من امره ما
عاينتم فقلنا لهم ان الموضع قد عفي اثره
بوصية منه عليه السلام فمضوا
وعادوا الينا فقالوا انهم احتفروا فلم
يجدوا شيئا

اٹھائیسوین مجلس مذمت یزید و اہلبیت کے اعداطاہر کا مقتل سے مدینہ کو جانا

عہدہ حکومت دیا وَاَخرَجَ عَامِلُ يَزِيدَ عُثمَانُ مُحَمَّدُ ابنُ اَبِي سُفيَانَ مِنَ المَدِينَةِ
عامل یزید جو عثمان محمد ابن ابی سفیان تھا شہر مدینہ سے باہر نکالا اَخرَجَ الوَاقِدِيُّ عَن
عَبدِاللهِ بنِ الغَسِيلِ قَالَ وَاللهِ مَا خَرَجنَا عَلَى يَزِيدَ حَتَّى خِفنَا اَن نُرمَى بِالحِجَارَةِ
مِنَ السَّمَاءِ واقدی نے عبداللہ ابن غسیل ملائکہ سے روایت کی ہم کو دہشت رہی آسمان سے
پتھر برسنے کی اِنَّ رَجُلًا يَنكِحُ اُمَّهَاتِ الاَولَادِ وَالبَنَاتِ وَالاَخَوَاتِ وَيَشرَبُ الخَمرَ
وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ بدرستی کہ وہ مرد بیدین والدہ صاحب اولاد زن پدر سے تزویج کو جائز کہتا
اور خواہران وبنات کی ساتھ جفت ہونیکا حکم کرتا شراب بہت پیتا نماز کو اکثر نہین پڑہتا
وَكَانَت تِلكَ الوَاقِعَةُ فِي اَوَاخِرِ ذِي الحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ مِنَ الهِجرَةِ
تاخت وتاراج مدینہ وخرابی مسجد نبی آخر شہر ذیحجہ سال ساٹھہ اور تین ۶۳ ہجرت مین ہوئی کما
قَولُهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الاَحزَابِ اِنَّ الَّذِينَ يُؤذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ
اللهُ فِي الدُّنيَا وَالاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُم عَذَابًا مُهِينًا دلیل قول تبارک وتعالی سے کہ سورۂ
احزاب مین ارشاد آیا ہے جو ایذا دین خدا ورسول کو اونپر دنیا وآخرت مین اللہ کی لعنت ہے
اور عذاب دردناک سے اونکی لئے شدت او نکبت ہے پس انصاف اور غور کرو جنہے رسول مقبول کو
ہتک حرمت اور غصب حق اولاد پر دکھہ پہنچایا وگلا کاٹا گھر جلایا سامان لوٹا پروردگار کو بہی
ستایا وہ لوگ مستحق نفرین کیون نہین مومنین کو کہین اس گروہ سے کب ہو تسکین علاوہ اسکی
دیکھو اور حدیث نبوی سنو وَمِنهَا قَالَ النَّبِيُّ يَا عَلِيُّ حَربُكَ حَربِي وَسِلمُكَ سِلمِي
وَلَحمُكَ لَحمِي وَدَمُكَ دَمِي وَمَن حَارَبَكَ فَقَد حَارَبَنِي وَحَارَبَ اللهَ
فرمایا خیر الوری نے سید اوصیا علی مرتضی کو یا علی تمہاری جنگ او صلح بعینہ میری لڑائی اور
ملاپ ہے گوشت اور خون میرا تمہارا واحد مانند گوہر خوش آب ہے جو تسے حرب کرے اونے

الباب الخامس في ذكر
اولاد امير المؤمنين عليه السلام وعددهم
واسمائهم وهم سبعة وعشرون ولدا
ذكورا واناثا الحسن والحسين عليهما
السلام وزينب الكبرى وزينب الصغرى
المكناة بام كلثوم امهم فاطمة البتول سيدة
نساء العالمين بنت سيد المرسلين
صلوات الله عليه وعليها ومحمد
المكنى بابي القاسم امه خولة بنت جعفر
الحنفية والعباس وجعفر وعثمان
وعبد الله الشهداء مع اخيهم الحسين
عليه السلام بكربلا رضي الله عنهم
امهم ام البنين بنت حزام بن خالد بن
دارم وكان العباس يكنى ابا قربة
لحمله الماء لاخيه الحسين عليه السلام
ويقال له السقا وقتل وله اربع

اٹھائیسویں مجلس خواب ام الفضل بشارت ولادت سید الشہداء کا نقل سے مدینہ جانا

جیسی مخاصمت کی اور جیسی سیر استعانت کیا اللہ سے سازعت کی وَمِنْهَا عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهُ قَالَ
حُسَيْنٌ مِنِّي وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ لَحْمُهُ لَحْمِي وَدَمُهُ دَمِي دوسری حدیث مخبر صادق نے
فرمائی ہے اور یہ بات مجمع علیہ صحابہ مین سنائی ہی درجہ اتحاد مین حسین سرا ہی اور مین اوسکا گوشت
اور خون بدن ابن زہرا کا میری لعاب دہن سے پیدا ہوا وَمِنْهَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ فَاطِمَةُ
بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ اَغْضَبَهَا فَقَدْ اَغْضَبَنِي وَمَنْ اٰذَاهَا فَقَدْ اٰذَانِي پھر بھی سید البشر نے کہا
جو متواتر اسکا ذکر کیا یہ رستی کہ فاطمہ زہرا میری پارہ جگر قطعہ جسم اطہر ہی جسنی اوسی غضب او
غصے مین اوٹھایا وہ مجھی غیظ و طیش مین لایا اور جو اوسی دکھہ درد پہنچائی اوسنی مجھی ستایا
وَمِنْهَا اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا
هُوَ بیہقی نی کتاب دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ مین زوجہ عباس بنت حارث اُمّ الفضل سے روایت کی ہے
جو ایکروز جناب پیغمبر خدا سے روتی ہوی یون حکایت کی رات کو مینی خواب پریشان دیکھا ہی
پوچھا بیان کرو کیا نظر آیا ہی قَالَتْ اِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ
قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي عرض کی وہ بہت مشابہ صدمات ہے
ارشاد فرمایا بتاو کونسی بات ہی کہا دیکھا ہی گویا ایک قطعہ گوشت کا آپکی بدن سے جدا ہوا
وہ پارچہ لحم میری گود مین آکی رکھا گیا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِي حِجْرِكِ مخبر صادق بولی خیر کری خدا کہ انشاء اللہ فاطمہ کا فرزند
پیدا ہوگا وہ مولود مسعود تمہاری آغوش مین آیگا تمہاری محبت مین پرورش پائیگا فَوَلَدَتْ
فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پس وضع حمل بتول ظہور مین آیا
جیسا کہ رسول خدا نی بتایا تھا مینی اوس گوہر بیبہا کو صدف بغل مین لیا مزید نشاط سے لعل لب کو

اٹھائیسویں مجلس پیغمبر کا شہادت فرزند سی خبر دینا خوف الٰہی مین رونا طاہر کا مدینہ جانا

بوسہ دیا فدخلت یوما علی رسول اللہ فوضعتہ فی حجرہ ثم کانت منی التفاتۃ فاذا اعینا رسول اللہ تھریقان بالدموع اتفاقا ایک روز پیغمبر کی پاس میرا جانا ہوا مین امام حسین کو لئی تہی اونکی دامن پر بٹہایا اثر خواب کہا وہ میری طرف التفات وجہ سی پیش آئی ناگاہ دیکھا مینی کہ آنکھون مین سرشک حسرت بھر لائی قالت فقلت یا نبی اللہ بابی انت وامی مالک ام الفضل ناقل ہین گھبرا کی مینی پوچھا ای حجت کبریا سبب کیا ہی رونی کا میری مان باپ ہون آپکی اوپر فدا قال اتانی جبرئیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ھذا فقلت ھذا قال نعم جواب دیا ابہی جبرئیل درگاہ رب جلیل سی آئی خبر وحشت اثر قتل حسین کی لائی کہ میری اشقیای امت ماریگی اس فرزند کو مین بولی یہی سبط مولود فرمایا ہان اسی ستمدیدہ کو واتانی بتربۃ حمراء من تربتہ اوسکی مقتل سی مٹی اوٹھا لائی ہین وہ خاک سرخ مجھکو دکھائی آنسو بہائی ہین سند آیت وحدیث پر جو نظر کری اوسپر یہ عقدہ علانیہ منکشف ہو رہی کہ نبی وعلی علیہما السلام دونو ایک اور متحد ہین طاعت اور عداوت وجنگ وصلح پر اونکی ثواب وعذاب خدا کی مواعد ہین ایذای فاطمہ بتول اذیت رسول جانو مقتول کرنا حسنین کا ہلاکت سید ثقلین پہچانو حب وبغض علی محک امتحان ہی ناجی وناری کی اور جن وانس کو ذریعہ رضا وخوشی باری کی ایھا الناس خوف الٰہی مین دن رات رہنا تا سکرات موت اور ہول قبر وابتلای عرصات سی بچنا رقت خشیت رب العزت عبادت ہی اور عبد کو دہشت اوسکی غضب سی مورث مغفرت ہی ومنہا فقال اللہ فی الکتاب الکریم فی باب ادامت البکاء تری اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق یقولون ربنا آمنا الایہ قران مین رونیوالونکا وصف آیا ہے خدانی آیت مذکور مین رسول پر نازل فرمایا ہی وروی الصدوق باسنادہ عن

۲۱۹

محمد وآلہ وسلم الجزء الثالث من الکتاب فی ذکر الائمۃ من ابناء امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ من الحسن بن علی الزکی وتاریخ مواليدهم ودلايل امامتهم واعمارهم وازمان خلافتهم وعدد اولادهم وطرف من اخبارهم ویشتمل علی عشرة ابواب الباب الاول فی ذکر الحسن بن علی بن ابی طالب الامام الثانی والسبط الاول سید شباب اهل الجنة ویتضمن خمسة فصول الفصل الاول فی ذکر مولده ومبلغ عمره ومدة خلافته ووقت وفاته وموضع قبره علیه السلام ولد علیه السلام بالمدینة لیلة النصف من شهر رمضان سنة ثلث من الهجرة وکنیته

اٹھوان مجلس ورع و خوف الٰہی کا تذکرہ اور طائر کا مدینہ کو جانا

ابی عمیر عن رجل من اصحابہ قال قال ابو عبد اللہ اوحی اللہ عز وجل الی
موسیٰ شیخ صدوق نے اپنی سند مین ابن عمیر سے زبانی ایک صحابی روایت کی جو حضرت
صادق نے فرمایا کہ ایکروز موسیٰؑ کو وحی ربانی ہوئی بشارت کی ان عبادی لم یتقربوا
الیّ بشیء احبّ الیّ من ثلاث خصال اے موسیٰ بندے نہین پاتے رتبہ قرب میرا کسی قول
فعل و عمل مین تین خصلت سے زیادہ قال یا رب وما ھن قال یا موسیٰ الزھد فی
الدنیا والورع عن معاصی والبکاء من خشیتی کلیم نے ہمتانے پوچھا وہ کیا ہے
ارشاد فرمایا اے مصاحب کبریا اول زہد زینت دنیا سے دوسرے پرہیزگاری نہی عنہا سے جنکو منع کیا ہو
تیسرے رقت خوف خدا وہ خلوتیں ہو خواہ آشکارا قال موسیٰ یا رب ما لمن صنع ذا
فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ یا موسیٰ ندیم رب کریم نے سوال کیا الٰہی جو عامل ہو انکا اوسے
اجر کیا دیگا فرمایا یہ شرف ملیگا اما الزاھدون فی الدنیا ففی الجنۃ واما الباکون
من خشیتی ففی الرفیع الاعلیٰ لا یشارکھم فیہ احد جواب آیا خالق کام و زبان کا
پس زاہد امور دنیا جنت مین رہیگا۔ رونیوالا میرے دہشت سے اعلیٰ مقام خلد مین چین کریگا
جو اوسکا رتبہ کسی کو نصیب نہوگا واما الورعون عن معاصی فانی افتش الناس
ولا افتشھم اہل ورع کو قیامت مین یہ اجر دونگا کہ خلق سے حساب اور جستجوے خیر و شر کرونگا
لاکن تارک معاصی کو نظر لطف و رحمت سے دیکھونگا بے سوال نعمات جاوید بخشونگا روی
باسنادہ عن المفضل بن عمر عن الصادق قال کان فیما ناجی اللہ بہ موسیٰ بن
عمران ان قال یا ابن عمران اپنی سند مین ابن عمر سے روایت کی جو حضرت صادق نے
یہ خبر دی ہے جب خدا و موسیٰ مین راز و نیاز ہوتا تھا پروردگار نے کہا یا ابن عمران تو نے سنا
کذب من زعم انہ یحبنی فاذا جنہ اللیل نام عنی الیس کل محب یحب

اٹھائیسوین مجلس بکای خوف خدا وطاہر کا قتلگاہ سی منہ کو جانا

خلوتِ حبیبہ دروغ کو ہی جو میری محبت کا داعیہ کرتا رات کو مجھسی غافل ہوکی سو رہتا ہی
معقول نہین کہ عاشق محبوب سی وقتِ خلوت سرگرم وصال ہوتا ہی اور اختلاط مین اپنی
دوست کی دم بھر نہین سوتا ہی ھا انا یا ابن عمران مطلع علی احبائی اذا جنہم
اللیل حولت ابصارھم فی قلوبہم ومثلت عقوبتی بین اعینہم یخاطبونی
عن المشاھدۃ ویکلمونی عن الحضور یہ جانو ای فرزند عمران تبادون کہ مین اپنی
چاہنی والونکو خوب پہچانتا ہون جب اندھیری رات اونپر آتی ہی عجب کیفیت سی گذرتی
ہی اونکی چشم بصیرت کو متوجہ دل کرتا ہون اپنی عذاب وثواب کو روبرو رکھتا ہون جلوہ
حضور مین وہ مجھسی مخاطب ہوتی ہین کلام مشاہدہ سی محو لذت رہتی بھر نہین سوتی ہین یا ابن
عمران ھب لی من قلبک الخشوع ومن بدنک الخضوع ومن عینیک
الدموع وادعنی فی ظلم اللیل فانک تجدنی قریبا مجیبا ای کلیم مخاطب کبریا
میری واسطی اپنی قلب کو نرم بنا اور بدن کو تواضع سی بہت جھکا اشک چشم کو رقت مین بہا
تاریکی شب مین مجھی پاس بلا کہ حاضر وقریب ومجیب پائیگا ایضا وفی خبر عن امیر
المومنین لما کلم اللہ موسی قال الٰہی ما جزاء من دمعت عیناہ من
خشیتک اور بھی امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکدن وقتِ مناجات
موسیٰ نی یہ بات خداسی پوچھی ہی کہ ای کریم کیا جزا ہی اوسکی جو تیری واسطی روتا ہی غلبہ عشق و
محبت مین جان کھوتا ہی قال یا موسیٰ اقی وجھہ من حر النار وآمنہ یوم الفزع
الاکبر جواب دیا اوسکی بدن کو گرمی آتش دوزخ سی چھڑاونگا روز محشر محنت حساب وکتاب سی
بچاؤنگا وروی عن ابی عبد اللہ ان البیت المبنی من الطین اذا انھدم امکن
اصلاحہ بقرب من الماء فکذلک الانسان المخلوق اصلہ من الطین اذا فسد

وسلم فشققہ السم وبقی علیہ السلام
مریضا اربعین یوما وتولی اخوہ الحسین
علیہ السلام غسلہ وتکفینہ ودفنہ عند
جدتہ فاطمۃ بنت اسد بن ھاشم بن
مناف بالبقیع الفصل الثانی فی ذکر الدلائل
علی امامتہ وانہ المنصوص علیہ بالامامۃ
من جہۃ ابیہ علیہما السلام الثانی ذلک
طرق اولہا ان نقول قد ثبت وجوب
الامامۃ فی کل زمان من جہۃ العقل و
ان الامام لا بد ان یکون معصوما منصوصا
علیہ وعلمنا ان الحق لا یخرج عن امۃ محمد
فاذا ثبت ذلک سبرنا اقوال الامۃ بعد
وفاۃ امیر المومنین علیہ السلام فقائل
یقول لا امام وقولہ باطل بما ثبت من وجوب
الامامۃ وقائل یقول بامامۃ من لیس
بمعصوم وقولہ باطل بما ثبت من وجوب العصمۃ
وقائل یقول بامامۃ الحسن ویقول بعصمتہ
فوجب القطع بصحۃ قولہ لان ما عداہ ذلک
یخرج الحق عن اقوال الامۃ و
بحسب الفضا ۲۱۷
ثانیہما ان یستدل بتواتر الشیعۃ و
نقلہا خلفا عن سلف ان امیر المومنین
علیا علیہ السلام نص علی ابنہ الحسن علیہ
السلام بحضرۃ شیعتہ واستخلفہ علیہم بصریح
القول ولا فرق من ادعی علیہم الکذب
فیما تواترت بہ وبین من ادعی علی الامۃ
الکذب فیما تواترت بہ من معجزات النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ او ادعی علی الشیعۃ الکذب
فیما تواتروا بہ من النص علی امیر المومنین
علیہ السلام وکل سوال یسال علی ھذا فقد اوردناہ
فی کتب الکلام وثالثہا انہ قد اشتہر فی
الناس وصیۃ امیر المومنین علیہ
السلام الیہ خاصۃ من بین ولدہ و
اھل بیتہ والوصیۃ من الامام
توجب الاستخلاف للموصی الیہ
علی ما جرت بہ عادۃ الانبیاء
علیہم السلام والائمۃ فی اوصیائہم

اَفَو ہُوَ بَادِ بِتکَابِ المَعصِیَۃِ اَمکَنَہُ تَدَارُکُہٗ بِاِدْ سَالِ العَبَرَاتِ عَلَی الحَسَرَاتِ اور یہی ابی عبداللہ نی فرمایا کہ سی کا مکان ہرگاہ منہدم ہو جاوی تو مرمت مین اوسکی پانی ملای البتہ درستی پای، ویساہی انسان کی خلقت اصل مین خاک ہی جو ارتکاب گناہ سی خرابی آوی لازم ہی تدارک مین اشکِ ندامت روی حسرت پر بہای قَدْ رُوِیَ فِی بَعْضِ الاَخبَارِ فِی البُکَاءِ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ اِنَّ القَطْرَۃَ مِنْہُ تُکَفُّ اَمْثَالَ الاَوْدِیَۃِ مِنَ النَّارِ بعض اخبار مین وارد ہوا کہ بکای خوفِ خدا کا ایک قطرہ شعلہ آتش جہنم کو بجھاتا ہی اگرچہ ہوی بقدرِ وسعت صحرا کچھ نہین رہتا ہی وَمِنْہَا اِنَّ دُخُولَکَ فِی الدُّنْیَا مَعَ البُکَاءِ وَالبُکَاءُ فِی وَقْتِ دُخُولِکَ الدُّنْیَا مِنْکَ وَالبُکَاءُ فِی وَقْتِ الخُرُوجِ مِنْہَا عَلَیْکَ بین زبانِ تقدیر آیا کہ حضرت صادق نی فرمایا آدمی کا ظہور جہان مین بکا کی ساتھ ہوا جو وقت پیدائش کی روتا شکم مادر سی نکلا ایساہی ہنگام خروج دنیا تجھ پر شیون رہی گا یَا ھٰذَا اِنَّکَ لَمَّا دَخَلْتَ الدُّنْیَا کُنْتَ تَبْکِیْ وَاَقْرِبَائُکَ لِسُرُوْرِھِمْ بِکَ یَضْحَکُوْنَ ای مسعود جب تو عالم وجود مین آیا اوسوقت وحشتِ دنیا سی روتا تہا اور تیری ولادت سی اقربا کو رہا ہنسی اور خوشی مین سرور ونشاط کا چرچا فَاجْتَہِدْ فِی الطَّاعَۃِ حَتّٰی اِذَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا ضَحِکْتَ لِمَا تَرٰی مِنْ ثَوَابِ طَاعَتِکَ اِذَا اَقْرِبَائُکَ لِاَجَلِکَ یَبْکُوْنَ پس کوشش کر طاعت خدا مین کہ جو دنیا سی چلی تو خوش رہی ثواب واجرِ عبادتکو دیکھی اوس حالمین کہ سب عزیز تیری موت سی رقت ہو وَمِنْہَا قَدْ وَصَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی وُجُوْہَ المُطِیْعِیْنَ بِالضِّحَاکِ حَیْثُ قَالَ جیساکہ اللہ نی روی نیکو کار طاعت گذار کا وصف کیا ساتہہ ہنسی اور بشاشت کی مژدہ دیا اور کہا وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَۃٌ ضَاحِکَۃٌ مُّسْتَبْشِرَۃٌ یعنی بعضِ خیار خلق کی روز حشر نعمت پروردگار سی خندان ہونگی عطای کردگار پر فرحان و مسرور جنت کو روان

اٹھائیسویں مجلس بکا ہی خوف خدا و یتیم کا رونا اور بہلانیوالیکو اجر ہونا مقتل سی طار کا مینجانا

ہونگی ایضاً وقد نقل البعض انی رأیت فی بعض الکتب ان رجلا یؤتی بہ
یوم القیامۃ فلا یوجد فی دیوانہ کثیر خیر فیؤمر بہ الی النار بعض علمانے
ذکر کیاہی یعنی کسی کتاب مین دیکھاہی روز قیامت ایک آدمی کو عرصۂ حساب مین لائینگی
جونامۂ عمل مین اوسکی خیر وخوبی نہین پائینگی جانب نار لیجائینگی فتنادی شعرۃ من اشعار
عینیہ فیقول ای رب اشہد علی صاحبی انک ذکرت یوما بین یدیہ
فبکی من خشیتک فیلہنی ایک رویان اوسکی ڈرہ چشم کا یعنی پلک سی چلائیگا کہ
مین شاہد ہون اپنی مالک پر کہ ایک دن اوسکی روبرو تو مذکور ہوا خوف سی تیری تھرکی رویا یہان
تک جو مجکو خوب بہگویا فیقول اللہ تعالی صدقت الشعرۃ ثم یأمر الی الجنۃ
پروردگار تصدیق کریگا راست کہا پس خلد جانی کو اوسی حکم دیگا وفی خبر عن الصادق
علیہ السلام اذا بکی الیتیم اہتز لہ العرش فیقول اللہ تبارک وتعالی
من ہذا الذی ابکی عبدی الذی سلبتہ ابویہ فی صغرہ حضرت صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی جب کوئی یتیم طفل نی آواز بلند سی رقت کی ہی اللہ فرماتا ہی
کسنی اوس بچہ کو رلایا جسکی مان باپ کو صغر سن مین دنیاسی مینی اوٹھایا فوعزتی وجلالی
وارتفاعی فی مکانی لا یسکتہ عبد مؤمن الا وجبت لہ الجنۃ الحدیث
قسم ہی مجہی اپنی عزت وجلال وارتفاع رحمت کی جو سؤمن بہلائی خاموش کری بی پدر کو اوسکی لئی
واجب ہو سکونت جنت کی وفی خبر آخر عن الصادق علیہ السلام لا احب
الاعمال الی اللہ زیارۃ قبر الحسین وافضل الاعمال عند اللہ ادخال السرور
علی قلب المؤمن واقرب ما یکون العبد الی اللہ وہو ساجد باکی الحدیث
دوسری جا ابو عبداللہ نی فرمایا عمل خیر جو محبوب خدا ہی وہ زیارت قبر سید الشہدا علیہ التحیۃ والثناء ہی

استودع ام سلمة رض كتبه والوصية ثلثا
ربيع الحسن عليه السلام ونصها اليه
ومنها ما انا من جدنا الحسن بن علي فانه
وصار الامر بعد ابيه وبايعه الناس على انه
الخليفة والامام فقد روى جماعة من
اهل التاريخ انه عليه السلام خطب صبيحة
الليلة التي قبض فيها امير المؤمنين عليه
السلام فحمد الله واثنى عليه وصلى على النبي عليه
واله السلام ثم قال لقد قبض في هذه الليلة
رجل لم يسبقه الاولون ولا يدركه الاخرون
لقد كان يجاهد مع رسول الله صلى الله عليه
واله فيقيه بنفسه وكان رسول الله يوجهه
برايته فيكتنفه جبرئيل عن يمينه وميكائيل
عن شماله فلا يرجع حتى يفتح الله على يديه
ولقد توفي صلى الله عليه واله في الليلة التي
عرج فيها بعيسى بن مريم وفيها قبض يوشع
بن نون وما خلف صفراء ولا بيضاء الا سبع
مائة درهم فضلت من عطائه اراد ان يبتاع بها
خادما لاهله ثم خنقته العبرة
فبكى وبكى الناس معه ثم قال انا ابن
البشير انا ابن النذير انا ابن الداعي الى الله
باذنه انا ابن السراج المنير انا ابن من اذهب
الله عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا انا من
اهل بيت افترض الله مودتهم في كتابه
فقال قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة
في القربى ومن يقترف حسنة نزد له
فيها حسنا فالحسنة مودتنا اهل البيت
ثم جلس فقام عبد الله بن العباس بين
يديه فقال يا معاشر الناس هذا ابن نبيكم
ووصي امامكم فبايعوه فتبادر الناس
الى البيعة له بالخلافة فلابد ان يكون
محقا في دعوة مستحقا للامامة مع شهادة
الجد صلى الله عليه واله ولاجله
بالامامة والسيادة في قوله ابناي
هذان امامان قاما او قعدا وقوله
عليه واله السلام الحسن والحسين

۲۷

اٹھائیسویں مجلس بکای اہل عزا ثانی کلمۂ طیبہ مستوجب خلد وطوبی ومقبل ہی طاہر کا مدینہ جانا

اور بہترین امور طاعت دل مومن کا خوش کرنا ہی موجب قرب الہی بندیکا سجدی مین رونا رہنا ہی

فَاعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلَ الْبُكَاءَ عَلَى الْحُسَيْنِ قَرِيْنَةَ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ

وَنَظِيْرَتَهَا حَيْثُ قَالَ فِيْ شَاْنِ الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ مَنْ بَكَا عَلَى الْحُسَيْنِ وَجَبَتْ

لَهُ الْجَنَّةُ كَمَا قَالَ فِيْ شَاْنِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

پس جان تو کہ رسولخدا نی بکای امام حسین علیہ السلام کو نظیر وہمتای کلمۂ توحید گردانا رونی والونکی

صفت وثنا مین مخبر صادق نی یون فرمایا جو رقت کری مصیبت سید الشہدا مین واجب ہو

اوسپر داخلہ جنت جیسا کہا جو پڑہی کلمۂ طیبہ کو لا الٰہ الا اللہ ملی اوسی بہشت کی نعمت ورحمت

هٰذَا فِي الْحَقِيْقَةِ كَاشِفٌ عَنْ اَنَّ كُلَّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

بَلْ كُلُّ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مِنَ الْبَاكِيْنَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَالْعَارِفِيْنَ بِحَقِّهِ یہ اشارہ ہی کہ ہو

اس بات کی کہولتا ہی ہر گوینده لا الہ الا اللہ کا مستوجب خلد برین نہین ہوتا ہی بلکہ عزادار وگریان

امام حسین علیہ السلام کا حصہ ہی جو اونکی رتبۂ امامت کی قایل حب آبا واجداد پر مایل ہین وہ بدون

کہ اونکا بی شبہ ہی وَلِهٰذَا قَالَ الرِّضَا مَنْ قَالَ كَلِمَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِشَرْطِهَا وَجَبَتْ

لَهُ الْجَنَّةُ وَسَمِعْتُ مِنْ بَعْضٍ يَقُوْلُ الْاِمَامُ وَاَنَا مِنْ شُرُوْطِهَا یہی سبب ہی کہ

امام رضا علیہ السلام نی فرمایا جو کلمۂ طیبہ پڑہی بشرطہا اوسکی اقرار کری البتہ دار نعیم بہشت مین

رہی اور سنا مینی بعض علما سی کہ حضرت نی ارشاد کیا ہی اپنا نام مبارک اعتقاد امامت پر بتادیا ہی

ثُمَّ اِنَّهُ غَيْرُ مَخْفِيٍّ عَلٰى اَحَدٍ اَنَّ الْبُكَاءَ وَذَرْفَةَ الْعَيْنِ بِالدُّمُوْعِ اِنَّمَا هُوَ بِانْقِبَاضِ

الْقَلْبِ وَحُزْنِهِ وَحُرْقَةِ الْفُؤَادِ وَلَوْعَتِهِ وَهٰذَا اَيْضًا بِحَسَبِ الْاَسْبَابِ وَ

الْمُقْتَضِيَاتِ مِمَّا فِيْهِ الْقُلُوْبُ مُخْتَلِفَةٌ یہ امر کسی پر مخفی نہین کہ رونا اور اشکونکا

چشم سی جاری ہونا دل کی فشار اندوہ اور سوز دردسی بجا اوٹہتا ہی اور پردماغ مین جاکی انقلاب

پاتا راہ دیدۂ غمدیدہ سی پانی بناکرتا ہی رقت کی سامان قلوب خلایق مین جدا ہین کیفیات
ہیجانِ مادۂ حزن کی ہر وقت علاحدہ شور افزا ہین فَاِنَّ جَمْعًا لَا یَحْصُلُ لَهُمْ رِقَّةُ الْقَلْبِ
اِلَّا بِتَذَکُّرِ الْعَطَشِ وَجَمْعًا لَا یَحْصُلُ لَهُمْ ذٰلِكَ اِلَّا بِتَذَکُّرِ قَتْلِ الطِّفْلِ الرَّضِیْعِ
پس بعض دلمین ذکرِ عطش اور پیاسکی بیانِ شدت سی رقت آتی اور کسی کو حدیثِ شہادت سی
طفلِ شیرخوار کی حالت غیر ہوجاتی وَهٰکَذَا مِنَ الْاَسْبَابِ وَالتَّذَکُّرَاتِ غَیْرِ
الْمُحْصَاتِ مَعَ اَنَّ قُلُوْبَ جُمُوْعٍ لَیْسَ لَهَا مِنَ الرِّقَّةِ الْاَجْزُوْ یَسِیْرٌ وَاَفْئِدَةُ جَمَاعَاتٍ
کَاَنَّهَا الْحِجَارَةُ وَالصُّخُوْرُ بَلْ اَشَدُّ قَسْوَةً ایسی ہی امورِ اندوہ وزاری دنیا مین بسیار ہین
اکثر طبایع مین گریہ وشیون کی بہت تھوڑی آثار ہین بعض جماعت کی جگر سخت پتھر سی زیادہ قساوت
رکھتی ہین جو کیسا ہی حالِ زہرہ شگاف سنین آنسو جاری نہین کرتی ہین فَمُلَاحَظَةُ الْکَیْفِیَّاتِ
الْمَذْکُوْرَةِ فِیْ شَهَادَةِ سَیِّدِ الشُّهَدَاءِ وَتَذَکُّرُهَا مِمَّا یُجْرِی الدُّمُوْعَ مِنَ الْعُیُوْنِ
وَیُذْهِبُ الْقُلُوْبَ فَلَا یَبْقٰی قَلْبٌ اِلَّا اَنَّهٗ یَتَرَحَّمُ وَیَرِقُّ پس ملاحظہ ان مقدمات کا
شہادتمین امام حسین علیہ السلام کی جمع ہوا ہی اور تذکرہ مصیبت مین حضرت کی منبعِ اشک وچشمہ
آہ کہرام نوحہ وشیونکا بھرا ہی کوئی بشر نہین باقی کہ او سپر ترس نہ کہائی جزع وفزع مین نہ آئی
اور دل ودیدہ سی فغان ونالہ وآبِ حسرت کا پرنالہ بلند نہ ہوجائی عجب مجمعِ کرب وبلا اور مشتملِ
اندوہ وبکا حالِ زارِ خامسِ آلِ عبا ہی کہ ہر کتابِ شور ونوا کا شیرازہ اور سب مصایبِ دنیا کا
صدمہ نامِ سید الشہدا مین بندھا ہی چھوری وطن مین غریب دربدر بہتوری مین اعدا کی ہمو نشین
یادِ ذاتِ جد کی مورد رنج وایذا دمان پاکی تربت قبر برادر سی جدا جور وجفای دشمن پر صابر
حق سی اپنی مایوس اور قاصرِ مظلومِ خانمان تباہ شاہِ بی لشکر وسپاہ مبتلای کرب وبلا ومحن
دریای فرات پر گرسنہ تشنہ دہن فراقِ احباب مین اشکبار قتلِ اصحاب سی خاطر فگار بھائی کی

وثلث عشرة سنة هذا آتيه رأيتها وساحلها اللّٰه له
مشغولا بالعبادة فبثت من الدنيا
فاوحی الیّ بالشبابة فعاد الی شبابه
قالت فقلت یاستدی کم مضی من الدنیا
فکم بقی فقال اما مامضی فنعم واما مابقی
فلا قالت قال لی هاتی مامعك من
عطیته الحصاة فطبع فیها بخاتمه ثم اتیت
اباجعفر علیه السلم فطبع لی فیها ثم اتیت
اباعبدالله علیه السلم فطبع لی فیها ثم
اتیت ابا الحسن موسی بن جعفر علیهما السلم
فطبع لی فیها ثم اتیت الرضا علیه السلم
فطبع لی فیها وعاشت حبابة بعد ذلك
تسعة اشهر علی ماذکره عبدالله بن محمد بن عصام
قال وحدثنا محمد بن محمد بن عصام قال حدثنا
محمد بن یعقوب الکلینی قال حدثنا محمد بن اسماعیل
علی بن محمد قال حدثنا محمد بن اسماعیل بن موسی بن جعفر قال حدثنی ابی عن ابیه
موسی بن جعفر عن ابیه جعفر عن ابیه عن آبائه

دعالها علی بن الحسین علیه السلم فرد الله
علیها شبابها واشار الیها باصبعه فحاضت
لوقتها ولها یومئذ مائة وثلث عشرة
سنة الفصل الثالث فی ذکر طرف
من خصایصه ومناقبه علیه السلم
روی عن جابر بن عبدالله قال لما
ولدت فاطمة علیها السلم الحسن علیه
السلم قالت لعلی علیه السلم سمه فقال ما كنت
لاسبق باسمه رسول الله صلی الله علیه
واله فجاء رسول الله ص وما كنت لاسبق
باسمه ربی عز وجل فاوحی الله جل
جلاله الی جبرئیل قد ولد لمحمد
ابن فاهبط الیه فهنئه وقل له ان
علیا علیه السلم منك بمنزلة هرون
من موسی فسمه باسم ابن هرون
فهبط جبرئیل ع فهناه من الله
جل جلاله ثم قال ان الله تعالی

اٹھائیسویں مجلس شہید بکا مین سید الشہدا جمع کرب بلا و طائر کا متصل سی مدینہ جانا

غمِ شہادت سی کمر شکستہ مرگِ فرزندِ جوان مین جگر خستہ بھتیجی کی موت سی دیدہ پر آب طفلِ شیرخوار کی لاش پر سینہ کباب وفورِ جراحت سی تن بدن سارا چور حضورِ تنہائی مین آفتِ ستم کی محصور ایک جان کی ہزار خواہان سو کہی خنجر کو سیکڑون خنجر بران جسم نیزہ و تیر و شمشیر سی صد پاش چشم حسرت و اندوہ کو شہادت کی تلاش غارتِ حرم پر امادہ سی قرینِ یاس تاراجِ زوجہ و خواہر سی رہین ہراس پسرِ بیمار کی فکرِ اسیری مین سا سلسلہ بندِ رضا دخترِ صغیر کی یتیمی سی دست نگرِ قدر و قضا ہو بہی پر دہانِ زخم سی بیتاب و تُوان رہا یس مین مناجاتِ شکر ہی عذب البیان سر کہ نوکِ سنان پر چڑہا دربدر اجساد جلتی زمین پر دہو یہین عریان رہا لاشِ صد چاک ہی سم ستوریسی پامال گور و کفن کہان جو قید ہون عیال گھر بار کی بہر کون سی رہی تو پیرِ جب سارا کنبہ نگی اونتون پر ہو تشہیرِ خواتینِ منظمات کا وہ حال کہ دشمن سی بھی نہ دیکھا نہ سنا جائی تعل کا اہمال جسپر فلک اور ملک نی سرشکِ خون برسائی رسول کی مستورات بی چادر نقاب کہلی سر پھرتین بتول کی بنات رفعِ تظلم پر اعدا سی التجا کرتین زور و شور سی اطفالِ خرد سال کی زاری رفعِ اندوہ و ملال پر بیوہ زنون کی بیقراری زنجیر و طوق مین بیمار ناتوان بندھا ہو کھانی پینی کا سہارا سوای خدا کی نتہا دنکی دہوپ مین منزلِ محنت کا چلنا راکی اونمین جاری سی بچونکا لرزکی مچلنا بیبیان نامحرمونکی سامنی ذلیل و خوار وارثونکی سر کٹی لہو بھری دیکھنی سی ناچار نشست کو زمین پر بیٹہا پڑا نا بستر نہین خواب و خور کو سامانِ سفر کچہ میسر نہین نظم للمولفہ جلایا سوزِ حسرت نی محبونکی دل و جان کو، سر و سینہ بہت پیٹو بھر و اشکون سی دامان کو، رہو سرگرم شیون مین مصیبت پر شہیدونکی، کرو ماتم مین شدت سی بپا پھر آہ و افغان کو، غمِ سلطانِ دین مین قطع ہووی جامہ ستی بر ہا و دامنِ محشر سی بھی چاک گریبان کو، عزای آلِ احمد مین جو گردون سی لہو برسی جہان برہم ہو کیونکر الٰہی جان و انسان کو پریشان طبعِ ناظم ہے

اٹھائیسوین مجلس طائر کا مقتل مین امام کے مدینہ کو جانا اور خبر شہادت کا شفا پانا

بندھی کب صبر کا مضمون اسکا ہر شعر مین موزون زمین مبیت اخزا کو

مجلس ۲۶ مدینہ طائر زمقتل شہد ادہ اسلام طیوری غفور بدر شہید خبر سید نو یوسف شفا ہو دیہ یہود

طایرانِ بلند آشیانِ بیت الاحزان و قمریانِ سرو چراغانِ نالہ و افغان طوطیانِ خوش لہجہ گلشن
و بلبلانِ ہزار نغمہ چمن بکا طاؤسانِ داغدار سوز ماتم و کبوترانِ سبز منقار ہوای غم الحرم نوحہ خوان
بیان مین آواز شیون و الم سے یون روتے بیدم ہوتی ہین کہ جب باغبانِ قدر و قضا نے
دامِ گرفتاری کو مرغانِ اُولی اجنحہ شاخسارِ نبوت کی لیے بچھایا اور دہقانِ کوب و بلا نے
قفسِ محنت مین عندلیبانِ عالی حوصلہ گلزارِ امامت کو بے آب و دانہ بٹھایا زاغ کمان کی
چنگلِ جور و جفا شاہینِ رسالت پر کہلی عقابِ تیر اوج ستم سے ہمای ملہ عصمت و طہارت پال
پر تولی چلی پنجہ تیغ نی قبض ارواح مین دست درازی کی اور منقارِ سنان نی ہر قدم پر بانگ
سرفرازی دی بطِ ابدانِ شہیدان دریای خون و تحہ موت مین حباب آسا شناور ہوی اور
کبکِ جانِ ہمسفیرانِ ملاءِ اعلیٰ دامنِ حیات سی مرغزارِ جنان کو خرامان گذری بازِ سدرہ پرواز
وحدہ دین شکستہ باز و صیدِ اہل کین ہوا سمندِ آتشِ بلا و تکمین سنگِ حوادث کی صدمی سی
خاک نشین رہا شہرہ طمعانِ کوفہ و شام کو صبحِ اُمید سی شبِ ظلمانی نظر آئی اور خندہ مزاجانِ
بنی اُمیہ کو خرابی خانہ اللہ و رسول سی ویرانی عالم نشاط مین لائی یعنی شمر نی سرِ امام ہمام کو قلم کیا
غارت و لوٹ سی اہل حرم کو ماتم دیا اہلبیت کو قید و اسیری مین نظر بند رکھا بھوک اور پیاس مین
مزہ ذلت و خواری سب نی مگر چکھا ناقہ سواران عترت نبی کا محمل سفر بند ہا لشکرِ ابن سعد
کربلا سی راہی کوفہ ہوا لاشین اولادِ سید المرسلین کی بیدفن و کفن خاک و خون مین پڑی ہین
زمان و زمین مین دیدہ ماہ و ماہی فلک اور ملک سی آنسون کی ندیان بہین انقلابِ روزگار

[illegible] قد ذكرنا [illegible] انس بن مالك
الى جنبه وهو [illegible] رسول الله صلى الله عليه وآله السلام
قال ما رايت احدا اشبه برسول الله من الحسن بن علي عليهما السلام
عليه وآله من الحسن بن علي عليهما السلام
وقال امير المؤمنين عليه السلام الحسن اشبه برسول الله صلى الله عليه
وآله ما بين الصدر الى الراس والحسين اشبه به
عليه السلام فيما كان اسفل من ذلك
وفضائله عليه السلام كثيرة وفيما اوردناه كفاية

الفصل الرابع في ذكر سبب وفاته عليه السلام

عبد الله بن ابراهيم
عن زياد المخارقي قال لما حضرت الحسن عليه
السلام الوفاة استدعى الحسين عليه
السلام فقال له يا اخي اني مفارقك ولاحق
بربي وقد سقيت السم ورميت بكبدي
في الطست واني لعارف بمن سقاني ومن اين دهيت وانا اخاصمه الى الله تعالى فبحقي
عليك ان تكلمت في ذلك بشيء وانتظر ما يحدث الله عز وجل فيّ فاذا
قضيت فغمضني وغسلني وكفني واحملني على سريري
الى قبر جدي رسول الله صلى الله عليه
وآله لاجدد به عهدا ثم ردني الى قبر
جدتي فاطمة فادفني هناك وستعلم
يا ابن ام ان القوم يظنون انكم تريدون
دفني عند رسول الله فيجلبون في
منعكم من ذلك وبالله اقسم عليك ان
تهريق في امري محجمة من دم ثم وصى اليه
باهله وولده وتركاته وما كان
وصى اليه امير المؤمنين حين استخلفه
فلما مضى لسبيله غسله الحسين عليه
السلام وكفنه وحمله على سريره
ولم يشك مروان وبنو امية انهم
سيدفنونه عند رسول الله
صلى الله عليه وآله فتجمعوا ولبسوا
السلاح فلما توجه به الحسين عليه السلام الى
جده رسول الله صلى الله عليه وآله

۲۷

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل میں آنا اور مدینہ جانا دختر یہودی کا شفا پانا

جن وانس میاب خواب وخور میں وحش وطیر کو اضطراب رُوِیَ عَنْ طَرِیقِ اَهْلِ الْبَیْتِ
اَنَّهُ لَمَّا اسْتُشْهِدَ الْحُسَیْنُ بَقِیَ فِی کَرْبَلَاءَ صَرِیعًا وَدَمُهُ عَلَی الْاَرْضِ مَسْفُوحًا
طریقِ اہلبیت سے یہ روایتِ صدق درایت کی کہ جب امام حسین علیہ السلام کو روزِ عاشورا
اعدا سے دولتِ شہادت ملی تن بے سر دشتِ کربلا میں مع لاشہای اقربا پڑا تھا لہو بدنِ پاک
خاک پر بہا جابجا جما تھا وَاِذَا بِطَائِرٍ اَبْیَضَ قَدْ اَتَی وَتَمَسَّحَ بِدَمِهِ وَجَاءَ وَالدَّمُ
یَقْطُرُ مِنْهُ ناگاہ سفید ایک جانور پرند مقتل میں آیا کشتۂ امام کی صدقی ہوا چشموں سے آب
حسرت بہایا تر کی خونِ سیدِ الشہدا میں لوٹا پرونکو بھگویا لہو گرتا ہوا بال اتبھال سے اور اڑا
بہان اور طیور کا مجمع تھا جا بیٹھا فَرَاَی طُیُورًا تَحْتَ الظِّلَالِ عَلَی الْغُصُونِ
وَالْاَشْجَارِ وَکُلٌّ مِنْهُمْ یَذْکُرُ الْحَبَّ وَالْعَلَفَ وَالْمَاءَ اور پرندونکو دیکھا
جو سایہ میں شاخِ درختوں پر بیٹھے چہچہ زن تھے دانہ اور پانی اور سبزہ صحرا کی ذکر سے باہم گرم
سخن تھے فَقَالَ لَهُمْ ذٰلِکَ الطَّیْرُ الْمُتَلَطِّخُ بِالدَّمِ یَا وَیْلَکُمْ اَتَشْتَغِلُوْنَ
بِالْمَلَاهِیْ وَذِکْرِ الدُّنْیَا وَالْمَنَاهِیْ مرغ خون آلود اون سے رو کے بولا وائے او پر تمہاری
ذکرِ عیش اور چین کرتے ہو دنیا کا وَالْحُسَیْنُ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا فِیْ هٰذَا الْحَرِّ مُلْقًی
عَلَی الرَّمْضَاءِ ظَامٍ مَذْبُوحٌ وَدَمُهُ مَسْفُوحٌ تمکو خبر نہیں کہ حسین سبطِ خیر المرسلین
علیہما السلام کربلا کی زمین پر پڑا ہے گرم ریت پر بدن جلتا پیاسا ذبح کیا ہوا لہو ابھی تک
رگوں سے بہتا ہے شعر یَا غَافِلِیْنَ اَفِیْقُوْا وَانْظُرُوْا حُزْنِیْ لِمَا جَرَی الْحُسَیْنِ الطُّهْرِ فِی
الزَّمَنِ مَطْرُوْحٌ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا وَالرِّیْحُ سَافِیَةٌ عَلَیْهِ وَالرَّاْسُ مَشْهُوْرٌ
عَلٰی لَدْنٍ طَغَوْا عَلَیْهِ مَلَاعِیْنُ بِلَا سَبَبٍ مَا یَخْتَشُوْنَ مِنَ الرَّحْمٰنِ الْمُبِیْنِ ذُو
اَطْفَالِهِ ذُبِحُوْا ظَمَأً وَمَا رَحِمُوْا وَاُسِرُوْا عِتْرَةَ الْمُخْتَارِ وَالْحُزْنِیْ وہ جانو

واله وكان جليل القدر كثير البركات
وله شعون سنة وخرج من الدنيا
ولم يدع الامامة ولا ادعاها له مدع
من الشيعة ولا غيرهم الحسن بن الحسن فكان
جليلا فاضلا وكان يلي صدقات امير
المؤمنين عليه السلام

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل مین آنا مدینہ کو جانا دختر بیمار ہیو کا شفا پانا

بتہا زبانِ حال مین یہ اشعار پڑہتا اور دمبدم اوسکا نالہ و فغان و نوحہ کا شور بڑہتا فعادتِ
الطّیورُ کلٌّ مِنھم قاصِدًا کربلاء اس بین جگرخراش کو سنکے ساری جانور بیتاب ہوے
باچشم تر و دلِ مضطر جانبِ کربلا اوڑکے پہنچے فرأوا سیّدنا الحُسینَ مُلقًی فِی الارضِ
جُثّةً بِلا رأسٍ ولا غُسلٍ ولا کفنٍ مولای غریب سید الشہدا حسین علیہ السلام کو خاکِ
مقتل مین پڑا دیکہا لاش بی سر کو نہ غسل و کفن ہی نہ دفن کیا قد سفت علیہِ السّوافی
وبدنُہ مرضوضٌ قد ھشمتہُ الخیل بِحوافِرِھا جسم صد پاش پر سوارونکی مرکب
دوڑی ہین استخوانِ سینہ و پہلو سمِ رہوارنی توڑی ہین ہوای جنوب و شمال اوسپر چلتی ہی
غبارِ صحرا لاکی ہر زخم کا سنہ بھرتی ہی ومزوّارُہ وحوشُ القِفارِ ونُدبتُہ جِنُّ السُّھولِ
والاوعارِ قد اضاء التُّرابُ مِن انوارِہٖ وازھرَ الجوُّ مِن ازھارِہٖ سوای بیکسی
بالین پر کوئی پرستار و یاور نہین ہے تو بیابان کی جانوران وحشی زیارتکو آتی ہین دشتِ غربت کی
ہلاکت پر ایک نوحہ گر نہین ہے تو زن و مرد جنات وادی کی نالہ و فغان کرتی جاتی ہین اوسپر بیکر
غیر مستور کا نور خاکِ جنگل مین چمکتا ہی زمین و زمان کو وادی طور سی زیادہ روشن کرتا ہے
فلمّا راتہُ الطّیورُ تصایحنَ واعلنّ بِالبُکاءِ والثُّبورِ وتواقعنَ علی دمِہٖ
یتمرّغنَ فیہِ یہ ماجرای غم افزا ہرگاہ پرندونکو نظر آیا بیتاب ہوکی سب نے آہ و فریاد کا
شور مچایا اشکِ حسرت دیدہ رقت سی بہایا واویلا و وادریغا سی ہنگامہ محشر کو خواب عدم سے
جگایا دوڑکی سب اوس مقتول پر گری خون مین کشتہ مظلوم کی خوب لوٹتی رہی وطارَ
کلُّ واحدٍ مِنھم اِلی ناحیۃٍ یُعلِمُ اھلھا عن قتلِ ابی عبدِاللہِ پس ہر ایک جانور
شہر و بلادِ اطراف مین اوڑگیا خلق سے وہاکی شہادتِ امام حسین علیہ السلام کا ماجرا کہا
فمِنَ القضاءِ والقدرِ انّ طیرًا مِن ھٰذہِ الطّیورِ قصدَ مدینۃَ الرّسولِ

بہا الباب الثانی فی ذکر سبط الشہید
السلام لبنتہ سکینۃ فقد ان
بن الحسن قد زوجہ الحسین علیہ
ابراھیم بن محمد بن طلحۃ وکان عبد اللہ
سنۃ واوصی الی اخیہ من امہ
الحسن بن الحسن ولہ خمس وثلثون

ابی عبد الله الحسین بن علی بن ابی طالب
سید شباب اهل الجنة علیه السلام
وهو خمسة فصول الفصل الاول فی
ذکر تاریخ مولده ومبلغ سنه وفاته

بالمدینة یوم الثلثاء وقیل یوم الخمیس لخمس خلون من شعبان
سنة اربع من الهجرة ولم یکن بینه وبین
اخیه الحسن علیه السلام الا الحمل وهو ستة
اشهر وجاءت به فاطمة الزهراء علیها
السلام الی رسول الله صلی الله علیه
وآله فسماه حسینا وعق عنه کبشا وعاش
علیه السلام سبعا وخمسین سنة وخمسة
اشهر کان مع رسول الله صلی الله علیه وآله
سبع سنین ومع امیر المؤمنین علیه
السلام سبعا وثلثین سنة ومع اخیه الحسن
علیه السلام سبعا واربعین سنة وکانت مدة
خلافته عشر سنین واشهر وقتل صلوات الله
علیه یوم السبت وقیل یوم الجمعة وقیل یوم
الاثنین یوم عاشوراء

اٹھائیسویں مجلس طائر کا متغیر ہو کر آنا مدینہ کو جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

وَجَاءَ یُرَفْرِفُ وَالدَّمُ یَتَقَاطَرُ مِنْ اَجْنِحَتِهٖ اتفاقاً ایک مرغ اوسمین سی مدینہ رسول کو
خروشان و نالان چلا وارد ہوا تو پرون سی لہو گرتا اور وہ ہوا مین پھڑ پھڑاتا و دادخواں
قبرِ سَیِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ یُعْلِنُ بِالنِّدَاءِ اَلَا قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَاءَ اَلَا قَدْ
ذُبِحَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَاءَ روضہ پیغمبر پر جب وہ نوحہ گر پہنچا دورِ گنبد اوڑتا پھرتا بانگِ بلند سے
کہتا ہای افسوس کہ امام حسین علیہ السلام کو دشتِ کربلا مین با خویش و اَقْرِبا مارا حسرت و
دریغ کہ بھوک پیاس مین اوس مظلوم کا سر خنجر جفا سی اوتارا وَ هُوَ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَعْرُ
رَاْسُ الْحُسَیْنِ عَلٰی قَنَاةٍ یُحْمَلُ وَالْجِسْمُ مِنْهُ بِالتُّرَابِ مُرَمَّلُ وَاَوْلَادُهٗ وَبَنَاتُهٗ
وَنِسَاۤؤُهٗ یُشْهَرْنَ مَا بَیْنَ الْقَبَائِلِ وَالْمَلَاءِ تَنْدُبُ سُکَیْنَةُ اِلٰی اَبِیْ وَوَاحِدِیْ
مَنْ عَادَ یَحْمَانِیْ وَلِیْ مُتَکَفِّلًا یَا وَالِدِیْ اَوْحَدْتَنِیْ وَاَخَیْبْتَنِیْ دُوْنَ
الْاَنَامِ اَرَاکَ عَنِّیْ تَرْحَلُ وَزَیْنَبُ تُنَادِیْ یَا اَخِیْ ضَیَّعْتَنِیْ وَالدَّمُ مِنْ
اَنْوَارِ وَجْهِکَ قَدْ خَلَا اس بینِ جگر خراش سی روتا سامعینِ وحش و طیر و انس و جن کی
ہوش کہوتا فَاجْتَمَعَتِ الطُّیُوْرُ عَلَیْهِ وَهُمْ یَبْکُوْنَ عَلَیْهِ وَیَنُوْحُوْنَ اس کلام
جانورانِ شہر اوسکی اطراف مین فراہم ہوی اور رو کی اپنی زبان مین شورِ نالہ و فریاد کرتی تہی
فَلَمَّا نَظَرَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنَ الطُّیُوْرِ ذٰلِکَ النَّوْحَ وَشَاهَدُوا الدَّمَ یَتَقَاطَرُ
مِنَ الطَّیْرِ لَمْ یَعْلَمُوْا مَا الْخَبَرُ حَتّٰی انْقَضَتْ مُدَّةٌ مِنَ الزَّمَانِ ہرگاہ اہل مدینہ کو
یہ ہنگامہ طیور کا نظر آیا غلغلۂ آہ و شیون اونکا بیحد سنا لہو گرتا پر و بال سی دیکہا تعجب کیا
لیکن نہ جانا کون سا حادثہ گذرا تا کہ ایک مدت کا زمانہ بسر ہوا وَجَاءَ خَبَرُ مَقْتَلِ
الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلِمُوْا اَنَّ ذٰلِکَ الطَّیْرَ کَانَ یُخْبِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِقَتْلِ
الْحُسَیْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ قُرَّةِ عَیْنِ الرَّسُوْلِ الزَّهْرَاءِ البتول نامہ شہادتِ امام حسین علیہ السلام کی مضمون کا

الفصل الثانی فی ذکر الدلایل علی امامته ۳۰ ح
ان المنصوص علیه من جهة ابیه واخیه
یدل علی امامته جمیع الطرق
الاعتبارية التی ذکرناها فی امامة
الحسن بعینها فان جمیعها کاشد لعلی
امامة ابی عبد الله الحسین علیه السلام
من بعده مثلا بمثل وقد صرح النبی
صلی الله علیه وآله علی امامته اعتبر
بقوله ابنای هذان امامان قاما او قعدا
وایضا فان وصیة الحسن علیه السلام الیه
یدل علی امامته کما دلت وصیة
امیر المؤمنین علیه السلام الی
الحسن علی امامته بحسب ما دلت
وصیة رسول الله صلی الله علیه
وآله الی امیر المؤمنین علیه
السلام علی امامته من بعده
ایا

ما جاء من الاخبار في وصية الحسن عليه
السلم اليه ما رواه محمد بن يعقوب عن
علي بن ابراهيم عن ابيه عن بكر بن صالح
عن محمد بن سليمان الديلمي عن هارون
بن الجهم قال سمعت ابا جعفر محمد بن
علي عليه السلم يقول لما احتضر الحسن

اٹھائیسوین مجلس طائر کا مقتل مین آنا مدینہ کو جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

آیا اوس وقت جانا کہ وہ جانور پہلی سی خیر البشر کی لیی خبر لایا کہ فرزند نازپروردہ بتول مارا گیا لخت دل و نور دیدہ رسول کی تن پر سر نہین رہا رُوِیَ وَقَدْ نُقِلَ اَنَّهُ فِی ذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِی جَاءَ فِيْهِ الطَّيْرُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ فِی الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَهُوْدِیٌّ وَلَهُ بِنْتٌ عَمْيَاءُ زَمْنَاءُ طَرْشَاءُ مَشْلُوْلَةٌ وَالْجُذَامُ قَدْ اَحَاطَ بِبَدَنِهَا بحار مین اس حکایت کو مؤلف لایا ہی اوس دن جو طائر مذکور مدینہ مین آیا ہی ایک یہودی وہان مدت سی رہتا تہا جسکی بیٹی اندہی لنجی لنگڑی بہری او جذام سی بدن سارا بہوٹا تہا فَجَاءَ ذٰلِكَ الطَّائِرُ وَالدَّمُ يَتَقَاطَرُ مِنْهُ وَوَقَعَ عَلٰى شَجَرَةٍ يَبْكِی طُوْلَ لَيْلَتِهٖ وَكَانَ الْيَهُوْدِیُّ قَدْ اَخْرَجَ اِبْنَتَهُ تِلْكَ الْمَرِيْضَةَ اِلٰى خَارِجِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى بُسْتَانٍ وَتَرَكَهَا فِی الْبُسْتَانِ الَّذِی جَاءَ الطَّيْرُ وَوَقَعَ فِيْهِ یہودی کا بوستان شہر کی باہر تہا اوسمین اپنی دختر مریضہ کو مقیم رکہا وہ جانور اندہیری رات مین آیا اوسی باغ مین شاخ ایک درخت پر بیٹھا روتا رہا پر و بال سی لہو ٹپکتا جاتا فَمِنَ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ اِنَّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ عَرَضَ لِلْيَهُوْدِیِّ عَارِضٌ فَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ فَلَمْ يَقْدِرْ اَنْ يَخْرُجَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ اِلَى الْبُسْتَانِ الَّتِی فِيْهَا ابْنَتُهُ الْمَعْلُوْلَةُ قدر و قضا سی یہودی اوس شب اپنی کام کو شہر مین گیا ایسا مبتلا رہا جو پہر کی جہان دختر مریضہ تہی جا نہ سکا وَالْبِنْتُ لَمَّا نَظَرَتْ اَبَاهَا لَمْ يَاْتِهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ لَمْ يَاْتِهَا نَوْمٌ لِوَحْدَتِهَا لِاَنَّ اَبَاهَا كَانَ يُحَدِّثُهَا وَيُسَلِّيْهَا حَتّٰى تَنَامَ جب یہودی کی بیٹی نے دیکہا باپ راتکو نہین آئی گا اوسنی بیقراری مین خواب و آرام نہ کیا چین اور سکون چہوڑ دیا ہردم انتظار مین پرستار کی تڑپتی گذرا کیونکہ پدر اوسکو بہلاتا اِدہر اودہر کی باتین کرتا ہاتہ پہیر و باتا تسلی دیکی سلاتا فَسَمِعَتْ عِنْدَ السَّحَرِ بُكَاءَ الطَّيْرِ وَحَنِيْنَهُ فَبَقِيَتْ

من ابيك عليه السلم فلما قال
يا محمد بن علي الا اخبرك بما سمعت
يجعل الله للشيطان عليك سلطانا
انفسهم من بعد ما تبين لهم الحق ثم
الكافرين فقال كفارا حسدا من عند
الحمد و انما وصف الله تعوبه

اشہا ئیسوین مجلس طایر کا مقتل سی مدینہ جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

تتقلب علی وجہ الارض الی ان صادت تحت الشجرۃ التی علیہا الطیر برگ

رات کا پچھلا پہر شدت اضطراب مین ہوا بکاؤ نوحہ مرغ کا شور سنکی اوٹھی جی اوڑا زمین پر لوٹتی

اوس اواز کی طرف کو بڑہی تا کہ جس درخت پر جانور بیٹھا تھا پہنچی اوسکی جا پڑی فصادت

کلما حن ذلک الطیر بکا و بہ من قلب محزون جو زاری اور فریاد اوسکی سنتی اپنی دل

حزین سی جواب انشا کرتی فبینما ھی کذلک اذ وقع قطرۃ من الدم فوقعت علی عینیہا

ففتحت ناگاہ ایک قطرہ لہو کا بالِ طایر سی چشم دختر پر ٹپکا قدرتِ خدا و برکتِ مولا سی دیدہ

نابینا روشن اور پر ضیا ہو گیا ثم قطرت اخری علی عینہا الاخری فبرئت پہر دوسری بوند

انکہہ مین گری وہ بہی تار اسی کہل گئی ثم قطرت علی یدیہا فعوفیت علی رجلیہا فبرئت

وعادت کلما قطرت قطرۃ من الدم تلطخ بہ جسدہا فعوفیت من جمیع

مرضہا من برکات دم الحسین بس اور بہی رشحہ بقا و شفا ہا تھون پر اکی بہا دونو دست

مریضہ کو اچھا کیا ویسا ہی پیرون پر چو دم مسیحا کا رنگِ اثر پہنچا علتِ مزمنہ کو دور اور جان کو سرو

بیماری قدم

گردانا اوپر سی جب قطرہ نزول کرتا وہ علیلہ بدن مین ملتی صحت دیتا تاکہ سب رنجوری لا علاج

دور ہوئی برکتِ خون امام حسین علیہ السلام سی تندرست بن گئی فلما اصبحت اقبل ابوہا

الی البستان فرای بنتا تدور ولم یعلم انہا ابنتہ فسالہا انہ کان لی فی

البستان ابنۃ علیلۃ لم تقدر ان تتحرک صبح کو باپ دختر بیمار کا باغ مین آیا

ایک لڑکی مانندِ سرو ناز کو خیابانِ نگاہ مین خرامان پایا از یبائی حسن و جمال سی نہ پہچانا کہ وہ

اوسکی مبتلای آفت اور بلا ہی پوچھا ای حورلقا ہماری بیٹی اپاہج کہ حرکت نہ کرسکتی تہی تمنی اوسے

دیکھا ہی فقالت ابنتہ واللہ انا ابنتک فلما سمع کلامہا وقع مغشیا

علیہ فلما افاق قام علی قدمیہ فاتت بہ الی ذلک الطیر بنت یہودی قسم کہا کی

اٹھائیسوین مجلس طائر کا دشت کربلا سی مدینہ جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

بولی مین تمہاری مریضہ قرین موت ہون وہی اس کلام کی سماعت سی بالکل غش آیا ہرگاہ پھر
ہوش وحواس کو اپنی پایا قدم شوق سی بیتاب دوڑا چھاتی سی لگاکی ماجرا دریافت کیا وہ قصہ
سنکی ہمراہ دختر چلا تاکہ مرغ قبلہ نما کی پاس جا پہنچا فَرَاٰہُ وَاقِفاً عَلَی الشَّجَرَۃِ یَئِنُّ مِن قَلبٍ
حَزِینٍ مُحتَرِقٍ مِمَّا رَاٰی مِمَّا فُعِلَ بِالحُسَینِ شاخ درخت پر اوسکو دیکھا بیٹھا نوحہ کرتا
دل حزین سی شور نالہ کا دم بھرتا وہ حال سولا جو اوسنی مشاہدہ کیا تھا اوسکا جی جلا قرار نرہا تھا
واقعہ امام حسین علیہ السلام کا مرثیہ پڑھتا تھا فَقَالَ لَہُ الیَہُودِیُّ اَقسَمتُ عَلَیکَ بِالَّذِی
خَلَقَکَ اَیُّہَا الطَّیرُ اَن تُکَلِّمَنِی بِقُدرَۃِ اللہِ تَعَالٰی فَنَطَقَ الطَّیرُ مُستَعبِراً یہودی
بولا ای طایر سوگند ہی تجکو اوسکی جسنی پیدا کیا کہ مجھی ہم سخن ہو کی اپنی سرگذشت بتا کون ہی کہان سے
آیا پس وہ جانور چلا کی رویا نطق وبیان سی ہوش کھویا ثُمَّ قَالَ اِنِّی کُنتُ وَاقِفاً عَلٰی بَعضِ
الاَشجَارِ مَعَ جُملَۃِ الطُّیُورِ عِندَ الظَّہِیرَۃِ وَاِذَا بِطَیرٍ سَاقِطٍ عَلَینَا وَہُوَ یَقُولُ کہا
صحرا مین روز عاشورا وقت زوال تھا مین شاخ درخت پر بیٹھا اپنی یاران پرندسی گرم مقال تھا
ناگاہ ایک جانور باحال تباہ وہان آیا پریشان اور نالان روتا ہوا بولا اَیُّہَا الطُّیُورُ تَاکُلُونَ
وَتَتَنَعَّمُونَ وَالحُسَینُ فِی اَرضِ کَربَلَا فِی ہٰذَا الحَرِّ عَلَی الرَّمضَاءِ طَرِیحاً ظَامِیاً
ای طایران غفلت پیشہ تم کہاتی پیتی چہچہاتی ہو اپنی مقام پر عیش وآرام سی خوشی مناتی ہو حسین
رسول الثقلین کا نواسہ بہوکا پیاسا کربلا مین مارا گیا ہی زمین گرم پر جنازہ پڑا خاک وخون مین اٹا
ہی دیکھاہی وَالنَّحرُ دَامٍ وَرَاسُہُ مَقطُوعٌ عَلَی الرُّمحِ مَرفُوعٌ وَنِسَاؤُہُ سَبَایَا حُفَاۃٌ
عُرَایَا اوسکی حلق کی رگہای بریدہ سی لہو بہتا ہی سرکٹا نیزہ اعدا پر چڑھا پھرتا ہی عورات حرم کو
اسیر کیا عریان اونٹون پر بٹھایا ہی بی چادر ومعجر ہر شہر ودیار مین قیدی بنایا ہی فَلَمَّا سَمِعنَ
بِذٰلِکَ تَطَایَرنَ اِلٰی کَربَلَا فَرَاَینَاہُ فِی ذٰلِکَ الوَادِی طَرِیحاً الغُسلُ مِن دَمِہٖ

من الكف والشموت ومجرى اخيه عليها
السلم في زمان الهدنة والسكوت
فلما انقضى زمان الهدنة بهلاك معوية اظهر امره
واجتمع له في الظاهر الانصار الطهارة
بعض الاظهار وتشمر للقتال وقام الى
العراق ابن عمه مسلما للاستنصار فبايعه
اهل الكوفة وضمنوا له النصر ثم نكثوا بيعته
وخذلوه واسلموه وخرجوا اليه فحصروه
وخذلوه ولا ناصرا ولا دافعا وحالوا بينه وبين
لا يجد ناصرا ولا دافعا ومنعوه فقتلوه شهيدا
ماء الفرات حتى تمكنوا منه الفصل الثالث وذكر
كما استشهد ابوه واخوه وفضائله صلوات الله
بعض خصائصه ومناقبه وشبه النبي صلى الله عليه
عليه كان علي عليه السلم وكان الحسن عليه
والله من صدره الى رجليه كما تقدم ذكره
السلم شبيها من صدره الى راسه وكان رسول الله
وروى سعيد بن راشد عن يعلى بن مرة قال
صلى الله عليه واله يقول حسين مني وانا من حسين
احب الله من احب حسينا حسين سبط من الاسباط

٧٣٣

وروى عبد الله بن ميمون القداح
عن جعفر بن محمد عليه السلم قال اصطرع
الحسن والحسين عليهما السلم بين يدي
رسول الله صلى الله عليه واله فقال رسول الله ايها
حسن خذ حسينا فقالت فاطمة عليها السلم
يا رسول الله استنهض الكبير على الصغير فقال
رسول الله هذا جبرئيل يقول للحسين
ايها حسين خذ حسنا وروى الاوزاعي عن
عبد الله بن شداد عن ام الفضل انها دخلت
على رسول الله صلى الله عليه واله فقالت
يا رسول الله رايت الليلة حلما منكرا قال
وما رايت قالت انه شديد قال وما هو
قالت رايت كان قطعة من جسدك
قطعت ووضعت في حجري فقال
رسول الله صلى الله عليه واله خيرا
تلد فاطمة غلاما فيكون في حجرك فولدت
الحسين وكان في حجري كما قال صلوات الله
عليه واله قالت فدخلت به يوما

اٹھائیسوین مجلس طائر کا قتلگاہ سی مدینہ جانا دختر یہودی کا شفا پانا اور ایمان لانا

وَالْکَفَنُ الرَّمْلُ السَّافِی عَلَیْهِ یہ خبر وحشت اثر سنکی سب جانور بادلِ مضطر اور دیدۂ تر و دشت
کربلا مین نعشِ سلیمان بلا کی جا پڑی تن بی سر صد پاش پاش پایا کہ خون مین اپنی نہایا تھا ہوائی ریت اور
غبارِ صحرا سی کفن پہنایا بیکسی اور غریبی نی شور مچایا تھا فَوَقَعْنَا کُلُّنَا عَلَیْهِ نَنُوحُ وَنَبْکِیْ
یہ سنکر ہم ساری طایر بیتاب ہو کی اوس لاش پر گری خون مین لوٹی اپنی پر و بال
بھگوکی نالہ و زاری کرتی رہی وَکَانَ کُلٌّ مِنَّا طَارَ اِلٰی نَاحِیَةٍ فَوَقَعْتُ اَنَا فِیْ هٰذَا
الْمَکَانِ ہر ایک ہماری ابنای جنس کا ملک دور و نزدیک مین روتا گیا ہمنی یہان اکی خبر الوی کو
ماتم فرزند کا پرسا دیا فَلَمَّا سَمِعَ الْیَهُوْدِیُّ ذٰلِکَ تَعَجَّبَ وَقَالَ لَوْ لَمْ یَکُنِ الْحُسَیْنُ ذَا قَدْرٍ
رَفِیْعٍ عِنْدَ اللهِ مَا کَانَ دَمُهٗ شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ جب یہودی نی سب کلام حسرت انجام
اوس طایر کا سنا تعجب سی دلمین کہا رابطہ اعتقاد بندہ ہا اگر حسین پیش خدای کو نین مرتبہ و قدر عظیم
نپاتا ہرگز اوسکا خون ہر مرض کو اثرِ شفا و دمِ مسیحا نہ دکھاتا ثُمَّ اَسْلَمَ الْیَهُوْدِیُّ وَاَسْلَمَتِ
الْبِنْتُ وَاَسْلَمَ خَمْسُ مِائَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ پس وہ یہودی اور اوسکی بیٹی دونو اسلام لائی اور
اس معجزہ کی دیکھنی سی پانچ سو اوسکی برادر نو سائی دایرہ ایمان مین ائی تنبیہ سبحان اللہ کیا مصلحت ہی
اور جای حیرت و رقت ہی بنت یہودی جو باپکی تسلی اور دلداری کی عادی تھی اوسکی پہلو مین راحت
و آرام باتی کلام سی شاد کام سو جاتی جب فراق نی پدر کی صدمہ بیخوابی و اضطراب دیا درد جگر دونا
ہوا ہمو فی سی مونس و غمخوار کی دل تڑپا گیا ایک قطرہ خونِ امام حسین علیہ السلام سی چین عمر دوبارہ
ملی آغوشِ اجل سی چھڑایا جامۂ صحت و حسنِ صورت پہنایا دولتِ دین و ایمان سی ملایا لاکن دختر
سید الشہدا کو خرابۂ شام کی بستر زمین سر بریدہ خونِ امام حسین علیہ السلام سی جینا محال پڑا فرطِ شوق
اور جذبۂ الفت نی ایسا گھیرا کہ مرضِ ہجر سی انتقال کیا ہای ہای اہلبیت کا مصیبت پر مصیبت کو
سہنا وہ قید کا صدمہ او سمین سکینہ کا مرنا کوئی وارث اور سرپرست نرکھنا فکرِ گور و کفنِ میت ہی

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سرورکائنات اورحال سارابان بد ذات

ترجمہ ناز رومال کہ جنازہ مین صرف کرین نہ اپنا وطن اور جا عزیز و آشنا جو شریک رہین دیوان ہی
سہ بکرانی ناچار توکل خدا مین رہجاتی **نظم لمولفہ** قصہ کوتاہ کرون لوگو کی گہبرانی سے
اشکِ خون چشم سی بہنی لگی غم کہانی سی ٭ مرغِ بسمل تو مری دل سی مقابل کب ہو ٭ برق شرمندہ ہی
بیتابی کی دہملانی سی ٭ جوشِ ماتم سی ہوا چاک جگر سینہ فگار ٭ تن بدن جلتا ہی اندوہ کی بہڑکانی سے
آہ و فریاد نی برہم کیئی ساتون افلاک ٭ نالہ کرتی ہین ملک عرش کی تہرانی سی ٭ چشم امید جو ناظم کو
یہ اسد سی تہی ٭ نقد تحسین ملی اوسکو غرا خانی سے

اونتیسوین مجلس برسات کی تمہید بکا و روایات غزوات خاتم انبیا و حال ساربان سید الشہدا ۲۹

رباعی نیسان کو جو محل دیدۂ تر سی پایا ٭ دامن کو بہرا ہوا گہر سی پایا ٭ یہ لطف اوٹہایا کسی شاہ دین نی ٭
جو حظ غمِ شاہِ بحر و بر سی پایا ٭ رباعی کاٹا ہوا زہر اکا چمن ہی رنگین ٭ زہرا و ذرات نعرہ زن ہے
رنگین ٭ کیونکر نہ رہین سوگ نشین تعزیہ دار ٭ شبیر کی لاش بی کفن ہی رنگین ٭ رباعی حاصل
وہین رونیکا مزہ ہووی گا ٭ بچین ہی یہان چین سی وہان سووی گا ٭ غفلت مین یہ بیٹہہ
ورنہ روز محشر ٭ اس اپنی نہ رونی پہ بہت رووی گا ٭ رباعی زہرا جو بصد آہ و فغان پیٹتی
ہین ٭ سر ہاتہون سی حوران جنان پیٹتی ہین ٭ کیا غم ہی جو نور عین زہرا کی لئی ٭ منہہ دستِ
تر سی پتلیان پیٹتی ہین **تمہید بکا** موسمِ برسات عجب ہنگام ہی جب قدم فیروزی سی اوسکے
خس و خاشاکِ زمینِ پژمردہ کو قوتِ نامیہ ہین ہرا بہرا بناتا فیضِ ابیاری سی خشک لبانِ بیابان
سیراب ہوتی ہین ٭ ریزشِ دامانِ سحاب سی دریای رخسار چشمی اور سوتی ہین کیا سفید و سیاہ
بادل کا دل اوپر تلی اوٹہتا ہی کو ہر شا ہوا سی بہتر جہوم جہوم کر منہہ برستا ہی جہیل و تالاب آشنا
نیسان سی چار طرف چہلک رہی مور و کویل و پپیہی مرغانِ خوش نوا ستہ شعف چہک رہے

٢٣٥

دلائل النبوة قال اخبرنا القطان
وذکر الشیخ ابوبکر البیهقی فی کتاب
السماء الا بعد قتل الحسین علیه السلام
سیرین یقول لم تر هذه الحمرة فی
یوسف بن عبد الله قال سمعت محمد بن
اهدی الی نبی من بغایا بنی اسرائیل

انتیسوین مجلس روایات غزوات سرور کائنات اور حال ساربان بذات

سبزۂ صحرا و مرغزار بسترِ مخمل کی شال لہراتا ہی کشتِ امید ہر شجر و خارِ گلزار نہال ہو جاتا ہی کام و
دہانِ اطفالِ غنچہ و بناتِ نبات شادابی سی لبریز تشویشِ خزان و بی برگی سی حنظل و مغیلانکو
سینہ و آویزاس فصل کا سما چشم تماشا کو انس و جان کی بہلا معلوم دیتا ہی زور شور مین نزولِ
رحمت باری کا ہونا قحطِ غلا کو اوٹھا لیتا ہی لاکن اسوقت جو پانی کا پڑنا دیکھا مجکو یاد آیا واقعۂ روز
عاشورا دلِ سیلِ اندوہ مین ڈوبا اوسدن کا تلاطمِ ابرِ بلا دہیان سی گذرا جسطرح کالی گہٹا اگی جہکی
ہماری سامنی ہی اوسند کی اتی ویسی ہی پیادہ و سوارِ اعدا کی صف پر صف جانبِ مولا ہجوم لاتی
جیسی جوش و خروش سی بارانِ بہار ہی قطرہ افشان ویسا ہی تیر و نگی بوچھار تہی اور جسمِ آلِ رسولِ
شاہِ شہیدان جسطرح غُرشِ رعد پر شعلۂ برق چمکتا صاعقہ ہی گرتا میدان لرزتا ویسی ہی کمانین
کڑکتین سنانین چمکتین تلوارین لپکتین رن دہلتا جیسا ندی نالون مین بیابان کی مکدّر پانی ہی بہتا
ویسا ہی خونِ اولادِ نبی و علی تہا خاک پر گذرتا جس طور کا تختۂ صحرا و صفحۂ دشت مین سبزہ نظر
اتا ہی لہراتا ویسا ہی جابجا نونہالانِ بتول کا لال لال لہو جاتا تہا جس رنگ پر اثر آب و ہوا سے
شاخ و بنِ درختون مین پہول کہلی پاتی ہو یونہین قدِ موزونِ فرزندانِ مرتضی مین گلِ زخم شگفتہ تصویر
کرو جس عنوان کوئل اور سُور فرطِ نشاط سی ہین شور مچاتی عندلیب چہچاتی ویسا ہی بال و پر بستہ
محرمانِ حرم بی آبی و تشنہ دہانی سی چلاتی بار بار غش کہاتی کوئی نالہ کرتی ہای پروردہ دامان
پسرِ جوان گیا مارا کوئی آہِ سرد بہرتی کہ حیف بیر اہنجا پیاسا جان سی گذرا کسی کا شیون و افغان
تہا افسوس بہائی کی مصیبت سی کہینی سر و سینہ پیٹا دریغ و درد شاہِ بیکس کی غربت سے ہم
ای موالیانِ شاہِ کربلا تہوڑی دیر جو ایک جہالا پانی کا پڑتا ہی بہیگ جانی کی ڈر سی گہر پہنچنا تہا
نہین ہو سکتا ہی بعدِ ساعت آرام سی مراجعت کرو کی اہل و عیال کو بافراغت دیکہو کی جورو لڑکون سے
کامران رہو کی بسترِ خوابِ ناز پر تکیۂ آسایش و دو کی لاکن جانِ جہان فدای امام حسین علیہ السلام کی

فقال حدثنا عبدالله بن جعفر حدثنا یعقوب بن سفیان حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد بن زید عن معمر قال اول ما عرف الزہری تکلم فی مجلس الولید بن عبد الملک فقال الولید ایکم یعلم ما فعلت احجار بیت المقدس یوم قتل الحسین بن علی فقال الزہری بلغنی انہ لم یقلب حجر الا وجد تحتہ دم عبیط قال واخبرنا القطان باسنادہ عن علی بن مسہر قال حدثتنی جدتی قالت کنت ایام الحسین علیہ السلام جاریۃ شابۃ فکانت السماء ایاما علقۃ قال واخبرنا القطان باسنادہ عن حمید بن مرۃ قال اصابوا الابل فی عسکر الحسین علیہ السلام یوم قتل فنحروہا وطبخوہا قال فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان یسیغوا منہا شیئا عن ابن عباس قال رایت النبی صلی اللہ علیہ والہ فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما ہذا قال ہذا دم الحسین علیہ السلام واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فوجد قتل ذلک الیوم وعن نصرۃ الازدیۃ قالت لما قتل الحسین بن علی مطرت السماء دما فاصبحت وکل شئ لنا ملآن دم وعن محمد بن مسلم عن السیدین الباقر والصادق علیہما السلام قال سمعتہما یقولان ان اللہ تعالی عوض الحسین علیہ السلام من قتلہ ان جعل الامامۃ فی ذریتہ والشفاء فی تربتہ واجابۃ الدعاء عند قبرہ ولا تعد ایام زائریہ جائیا وراجعا من عمرہ قال محمد بن مسلم فقلت لابی عبداللہ علیہ السلام ہذہ الخصال تنال بالحسین علیہ السلام فما لہ ہو فی نفسہ قال ان اللہ تعالی الحقہ بنبیہ فکان معہ فی درجتہ ومنزلتہ ثم تلا ابو عبداللہ علیہ السلام والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم

۲۳۶

ہای ہای

فی هذا الطفل اکثر من ان یحصی و مما روی
فی السبطین صلوات الله علیهما ما رواه
عتبة بن غزوان قال کان النبی صلی الله علیه وآله یصلی فجاء الحسن والحسین علیهما
السلام فرکبا ظهره

ہای ہای جور و جفای اہلِ کوفہ و شام سی ہماری مولا کو طغیانی اعدا و خدنگ باری غمامِ ابتلا مین مسیر تہا خیمہ تک جا سکین ہنگ اندازی مخالفین و حربۂ نیزہ و تیغ سی دشوار ہوا کہ اہلبیت کو دمین دم بھر استراحت کرین تمہاری زن و فرزند پردۂ ناموس مین بخوف و ہراس ہین بہوک مین طعام آمادہ پیاس پر پانی موجود فرین بازیور و لباس ہین افسوس کہ امت بمروت نے تمہاری اسیران کمہاری اونکی قدر و منزلت نہ کی ذُرِّیَّت و عترتِ رسالت کو ہر طرح کی ذلت و اذیت قید و بند مین دی قَالَ وَاَخَذَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلٰمُ فِیْمَنْ اَخَذَ صَفِیَّةَ بِنْتَ حُیَیِّ بْنِ اَخْطَبَ فَدَعٰی بِلَالًا فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ وَقَالَ لَهٗ لَا تَضَعْهَا اِلَّا فِیْ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرٰی فِیْهَا رَأْیَهٗ راوی کہتا ہی جب حیدرِ صفدر نی فتحِ قلعہ خیبر کی جان و مال یہود سے واسطی پیغمبر کی صَفِیَّہ بِنتِ حُیَیِّ بنِ اَخْطَب برسمِ غنیمت لی بلال کو بلا کی وہ خاتون سونپی اور کہا اپنی ساتھ اس کو خدمت رسول مین پہنچا یہ امانت کو سوای اونکی مدینا اس دختر کی حق مین کیا مرضی ہی ہی دیکہنا فَاَخْرَجَهَا بِلَالٌ وَمَرَّ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَی الْقَتْلٰی وَقَدْ کَادَتْ تَذْهَبُ رُوْحُهَا بلال اوس راہ سی عفیفہ پر ملال کو لیکی چلا جدہر لاشین پدر و برادر و اقربای صفیہ پڑی تہین گذرا جب اجسادِ مقتولین پر نگاہ اوسکی پڑی بی اختیار دوڑ کی جنازون سی لپٹی ایسا روئی اور درد جگر سی بیتاب چلائی کہ نزدیک تہا قالب سی روح کی ہو جائی جدائی ہزار تسلی و دلدہی مین گشتہ ہای عزیزون سی چھڑایا عزت و حرمت بڑہا کی حضورِ سید انبیا پہنچا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ لِبِلَالٍ اُنْزِعَتْ مِنْكَ الرَّحْمَةُ یَا بِلَالُ یہ ماجرا سنکی سرورِ عالم نی بلال کو ملامت کی ای غلام تیری دل سی گویا رحم و مروت جاتی رہی اس حال پر تصور کی جا ہی یہ واقعہ مشابہ اہل سید الشہدا ہی صفیہ ہر گاہ اقربا کی جنازون پر آئی نوحہ و زاری مین مرنی کی صورت بنائی پیاسی اور بہوکی لباس و زیور سی لٹی تہی واسطی تشہیر کوچہ و بازار کی ضرب تازیانون سی دکہی تہی وکانت

فی ثواب زیارته وفضل تربته
المطیعه والکتاب وامام الطاهرین التربة
المکان ومن تحتهما فاتقاه فنعم
الیسود و قد بز بجوع یلعبان فضمهما
السید الحمیری شعرًا اتی حسنًا والحسین

بجلال دینہ وعلو منزلتہ عند اللہ
مکتفیۃ وما ذکرناہ کاف فی ہذا الباب
الفصل الرابع فی ذکر جملۃ عنفص من
اخبار خود جو چوتھی فصل ذکر مختصر بن خروج
یہ ختم ابواب السلام کی جو صفحہ ۲۴۹ سی ۲۸۴ تک ہیں
تصحیح ہو چکی ہی اور سابر الحمد للہ کا مال
ہوئی ساتھ ترتیب سی لکھا اور کتاب تمام ہوئی
والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ
محمد وآلہ الطاہرین

اونتیسون مجلس روایات غزوات سید کائنات وحال ساربان بد ذات

غَزوۃُ مُوتَۃَ فی جُمادی مِن سَنَۃِ ثَمانٍ عَن اَنَسِ بنِ مالِکٍ قالَ نَعَی النَّبیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ جَعفَراً وَزَیدَ بنَ حارِثَۃَ وَابنَ رَواحَۃَ نَعاھُم قَبلَ اَن یَجیٔ خَبَرُھُم وَعَیناہُ تَذرِفانِ غزوۂ روم قدیم جو ہرقل پادشاہ دو لاکھ عرب وعجم کا جامع تھا انہون سال ہجری مین تین ہزار غازیون سی قریۂ موتہ حوالی بلقا جسی شراف کہتی واقع ہوا بہت مجاہد اسلام جان سی کام آئی اور پیش از وصول خبر پیغمبر نی صحابہ سی حالاتِ واقعہ فرمائی کہ جعفر ابن ابی طالب وزید بن حارثہ وابن رواحہ نی صدماتِ ہلاکت پائی یہ کہکی چشم حق بین سی اشک حسرت بہائی رَواہُ البُخاریُّ فِی الصَّحیحِ قالَ اَبانُ وَحَدَّثَنِی الفُضَیلُ بنُ یَسارٍ عَن اَبی جَعفَرٍ عَلَیہِ السَّلامُ قالَ اُصیبَ جَعفَرٌ یَومَئِذٍ وَبِہٖ خَمسُونَ جِراحَۃً خَمسٌ وَعِشرُونَ مِنھا فی وَجھِہٖ بخاری نی اپنی صحیح مین ابان بن تغلب واوسنی فضیل بن یسار وحضرت ابی جعفر علیہ السلام سی روایت کی فرمایا پچاس زخم کاری لگی تہی جب کہ جعفر علیہ الرحمۃ کو شہادت ملی پچیس جراحات سی چہرہ پر زخم باقی الم تیر ونیزہ وتلوار ساری بدن کو پہنچا قالَ عَبدُاللہِ بنُ جَعفَرٍ اَنا اَحفَظُ حینَ دَخَلَ رَسُولُ اللہِ عَلی اُمّی فَنَعی لَھا اَبی فَاَنظُرُ اِلَیہِ وَھُوَ یَمسَحُ عَلی رَاسی وَرَاسِ اَخی وَعَیناہُ تُھَراقانِ الدُّمُوعَ حَتّی تَقَطَّرَ عَلی لِحیَتِہٖ عبد اللہ ناقل ہین مجہی خوب یاد ہی جس وقت ایام یتیمی آئی رسو لخدا والدہ کو پرسا دینی بذر بزرگوار کا ہماری گھر تشریف لائی وہ میری سر پر دستِ شفقت پہراتی اور بھائی کو بہت پیار کرتی جاتی اس حال مین دیدۂ انور کی آنسو ٹپکتی قطراتِ اشک محاسنِ مبارک پر بہتی ثُمَّ قالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ جَعفَراً قَد قَدِمَ اِلَیکَ اِلی اَحسَنِ الثَّوابِ فَاخلُفہُ فی ذُرِّیَّتِہٖ بِاَحسَنِ ما خَلَفتَ اَحَداً مِن عِبادِکَ فی ذُرِّیَّتِہٖ پس ہماری واسطی دعا مانگنی پر کہا الٰہی بدرستی کہ جعفر تیری پاس بڑی کارِ ثواب سی پہنچا پس تو اوسکی عیال واولاد کا بہترین وجہ مین نگہبان ودرست

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سید کائنات و جنہای طیار بزبان بیان ۲۹

رہنا جیسا کہ محافظ ہو کسی بندہ خاص کی ذریت کا اور جاہی اپہار کہنا ثم قال یا اسماء

اَلَا اُبَشِّرُكِ قَالَتْ بَلٰی بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بعد ازان فرمایا ای اسما

چاہتی ہو کہ بشارت عظمے دون عرض کی ہان یا نبی اللہ تیرے مان باپ سے فدا ہون قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

جَعَلَ لِجَعْفَرٍ جَنَاحَیْنِ یَطِیْرُ بِهِمَا فِی الْجَنَّةِ قَالَتْ فَاَعْلِمِ النَّاسَ ذٰلِكَ بولی تحقیق

کہ پروردگار نی جعفر کو دو بال عطا کئی ہین کہ ان پرون سی بہشت مین ہمراہ ملایکہ اوڑتی پہرتی

ہین والدہ نی کہا مژدہ اس بات کا اگر خلق کو بخشو تو ہی بجا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ

یَمْسَحُ بِیَدِهٖ رَاْسِیْ حَتّٰی رَقَا اِلَی الْمِنْبَرِ وَاَجْلَسَنِیْ اَمَامَهٗ عَلَی الدَّرَجَةِ السُّفْلٰی

وَالْحُزْنُ یُعْرَفُ عَلَیْهِ پس خیر الوری اوسی میرا ہاتہ پکڑی مسجد مین چلی بار بار کمال پیار سی دست

رحمت فرق پر جبہ یتیم کی پہراتی سر منبر چڑہی مجہی اپنی آگی پایہ ثانی مین بٹہایا جو منبر کی درجی تہی

چہری سی حزن و اندوہ ظاہر و فور غم کی سبب متغیر تہی فَقَالَ اِنَّ الْمَرْءَ کَثِیْرٌ بِاَخِیْهِ وَابْنِ

عَمِّهٖ اَلَا اِنَّ جَعْفَرًا قَدِ اسْتُشْهِدَ وَجَعَلَ لَهٗ جَنَاحَانِ یَطِیْرُ بِهِمَا فِی الْجَنَّةِ فرمایا ایہا الناس

آدمی کی بہائی و فرزندان عم وعزیز بہت کہلاتی ہین لاکن برادر وفاپرور مثل جعفر کہان میسر آتی ہین

تحقیق کہ وہ غزوہ موتہ مین شہید ہو گئی اور خالق نی دو پر کٹی ہاتہو نکی عوض اوسکو دئی تاکہ فردوس

مین پرواز کرین اور جہان چاہین سیر کرین ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَدَخَلَ

بَیْتَهٗ وَاَدْخَلَنِیْ مَعَهٗ وَاَمَرَ بِطَعَامٍ یُصْنَعُ لِاَهْلِیْ وَاَرْسَلَ اِلٰی اَخِیْ فَتَغَدَّیْنَا

عِنْدَهٗ غِذَاءً طَیِّبًا مُبَارَكًا پہر منبر سی اوتر کی دولتسرا مین رونق افزا ہوئی اور مجہی بہی شفقت

مہربانی مین اپنی ہمراہ لیگئی خدام سی کہانا پکانی کی واسطی امر کیا رنگین طعام جب طیار ہوا مان اور بہائی

کی لئی ہماری گہر مین بہیجا مجہی دستر خوان پر مبارک و اچہا خاصہ کہلایا فرہ لطف و عنایت سی

کامیاب فرمایا وَاَقَمْنَا ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فِیْ بَیْتِهٖ نَدُوْرُ مَعَهٗ کُلَّمَا صَارَ فِیْ بَیْتٍ

اِحۡدیٰ نِسَآئِہٖ ثُمَّ رَجَعۡنَا اِلٰی بَیۡتِنَا تین شبانہ روز مین بیت الشرف پیغمبر مین اونکی پاس رہا جس حجرۂ ازواج کو جاتی ہمراہ جاتا پہرتا بعد ازان رخصت ہوکی اپنی گہر آیا وہ دلداری فرمائی کہ غم بی پدری کو بہلایا فَاَتَانَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ وَاَنَا اُسَاوِمُ شَاۃً اَخٍ لِی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ لَہٗ فِیۡ صَفۡقَتِہٖ پہر میری مکان مین رسولخدا نی قدم رنجہ کیا اور مین بھائی کا دنبا خرید رہا تہا ملاحظہ سی ہماری خوش ہوی اور کہا خدایا اسی ہر کار مین برکت و نفع دیا قَالَ عَبۡدُ اللّٰہِ فَمَا بِعۡتُ شَیۡئًا وَلَا اشۡتَرَیۡتُ شَیۡئًا اِلَّا بُوۡرِکَ لِیۡ فِیۡہِ عبداللہ نی خبر دی کہ اوس دن سی جو چیز مینی خریدی اور بیچی فایدی کی ساتہ برکت دیکہی قَالَ الصَّادِقُ عَلَیۡہِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ لِفَاطِمَۃَ اِذۡھَبِیۡ فَابۡکِیۡ عَلَی ابۡنِ عَمِّکِ وَلَا تَدۡعِیۡ بِثُکۡلٍ وَمَا قُلۡتِ فَقَدۡ صَدَقۡتِ ابوعبداللہ جعفر نی بیان کیا کہ سید انبیا نی فاطمہ زہرا کو ارشاد ہوا کہ واسطی عزاداری کی خانہ ابن عم یعنی جعفر میں جاؤ اور وہی رسم غم و ماتم کو بجا لاؤ مگر واثکلاہ و اویلا نکہنا اور جو بین کروگی وہ صدق و سعین بکا سناتی رہنا قَالَ وَانۡصَرَفَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَی الۡمَدِیۡنَۃِ حِیۡنَ دُفِنَ الۡقَتۡلٰی راوی کہتا ہی جب واقعہ احد نواح مدینہ مین گذرا اور حمزہ عم نبی کو درجہ شہادت پہنچا جو مقتولین مسلمین تہی مدفون ہوی سرور کائنات رسولخدا علیہ الصلوٰۃ والسلام شہر مین پہری فَمَرَّ بِدُوۡرِ بَنِیۡ اَشۡھَلَ وَبَنِیۡ ظَفَرٍ فَسَمِعَ بُکَآءَ النَّوَآئِحِ عَلٰی قَتۡلَاھُنَّ فَتَرَقۡرَقَتۡ عَیۡنَا رَسُوۡلِ اللّٰہِ بِالدُّمُوۡعِ وَبَکٰی محلہ انصار مین گہرون سی بنی اشہل و بنی ظفر کی عبور فرمایا وہان شیون و نالۂ عورات کہ اپنی عزیزونکو روتی تہین گوش پیغمبر مین آیا بی اختیار دیدۂ حق بین سی آنسو بہی ترس کہا کی فور غم سی مصروف بکا رہی ثُمَّ قَالَ لٰکِنَّ حَمۡزَۃَ لَا بَوَاکِیَ لَہُ الۡیَوۡمَ تاسف کی مقام پر کہا حیف کہ ہمارا چچا حمزہ اس دیار مین غریب الوطن تہا اوسکی زن و فرزند و خواہر و دختر سی کوئی نہین ہا

جو رسمِ عزا اور قت کو برپا کرتا فَلَمَّا سَمِعَهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ قَالُوا لَا تَبْكِيَنَّ امْرَاَةٌ حَمِيمَهَا حَتّٰى تَاْتِيَ فَاطِمَةَ فَتُسْعِدَهَا ہرگاہ یہ کلامِ خیر الانام سعد بن معاذ و اُسید بن حُضیر نی سنا تو اپنی سب زنانِ غمزدہ نوحہ گر سی کہا خبردار کوئی عورت اپنی وارثِ کے ماتم سی نہ روئی مگر یہ کہ خانۂ زہرا مین جاکی فاطمہ علیہا السلام کو حمزہ کا پرسا دی نالان ہوئی پس جمیع نسوانِ بیتُ الشرفِ بتول مین فراہم آئین لوازمِ سوگ و اندوہ و اشکباری بجالائین فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللهِ الْوَاعِيَةَ عَلٰى حَمْزَةَ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ ارْجِعْنَ رَحِمَكُنَّ اللهُ فَقَدْ اٰسَيْتُنَّ بِاَنْفُسِكُنَّ جبوقت مصیبتِ حمزہ مین فریاد و فغان زنان خانۂ زہرا سی خیر الوریٰ نی سنا خوش ہوکی فرمایا اب اپنی گہر پہر جاؤ آرام کرو رحمت بہیجی تم پر خدا بتحقیق کہ غم کہایا تمنی اپنی جان سی اور گرم کیا ہنگامۂ عزا نالۂ سوزان سی بصد افسوس کہ ہم عزاداری و بنای نوحہ و زاری جو تمنی سنی جور و جفای اعدا سی ہماری مولا کی لٹی ادا نہو ئی سید الشہدا امام حسین علیہ السلام کو رونی والا کوئی نتہا گہر بار لٹا اہلبیت قید مین کہی کون ماتم کا سوگ رکہتا پرسا دیتا در کنار جنازہ بہی گور پڑا تھا آنی جانی والی فاتحہ خوان کہان سم توسن سی لاش کو روندا کیون ای محبانِ آلِ عبا روحِ شہید کربلا کی نذر چاہتی ہو ہین سورہ قرآن پڑہو اوس کشتۂ غریب کی اوپر تم عورت اور مرد نالہ و فغان کرو تا علاقۂ الفت دیکہون وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ فَرَّ وَاَنَّ خَيْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَدْ اَخَذَتْ اُخْتَهُ قَدِمُوا بِهَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ محمد بن اسحاق نی ذکر کیا غزوہ طائف مین جو لشکرِ اسلام چارون طرف پہیلا عدی بن حاتم طائی خوف سی جانبِ شام مفرور ہوا سپاہ رسول اللہ نی خانمانِ حاتم و اوس قبیلہ پر تاخت و تاراج ظاہر کی اسیری مین خواہرِ عدی یعنی بنتِ حاتم پکڑی روبروی پیغمبر لاکی حاضر کی وَاِنَّهٗ مَنَّ عَلَيْهَا وَكَسَاهَا وَاَعْطَاهَا

نفقۃ ثم جئتم مع رکب حتی قدمت الشام واشارت علی اخیھا بالقدوم سرورِ کائنات نی اوس عورتکو رہائی بخشی اور لباسِ عمدہ بنا بر پوشش عطا کی سواری و زاد راہ بہی علاوہ دی وہ مرکبِ عزت و شرف پر خوش و خرم چلی تاکہ بلاد شام کو قرین برادر پہنچی اپنی بہائی سی جب مسرور و شادمان ملی تو اوسی شرفیابی خدمتِ رسول پر فہمایش کی فقدم واسلم واکرمہ رسول اللہ واجلسہ علی وسادۃ رمی بہا الیہ بیدہ وہ سعادت مند حضور نبی مین آیا رغبت سی اسلام لایا خیر الوری نی بہت اکرام فرمایا اپنی دستِ مبارک سی مسندِ احترام کو بچہایا اوسپر نورِ و نفقد پاس بٹہایا قال وقد کان فیما سبی اختہ بنت حلیمۃ فلما قامت علی راسہ قالت یا محمد اختک شیماء بنت حلیمۃ راوی نی کہا جب غزوہ طایف مین غنیمت اور بندی کفار کی اہل اسلام نی پائی اونمین کوئی رسالت پناہ کی یعنی رضاعی خواہر بہی پکڑی آئی وہ خاتون بالین پیغمبر مین پہنچین با حال زبون بولین یا محمد مین شیما بہن تمہاری بنت حلیمہ ہون قال فنزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ بردہ فبسط لہا فاجلسہا علیہ حضرت نی بالاپوش اپنا بردیمانی اوتار کی زمین پر بچہایا اوس بی بی کو عزت و حرمت سی بالای ردای مبارک بٹہایا ثم اکب علیہا یسالہا وہی التی کانت تحضنہ اذ کانت امہا ترضعہ پہر فرط شفقت مین نبی رحمت دوڑ کی اوسکو لپٹی صوتِ گذران پوچہی یہ بی بی وہ تہی کہ جب حلیمہ خاتون حضرت کو دودہ پلاتی شیما بہلاتی اور پیار سی کہلاتی وادرکہ وفد ہوازن رسول اللہ بالجعرانۃ وقد اسلموا فقالوا یا رسول اللہ لنا اصل وعشیرۃ قد اصابنا من البلاء ما لم یخف علیک فامنن علینا من اللہ علیک جب رسول خدا مقامِ جعرانہ پر متوقف تہی قبیلہ ہوازن کی لوگ خدمت مین پہنچی اسلام لائی اور عرض کی ای پیغمبر خدا

ہم شرفا اور صاحبِ قوم ہین عرب کی ہمپر بلا و مصیبت پڑی جو تمسی پوشیدہ نہین رہی پس ہماری اوپر احسان کرو اپنا پروردگار تمکو عوض دیگا وَاِنَّمَا فِی الحَظَائِرِ خَالَاتِكَ وَبَنَاتُ خَالَاتِكَ وَحَوَاضِنُكَ وَبَنَاتُ حَوَاضِنِكَ اللَّاتِی اَرْضَعْنَكَ وَلَسْنَا نَسْاَلُكَ مَالًا اِنَّمَا نَسْاَلُكَهُنَّ ان احاطون مین تمہاری خالا اور اناؤ اور اونکی بیٹیان ہین جنہون نے اپکو دودہ پلایا کہلایا رہتی ہین مال و منال کی ہم سایل نہین وہی طلب کرتی ہین وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَسَمَ مِنْهُنَّ مَا شَاءَ اللّٰهُ تحقیق کہ وہ سب اسباب و اسیر انکو رسالتماب نے تقسیم کیا تھا زمرۂ غازیون پر جیسا کہ اللہ نے حکم دیا تھا فَلَمَّا كَانَ كَلَّمَتْهُ اُخْتُهُ قَالَ اَمَّا نَصِيْبِی وَنَصِيْبُ بَنِی عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكِ وَاَمَّا مَا كَانَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَشْفِعِی لِی عَلَيْهِمْ پس ہرگاہ اس امر مین ہمشیرہ نے سفارش کی فرمایا جو میرا اور اولادِ عبدِ المطلب کا حصہ ہی وہ تو لیجا باقی جسقدر سایرِ مسلمین کو ملا ہی پھر ہی نماز اونسے مانگ پھیر دینگی یقین ہوتا ہی فَلَمَّا صَلَّوُا الظُّهْرَ قَامَتْ فَتَكَلَّمَتْ وَتَكَلَّمُوْا فَوَهَبَ لَهَا النَّاسُ اَجْمَعُوْنَ جب نمازِ ظہر سب پڑہچکی صفِ مصلی پر بیٹہی شیما نی کہڑی ہو کی اپنی لئی اسوال پھیر مانگی ساری مجاہدون نے غنیمت بستر دکی اونامِ رسولِ خدا کی حرمت و توقیر بڑہادی تنبیہ سبحان اللہ جنکو پاسِ خدا و رسول تہا وہ اوس نام پر جان و مال فدا کرتی اور اشرار گمراہِ کوفہ ہرچند اللہ و پیمبر کی واسطی سنتی اصلا جور و جفاسی نہ گذرتی روزِ عاشورا فرزندانِ نبی بہوکی پیاسی ماری گئی لاشونکو نہ دفنایا سر کٹی بدنِ صد چاک دہوپ مین پڑی رہی اونپر کہوڑی دوڑا دیا عوراتِ بیوہ و اطفالِ یتیم کی تاراج ہین وہ ستم کیا کہ ایسی ذلت و خواری کا صدمہ ہرگز کفار کو نہین دیا وہ دخترانِ زہرا کا مصیبت مین دشمنون سی التجا کرنا اور بچون کا ایسی اسیری مین پڑنا پشتِ ناقہ سواری سی گرنا زین العابدین کی طوق و زنجیر پر سلسلہ رقت کا شور مچانا عترت

عبید اللہ زیاد گفت ایشان را نزد من آورید و برادران ایشان را کشته است
راهدار اند که عماد و بر روز منبر
خوشی است گفتند که زنان و ...
میکردند پسر زیاد گفت این چه
با جامهای خونین در پای ...

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سید کائنات اور جفای ساربان بد ذات

پیغمبر کا مانند گنہگاروں کی بازار کوفہ و شام سی روتی جانا کیون ای حاضران مجلس عزا تم اگر وہان موجود ہوتی تو خدمت سی پیش آتی اپنی مولا حسین علیہ السلام کی زن و فرزند کو اوس آفت مین دیکھتی تو کسطرح سی بچاتی اب اونکی ذکر محنت و فکر اذیت پر شیون کرو تا روح بختن راضی رہی واسطی اوس کشتہ بکا و زاری کی ساعی ہو کہ جسکی لئی سر شک خون مین افلاک و ارض ہی ملولعہ بزم عزا مین نالہ و فریاد چاہیی زہرا کی اشک و آہ سی امداد چاہیی اس غم سی مصطفی و علی کی حضور مین جان فگار و خاطر ناشاد چاہیی شبیر کا الم جو عبادت خدا کی ہی ذرات او سمین نوحہ سی اوراد چاہیی آئی ہو گر بنای مصیبت کی واسطی بیت الحزن کو رونی کی بنیاد چاہیی ناظم سفر ہی پیش نظر دلکو مو تجکا جانا ہی راہ دور بہت زاد چاہیی

کربلا کی لشکر ابن سعد حرم کو لیجانا ساربان کا قتلگاہ مین اونکا ہاتھ بند دکی لئی دست جفا بڑہانا

علطیدگان خاک و خون ملال و طپیدگان دشت و ہامون ابتہال ستمدیدہ طغیان زمین و رقت روندہ بدیدہ بیقراری و مصیبت شہیدان بی غسل و کفن وقت پامالان معرکہ اندوہ و محن دست اندازی ساربان غم سی اعضای جثہ ماتم کا قلم ہونا پامالی سینہ رقم پر سرگذشت قصہ الم سی رونا یون کہتی ہین کہ جب قافلہ بلاکش اشعار مسافران غریب الدیار مدینہ کا وادی کربلا مین زاد و راحلہ جان سی گذرا منزل شہادت پر ہر ایک سرنشین تختی ابتلا سی مرکب حیات مستعار سی اوترا محمل بدن او سدم بار گردن سی خالی ہوئی اور توسن سبک خرام تن غازیونکی کمند اجل سی بندہی سوار و پیادہ نی خیمہ فنا فی اللہ مین جا پائی انفاس خیر الناس کی خشکی آمد و شد سی راحت آئی جنس خاکساری را بہ تجسس قدر و قضائی سبکی نام پوری تو ئی او بستر قتلگاہ مین جوان دبیری زخم کہائی خون جگر پینی کو کر کہوئی ایک ماندہ و کوفتہ راہ جہادنی

انتیسوین مجلس حال ساربان بد افعال

بالش نیزی پر سر امتیاز رکھا تھا کہ ہم بغل اور پہلوی سوت مین فرہ خواب ناز چھما اجسام گلگون کو چادر حریر صبا و شمال روکش آرام تھی ساماں ترک وطن و فرزند و زن و جان و تن سی فکر فردا مین نیت قیام کی دوسری دن الحرم قطار سرشک و جنازہ نالہ کی رفیق مقام پا تراب جلی داغ حسرت کی بوجہ ساتھ بندھی الوداع پڑھتی سفر آفات پر تلی زینب و ام کلثوم دیدہ زہرا کی عماری نشین بی کجاوہ شتر پر چڑھین سکینہ و فاطمہ درای کاروان کی مانند نالہ زنان وادی محنت کو بڑھین مروی عن سعید بن المسیب قال لما استشھد سیدی ومولای الحسین علیہ السلام وحج الناس من قابل دخلت علی علی بن الحسین فقلت لہ یا مولای قد قرب الحج فماذا تامرنی کتاب عاشر بحار مین سعید بن مسیب سے روایت کی جب میری مولا امام حسین علیہ السلام کو شہادت ملی خلق ذی استطاعت نی ثواب حج لیا مین بنی قصدا علی بن الحسین علیہ السلام کی پاس گیا بعد سلام عرض کی ای رکن کعبہ صفا اور پس از تلبیہ کہا ای مسجود ملکہ و بنا طوف حرم الہی کی وارث شرف بیت و مقام ابراہیم کی باعث قربانی ذبح عظیم کی خلف مروہ و تقبیل حجر کی موصوف ایام تشریق الا احرام نزدیک آیا اس غلام کو اب کیا فرماتی ہو جو بجالائی فقال امض علی نیتک وحج وہ حجت خدا بولی اپنی نیت پر جا ارکان وقوف و تمتع کو بجا لا فحججت فبینما اطوف بالکعبۃ واذا انا برجل مقطوع الیدین ووجھہ کقطع اللیل المظلم وھو متعلق باستار الکعبۃ وھو یقول پس مینی قصد کیا اور پہنچا سعی مین پھرتا تھا ناگاہ ایک مرد ہاتھ کٹا چہرہ مانند شب تار کالا پردہ کعبہ سی لپٹا دیکھا کہ یون کہتا اللھم رب ھذا البیت الحرام اغفرلی وما احسبک ان تفعل ولو تشفع فی سکان سمواتک وارضیک وجمیع ما خلقت لعظم جرمی ای خدا و مالک حرم کبریا مجھی بخش اگر مظنہ نہین کہ ایسا کریگا

تا گفت بنظم بیغو ایلہ و بادی سگفت کہ و عقوبت
این سر فلانست و ان سر فلان و ایستادہ بودند
و میگریستند و بغتاد نیز میگریستیت
اہلبیت حضرت پیغمبر بودند
عبید اللہ زیادہ بد نہاد گفت ای بغتاد
خدا آنکہ خوای کی یکی کسی تو از کرب
منع نخواہد کرد از بغتاد شنیدہ اند
کہ میگفت مرا کن سر و ذی بانان صمد
ہوا گلیت ترین بن بکذشت کدام کلثوم
دختر امیر المومنین علیہ السلام دیدم در پہلوی
من ایستادہ بود و میگفت و او یلاہ
دو ابعداہ و واعلیاہ و واحسناہ و وحسیناہ
دختران حضرت امام حسین و زینب و فریاد
میکردند کہ واویلاہ غریب ماندہ ایم و
جیان شدہ ایم و نوحہ میکردند و میگریستند
پس یزید را در ایشان را بدمشق فرستادند
یزید بن معاویہ و امر کرد تا بغتاد را بند کردند
بیت بندہ ابن زیاد
۵۴۷
بغتاد از زندان از ابو مخنف لوط بن یحیی
نام شد ابن عباس علیہ السلام
الازدی روایت میکنند کہ چون حضرت
آقای عطلہ قصہ
امام حسین را شہید کردند و عالم یزید
قرار گرفت یزید فرمود تا منادی
کردند کہ ہر کہ ابو تراب را بہ نیکی یاد کند
جان و مال او حلال ست و ہر کہ دوستان
ابو تراب را در خانہ خود جای دہد
او را بقتل آورم و خانہ او را بسوزانم
مردمان بترسیدند و کسی نتوانست
نام علی بر زبان راند و دوستداران اہلبیت
بکوہ گریختند و متفرق شدند
در آن وقت در کوفہ معلم کودکان را
قرآن آموختی و دوستدار اہلبیت بود
پارسا و پرہیزکار و نامش کثیر بن
عامر و از قبیلہ ہمدان بود
و در حرب صفین ہمراہ امیر
المومنین علیہ السلام بود

اوشیویں مجلس حال ساربان بد افعال

اگرچہ آسمان و زمین شفیع ہوں التماس ہر گز حضرت نپاؤں بزرگی جرم و خلاصی قَالَ سَعِیدُ بْنُ
الْمُسَیَّبِ فَشَغَلَنِی وَشَغَلَ النَّاسَ عَنِ الطَّوَافِ حَتّٰی حَفَّ بِهِ النَّاسُ وَاجْتَمَعْنَا
عَلَیْهِ سعید بن مسیب ناقل ہی کہ میں اوسکی باتوں سی مبہوت ہوا خلق نی ہجوم کیا اطراف رو و ساہ کو
گہیرا فَقُلْنَا یَا وَیْلَكَ لَوْ كُنْتَ اِبْلِیسَ مَا كَانَ یَنْبَغِی لَكَ اَنْ تَیْاَسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ
فَمَنْ اَنْتَ وَمَا ذَنْبُكَ سبھی کہا وای اوپر تیری اگر شیطان ہو تو بھی نہ چاہیی رحمت خدا سے
محرومی پس اپنا نام بتا اور جو عصیان ہو فَبَكٰی وَقَالَ اَنَا كُنْتُ جَمَّالًا لِاَبِی عَبْدِ اللّٰهِ
الْحُسَیْنِ لَمَّا اَخْرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلَی الْعِرَاقِ وہ رو کی بولا میں ساربان تھا ابی عبد اللہ کا
جبکہ مدینہ سی حضرت نی سفر عراق کیا وَكُنْتُ اَرَاهُ اِذَا اَرَادَ الْوُضُوْءَ لِلصَّلٰوةِ یَضَعُ
سَرَاوِیْلَهُ عِنْدِیْ فَاَرٰی تِكَّةً تُغْشِی الْاَبْصَارَ بِحُسْنِ اِشْرَاقِهَا میں دیکھتا
کہ ہر گاہ وہ امام واسطی وضو نماز کی اوترتی اپنا پاجامہ بدلکی میری حوالی کرتی اوسمیں ازار بند
بیش قیمت پاتا کہ چمک سی آنکھوں میں اوجیالا آتا وَكُنْتُ اَتَمَنَّاهَا تَكُوْنُ لِیْ اِلٰی اَنْ صِرْنَا
بِكَرْبَلَا وَقُتِلَ الْحُسَیْنُ وَهِیَ مَعَهُ میں بہت آرزومند تھا کہ بند مجکو بھی ملتا یہاں
تک جو کربلا پہنچی اور حسین علیہ السلام شہید ہوی وہ اونکی پاس تھا فَدَفَنْتُ نَفْسِیْ فِیْ
مَكَانٍ مِنَ الْاَرْضِ فَلَمَّا جَنَّ اللَّیْلُ خَرَجْتُ مِنْ مَكَانِیْ شور و شر لشکر عمر سی میں چھپ رہا
جب رات اندھیری چھائی کمین گاہ سی نکلا فَرَاَیْتُ مِنْ تِلْكَ الْمَعْرَكَةِ نُوْرًا لَا ظُلْمَةً وَ
نَهَارًا لَا لَیْلًا وَالْقَتْلٰی مُطَّرِحِیْنَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ اوس معرکہ زمین رات کو دیکھا نور رہا ہے نہ
روز روشن ہر طرف چمکتا ہی سر لاشیں لہو میں تر اتنک نہیں گری ہیں اور جوان و پیر و طفل کی
صورتیں مین پر جا بجا پڑی ہیں فَذَكَرْتُ لِخَیْبَتِیْ وَشَقَائِی التِّكَّةَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ
لَاَطْلُبَنَّ الْحُسَیْنَ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ التِّكَّةُ فِیْ سَرَاوِیْلِهِ فَاٰخُذُهَا اوسوقت ملا کت

شقاوت نی جذبہ پایا جو بہولا ہوا پہر ازار بند پاد آیا دل مین کہا قسم خدا کی حسین شہید کو وہ شوخ کشش بکا
شاید اونکی پاجامہ مین رشتہ امید پاون تو اوسی لونگا ولم ازل انظر فی وجوہ القتلی حتی
اتیت الی الحسین علیہ السلام اس تلاش پلگاہ ال بغیر مین کیا بہت پہرا تہا اخر جم
کو اوپر تلی کیا جو پہر امام حسین علیہ السلام بہی نظر سی گذرا فوجدتہ مکبوبا علی وجہہ
وھو جثۃ بلا راس ونورہ مشرق مرمل بدمائہ والریاح سافیۃ علیہ
پس اونکو اس حال مین دیکہا کہ اوندہا جنازہ صدپاش پڑا ہےکہا نور چمکتا ہی جسم نیزہ و تیغ سی مجروح
خاک وخون مین اٹا جو اوس پر ہوا کا جہونکا چلتا مانند مشک و عنبر مہکتا ہی فقلت ھذا
واللہ الحسین فنظرت الی سراویلہ کما کنت اراھا واللہ حسین ہین بی شبہ
مینی دل سی اپنی کہا اور نظر کی تو سراویل وہی ہینی پایا جسی دیکہا تہا فدنوت منہ وضربت
بیدی الی التکۃ فاذا ھو قد عقدھا عقدا کثیرۃ مینی قریب جا کی ازار بند پر
ہاتہہ ڈالا حضرت کی احتیاط سی بہت گرہ لگا ہوا مضبوط پایا فلم ازل احلہا حتی
حللت عقدۃ منہا فمد یدہ الیمنی وقبض علی التکۃ سیدہی سوعی طمع نی
ایک ایک پہندا کہولنا شروع کیا تاکہ عقدہ آخر جب رہا تو اوسی امام نی اعجاز سی دست منع
رکہا فلم اقدر علی اخذ یدہ عنہا ولا اصل الیہا فدعتنی النفس الملعونۃ
الی ان اطلب شیئا اقطع بہ یدہ پہر مینی ہر چند سعی مین زور مارا کہ اوس جاسی پنجہ پسر کی
فرزند ید اللہ کا اور مطلوب ملی مگر نہو سکا نفس ملعون اس بات کا خواہان ہوا تا کوئی حربہ ڈہونڈہ
لاون اور پہنچا جو سی قطع کر ڈالون فوجدت قطعۃ سیف مطروح فاخذتہا
واتکیت علی یدہ ولم ازل احزھا حتی فصلتہا عن زندہ ساری مقتل مین
تلاش کی ناگاہ ٹوٹی تلوار مجہی ملی اوسکو بار بار دست حق پرست پر قوت سی لگایا یہانتک

اونتیسوین مجلس حال ساربان بد افعال

جو بوسہ گاہِ روح القدس تھی صدمہ قطع پایا ثُمَّ تَنَحَّیْتُهَا عَنِ التِّكَّةِ وَمَدَدْتُ يَدِي
إِلَى التِّكَّةِ لِأَحُلَّهَا اوسوقت چاہا رشتہ امید کھینچون ہاتھ بڑہایا کہ اوسی کہولون خواہ
پاجامہ اوتارلون فَمَدَّ يَدَهُ الْيُسْرَى فَقَبَضَ عَلَيْهَا فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَى أَخْذِهَا
مظلومِ وارثِ شرم وحیانی کرامت سی قبضہ پایان محکم رکہا مینی بہت اپنی طاقت کو صرف
کیا الاکسی طرح جدا نہ کرسکا فَأَخَذْتُ قِطْعَةَ السَّيْفِ وَلَمْ أَزَلْ أَجُزُّهَا حَتَّى فَصَلْتُهَا
عَنِ التِّكَّةِ وَمَدَدْتُ يَدِي إِلَى التِّكَّةِ لِأَخُذَهَا پہر اوسی ہیل سی تیغ کی متواتر ضرب
لگائی تاکہ دو ٹکڑی ہوی دوسری بہی کلائی کفِ جور وستم کو اپنی پہیلایا شاید مدعا بہا
لی اسپر ارادہ دوڑایا فَإِذَا الْأَرْضُ تَرْجُفُ وَالسَّمَاءُ تَهْتَزُّ وَإِذَا بِغَلَبَةٍ عَظِيمَةٍ
وَبُكَاءٍ وَنِدَاءٍ ظہور ہی اس بیداد کی چار شورِ نالہ و فریاد مانندِ عرصہ نشور بلند ہوا زمین کو
زلزلہ آیا اسمان کانپا جوشِ رقت وزاری ہوا مین دو چند بڑہا نزدیک تہا تختہ خاک اولٹ
جائی ابرِ قہرِ الہی پانیکی جگہ آگ برسائی انبوہِ کثیر دکہائی دیا اور مجکو اندیشہ نی گہیر لیا وَقَائِلٌ
يَقُولُ وَا ابْنَاهُ وَا مَقْتُولَاهُ وَا ذَبِيحَاهُ وَا غَرِيبَاهُ وَا حُسَيْنَاهُ اوس ہنگامۂ
قیامت مین آوازِ دردناکِ غم پرور آتی کہ جیسی میت پر فرزندِ نوجوان کی مادر نوحہ کر چلاتی
وای پسرِ کشتۂ کرب وبلا ہای ذبیحِ خنجرِ جور وجفا ای غریبِ مجروحِ تیغ وسنان ای سرِ بریدہ
نازونکی پالی حسین يَا بُنَيَّ قَتَلُوكَ وَمَا عَرَفُوكَ وَمِنْ شُرْبِ الْمَاءِ مَنَعُوكَ
ای بیٹا تجکو ظلم سی مارا لہو بہایا سبطِ نبی نہ پہچانا حقِ حرمت کو بہلایا مرتی دم تک پیاس مین
پانی سی ترسایا اسی نازنین بدن پر تیر ونکا مینہ برسایا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ صَعِقْتُ
وَرَمَيْتُ نَفْسِي بَيْنَ الْقَتْلَى وہ شتربان کہتا ہی جب مینی دیکہا یہ ماجرا غیب سی سنا
بین اور نوحہ جانگزا حواس باختہ ڈر کی تہرایا اپنی تئین درمیانِ مقتولین چہپایا وَإِذَا بِثَلَاثِ

اونتیسوین مجلس حال ساربان بدخصال اورجسم اور سر خامس آل عبا

نفرٍ وامرأةٍ وحولهم خلائق وقوفٌ وقد امتلأت الارض بصوت الناس واجنحة الملائکة ناگاہ بالین سید الشہدا پر تین مرد اور ایک عورت تشریف لائی اور نظر کی تو بیشمار خلایق اونکی اطراف مین فراہم آئی ہساری زمین دشت وصحرا نورانی صورتون سے بھری پائی پرواز ملایکہ فی ارض غیرت رشک سما وغیرت وادی ایمن بنائی واذا بواحدٍ منهم یقول یا ابناہ یا حسین فداوک جدک وابوک وامک واخوک اوسمین ایک بزرگوار دل بقرار سی بولی ای فرزند مہ لقا یا حسین تیری نانا اور بابا مادر و برادر اس بیکس مستمند کی فدا واذا بالحسین علیه السلام قد جلس وراسه علی بدنه وهو یقول لبیک یا جداہ یا رسول الله ویا ابتاہ یا امیر المومنین ویا اماہ یا فاطمة الزهراء ویا اخاہ المقتول بالسم علیکم منی السلام یکایک امام حسین علیه السلام اوٹھکی بیٹھی اور سر بدن سی ملا تو آواز حزین سی کہنی لگی لبیک یا جداہ رسول خدا لبیک ای پدر امیر المومنین شاہ اولیا ای والدہ فاطمہ زہرا یا اخا کشتہ زہر جفا میرا اسلام تمپر پہنچی اور اجر قدم فرسائی الله دی ثم انه بکی وقال یا جداہ قتلوا والله رجالنا یا جداہ سلبوا والله نساءنا پس روکی اوس مظلوم نی چاہا ماجرا سنانا زبان حال سی خطاب کیا ای نانا اہل کوفہ نی جہان بلاکی لب دریا پیاسا مارا ہماری ساری انصار واقربا کا سر تن سی اوتارا خیمہ ناموس جلایا سامان حرم لوٹا عورات کا زیور ومعجر لیا پردہ رخسار بھی نہ چھوڑا یا جداہ ذبحوا والله اطفالنا یا جداہ یعز والله علیک ان تری حالنا وما فعل الکفار بنا یا جداہ برادر و فرزند حسین جننی نہ دنی حتی اطفال شیرخوار بھی ذبح کیی یقین ہی تمپر دشوار ہوگا اس میری حال پر نظر کرنا اور جو کفار نی درجہ خواری وزاری دیا سانی گذرنا واذا هم جلسوا یبکون حوله علی ما اصابه پس وہ ساری بزرگوار لاش

اونتیسوین مجلس حال ساربان و جسم و سر شاہ شہیدان

امام حسین علیہ السلام کی اطراف مین سوگوار بیٹھی اور مصیبتِ شہادت مین رونیکی شور و فغان
سے حضار سی اوٹھی وَفَاطِمَۃُ تَقُوْلُ یَا اَبَاہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَا تَرٰی مَا فَعَلَتْ
اُمَّتُکَ بِوَلَدِیْ فاطمہ نی عرض کی ای بابا دیکھتی ہو جو ہسی کینہ سینہ کا بدلا لیا امت
عاسی نی کیا سلوک میری فرزند کی ساتھہ کیا اَتَاْذِنُ لِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ دَمِ شَیْبِہٖ
وَاَخْضِبُ بِہٖ نَاصِیَتِیْ وَاَلْقَی اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا مُخْتَضِبَۃٌ بِدَمِ وَلَدِیْ
الْحُسَیْنِ مجھی اجازت دو تا اونکی محاسن کا خون لون پیشانی و رخسار پر اپنی ملون روز
قیامت حسین کی لہو مین مختضب خدا سی ملاقات کرون فَقَالَ لَہَا خُذِیْ وَنَاخُذُ
یَا فَاطِمَۃُ پیغمبر نی فرمایا اچہا یہ رنگ منہ پر لگا و ہم بہی ایسا کرتی ہین ہاتھہ بڑہا و فَوَاَیْتُہُمْ
یَاْخُذُوْنَ مِنْ دَمِ شَیْبِہٖ وَتَمْسَحُ بِہٖ فَاطِمَۃُ نَاصِیَتَہَا وَالنَّبِیُّ وَعَلِیٌّ وَ
الْحَسَنُ یَمْسَحُوْنَ بِہٖ نُحُوْرَہُمْ وَصُدُوْرَہُمْ وَاَیْدِیَہُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ پس دیکہا
مینی کہ فاطمہ و نبی و علی و حسن علیہم السلام گردن و محاسنِ مقتول سی لہو لیتی اور اپنی گلی و سینہ
دست مین کہنی تک ملتی وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ فَدَیْتُکَ یَا حُسَیْنُ
یَعِزُّ وَاللّٰہِ عَلَیَّ اَنْ اَرَاکَ مَقْطُوْعَ الرَّاْسِ مُرَمَّلَ الْجَبِیْنَیْنِ دَامِیَ النَّحْرِ
مَکْبُوْبًا عَلٰی قَفَاکَ میری سماعت مین آیا جو رسولِ مقبول نی فرمایا قربان تیری ای
حسین کیونکر یہ غم سہون بہت ناگوار ہی مجہپر کہ اس حال سی تمکو دیکہون سر کٹا چہرہ خاک و
خون مین اٹا ہی لہو گلی سی بہتا زمین پر نگونسار بدن پڑا ہی قَدْ کَسَاکَ الذَّارِیْ وَاَنْتَ
طَرِیْحٌ مَقْتُوْلُ الْکَفَّیْنِ تحقیق کہ عریان کو ریت سی پنہان کری ہوای جنوب و شمال و
اور تو مقتول اور دست بریدہ نظر آئی پامال یَا بُنَیَّ مَنْ قَطَعَ یَدَکَ الْیُمْنٰی وَثَنّٰی
بِالْیُسْرٰی فَقَالَ یَا جَدَّاہُ کَانَ مَعِیْ جَمَّالٌ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَکَانَ یَرَانِیْ اِذَا وَضَعْتُ

اونتیسوین مجلس حال ساربان و جسم و سر شاہ شہیدان

سَرَاوِیْلِیْ لِلْوُضُوْءِ فَیَمْنَعُنِیْ اَنْ تَکُوْنَ تِکَّتُہٗ لَہٗ پوچھا ای فرزند علاوہ ساری ظلم
جفا کی یہ دہنا اور بایان ہاتھ تیرا حسنی جدا کیا جواب دیا میری ساتھ جمال مدینہ سی آیا تھا
درمیان راہ جب مین وضو کو پاجامہ اوتارتا او سکا ازاربند قیمتی جو وہ شوم دیکھتا تو از روی طمع
وصول رہتا پس تمام قصہ پرغصہ اپنا امام نی بیان کیا اور لاشون مین چھپ رہنی کو میری
جلوہ عیان دیا فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ کَلَامَ الْحُسَیْنِ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا جب رسولخدا نی
کلام حسین علیہ السلام سنا ایسا روی کہ ریش مقدس کو سرشک سی بھگویا وَاَتٰی اِلٰی
بَیْنَ الْقَتْلٰی اِلٰی اَنْ وَقَفَ نَحْوِیْ فَقَالَ مَالِیْ وَمَالَکَ یَاجَمَّالُ تَقْطَعُ یَدَیْنِ
طَالَ مَا قَبَّلَهُمَا جَبْرَئِیْلُ وَمَلَائِکَةُ اللّٰهِ اَجْمَعُوْنَ وَتَبَارَکَتْ بِهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرَضِیْنَ کشتون مین سرہانی میری آکی پیغمبر کھڑی ہوی اور بولی کیا تھی عداوت مجھسی کہ تجھکو
جو ایسی متبرک ہاتھ قلم کئی جنکو جبرئیل و ملائکہ مقرب مدت سی چوستی اور اہل ہفت آسمان و زمین
شرف جان کی بوسی لیتی اَمَا کَفَاکَ مَا صُنِعَ بِهِ الْمَلَاعِیْنُ مِنَ الذُّلِّ وَالْهَوَانِ وَهَتَکُوْا
نِسَاءَهٗ مِنْ بَعْدِ الْخُدُوْرِ وَاِسْدَالِ السُّتُوْرِ ایا کافی نہین تیری نزدیک جو ستم کا ہوا مبتلا
اور سلوک ایذا و جور کا اعدای لعین نی کیا ذلت و خواری مین آزار دیا جان سی مارا سامان لوٹ
لیا لاش صد پارہ بی سر کو سم ستور سی روندا حرم پردہ نشینان احترام کو خیمہ کی باہر نکالا سَوَّدَ اللّٰهُ
وَجْهَکَ یَاجَمَّالُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَطَعَ اللّٰهُ یَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ وَجَعَلَکَ
فِیْ حِزْبِ مَنْ سَفَکَ دِمَاءَنَا ای جمال دنیا و آخرت مین ذو الجلال تجھی روسیاہ کری
ہاتھ پیر سی لولا اور لنگڑا بنائی اور شمار فرمائی گروہ ظالمون سی ہماری پس یہ دعا ابھی خیرالنسا کی
نہین تمام ہوئی کہ مینی علامات اجابت دست و پا پر اپنی دیکھی ای حاضران جلسہ عزا و ای مستمعان
واقعہ کربلا ذرا و فرزند عالمین خدای بیکسی و مظلومی امام حسین جسم شریف ناز پرورکا وہ حال

[illegible] معلم مال فراوان داشت [illegible]
زن را طلاق داد [illegible]
[illegible] پس [illegible]
زندانبان [illegible]
گفت چون [illegible]
معلم گفت [illegible]
چون از زندان خلاص [illegible]
الغرض [illegible]
۷۵۱
عماد دست [illegible]
بجای [illegible]
معلم همان دستور تحفها مهیا کرد
زندانبان برد زندانبان خوب بیرون آمد
و معلم را بخانه برد و او را بسیار [illegible]
و از هر جا سخن میگفت تا گفت ای معلم
که چندین هدیه نزد من آوری
[illegible] ومن میدانم که این [illegible]
و ترا بمن حاجت هست و آگاه کن که چه حاجت
داری معلم گفت ای برادر چه حاجت
چه حاجت به بیان زندانبان گفت
بحق محمد رسول الله که اگر حاجت تو
وای عماد دست [illegible]
باکی نیست معلم شاد شد و زندانبان را
گفت ای برادر مومن بدان و آگاه
باش چون پیر زیاد [illegible] زندان کرد
عماد را دیدم در بند کان چنین

انتیسوین مجلس حال ساربان وجسم وسر شاہِ شہیدان

گذرا جو کسی شہ نی ہرگز نہین دیکہا اور نہ سنا یعنی سو ساٹہہ زخم سی شمشیر و نیزہ و تیر کی ٹکری ہوا

نعل سے پای ستور کی روندا گیا۔ بیدفن وکفن خاک و خون مین پڑا رہا۔ بِسْلِ کُشْتۂ غَرِیْبُ الدِّیَار

دہکی دہوپ رانکی اوس کا صدمہ سہا۔ عریانی بدن کو جامہ ہای صد چاک دستِ ظالمون سی لئی

اوسپر ظلم و بیدادِ ساربان مین ہاتہہ کٹی۔ عزاد ماتم کہان جو میّت کی وارث قید و اسیری مین

پکڑ جائین۔ قرآن و فاتحہ خوان کی صوت مرغانِ ہوالاش پرآئین جانورانِ صحرا نوحہ مین چلائین

شامیانۂ مزار کی جا غبارِ دشت نی سایبانِ شور و علغلہ چہایا۔ شمعِ تربت کی عوض بیکسی نی بالین پر

طوغِ آہ و نالہ کو جلایا۔ سر کی مصیبت وہ کہ از فرق تا گردن ورقِ گل سی زیادہ پاشان۔ صدہا

تلوار کی وار پتہر کی گہاؤ نیزونکی زخم تیرون کی نشان پیشانی قدر اندازون کی تختۂ مشقِ ستم ہوون کی

قامت کششِ بار جفا سی مانندِ کمان خم آنکہون مین نظارۂ مرگِ برادر و فرزند سی حلقی پڑی آنکہین

ساحلِ دریای رقت پر جیسی بیگانہ غریق کہڑی پتلیان غمسی بنی غم کی سیاہ پوش نگاہ مین قتل

آذربا سی خون کا جوش نشترِ پیکان سی رگِ شقیقہ کا منہ کہلا ہوا رنگِ مظلومی سیرانِ صبر مین شفق

شہادت سی نور اٹلا ہوا رخساری داغدارِ فرقتِ عیال دماغ شمیمِ سوزِ ہجر سی خواہر و دختر کی مالامال

لب و دہان پیاس کی شدت پر کنبود۔ کام و زبان تلخی دشنامِ اعدا سی زہر آلود دہان داری کی ہونٹونکی

سوکہی سان چبانی مین تمام قوتِ گفتار شکر پروردگار کی ترجمانِ الہام چاہِ ذقن یوسفِ اندوہ کا

بیت الحزن چہرہ سراپای غربت کا دیباچۂ محن اوسپر جلوۂ حُسنِ حسن گوش فریاد و حرفِ دلِ المستیسی

اٹی ہوی گردن کی بند برنِ القفا خنجرِ شمر سی کٹی ہوی محاسن حلقوم کی لہو سی رنگین اوسپر خون

اکبر و اصغر کا خضاب کاکلِ عنبرین کو عریانی سرِ ام لیلی و رباب سی پیچ و تاب بال بال اپنے

صاحب کی حال سی پریشان کمالِ جلال اوس شہرہ کا ثناخوان بوسہ گاہِ رسول بازہ ضرب

تیغ سی فگار حلقِ تشنہ کی رگ و پی سی العطش کی پکار اس صوت سی نیزۂ خولی کی دوش پر سوار

اونتیسوین مجلس حال ساربان بی ایمان

کربلاسی گیا محلاتِ کوفہ و قریون مین در بدر پہرا خونبار کہبی گرمی ہنگامۂ جفاسی خاکستر تنور کا جہان رہا گاہی صندوقِ مُقفّل مین دیرِ نصرانی کی واقعہ سرگذشت کہا آفتاب کی مانند ہر کوچہ مین سرگردان تلاوتِ قرآن سی کوچہ و بازار مین آیاتِ بلاکا ترجمان لگنِ زرین روبروی ابنِ زیاد کی چوبِ جفاسی خستہ سنگِ عجوزۂ شامی سی تارکِ مہر افسر شکستہ اس نقل و تحویل مین بزم یزید کی نُقلِ محفلِ شرابِ سوز کینۂ اعداسی جان و دل کباب اور نمک پاشِ جگرِ شیخ و شاب ایک مدت دراز تک درِ قصرِ یزید پر مانند گنہگارون کی لٹکا یا پہاڑی مین بند کر کی خزینۂ بنی اُمیّہ کا ذخیرہ بنایا دفنِ زیرِ خاک مین شہرِ دمشق و مصر کو ذکر کیا ہی اور مدینہ و نجف مین بہی اختلاف سے اخبار دیا ہی بعد از مدتِ بعید تن سی ملحق ہوا کربلا مین بعض نی لکہا اس تباہی سر و تن کے اہلِ کین کی ظلم و ستم نی روا رکہا کیون ای موالیانِ آلِ عبا یہ مصیبت سیّد الشہدا اگر ہمارے سامنی گذرتی تو جان و دلکو کب تسکین پڑتی اور طاقتِ صبر کہان رہتی ہی شیہ

یَا شِیْعَةَ الْمَوْلٰی اَبِی الْحَسَنِ عَلَی الْحُسَیْنِ غَرِیْبِ الدَّارِ وَالْوَطَنِ زاری و نوحہ کرو ای شیعہ مولا ابی الحسن کی اوپر ذکرِ بلا و محنت حسین غریب خانمان و وطن کی وانکوا

عَلَیْهِ طَرِیْحًا بِالطُّفُوْفِ عَلَی الرَّمْضَاءِ مُخَضَّبُ الْاَوْدَاجِ وَالذَّقَنِ یاد مین اس آفت کی جو بیابان مین گرم ریت پر وہ بی سر پڑی تہی رو لو اور اونکی رگہای گردن جفاسی کٹی ہوی محاسن لہو مین بہری تہی نالان رہو وَانْکُوْا عَلٰی صَدْرِهٖ بِالطُّفِّ

تُرَضِّضُهُ خُیُوْلُ اَهْلِ الْخَنَا وَالظُّلْمِ وَالْاِحَنِ داد نوحہ و فغان دو بیانِ سینہ امام کہ قتلگاہ مین پامال ہوا کہوڑی دوڑاتی پہرتی تہی او سر اہلِ ظلم و جفا وَانْکُوْا عَلٰی رَأْسِهٖ بِالرُّمْحِ مُشْتَهِرًا اَتٰی یَزِیْدَ اللَّعِیْنَ الْفَاجِرَ اللَّکِنَ شور و بکا کر ہاو سر اوس مظلوم کی لئی جو نیزہ بلند کی نوک پر دہرا کربلاسی کوفہ اور ہر شہر و قریہ مین پہرا کی یزید فاسق کو ہدیہ بہیجا

وَ اَبکُو بَنَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ بَیْنَ بَنِی اللِّیَامِ یُشْهِرْنَ فِی الْاَمْصَادِ وَالْمُدُنِ •
رت سی اشکبار ہو دختران بتول کی واسطی کہ اسیر تھین اور خواتین آل رسول جو کشاکش غم سے
ہر بلد مین تشہیر پھرین • اونکی چہری آفتاب سی سونلائی گرد و غبار بیابان مین اٹی ہوی ناداری مین
کبری دہلی تھین وہ بھی میلی اور پھٹی ہوی پشت و پہلو ضرب تازیانہ و چوب نیزہ سی دگار •
چادر و برقع جو سر پر تھین تو بال منہہ کی اطراف بکھرائی اشکبار لونڈی اور بی بی کی صورت
پریشان یکسان تھی خواب و خور اگرچہ حرام جانتی اوسکی بھی مہلت کہان تھی بچون کی زاری
بیقراری پر اولاد والی ترس کہاتی روتی اور حزیاسہ جات مین لاتی دوری دیتی اور دل کہانی
نظم لمولفہ آگی ہوی ہی لال قلم کی زبانِ حال • صفحہ پہ ساری دہر کی پہیلا غم و ملال +
روتی ہین جن و انس حسینِ شہید کو • سردار قدسیونکی الم سی ہین پایمال • قصرِ جنان مین سوگ گستر
فخرِ کاینات ارواحِ انبیا کا ہوا دکہہ مین جی نڈہال • پہنچا یہ شور نالہ زمین سی فراز عرش • باقی ادب سے
کہہ نہین سکتا جو ہی خیال • ناظم یہی ہی دولتِ عقبیٰ جو ساتہ جائی • دُرہای اشک و جنس عزا نقدِ بیبہا ل

تیسوین مجلس تمہید بکا و زیارتِ ناحیہ و حالِ دفن شہدای کربلا

رباعی وارد سجاد زمین جب آن ہوا • دفنِ شہ بیکفن کا سامان ہوا • اعضا تھی جدا جدا ملایا سب کو
سیپارہ جو ملگئی تو قرآن ہوا • رباعی عابد کہتی تھی دم او کہڑتی دیکھا • نقشہ سب زیست کا
بگڑتی دیکھا • ان کانون سی بابا کو سنا قتل ہوی • ان انکھونسی لاشہ رن مین گرتی دیکھا •
رباعی جو مر گئی فی الفور وہ سب دفن ہوی • لا لانہ حسین تشنہ لب دفن ہوی • عاشور سے
چہلم کا تفاوت دیکھو • کب قتل ہوی حسین کب دفن ہوی • رباعی مرقد بھی شہیدونکی بنائے
گئی • کچہ لوگ بھی فاتحہ کو آئی نہ گئی • چالیسوین تک پڑی رہی ریتی پر • وہ پہول سوم کو بھی

تیسوین مجلس تمہید کا و زیارت ناحیہ و حال دفن شہدا

اوٹھائی گئی ہی خلقتِ حضرت آدم علیہ السلام سی یہی دستورِ عالم چلا آیا ہی کہ جو انسان

بیدم ہوا یا مارا گیا اوسی یگانہ خواہ غیرنی دفنایا ہی میتِ مسافرِ غریب جہان خلق دیکھی

فوراً طریق مین اپنی اوٹھا کی بیان قبر یا دخمہ رکھی یہہ نیا قاعدہ جواہلِ کوفہ سی نکلا دنیا مین

کبھی سنا نہین اور اس درجہ بیرحمی و جفا کا ظہور بالقوۃ صاحبِ حیا نہین قربان مظلوم بی

خانمان جسکی جنازہ نی ارضِ ماریہ مین کئی روز و شب گور نہین پائی ہی باش قدر و قضائی

مجہو نکی دلون مین جای مزار و تربت بنائی زخم لاش پر عوضِ بخیہ و مرہم ریت صحرا کی اڑتی تہی

خاک و خون سی تر نعلِ سمندنی روندی گردن بہی کٹی تہی آہ آہ نقشہ قتلگاہ کا قلمِ زبان سی صفحۂ کان

پر کہینچون اور مرقعِ صوتِ ہر جوان و پیر پامال کا آب و رنگ بیان سی سراپا بنادون اگر عید

اضحی کو موضعِ قربانی نظر پڑی ہی تو جانو کہ وہ نمونہ میدانِ کربلا ہی ہر گاہ شمع کی ضیا مین دہیان

کئی ہی پروانی کیونکر بی جان فرشِ زمین ہوتی ہین وہ نشانہ کشتگانِ آلِ عبا ہی آئینۂ

تصور مین وہ معرکہ اولادِ رسول دیکھو چشمِ بصیرت اوس واقعہ فرزندِ بتول پر متوجہ رکھو

درمیان مین پسرِ پیغمبر کا پیکر ہر طرح کی زخم سی چاک چاک پڑا ہی اطراف مین بھتیجی بہانجی برادران

اور شہیدانِ اصحاب و غلامو نکا پڑا ہی کسی کی لاشِ صد پاش سی ہاتہ کٹا کہین گرا بدن مین تیر

پیوست ہین کسی کی اعضای جسم تلوار و نیزی سی از ہم جدا کہوڑ کی ٹاپو ن سی ٹوٹی ہین استخوان

سینہ و پہلو شکست ہین متفرق تن بی سر اڑتی ترچہی خاک پر طپان ہر ایک مانند ذبح کئی

گوسفند و شتر کی بی جان قطرہ قطرہ لہو زخمون سی بہتا ہی رگ وپی گردن کا منہ کہلا

خوناب جگر نکلکر اوسپر جمتا ہی کاش کہ ہم اور تم اوس روز موجود ہوتی رفاقت مولا مین

جان کہوتی یا ہاے بنا کی روتی شعر هَلُمُّوا اَبْكِ اَصْحَابَ الْعَبَاءِ وَ رُثِّي سبط

خیر الانبیاء مجمع عزا مین واسطی رونی آلِ عبا کی اسبابِ رقت لاؤ اور مرثیہ سبط

خیر الانبیا کی سماعت پر گوش رغبت بڑہاؤ بِنَفْسِی جِسْمٌ مَطْرُوحٌ جَرِيحٌ الآفاق کو
اَلْمُرَمَّلُ بِالدِّمَاءِ میری جان اوس جسمِ مجروح کی جو دشت مین پڑا ہا اشک بجائ
ای حاضرین ذکرِ مولا پر کہ آلودہ خاک و خون ہین گراتہا وَلَنَذْكُرْ هٰهُنَا ذِيَارَةً اَوْرَدَهَا
اَلسَّيِّدُ فِي كِتَابِ الْاِقْبَالِ يَشْتَمِلُ عَلٰى اَسْمَاءِ الشُّهَدَاءِ وَبَعْضِ اَحْوَالِهِمْ
وَاَسْمَاءِ قَاتِلِيهِمْ آخوند مجلسی [یعنی ملا محمد باقر] نے ماتی مین نقل کرتا ہون زیارت کو جسی لکہا ہی سید نی
کتاب اقبال مین شامل اوپر اسمای شہدا و بعض ماجرا و نام قاتلین [یعنی] آل قَالَ رُوِّينَا
بِاِسْنَادِنَا اِلٰى جَدِّي اَبِي جَعْفَرٍ الطُّوسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ
الشَّيْخِ الصَّالِحِ اَبِي مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ النُّعْمَانِ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ خَرَجَ
مِنَ النَّاحِيَةِ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ عَلٰى يَدِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ
الْاَصْفَهَانِيِّ حِينَ وَفَاةِ اَبِي وَكُنْتُ حَدِيثَ السِّنِّ وَكَتَبْتُ اَسْتَاْذِنُ
فِي زِيَارَةِ مَوْلَايَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ وَزِيَارَةِ الشُّهَدَاءِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ کہا
روایت کی اسناد مین جد بزرگوار شیخ ابو جعفر طوسی نی عن عن ابی منصور بن عبد المنعم بن
نعمانِ بغدادی سی کہ ذکر کیا اوسنی یہ زیارت سال دو سو باون [۲۵۲] مین ناحیہ صاحب الامر
علیہ السلام سی نکلی ہمدست شیخ محمد غالب اصفہانی کی جو مین اوس او قات مین چہوٹا لڑکا تہا [در ایام غیبت]
پس مینی واسطی خطاب مولا ابی عبد اللہ علیہ السلام و سایر شہدای کربلا رضوان اللہ علیہم اون سی
لکہا فَخَرَجَ اِلَيَّ مِنْهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اِذَا اَرَدْتَ زِيَارَةَ الشُّهَدَاءِ
فَقِفْ عِنْدَ رِجْلِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ قَبْرُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ
بِوَجْهِكَ فَاِنَّ هُنَالِكَ حَوْمَةَ الشُّهَدَاءِ وَاَوْمِ وَاَشِرْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
وَقُلْ اسطرح پایا الفاظ عبارت کو جو بعینہ نقل کیا ہی کتابت کو جب چاہی پڑہی تو زیا[رت]

شہدا اپا مین پای مبارک رو بقبلہ کہڑا ہو کہ وہ قبر علی بن الحسین ہی اور اشارہ کرتا ہے سی جو وہین
مدفن شہدا ہی اور پہلی سب سی علی اکبر کو سلام دی اقول راقم اخبار ماتم عرض کرتا ہی کہ
اس روایت کو بنظر غور جو دیکھا تو صحت و اعتبار مین شبہ عظیم پایا اول یہ کہ سال دو سو ساٹھ ۲۶۰ ہجری
مین حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا واقعہ شہادت گذرا جو ام غیبت و تعین سفارت و
براید توقیعات مین ابہی کچہہ تہا دوسری کلام امام جامع تحقیق مقام و حامل غیب و الہام بلا
تفاوت و شک چاہیی چونکہ اس زیارت مین ذکر قاتل ہر مقتول ہی پس ضرور تہا کہ جو نام
مذکور ہو وہ واقعی و یقینی ہو نہ کہ مذبذب درمیان اثبات و نفی ماثور ہو یعنی یہ ہوا خواہ وہ ہوا
جیسا کہ عبارت مین قاتل عبد اللہ بن مسلم بن عقیل کو پہلی عامر بن صعصعہ پہر لفظ قیل سی اسد بن
مالک یا اسید بن مالک ذکر کیا یہ شان ارشاد وحی ترجمان و بیان خلیفۃ الرحمان سی بعید
تیسری جو قاتلونکی اسم اور حالات شہدا سیر و تواریخ مین پائی گئی وہی یہان بہی دکہائی دی
اب ہمکو ضرور پڑا ماننا اور کہنا کہ لفظ قیل و شبہ عامر و اسد سہوا کسی ناقل روایت کی دہان سے
نکلا وہ بنا رہا اور تاریخ برآمد توقیع مین کاتب اول ایک سیکڑا خواہ کم و زیاد ہوا ہم کسیکو یہان
او سہو نہ آیا ویسا ہی باقی مراتب کا حال گذرا لاکن چونکہ مضامین گریہ خیز ہین واسطی ساعت
رقت کی ضبط قلم ترجمہ انگیز ہین رفع مظنہ کی واسطی نسخہ سرکار سلطان العلما مولوی سید محمد صاحب
طاب ثراہ و کتب خانہ سید العلما مولوی میرن صاحب نور اللہ مضجعہ اور ذخائر جناب چہوٹی صاحب
محمد کاظم علیخان بہادر دام اقبالہ اور مجلد چہاپہ تبریز اور بہی کتاب اکسیر العبادت ملا آقا دربندی
سیکو دیکہا لاکن بعینہ ہر جا یونہین بی تفاوت پایا و اللہ اعلم زیارت مفجعہ ذکر نام
شہدای اہلبیت و صحابہ کرام امام علیہ السلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ
قَتِيْلٍ مِنْ نَسْلِ خَيْرِ سَلِيْلٍ مِنْ سُلَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ سلام خدا تیرے اوپر ای شہید اول

نسل سی بہترینِ اولادِ فرزندانِ ابراہیم خلیل کی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ
اِذْ قَالَ فِیْکَ قَتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا قَتَلُوْکَ درودِ خدا ہوا وپر اور تیپر اور تمہاری پدر بزرگوار
جسوقت کہ اوس جناب نی تمہین شہید پایا فرمایا کہ اللہ قتل کری اون ظالمونکو جنہون نی
تجھی مارا یا بُنَیَّ مَا اَجْرَاہُمْ عَلَی الرَّحْمٰنِ وَعَلَی انْتِہَاکِ حُرْمَۃِ الرَّسُوْلِ عَلَی
الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ای فرزند بڑی جرات کی تیری قتل کرنی سی خدای عزوجل پر
اور ہتکِ حرمتِ رسولِ مقبول پر بعد تیری خاک ہی دنیا و زندگانی دارِ فنا پر کَاَنِّیْ بِکَ
بَیْنَ یَدَیْہِ مَاثِلًا وَلِلْکَافِرِیْنَ قَاتِلًا گویا مین حاضر اور تمہین دیکھتا ہون
کہ تم اپنی والد کی سامنی کافرون سی جہاد کرتی اور کہتی ہو اَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ
نَحْنُ وَبَیْتِ اللّٰہِ اَوْلٰی بِالنَّبِیِّ کہ مین ہون علی بیٹا حسین ابن علی کا قسم ہی خانۂ کعبہ کی
کہ ہم سزاوارتر اور قرابت مین نزدیک تر ہین پیغمبر خدا سی اَطْعَنُکُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰی یَنْثَنِیْ
اَضْرِبُکُمْ بِالسَّیْفِ اَحْمِیْ عَنْ اَبِیْ مین تمہین زخمی کرونگا اپنی نیزی سی جبتک بھالا
میرا دوہرا ہوجائی اور قتل کرونگا تلوار سی درحالیکہ حمایت کرتا اور دشمنونکو بھگاتا ہون
اپنی پدر بزرگوار سی ضَرْبَ غُلَامٍ ہَاشِمِیٍّ عَلَوِیٍّ عَرَبِیٍّ وَاللّٰہِ لَا یَحْکُمُ فِیْنَا ابْنُ
الدَّعِیِّ ہر وار میرا مانند ضربِ جوانِ ہاشمیِ عربی ہی اور بخدا سوگند کہ ہماری اوپر حکم نکریگا
پسر زنا کہ ابن زیاد اور یزیدِ شقی ہی حَتّٰی قَضَیْتَ نَحْبَکَ وَلَقِیْتَ رَبَّکَ اَشْہَدُ
اَنَّکَ اَوْلٰی بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَاَنَّکَ ابْنُ رَسُوْلِہٖ وَحُجَّتِہٖ وَدِیْنِہٖ وَابْنُ
حُجَّتِہٖ وَاَمِیْنِہٖ ایسا ہی تم رجز پڑھتی اور جہاد کرتی تھی یہانتک جو شہادت تمنی
پائی اپنی پروردگار سی ملاقات کی مین گواہی دیتا ہون بدرستی کہ تم سزاوارتر ہو نزدیکی
خدای تعالی اور اوسکی رسول سی تم فرزندِ خیر الوریٰ ہو اوسکی امین و جانشین کی بھی

تیسوین مجلس زیارت مجمعه شهداء اور روایت دفن مقتولان کربلا

ہو حکم اللہ علی قاتلک مُرّۃ بن منقذ بن النعمان العبدی لعنہ اللہ واخزاہ ومن شرکہ فی قتلک وکانوا علیک ظہیرا اصلاہم اللہ جہنم وساءت مصیرا اللہ حکم کری تمہاری قاتل منقذ ابن مرۃ ابن نعمان عبدی پر لعنت ہو اوسپر وخوار کری اللہ اوسکو اور جن لوگون نی شرکت کی اوس مردود کی تمہاری مارنی مین اور جس گروہ نی اوسکی نصرت ویاری کی تمہاری شہادت مین اون سبکو جہنم مین پہنچائی کہ بری جای بازگشت ہی وجعلنا اللہ من ملاقیک ومرافقیک ومرافقی جدک وابیک وعمک واخیک وامک المظلومۃ گردانی مجہی تمہاری ملاقات کرنیوالون مین اور تمہاری رفاقت پانی والون مین سے اور جدکرام رسولخدا وعلی مرتضی اور والد نامدار حسین مظلوم وعم بزرگوار حسن مسموم اور برادر والاتبار سید سجاد ومادر ناشاد صلوات اللہ علیہم کی رفیقون سی وابرأ الی اللہ من قاتلیک واسأل اللہ مرافقتک فی دار الخلود وابرأ الی اللہ من اعدائک اولی الجحود بیزار چاہتا ہون خدا کی طرف تمہاری اون دشمنون سی کہ جنہون نی تمہاری حق کا انکار کیا اور مانگتا ہون ملازمت تمہاری بہشت جاودانی اور دوری اعدا کی دنیا وآخرت مین والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہمیشہ تمپر سلام اور رحمت وبرکات خدا نازل ہو السلام علی عبد اللہ بن الحسین الطفل الرضیع المرمی الصریع المتشحط دما المصعد دمہ فی السماء سلام خدا ہو عبد اللہ فرزند امام حسین علیہ السلام پر وہ بچہ دودہ پیتا تیر کہائی خاک پر خون مین لوٹتا ہوا کہ آسمان پر گیا لہو اوس جگر گوشہ سید الشہداء کا المذبوح بالسہم فی حجر ابیہ وہ ذبح کیا گیا خدنگ جفا سی اپنی باپکی آغوش مین لعن اللہ حرملۃ

حضرت امام حسین را بکربلا فرستاد
تا باتن ملحق سازند و ان غلام روز
روزه داشتی و شب بنان جو
و سر کرده افطار کردی و نان طعام
یزید نخوردی و بند تنبان

قباهای دیبای سیاه پوشیده و کمر
زر بر میان بسته و عمامه خز سیاه
پوشیده شب و روز ان کرسی
بنا سایند یزید میداند که او دو کس
حضرت امیر المومنین علی و فرزندان
اوست انجمه انکه او را دوست
میدارد

۵۹

بْنَ کَاھِلِ الْاَسَدِیِّ وَ ذَوِیْہِ خدا لعنت کری حرملہ ابن کاہل اسدی اور اوسکی
ہمراہیونکو اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُبْتَلَی الْبَلَاءِ وَالْمُنَادِیْ
بِالْوِلَاءِ فِیْ عَرْصَۃِ کَرْبَلَاءَ الْمَضْرُوْبِ مُقْبِلًا وَّمُدْبِرًا سلام ہو عبد اللہ
پسر امیر المومنین علیہ السلام پر جو امتحان کیی گئی بلاسی اور ندا کرنیوالی اپنی برادر گرامی
امام حسین علیہ السلام کی دوستی سی معرکۂ کربلا مین کہ مجروح کیا اونہین اعدا نی سینہ اور
پشت تفاسی لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَہٗ ھَانِیَ بْنَ ثُبَیْتِ الْحَضْرَمِیَّ خدا لعنت کری اوسکی
قاتل ثبیت حضرمی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُوَاسِیْ
اَخَاہُ بِنَفْسِہِ الْاٰخِذِ لِغَدِہٖ مِنْ اَمْسِہِ الْفَادِیْ لَہُ الْوَاقِیْ سلام خدا
عباس بن علی علیہ السلام پر جنکی کنیت ابو الفضل ہی وہ یاری کرنیوالی اپنی برادر بزرگ
امام حسین علیہ السلام کی جان و تن سی اخذ کرنیوالی ثواب دنیا و آخرت روز محشر کی فدا کرنیوالی
اپنی جان کو بھائی کی لئی اَلسَّاعِیْ اِلَیْہِ بِمَائِہِ الْمَقْطُوْعَۃِ یَدَاہُ تلاش او رسعی کرنیوالے
پانی لانی مین نہر فرات سی اپنی برادر نامدار کی خاطر تا اطفال مبتلای عطش کو پلائین وہ مظلوم
جنکی دونو ہاتھہ تیغ ستم سی کاٹی گئی لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَیْہِ یَزِیْدَ بْنَ الرُّقَادِ الْجُھَنِیَّ وَحَکِیْمَ بْنَ
الطُّفَیْلِ الطَّائِیَّ خدا لعنت کری اوس جناب کی دونو قاتل پر جو یزید بن رقاد اور حکیم
ابن طفیل تہی اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الصَّابِرِ بِنَفْسِہٖ مُحْتَسِبًا
وَالنَّائِیْ عَنِ الْاَوْطَانِ مُغْتَرِبًا الْمُسْتَسْلِمِ لِلْقِتَالِ الْمُسْتَقْدِمِ لِلنِّزَالِ الْمَکْثُوْرِ
بِالرِّجَالِ سلام ہو جعفر ابن امیر المومنین علیہ السلام پر وہ صبر کرنیوالی امیدوار ثواب رب
العالمین غریب الوطن گردن رکھنی والی جہاد اور قتال کی لئی سینہ پیش کرنیوالی لڑائی مین کثرت
اعداسی مغلوب ہوی اَفْوَاہ زخم سی چور ہوی لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَہٗ ھَانِیَ بْنَ ثُبَیْتِ الْحَضْرَمِیَّ

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ شہدا و دفن مقتولانِ کربلا

خدا لعنت کری ہانی ابن ثبیت حضرمی اونکی قاتل کو اَلسَّلَامُ عَلیٰ عُثْمَانَ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَمِیِّ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ لَعَنَ اللّٰہُ رَامِیَہٗ بِالسَّہْمِ خُوْلِیَ بْنَ یَزِیْدَ الْاَصْبَحِیَّ الْاَیَادِیَّ وَالْاَبَانِیَّ الدَّارِمِیَّ سلام ہو عثمان پسر امیر المومنین علیہ السلام پر جو ہمنام ہیں عثمان ابن مظعون کی وہ بزرگ کہ جلیل ترین اصحاب جناب رسالتمآب تہی خدا لعنت کری اونکی قاتل اور تیر مارنی والی خولی ابن یزید اصبحی ایادی اور ابانی دارمی کو اَلسَّلَامُ عَلیٰ مُحَمَّدِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَتِیْلِ الْاَیَادِیِّ الدَّارِمِیِّ لَعَنَہُ اللّٰہُ وَضَاعَفَ عَلَیْہِ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ وَعَلیٰ اَہْلِ بَیْتِکَ الصَّابِرِیْنَ سلام ہو محمد فرزند امیر المومنین پر خدا لعنت کری اونکی قاتل ایادی دارمی کو اور اوسپر زیادہ عذاب دردناکِ الٰہی اور درود و سلام ہو تمپر ای محمد اور تمہاری اہلبیت پر جو صبر کرنیوالی ہیں بلا و مصیبت میں اَلسَّلَامُ عَلیٰ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الزَّکِیِّ الْوَلِیِّ الْمَرْمِیِّ بِالسَّہْمِ الرَّدِیِّ سلام خدا ہو ابی بکر پسر امام حسن علیہ السلام پر کہ پاک اور دوستِ خدا شہید تیرِ جفا ہیں لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَہٗ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُقْبَۃَ الْغَنَوِیَّ خدا لعنت کری اونکی قاتل عبد اللہ ابن عقبہ غنوی پر اَلسَّلَامُ عَلیٰ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الزَّکِیِّ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَہٗ وَرَامِیَہٗ حَرْمَلَۃَ بْنَ کَاہِلٍ الْاَسَدِیَّ سلام ہو عبد اللہ خلفِ امام حسن علیہ السلام پر کہ پاکیزہ اور طاہر اور محبِ الٰہی تہی لعنت ہی اونکی قاتل حرملہ ابن کاہل اسدی تیر مارنی والی پر اَلسَّلَامُ عَلَی الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْمَضْرُوْبِ عَلیٰ ہَامَتِہِ الْمَسْلُوْبِ لَاْمَتُہٗ سلام خدا ہو قاسم فرزند امام حسن ابن علی علیہما السلام پر جنکی جراحتِ بدن سی علاوہ سر میں زخم کاری لگا جا سہ پارہ بہی اوتار گیا حِیْنَ نَادَی الْحُسَیْنَ عَمَّہٗ فَجَلٰی عَلَیْہِ عَمُّہٗ کَالصَّقْرِ وَہُوَ یَفْحَصُ بِرِجْلَیْہِ

چنین ست که امیر میفرماید
تن او ست غلام گفت بلی
و شفاعت کرده از آنکه عناد دارد
نامه عبد الله عمر نوشته ست
یزید نامه را بخواند و گفت این
کی که این نامه نوشته ست

التراب جب اوسکی عم بزرگوار نی آوازِ قاسم سنی تو مانندِ عقاب وہ حضرت بالین پر آئی
اوسوقت وہ معصوم غش مین پاون زمین پر رگڑتا تھا و الحسینُ یقولُ بُعداً لقومٍ
قتلوكَ وَمَن خصمهم يوم القيمة جدكَ و ابوكَ حضرتِ امام حسین علیہ السلام
فرماتی تھی خدا دور کری اپنی رحمت سی اوس قوم کو جنہون نی تجھی قتل کیا اور عذاب ہو
اونہین جنکی تیری جد و پدر دشمن ہون ثُمَّ قالَ عزَّ واللهِ علی عمّكَ اَن تدعوهُ فلا
يُجيبكَ اَو اَن يُجيبكَ واَنتَ قتيلٌ جديلٌ فلا ينفعكَ بعد اسکی فرمایا
واللہ بہت شاق اور ناگوار ہی تیری چچا پر کہ تجھی اس حالِ تباہ سی دیکھی اور تو اوسی طلب کری
اور وہ تیری فریاد کو نہ پہنچی اور اگر اجابت بھی کری تو کچھ اعانت نہو سکی خاک و خون مین
پڑا دیکھی اور کسی طور تجھی نفع ندی سکی هذا واللهِ يومٌ كثُرَ واتِرُهُ وقلَّ ناصِرُهُ قسم
خدا کی آجکا وہ دن ہی کہ زیادہ ہوی دشمن اور کینہ ور اور کم ہوی انصار و یاور جعلنی اللهُ
معكما يوم جمعكما و بوّأني مبوّأكما اللہ مجھی تمہاری ساتھ کری ملاقات کی دن
یعنی روزِ قیامت اور جگہ فرمای میری لئی جو تمہاری واسطی آمادہ کیا ہی منازلِ بہشت اور
نعمات سی ولعن اللهُ قاتلكَ عمر بن سعد بن عروة بن نفيل الازدي
واصلاهُ جحيماً و اعدّ له عذاباً اليماً لعنت کری پروردگار تیری قاتل عمر ابن سعد
ابن عروہ ازدی کو اور پہنچای جہنم مین اور دی اوسی عذابِ دردناک السلامُ علی عونِ بن
عبدِ اللهِ بن جعفرٍ الطيّارِ في الجنانِ حليفِ الايمانِ ومنازلِ الاقرانِ
الناصحِ للرحمانِ التالي للمثاني والقرآنِ سلام ہو عون پسرِ عبد اللہ جعفر پر کہ طیران
کرتی ہین جنت مین صاحبِ ایمانِ کامل اور مبارز اپنی ہمسر اور شجاعون سی نصیحت کرنیوالی
خوشنودی خداوندِ رحمان کی لئی تلاوت کرنیوالی سورہ حمد اور قرآن کی لعن اللهُ قاتلَهُ

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و دفن مقتولان کربلا

عَبْدُاللهِ بْنُ قُطْبَةَ النَّبْهَانِیّ لعنت ہو اونکی قاتل عبداللہ ابن قطبہ نبہانی پر اَلسَّلَامُ

عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ الشَّاهِدِ مَكَانَ اَبِيْهِ وَالتَّالِیْ لِاَخِيْهِ

وَوَاقِيْهِ بِبَدَنِهٖ سلام ہو محمد ابن عبداللہ ابن جعفر طیار پر کہ اپنی باپکی عوض میدان

کربلا مین حاضر ہوی تہی اور اپنی بہائی کی تابع ہمراہ رہی کہ بعد اونکی معرکہ جہاد مین آئی

اور نگہبانی برادر کی اعداسی کرتی تہی لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهٗ عَامِرَ بْنَ نَهْشَلٍ التَّمِيْمِیَّ لعنت خدا

عامر ابن نہشل تمیمی اونکی قاتل پر اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ عَقِيْلٍ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهٗ

وَرَامِيَهٗ بِشْرَ بْنَ خُوْطٍ الْهَمْدَانِیَّ سلام ہو جعفر ابن عقیل پر اور لعنت کری خدا

بشر ابن خوط ہمدانی اونکی قاتل اور تیر مارنی والی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَقِيْلٍ

لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهٗ وَرَامِيَهٗ عُمَرَ بْنَ خَالِدِ بْنِ اَسَدٍ الْجُهَنِیَّ سلام ہو عبدالرحمان بن

عقیل پر خدا لعنت کری اونکی قاتل اور تیر لگانی والی عمر بن خالد ابن اسد جہنی کو اَلسَّلَامُ

عَلَی الْقَتِيْلِ بْنِ الْقَتِيْلِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلٍ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهٗ عَامِرَ بْنَ

صَعْصَعَةَ وَقِيْلَ اَسَدَ بْنَ مَالِكٍ سلام ہو اوپر شہید ابن شہید عبداللہ فرزند مسلم ابن

عقیل کی لعنت خدا اونکی قاتل عامر ابن صعصعہ پر اور بعضون نی کہا ہی قاتل اونکا اسد بن

مالک تہا اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلٍ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهٗ وَرَامِيَهٗ

عَمْرَو بْنَ صُبَيْحٍ الصَّيْدَاوِیَّ سلام ہو ابی عبداللہ پسر مسلم ابن عقیل پر خدا لعنت کری

اونکی قاتل اور تیر مارنی والی عمرو ابن صبیح صیداوی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ بْنِ

عَقِيْلٍ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهٗ لَقِيْطَ بْنَ نَاشِرٍ الْجُهَنِیَّ سلام ہو محمد ابن ابی سعید ابن عقیل پر خدا

لعنت کری اونکی قاتل لقیط ابن ناشر جہنی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی سُلَيْمَانَ مَوْلَی الْحُسَيْنِ بْنِ

اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَعَنَ اللهُ قَاتِلَهٗ سُلَيْمَانَ بْنَ عَوْفٍ الْحَضْرَمِیَّ سلام ہو سلیمان

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و دفن مقتولان کربلا

غلام امام حسین ابن امیر المومنین علیہما السلام پر اور لعنت خدا کی اونکی قاتل سلیمان ابن عوف
حضرمی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی قَارِبٍ مَوْلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ
عَلٰی مُنْجِحٍ مَوْلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ سلام قارب اور منجح غلامانِ امام حسین
علیہ السلام پر اَلسَّلَامُ عَلٰی مُسْلِمِ بْنِ عَوْسَجَۃَ الْاَسَدِیِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَیْنِ
وَقَدْ اَذِنَ لَہٗ فِی الْاِنْصِرَافِ سلام ہو مسلم ابن عوسجہ اسدی پر جسنی امام حسین علیہ السلام سے
یہ بات کہی جب حضرت نی اونکو پھر جانی کی رخصت دی اَنَحْنُ نُخَلِّیْ عَنْکَ وَبِمَ
نَعْتَذِرُ عِنْدَ اللہِ مِنْ اَدَاءِ حَقِّکَ آیا ہم آپکی نصرت و یاری سی ہاتہ اوٹھالین اور
ایسا کرین تو پھر تمہاری حق کی ادا کرنی مین اپنی پروردگار کی سامنی کیا عذر کہین لَا وَاللہِ
حَتّٰی اَکْسِرَ فِیْ صُدُوْرِہِمْ رُمْحِیْ ھٰذَا وَاَضْرِبَہُمْ بِسَیْفِیْ مَا ثَبَتَ قَائِمَۃٌ فِیْ یَدِیْ
قسم خدا کی ہم ایسی ہرگز جدا ہونگی جبتک اپنی نیزی دشمنونکی سینون مین مار کی توڑین
اور مادامی کہ قبضہ تلوار کا ہماری ہاتہہ مین ہی وَلَا اُفَارِقُکَ وَلَوْ لَمْ یَکُنْ مَعِیْ سِلَاحٌ
اُقَاتِلُہُمْ بِہٖ لَقَذَفْتُہُمْ بِالْحِجَارَۃِ وَلَمْ اُفَارِقْکَ حَتّٰی اَمُوْتَ مَعَکَ کبہی آپ سے
نہ ہونگی اعدا کو مارینگی اگر ہتیار بہی ہماری پاس نرہینگی تو پتہرون سی اونسی لڑینگے
ہم اپکی خدمت سی کبہین نہین جاتی اور نصرت و رفاقت سی ہاتہ نہین اوٹھاتی جبتک تمہارے
ساتہہ ماری جائین اور سعادتِ شہادت اپکی ہمراہ پائین وَکُنْتَ اَوَّلَ مَنْ شَرٰی
نَفْسَہٗ وَاَوَّلَ شَہِیْدٍ مِنْ شُہَدَاءِ اللہِ وَقَضٰی نَحْبَہٗ فَفُزْتَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ
جو شخص کہ پہلی اپنی جان کو بیچی اور شہدای راہِ خدا سی اول مرنی چلا ہو مین ہون پس قسم خدا کی
ای مسلم ابن عوسجہ تمنی رستگاری پائی شَکَرَ اللہُ لَکَ اِسْتِقْدَامَکَ وَمُوَاسَاتَکَ
اِمَامَکَ اِذْ مَشٰی اِلَیْکَ وَاَنْتَ صَرِیْعٌ خدا تمہین نیک جزادی تمہاری پیش قدمی

گرنی پر اور اپنی امام کی نصرت و یاری مین ساعی ہوی جسوقت گئی حضرت تمہاری بالین پر اور تم
میدان قتال کی زمین پر پڑی ہوی تھی فَقَالَ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یَا مُسْلِمُ بْنَ عَوْسَجَةَ وَقَرَاءَ
فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا حضرت نی فرمایا
خدا رحمت کری تمکو ای مسلم ابن عوسجہ اور اس آیت کو تلاوت کیا یعنی بعضون نے اپنی ہو تکو پایا اور بعض ان مین انتظار کرتی
اور اپنی دین کو بدل نہیا اور ایمان میں ثابت قدم رہی لَعَنَ اللّٰهُ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ قَتْلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ الضَّبَابِیِّ
وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خُشْکَارَةَ الْبَجَلِیِّ وَمُسْلِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الضَّبَابِیِّ اور خدا لعنت کری اون
لوگون پر جو تمہاری قتل کرنی مین شریک ہوی عبد اللہ ضبابی اور عبد اللہ بن خشکارہ بجلی اور
مسلم بن عبد اللہ ضبابی اَلسَّلَامُ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِیِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَیْنِ
عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَدْ اَذِنَ لَهٗ فِی الْاِنْصِرَافِ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّیْكَ حَتّٰی یَعْلَمَ اللّٰهُ
اِنَّا قَدْ حَفِظْنَا غَیْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فِیْكَ سلام ہو سعد ابن
عبد اللہ حنفی پر کہ اوسنی کہا امام حسین علیہ السلام سی جسوقت کہ اونہون نی پھر جانی کی اجازت
رخصت دی قسم خدا کی ہم آپکی نصرت و یاری سی دست بردار نہونگی ہرگز آپکا ساتھ نچھوڑینگی تا حق
تعالی جانی کہ ہمنی رعایت حرمت پیغمبر خدا غیبت مین تمہاری لئی پوری کی درود خدا ہو اوپر
اور اونکی اولاد پر وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُحْرَقُ ثُمَّ اُذْرٰی وَیُفْعَلُ
بِیْ ذٰلِكَ سَبْعِیْنَ مَرَّةً واللہ اگر مین مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن اور خاکستر میری ہوا مین
اوڑائین ستر مرتبہ ایسا ماجرا گذری خواہ اور بیشتر سا مین مَا فَارَقْتُكَ حَتّٰی اَلْقٰی حِمَامِیْ
دُوْنَكَ وَکَیْفَ اَفْعَلُ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا هِیَ مَوْتَةٌ اَوْ قَتْلَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ بَعْدَهٗ
هِیَ الْکَرَامَةُ الَّتِیْ لَا انْقِضَاءَ لَهَا اَبَدًا تو بھی ہرگز آپسی جدا ہونگا جبتک جان اپنی آپ پر
فدا کرون اور کیونکر مفارقت کی راہ لون جو ایک مرتبہ سی زیادہ مرنا خواہ ماری جانا نہین ہی

اور بعد اسکی سعادت ابدی آخرت ہی کہ جسکی انتہا نہین فَقَدْ لَقِیتَ حِمَامَكَ وَوَقَیْتَ اِمَامَكَ وَلَقِیتَ مِنَ اللّٰهِ الْكَرَامَةَ فِی دَارِ الْمُقَامَةِ پس تحقیق کہ ای سعد پایا تُنی اپنی مرگِ مقدر کو اور نصرت کی اپنی امام کی اور ملاقات کی ہی پروردگار کی ثواب اور نوازش سی بہشت مین حَشَرَنَا اللّٰهُ مَعَكُمْ فِی الْمُسْتَشْهَدِینَ وَرَزَقَنَا اللّٰهُ مُرَافَقَتَكُمْ فِی اَعْلَا عِلِّیِّینَ خدا مجھی محشور کری زمرہ شہدا مین اور تمہاری رفاقت نصیب کری مدارج اعلای جنت مین اَلسَّلَامُ عَلٰی بِشْرِ بْنِ عُمَرَ الْحَضْرَمِیِّ شَكَرَ اللّٰهُ لَكَ قَوْلَكَ لِلْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَدْ اَذِنَ لَكَ فِی الْاِنْصِرَافِ اَكَلَتْنِی اِذًا السِّبَاعُ حَیًّا اِنْ فَارَقْتُكَ وَاَسْاَلُ عَنْكَ الرُّكْبَانَ وَاَخْذُلُكَ مَعَ قِلَّةِ الْاَعْوَانِ لَا یَكُونُ هٰذَا اَبَدًا سلام ہو بشر بن عمر حضرمی پر جزای نیک دی تمہین حق تعالی اور شکر گذاری تمہاری قول کو جو وقت امام حسین علیہ السلام نی تمہین پھر جانیکی رخصت دی پس کہا تُنی کہ مجھی درندی پھاڑ ڈالین اگر تُسی جدا ہون اور قافلون سی تمہاری شہادت کا احوال پوچھون باوجود قلتِ اخوان و انصار کی تمہین چھوڑ دون یہ ہرگز ہوگا قیامت تک تمہاری خدمت سے ہاتھ نہ اوٹھاونگا اَلسَّلَامُ عَلٰی یَزِیدَ بْنِ حُصَیْنٍ الْهَمْدَانِیِّ الْمَشْرِقِیِّ الْقَارِیِّ الْمُجَدَّلِ بِالْمَشْرَفِیِّ سلام ہو اوپر یزید بن حصین ہمدانی قاری قرانِ شریف کی قتل کرنیوالی دشمنان دین کی تیغ مشرفی سی اَلسَّلَامُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِیِّ سلام عمر بن کعب انصاری پر اَلسَّلَامُ عَلٰی نُعَیْمِ بْنِ الْعَجْلَانِ الْاَنْصَارِیِّ سلام ہو نعیم ابن عجلان انصاری پر اَلسَّلَامُ عَلٰی زُهَیْرِ بْنِ الْقَیْنِ الْبَجَلِیِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَدْ اَذِنَ لَهٗ فِی الْاِنْصِرَافِ لَا وَاللّٰهِ لَا یَكُونُ ذٰلِكَ اَبَدًا سلام ہو زہیر بن قین بجلی پر کہ اونہون نی حضرت امام حسین علیہ السلام سی عرض کی جس وقت اونکو پھر جانی کی اجازت ملی قسم بخدا

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و حال فرق مقتولان کربلا

ہرگز ہوگا اَتُوَلِّکَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَسِیْرًا فِیْ یَدِ الْاَعْدَاءِ وَاَنْجُوْ اَنَا لَا اَرَانِیَ اللّٰہُ

ذٰلِکَ الْیَوْمَ کہ فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو اعدای دین کی ہاتھہ مین گرفتار چھوڑ دون

اپنی جان بچا کی چلا جاؤن وہ دن خدا مجھی نہ دکھلائی کہ تسی امام اور پیشوا کی رفاقت ترک

مین کرون اَلسَّلَامُ عَلٰی عَمْرِو بْنِ قُرْظَۃَ الْاَنْصَارِیِّ سلام ہو عمرو ابن قرظہ انصاری

اَلسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِ بْنِ مُظَاہِرِ الْاَسَدِیِّ سلام حبیب ابن مظاہر اسدی پر اَلسَّلَامُ

عَلَی الْحُرِّ بْنِ یَزِیْدَ الرِّیَاحِیِّ سلام حر بن یزید ریاحی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَیْرِ

الْکَلْبِیِّ سلام عبد اللہ ابن عمیر کلبی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی نَافِعِ بْنِ ہِلَالِ بْنِ نَافِعِ الْبَجَلِیِّ

سلام نافع ابن ہلال بجلی مرادی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنَسِ بْنِ کَاہِلِ الْاَسَدِیِّ سلام

انس بن کاہل اسدی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی قَیْسِ بْنِ مُسْہِرٍ الصَّیْدَاوِیِّ سلام قیس ابن مسہر

صیداوی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَیْ عُرْوَۃَ بْنِ حَرَّاقِ الْغِفَارِیِّ

سلام عبد اللہ و عبد الرحمان فرزندان عروہ ابن حراق غفاری پر اَلسَّلَامُ عَلٰی جَوْنِ بْنِ حَرِیٍّ

مَوْلٰی اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ سلام جون آزاد کردہ ابی ذر غفاری پر اَلسَّلَامُ عَلٰی شَبِیْبِ

بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ النَّہْشَلِیِّ سلام شبیب ابن عبد اللہ نہشلی پر اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَجَّاجِ بْنِ زَیْدٍ

السَّعْدِیِّ سلام حجاج ابن زید سعدی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی قَاسِطٍ وَکُرْشٍ ابْنَیْ ظُہَیْرٍ

التَّغْلِبِیَّیْنِ سلام قاسط اور کرش فرزندان ظہیر تغلبی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی کِنَانَۃَ بْنِ

عَتِیْقٍ سلام کنانہ ابن عتیق پر اَلسَّلَامُ عَلٰی ضِرْغَامَۃَ بْنِ مَالِکٍ سلام ضرغامہ ابن مالک

اَلسَّلَامُ عَلٰی جُوَیْنِ بْنِ مَالِکٍ الضُّبَعِیِّ سلام جوین ابن مالک ضبعی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی

عُمَیْرِ بْنِ ضُبَیْعَۃَ الضُّبَعِیِّ سلام عمیر ابن ضبیعہ ضبعی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی یَزِیْدَ بْنِ ثُبَیْتٍ

الْقَیْسِیِّ سلام یزید بن ثبیت قیسی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ وَعُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنَیْ

یزیدَ بنِ ثُبَیتِ القَیسِیِّ سلام عبداللہ و عبیداللہ فرزندانِ یزید ابنِ ثُبیت قیسی پر السّلامُ

عَلٰی عامِرِ بنِ مُسلِمٍ سلام عامر بن مسلم پر اَلسَّلامُ عَلٰی قَعنَبِ بنِ عَمرٍو النَّمرِیِّ سلام

قعنب بن نمری پر اَلسَّلامُ عَلٰی سالِمٍ مَولٰی عامِرِ بنِ مُسلِمٍ سلام سالم آزاد کردہ عامر ابن

مسلم پر اَلسَّلامُ عَلٰی سَیفِ بنِ مالِکٍ سلام سیف ابنِ مالک پر اَلسَّلامُ عَلٰی زُہَیرِ بنِ

بِشرٍ الخَثعَمِیِّ سلام زہیر ابن بشر خثعمی پر اَلسَّلامُ عَلٰی زَیدِ بنِ مَعقِلٍ الجُعفِیِّ سلام

زید ابنِ معقل جعفی پر اَلسَّلامُ عَلَی الحَجّاجِ بنِ مَسرُوقٍ الجُعفِیِّ سلام حجاج ابنِ مسروق

جعفی پر اَلسَّلامُ عَلٰی مَسعُودِ ابنِ الحَجّاجِ وَابنِہٖ سلام مسعود بن حجاج اور اونکی فرزند پر

اَلسَّلامُ عَلٰی مُجَمِّعِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ العائِذِیِّ سلام مجمع ابنِ عبداللہ عائذی پر اَلسَّلامُ

عَلٰی عَمّارِ بنِ حَسّانِ بنِ شُرَیحٍ الطّائِیِّ سلام عمار بن حسان شریح طائی پر اَلسَّلامُ عَلٰی

حَیّانِ بنِ الحارِثِ السَّلمانِیِّ الاَزدِیِّ سلام حیان ابنِ حارث سلمانی ازدی پر اَلسَّلامُ

عَلٰی جُندَبِ بنِ حُجرٍ الخَولانِیِّ سلام جندب ابنِ حجر خولانی پر اَلسَّلامُ عَلٰی عُمَرَ بنِ خالِدٍ

الصَّیداوِیِّ سلام عمر ابن خالد صیداوی پر اَلسَّلامُ عَلٰی سَعیدٍ مَولٰی عُمَرَ بنِ خالِدٍ

الصَّیداوِیِّ سلام سعید غلام آزاد کردہ عمر بن خالد صیداوی پر اَلسَّلامُ عَلٰی یَزیدَ بنِ

زِیادِ بنِ المُظاہِرِ الکِندِیِّ سلام یزید بن زیاد ابن مظاہر کندی پر اَلسَّلامُ عَلٰی زاہِدٍ

مَولٰی عَمرِو بنِ الحَمِقِ الخُزاعِیِّ سلام اوپر زاہد آزاد کردہ عمرو ابن حمق خزاعی کی اَلسَّلامُ

عَلٰی جَبَلَۃَ بنِ عَلِیٍّ الشَّیبانِیِّ سلام اوپر جبلہ ابن علی شیبانی کی اَلسَّلامُ عَلٰی سالِمٍ مَولٰی

بَنِی المَدینَۃِ الکَلبِیِّ سلام اوپر سالم آزاد کردہ بنی مدینہ کلبی کی اَلسَّلامُ عَلٰی اَسلَمَ بنِ

کَثیرٍ الاَزدِیِّ الاَعرَجِ سلام اوپر اسلم ابن کثیر ازدی اعرج کی اَلسَّلامُ عَلٰی زُہَیرِ بنِ

سُلَیمٍ الاَزدِیِّ سلام اوپر زہیر ابنِ سلیم ازدی کی اَلسَّلامُ عَلٰی قاسِمِ بنِ حَبیبٍ الاَزدِیِّ

تیسوین مجلس زیارت ناحیه اسمای شهدا و حال دفن مقتولان کربلا

سلام اوپر قاسم ابن حبیب ازدی کی اَلسَّلَامُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ جُنْدَبِ الْحَضْرَمِیِّ سلام ابن جندب حضرمی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ ثُمَامَةَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّاۤئِدِیِّ سلام ابی ثمامہ عمر ابن عبداللہ صائدی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی حَنْظَلَةَ بْنِ اَسْعَدِ الشَّیْبَانِیِّ سلام حنظلہ ابن اسعد شیبانی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْكَدِرِ الْاَرْحَبِیِّ سلام عبدالرحمان ابن عبداللہ ابن کدر ارحبی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ سَلَامَةَ الْهَمْدَانِیِّ سلام عمار ابن ابی سلامۃ ہمدانی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَابِسِ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبِ الشَّاكِرِیِّ سلام عابس ابن ابی شبیب شاکری پر اَلسَّلَامُ عَلٰی شَوْذَبٍ مَوْلٰی شَاكِرٍ سلام شوذب آزاد کردہ شاکر پر اَلسَّلَامُ عَلٰی شَبِیْبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سَرِیْعٍ سلام شبیب ابن الحارث ابن سریع پر اَلسَّلَامُ عَلٰی مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرِیْعٍ سلام مالک ابن عبداللہ ابن سریع پر اَلسَّلَامُ عَلَی الْجَرِیْحِ الْمَاْسُوْرِ سَوَّارِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْرِ الْفَهْمِیِّ الْهَمْدَانِیِّ سلام ہو زخمی قیدی سوار ابن ابی حمیر فہمی ہمدانی پر اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرْتَثِّ مَعَهٗ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُنْدَعِیِّ سلام ہو عمر ابن عبداللہ جندعی پر جنہوں نے سوار ابن ابی حمیر کی ساتھ قتلگاہ سی اوٹھایا گیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا خَیْرَ اَنْصَارٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ بَوَّاَكُمُ اللّٰهُ مُبَوَّاَ الْاَبْرَارِ سلام ہو تمپر ای بہترین انصار کے سلام ہو تمپر عوض اوس چیز کی جو صبر کیا تمنی اور شکیبائی رکہی جمیع مکروہات پر پس نیک ہی تمہارا سرانجام آخر کا مہیا کری تمہاری لیئی خدای عزوجل مقام اور محل نیکو کارون کی بہشت برین مین اَشْهَدُ لَقَدْ كَشَفَ اللّٰهُ لَكُمُ الْغِطَاۤءَ وَمَهَّدَ لَكُمُ الْوِطَاۤءَ وَاَجْزَلَ لَكُمُ الْعَطَاۤءَ وَكُنْتُمْ عَنِ الْحَقِّ غَیْرَ بِطَاۤءٍ وَاَنْتُمْ لَنَا فُرَطَاۤءُ وَنَحْنُ لَكُمْ خُلَطَاۤءُ فِیْ دَارِ الْبَقَاۤءِ وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ہین گواہی دیتا ہون بتحقیق کہ اوٹھا دیے پروردگار نے تمہاری روبروسی پردی اور بچھائی تمہاری واسطی فرش ہای نیک اور بڑہایا تمہاری لیئی بخششہای

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و تدفین مقتولان کربلا

نیک و بہتر کو اور تم چست اور چالاک تہی حق تعالی کی طاعت اور فرمان برداری مین اور تم
ہماری واسطی اجر و ثواب کا ذخیرہ ہو کہ ہمنی آگی بہیجا ہی اور ہم تمسی باہم ملین گی اور مختلط ہونگی
دار بقا مین سلام ہو تمپر سلامتی دایم کا اور دوری مکروہات دنیا و آخرت سی اور تمپر ہو رحمت
خدا کی اور نازل ہون برکتین عن المفید ما یعطی ان الحفیرۃ التی فیہا اہل البیت
سید الشہداء من اولادہ واخوتہ واولاد اخیہ الحسن و بنی عمومتہ
غیر الحفیرۃ التی فیہا اجساد الاصحاب اکسیر عبادات مین قول شیخ مفید سی ظاہر ہوا ہے
تحقیق کہ جس جا اولاد امام حسین و ابنای حسن علیہما السلام و اونکی بنی عم اور برادر و عزیزون کو
دفنایا ہی وہ مقبرہ گنج شہدا و حفیرہ صحابہ کی سوا دوسرا بنایا ہی و ذلک انہ لما ذکر اسامی
من قتل من بنی ہاشم قال وہم کلہم مدفونون مما یلی رجلی الحسین فی مشہدہ
حفر لہم حفیرۃ والقوا جمیعا فیہا وسوی علیہم التراب یہ امر ایسا ہی کہ جب اونہونی
بیان کیی نام قتیلان بنی ہاشم کی تو کہا وہ سب پائنتی امام حسین علیہ السلام کی اپنی مقام قتلگاہ مین
کی ہین ایک بہت وسیع گڑہا کہود لاشون کو باہم لٹایا خاک اوپر ڈال کی برابر کر دیا الا
العباس ابن امیر المومنین فانہ دفن فی موضع مقتلہ علی المسناۃ بطریق
الغاضریۃ وقبرہ ظاہر سوای عباس ابن امیر المومنین علیہ السلام کہ اونکو موضع شہادت
کا راجادہ غاضریہ کی دو راہ مین جو مزار شریف ظاہر بنا رکہا ولیس لقبور اخوتہ واہلہ
الذین سمیناہم اثر وانما یزورہم الزائر من عند قبر الحسین ویومی الی الارض
التی نحو رجلیہ بالسلام قبرین برادران و عزیزان سید الشہدا جنکی اسم ذکر ہوی آشکار نہین
اسی واسطی زیارت پڑہنی والی تربت امام حسین علیہ السلام کی قریب سی طرف پای اقدس کو
سلام کا اشارہ کرتی ہین وعلی ہذ الحسین فی جملتہم ویقال انہ اقربہم دفنا الی الحسین

شامل اون کی علی بن حسین علیہ السلام کو پایا ہی اور بعض نی نزدیک تر اور ون سی امام کی پاس قبا پایا کہاہی وَاَمَّا اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ قُتِلُوا مَعَہٗ فَاِنَّہُمْ دُفِنُوا حَوْلَہٗ وَلَسْنَا نُحَصِّلُ لَہُمْ اَجْدَاثًا عَلَی التَّحْقِیْقِ وَالتَّفْصِیْلِ اما اصحاب جناب کی جو ساتھ ماری گئی بتحقیق سب اونکی اطراف مین گڑی ہین تفصیل و تعین سی جای لحد انصار کو ہم ثابت نہین کرسکتی اِلَّا اَنَّہٗ لَاشَکَّ اَنَّ الْحَائِرَ مُحِیْطٌ بِہِمْ مگر بی شبہ اراضی مقدسہ حائر محیط مدفن شہدا ہی اور اوسمین حبیب ابن مظاہر کو بنی اسد اوسکی ہم قوم نی جدا نہان کیا ہی عَنْ شُعَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ الْخُزَاعِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ طَفِّ کَرْبَلَا وَجَدُوْا فِیْ ظَہْرِہٖ اَثَرًا اَجَارَ الْاَنْوَارَ من شعیب ابن عبد الرحمان خزاعی سی حکایت کی ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوی تو اونکی پشت مبارک مین سیاہی دیکھی ہی فَسُئِلَ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ ذٰلِکَ مَا ہٰذَا الْاَثَرُ الَّذِیْ نَرَاہُ فِیْ ظَہْرِ اَبِیْکَ امام زین العابدین علیہ السلام سی پوچھا یا ابن رسول اللہ کیا نشان ہی جو اونکی والد بزرگوار کی پیٹ پر مانند ہای شتر کہنہ ساعیان ہی فَبَکٰی طَوِیْلًا وَقَالَ ہٰذَا اَثَرٌ مِمَّا کَانَ یَحْمِلُ قُوْتًا عَلٰی ظَہْرِہٖ اِلٰی مَنَازِلِ الْفُقَرَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ اس بات کو سنکی حضرت پر دیر تک رقت رہی دل پر درد سی حسرت مین فریاد و آہ کی جوابدیا یہ علامت ہی جو اپنی اوپر نفقہ اور طعام کا بوجھہ لادکی اوٹھایا کرتی ایک ایک فقیر بیوہ و یتیم و مسافر کی مکان مین لیجاکی دیتی رہتی فَاِنَّہٗ کَانَ یَنْقُلُ لَہُمْ طَعَامًا فِیْ جِرَابٍ وَیَنْقُلُہٗ اِلٰی دُوْرِہِمْ طُوْلَ لَیْلَۃٍ ہمیشہ عادت تہی کہ انبان مین کہانی کی جنس بہرتی اندھیری رات کو خانہ بخانہ لوگون کی واسطی لیی پہرتی وَکَانَتْ نَفَقَتُہٗ سِرًّا لِاَجْہِرٍ اِلَّا اَنَّ الصَّدَقَۃَ السِّرِّ تُطْفِیْ غَضَبَ الرَّبِّ یہ خوراک عطای پوشیدہ تہی جو پہنچاتی اور اوسکی علاوہ بہت انعام فرماتی تہدرستی کہ صدقہ پنہان آتش قہر الہی کو بجہاتا ہی اور خوشنودی و رضای خدا کو

تیسوین مجلس امام کو دوسری امام کا دفن کرنا اور حال شہدای کربلا

بڑھاہی رَوی عَن اِسمَاعِیلَ بنِ سَہلٍ عَن بَعضِ اَصحَابِنَا قَالَ کُنتُ عِندَ الرِّضَا عَلَیہِ السَّلَامُ فَدَخَلَ عَلَیہِ عَلِیُّ بنُ اَبِی حَمزَۃَ وَابنُ السَّرَّاجِ وَابنُ المُکَارِی اسماعیل ابن سہل سی بعض اصحاب نی روایت کی اوسنی کہا مین ایکدن امام رضا علیہ السلام کی پاس تہا جو ابی حمزہ وابن سراج وابن مکاری حاضر ہوی اداب سلام وتحیت بجالای اور بیٹہی فَقَالَ عَلِیٌّ بَعدَ کَلَامٍ جَرٰی بَینَہُم وَبَینَہٗ فِی اِمَامَتِہٖ اِنَّا رَوَینَا عَن اٰبَائِکَ عَلَیہِمُ السَّلَامُ اَنَّ الاِمَامَ لَا یَلِی اَمرَہٗ اِلَّا اِمَامٌ مِثلُہٗ ہرگاہ بہت کلام رد و قدح گذری درمیان حضرت اور علی کی حق امامت مین تو اوسنی کہا ہم روایت کرتی ہین تمہاری آبای کرام علیہم السلام سی تحقیق کہ امر تجہیز وتکفین امام نہین سرانجام ہوتا مگر ہاتہ سی دوسری امام مثل وماند کی فَقَالَ لَہٗ اَبُو الحَسَنِ فَاَخبِرنِی عَنِ الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ کَانَ اِمَامًا اَو غَیرَ اِمَامٍ قَالَ کَانَ اِمَامًا ابو الحسن علیہ السلام اوس سی بولی حسین بن علی علیہما السلام کی خبر دی مجہی کہ آیا وہ امام تہی، جوابدیا برحق خلیفہ اللہ ورسول کی قایم تقام تہی قَالَ فَمَن وَلِیَ اَمرَہٗ قَالَ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ مولانی پوچہا اونکا دفن کسکی اہتمام سی ہوا کہا علی بن الحسین علیہما السلام نی ادا کیا قَالَ وَاَینَ کَانَ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ عَلَیہِ السَّلَامُ مَحبُوسًا فِی یَدِ عُبَیدِ اللّٰہِ بنِ زِیَادٍ قَالَ خَرَجَ وَہُم کَانُوا لَا یَعلَمُونَ حَتّٰی وَلِیَ اَمرَ اَبِیہِ ثُمَّ انصَرَفَ حضرت نی فرمایا کہ علی بن الحسین کہان تہی وہ تو عبید اللہ بن زیاد کی قید سی درمیان زندان تہی علی نی بتایا کہ وہ بند اسیری سی یون نکلی آی جو کسی کو معلوم نہوا والد کا امر بجالای اور پہر گئی فَقَالَ لَہٗ اَبُو الحَسَنِ اِنَّ ہٰذَا اَمکَنَ عَلِیَّ بنَ الحُسَینِ اَن یَاتِیَ کَربَلَا فَیَلِیَ اَمرَ اَبِیہِ فَہُوَ یُمکِنُ صَاحِبَ الاَمرِ اَن یَاتِیَ بَغدَادَ وَیَلِیَ اَمرَ اَبِیہِ ابو الحسن علیہ السلام نی ارشاد کیا جیسا یہ ممکن ہی کہ زین العابدین کوفہ سے کربلا تشریف لائی لاشہ پدر اور شہدا ہی لحد مین دفنائی یونہین ہو سکتا ہی کہ امام زمان مدینہ سے

تیسوین مجلس روایت بنی اسد مین شبیر کا آنا اور دفن ہمار شہدا

بغداد پہنچی اپنی والد کو دفن کرکی وطن مین پھری یہ اشارہ امام رضا علیہ السلام کا مدینہ سی اپنی
جو امام موسی کاظم علیہ السلام کی واقعہ مین تجہیز سی دی خبر × مقام زاری و رقت ہی مصیبت
عترتِ حضرتِ رسالت کہ جور و جفای اعدا مین کیا اونکی متفرق ہوی مزار و تربت بعض مدینہ مین
اور کوئی زمینِ بغداد و خاکِ خراسان پر دفن کسی صحرای نجف کی جا پائی دو سرونکو سرزمین کربلا کا
مقبرہ ملا ایک نینوا کی مکین ذکرِ شہادت و بیان محنت و بلا مین سراپا مظلوم بیکسی و غریبی کی باعث
جاری رونقِ تجہیز و سامانِ عزاسی محروم اونکی نام لعینی پر الزام و سزای قید و قتل ملا کرتی ہو الالات
دوستی سی قوم و قبیلہ کی ہلاکت ہو رہتی نظم المولفہ ای دریغا الِ احمد منور دریغ و بلا زہری مارا
گئی یا تیغ سی کاٹا گلا جسکی جھولی کو ہلاتا تھا سدا روح الامین اوسکا لاشہ خون سی آلودہ قتل مین رہا
گھر جلایا قہر سی اور خانمان لوٹا تمام زیور و معجر اوتارا وارثِ تطہیر کا حسرت افزا ہی مجھ کو داستانِ
اہلبیت شرح مین اسکی زبانِ حال کو سکتہ ہوا ہی غضب اولادِ زہرا کو ستایا دہرنی ناظم اس اندوہ نی
عالم تہ و بالا کیا

مجلس حالات دفن شہدای کربلا و واردِ وا آمدن بنی اسد در قتلگاہ و نوحہ جنات

تابوت کشانِ قربانیانِ ذوالجلال و جنازہ بدوشانِ اندوہ و ملال لحد سازانِ یاس و حسرت
و خاک سپارانِ سرشکِ رقت نوحہ خوانانِ عزای غریبان و مجمر سوزانِ بزم نالہ و فغان وادی مصیبت کے
لاشہای روایت کو مدفنِ سامعہ مین یون سپرد کرتی ہین کہ جب بیعت کوفی مین امتِ پرجفانی
فرزندانِ و موالیانِ رسولخدا کو شہید کیا اور سینۂ اہلِ زمین و آسمان کو ماتمِ اولادِ علی مرتضی علیہ السلام کا
داغ دیا ابنِ سعد بیحیانی اپنی لشکر کی ساری مردونکو اطراف و جوانب سی اوٹھا یا غرت و حرمت سے
اونپر نماز پڑہکی قبرون مین گڑوایا جور و عنادسی امام حسین علیہ السلام کی بدنِ صد پاش کو بیدفن کیا

پس روی بدشمن اوردیم و دیگر اسلحہ
دشمنان کہ مشغول شوند ما از شہر بیرون
آمدہ ایم ایشان تصور کنند که بجنگیم
حریص شوند و آہنگ ما کنند ما از پس
جنگ کنیم و مردم کوفہ از پس امید داریم
کہ بکشتن ایشان بیرون نروند همه گفتند
صلاح در آن ست کہ امیر گفتہ پس آن جماعت
روی بکربلا نہادند و ہمہ پیادہ شدند
و بگریستند و هر کرا چشم بر زمین کربلا
حضرت امام حسین علیہ السلام افتاد خود
از کریہ باز نمی توانست داشت پس سلیمان
چشمی فرو آمد و جامہ بدرید و خاک
بر سر کرد و گفت السلام علیک
یا ابن رسول اللہ السلام علیک
یا شہید ابن شہید السلام علیک
یا طاہر ابن طاہر السلام علیک
یا وصی ابن الوصی السلام علیک

تیسوین مجلس روایت بنی اسد مین شیر کا آنا اور دفن سائر شہدا

تمازتِ آفتاب مین سیدِ ثقلین کی پیار و نکو خستہ تن چھوڑا وہ پیکرِ مطہر جو مہدِ آغوشِ فاطمہ زہرا مین ورش پایا بخارہ دشتِ کربلا مین خاک و خون سی آلودہ پڑا رہا جو سرِ انور کہ زینتِ دوشِ خیر الوریٰ ہوتا تھا پیا سا خنجرِ اعدا شمر سی کٹا نوکِ نیزہ خولی پر چڑہا جس حلّہ پوشِ کرامت کو مدام جامۂ تہنیت سی رب العالمین خلعت دیتا دامنِ صحرا مین گھوڑونکی سم سی روندا لباس کہنہ سی بہی عریان ہوا وقا

حُكِيَ عَنْ رَجُلٍ اَسَدِيٍّ قَالَ كُنْتُ زَارِعًا عَلٰى نَهْرِ الْعَلْقَمِيِّ بَعْدَ ارْتِحَالِ عَسْكَرِ بَنِي اُمَيَّةَ کتاب بحار مین ایک مردِ بنی اسد کی زبانی یہ حکایت کو ذکر کیا جو کہتا ہی کہ بعد چلی جانی سپاہ عمر سعد کی اطرافِ نہرِ علقمہ مین زراعت کرتا تھا فَرَاَيْتُ عَجَائِبَ لَا اَقْدِرُ اَحْكِي اِلَّا بَعْضَهَا مِنْهَا اَنَّهُ اِذَا هَبَّتِ الرِّيَاحُ تَمُرُّ عَلَيَّ نَفَحَاتٌ كَنَفَحَاتِ الْمِسْكِ وَ الْعَنْبَرِ میدانِ مقتلگاہ مین جو لاشین بیدفن پڑی رہین اونسی اتنی عجائبِ کرامات دیکھین کہ بیان اونکا ہرگز نہین ہو سکتا مگر اونہین سی بعض بات اونکا جب اودہر سی ہوای صبا و شمال چلتی تو بھی خوشبوی مشک و عنبر معلوم ہوتی رہتی وَاِذَا سَكَنَتْ اَرَى نُجُوْمًا تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَيَرْقٰى مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَاءِ مِثْلُهَا اور جو ہوا بند ہوتی آفتاب غروب کرتا تو آسمان سی بہت ستارونکو زمین پر اوترتی دیکھتا پھر ویسا ہی نور کا شعلہ فلک پر جاتی پایا کہ انکھونکو نظار سی جکا چوند آتا وَاَنَا مُنْفَرِدٌ مَعَ عِيَالِيْ وَلَا اَرٰى اَحَدًا اَسْئَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ اوس دشت مین اکیلا مین اور میرا قبیلہ دوسرا کوئی نہتا جو اوس آدمی سی حقیقت ماجرا کو پوچھتا وَعِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ يُقْبِلُ اَسَدٌ مِنَ الْقِبْلَةِ فَاُوَلِّيْ عَنْهُ اِلٰى مَنْزِلِيْ ہنگام شام قبلہ کی جانب سی شیرِ مہیب آتی ہوی ملاحظہ مین بازگشت ہر اوسکی روبرو سی پوشیدہ اپنی گھر چلا فَاِذَا اَصْبَحَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبْتُ مِنْ مَنْزِلِيْ اَرَاهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ذَاهِبًا فجر کو جب دہوپ نکلی تو مین پھر گیا شیر کو قبلہ کیطرف مراجعت کرتی پایا فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّ

تیسوین مجلس روایت مزارع بنی اسد اور دفن شہدا

هٰؤُلَاءِ خَوَارِجُ قَدْ خَرَجُوا عَلٰی عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِمْ وَأَرٰى مِنْهُمْ مَا لَمْ أَرَاهُ سَائِرَ الْقَتْلٰی میری دل مین اس باتکا خیال گذرا یہ قوم فی عبید اللہ ابن زیاد پر خروج کیا اوسکی لشکر نی آکی سبکو مار ڈالا اسامان لوٹا اہلبیت کو اسیر مین پکڑا مگر تعجب ہی انکی لاشون سی وہ عجیب ماجرا مشاہدہ ہوتا ہی جو ہرگز دنیا مین کسی مقتول کا نہین سنا ہی فَوَاللّٰهِ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَا بُدَّ مِنَ الْمُسَاهَرَةِ لِأُبْصِرَ هٰذَا الْأَسَدَ يَأْكُلُ مِنْ هٰذِهِ الْجُثَثِ أَمْ لَا قسم خدا کی آج رات بھر پاسبانی کرونگا تا دریافت ہو یہ شیران کشتون کا بدن نوچ نوچ کہاتا ہی کہ نہو گا فَلَمَّا صَارَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِذَا بِهِ قَدْ أَقْبَلَ فَخِفْتُهُ وَإِذَا هُوَ هَائِلُ الْمَنْظَرِ فَارْتَعَدْتُ مِنْهُ وَخَطَرَ بِبَالِي إِنْ كَانَ مُرَادُهُ لُحُومَ بَنِي آدَمَ فَهُوَ يَقْصِدُنِي جب سورج ڈوبا وہ شیر ناگاہ بن سی نکلا بہت ڈرانی صورت اور مہیب تھا خوفسی اگرچہ مین چپ رہا مگر سارا جسم لرزنی لگا مجہی اندیشہ جان سی دہشت نی گھیرا جو وہ گوشت آدمی کا طالب ہی ضرور میری اوپر حملہ کریگا وَأَنَا أُحَاكِي فِي نَفْسِي بِهٰذَا فَتَمَثَّلْتُهُ وَهُوَ يَتَخَطَّى الْقَتْلٰی حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی جَسَدٍ كَأَنَّهُ الشَّمْسُ إِذَا طَلَعَتْ فَبَرَكَ عَلَيْهِ مین اپنی دل میں یہ تصور کرتا سامنی کہڑا رہا شیر کو دیکھا قتلگاہ مین چلا گیا سب لاشون سی گذر کی ایک پیکر بی سر کی برابر پہنچا کہ وہ جسد نورانی مہر تابندہ سی زیادہ چمکتا تھا بس اوسپر گر پڑا استال عنق کچہ لیا فَقُلْتُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَإِذَا بِهِ يُمَرِّغُ وَجْهَهُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُهَمْهِمُ وَيُدَمْدِمُ میری دہیان مین وسوسہ آیا کہ اوس لاش سی گوشت کہاتا ہوگا ناگاہ شیر کو عجب حال مین پایا وہ جسم مطہر سی اپنا منہ ملتا مانند نوحہ نالہ کر کی چلاتا بعزاری مین چہارین کہاتا آنکہون سی آنسو بہاتا پنجہ سی خاک سر پر اوڑاتا فَقُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ مَا هٰذِهِ إِلَّا أُعْجُوبَةٌ مین کہا اللہ اکبر کیا عجب ماجرا ہی جو اسد م نظر سی گذرا ہی فَجَعَلْتُ أَحْرُسُهُ حَتّٰی اعْتَكَرَ

تیسویں مجلس روایت بنی اسد میں شیر کا آنا اور دفن سائر شہدا

الظَّلَامِ وَاِذَا بِشُمُوْعٍ مُعَلَّقَةٍ مَلَأَتِ الْاَرْضَ یس مین گہبانی کو تُہرا رہا تاکہ دشت مین اندھیرا خوب چہایا ناگاہ بحساب شمع اور چراغ کو روشن پایا کہ ہوا مین کوئی لٹکی پہرتا تھا وَاِذَا بِبُكَاءٍ وَنَحِيْبٍ وَلَطْمٍ مُفْجِعٍ فَقَصَدْتُ تِلْكَ الْاَصْوَاتِ فَاِذَا هِيَ تَحْتَ الْاَرْضِ یکبارہ بہت دردناک شور وغل رونی اور پیٹنی کا اوٹھا مین اوس آوازِ نالہ وفریاد کی طرف دوڑا کسی کو ظاہر مین نہ دیکہا بلکہ زمین کی اندر سی نوحہ ہوتا تھا فَفَهِمْتُ مِنْ نَاعٍ مِنْهُمْ يَقُوْلُ وَاحُسَيْنَاهُ وَوَاِمَامَاهُ فَتَشَعَّرَ جِلْدِيْ اوس ہنگامہ شور وشین مین ماتم کرنیوالیکا بیان سنا کہ وُوا اماما وواحسین کا مرثیہ پڑہتا ہی مجہی اس حال پر خوف ہوا لرزہ پڑا رقت کا جوش آیا فَقَرُبْتُ مِنَ الْبَاكِيْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ مَنْ تَكُوْنُ بس رونی والوںکی قریب گیا خدا ورسول کی قسم سی پوچہا تم کون ہو جو ایسا غم کہاتی ہو اورکسکی واسطی کہرام رقت کا مچاتی ہو فَقَالَ اِنَّا نِسَاءٌ مِنَ الْجِنِّ فَقُلْتُ وَمَا شَاْنُكُنَّ جواب دیا ہم عوراتِ جنات ہین مینی کہا پہر تمکو کیا ایسی صدمات ہین فَقُلْنَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ هٰذَا عَزَاؤُنَا عَلَى الْحُسَيْنِ الذَّبِيْحِ الْعَطْشَانِ وہ بولین کہ ہم لوگ ہر روز وشب عزا مین نوحہ کرتی ہین حسینِ شہید علیہ السلام اور پیاسی قتل ہوی کی واسطی روتی رہتی ہین فَقُلْتُ هٰذَا الْحُسَيْنُ الَّذِيْ يَجْلِسُ عِنْدَهُ الْاَسَدُ قُلْنَ نَعَمْ مینی دریافت کیا وہ حسین جسکی لاش پر شیر بیٹہا چلاتا ہی جواب دیا ہان وہی بیکسِ غریب جو خدا ورسول کا پیارا ہی وادریغا کہ جوانانِ الِ نبی نہ گوسفندانِ قربانی ذبح کئی تہی اور اونکی اعضا کٹی ہوی جابجا متفرق رکہی تہی کوئی مونسِ دیاوَر نہ کہ جسدِ پارہ پارہ سید الشہدا وصحابہ ہمراہی ہولاکو اوٹہاتا اور مجاہدانِ معرکہ وفا کو مانندِ غربا پردۂ لحد مین چہپاتا وہ سب کشتگانِ برحق اپنی لہو سی نہائی تہی اجسامِ پاش پاش نی غبارِ صحرا سی کفن پائی تہی حنوطِ ریگِ گرمِ بیابان سی ملا اور صندوق وعماری چوب تیر ونیزہ ہوا

تیسویں مجلس حال دفن شہدای کربلا

فزا اونکا سینہ پر الم مجان بنا اور شامیانہ اونپر بال و پر مرغان کا بندہا ہرگاہ اہلبیت بیکس پناہ سپاہ گمراہ کی ہاتہہ سی لٹی اور اسیرہ تباہ کوفہ کو راہ قتلگاہ شہدا سی گذری ہر ایک خاتون کو اپنی وارث و عزیز کا جنازہ بی سر نظر آیا اونٹ پر سی گر کی فریاد و نالہ وامحمداہ وعلیاہ کا شور مچایا نہ بروشی سی اعدا کی بیکر اقربا میدان مین چھوڑکی چلی دلمین حسرت و ارمان بھری کہ ہای بیکسو نکو ہماری کیونکر قبر ملی کاش ہم عورات غارت زدہ یہان رہتی بانی جو اپنی بہائی بیٹی کی لاش کو اوٹھاتی رو رو کی نماز پڑہتی زمین مین دفناتی عزا و ماتم کا سامان فاتحہ اور سوگ پھیلاتی وَلَمَّا انفَصَلَ ابنُ سَعدٍ مِن کَربَلا عَمَدَ اَهلُ الغاضِرِیَّۃِ مِن راوی کہتا ہی عمر سعد نی روز عاشورا کو اور دوسری دن کی دو پہر تک مقام کیا بعد ازان عترت پیغمبر کو مقید لیکی ہمراہ لشکر چلا گیا جب اوس بیدین کی روانہ ہونیسی وادی کربلا مین عرصہ گذرا قبیلہ بنی اسد مین جو نزدیک غاضریہ رہتا تھا یہ سانحہ پہنچا کہ مردم کوفہ نی سبط رسول فرزند بتول کو بہوکا پیاسا مارا ہی اور کئی دن ہوی کہ وہ بدن بی سر ویسا ہی پڑا رہا ہی اوس قوم کو سپاہ اور بیداد ابن زیاد سی توقف تھا کہ اگر تجہیز و تکفین کرینگی تو وہ جفا بنیاد خفا ہوگا بعض جو انمرد عورات نی جو یہ کلام دہشت انجام سنا جا نہ توفیق سعادت پناہ کار کی کہا تم ہرگاہ اندیشہ انتقام رکہتی ہو عبید اللہ کی ڈرسی گہر مین بیٹہو ہم بخوف و خطر جائینگی شہیدان آل پیغمبر کی قبرین بنائینگی اس تقریر شماتت سی مردونکو حمیت دامنگیر ہوی بہت سی بیل اور کلنگ اوٹھا کی مقتل کی راہ لی ہرگاہ وادی قتلگاہ مین باحال تباہ پہنچی تو عجب سامان نالہ و آہ اور اسباب جانکاہ دیکہی اکثر جوانان نوبہال سرو قامت تیغ و تبر سی کٹی پڑی ہین زمین خاک مین اونکی رگہای گردن سی لہو ہکی بہالی جمی ہین لاکن یہ نیا حادثہ جور و طغیان ہی کہ سبکا بدن صد پارہ پوشاک سی عریان ہی چارون طرف سی لاشہای پریشان کو فراہم کیا اور ہمین پیکر مطہر شاہ شہدا کا تشخص مقدم تھا

تیسوین مجلس حال دفن شہدای کربلا

چونکہ وہ قربانیان راہ خدا کی جسد پر سر تہا کسی کی شان اور شوکت کا پتا و نشان نہین ملا

تاکہ موافق مرتبہ جسد مبارک بنا ئین اون بزرگوارونکو جدا جدا خواہ ایکجا باہم دفنائین ناچار

دعا کی ہاتہہ درگاہ پروردگار مین بڑہائی کہ خداوند اکسی شبہ کو اسد م ہجدی جو ہمین نام و

نسب بتائی حدیث مین وارد ہی کہ اگر امام شرق مین قضا کریگا تو مغرب سی دوسرا

حجت کبریا اکی تجہیز کا منصرم رہیگا بعضی فارسی کتابون مین یہ اخبار لکہا ہی جسکو راقم نی

سنا اور یاد رکہا ہی ناگاہ جانب قبلہ سی یکبارگردو غبار اوٹہا اوسمین شہر یار سوگوار نعابدا

کو آتی دیکہا کہ آدم صفی اللہ اوسکی رقت و مصیبت سی اشکبار اور نوح نجی نوحہ و فریاد محنت پر

دلفگار ابراہیم خلیل سوز آتش تپ سی مشتعل اور اسماعیل ذبیح قربانی راہ وفا کا مائل یعقوب

اوس چشم گریان کا شرمندہ اور یحیی زہد و عبادت کا بندہ ایوب کثرت صبر و شکیبائی کا

شناسا اور خضر چشمہ اخلاص وارادتکا پیاسا موسی عصای آہ سی جلو مین طرقو گویان عیسی

انفاس مسیحائی کا ہر دم رطب اللسان خاص و عام نی ادب مین سلام کیا امداد وارشاد

جنازہ سوارسی دفن کا سرانجام لیا فَصَلُّوا عَلَى تِلْكَ الْجُثَثِ الطَّوَاهِرِ الْمُرَمَّلَةِ

بِالدِّمَاءِ اوس جماعت نی ساری شہدای بی سر پر کہ خون گلو سی نہائی تہی اور بردیمانی

رحمت سی خلعت آخرت پائی تہی امام مقتدا کی طاعت مین صف نماز باندہی قبلۂ دین کی

روح اور جسد رحیت وافر ہمی وَحَصَرُوا الشُّهَدَاءَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ

الَّذِينَ صُرِعُوا حَوْلَهُ مِمَّا يَلِي رِجْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَمَعُوهُمْ وَدَفَنُوهُمْ

جَمِيعًا مَعًا اوس قوم نیک عمل نی پل و گلگنگ سی نزدیک مقتل خاک زمین کو سر کا یا اور واسطے

مجاہدان اہلبیت اور اصحاب جناب کی دخمہ بنایا جو گرد و پیش امام حسین علیہ السلام دہوپ مین

پڑی تہی سبکو اوٹہایا زیر قدم خازن دین اوس زمرۂ عالی گہر کو ایکجا گنج شہیدان مین پنہان

نجوم فلک شرف اور سیادت کو قمر رسالت کی لحد سی قریب زمین کو سونپا اور تلاش باقی جہان مقتول مین صحرا و دشت کا پھر آیا وکانوا یجدون لاکثرھم قبوراً ویرون طیوراً بیضاء قد دفنوھا علی ما ھی الان علیہ پس ایک جوان کہ تازہ آغاز شباب اور ناشاد تھا اوٹھالائی اوسکی بدن کی اعضا سُم توسن سی روندی پائی پوچھا ای واقف پنہان و آشکار اس فرزند نامراد کا نام و نشان تبار شہ سوارنی اوس لاش کو پاش پاش دیکھہ کی رو دیا آہ و نالہ سی آنسو بہا کی ارشاد کیا یہ قاسم خلف امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام ہی کہ تلواروں سی ٹکری ہو اتمر عیش سی ناکام ہی پہنچ اسد نی دوسری جوان شمشاد بالا کی لاش نظر کی جو صدہا زخم سی گریزی گریزی برچھی کی انی چھاتی کی باہر تھی سوال کیا ای مولا یہ بھی سرو رعنا کون گیسو والا ہی کہا ہمارا بھائی علی اکبر جسی ام لیلیٰ اور زینب خاتون نی سو ناز سی پالا ہی داون سروران دین کی دفن کرنیکو جولاشین اوٹھائین تو اکثر کی واسطی سابق سی طیار قبرین پائین مرغان سفید نورانی کو دیکھا اوڑتی پھرتی ہین روائح جنت کی تکلخہ مہک رہی ہی جیسا زائر دنکو مزار مقدس جلوہ دیتا ہی اوسی صورت پر سبکو آغوش لحد مین سونپا ہی وَدَفَنُوا الحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَام حَیْثُ قَبْرُہُ الآنَ وَدَفَنُوا ابْنَہُ عَلِیَّ بْنَ الحُسَیْنِ الأَصْغَرِ عِنْدَ رِجْلَیْہِ پس امام کی جسم مطہر کو تابوت رحمت مین اوٹھایا محمد سینہ سوزان لیکی نوحہ خوان ذکر و اشہید گویان تربیا جہان روضہ رضوان باب خلد جنان ہی خاک سر کا کی لوح سنگ خوش رنگ مرقد مبارک پر نظر آئی جب اوس پتھر کو ہٹایا تو معدن گوہر اور غیرت لعل و یاقوت پایا رسال چشم ملک صاف و شفاف کہتی مشک و عنبر بھرا ہوا حظیرہ قدس کا غرفہ ملا بدن افتخار عالمین کو چشمہ نور کی پاس رکھا زلال آبدیدہ سی روح پاکیزہ غسل دیا چادر عصمت و پیراہن عفت و عمامہ شہادت و رنگ سعادت سی کفن پہنایا حریر بہشت مین شفاعت اور مغفرت ہاتھ پہلو مین رکھی حنوط خاک شفا لگایا سفہای ملائکہ

ناکہ بمیدان ھا ھدا سیدان حانب
مسلمانان خالد ابن سلیمان را بوسه کنند
جان حالی ... سالہ ورق تنہا
...

نام او ... سعد بود سعد ... حضرت
...
۲۷۹
...
حضرت و سلاح ... خالد

تیسوین مجلس حال دفن شہدای کربلا

وارواحِ طیبہ کی ساتہہ نمازین پڑہین اونکی جانب قدم فرزندِ خلف علی اکبر و علی اصغر کی لاشین دفن کین راوی کہتا ہی پس طایفۂ بنی اسد اشکبار و نالان اوٹہی طرف نہر علقمہ ہمراہِ نوحہ و فغان چلی ناگاہ اثنای راہ مین ایک غیرتِ ماہ شل کمان پارہ پارہ خاک و خون مین ڈوبا دیکہا کہ دونو ہاتہہ کہنی سی کٹی ہوی سینہ مین صدہا تیر کارزن بہالون کا زخم وار پار لگا تہا سیلِ غم والم سی سبکا دل تلاطم مین آیا دریای سہرِ شکِ حسرت چشمِ حیوان اور انسان سی بہا پوچہا ای مولا یہ کسکا جنازہ خوشبو ہی کہ چہاتی پر مشک دہری کٹا ہوا بازو ہی جواب دیا یہ علمدار لشکرِ حسینی عباس وفادار ہی کہ سقای اہلحرم عمِ سکینہ پسرِ حیدر کرار ہی وَ دَفَنُوا الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِی قُتِلَ فِیْہِ عَلٰی طَرِیْقِ الْغَاضِرِیَّۃِ حَیْثُ قَبْرُہُ الْاٰنَ بس تلاش مین دستہای ابنِ حیدر کے بہت پہری کنارِ نہر سی ڈہونڈہی وہ دونو کفِ پیداکی راہِ غاضریہ مین جہان کہوی ہوے بیدم گری تہی اوس جا قبر کہود کی دفن کیا جو نشانِ علمدار جدا رہی راوی کہتا ہے سب اہتمامِ سعادت مین عوراتِ بنی اسد مدد کرتی رہین جب سامانِ تجہیز اور تکفین سی فراغت پائی تو مصروفِ زاری و شیون ہوئین نظم لمولفہ ہی ہی تشنہ لب تشنہ و مظلوم حسین ای سبطِ نبی خاصہ قیوم حسین افسوس جسی فاطمہ سو نازسی پالی لو چہار سو تیرونکی لگین سینہ مین بہالی یہ چاندسی تصویر تری خاک مین سونپی سوم ہی نہ چہلم ہوی رسمِ عزاکی تربت پہ نہین شمع یہ اندہیر ڑا ہی ماتم سی دلِ جن و ملک داغ ہوا ہے

اس نوحہ جانسوز سی ناظم کی ہوی دہوم دفتر ہی مصیبت کا ہر اک مصرع منظوم

اکتیسوین مجلس ۳۱ بکتاب تمہید و خوا امام رضا علیہ السلام ذکر قصیدہ سید اسمعیل و خبر ابنای جعفر طیار

اکتیسوین مجلس خواب امام رضا علیہ السلام و شہادت ابنای مسلم خواجہ جعفر علیہ الرحمۃ

رباعی اعدا کی تصرف مین جو آیا پانی • پیاسوں کو کسی نی نہ پلایا پانی • حیوان تلک نہر سے سیراب ہوی • پر شاہ کی بچون نی نہ پایا پانی • رباعی شہ کہتی تہی اللہ کا پیارا مین ہون • عرشِ اعظم کا گوشوارہ مین ہون • ساری عالم مین روشنی ہی جس سی • ای لشکرِ شام وہ ستارہ مین ہون • رباعی کس پر یہ ستم قاف سی تا قاف ہوا • تہی طرفہ عدالت عجب انصاف ہوا • سیراب ہوی کہیت تلک دریا سی • تلوارونسی زہرا کا چمن صاف ہوا • رباعی جو فاطمہ کی شریکِ ماتم ہونگی • اور اونکی مصائب کی جنہین غم ہونگی • کہتی ہین امامِ ہشتم اونکی حق مین • وہ حشر مین وہان ہونگی جہان ہم ہونگی • تمہید بکا اعیانِ روزگار بنظرِ غور دیکہین کہ تعمیرِ امام بارہ سی انہدامِ دنیا تلک بقای نام و نشان ہی • صاحبانِ ہوشیار بگوشِ دل سنین کہ تزئینِ عزاخانہ سی بی سامانیِ عالمِ فنا مین کیا اسبابِ جاودان ہی • فرش بچہانا صفِ ماتم کا عرشِ عزت پر جا دیگا • روشن کرنا شمع و چراغِ ماہِ محرم کا تاریکیِ لحد کو نہ دکہای گا • خدمتگاری اس یکانِ رقت بنیاد کی سرداریِ دو جہان سی بہتر ہی • مہمانداری گروہِ نالہ و فریاد کی مختاریِ ملکِ قیصر و خاقان سی برتر ہی • پانی پلانا نذرِ امام حسین علیہ السلام مین سبیلِ نجاتِ دارین ہے • کہانا دینا نیازِ اہلبیت مین ذخایرِ نعماتِ کونین • صرف کرنا ایک درہم کا تمہید سی محشر مین خزاین دیگا • پہنانا دو کپڑون کا عریانیِ بیکسی مین تنِ عاصی کو ڈہانک لیگا • ای اہلِ عزا جو آجکی شب بزمِ ماتم مین سیدِ الشہدا کا غم کری گا • وہ کل روزِ حشر کو ساتہ پیغمبرِ خدا کی شاد رہیگا • جو اس مجمع مین واسطی سننی ذکرِ آلِ نبی کی بیٹہی گا • وہ تنہائیِ قبر سی بشارتِ جنت لیکر اوٹہی گا • دستِ الفت سی جو گریبان چاک ہوکر بہری گا • دامنِ قیامت تک آستین بلالِ حمد بر نہ دہر یگا • پای محبت سے جو محنتِ نالہ و فغان مین سرگردان ہیگا • دوش و کنار اوسکا ملایکہ عذاب کی پنجہ مین جانیگا • رونا مجلسِ مصیبت کا باعثِ خندۂ آخرت ہی • نہ سونا لیالیِ عاشورا کا شورشِ بیداریِ قبر سے ہے

اکتیسویں مجلس خواب امام رضا علیہ السلام و شہادت ابنای مسلم یا جعفر علیہ الرحمۃ

پیاسا رہنا یاد تشنگی امام حسین علیہ السلام میں جام کوثر پلائیگا بہوکا پھرنا واسطی گرسنگی مولا کی
نعماتِ ابدی بہشت میں دلائیگا ننگی پاؤں پھرنا سرور دین کی الم سی تاجِ بزرگی فرق پر پہنائیگا
سر و سینہ پیٹنا امام حسین کی غم سی پشت و پہلو کو آتش دوزخ نہ کہائیگا محبون کا جا بجا
وسیلہ شفاعت آمرزش ہی عزاداروں کی اشک واہ گناہوں کی خاطر ذریعہ بخشش ہی کہنا مرثیہ
احوالِ کربلا کا موجب رضای پروردگار رکہتا ہی پڑہنا اشعارِ حزن و بکا کا سبب تقربِ ائمہ
اطہار کہا ہی چنانچہ کتاب بحار الانوار میں بسند معتبرہ حدیث بیان کی ہی کہ سہیل بن ذبیان نی
روایت صادق سی خبر دی ہی حکی سہیل بن ذبیان انہ قال دخلت علی الامام
علی بن موسی الرضا علیہ السلم فی بعض الایام قبل ان یدخل علیہ
احد من الناس کہتا ہی کہ ایکروز ایام جاڑوں میں باتفاق حسنہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی
خدمت سی مشرف ہوا ایسی تڑکی کہ ابھی کوئی اوس جناب کی روبرو نہیں جانتا تھا فقال لی مرحبا
بک یا ابن ذبیان الساعۃ اراد رسولنا یاتیک لتحضر عندنا مجکو دیکہکی ارشاد
کیا مرحبا اوپر تیری ای فرزند ذبیان اس گہڑی میں چاہتا تہا کہ آدمی بہیجوں اور تجہی اپنی پاس طلب
کروں فقلت لماذا یا ابن رسول اللہ میں نی عرض کی کسو اسطی ای فرزند رسول خدا فقال
للمنام رایتہ البارحۃ ازعجنی وارقنی فرمایا بیان کرنی کو ایک ماجرا جو رات کو
میں نی خواب میں دیکہا ہی اور اوس واقعہ نی پریشان و مضطر کیا ہی فقلت خیرا یکون
انشاء اللہ تعالی میں نی کہا بہت اچہا خدا خیر کری یا مولا فقال لی یا ابن ذبیان رایت
کانی قد نصب لی سلم فیہ مایۃ مرقاۃ وصعدت الی اعلاہ فرمایا کہ گویا
عالم رؤیا میں دیکہا کہ ایک نردبان بلند کہڑا ہی کہ اوسمیں بقدر سو زینہ ہیں اور سبکی اوپر میں
راہ سپری ہی فقلت یا مولا اہنیک بطول العمر وربما تعیش مایۃ

اکتیسوین مجلس خواب امام رضا علیہ السلام وشہادت ابنای مسلم یا جعفر علیہ الرحمۃ

سَنَۃً شبل نقل کرتا ہی مینی عرض کیا ایمولا اسکی تعبیر طول عمر ہی کہ آپکی سو برس تک زندہ ہونگی برابر ہر زینہ کی ایکسال حیات ہیگی فَقَالَ لِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ کہا حضرت نی مجھسے یہ خدا کی ارادی پر ہی قَالَ یَا ابْنَ ذُبْیَانَ فَلَمَّا صَعِدْتُ اِلٰی اَعْلَی السُّلَّمِ رَاَیْتُ کَاَنِّیْ دَخَلْتُ قُبَّۃً خَضْرَاءَ یُرٰی ظَاهِرُهَا بَاطِنُهَا وَرَاَیْتُ جَدِّیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ جَالِسًا فِیْهَا یا ابن ذبیان جب اعلای زینہ نردبان کو پہنچا ہون تو یون پایا کہ ناگہان مکانِ زمرد سبز تابان مین داخل ہوا ہون ہر مزید صفائی سی وہ ایسا تھا کہ اندر کا حال باہر سی نظر آتا نانا رسول اکو وہان بیٹھی دیکھا وَاِلٰی یَمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ غُلَامَانِ حَسَنَانِ یَنْشُرُ النُّوْرُ مِنْ وُجُوْهِهِمَا اور اونکی دہنی بائین دو نوجوان رعنا بہت خوب صورت ایسی ہین کہ نور اونکی چہرون سی چمکتا ہی وَرَاَیْتُ اِمْرَاَۃً بَهِیَّۃَ الْخِلْقَۃِ وَرَاَیْتُ بَیْنَ یَدَیْهَا شَیْخًا بَهِیَّ الْخِلْقَۃِ جَالِسًا اور ایک خاتونِ معظمہ کو پاس اونکی نظر کیا اور ایک سرورِ عالی منظر ان ہی جلوس کا برابر بیٹھی جلوہ دیا وَرَاَیْتُ وَاقِفًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَهُوَ یَقْرَءُ هٰذِهِ الْقَصِیْدَۃَ اَلَیْ اٰلِ لَهَا مقابل مین جدِ بزرگوار کی ایک آدمی ادہیڑ کھڑا پایا کہ وہ شخص قصیدہ کی پڑھتا تھا جسکا مطلع اول یہ ہی لِاُمِّ عَمْرٍو بِاللِّوٰی مَرْبَعُ فَلَمَّا رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ قَالَ مَرْحَبًا بِکَ یَا وَلَدِیْ یَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَا سَلِّمْ عَلٰی اَبِیْکَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ جب رسولخدا نی مجکو دیکھا فرمایا مرحبا اوپر تیری ای فرزند میرے علی بن موسی الرضا سلام کرو اوپر اپنی والد بزرگوار علی بن ابی طالب کے فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ پس بموجب امر پیغمبر مینی سلام کیا ثُمَّ قَالَ سَلِّمْ عَلٰی اُمِّکَ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَاءِ فَسَلَّمْتُ پھر ارشاد ہوا جناب مصطفی کا سلام کرو اپنی مادرِ طاہرہ فاطمہ زہرا کو مین اونکی واسطی ہی آدا

اکتیسوین مجلس خواب امام رضا علیہ السلام و شہادت ابنای مسلم ابوجعفر علیہ الرحمۃ

سلام بجالایا فَقَالَ لِی سَلِّمْ عَلٰی اَبَوَیْکَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِمَا پس سوم
حضرتِ خیرالوری نی کہا مجہسی کہ سلام کرو اوپر اپنی پدرانِ والاگہر حسن اور حسین کی مینی اوای تحیت
اکرام کیا ثُمَّ قَالَ لِی وَسَلِّمْ عَلٰی شَاعِرِنَا وَمَادِحِنَا فِی دَارِ الدُّنْیَا السَّیِّدِ اسمٰعیل
الْحِمْیَرِیِّ پہر فرمایا خاتمِ انبیا نی مجکو کہ ای فرزند سلام کرو ہماری شاعر اور مداح کو جو بیچ
دارِ دنیا کی ہی سید اسمٰعیل حمیری فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ مینی اوسکی اوپر بہی سلام کیا وَقَالَ لَہٗ
عُدْ اِلٰی مَا کُنَّا فِیْہِ مِنْ اِنْشَادِ الْقَصِیْدَۃِ فَاَنْشَاءَ یَقُوْلُ ای سہل جب مینی بموجب
ارشادِ رسولِ خدا اسکو پہچانا اور ادای مراسمِ تحیت و سلام کو تمام کر دانا حضرت خاتم انبیا نی
اوس شاعر سی فرمایا شروع کرو اپنی قصیدہ کو جہان سی چہوڑا تہا وہ کہنی لگا لِاُمِّ عَمْرٍو
بِاللِّوٰی مَرْبَعٌ طَامِسَۃٌ اَعْلَامُہٗ بَلْقَعٌ فَبَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ سرور انبیا
اوس کلام کو سنکی روتی ہی اور کثرتِ ملال سی بیچین ہوتی ہی فَلَمَّا بَلَغَ الْمَادِحُ اِلٰی قَوْلِہٖ
ہرگاہ شاعرِ مداح نی یہ مصرع پڑہا وَوَجْہُہٗ کَالشَّمْسِ اِذَا انْطَلَعَ بَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَفَاطِمَۃُ وَمَنْ مَعَہٗ جناب سید دوسرا و فاطمہ زہرا مع سب حاضران
مجلس روتی ہی فَلَمَّا بَلَغَ اِلٰی قَوْلِہٖ قَالُوْا لَہٗ لَوْ شِئْتَ اَعْلَمْتَنَا اِلٰی مَنِ الْغَایَۃُ
وَالْمَفْزَعُ جبکہ حضرتِ پیغمبر سماعتِ اشعار مین دوسری مقام پر پہنچی ہاتہہ اوٹہاکر
کہنی لگی قَالَ اِلٰہِیْ اَنْتَ الشَّاہِدُ عَلَیَّ وَعَلَیْہِمْ اِنِّیْ قَدْ عَلَّمْتُہُمْ اَنَّ الْغَایَۃَ وَالْمَفْزَعَ
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَیْہِ وَہُوَ جَالِسٌ بَیْنَ یَدَیْہِ خداوندا تو
شاہد ہی میری وصیت اور ساری خلقت کی غفلت معاملہ پر مینی اونکو آگاہ کیا ابتدا اور انتہا سب
کہ وہ علی ابن ابی طالب ہی پہر ارشاد فرمایا سید اوصیا کی طرف جو روبرو بیٹہی تہی فَلَمَّا فَرَغَ
السَّیِّدُ اِسْمٰعِیْلُ الْحِمْیَرِیُّ مِنْ اِنْشَادِ الْقَصِیْدَۃِ اِلْتَفَتَ اِلَیَّ وَقَالَ یَا عَلِیُّ

اکتیسوین مجلس خواب امام رضا علیہ السلام اور شہادت فرزندان مسلم و خواجہ جعفر طیار

بن موسیٰ الرِضا احفظ ہٰذِہِ القصیدۃ وَاْمُرْ شیعتنا بحفظہا بوقت سید اسمٰعیل نے
تمام قصیدہ کی پڑھنی سی فراغت پائی نانا رسو خدا نی میری طرف نگاہ کی یہ بات ارشاد فرمائی ای مجی
یا علی موسی الرضا اس قصیدہ کو حفظ کرو اور سب اپنی اور ہماری دوستون سی کہو کہ ان ابیات کو
یاد رکہو وَاَعْلِمْہُمْ اَنَّ مَنْ حَفِظَہَا وَاَدْمَنَ مِنْ قِرَاْتِہَا ضَمِنْتُ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ الْجَنَّۃَ اور جو
زمرہ محبونکو جو بصدقِ دل ان اشعار کو پڑہا کریگا مین ضامن ہون اوسکی جنت کو جو مخلد رہی گا
وَقَالَ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمْ یَزَلِ النَّبِیُّ یُکَرِّرُہَا عَلَیَّ حَتّٰی حَفِظْتُہَا مِنْہُ پس
جناب امام رضا علیہ السلام بیان کرتی ہین سُہیل بن فضل بیان سی کہ رسول مختار بار بار اون اشعار کو
تکرار کرتی تا کہ مینی حفظ کیا اونسی فَانْتَبَہْتُ مِنْ نَوْمِیْ وَقَدْ لَقِیْتُہَا وَحَفِظْتُہَا مِنْہُ
اپنی نیندسی مین چونکا وہ سب قصہ پیش نظر ہی اور سارا قصیدہ مجہی ازبر ہی وَعَلَّمْتُہَا الْکَثِیْرَ
مِنْ اَصْحَابِیْ روایت کرتا ہی کہ مینی جناب امام رضا کی زبانی وہ ابیات یاد کئی اور بہت سی
محبونکو بموجبِ ارشادِ حضرت سکہادیئی پس ای سامعانِ حدیثِ صدق و صفا دیکہا رتبہ مدح
اور ذاکرِ آل مصطفیٰ دنیا مین کیا توقیر اور عزت ہی عقبیٰ کسقدر مایہ آرام و راحت ہی جنت کی تعا
عمدہ سکونت کو نعماتِ ابدی کی ساتہ حور و غلمان خدمت کو ایسی کام مین اگر سو جان جائی تو بجا ہے
اور تعزیہ امام حسین علیہ السلام مین جو بن ائی سب لازمہ اہلِ ولا ہی ای محبو ایسی بزمِ مصیبت مین
جب باہم بیٹہو واجب ہی کہ تم سرگذشتِ مولا سنکر رقت سی او ٹہو ہر گاہ اختلالِ حواس یقین ہو نا
ہی ائی تو ضرور رنگِ ملال صورتِ محزون دکہائی بسندِ معتبر سی روایت کی ہی تعزیہ جناب امام
حسین علیہ السلام مین آنا و اسکی حالات کی بیٹہنا اہلِ مجلس کی خدمت کرنا مومنین کو رولانا
اور آپ بہی ساتہ رونا خواہ آنسو نہ نکلی تو اہلِ بکا کی صورت بنانا ساری امورِ مذکور مستوجب
مغفرت یومِ نشور اور وسیلۂ حصولِ قصورِ جنت اور حور ہین یہ بات باور کرو کہ رحمتِ خدا سے

اکتیسویں مجلس شہادت فرزندان مسلم خواہ اولاد جعفر طیار

ایکساعت کی زحمت مین راحتِ سرمدی ہوگی یقین مانو کہ عنایتِ مولاسی دو چار دم کی نالہ و آہ سی مسرتِ ابدی رہیگی فکرِ بلند صرفِ تضمینِ مصائب کرنا طبعِ رسا کا نتیجہ ہی خاطرِ مورونکا ہدیۂ وقفِ غمزۂ اشجار کہنا قطعِ نجات کا وسیلہ ہی نظمِ ملولِ لفہ ای مومنو شبیر کا جو مدح سرا ہی وہ بندہ شایستۂ مقبولِ خدا ہی معروف رہو ذکرِ غمِ آلِ نبی مین الفت کا یہی نام و نشان فخر کی جا ہی وہ کرتا ہی محبت سی جو اک بیت کو انشا جنت کا مکان نہرِ لبن اوسکا صلہ ہی دولتِ جاوید ہی مرثیہ خوانی اس امر کو تاکید سی ارشاد کیا ہی کیا خوف ہی محشر سی

عزادار کو ناظم جب ہاتھ مین اوس شاہ کا دامانِ ولا ہے

روایتِ شہادتِ محمد و ابراہیم اطفالِ اولادِ جعفرِ طیار بدستِ حارثِ لئیم

ذبیحانِ ساحلِ فراتِ عبرات و قتیلانِ منزلِ بلا و آفات بیچارگانِ سرای اندوہ و ملال غریبانِ اسیرِ پنجۂ ابتہال راویانِ اخبارِ جگر سوز و ناقلانِ آثارِ غم اندوز قصۂ پرغصۂ شہادت فرزندانِ یتیم یون حکایت کرتی ہین کہ جب بیوفائی خلقِ کوفہ سی جنابِ مسلم بی سر ہوی اور حبام ہانی بن عروہ اور فرزندِ عقیل بیدفن و کفن خاک پر رہی اور ابن سعد و شمر نی لشکر لیکر کربلا مین حکم کیا روزِ عاشورا امام حسین علیہ السلام کو ساتھ اولاد و انصار کی پیاسا مار لیا حرمِ پیغمبرِ خدا گرفتار ورطۂ بلا اسیر ہوکر مبتلا چلی سرہای شہدا نیزون پر سوار ہمراہِ اقربا قدم بپا ہوی قَالَ لَمَّا قُتِلَ حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ بِکَرْبَلَا ھَرَبَ الْغُلَامَانِ مِنْ عَسْکَرِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ اَحَدُھُمَا یُقَالُ لَہٗ اِبْرَاھِیْمُ وَالْاٰخَرُ یُقَالُ لَہٗ مُحَمَّدٌ وَکَانَا مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ الطَّیَّارِ جب وہ کاروانِ غارت زدہ عترتِ اطہار کا حوالی کوفہ مین آیا دو طفل صغیر سن اولادِ جعفر طیار سی کہ محمد و ابراہیم نام تھا بخوفِ اسیری فرار کیا شہر کی راہ عبور مطلق نہین جانتے تھے

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندانِ مسلم خواہ اولادِ جعفر طیار

بیادہ پہرتی سی ہر قدم پہ ٹہوکر کہاتی تہی ناگاہ سپاہیانِ شبگرد اونسی وہان دو چار ہوئے اور دونو کو پکڑ کی ابنِ زیاد کی پاس لیگئی اوسنی زندانِ محنت مین قید کا حکم دیا تا عرصہ ایک سال کا اوپر بہت تکلیف سی گذرا پاسبان سارا دن اونکو حجرہ تنگ مین بند رکہتا شام کو کہولکر دو قرصِ نانِ جو ایک کوزہ آب دیتا بیچارونکی طولِ مدت مین کپڑی سب پہٹ گئی تہی بال اور ناخن بڑہی ہوئی خاک مین اٹی تہی شدت سی خونکی رنگ رخسارونکا پران تہا ماری فاقونکی بدنِ لاغر بید سا لرزان تہا رات کو اندہیری سی ڈرتی اور گہبراتی تہی دنکو وحشت کی باعث در و دیوار سی ٹکراتی تہی نازونکی پالون کو نہ تکیہ نہ بچہونا زمین پر سونا تہا غریب ونا چار بچو زندانکی گوشی مین ہر دم رونا تہا ایذا سی گرمی اور سردی کی تڑپتی تہی اونکی نالہ زار سی بہائی دوست اور مخالف بہی ہنستی تہی کبہی باپ کا پیار یاد کر کی بیخود ہو جاتی گاہی ماکی نازبرداری کی دہیان مین چلاتی بہائی بہن کی فراق مین چین نہ آتا تہا بہولیونکی واسطی یارای ضبط باقی نرہا تہا اپنی بہری گہر کی تصویر زندانِ بلا مین بیقرار تہی آرزوی زیارت مین کنبہ کی زندگی سی بیزار تہے کوئی وہان پرستار نتہا جو دردِ جگر اوسکو سناتی ایک ہمزبانِ غمخوار ندیکہا تا بیانِ مصیبت مین دل بہلائین عالمِ مجبوری مین بڑی بہائی کو چہوٹا صورتِ محزون دیکہاتا آپسمین بزبانِ حال یہی شرحِ محنت یون سمجہاتا کیون بہائی ہماری اقربا کیسی ایکدفعہ چہوٹی کسطرح اعدا نی مان بہنونکی سامان خیمہ مین لوٹی خاک و خون مین امام حسین علیہ السلام بی سر پڑی رہی عزیزونکی لاشی گہوڑونکی سم نی پامال کئی لشکر نی ہجوم کر کی اہلبیت مین کیا تہلکہ ڈالا تہا ننگی تلواریں دکہا کر حرم کو اوسدم پردی سی نکالا جب فاطمہ کی کلیان لین اور کان زخمی ہی تو کسقدر تڑپتی تہی سکینہ کی منہہ پر جو طمانچہ مارا تو کیسی چہاتی پہٹتی تہی کیا قیامت کا شور ہوا جبکہ ہری ماں بہنین مقتل مین کہڑی تہین افسوس ہم اسیر ہو کی چلی ائی لاشین بیدفن پڑی رہین ۔ حیف

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندان مسلم خواہ اولاد جعفر طیار

ابن زیاد کا جو نام و نشانِ آلِ محمدؐ کہو یگا اگر ہم ہی اس قید مین مرجائین تو جنازی کون روئیگا، خانۂ زندان مین بی وارث مردہ پڑا رہیگا، شاید ہماری بیکسی کا ذکر پاسبان کیا کریگا ایسی تذکرہ مین وہ معصوم دنیا کی ایذا سہتی تہی حسرت کی آغوش مین طالبِ موت رہتی تہی ایک دن چہوٹی بھائی نی بڑی سی کہا عرصہ سی ہم قید مین پہنسی ہین آج اپنی نام اور نسب کو زندان بان سی بیان کرین، بلکہ ہماری مصیبت پر وہ رحم کہائی کچہہ تکلیف خور و خواب مین آرام پہنچائی، شام کو جب موافق عادت کی زندان بانِ تفضل در کہولا، اور دو نو ماہِ فلک سیاہ کو اُفقِ ظلمت سی باہر نکالا، شہزادون نی الحاح و زاری سی کہا ای شیخ افسوس تو ہمکو نہین پہچانتا کہ آخر بای اہلبیتِ پیغمبر ہین، مان باپ سی چہوٹی یتیم و دربدر ہین، آسمانِ محنت و بلا گردشِ بخت مین ہم پر ٹوٹا ہی، دامانِ شہادت معرکۂ کربلا مین ہاتہ سی چہوٹا ہی، سامانِ قضا و قدر سی تیری گہر مہمان ہین، شدتِ زحمت سی خُرد سالی مین نیم جان ہین تو ہمکو اولادِ تُرک و روم سی دشمنِ دین جانتا ہی، اسواسطی ہماری عاجزی اور غریبی پر ترس نہین کرتا ہی ای شیخ پیرِ شبّیر کی بچون پر ظلم ناگزیر کہان روا ہی، اور بی تقصیر ہم صغیر و نکو بند جفا مین اسیر رکہنا قہر کیا ہی، وہ دیندار اس گفتار کو سنکی نادم ہوا، پیار سی دونو کی ہاتہہ پیر و نکو بوسہ دیا، شرمندہ ہو کی عذر خواہی مین کہنی لگا تمہاری طرفسی اتنی مدت غفلت مین رہا، ہماری اب خطای گذشتہ کو معاف کرو، اور بابانِ جندا میری ساتہ چلو، بس باعزازِ تمام انکو کہلایا پلایا بندِ قید سی رہا کیا باداب ہمراہ لیا اور دروازۂ کوفہ سی باہر جاکی راہِ حجاز کو بتا دیا، کہا بخوف اس طریق پر رات کو چلنا دن کو کسی گوشی مین چُہپ رہنا، تاکہ مدینہ مین روضۂ رسول پر پہنچو اور آفاتِ شرِ اعدا سی سلامت رہو، قضای کار تہوڑا چلنی راہِ مقصد بہول گئی، ہر چند چار طرف دربدر پہری شہر سی باہر نہو سکی، فَاِذَا ھُمَا بِامْرَاَۃٍ تَسْتَقِیْ ناگاہ صبح اجل طالع ہوئی، ایک عورت اونکو پانی بہرتی نظر پڑی، فنظرت

فَنَظَرَتْ اِلَی الْغُلَامَیْنِ وَاِلٰی حُسْنِہِمَا وَجَمَالِہِمَا فَقَالَتْ لَہُمَا مَنْ اَنْتُمَا جبکہ اوس نیک سیرت نی حسن صورت کو دیکہا اور دونو کی چہرہ تابان کو پریشان پایا پوچہا تم ستارہ برگشتہ کس آسمان کی ہو گلِ پژمردہ کون سی بوستان کی ہو وطن تمہارا کہان ہی باپ کا کیا نام ونشان ہی فَقَالَا نَحْنُ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ الطَّیَّارِ فِی الْجَنَّۃِ شہزادون نی آثار محبت پاکی اوس عورت سی کہا ہم دونو اولادِ جعفر طیار ہین کہ جنت مین ساتہ ملایکہ کی وہ پرواز کرتے ہے ہَرَبْنَا مِنْ عَسْکَرِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ ہم لشکر ابن زیاد سی فرار کئی آتی ہین زندان بدن سی جان بچای پہرتی اور نہکی جاتی ہین فَقَالَتِ الْمَرْاَۃُ اِنَّ زَوْجِیْ فِیْ عَسْکَرِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ وہ عورت بولی میرا خاوند سپاہ ابن زیاد مین نوکر ہی وہ بدذات ستمگر ہے وَلَوْلَا اَنْ اَخْشٰی اَنْ یَجِیْءَ اللَّیْلَۃَ وَاِلَّا ضَیَّفْتُکُمَا وَاَحْسَنْتُ ضِیَافَتَکُمَا اگر مجہی رات کو اوسکی آنیکا خوف نہوتا اور کہین دوسری مکان مین وہ جاکی آج سوتا تو اپنی گہر تمہاری مہمانی کرتی اور اچہی ضیافت کی سامان سی تمکو رکہتی فَقَالَا لَہَا اَیَّتُہَا الْمَرْاَۃُ اِنْطَلِقِیْ بِنَا فَنَرْجُوْا اَنْ لَّا یَاْتِیَنَا رَجُلُکِ اللَّیْلَۃَ عالمِ اضطرار مین محمد وابراہیم نی کہا ای خجستہ سیرت ہمکو اپنی مکان مین ہمراہ لیجا بیکسی اور دربدری پر رحم کہا شاید آج تیرا شوہر نہ آئی اور پردۂ غیب سی آرام ایک شب صورت دکہائی فَانْطَلَقَتِ الْمَرْاَۃُ وَالْغُلَامَانِ حَتّٰی اِنْتَہَیَا اِلٰی مَنْزِلِہَا عورت نے قبول کیا دونو کو ہمراہ لیا منزلِ خلوت مین فرش بچہا کمالِ الفت سی وہان ٹہایا فَاَتَتْہُمَا بِطَعَامٍ فَقَالَ مَا لَنَا فِی الطَّعَامِ مِنْ حَاجَۃٍ اِئْتِنَا بِمُصَلًّی نَقْضِیْ فَوَائِتَنَا فَصَلَّیَا کہانا تحفہ روبرو لاکی چنا پانی ٹہنڈا بہر گی کہا شہزادون نے فرمایا ہمین طعام کی حاجت نہین پانی اور جانماز لادی تاکہ جو صلوۃ قضا ہو گئی ہی اوسکو پڑہین عورت نے سب حاضر کیا وہ عابدون نی نمازِ قضا کو پڑہا فَانْطَلَقَا اِلٰی مَضْجَعِہِمَا

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندان مسلم یا جعفر طیار علیہ الرحمۃ

پس بہکی ماندی جای خواب پر سورہی ناگاہ شوقِ اجل سی بیدار ہوی فَقَالَ الْاَصْغَرُ لِلْاَکْبَرِ
یَا اَخِیْ وَ یَا ابْنَ اُمِّیْ اِلْتَزِمْنِیْ وَاسْتَنْشِقْ مِنْ رَائِحَتِیْ چہوٹی بہائی نی بڑی سی کہا
ای ماں جائی میری گلی ملجا اور ہاتہونکو گردنمین ڈال دی منہہ سی منہہ سینہ کو سینی سی ملا
ہم تم خوب سا لپٹیں دونو پیار کرین ایک دوسری کی بو سونگہین اور حسرتیکے آہ بہرین
فَاِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّہَا اٰخِرُ لَیْلَتِیْ لَا نُصْبِحُ بَعْدَہَا مجہی گمان ہی کہ یہ آخری رات ہماری حیاتکی
اور صبح کو موت جیتا نہ چہوڑیگی محمد نی ہات پہیلا کر ابراہیم کو گلی لگایا دونون نی باہم چہاتی سے
سہر کو ملایا وَسَاقَ الْحَدِیْثَ نَحْوًا مِمَّا مَرَّ ناگاہ حارث عورت کا خاوند گہرمین آیا بصورت
سگِ دیوانہ زن و فرزند پر جہنجلایا اطفالِ یتیم کا زندان سی نکلجانا اپنا ساری دن تلاش مین
پہرکی آنا وجہ سی سارا قصہ بیان کیا عورت نی بہت خوفِ خدا دلایا لا او سکو شقاوت کے
سبب کچہہ اثر نہ ہوا بعداز گفتگوی زن و شوہر حارث کہانا زہر مار کرکی سو رہا غافل تہا
یکم تہ نالۂ اطفالِ یتیم کو نکی نیند سی جاگتا رہکی شب مین اثرِ آواز پر گیا حجری مین چار طرف جستجو
کرتا تہا ناگاہ دستِ نحس حارث کا شانہ پر ابراہیم کی لگا گہبرا کی پوچہا تم کون ہو جلدی
اپنا نام و نشان بتاو محمد و ابراہیم نی سوال کیا تو کون ہی اوسنی جواب دیا مین گہر کا مالک
ہون اطفالِ یتیم نی صاحبِ خانہ کو دوست تصور کیا کہا ای شیخ اگر ہم اپنا حال کہہ
کہین تو خدا کی امان ہوگی حارث بولا ہان خدا کی امان ملیگی فرمایا ہم تیری پیمبر کی اولاد ہین
جو زندان سی بخوفِ مرگ نکلی ہین اوس مردود نی کہا اجل سی ڈرکی بہاگی تہی سو مکی پنجہ مین
گرفتار ہوی پس اگی جاکی ظالم نی دونو کو بازو پکڑکی باہر کہینچا دستِ جفا سی ہر ایک کی منہہ پر
طمانچہ مارا ریسمان ستم سی ہاتہونکو باندہا ستون مکان مین کسکی کہڑا کہا رات بہر وہ غریب روتی رہے
دہشت مین نازارسی ہوش کہوتی رہی زن حارث بیتاب پہرتی تہی شوہر سی منت اور سماجت

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندانِ مسلم خواہ جعفر طیار علیہ الرحمۃ

کرتی تہی جب دستِ قضانی گریبان صبحِ غم چاک کیا حارث مثلِ فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوا دونو
یتیم بیکس کو رسن مین بندہا ہوا مثلِ گوسفندِ قربانی کہینچا عداوت سی مارتا ہوا کنارِ فرات لیگیا
تلوار نکالکر اونکی قتل پر آمادہ ہوا ہرگاہ برقِ تیغ کو مظلومون نی دیکہا زبانِ عجز اور التماس سی کہا
ایمردہم تیری شہر کی مسافر گہر کی مہمان ہین اولادِ پیمبر اور غریب وبیخانمان ہین ہماری
خردسالی پر رحم کہ مادر بدر بچونکو زیادہ نہ ستا ہرگاہ مالِ دنیا چاہتا ہی ہماری گیسو کتر کی
بازار کنیز و غلام مین لیجا مثل اونکی فروخت کر تاکہ تجہی ہماری قیمت سی فایدہ بیشمار ہو پر اسی خدا
ہم بیگناہونکی قتل سی دست بردار ہو حارث نے یہ مدعا ہی منظور نکیا بیچارون نی ہاتہہ جوڑکر کہا
ایدشمنِ آلِ مصطفی اگر ہماری التماس نہین مانتا ہی تو شمشیرِ عاجز کشی تیمونکی گردن پر ست پہرا
ہم دونو کو جیتا ابنِ زیاد کی پاس لیجا اوس خونخوار نی یہہ ہی قبول نکیا اور بہت غصہ ہو کر کہا
مین تمکو ضرور قتل کرونگا ابنِ زیاد کی پاس کٹی سر لیجاکر جایزہ انعام لونگا ای اہلِ عزا تصور کی جاے
اوس دم نہی بچونکا کیا حال ہوگا جو کہ اوسی جگہ ظالم کو ننگی تلوار ہاتہہ مین علم کی سر پر کہڑا دیکہا
کوئی مونس و غمخوار گردوپیش نظر نہ آتا تہا کسی طرح کی منت اور عاجزی کو وہ کافر نہ مانتا تہا نہ دیکہ
دور چار طرف حسرت سی دیکہتی تہی موت سی بچانی والا یار و آشنا نہ کہتی تہی مثلِ گنہگار روا سیر
جلاد کی روبرو گردن جہکائی کہڑی تہی خوف سی رنگ زرد آنکہون مین حلقی پڑی تہی کہبی چہوٹا بہائی
بڑی کی لاچاری پر روتا تہا گاہی بڑا بہائی چہوٹی کی گرفتاری سی جان کہوتا تہا ہرگاہ کسیطرح تیمون کی
حارث نی رحم نکیا اور تلوار بلند کرکی قدم پیشتر بڑہایا بچون نی زندگی سی مایوس ہو کی رو دیا
بالبِ خشک سانس اوکہڑی ہوئی حارث سی کہا ہمکو ایک لحظہ مہلت دی تاکہ دو رکعت نماز
پڑہین اور عبادت پروردگار سی دمِ آخر وداع کرین حارث نے کہا اگر تمہارا مدعا پورا ہو تو دونو کی
نماز پڑہ لو پس وہ یتیم رو بقبلہ کہڑی ہوئی ابہی ذکرِ خدا مین مشغول تہی کہ تلوار کی چمک سر پر نظر آئی

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندان مسلم خواہ جعفر طیار علیہ الرحمۃ

جانِ حزین قالب مین گہبرائی بڑی بہائی نی کہا ای ظالم پہلی مجہی قتل کر کیونکہ چہوٹی کا سر جدا ہونی مین بدن تڑپتا ہین دیکہہ سکتا ہون چہوٹی لڑکی نی حارث کا دامن پکڑا کر اول مجکو ذبح کر تاکہ برادر عزیز کو مین بات بسر بریدہ دیکہون ثُمَّ هَزَّ السَّيْفَ وَضَرَبَ عُنُقَ الْأَكْبَرِ وَرَمَى بِبَدَنِهِ إِلَى الْفُرَاتِ ناگاہ جلاد نی تلوار تولی اور چکا محمدؐ بڑی بہائی کی گردن پر لگائی کہ سب رگین کٹ گئی سر زمین پر گرا حلقِ مظلوم سی خون بہکی خاک پر پہیلا بدن مثلِ ماہی بی آب تڑپنی لگا اوس کافرِ بی رحم نی جسم محمد کو اوٹہایا نہر مین ڈالدیا اور سر کو لیکر توبڑی مین رکہا فَقَالَ الْأَصْغَرُ سَأَلْتُكَ بِاللَّهِ أَنْ تَتْرُكَنِي حَتَّى أَتَمَرَّغَ بِدَمِ أَخِي سَاعَةً ابراہیم فرزند صغیر نی التماس کیا ای کشندہ عترتِ مصطفیٰ واسطی خدا کی مجہی ذرا ومہلت دی تاکہ اپنی بہائی کی خون مین لوٹون اور سر ورو کو شاہدہ کرون اور کی لئی رنگین کرون قَالَ وَمَا يَنْفَعُكَ بِذَلِكَ اوسنی پوچہا تجہی لہو مین لوٹنا کیا فائدہ دیگا قَالَ هَكَذَا أُحِبُّ فرمایا یون دل چاہتا ہے بہائی کی خوشبو سی جی تڑپتا ہے حارث نی کہا اچہا ایسی بیتابی کی مجہی نہین پروا فَتَمَرَّغَ بِدَمِ أَخِيهِ إِبْرَاهِيمَ سَاعَةً پس وہ طفلِ یتیم خون مین بہائی کی دیرتک غلطان رہا سر و رو کو لہو سی اپنی مان جائی کی رنگین کیا چلاتا تہا ای برادر تم کاش جنت کو اگی بڑہی مجہی تنہا گرفتارِ محنت چہوڑ گئی ثُمَّ قَالَ لَهُ قُمْ فَلَمْ يَقُمْ پس چند بار جلاد نی اوسکو پکار کی کہا ای نادان اب کہڑا ہوجا جب وہ مصیبت زدہ زمین سی نہ اوٹہا سر پٹکتا بہائی کو روتا رہا فَوَضَعَ السَّيْفَ عَلَى قَفَاهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ مِنْ قِبَلِ الْقَفَا وَرَمَى بِبَدَنِهِ إِلَى الْفُرَاتِ حارث نی تلوار اوس مظلوم کی گدی پر پہرائی سر کاٹ کر لاش دریا مین بہائی فَكَانَ بَدَنُ الْأَوَّلِ عَلَى وَجْهِ الْفُرَاتِ سَاعَةً راوی کہتا ہی کہ بدن محمد کا پانی سی اوپر آیا باشتیاق معانقہ برادر دیرتک ٹہرا رہا حَتَّى قَذَفَ الثَّانِي فَقَبَّلَ بَدَنُ الْأَوَّلِ رَاجِعًا

يَشُقُّ الْمَاءَ حَتَّى الْتَزَمَ بَدَنَ اَخِيهِ وَمَضَيَا فِي الْمَاءِ تاکہ وہ لاشہ ہی فرات مین کی
ڈالا بدن اول پانی کو چیر کر دوڑا جسمِ ابراہیم کو ہاتہ پہیلا کر چہاتی سی لگا یا ہم آغوش ہوکر
دریا مین ڈوب گیا اس ماجری پر آبِ روان نی چشمِ حباب سی دریای سرشک بہایا ایسی
واقعہ مین مچہلیون نی باہم جوشِ رقت سی شور مچایا دستِ حسرت سی موج سینہ زن تہی پانی
مصیبت پر فرات ہی متلاطم ہی غلغلۂ شیون اوٹہا خاک پر نقشِ آفت اور مِنْ بَيْنِهِمَا وَسَمِعَ هٰذَا
الْمَلْعُونُ صَوْتًا مِنْ بَيْنِهِمَا وَهُمَا فِي الْمَاءِ رَبِّ تَعْلَمُ وَتَرَىٰ مَا فَعَلَ بِنَا
هٰذَا الْمَلْعُونُ فَاسْتَوْفِ لَنَا حَقَّنَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اوسدم لاشہ ہای سربریدہ سے
حارث نی آوازِ حزین سنی کہ پانی کی اندر سی پکار کی یہ بات کہی خداوندا تو جانتا ہی اور دیکہتا ہے
کہ ہماری ساتہ اس ملعون نی کیا ستم کیا پس روزِ قیامت اس شقی سی عوض لینا اور ہماری
حق کا انتقام کر کی سزا دینا نظم کیا اگی کہون ناظم احوالِ مصیبت کو ٭ سُنّے کی نہین طاقت
اس مجمعِ رقت کو ٭ ماتم مین یتیمون کی عالمِ تہ و بالا ہی ٭ زہرا کی دہائی نی برہم کیا جنت کو ٭
اسدم یہ مناسب ہی ای اہلِ عزا تمکو ٭ خالق سی دعا مانگو پہنچای اجابت کو ٭ جو روتے
رولاتی ہین ای بار خدا اسکو ٭ آسایشِ دنیا ہو اور چین قیامت کو ٭ ہی صاف یقین ناظم
اللہ و پیمبر نی ٭ مقبول کیا ہوگا اس طرزِ روایت کو ٭

بتیسوین مجلس شہید بکا و حمیٔ عربی فتوت و پناہ سپاہ ایقان فیروزی افزا کو تقسیم ہا شہدا و کوہیمیدان شہادت و حرب سری داد اسرار خطبا

رباعی کعبہ ہی وہان تعزیہ خانہ یہ ہی ٭ آنسو نہین تسبیح کا دانہ یہ ہی ٭ بار غمِ پنجتن سی جہک کر
گرنا ٭ شیعونکی نماز پنجگانہ یہ ہی ٭ دماجی ہر شب غمِ شبّیر مین روتی ہی بتول ٭ ہر روز
منہ آنسوؤن سی دہوتی ہی بتول ٭ ایامِ محرم کی جب آتی ہین قریب ٭ بس اور ہی بیقرار

بتیسوین مجلس خطبہ تمہید کا مرثیہ عربی تقسیم قبایل کو سر شہدا و کوفہ کا داخلہ

ہوتی ہی تبول مرثیا جی سر سبز جو نخل باغبان نی کاٹی ٭ دن رو رو کی خسرو زمان نی کاٹی
جسکا کہ شتر بنا تہا محبوبِ خدا ٭ ہاتہہ اوسکی ستم سی ساربان نی کاٹی ٭ مرثیا جی زہرِ غم
سر ورمین سدا ہی دلگیر ٭ ہی کنجِ لحد مین بہی الم کی وہ اسیر ٭ مرقد پہ سنو جو کان دہر کر یارو
آتی ہی صدا کہ ہای پیاری شبیر ٭ خطبہ اور حدیث فضائلِ بکا و مرثیہ

حمد بی ذکر عزا جو بجید درگاہِ خدا مین واجب الادا ہی جسکی سجدہ رضا محرابِ تیغ مین
اہلِ ولا سر دیتی ہین ٭ سپاسِ بعید دبارگاہِ کبریا مین روا ہی کر اوسکی کعبہ صفا کو جانی والے
مرکبِ نیزی پر دم لیتی ہین ٭ قربانگاہِ تمنا مین اربابِ بشارت ذبحِ فرزند کو ذریعہ خلت
پہچانتی ہین ٭ دشتِ وفا مین اصحابِ طاعت اسیری عیال کو وسیلہ کرامت جانتی ہین
مرنا اوسکی راہِ محنت اور محبت مین زندگانی ابدی ہی ٭ فنا فی اللہ ہونا طلبِ عشقِ ربّ العزت مین
سعادت کی نشانی سرمدی ہی ٭ بادیہ عبودیت کا خار چمن چمن گلزار افتخار ہی ٭ ناحیہ الفت کا بہا
انجمن انجمن مسیح کردار زندہ روزگار ہی ٭ اوسکی معرکہ وصال مین زخمِ بدن کو مجاہدانِ میدان
شہادت پیرایہ جسم آرزو رکہتی ہین ٭ عرصہ کمال مین غارتِ مال اور ہتکِ حرمت کو طالبان
کوی وحدت سرمایہ جستجو کہتی ہین ٭ جل شانہ و اعظم بیانہ و درود مالا کلام اوس خاصہ معبود کے
نذر ہی جسکو خلعتِ ختم اور صیبت عالم بزمِ ازل مین طوغِ دعلمِ شفاعت و رسالت سی توام
اور تحیت و سلام اوس خلاصہ وجود کو ہدیہ ہی جسی جاگیر بلایای آدم تا خاتم علاوہ سند
ولایت کی بانوبت و نشانِ شہادت نسلاً بعد نسل عنایت کی ٭ او نکی متوسلانِ آستان کو
رتبہ خطاب خیر الامم سی ممتاز کیا ٭ اور پیروانِ خاندان کو عہدہ و ان من شیعتہ لابراہیم سے
اعزاز دیا ٭ رونی والونکو او نکی ذریت پر ثوابِ بنای کعبہ مین شریکِ خلیل فرمایا ٭ عزادارو نکو
اہلبیتِ عصمت کی برای دوامِ ملکِ وسیع جنت تملیکِ اجر جزیل بتلایا ٭ جو ذکرِ آلِ محمد علیہم السلام

کری وَ مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی اوسکا ثناخوان ہو جو سرگذشتِ اولادِ علی علیہ السلام کہے یا سنی خطیبِ منبرِ سلونی ماہرِ علمِ لدنی اوسکی مدح مین عذب البیان ہو وَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ مَنْ ذُکِرَ الْحُسَیْنُ عِنْدَهٗ فَخَرَجَ مِنْ عَیْنِهٖ مِنَ الدُّمُوْعِ مِقْدَارُ جَنَاحِ ذُبَابٍ کَانَ ثَوَابُهٗ عَلَی اللهِ وَلَمْ یَرْضَ لَهٗ بِدُوْنِ الْجَنَّةِ صادقِ آلِ محمد جعفر ابن محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد کیا جو مؤمن کی روبرو بیان ہو شہادتِ امام حسین علیہ السلام اور آنسو نکلے اوسکی آنکھون سے بقدر پرِ پشہ اوسکا ثواب خدا کے پاس بہت ہے اور بدونِ عطای فردوس کے راضی نہوگا قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللهَ اِطَّلَعَ اِلَی الْاَرْضِ فَاخْتَارَنَا حضرتِ امیر المومنین علی علیہ السلام نے کہا حق تعالی کی مشیّت و ارادہ نے سبقت کی خلقتِ دنیا پر پس اون سب موجودات سے ہمین پاک اور برگزیدہ فرمایا وَاخْتَارَ لَنَا شِیْعَةً یَنْصُرُوْنَنَا وَیَفْرَحُوْنَ بِفَرَحِنَا اور ہماری واسطے دوست اور پیرو انتخاب کئے وہ دار دنیا مین اپنی دست و زبان سے یاری کرتے ہین ایامِ سرور و شادی مین فرحناک ہوتے ہین وَیَحْزَنُوْنَ بِحُزْنِنَا وَیَبْذُلُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْنَا ہماری موسمِ عزا و ماتم مین روتے ہین اور طریقِ طاعت و رضا مین اپنے مال سے مصروف ہوتے ہین اُولٰئِكَ مِنَّا وَاِلَیْنَا قَدْ خُلِقُوْا مِنْ فَاضِلِ طِیْنَتِنَا وہ لوگ خاص ہماری غلام ہین اور ہم اونکے امام ہین اسواسطے کہ وہ ہم اہلبیت کی زیادتی طینت سے ایجاد ہوئے ہین پس ای اہلِ عزا ماہِ محرم کو غنیمت جانو ایام و لیالیِ عاشورا کو بے حزن و الم تلف نکرو ہر ساعت واقعۂ دشتِ کربلا سنو ہردم یاد مین سانحۂ سیّد الشہدا کی رہو مرثیہ فَوَاللهِ لَا اَنْسَی الْحُسَیْنَ وَرَهْطَهٗ وَعِتْرَتَهٗ بِالطَّفِّ لَمَّا یَتَضَرَّعُ قسم خدا کی مین نہین بھولتا امام حسین علیہ السلام اور اونکے لشکر اور اولادِ تشنہ جگر کو جو دشتِ کربلا مین محنت و بلای سے رو رو سے زاری کرتے تھے

وَلَمْ اَنْسَهُ وَالشِّمْرُ مِنْ فَوْقِ صَدْرِهٖ یُهَشِّمُ صَدْرًا وَهُوَ فِي الْعِلْمِ مَجْمَعُ
فراموش نکرونگا اوس غریب کو جس ہنگام مین زخمون سی چور ہوا زمین مقتل مین گہوڑے سی گرا
شمر چہاتی پر چڑہا استخوانہای سینہ کو توڑتا تہا اور اوس جناب کا صندوق گنجینہ علم خدا و اسرار
امامت سی بہرا تہا۔ وَلَمْ اَنْسَهُ مَظْلُوْمًا ذَبِيْحًا مِنَ الْقَفَا وَقَدْ كَانَ نُوْرُ اللّٰهِ
فِي الْاَرْضِ يَطْلَعُ نہین بہولیگا مجہی وہ مظلوم تشنہ دہن کہ ذبح کیا اوسی پشت گردن سے
باوجود اس شرف کی جو وہ نور خدا زمین پر درخشان تہا زیادہ آفتاب روشن سی۔ وَ
جِئْنَ كَرِيْمَاتُ الْبَتُوْلِ حَوَاسِرًا + وَلَمْ يَبْقَ جَيْبٌ اِلَّا يُشَقُّ وَيُرْقَعُ +
اوسوقت دختران زہرای بتول بقتل شہدا مین آئین اسطور سی کہ بی نقاب اور نہ چادر تہی
پر تنگی سر کی بال پردہ رخسار مین کہلی بدن ضرب تازیانہ سی نیلی خاک چہرون پر ملے
کانونکی لہو سی گردن و شانہ بہری جب عزیزونکی لاشین دکہائی دین مثال برگ خزان
اونکی پہلو مین گرین ہر ایک نی اپنی وارث کا جنازہ بغل مین لیا۔ شدت رقت سی چہاتی
اور سر کو پیٹا شکوہ مصیبت اور درد فرقت با امید حمایت سنایا گریبان پیراہن اور دوپٹے
جو بچا تہا پہاڑ ڈالا۔ تَقْبَلُ جُثْمَانَ الْحُسَيْنِ سَكِيْنَةُ وَشِمْرٌ لَهَا بِالسَّوْطِ ضَرْبًا
يُمْنَعُ اوس ہنگامہ مین سکینہ خاتون باپ کی جسم بی سر سی لپٹی روتی تہی سینہ کو
بوسہ دیتی منہہ ملتی جان کہوتی تہی اوسکی شیون جانگداز سی حاضرین میدان کا شور
نوحہ بلند ہوا دوست و دشمن کو اوس مبتلای فراق کی بیان سی یارای قرار نہ رہا اندیشہ
بلوا مین شمر کوڑا لیکی دوڑا دو مین ہاتہ مارکی نالہ و فریاد کو منع کیا فَيُؤْلِمُهَا ضَرْبُ
السِّيَاطِ فَتَلْتَجِيْ بِعَمَّتِهَا مِنْ حَيْثُ بِالضَّرْبِ تُوْجَعُ جب پشت سکینہ پر
تازیانہ لگا پیکر نازپرور دختر سرور دکہنی لگا اوسنی بیتاب ہو کی اپنی پہوپہی زینب سے

بتیسوین مجالس مرثیہ عربی وقبائل کو تقسیم سرِ شہدا اوکوفہ مین حرم کا داخلہ

سکوہ کیا دیکھو یہ غدار مجھی بی سبب مارتا ہی باپ کی بالین پتیت سی بزور واکراہ اوٹہاتا ہی

تَقُولُ لَهُ يَا شِمْرُ وَيْحَكَ خَلِّهَا اِذَا كَانَ بِالتَّقْبِيلِ تَرْضَى وَتَقْنَعُ زینب نی

شمر کو فرمایا وای اوپر تیری ای خونخوار اس یتیم کو چھوڑدی ہرگاہ اپنی باپ کی پیار کرنی سی راضی

ہوتی ہی جنازۂ بی سر کی بوسہ لینی مین تسکین پاتی ہی تو کیون بی دردستاتا ہی بچہ بی پدر کو

زجر سی چھڑاتا ہی رونی نہین دیتا ہی وَتَرْفَعُ صَوْتًا اُمُّ كُلْثُومٍ بِالْبُكَاءِ وَتَشْكُوا

اِلَى اللّٰهِ الْعَلِيِّ وَتَضَرَّعُ اوسوقت اُمِّ کلثومؑ نی رقت اور نوحہ مین آواز بلند کی درگاہ خدا مین

شکایتِ ظلم اعدا سی دہائی دی وَتَنْدُبُ مِنْ عَظْمِ الرَّزِيَّةِ جَدَّهَا فَلَوْ جَدُّنَا

يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَيَسْمَعُ شدتِ مصیبت مین نالہ اور بین پرحسرت کیا جدِ بزرگوار کو محنت و

اضطراب سی پکار کی کہا ای نانا رسولِ خدا کاش کہ اسوقت حالِ عترتِ طاہرہ دیکھتی ہمارا

ذلیل وخوار ہونا استغاثہ کرنا سنتی اَيَا جَدَّنَا نَشْكُوا اِلَيْكَ اُمَيَّةً فَقَدْ بَالَغُوا

فِي ظُلْمِنَا وَتَبَدَّعُوا یارسول اللہ جور وستم بنی اُمیہ کی تسی شکایت کرتی ہون ہمکو

بدعت سی بہت اذیت دی وہ ظلم کی حکایت کہتی ہون اَيَا جَدَّنَا هٰذَا الْحُسَيْنُ

مُعَفَّرًا عَلَى التُّرَابِ مَجْزُوزُ الْوَدِيدَيْنِ يُقْطَعُ ای جدِ بزرگوار یہ نواسہ پیارا تمہارا

حسین صحرا مین خاک وخون آلودہ پڑا ہی شاہ رگِ گردن اور سر اوسکا تیغِ جفا سی کٹا ہی

فَجُسْمَانُهُ تَحْتَ الْخُيُولِ وَرَأْسُهُ عِنَادًا بِاَطْرَافِ الْاَسِنَّةِ يُرْفَعُ گہوڑونکے

سم تلی روندا جاتا ہی عداوت سی رأسِ خونچکان کو نوکِ نیزہ پر اطرافِ میدان مین ظالم

پہراتا ہی اَيَا جَدَّنَا لَمْ يَتْرُكُوا مِنْ رِجَالِنَا كَبِيرًا وَلَا طِفْلًا عَلَى الثَّدْيِ يَرْضَعُ

ای سید وسردار ملکِ غربت مین اس لشکرِ ناپکارنی ہماری سب مردونکو مارا ہی

شیرخوار بچہ کو بہی مان کی چھاتی پر دودہ پینی کو نہین زندہ چھوڑا ہی اَيَا جَدَّنَا لَمْ يَتْرُكُوا

بکذشت او نیم و دیگر کوفیان با امیر کرتعی ... خلعت ...
از همه جهی دان کهن ری لعنت ... لشکر ...
رسول ... وحضرت ... رسول سلیمان
او را پیش پسر زیاد بردند او ...
... نشسته ... رسید ... پیغام ...
پیش پسر زیاد در رسید ... گرفت ... سلیمان
وجواب نوشته ... والله که چون او را
امد و گفت یا امیر ... دان ...
یان ... دیدم ... السلام علی من اتبع
سلام ... گفتم ... حقیقت ...
الهدی ... پیغام ... که گفته
... حاجب ... یا کفر
... گفتم ... تواضع ... پسر زیاد گفت
چه امیر جلیل ... کرد و گفت
خاموش باش ... کانیکه از تو ... تر
سلیمان ... ودند و سیاه ... از تو ...
... هلاک شدند ... 797
و کشتن حسین بن علی را ... توبه کن
و با تو ان خواهم کرد که با ال فاطمه
کردم بد ولت ... حکم چون سلیمان
این سخن بشنید سپاه را بیار است و چون
وعده حرب در رسید از هر دو جانب
او از طبل حربی بر خاست پس سلاح
پوشیدند و سوار شدند سلیمان هزار
سوار بمسیب بن نجبه داد با علم سفید
و مقدمه لشکر ساخت پسر ... بود
داست او و امیران بدست چپ او
بایستادند وخود در قلب لشکر بایستاد
وانجانب پسر زیاد هفت هزار
سوار و پیاده بحصین بن نمیر داد و
بمیمنه فرستاد و هفت هزار سوار
بیوسف بن عتاب داد و بمیسره
فرستاد و چنان لشکر بسعد بن ... داد

تیسوین مجلس مرثیهٔ عربی و قبایل حضرت کو تقسیم سر شهدا او کوفه مین حرم کا اجتماع

هین فیسا نثر نحماً اَوَلا ثوباً وَلَم یبق بُرقُع ای نانا هم عورتونکی سر پر کوئی چادر برقع
نهین رهاهی چهوٹی بڑونکی رو بند اور ساری لباس بدن کو لوٹ لیا هی آیا جدّنا
اَن تَرانا اَذِلّهً اُسارىٰ اِلیٰ اَعدائِنا نتضرّع ای جدِّ نامدار اگر آپ نظر کرتے
پریشانی اور ذلت کو جو ستم همپر گذرتی هین اسیری مین ناچار هوکی روبروی اعدا زاری
کرتی پهرتی هین آیا جدّنا شِمرٌ یحرّقنا عنا و یضرِبُنا ضربَ الاِماءِ و یُوَجِّع
ای پیغمبرِ خدا هماری چادر شمر دشمن دین نی سر سی چهین لی اور جیسی لونڈیونکو مارتی هین
ویسا هی مار کی پشت دکهای آیا جدّنا سِر نا عرایا حواسِراً کانّا سبایا الرّوم
بل نحن اوضع ای جدّ بزرگوار هم جور و جفای اشرار سی ننگی سر عریان بدن تباه حال
ایسی دربدر هین جیسی اسیرانِ روم خوار و گرفتار هوتی هین بلکه اونسی بهی بدتر هین وا آیا
جدّنا زین العابدین مُکَبّلٌ علیلٌ سقیمٌ مُدنَفٌ متوجِّعٌ ای نانا یه
زین العابدین بیمار و صاحب آزار با تن نحیف و زار پڑا هی کثرتِ بیقراری سی ناچار طوق
زنجیر مین گرفتار درد فراقِ حسین علیه السلام سی مرنی کی کنار هوا هی اِذا ماداً نا حاسِراً
بلا غطاء تکاد الحشا تنفتّ و الرّوح تنزِع جب هم اهل بیت اور بان پهوپهی کو سر برهنه
سو پریشان بی چادر دیکهتا هی اوسکا جگر پهٹتا دل دکهتا جان دینی کا اراده رکهتا هی
مُنصرِفٌ عنّا الوجه من غیرِ نُصرةٍ و یُبدو اِلیٰ رأسِ الحُسین فَیجزعُ هماری
حالِ تباه سی ناچار شرما کی منهه پهیر لیتا هی سرِ امام حسین علیه السلام کی نزدیک آفت
بلا مین فغان و زاری کرتا هی نظم لمولفه ای هوادارانِ سبطِ مصطفیٰ شیون کرو
شمع آه و ناله سی ماتم سرا روشن کرو رونی کو مجلس مین آتی هین یهان جن و ملک
تم بهی ای اهل عزا اشک سی دامن کرو ابنِ پیغمبر کی جب آئی مصیبت کا خیال

تئیسوین مجلس قبائل کو تقسیم سرِ شہدا اور کوفہ میں حرم کا داخلہ

تھی کچھ فوج سوار و پیادہ سے تاکون پر محلات کوفہ کی حاضر رہی تاکہ اپنی گھر سے کوئی آنکھہ باہر نہ نکالی
باندھی راہ وگذر میں تردد نکری حمایت میں اولادِ رسالت کی دوستانِ علی کا بلوا
نہونی پائی تعزیت اور ماتم سے حسین کی کہین شور و غلغلہ سر نہ اوٹھائی بس تمام شب
دل آزاری میں عترتِ خیر الانام کی اہتمام رہی صبح کو وہ روسیاہ بالباسِ رنگین سر و
تماشی کی لئی جہاد عد وان سے نکلی جو اشقیا ہمراہِ شمر و عمرِ سعد واسطی جدالِ سید الشہدا گئی تھین
گئی تھی اونکی اقربا زن و مرد استقبال کو دور تک خارجِ شہر پہنچی تھی و قال محمد بن ابیطالب
اِنَّ رُؤُسَ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ وَاَھْلِبَیْتِہٖ ثَمَانِیَۃٌ وَسَبْعُوْنَ رَاْسًا
سوالیانِ شاہِ شہیدان سنو اس بیان کو دریغ نکرو آج اشکِ شور اور نالہ و فغان کو
محمد ابنِ ابیطالب سے روایت کی ہے اور ملہوفِ سید ابنِ طاؤس میں لکھی ہی سرہای اصحاب
پیغمبر و اہلبیت حیدرِ صفدر و فرزندانِ امامِ تشنہ جگر اٹہتر تھی کہ دشتِ کربلا میں خنجر جفا سے
کاٹی لشکر عمر نی اونکی برابر حصی تھی وَاقْتَسَمَھَا الْقَبَائِلُ لِیَتَقَرَّبُوْا بِذٰلِکَ اِلٰی
عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ وَاِلٰی یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ پس تقسیم کئی وہ سب قبایلِ عرب کو
جو ہمراہ تھی قتلِ اولادِ نبی کرنی میں جتنی روسیاہ اہلِ سپاہ تھی تاکہ اس وسیلہ سے ابنِ زیاد کی پاس
سرخ رو جائین اور اپنی بیداد کا خلعت اور جائزہ یزید سے پائین فَجَاءَتْ کِنْدَۃُ بِثَلٰثَۃَ
عَشَرَ رَاْسًا وَصَاحِبُھُمْ قَیْسُ بْنُ اَشْعَثَ پس قبیلۂ کندہ کہ سردار اونکا قیس ابنِ اشعث تھا
تیرہ سر جبلہ ہمراہ لیکی کوفہ میں پھرا وَجَاءَتْ ھَوَازِنُ بِاثْنَیْ عَشَرَ رَاْسًا وَبِرِوَایَۃٍ
عِشْرِیْنَ وَصَاحِبُھُمْ شِمْرُ بْنُ ذِی الْجَوْشَنِ اور طایفۂ ہوازن نی کہ افسر اونکا شمر
تھا بارہ سر پائی اور دوسری روایت میں بیس سر مظلوم ہمراہ لائی وَجَاءَتْ تَمِیْمُ
بِسَبْعَۃَ عَشَرَ رَاْسًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ تِسْعَۃَ عَشَرَ قومِ بنی تمیم کو سترہ سر انور ملی اور بروایت

تہی کچہ فوج سوار و پیادہ سی ناکون پر محلات کوفہ کی حاضر رہی تاکہ اپنی گہر سی کوئی اتنا
باندہی راہ وگذر مین تردد نکری حمایت مین اولادِ رسالت کی دوستانِ علی کا بلوا
ہونی پائی تعزیت اور ماتم سی حسین کی کہین شور و غلغلہ سر نہ اوٹہائی پس تمام شب
دل آزاری مین عترتِ خیر الانام کی اہتمام رہی صبح کو وہ روسیاہ بالباسِ رنگین سرو
تماشی کی لئی جفا و عدوان سی نکلی جو اشقیا ہمراہِ شمر و عمرِ سعد واسطی جدال سید الشہدا ہین
گئی تہی اونکی اقربا زن و مرد استقبال کو دور تک خارج شہر پہنچی تہی وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ ابِي طَالِب
اِنَّ رُؤُسَ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ وَ اَهْلِبَيْتِهٖ ثَمَانِيَةٌ وَ سَبْعُوْنَ رَاْسًا
سوالیانِ شاہِ شہیدان سنو اس بیان کو دریغ نکرو آج اشک شور اور نالہ و فغان کو
محمد ابنِ ابیطالب سی روایت کی ہی اور ملہوفِ سیدِ ابنِ طاؤس مین لکہی ہی سرہای اصحاب
پیغمبر و اہلبیتِ حیدرِ صفدر و فرزندانِ امامِ تشنہ جگر اٹہتر تہی کہ دشتِ کربلا مین خنجر جفا سے
کاٹی لشکر عمر نی اونکی برابر چہی تہی وَ اقْتَسَمَهَا الْقَبَائِلُ لِيَتَقَرَّبُوْا بِذٰلِكَ اِلٰى
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَ اِلٰى يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ پس تقسیم کئی وہ سب قبایلِ عرب کو
جو ہمراہ تہی قتل اولادِ نبی کرنی مین جتنی روسیاہ اہلِ سپاہ تہی تاکہ اس وسیلہ سی ابن زیاد کی پاس
سرخ رو جائین اور اپنی بیداد کا خلعت اور جائزہ یزید سی پائین فَجَاءَتْ كِنْدَةُ بِثَلَاثَةَ
عَشَرَ رَاْسًا وَ صَاحِبُهُمْ قَيْسُ بْنُ اَشْعَثَ پس قبیلہ کندہ کہ سردار اونکا قیس ابنِ اشعث تہا
تیرہ سر جبلہ ہمراہ لیگئی کوفہ مین پہر وَ جَاءَتْ هَوَازِنُ بِاثْنَىْ عَشَرَ رَاْسًا و بروایتی
عِشْرِيْنَ وَ صَاحِبُهُمْ شِمْرُ بْنُ ذِى الْجَوْشَنِ اور طایفہ ہوازن نی کہ افسر اونکا شمر
تہا بارہ سر پائی اور دوسری روایت مین بیس سر منظم ہمراہ لائی وَ جَاءَتْ تَمِيْمُ
بِسَبْعَةَ عَشَرَ رَاْسًا وَ فِىْ رِوَايَةٍ تِسْعَةَ عَشَرَ قوم بنی تمیم کو سترہ سر انور ملی اور دوسری

بتیسوین مجلس کوفه مین سپاه کا پهر انا سرهای شهداء و اسیرونکو لانا ۔

ثانی اونمین سر مطہر ہاتہہ کی وَجَاءَتْ هَوَازِنُ بِاثْنَتَيْ عَشَرَ رَأْسًا وَبِرِوَايَةٍ بِتِسْعَةِ رُؤُوسٍ ۔ ضرہ بنی اسد سولہ سر ساتہہ لیکر لائی اور ایک روایت مین ہی کہ نو سر اونکو عمر نی دلائی وَجَاءَتْ مَذْحِجٌ بِسَبْعَةِ رُؤُوسٍ عشیرہ اہل مذحج نی سات سر لمبی خنجر پر اونکو چمکاتی وہ روسیاہ پہر آئی وَجَاءَتْ سَائِرُ النَّاسِ بِثَلَاثَةَ عَشَرَ رَأْسًا اور باقی سب لشکر شقاوت اثر کو تیرہ سر مقدس ملی کہ اپنی بہالون پر طرہ دستار جفا بناکی چلے وَجَاءُوا بِالْحَرَمِ أُسَارَى إِلَّا شَهْرَبَانُوَيْهِ فَإِنَّهَا أَتْلَفَتْ وَأَلْقَتْ نَفْسَهَا فِي الْفُرَاتِ پس وہ نامردان پر جفا ساری اُسرا و سرہای مقربان خدا کو لائی اور اپنی نتایج اعمال کو دست شقاوت سی دکہاتی آئی مگر شہربانو زوجہ امام حسین علیہ السلام نی شوہر کی فراق مین جینا گوارا نکیا اہلبیت سی جدا ہوکی بارادہ ہلاکت اور بربادی جان دریای فرات مین اپنی تئین گرادیا ۔ فَأَقْبَلُوا حَتَّى قَدِمُوا بِهَا الْكُوفَةَ وَاجْتَمَعَ أَهْلُهَا لِلنَّظَرِ إِلَيْهِنَّ اوسدن کوفہ مین خلق کا ہجوم عام تہا راہ و گذر مین ہر محلی کی ازدحام تہا سب دوکانون مین اور بالای بام بانتظار دیدار مبہی تہی عورت و مرد اپنی اطفال کو دوش اور کنار مین لئی کوچہ و بازار مین کہڑی تہی ہر ایک مشتاق تماشا جانی آنی والون سی خبر پوچہتا کہتا اب ہمارا لشکر جو اسیران کربلا کو لاتا ہی کہان تک پہنچا ناگاہ حاملان سرہای شہیدان و محبان آل مصطفی پیشتر آئی تا کہ سب اہلبیت خدا کو دروازہ شہر کی اندر لائی چار طرف سی ورود بیکسون مین ہر مقام پر شور و ہنگامہ ہوا زن و مرد اہل کوفہ کا واسطی نظارہ کی مجمع ہوا پر ایک اگی بڑہا اہل حرم کو دہ حال پر اختلال مشاہدہ مین آیا کہ خدا کسی کو نصیب نکری برگزیدہ ہای ذوالجلال کو ایسا خستہ و پریشان پایا کہ نہ سنی اور نہ انکہون سی گذری تہی قَالَ وَكَانَ مَعَ النِّسَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَدْ نَهَكَتْهُ الْعِلَّةُ وَفِي عُنُقِهِ الْجَامِعَةُ وَيَدُهُ مَغْلُولَةٌ إِلَى عُنُقِهِ راوی

بتیسوین مجلس کوفہ مین سپاہ کا پہر آنا سرہای شہدا و اسیرونکو لانا

کہتا ہی کہ بانوانِ شاہِ کونین کی ساتہ علی بن الحسین علیہ السلام بہی قید مین گرفتار تہی اور
صدمۂ مرضِ فراق سی لاغر و ضعیف و صاحبِ آزار تہی اوسپر گلوی ناتوان ایلین طوقِ
آہن پڑا تہا اور ہاتہہ ہتکڑی سی باندہی اونکو گردن مین کسا تہا باوجود نقاہت
جسمانی ایک اشترِ برہنہ پر سوار اپنی مصیبت اور ذلتِ مادر و خواہر سی اشکبار فرقِ مبارک پر
عمامہ نہین عریان بدن مین کپڑی پہٹی میلی چاک گریبان تا بدامان شرم سی اعدا کی
نیچی سر جہکائی لب پر تہالی حرارتِ بخار کی جوش مین آئی وَالْحَسَنُ الْمُثَنّٰى بْنُ الْحَسَنِ
وَكَانَ قَدْ وَاسٰى عَمَّهٗ وَاِمَامَهٗ فِي الصَّبْرِ عَلَى الرِّمَاحِ وَاِنَّمَا ارْتُثَّ وَقَدْ
اُثْخِنَ بِالْجِرَاحِ وَكَانَ مَعَهُمْ زَيْدٌ وَعَمْرٌو وَلَدُ الْحَسَنِ السِّبْطِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ
بْنِ الْحُسَيْنِ حسن مثنی ابن امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کہ صفِ جان نثاری مین سر کف نیاز پر
لئی تہی اپنی چچا امام حسین علیہ السلام کی حامی معرکۂ کربلا مین جہاد پر کمر باندہی تہی حضرت کی رو برو
شجاعت و دلیری سی برچہی زخمِ نیزہ و تلوار پر صابر و قایم ہو کی لڑی جو کثرتِ جراحت سے
تلوار دکہی چور ہوئی غش کہا کی مقتل مین گہوڑی سی گری درمیانِ لاش ہای شہدا بیہوش پڑی رہی
ملازمانِ عمر سعد اونکو اوٹہا کی لشکر مین لیگئی تہی وہ بہی ہمراہ اولادِ پیغمبر با تنِ پارہ اور حالِ تباہ
اونٹ پر بندہی تہی علاوہ اونکی زید و عمر فرزندانِ امام حسن علیہ السلام بہی گرفتار تہی اور امام
محمد باقر بن سید سجاد علیہما السلام و عبد اللہ بن عباس اسیر و ناچار تہی فَجَعَلَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ
يَنُوْحُوْنَ وَيَبْكُوْنَ و اصیبتا عترتِ رسول اللہ ایسی صورتِ تباہ مین مبتلا آئی کہ اونکی دیکہنی مین
کسی کو تابِ ضبط نرہی بی اختیار سب نی اشک بہائی ہر سمت سی پشتِ بام کی خلایق
خاص و عام نی غلغلۂ شیون اوٹہا لیا راہ گذر کی زن و مردنی اوپر ترس کہا کی نوحہ و ماتم
کیا کوئی کہتا یہ جوانِ ناتوان جو میسّر آتا ہی بی عمامہ و ردا چہرہ زرد اشک بہاتا بدن لرزتا

بتیسوین مجلس کو فہ مین سپاہ کا پھرانا سرہای شہدا و اسیرونکو لانا

نالہ کرتا ہی ظاہر ابیمار اور اسیرونکا قافلہ سالار ہی او سپر طوق و زنجیر مین گرفتار ہی
اسکو قید مین دوا کون پلاتا ہوگا۔ غذای پرہیز کون کہلاتا بستر استراحت پر سلاتا ہوگا
اس بہ ہین اپنی عزیزونکی سر کٹی دیکہتا ہو پیتا ہوگا۔ ماں بہن کو بی پردہ نظر کرتا ہی کا ہیکو ایسا
کوئی اپنی پہلو نشین سی جاتلذ نہ یہ اور غم اور حزن شتی کو بتاتا رہی بھی ہرچند صورتین غریب و ستم دین
لاکن چہرون سی نشانِ بزرگی دیکہو تو ثابت ہی کہ وارث مرتبہ عظیم ہین بعضی نکہت جلالت اثبات
او براونہاتی جانب زینب خاتون اور ام کلثوم بر ہاتی کہ اونکی شباہت مین شانِ حیدر کرار کا
پتا ملتا ہی سب عوراتکی سرداری و سلسلہ غمخواری کا رنگ انہین چہرون پر کہلتا ہے
اولاد والی سکینہ و فاطمہ کی بیلی اور ہیی کرتون پر بہت ترس کہاتی اونکی چہوٹی سن صدمہ
بی پدری کی تصور مین متاسف رہجاتی فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بِصَوْتٍ ضَئِیلٍ
اَتَنُوحُونَ وَتَبْكُونَ مِنْ اَجْلِنَا فَمَنْ ذَا الَّذِیْ قَتَلَنَا اوسدم علی بن الحسین نے
باوازِ نحیف کہا کہ ای اہلِ مکر و دغا و جماعت کوفہ بانی جفا آیا ہماری شدتِ مصیبت اور
غلبہ محنت پر تم نوحہ کرتی ہو حالتِ بیکسی اور کثرتِ اندوہ و آفت پر آہ سرد بھرتی ہو
پس ہمکو کسنی قتل کیا ہی اور کون متوجہ بربادی و غارت کا ہوا ہی تمہاری خنجر جور سے
فرزند پیغمبر نی شہادت پائی تھی بتنگ حرمت نبی اور حیدر رہی ہماری یہ نوبت پہنچائی تمہاری
دستِ ظلم نی سامانِ لباس اور عزت حرم لوٹا سوز کین سی خیمہ اہلبیت کو ایسا جلایا کہ کچھ
نہ چھوڑا گھوڑون سی لاشِ حسین علیہ السلام اور اصحاب کو روندا ہی ودیعتِ رسول کو شل
ذلیل و دلگیر اسیر و خوار باندھا ہی قَالَ فَاَشْرَقَتْ اِمْرَاَةٌ مِنَ الْكُوفِیَّاتِ فَقَالَتْ مِنْ
اَیِّ الْاُسَارٰی اَنْتُنَّ پس آہستہ آہستہ قافلہ غارت زدہ کربلا کو اگی زہانی بجوم جا
خلق زیاد پاتی وہان ٹھراتی تاکہ سوالی ابنِ زیاد وہ جور و بیداد کو دیکھین سادات بنی فاطمہ کی

...بر دارید خیر شما با نہا باشد

تیسویں مجلس کوفہ مین سپاہ ابن زیاد کا پھر انا سرہای شہدا و اسیرون کو لانا

آہ و فریاد کو سنکی بیہوشی کرین ناگاہ اوس ہنگامہ مین ایک عورت کوفی اپنی کوٹھی پر اگی کھڑی ہوئی سلسلہ

شرف و بزرگی کو جو پریشان و تباہ پایا بحیرت پرسش کی ای لوگو مجھی بتاؤ تم کہاں کی رہنی والی او

کس جا بستی ہو نسب و حسب مین کون خاندان سی نسبت رکھتی ہو کہ ایسی نورانی جمال کی قیدی

کبھی اس دیار مین نہین آئی یہ روز محنت زمانی عالی دودمان پر فلک نہ لائی جو ابد یاد رہی

خانۂ احمد و زہرا جب برباد ہوا تو اونکی بہو بیٹی کا ننگی سر یہان کنبہ آیا فَقُلْنَ نَحْنُ اُسَارٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ ہم عترت محمد مصطفیٰ ہین اور اسیران آل خیر الوریٰ ہین ہم وہ لوگ ہین جنکی گھر کی ملک و دین

تھی وہ امین ہین جو شارع دین و ایمان تھی عصمت و طہارت پر خدا گواہ صبر و رضا کی راہ مین قربانی

فَنَزَلَتْ مِنْ سَطْحِهَا فَجَمَعَتْ مُلَاءً وَّاُزُرًا وَّمَقَانِعَ فَاَعْطَتْهُنَّ اوسنی جب الم کا

پتا پایا ناموس کبریا کا قافلہ عریان نظر مین آیا فوراً پشت بام سی اوتری دوڑتی گھر گئی تاب صبر

طاقت ضبط باقی نرہی بہت مقنعہ و چادر و روبند و پاجامہ و کرتی لائی گٹھری لباس کی باہم

روبرو پھیلائی اہلبیت نی بضرورت ناچاری اونکو قبول فرمایا زینب خاتون نی سب عورات و

اطفال کو دیا کہ اپنا چہرہ اور بدن چھپایا قَالَ بَشِیْرُ بْنُ جَذْلَمٍ وَنَظَرْتُ اِلٰی زَیْنَبَ بِنْتِ

عَلِیٍّ یَوْمَئِذٍ وَلَمْ اَرَ خَفِرَةً قَطُّ اَنْطَقَ مِنْهَا بشیر بن خذلم روایت کرتا ہی کہ اوس وقت

زینب خاتون دختر علی مرتضیٰ علیہ السلام پر نظر کی واللہ ایسی مصیبت زدہ درد آلودہ فصیح کلام بی بی

کبھی نہین دیکھی کَاَنَّمَا تَفْرَغُ مِنْ لِسَانِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ایسا لب

لہجہ تھا کہ گمان پڑتا بعینہ زبان امیر المومنین علی علیہ السلام سی کلام ادا ہوتا وَقَدْ اَوْمَأَتْ

اِلَی النَّاسِ اَنِ اسْکُتُوْا فَسَکَنَتِ الْاَجْرَاسُ وَارْتَدَّتِ الْاَنْفَاسُ اشارہ سی

خیار خلایق کو امر فرمایا چپ رہو بیر ابیان بلاغت نشان سب سنو پس غل اور شور

موقوف کیا مرد و عورت نی سکوت مین دم لیا ثُمَّ قَالَتْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی اَبِیْ

بتیسوین مجالس قبایل عرب کو تقسیم سر شہدا کوفہ مین الحرم کا داخلہ

مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ اَمَّا بَعْدُ يَا اَهْلَ الْكُوْفَةِ اَتَبْكُوْنَ وَتَنْتَحِبُوْنَ اِيْ وَاللّٰهِ فَابْكُوْا كَثِيْرًا وَاضْحَكُوْا قَلِيْلًا پھر کہا حمد و ثنای بی انتہا سزاوارِ درگاہِ خداہی اور سلام میری نانا رسول دوسرا پر اور اونکی پاکیزہ اولاد کو رواہی اما بعد ای مردمِ کوفہ ہماری مصیبت و بیکسی پر شیون و رقت کرتی ہو و عدہ نصرت اور اقرارِ حمایت مین بلا کی گاون پر تلوار و خنجر کھینچی ہو اسد کی قسم ہی بہت چاہیئی روتی رہو تھوڑا ہنسو جو ستم الحرم پر کیا ہی اوسکی حسرت کبھی نہ بھولو اَتَدْرُوْنَ اَيَّ كَبِدٍ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ فَرَيْتُمْ وَاَيَّ كَرِيْمَةٍ لَهُ اَبْرَزْتُمْ وَاَيَّ دَمٍ لَهُ سَفَكْتُمْ ای غفلت پیشہ جفا اندیشہ ایا جانتی ہو کتنی دل و جگر پیغمبر کو پارہ کیا اور کیسی حریم خیر البشر کو پردیسی باہر نکالا کسکا لہو زمین پر بہایا کونسا سر کاٹکی برچھی پر چڑھایا وَاَيَّ حُرْمَةٍ لَهُ انْتَهَكْتُمْ اَفَعَجِبْتُمْ اِنْ مَطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا پہچانی کیا حرمت رسالت کو بی عزت و خوار کیا ہی اس مصیبت مین تعجب کرتی ہو کہ آسمان سی لہو برسا ہے قَالَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ حَيَارٰى يَبْكُوْنَ قَدْ وَضَعُوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ راوی کہتا ہی بخدا اسوقت دیکھا مینی اوسدم تمام سامعین کو حیرت زدہ روتی تہی اور کثرتِ ندامت و حسرت سی اپنی منہہ پر ہاتہہ رکہی متاسف ہوتی تہی وَرَاَيْتُ شَيْخًا وَاقِفًا اِلٰى جَنْبِيْ يَبْكِيْ حَتّٰى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهٗ اور ایک پیر مرد کوفی جو میری پہلو مین کہڑا سنتا تہا اوسکو ایسا روتا پایا کہ ریش پر دریای سرشک بہتا تھا وَهُوَ يَقُوْلُ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ كُهُوْلُكُمْ خَيْرُ الْكُهُوْلِ وَشَبَابُكُمْ خَيْرُ الشَّبَابِ وَنِسَاؤُكُمْ خَيْرُ النِّسَاءِ عرض کی میری مان باپ آپکی مظلومی اور غربت پر فدا ہون حق ہی بڈہی تمہاری عالم کی بڈون سی افضل اور جوان ساری جہان کی جوانون سی اعلیٰ اکمل خواتین سب دنیا کی عورات سی اشرف نسا ہین اور طفیل ذاتِ جد بزرگوار کی افلا

ملی بی بیان کوشک افتاد و سلیمان که
اهنگ ان کوشک کرده خواست که
از ان کوشک در وی دری از ان بیرون رفت
آمد بموقع از حد بیرون او مسافت چون آفتاب
بعد از ان سوی سلیمان گفت ای زن تو چه کسی جواب
داد که ای سلیمان دل شاد دار که من
خدیجه کبری ام حوّم خضرت فاطمه زهرا و
و حضرت فاطمه زهرا دختر پیغمبر
و تو را سلام میفرستد و میگوید
نکردی امام نیمه امیم که با دشمنان
کشیدنا شهید شوند
نزدیک نزد وال انجا با شهید
و کوشک متعلق بتو و یاران
و بعد از ان حضرت امام حسن و حضرت
امام حسین از پس پرده بر آمدند و سلیمان
بی نوازشها کردند
۸۰۵
بود یاران خود را بشارت داده که خدا
ابر کوشک را برای شما فرستاده
و فرود آمده در ان کوشک خواهند بود
سلیمان گفت یا مولای من حکم
که با من اند همه زخمی اند و طاقت
کردن ندارند پس حضرت امام حسین
از پس پرده طاسی از یاقوت سرخ
در دست کرده بیرون آورد و
داد در ان طاس آبی بود که
و شیرین تر از شکر و خوشبوتر از
و گفت ای سلیمان این چشمه
یاران میاید تا همه زخمهای خود
و قدری از ان آب بر جراحت
بر بالین او نهاده پس سلیمان شاد
خواب بیدار شد دید که آن طاس
تا در وقت نیکو شود پس سلیمان از
جراحتهای خود و یاران خود بمال

تیسوین مجلس قبائل عرب کو تقسیم سر شہدا کوفہ مین المحرم کا داخلہ

زین پیدا ہین مروی جذیلة الاسدی عن رجل من الثقات قال کنت
بالکوفة ورایت نساء اهل الکوفة مهتکات الجیوب محمشات الوجوه
وهن تلطمن الخدود دابی مخنف مین سند صیبت دی ہی کہ جذیلہ اسدی نی ایک
مرد ثقہ سی روایت کی ہی اوسنی کہا مین کوفہ مین تہا جو عورات اہل شہر کا غلغلہ نوحہ سنا
گریبان چاک کرتین بال اور چہرہ نوچتین منہہ پر طمانچی مارتین او کی شیون سی مجہی تعجب ہوا
یارای صبر و قرار باقی نہ رہا فاقبلت علی شیخ من اهل الکوفة وقلت له
ما هذا البکاء والنحیب ایک بوڑہی کوفی کی نزدیک جا ن گیا اور مینی پوچہا ہی
یہ کیسا رونیکا غلغلہ اور نالہ کا شور مچا ہی قال من اجل راس الحسین بن علی
یریدون ان یدخلوه یہ کیا فرط مصیبت و ماتم آل عبا ہی کہ سر حسین بن علی علیہما
السلام کو شہر مین لانیکا اہتمام ہو رہا ہی فبینما هو یحدثنی اذ دخلوا بالسبایا
لسبایا والرؤس بینهم اوسکی ہمراہ مین مشغول کلام تہا فراغ نہین پایا تہا کہ
سامنی سی قافلہ اسیران کربلا اور کاروان سرہای شہدا نزدیک آیا ونظرت الی
جاریة جمیلة علی الجمل بغیر وطاء ولا غطاء اوسمین ایک بی بی با وقار
تمکین وتنومند کو دیکہا اونٹ کی کجاوہ پر بی پوشش اور محمل بٹہایا تہا ہجوم تماشائیو نسے
ایسی حالت زار مین روتی غوغای عام بازاریون سی پریشان ہوتی فسالت عنها
فقیل لی هی ام کلثوم اخت الحسین علیه السلام مینی پوچہا یہ خاتون معظمہ
کون ہی اور کیا نام ہی جواب دیا دختر زہرا خواہر حسین علیہ السلام ہی فدنوت منها
وقلت لها یا جاریة حدثنی ما نزل بکم مینی زار و نالان اوسکی قریب جا کے
پوچہا ای بی بی ارشاد کرو تم پر کیسا صدمہ گذرا فنظرت الی ملیا وقالت من انت

یا شیخ اونے میری طرف لطف و مدارا سے توجہ کی اور کہا اے شیخ تو کون ہی اور کہا
کہا نقلت من البصرۃ وانا ولی من اولیائکم مینی عرض کی اہل بصرہ او
یہان غریب الوطن ہون آپکی دوستون سے مین ہی ایک محب پنجتن ہون فقالت یا
شیخ اعلم اننی کنت فی الخیمۃ فسمعت صہیل الفرس فاخرجت
رأسی جواب دیا الشیخ یہ جان لی کہ ہم روز عاشورا ماتم اقربا مین نالان تہی بہوک پیاس کی
شدت سے جان بلب ہو رہی تھی ہکسی امام حسین علیہ السلام کی ذکر مین رو رہی تھی کوئی
مرد باقی نرہا تھا جو امام کی خبر میدان سے لاتا تشویش مین بہائی کی پڑی تہی مضطر حال
بیٹھی اور کہڑی تہی ایک مرتبہ گہوڑیکا شور نالہ و فریاد پایا پردہ ہٹا کی در خیمہ سے سر باہر نکالا
واذا انا بفرس عاد یا والسرج حمراء ناگاہ دیکہا رہوار خالی سوار سے آیا ہے
زین کا دامن بہائی کی لہو سے بھر الال ہو رہا ہے صدہا تیر و تبر او سپر لگی ہین تلوار و نیزے
بدن کی ٹکڑے ہوے ہین لجام و رکاب کٹی ہی یال و کاکل خاک و خون مین اٹی ہے مثل بد ارزانے
غمسے نوحہ کرتا ہی فصرخت النساء فسمعت من جانب الخیمۃ ھاتف
یقول مشاہدہ سے اس مصیبت کی سب عورات نے شیون کیا گوشہ خیمہ سے ایک ہاتف کا
مرثیہ آواز دردناک مین سنائی دیا حرثیہ واللہ ما جئتکم حتی بصرت بہ
بالطف منعفر الخدین منحورا بخدا کہ مین تمہاری پاس نہین آیا تا انکہوں سے
دیکہا سر جدا حسین کو دشت بلا مین پڑا کان الحسین سراجا یستضاء بہ اللہ
(خاکمین رخسارہ بہرا)
یعلم انی لم اقل زورا حسین مشعل ہدایت ہی کہ اوسکا نور دارین مین چمکتا ہے
قسم خدا کی مین راست خبر دیتا ہون جہوٹ نہین کہا ہی قال فبادرت ام کلثوم
وقالت بحق معبودک الا اخبرتنی من انت راوی کہتا ہی ام کلثوم نے

فرمایا کہ مین اوسکی طرف دوڑی قسم دیکی حقیقتِ حال پوچھی تم کون ہو بیان کرو یہان کیونکر
آئی صاف کہو فقال اَنَا هَاتِفٌ مِنَ الْجِنِّ الَّذِیْ اَسْلَمْنَا عَلٰی یَدِ اَبِیْكِ عَلِیِّ بْنِ
اَبِیْطَالِبٍ اَتَیْتُ اَنَا وَ قَوْمِیْ فِیْ نُصْرَةِ الْحُسَیْنِ فَعَاقَنَا فِی الطَّرِیْقِ اَمْرًا
جواب عرض کیا مین ہاتف قومِ جنات سی ہون جو کہ تمہاری والد کی ہاتہون ایمان لائی تہی
اپنی لشکر اور قبیلہ کی ساتھ نصرتِ حسین علیہ السلام کو ہم آئی تہی اوس جاب نی ہمین رخصت
کیا ہمراہِ رکاب اپنی حاضر نہین رہنی دیا وَاِذَا هُمْ قَدْ اَقْبَلُوْا بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ وَمَعَهٗ
ثَمَانِیَةَ عَشَرَ رَاْسًا مِنْ اَهْلِبَیْتِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ راوی کہتا ہی ہم اس گفتگو مین
تہی ناگاہ سرِ امام حسین علیہ السلام اور اوسکی پیچہی اٹہارہ سرِ نورانی اقربا و اصحاب کے لائی
ابنِ زیاد نی ماموُر کیا تہا کہ ہمراہِ اسیرانِ حرم اہلِ شہر کو دکہایا جائی وَكَانَ خَضِیْبُ
لِحْیَةِ الْحُسَیْنِ وَ قَدْ فَصَلَ الْخِضَابُ مِنْهَا وَالرِّیْحُ تَلْعَبُ بِهَا یَمِیْنًا وَّشِمَالًا
محاسنِ شریفِ حسین علیہ السلام مین وسمہ لگا تہا لاکن اثرِ خضاب بالون کی نیچی جاتا
رہا تہا جب او سپر ہوا چلتی داہنی بائین پریشان کرتی فَلَمَّا نَظَرَتْ اِلٰی رَاْسِ اَخِیْهَا
فِیْ اَوَّلِ الرُّؤُوْسِ ضَرَبَتْ خَدَّهَا وَجَبِیْنَهَا حَتّٰی رَاَیْنَا الدَّمَ مِنْ تَحْتِ النِّقَابِ
کئی روز گذری تہی کہ اُمِّ کلثوم سی بہائی بچہڑی تہی جو دم سرِ حسین علیہ السلام آگی سب سرونکی
نظر مین اوس محنت زدہ کی آیا غلبۂ شوقِ دیدار مین اس صورت سے گلا کٹا لہو بہرا منہہ سو کہا بابا
اپنا رخسار و پیشانی چوبِ جہازِ شتر سی ٹکرایا ایسا کہ خون نقاب کے نیچی بہا اور جوش کہایا ثُمَّ
اَوْمَتْ قَلْبَهَا وَجَعَلَتْ تَقُوْلُ پہر سوز دلسی اوسکا نالہ زار بڑہا زبانِ حال سی یہ مرثیہ
ادام حرارت تشنگی
پڑہا مرثیہ یَا هِلَالًا لَمَّا اسْتَتَمَّ ضِیَاءُ لَكَ غَالَهٗ خَسْفُهٗ فَاَبْدَا غُرُوْبًا
ای میری چاند جب کہ تیرا نورِ جمال کمال کو پہنچا تہی گہن لگا اور ماہِ حیات غروب کیا ما توہمت

تیئیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اسیران کربلا اور ام کلثوم کا مرثیہ پڑہنا

یَا شَقِیقَ فُؤَادِیْ کَانَ ھٰذَا مُقَدَّرًا مَکْتُوْبًا ۔ گمان مین تہا ای میری دل و جگر کی ٹکڑی ایسی محنت رکہی ہی اور تیری مصیبت جدائی مقدر مین لکہی ہی یَا اَخِیْ فَاطِمَۃُ الصَّغِیْرَۃُ تَبْکِیْ ۔ فَلَقَدْ کَادَ قَلْبُھَا اَنْ یَذُوْبَا ای بہائی فاطمۂ صغرا کا تمہاری شوقِ دیدار مین رونا نہین تہمتا ہی اور اوسکا دل آتشِ فراق سی جلتا ہی یَا اَخِیْ لَوْ تَریٰ عَلِیًّا ذَلِیْلًا وَھُوَ فِی الْاَسْرِ لَا یُطِیْقُ نَحِیْبًا ای برادر سید سجاد اپنی فرزند کو اگر دیکہو اسیری و ذلت مین گرفتار ہی اور ضعفِ بیماری مین نالہ و فریاد بہی دشوار ہی کُلَّمَا اَوْجَعُوْا بِالضَّرْبِ مَاذَا ۔ یَا اِلٰھِیْ وَدَمْعُہٗ مَسْکُوْبًا جسقدر ضرب تازیانۂ اعدا سی درد و ایذا پاتا ہی مانندِ غریبانِ بیکس روتا ہوا خدا کو یاد کرتا ہی یَا اَخِیْ ضُمَّہٗ اِلَیْکَ وَقَرِّبْہُ ۔ وَسَکِّنْ فُؤَادَہُ الْمَرْعُوْبَا ای برادر اوسی بلا کی چہاتی سی لگالو اور دلِ بیتاب کو اوسکی تسکین دو یَا اَخِیْ یَعِزُّ عَلَیْکَ اَنْ تَرَانِیْ ۔ بَیْنَ الْاُسَارٰی مُقَیَّدًا مَضْرُوْبًا ای بہائی تمپر بہت دشوار ہوگا اور تمہین رنج و ملال گذریگا جو دیکہو ہمین اسیری مین مار کہاتی اور بدن دُکہتا ۔ عِدْ یَتَامٰاکَ اِنْ اَرَدْتَ مُغِیْبًا ۔ یَا اَخِیْ بِالرُّجُوْعِ وَعْدًا قَرِیْبًا ای برادر اگر اپنی فرزندانِ یتیم کی نظر سی تم پنہان ہوی ہو تو کچہہ اونسی وعدۂ قریب کر جاو ۔ کب اکی ملوگی مین کہان تک اونہین سمجہاوٗن کہ دل میرا ملاحظہ سی اونکی شق ہوتا ہی مَا اَذَلَّ الْیَتِیْمَ حِیْنَ یُنَادِیْ ۔ بِاَبِیْہِ وَلَا یَرَاہُ یُکَادُ مُجِیْبًا ای برادر کس صدای محزون اور دلِ غمناک سی یتیم بچی تمہاری ہای بابا کہکی پکارتی ہین ۔ اور تم کچہہ اونہین جواب نہین دیتی ہو وہ شور مچاتی ہین نظم للمولفہ

اگی زیادہ کیا کہون رقت کا جوش ہی ۔ قابو نہین ہی دلپہ ٹہکانی نہ ہوش ہی +
لکنت زبان پہ نطق کو ہی اس مقال سی ۔ مجلس کا حال غیر ہوا اتہال سی ناظم رولا کی

تینتیسوین مجلس ابن عباس کا پیغمبر کو خواب مین دیکھنا و حرم کا کوفہ مین داخل ہونا

نام کیا روزگار مین، زہرا بھی نالہ کرتی ہی اسدم فراز مین، مصروف ہی جو ذکرِ غم حسین مین
مقبول خاص و عام ہی اہل سخن مین تو، اسکا صلہ ملیگا خدا سی بروز حشر، ہمسایہ رسول مین
ہوویگا تیرا قصہ

تینتیسوین مجلس رسولخدا کو خواب مین دیکھنا ابن عباس کا اور کوفہ مین داخلہ اسیران کربلا

رباعی گردشمین نہ کیون چرخ ستمگار پھری، ہی ہی سر شبیر پہ تلوار پھری، خورشید کی
دیکھا ہو سایہ جسکا، در در وہی زینب سر بازار پھری رباعی دریا پہ کھٹا چھائی تھی
بی پیرونکی، بجلی تھی سر شاہ پہ شمشیرونکی، بارش جو زیادہ ہی تو پیٹو سر کو، شبیر پہ بارش
تھی یونہین تیرونکی رباعی کوفی مین نبی زادیونکی دید ہوئی، رو ئی جو حرم ضبط کی تاب
ہوئی، شبیر ہوئی عجب زمانی مین شہید، ماتم نہ کسی گھر مین ہوا عید ہوئی رباعی غم
شبیر سی عابد خم تھی، اور دلمین جگر مین بیکسونکی دم تھی، کہتی تھی بصد فغان یہ نانہ
جرس، وہ قافلہ کیا ہوا کہ جسمین ہم تھی، تمہید بکا ابن عباس کا رسولخدا کو
خواب مین دیکھنا ای دوستانِ رسولخدا مجالسِ ماتمِ حسین علیہ السلام مین
حاضر ہونا ثواب رکھتا ہی محبانِ علی مرتضیٰ غمِ سید الشہدا مین رونا اجرِ بیحساب رکھتا ہی
ملائکہ مقربین اس بزمِ عزا کی خدمت مین سرفراز ہوتی ہین رحمتِ رب سی حاضرین کی
سب گناہ قطرۂ اشک مین دہوتی ہین، شرفِ عزاداری کو سعادت سمجھو فرصت کو غنیمت
زندگانی کو بیوفا جانو، یہ ایامِ عشرۂ محرم کو تصور کرو کیا دن تھی، اور اس ہنگام مین خاندانِ
رسول پر کیسی جفا گذرتی رہی، امتِ بیوفا نی پیغمبر کی نواسی کو فریب سی مہمان بلایا،
نانا کا روضہ وطن شہر مدینہ اونسی چھڑایا، تیغ و نیزہ و تیر کی نرغی مین گھیرا، چھوٹی بڑونکی

تینتیسوین مجلس ابن عباس کا پیغمبر کو واقعہ مین دیکھنا اور کوفہ کا داخلہ اسیران کربلا

سوکھی گلون پر خنجر آبدار پھیرا نہی بچونکو اوس تمازتِ گرما مین بھوکا پیاسا مارا ادھر ایک بار دل و جان زہرا کا سرتن سی اوتارا ڈیرونکو جلاکی لباس و زیور حرم کو غارت کرلیا عورات بیوہ کو شلِ کنارۂ ظلم و زنگہار کی سلسلۂ قید مین کیا لاشہای عزیز و اقربای خیر البشر پر گہورونکو دوڑایا فرزند بیمار سید الشہدا کو طوق و زنجیر آہن پہنایا دختران علی مرتضیٰ کو دربدر اذیت و ذلت پہنچاتی پہری عیال امام حسین علیہ السلام کو ہر بات پر تازیانی لگاتی رہی ایسو نہین ہو حبِ سنی اور دیکھنی دنیا کی تہین معلوم ہوگا کہ بانوانِ اسیر ضعیف کا دل تحمل مین بلاکی نازک ہوتا ہی تہوڑی صدمۂ رنج و محنت سے مانند حباب ٹوٹ جاتا ہے یہی کمال حیرت اور غلبۂ رقت ہی اس حادثہ مین بہت حیرت ہی کہ وہ شدایدِ ستم خواتین حرم نی کیونکر سہی اور جبر و ظلم اعدا کی وادی خوار مین کس درجہ اونپر گذری اگر کوئی بیان کری تو ہرگز نہین ہوسکتا سماعت سی ضبط کا یارا نہین رہتا صد حیف اجسادِ نجس کو اہل لشکر کی اہل شام و کوفہ باحترام دفن کرین بدنہای عترت خیر الانام سر کٹی خاک و خون مین پڑی رہین کوئی فقیرون کا بچہ اپنی موت سی اگر مرجاتا ہی تو اوسکی ماتم و نوحہ کا چرچا رہتا ہے پیغمبر کا نواسہ ستائیس امام زادونکی ہمراہ مثلِ گوسفندِ قربانی ذبح ہوا وہ سانحہ کہ اگر تین شبانہ روز آسمان سی لہو برستا رہا لاکن کسی مسلمان نی اوسکی فاتحہ کو ہاتھہ نہین اوٹھایا کوئی دلسوزنی اوس مصیبت مین انکھہ سی آنسو نہ بہایا اگر خیر البشر زندہ ہوتی اوس غم مین کیا کرتی ہرگاہ حیدرِ صفدر وہ ماجرا دیکھتی تو کیا کہتی مَرْوِیْ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ نَائِمًا فِیْ مَنْزِلِیْ بِمَدِیْنَۃِ الرَّسُوْلِ وَقْتَ الظُّہْرِ کتب معتبرہ مین عبداللہ ابن عباس کی زبانی روایت لکھی ہی کہ یہ عبارت پر حسرت حالِ رقت سی کہی ایکدن وقتِ دوپہر خواب قیلولہ مین اپنی عادت سی مدینۂ رسول مین سوتا تھا اتفاقاً

امام حسین علیہ السلام مین اور سفر کی خیال سی مجھی اندیشہ ہوتا تھا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ هُوَ مُقْبِلٌ مِنْ نَحْوِ کَرْبَلَا وَهُوَ اَشْعَثُ اَغْبَرُ وَالتُّرَابُ عَلٰی شَیْبِہٖ خیر الوری کو عالمِ رویا مین جانب کربلا سی پھر آتی دیکھا کہ پریشان صورت غبار آلودہ خاک محاسنِ شریف مین بھری چہرہ متغیر تھا وَهُوَ بَاکِی الْعَیْنَیْنِ حَزِیْنُ الْقَلْبِ وَمَعَہٗ قَارُوْرَتَانِ مَمْلُوْتَانِ دَمًا وہ جناب بادلِ حزین انکھونسی سیر اشک بہتی شتاب کھڑی تھی، دو شیشی لہو سی بھری ہاتھون مین لئی تھی، فرطِ مصیبت سی دمِ سرد بھرتی بیقراری مین آہ و نالہ کرتی اس آفت مین مجھی یارای صبر نہ ہا، سلام کرکی سببِ اندوہ بکا پوچھا ای حبیبِ خدا یہ کیا ماجرا ہی زاری و اشکباری کا باعث کونسا واقعہ گذرا ہی فَقَالَ لِیْ هٰذِہٖ فِیْهَا مِنْ دَمِ الْحُسَیْنِ وَهٰذِہِ الْاُخْرٰی مِنْ دَمِ اَهْلِبَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ فرمایا ای عبد اللہ بن عباس آج میرا پیارا حسین دشتِ کربلا مین شہید ہوا ہے ظلم و جفاسی امتِ بیوفا نی بہو کا پیاسا میرا اسا را کنبہ مارا ہی ہینی ایک شیشہ مین اوسکا خونِ ناحق لیا ہی، اور دوسری مین اصحاب و اقربا کا لہو بھرا ہی وَاِنِّیْ الْاٰنَ رَجَعْتُ مِنْ دَفْنِ وَلَدِی الْحُسَیْنِ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی نی ہرگاہ مقتضای مقام یہ کلام حسرت انجام فرمایا ہو تو بجا ہی جسکا ذکر سماعت عالمین دلِ محبونکو رقت افزا ہی صبحِ روز عاشورا حسین کو لشکرِ مصیبت نی گھیر اتھا، ایک ایک یار و انصار بھائی اور بیٹی کو تہ شمشیر کیا تھا مہمان بلا کی غربت مین کھانی کو ترسایا، پیاسونکو ایک قطرہ اب نہین پلایا افسوس کہ میری فرزندِ مظلوم کو زخمِ تیغ و نیزہ و تیرسی چور کیا، قاتلِ شوم نی سوکھی گلی کو آبِ خنجر سی پانی دیا سینہ مجروح کو زانو کی تلی زور سی دبایا، لہو بہتی سر کو نیزی پر چڑھا کی میدان مین پھرایا لاش صد پاش کو بیدفن و کفن خاک و خون مین چھوڑا ہی، کھوڑی او سپر دوڑا کی ہڈی اور پسلی کو

تیتیسوین مجلس ابن عباس کا پیغمبر کو رویا مین دیکھنا اسیران حرم کا بازار کوفہ سی گذرنا

تو اہل حرم کو اسیر مین پکڑ کی تشہیر کو لیگئی مقتل مین بی وارث جنازی سر کٹی پڑی رہی۔ ناچار بنی اوس معرکۂ محنت مین قدم ٹرہایا اسد حسین و سایر شہدا کو دفن کر کی فراغ پایا حال نالہ و زاری مجبیر طاری ہی خاک و غبار کربلا سر و سیما مین بھری ہی وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ لَا يَفِيقُ مِنَ النَّحِيبِ خاتم انبیا یہ سرگذشت بیان فرماتی روتی جاتی اور نالہ و فغان سی ایک دم تسکین نپاتی بیتاب چلاتی ای اہل عزا تصور کرو انصاف کے جا ہی حزن و الم اس غم مین سرور عالم کا حصہ ہی یہ وہ لاڈلا نواسہ تھا جسی بجای شیر کی لعاب زبان ہنگام رضاعت پلایا برسون نازون سی جان کی برابر پالا رات دن سینہ پر سلایا عید کو حلۂ جنت پہنا کی دوش کرامت پر چڑہایا مصلیٰ مین لیجا کی سوار مہر نبوت سبکو دکہایا ابراہیم سی یگانہ فرزند کو اوسکی حیات پر نثار کیا نسل سیادت و امامت کو اوسکی اولاد مین شرف اشتہار دیا بعادت اطفال بہی گر حسین علیہ السلام سی بچپن ہوتی کوئی طرحکا قلق اوسکی دلکا گوارا نہین کرتی ہات پر اوسکی محبت اور مان باپ کی ولایت دوش مین فرمائی وہ چراغ حرمین جسکی بزرگی حدیث ثقلین مین سنائی ایسی محبوب لال کے رگ گردن سی جب لہو بہی پیغمبر کی چشم کیونکر اشک ریز نہی جس گاہ سر امام حسین علیہ السلام نیزون پر سوار ہوا شہر بشہر جای خیر البشر کو قصر جنت مین کسطرح قرار آی وہ تن صد پاش کو جس گاہ سمند اعدا لگد کوب کری جسم حبیب خدا کیونکر بستر راحت کا آشنا ہی جب حسین علیہ السلام کی گہر کا سامان لٹی خیمہ جلی مصطفیٰ کی سینہ مین کب تک آتش حسرت کا شرارہ نکلی حسین کی تہوڑی زحمت سی شاہ کونین مثل مادر فرزند مردہ بیچین ہوتی پس مصیبت شہادت سی اوس نور عین کی شور و شین کیونکر جان نہ کہوتی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَيْقَظْتُ نَوْمِيْ فَزِعًا مَرْعُوبًا حَتّٰى جَاءَ النَّاعِي إِلَى الْمَدِينَةِ بِقَتْلِ

تیئیسوین مجلس کو ذمین الجرم کو بازار سے لانا

الحسین علیہ السلام ابن عباس نی کہا کہ یہ حادثہ خواب مین دیکھا پریشان اور وحشت زدہ بیدار ہوا یادِ امام حسین علیہ السلام مین از خود فراموش رہا دن رات آہ و نالہ رقت سی سروکار رہا چند روز کی بعد قاصد کربلا اور کوفہ سی آیا خبر شہادت فرزند زہرا کو روضہ احمدی مین لایا محبان اہلبیت یہ ایام وہی دن ہین کہ جسمین خاندان رسالت حزین رقت کا جوش تھا ہر وقت ذکر محنت اور دردسی ابتلای نوحہ اور خروش تھا اس صورت مین امت خیر الوریٰ کو واجب ہی تقریب عزا مین اونکی فرزندونکی نالہ و بکا کرین اور جسکو اونسی امید شفاعت روز جزا ہو لازم ہی کہ ماتم کی موسم مین ساکت نرہین یہ وہ غم ہی کہ جسمین فلک سی لہو برسا اور دیدہ ملایکہ ہفت آسمان کا ہر شاک اشک ہنین سوکہا جن و انس گریان ہین وحش و طیر نالان ہین نظم فصیح ای اہل عزا گریہ و زاری کی یہ دن ہین اوس سبط پیمبر کی گرفتاری کی دن ہین بی جرم جسی قتل کیا اہل ستم نی امت کی بڑی جور سے شاہ امم نی سب یار و برادر مع فرزند کو مارا لب تشنہ جہان سی سوی فردوس سدہارا عریان رہا لاشہ شبیر سر خاک کو فیکی لعین لوٹ کی سب لیگئی پوشاک ناظم یہ مصیبت سے تڑپا ہی دل زار افلاک پہ ہوتی ہین روان آہ شرربا

کوفہ مین داخلہ اہل حرم کا اور بیان مسلم معمار کا مونہہ زنجان ور تو بیب خطبہ پڑھنا عابد بیمار کا

معماران بیت العزای شاہ کربلا و اشکباران وسعت سرای کرب و بلا طراحان مصیبت خانہ ماتم عالم و بقراران دار الامارت غم و الم مستمعان حدیث اندوہ و ملال و نالہ کشان بنیاد زاری و ابتہال وردو اہلبیت کی قصر حکایت کو شہر بیان مین خاک حسرت و آب رقت سے یون بناتی ہین کہ جب زلزلہ بلائی روز عاشور آیوان دین گرا یا سیل حوادث نی اماکن

تیئیسوین مجلس مسلم معمار کی روایت سی اہل حرم کو بازار کوفہ مین لانا

آل یاسین کو بہایا۔ طاق حرمت رسول کو جور سنگین پر کین نی خراب کیا رواق عزت عترت بتول کو تیشہ جفای ابن سعد نی ڈہایا یعنی گردن فرزند شاہ ولایت کی دشنہ ستم سی کٹی۔ زینت و رونق کاشانۂ امامت سر اسر لٹی اہل حرم کو مسکن شرف اور بزرگی باہر نکالا واسطی لیجانی کوفی کی شتر بی کجاوہ و پوشش پر بٹہایا۔ سرہای شہدا کو مع اسلحہ و لباس قبائل عرب نی غنیمت پایا۔ واسطی تشہیر و بار بدنامی و رسوائی کی اپنی نیزون پر چڑہایا کربلا سی جانب دار العدوان روانہ ہوی ہر گاہ حوالی شہر قساوت بنیان مین وہ بی ایمان پہنچی اوس روز اہل و عیال امام حسین علیہ السلام کو رنج و قلق سی صدمہ کمال تہا انی پردہ کی ہزارون طرحکا مقابلۂ دشمنان بدخصال تہا راوی کہتا ہی جسدم سر امام حسین علیہ السلام کو شمر نی بدن سی جدا کیا۔ فوراً عمر سعد نی بدست خولی بن یزید حضور ابن زیاد مین بہیجا اوس مردود نی ہنگام ورود اہل حرم مین پہیر دیا۔ اور سر دار حامل عیال رسول کی پاس روانہ کیا کہا کہ ہمراہ اسرای اولاد مصطفی شہر کی اندر لاؤ خوشنودی یزید کی واسطی ہماری دوستونکو دکہاؤ

رُوِیَ عَنْ مُسْلِمِ الْجَصَّاصِ قَالَ دَعَانِی ابْنُ زِیَادٍ لِاِصْلَاحِ دَارِ الْاِمَارَةِ بِالْکُوْفَةِ کتب معتبرہ مین روایت کی ہی مسلم معمار سی کہ اونہی کہا ابن زیاد نی مجہی ملکی مرمت دار الامارہ کوفہ کو حکم دیا۔ فَبَیْنَمَا اَنَا اُجَصِّصُ اَبْوَابَهَا جس ہنگام مین اوسکی دروازۂ شقاوت بنا کی مرمت کرتا تہا۔ و جو گل کہ خونابۂ حسرت مین گندہی ہی دست محنت سی لگاتا تہا وَاِذَا اَنَا بِالزَّعَقَاتِ قَدِ ارْتَفَعَتْ مِنْ جَانِبِ الْکُوْفَةِ یکا یک شورش عظیم ایک طرفسی کوفہ کی بلند ہوی کہ روز محشر سی وہ فریاد اور غل دوبالا تہی فَاَقْبَلْتُ عَلٰی خَادِمٍ کَانَ یَعْمَلُ مَعَنَا مین ورطۂ فکر و حیرت مین مبتلا تہا ناگاہ خادم ابن زیاد جو میری ہمراہ کام کرتا پہرتا وہ آیا فَقُلْتُ مَالِیْ اَرَی الْکُوْفَةَ

تیئسوین مجلس مسلم معار کی روایت سی الحرم کو بازار کوفہ مین لانا

یقصع اوس نابکار سی مینی براہِ تعجب کی پوچہا آج کیا ہی جو کوفہ مین شور و ہنگامہ برپا ہوا
قَالَ الشَّاعَۃُ اَتَوْا بِرَاْسِ خَارِجِیٍّ عَلیٰ یَزِیْدِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ جواب دیا ایک خارجی کا
سر کاٹکی لائی ہین جسنی یزید پر خروج کیا تھا اوسپر فتح و نصرت پائی جو ابن زیاد نی
لشکر بہیجا تھا۔ اسکہری اوسکا سر تمع قبایل کی داخل ہوتا ہی نظارہ سی قافلہ اسیر و بیکس
ایک عالم رو تا ہی قُلْتُ مَنْ ھٰذَا الْخَارِجِیُّ فَقَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ علیہما السلام
مینی سوال کیا اوس خارجی کی نام و نسب کا وہ کون تھا کہا حسین ابنِ علیِ مرتضیٰ
فرزندِ نازپرورِ فاطمہ زہرا قَالَ فَتَرَکْتُ الْخَادِمَ حَتّٰی خَرَجَ وَلَطَمْتُ وَجْہِیْ
حَتّٰی خَشِیْتُ عَلیٰ عَیْنَیَّ اَنْ تَذْھَبَا تہوڑی دیر خوفسی اوس خادم کی مین چپ رہا
جب چلا گیا تو ہجوم غمسی اپنا منہہ دونو ہاتہہ سی پیٹا یہان تک سر و سینہ پر دست الم کو
مارا کہ بصارت جاتی رہنی کا اندیشہ ہوا وَغَسَلْتُ یَدَیَّ مِنَ الْجِصِّ وَخَرَجْتُ مِنْ
ظَہْرِ الْقَصْرِ وَاَتَیْتُ اِلَی الْکُنَاسَۃِ چونی کی ہاتہہ پہر جلدی دہو کی پشتِ قصر سی نیچی
اوترا سراغِ آمدِ حرمِ محترم لیا محلہ کناسہ مین جا کی پہنچا فَبَیْنَا اَنَا وَاقِفٌ وَالنَّاسُ
یَتَوَاقِعُوْنَ وُصُوْلَ السَّبَایَا وَالرُّءُوْسِ زیادتی مجمعِ تماشائیون سی اگی راہ نہ پائی
کہ قدم بڑہاتا ناچار وہین انتظار مین بیقرار و اشکبار کہڑا رہا ہو رودِ اسرای آلِ محمد کی راہ مین
انبوہِ خلایق کو نگران دیکہا ہر ایک جویا تہا کہ دیکہین سرہای شہدا الکی ہمار الشکر کب اینگا
اِذَا قَدْ اَقْبَلَتْ نَحْوَ اَرْبَعِیْنَ شِقَّۃً تُحْمَلُ عَلیٰ اَرْبَعِیْنَ جَمَلًا فِیْھَا الْحَرَمُ
وَالنِّسَاءُ وَاَوْلَادُ فَاطِمَۃَ ناگاہ اِزدحامِ عام گذرگاہ کا برہم و درہم ہوا دور سی
فاطمہ بیوہ زنون کا آنا نظر آیا بقدر چالیس کجاوی کہ اونٹون پر لادا تہا اوسمین بانوانِ
حرم و اولادِ فاطمہ کو بٹہایا تہا کثرتِ مردم سپاہ کو پیادہ و سوار دونو طرف ہٹاتی

تیئیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اسیرانِ الحرم کا

مہار پکڑی سار بان شترہای سوارکو آہستہ اگی بڑہاتی، بیتاب ہوکی مین بہی نزدیک گیا
عجب حالِ پریشان سی اوس قافلۂ غارت زدہ کو دیکہا، تاراجی مقنعہ وچادرسی عریان
بدن منہہ کی پردیبن بال بکہری خواتینِ حرم کی میلی کپڑی خاکِ محنت مین بہری جسم ضرب
تازیانون سی دستِ جفاکی نیلی خونِ اقربا چہرہای نورانی پرملی اطفالِ خردسال اونکی
گود مین بیٹہی روتی، طعنہ اورشماتتِ اعداسی خوف کی ماری مضطرہوتی، ساری اسیرگردن
جہکائی نظارۂ نامحرمون سی شرماتی، اوس مصیبت مین ناچار اوربغیر ارسل گرفتارانِ ستمگار
چلی آتی، اگر سراونچا کرتی عزیزون کی سرکٹی خون بہری ہمراہ دیکہتی تو چلاتی، نگہبان اونکو
تازیانہ وکعبِ نیزہ اوٹہاکی دہمکاتی اور ڈراتی، کہ یزید کی جشنِ فتح مین قت نکرو، ابنِ
زیاد کی شادی اورخوشی پرساکت رہو وَاِذَا بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلٰی بَعِیْرٍ بِغَیْرِ
وِطَاءٍ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا وَھُوَمَعَ ذٰلِکَ یَبْکِیْ وَیَقُوْلُ ناگاہ کاروان
اسیرونکی جلومین علی بن الحسین علیہ السلام کو دیکہا، شترِ عریانِ بی جہازپربٹہایا طوق وزنجیر
مین اوس علیل کی ہاتہہ پیرکو باندہا تہا، کہ اوسکی صدمہ سی بدن اورگلا چہلا خون رگون سی
بہتا تہا، مانندِ سیلاب اشکِ حسرت انکہون سی جاری، ضعف اورنقاہت بیماری
بدن ناتوان پرطاری، کثرتِ حزن واندوہ مین مبتلا تہا، ان اشعار جانسوز مین اہلِ کوفہ کو
خطاب کرتا تہا، یَااُمَّۃَ السُّوْءِ لَاسَقْیًا لِرَبْعِکُمْ، یَااُمَّۃً لَمْ تُرَاعِیْ جَدَّنَا فِیْنَا
یعنی خداتمہین تشنگی قیامت مین کبہی سیراب نکری ای بدترین امت کہ تمنی مطلق حرمت
رسولِ خداسی نہین کی ہماری باب مین رعایت لَوْاَنَّنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ یَجْمَعُنَا
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَاکُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَا، فردای روزِ محشرکو جب تم حضورِ پیغمبرمین جمع
ہوگی تو یہ سوچو کہ جو ہمسی کیا ہی اسکا جواب کیا دوگی تُسَیِّرُوْنَا عَلَی الْاَقْتَابِ

تینتیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اسیران الحرم کا

عَادِیَۃٌ رَکَاتُنَا لَمْ تُشَیِّدْ فِیکُمْ دِینُنَا سرورِ اولادِ نبی کو بی جرم و خطا تشنہ لب
قتل کیا، اور بناتِ زہرا کو قیدِ اسیری مین ننگی اونٹون پر بٹھایا گویا ہمین دینِ اسلام سے
بیگانہ جانتی ہو اور ذُرّیّتِ طاہرۂ خیر الورا کو زمرۂ کفار سی مانتی ہو جبھی ناسزا ہماری حق مین
کہتی ہو ذلت و خواری ہر دم روا رکھتی ہو اَلَیْسَ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَیْلَکُمْ
اَھْدَی الْبَرِیَّۃِ مِنْ سُبُلِ الْمُضِلِّیْنَا آیا تم نہین پہچانتی کہ نانا رسولِ خدا نے
اصلاحِ دین مین کتنا جہاد کیا جو تمکو گمراہی سی پہیر کی طریقۂ نجاتِ دنیا و آخرت بتا یا
ای ستمگر عذابِ ابدی مین مبتلا ہو مکافاتِ جور و جفا خدا سی پاو یَا وَقْعَۃَ الطَّفِّ
قَدْ اَوْرَثْتِنِیْ حُزْنًا وَاللّٰہِ یَھْتِکُ اَشْرَارَ الْمُسِیْئِیْنَا ای معرکۂ دشتِ کربلا
بدرستی کہ تونی ہمکو مصیبت و اندوہ مین ڈالا ہی قسم خدا کی پردہ عزتِ آلِ نبی کو دستِ ستم نے
پہاڑا ہی قَالَ وَسَارَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ یُنَاوِلُوْنَ الْاَطْفَالَ الَّذِیْنَ عَلَی الْمَحَامِلِ
بَعْضَ التَّمْرِ وَالْجَوْزِ وَالْخُبْزِ راوی کہتا ہی جنکو خدا نی مروّت و رحم دیا تہا دُشا ہدہ ہر دو
یتمای اطفال سی دل اونکا بہر آیا، روٹی اور جوز و خرما و سی لڑکون کیطرف پہینکتی تہی وطور
خیرات اونکو اقسامِ خورش لا کی دیتی تہی فَصَاحَتْ بِھِمْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ یَا اَھْلَ الْکُوْفَۃِ
اِنَّ الصَّدَقَۃَ عَلَیْنَا حَرَامٌ جنابِ اُمِّ کلثوم نی یہ واقعہ دیکھا پکار کی اوس خلق سے کہا
کہ ای مردمِ کوفہ صدقہ ہمپر حرام ہی کہ ہمارا سلسلہ عترتِ افضلِ بشر سیدِ انام ہی وَصَارَتْ
تَاْخُذُ ذٰلِکَ مِنْ اَیْدِی الْاَطْفَالِ وَاَفْوَاھِھِمْ وَتَرْمِیْ بِہٖ الْاَرْضَ اُمِّ کلثوم نے
جسکی پاس دیکھا چھین لیا بچونکی منہہ اور ہاتہ سی لیکی دور پہینکا قَالَ کُلُّ ذٰلِکَ وَالنَّاسُ
یَبْکُوْنَ عَلٰی مَا اَصَابَھُمْ عورات بلاحظہ مصیبتِ اہلبیتِ عصمت فگار ہوتی تہین اور بعضے
تباہی اور خواری پر اونکی ہمیر کو یاد کر کی روتی تہین ثُمَّ اِنَّ اُمَّ کُلْثُوْمٍ اَطْلَعَتْ رَاْسَھَا

مِنَ الْمَحْمِلِ وَقَالَتْ لَهُمْ صَهٍ يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ تَقْتُلُنَا رِجَالُكُمْ وَتَبْكِينَا نِسَائُكُمْ فَالْحَاكِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللهُ يَوْمَ الْفَصْلِ لِقَضَايَا اوس وقت ام کلثوم نی اپنا سر مطہر محمل سی باہر نکالا آواز دردناک سی پکار کی فرمایا ای سنگدلان کوفہ عجب ماجرا تمہارا ہی کہ مردون نی سب وارثون کو ہماری مارا ہی عورتون نی ترس کہا کی عزت پر شور بکا مچایا ہی فردای قیامت مین ہماری اور تمہاری درمیان خدا حکم کریگا یہ تعدی اور ایذا کا بدلا عذاب اور نکال سی دیگا ادون بیحیاؤ نکو شرم کی ماری سکوت مین رقت تہی اپنی سر و دل اپنے فعل زشت پر ملامت کی فَبَيْنَمَا هِيَ تُخَاطِبُهُنَّ إِذَا بِضَجَّةٍ قَدِ ارْتَفَعَتْ وَإِذَا بِهِمْ قَدْ أَتَوْا بِالرُّؤُوسِ وہین جبکہ ہی وہ مظلومہ یہ کلام کرتی تہی ناگاہ ایک دور شور کی دہوم اوٹہی سواران خونخوار نی اگی قدم بڑہای سرہای شہدا نوک نیزون پر علم لای یُقْدِمُهُمْ رَأْسُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ رَأْسٌ زُهَرِيٌّ قَمَرِيٌّ أَشْبَهُ الْخَلْقِ بِرَسُولِ اللهِ وَلِحْيَتُهُ كَسَوَادِ السَّبَجِ سبکی اول سر سلطان شہیدین امام حسین علیہ السلام نظر آیا کہ اسکو نور افشان مانند قمر درخشان اشبہ خلق صورت رسول سی پایا قَدِ انْتَصَلَ بِهَا الْخِضَابُ وَوَجْهُهُ مِثْلُ دَوْرَةِ الْقَمَرِ الطَّالِعِ وَالرِّيحُ تَلْعَبُ بِهَا يَمِينًا وَشِمَالًا اثر خضاب کا محاسن شریف مین دیکہا جاتا وہ چہرہ ماہ شب چہاردہ سے زیادہ چمکتا جب ہوا کا جہونکا اوسپر چلتا تو دہنی بائین موی ریش اقدس کو سیلان ہوتا لاکن فرق مبارک پر غبار صحرا و بیابان پڑا ہوا جبہۂ مقدس ضرب سنگ جفا سی پہٹا ہوا دیدۂ پرضیا مین لہو کی نخی جمی تہی رخسارون پر پتہرا اور تیر کی زخم لگی تہی لبہای معجز بیان شدت پیاس سی سوکہی رگہای گردن سی قطرات خون بہتی اس صورت مین تلاوت قرآن کرتا زبان وحی ترجمان سی آیات عبرت نشان پڑہتا فَالْتَفَتَتْ زَيْنَبُ فَرَأَتْ

تیئیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اسیران الحرم کا

وَاَبْصَرَتْ رَاْسَ اَخِیْہَا فَنَطَحَتْ جَبِیْنَہَا بِمُقَدَّمِ الْمَحْمِلِ حَتّٰی رَاَیْنَا الدَّمَ یَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ قِنَاعِہَا جب سر انور امام حسین علیہ السلام نیزی پر کجاوہ زینب خاتون کی برابر پہنچا جادر ان بیبی خواہر کو جمالِ برادر جو نہین ملا تہا باشتیاقِ تمام اوس آفتاب صبح کی طرف دامانِ صبر پہیلا دیا شفق خون مین مہر سپہر رسالت کو ڈوبا پایا فرطِ قلق اور غلبہ رنج سی آہ و نالہ کا دم بہرا اپنی پیشانی کو شدتِ اندوہ مین چوب محمل پر مارا کہ جبہہ مبارک شق ہوا لہو نقاب کی تلی بہنی لگا وَاَوْمَتْ بِخِرْقَۃِ قَلْبِہَا سوزِ آتش فراق مین سر برادر کو پکارا بی اختیار نعرہ واحسینا وسیداہ واذبیحاہ واخاہ مندکیا حرشیہ فَقَالَتْ یَا ضِیَاءَ عَیْنِیْ وَیَا اَمَلِیْ فَقَدْ اَنْتَ یَا کَہْفِیَ الْیَوْمَ ضَیَّعْتَنِیْ کہتی تہی ای آنکہونکی تارے ای دل کی سہارے ای میری مددگار آج تیری مصیبت نی مجہی برباد و تباہ کیا اور حیرتی و خواری مین سامانِ دربدری دیا یَا اَخِیْ یَا حُسَیْنُ اَمَا تَرٰی مَقَامِیْ اَیَا حِصْنِیْ وَحِرْزِیْ ملکنی ای بیکس و غریب جان جائی ای بی پشت و پناہ حسین یا غم ن مین تنہائی آیا تم نہین دیکہتی بہن کی یہ ذلت اور اونٹ کے ناچار ہتی ہون اور جای اقامت کو جو کس کرمین ہتی ہون اَمْسَیْتُ بَیْنَ الْاَعَادِیْ بے لَا کَہْفَ وَلَا مُسَاعِدَ فِیْ مُلِمَّاتِیْ یُسَاعِدُنِیْ دشمنون مین تمدن بسر کرتی ہون کوئی مونس و پرستار نہین کہ غمخواری کری اور بلا و ایذا اس طرح فداری سی مجہی تسلی دی یا کا فلی یَا اَخِیْ مَا کَانَ فِیْ نَظَرِیْ اَنِّیْ اَرَاکَ وَمِنْکَ الرَّاْسُ فِی اللَّدْنِ ای برادر اور پشت و پناہ و حامی خواہر میری دہیان مین یہ مصیبت ہرگز نہتی کہ تمکو شہید دیکہونگی اور تمہارا سر کٹا خون بہا ہوا نیزہ بلند پر چڑہا پاونگی یَا لَیْتَ عَیْنِیْ قَبْلَ الْاٰنِ قَدْ عَمِیَتْ + وَلَا اَرَاکَ خَضِیْبَ الشَّیْبِ وَالذَّقَنِ کاش کہ اس وقت سی پہلی میری بینائی چشم جاتی رہتی اور تمہاری ریش سفید کو لہو مین ڈوبا نظر کرتی ثُمَّ اِنَّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ

در حال از سر خشم نامہ بعبد اللہ زبیر نوشت کہ ای پسر ابان زبیر
بدان و آگاہ باش کہ عامل تو عبد اللہ را گرفتہ
پسر برادر من را در بند کردہ و بزندان فرستادہ
و بنگاہ در بند کردہ و محمد طلحہ خانان اوبا
کشتار دشمنان و محمد بن ابی درکار مجید
خاوند نشکر کردہ اکنون در بند کردہ گذاشت
دو است کہ او را در بند کہ جیزی نوابی
حالا از تو در صحیفہ امر کہ او را رہا کنید
عامل خود بنویسی کہ او را تعاقب کنی ملات نرو
اگر درین باب تغافل کنی در زبان او ورم برو
متعذر ائم و بکار دو باد ترا زبان بتر ببر
مہر کردہ و بفرستاد چون نامہ نوشت
رسید بخواند و در حال نامہ نوشت
عبد اللہ بن زبیر کہ او امیر کوفہ بود توی
کہ چون این نامہ بتو رسد دست از مختار
دور دار و ضامن بستان کہ خروج نکند
و در حال عمر
۱۲۸
چون نامہ بعبد اللہ بن عمر رسید در حال
نامہ نوشت کہ ترا زہا کنم بشرط
آنکہ ضامن بدہی دو مردان مہتران
کوفہ بیایند و ترا ضامن بشوند و مختار
باز بزندان بردند و دہ کس از شیعہ
حاضر کردند و اینہا کہ با مختار بیعت
کردہ بودند یکی زاید بن مالک بود
و یزید بن انس و احمر بن شمیط و عبد اللہ
بن شداد و عبد الرحمن بن عمرو و زاید
بن قدامہ و نافع بن سعید و سعر بن سعید
اینہمہ جوانمردان آمدند و ضامن مختار
شدند پس عبد اللہ زبیر دست از
مختار برداشت و او را سوگند داد
کہ بر وی خروج نکند پس مختار بیرون
آمد و شیعیان شادی کردند
و قاتلان حضرت امام حسین علیہ
السلام غمگین شدند و دیگر
تمام بخانہ مختار جمع شدند

تیتیسوین مجلس کوفہ مین الحرم کا جانا سید الساجدین کا حسب و نسب شریف سنانا

علیہ السلام اَوحی اِلی النّاسِ اَن اُسکتُوا فسکتُوا بعد ازان نقبیہ آلِ عبا آدم
سرآمدِ بلا نوحِ طوفانِ کربلا ابراہیمِ آتشِ ابتلا اسماعیلِ قربانگاہِ تحمل اسحاقِ اسباطِ توکل
ایوبِ صبر و شکیبائی یحییٰ زہد و پارسائی خضرِ چشمہ سرِ اشکِ روان الیاسِ بیابانِ نالہ و
فغان یعقوبِ کنعانِ زاری یوسفِ زندانِ گرفتاری موسیٰ طورِ غم و الم عیسیٰ دارِ مصیبت و
ماتم احمد لقا حیدر شمایل حسن سیما حسین مخایل خلیفۃ اللہ فی الارضین حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام کہ ضعف و نقاہتِ بیماری مین اونکو طاقتِ کلام نہتھی دستِ حق پرست سے
لوگونکو اشارت کی کہ اندک ساکت اور خاموش رہو میری تقریر کو بگوشِ ہوش سنو پس سب
چپ ہوی اوس طرف کان لگی کہی فقام قائماً فحمد اللہ واثنی علیہ
وذکر النبی صلی علیہ باتنِ زار و ناتوان سیدہی ہوی لرزتی ہاتہون سی طوق اور
بیڑی سنبہالی اوتہی زبانِ فصاحت بیان سی حمد و ثنای خدا کی نامِ پیغمبر لیا درود بہیجی
ثم قال ایّہا النّاس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا علی بن
الحسین ابنِ ابی طالب صلوات اللہ علیہم یعنی پہر اوس وارثِ رتبۂ ہارونی اور
حارثِ مسندِ سلونی خطیبِ منبرِ کشف الغطا حبیبِ فرزندِ وما ینطق عن الہوی نی فرمایا
ای گروہِ خلایق جو میرا حسب و نسبِ بزرگی جانتا ہی وہ جانی اور جو نہین واقف ہی
اب پہچانی کہ مین بیٹا حسین ابن علی ابن ابیطالب علیہما السلام کا ہون اور نسلِ خیر البشر مین
قتلِ راہِ خدا سی مین بچا ہون انا ابن المذبوح بشطِ الفرات من غیر ذحل
ولا تراث مین فرزندِ دلدار اوس بزرگوار کا ہون جسنی راہِ خدا مین سر دیا اور بجرم و گناہ
ہو کا پیاسا شطِ فرات پر مع اقربا مارا گیا انا ابن من انتہک حریمہ وسلب
نعیمہ وانتہب مالہ وسبی عیالہ مین پسر ایسی سرور کا ہون جسکی الحرم گوبی عزت

اور حرمت کیا ہی * سامانِ خدم و حشم اہلبیت کو چھین لیا ہی مال و اسباب کو غارتگری سے
لوٹا عیال و اطفال کی سر پر قید و اسیری کا پہاڑ توڑا اَنَا ابْنُ مَنْ قُتِلَ صَبْرًا وَكَفٰى
بِذٰلِكَ فَخْرًا مین سبطِ خلف ہون اوسکا جو میدانِ تسلیم و رضا مین شہید ہوا *
یہ فخر و مباہات مجہی کفایت کرتا ہی کہ ایسا شرف دنیا مین کسیکو نہین ملا ہی ۔ اَيُّهَا
النَّاسُ نَاشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ كَتَبْتُمْ اِلٰى اَبِيْ وَخَدَعْتُمُوْهُ
ای گروہِ حضار قسم ہی تمکو پروردگار کی * سچ کہو جو بات مین اظہار کی جاتی ہو کہ تمنی
کسقدر خط لکہی اوس بزرگوار کی بلانیکو آب و تاب سی ۔ اور فریب و دغا کی ہی ظلم و
جفا مین اوس جناب سی وَاَعْطَيْتُمُوْهُ مِنْ اَنْفُسِكُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَالْبَيْعَةَ
وَقَاتَلْتُمُوْهُ تمنی بہت جان نثاری کی عہد و پیمان بہیجی ۔ اور بیعت و طاعت کی اقرار کیی
جب وہ تمہاری دیار مین مہمان آیا ہی تو ہمراہِ اصحاب و فرزندان ہو کا پیاسا اوسے
اوتارا ہی نیزی پر چڑہا کی دربدر پہرایا * اپنی وعدی بہول کی ہر طرحسی جور و عدوان مین
بیچارہ و مضطر بنایا ۔ فَتَبًّا لَكُمْ لِمَا قَدَّمْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وای اوپر تمہاری ۔ اور کردارِ ناصواب
جو ذخیرہ کئی ہین اپنی واسطی بِاَيَّةِ عَيْنٍ تَنْظُرُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اِذْ يَقُوْلُ لَكُمْ
قَتَلْتُمْ عِتْرَتِيْ وَانْتَهَكْتُمْ حُرْمَتِيْ فَلَسْتُمْ مِنْ اُمَّتِيْ روزِ محشر مین روبروی پیغمبر
کس منہہ سی جاوگی کن آنکہونسی جمالِ خیر البشر پر نظر کروگی جب وہ تمہین دیکہین اور یہ بات کہین
ای بیدادگرو میری اولاد کو تمنی قتل کیا حرمتِ اہلبیت کو میری گنوادیا پس دور ہو کہ ہرگز
تم میری امت سی نہین ہو اوس دن خدا اور رسول کا جواب کیا دوگی ۔ اور یہ مصیبت و بلا کا
عذر کس زبان سی کروگی قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالْحَنِيْنِ وَالنَّوْحِ وَنَشَرَ
النِّسَاءُ شُعُوْرَهُنَّ وَوَضَعْنَ التُّرَابَ عَلٰى رُءُوْسِهِنَّ وَخَمَشْنَ وُجُوْهَهُنَّ

تیئیسوین مجلس کوفہ مین الحرم کا سربازار پہونچنا اور سید سجاد کا خطبہ پڑھکی سبکو رلانا

وضربن خدود دھن راوی کہتاہی اہل کوفہ نی جب یہ بیان حسرت نشان سنا شور نالہ و فغان شدت سی بلند کیا اور سر دھنا عورات بال پریشان کرکی سر پر خاک ڈالتی تہین سینہ پیٹ کی رخساری نوچکی شیون اور ماتم کرتی تہین فلم ترَ بَاکِیۃً وَبَاکِیَۃً اکثر من ذلک الیوم شہر کوفہ مین مرد و زن کا رونا کبہی اسقدر نہین ہوا تہا فی الحقیقت ایسا سانحہ اوس بستی مین کاہیکو گذرا تہا وہان تو ایک زمانی مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام پادشاہ تہی امام حسین علیہ السلام شاہزادہ اور مالک رتبہ شوکت و جاہ تہی زینب و ام کلثوم ایوانِ جلال مین مسند اعتبار پر بیٹھتی تہین امیرزادیان اونکی حضور مین بارادت و نیاز کہڑی رہتی تہین گہر مین سب طرحکا اسباب راحت بہرا رہتا لونڈیونکی سر پر بہی شقعہ عزت و حرمت پڑا رہتا دروازہ حشمت مین خادم اور غلام پاسبان تہی حکومت و آرام کی ہزاروں اہتمام اور سامان تہی ہر روز صدہا فقیرونکو نفقہ آب و طعام ملتا ننگونکو لباس اسیرونکو آزادیکا فیض عام ملتا ساری شہر کی بیوہ اور یتیم اونکی انعام سے پرورش ہوتی ہزاروں مظلوم داد رسیدہ بیخوف بستر آسایش پر سوتی ادنا ستوسنا نکو روم و مصر و یمن و فارس کی سند ملتی زمین سی آسمان تک آل محمد مصطفی علیہم السلام کی نام پر دوہائی پہرتی اہلبیت کی سواری مین جن و ملک پردہ داری کرتی عماری اور محافہ اہلحرم کی ہمراہ اقربای محرم گرد و پیش چلتی اطفال مہد ناز و استراحت مین شادمان کنبہ عزیز و یگانہ ہونکا آفت دہر سی قرین اطمینان لاکن آجکی دن وہ مصیبتا بیت نہ لشکر و نہ سپاہ و نہ کثرت الناس نہ قاسم و نہ علی اکبر نہ عباس امام حسین علیہ السلام کا سوکہا گلا خنجر اعدا سی کٹا ہوا گردن کی رگون سی لہو بہتا سر نیزی پر چڑہا ہوا زینب و ام کلثوم برہنہ سر و پا شتر بی عماری پر سوار بہائی بیٹی اور اقربا کی سر خونچکان آگی آگی قطار بانوان حرم کی جسم صدمہ ضرب تازیانونکے

تیئیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ الحرم کا

ننگون انکی پھٹی اور سیلی بال کھلی بحالِ زبون ذلت اور خواری مین مثلِ روم و زنگبار کی اسیر
اوسی شہر کوفہ کی بازار مین نامحرمونکی روبرو تشہیر بجای ایوانِ اقبال قید خانہ رہنی کو عوض
تخت و سندِ جلال بسترِ خاک بیٹھنی کو، وہ نادان بچونکا مصیبت اور عسرت مین چلاکی
رونا اعدا کا بھائی اور کوڑی اوٹھاکی بضرب و ستم غصہ ہونا مدرات اون غریبونکو
فاقہ مین اب و طعام سی کشش تھی طعنہ اور شماتت سی قومِ شریر کی ہر دم رنجش تھی اپنی
وارثون کی غمسی اونکو اشکباری کرنی ندیتی یزید و ابنِ زیاد کی خوشی مین دل آزاری سے
انتقام لیتی زینب خاتون اس فکر مین بیہوش ہوتی کہ جنازہ بھائی کا بی گور و کفن پڑا ہے
اُمِ کلثوم اس ذکر مین جان کھوتی کہ میرا عباس شانی کٹا دریا کی ریت پر اکیلا رہا ہی ام لیلی
تنِ صد پاش کو علی اکبر کی یاد کرتی کہ ہای کیسا جوان مرگ پر ارمان گیا کبھی واسطی علی اصغر کی
نعرہ مارتی کہ وہ بچہ سونی جنگل مین ڈرتا ہوگا سکینہ اور فاطمہ دردِ یتیمی سی بی تاب و توان
کانونکی زخم سی طمانچون کو یاد کرکی نالان لونڈیان دختران بی بی زہرا پر مبتلای حسرت
عوراتِ صحابہ ملاحظہ عترت سیدِ الشہدا سی محو رقت کبھی زنجیر و طوقِ عابدِ بیمار کو اوسکی
دست و پا مین دیکھی سلسلہ محبت مین غل مچاتی کبھی اپنی بی پردگی اور ناموسِ رسالت
کو نظر کرتی بی حواس اور بیخود ہو جاتی اوس دکھہ مین ایک دلسوز نہین جو واقعہ محنت سنا مین
اوسی شہر نا پرسا مین کوئی خدا ترس نہین جو فریاد کو جائین جس گھر سی ہزارون عورت
بیوہ طفلِ یتیم پرورش پاتی اونکا دلاسا دینی والا نہ ہا جو سبکی غم اور الم کو زبانِ تسلی سے
بہلاتی اونکو کسی نی ماتم اقربا کا پرسا ندیا جو ننگون کو لباسِ فاخرہ پہناتی اونکی عیال
عریان کو کپڑا سینہ چھپانی تک نہین جو اسیرونکو بندِ قید سی چھڑاتی اونکی الِ پریشان کو
زندان مین بیٹھی دری چھپانی تک نہین جو دار الامارہ مین شاہِ ولایت رہا کرتی اوسکی وارثی

چونتیسوین مجلس معجزات سید الشہدا و دربار ابن زیاد مین الحرم کا جانا

الحرم کو مبتلای مصیبت پہنچایا وہان ابن زیاد تخت ضلالت پر بیٹھا تھا اہلبیت کو مثل گنہگارونکی کہڑا کیا نظم لمولفہ ناظم زیادہ طول مدہ اس بیان کو رقت مین ہوش باقی نہین انس و جان کو دریای اشک آنکھون سی مردم کی ہی روان بیدم کیا خروش نی پیر و جوان کو جاتا رہا سکون زمین و زمان کا اس غمسی خم ہوا کمر آسمان کو گذرا جو حادثے محمد کی آل پر لکنت ہی اوسکی شرح مین اپنی زبان کو کاٹا ہی سر حسین کا زینب ہوی اسیر کافی ہی بس یہ رونیکی حق مین جہان کو

پینتیسوین مجلس معجزات سید الشہدا کو فہ دربار ابن زیاد حرم کا نامین جانا و ملک بیماری کا اور قید اہلبیت و سر امام کا

رباعی ایدل تو رہا عیش کا جو یا تو کیا اور قاقم و سنجاب پہ سویا تو کیا کچہہ فکر عقبی کی غم شاہ مین رو غفلت مین اگر جان کو کہو یا تو کیا رباعی آفاق مین مرنیکی لئی جینا ہے اس زیست پہ کیا حسد ہی کیا کینہ ہی جم کا ہی نہ جام اور دارا کی شکوہ احوال سکندر کا تو آئینہ ہی رباعی ای مومنو خوش ہو کیون ہو مغموم تیرہی ازل سی فضل رب قیوم کیا محشر مین بہلا خوف اوسی جسکی ہون شفیع حشر چہاردہ معصوم رباعی بانو کہتی تہی لٹ گیا راج مرا شوہر ہی کفن کی لئی محتاج مرا سر ننگی ہین کسطح سی در در نہ پہرون مارا گیا وارث مرا سرتاج مرا تمہید بکا معجزۂ مسجد قبا و طلب باران برای کوفیان بردعا ای عزاداران اہلبیت رسول و ای سوگواران دار الحزن عترت بتول آج مجلس مین سامان مقدم احباسی رونق دو بالا پاتا ہون محفل کو غلامان الحرم سی رشک خورنق دیکہتا ہون مین بہی چاہتا ہون کراست باہرہ مولاسی ایوان کیوان بیان کو آرائش کرون سعی کرتا ہون کہ فقرات معجزہ سید الشہدا سی مکان صومعہ سامعہ کو زیبائش دون آئینہ طبع کو جلا بخشون

چونتیسوین مجلس معجزات سید الشہدا و دربار ابن زیاد مین المجرم کا جانا

حق نماسی ایسا صفا دکہاوٴن کہ سورج کبہی مہر منیو چہر حیران ضیا ہو تصویر خاطر مکدر کو وہ آب
رنگ تقریر دکہاوٴن کہ نقشہ نگار خانہٴ جان محو تماشا ہو کنول دل مومنین کو غبار غفلت سے
جہاڑ کی روشن کروں کہ شعلہٴ طور اوسکی شمع تجلی پر جلی جہاڑ چشم اہل دین کو رومال عبرت سے
پوچہون تا کہ لالٹین اعتقاد مین فتیلہٴ عشق حسین علیہ السلام کی لو لگی ہر طاق اخلاص و محبت مین
قندیل شوق لٹکی ہر محراب رواق الفت مین حباب ذوق چمکی پردہٴ عجز و ناتوانی کو اوٹھاوٴن
کہ ناظران محبوبہٴ بصیرت بیحجاب شاہد قدرت امام کو دیکہین فرش اوصاف علی عمران بچہاوٴن
کہ شیفتگان رخسارہ ارادت واسطی مکاشفہٴ جمال قوت مشواوٴنکی آرام سی بیٹہین رشتہٴ لکی
بلاغت سی عروس سخن کو جلوہ ناز و ادا بخشون کہ روح الامین خواستگار ہو اور حدیث مسطورہ
کتاب کو حسن فروشی مین طراز مدعا دون کہ آسمان و زمین مین اشتہار ہو وہ یوسف مضمون کو
عزیزون کی روبرو بساط خوبی پر چہرہ آرا لاوٴن کہ سوز لیخای طبایع کو مصر عقیدت مین تیغ
حیرت سی ہاتہ کٹواوٴن قب الاصبغ بن نباتۃ قال سالت الحسین فقلت
سیدی اسالک عن شیٴ انا بہ موقن کتاب مناقب ابن شہر آشوب مین اصبغ
ابن نباتہ سی روایت کی ہی کہ اونسی یہ عبارت صدق درایت کہی ہی ایکدن مین آقا
امام حسین علیہ السلام کی پاس حاضر ہوا اور اوس جناب سی زبان عجز و تمنا مین کہا ای مولا
چاہتا ہون ایک راز سربستہ کو تمسی پوچہون ہرچند کہ مین بخوبی اوسپر اعتقاد رکہتا ہون
وانہ من سر اللہ وانت المسر ورالیہ ذلک السر وہ مطلب خدا کی بہیدے
ہی اور تم خازن اسرار الہی ہو کہ یہ مرتبہ تمہارا جاوید سی ہی فقال یا اصبغ اترید
ان تری مخاطبۃ رسول اللہ لابی دون یوم مسجد قبا امام عالم نہان نے
بدون اظہار سائل کی مطلب پہچان لیا اور معجزہ کی رو سی وہ مقصد اوسکا تفصیل ایسا

سیا اے اَصبَغ تو جانتا ہی کہ دیکھی رسولِ دوسرائی جو مرتبہ حق جنابِ میری والد علی مرتضی علیہ السلام کی طرفسی مسجدِ قبا مین اوس رجل سی کیا مواخذہ فرمایا قُلْتُ هٰذَا الَّذِیْ اَرَدْتُ مینی عرض کی یا ابن رسول اللہ یہی غرض تہی قَالَ فَهَاذَا اَنَا وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ بولی اونہکی کہڑا ہو اور دیکھ قدرتِ خدا کو پس دونو سائل اور رسول جب اپنی مقام پر سیدہی ہوی اوسدم مین اور وہ جناب شہرِ کوفہ مین تہی فَنَظَرْتُ فَاِذَا الْمَسْجِدُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَرْتَدَّ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَتَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ یکایک مینی انکو پلک جہپکانی سی پہلی مسجدِ قبا مین دیکہا مینی بہت تعجب کیا تو میری حیرت پر حضرت نی ہنس دیا ثُمَّ قَالَ يَا اَصْبَغُ اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ اُعْطِيَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرًا وَرَوَاحُهَا شَهْرًا کہا اے اصبغ خدا نی سلیمان ابنِ داود کی طاعت مین ہوا دی تہی اونکی بساط اوٹہاکی صبح کو کہین لیجاتی شام تک دوسری شہر مین پہنچاتی وَاَنَا قَدْ اُعْطِيْتُ اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ سُلَيْمَانُ اور مجہے پروردگار نی زیادہ سلیمان سی صاحبِ اقتدار فرمایا ہی کہ وہ اختیارِ خاص اولادِ سید ابرار نی پایا ہی فَقُلْتُ صَدَقْتَ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مینی کہا بجا حق ہی قول تمہارا اے فرزندِ رسولِ دوسرا فَقَالَ نَحْنُ الَّذِيْنَ عِنْدَنَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَبَيَانُ مَا فِيْهِ ارشاد کیا ہم وہ لوگ ہین جو ہماری پاس علمِ کتاب و لوحِ محفوظ ہی ہمپر عیان ہی جو اوسمین بیان پہان خواہ امر و نہی بحیاب کا ملحوظ ہی وَلَيْسَ عِنْدَ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مَا عِنْدَنَا لِاَنَّا اَهْلُ سِرِّ اللّٰهِ جو فضل و کرامت ہمکو عطا فرمائی کسی موجود نی عالمِ امکان مین نہین پائی کہ ہم خزینہ دارِ قدرتِ کردگار ہین اور حجتِ ناطقِ ایزدِ غفار ہین فَتَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ اٰلُ اللّٰهِ وَوَرَثَةُ رَسُوْلِهٖ پہر از روی مہربانی میری منہ پر مسکرا کی کہا ہم ہین عیالِ الٰہی اور وارثِ شرف و بزرگی رسالت پناہی فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ مینی شکر بجا

نعمت وعنایت خدا کا کہ ہمکو ایسا امام اور معتقد اولیا اشرف دنیا کا مُحَمَّدٌ قَالَ لِي اُدْخُلْ
فَدَخَلْتُ بعد ازان امر کیا اندر جانے مین داخل عمارت مسجد ہوا فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ
مُحْتَبٌ فِي الْمِحْرَابِ بِرِدَائِهٖ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَابِضٌ عَلٰى
تَلَابِيْبِ الْاَعْسَرِ ناگاہ وہان رسول اللہ کو محراب مین ردای مبارک اوڑھی
بیٹھا پایا اور ایک طرف علی مرتضیٰ کو دیکھا کہ اپنی خصم کا گریبان پکڑ کی کھینچا تھا فَاَتٰى
رَسُوْلُ اللهِ يَعَضُّ عَلَى الْاَنَامِلِ وَهُوَ يَقُوْلُ پیغمبر کو مشاہدہ کیا انگشت تاسف کی
اوٹھا کی منہہ مین دبائی اوس دشمن علی سی بغضب فرماتی بِئْسَ الْخَلَفُ خَلَفْتَنِيْ
اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ میری بعد بُری پاسداری اور بد رعایت کی تمنی اور بہت زیانکاری
تمہاری یارون نی الی آخر الحدیث پس ایک لمحہ مین وہان سی اپنی مقام پر پھر آئی دیری دکی (?)
وہ صاحب کرامت سب برلائی ۹ عَنْ صَالِحِ بْنِ مِيْثَمٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ
اَنَا وَعَبَايَةُ بْنُ رِبْعِيٍّ عَلَى امْرَاَةٍ فِي بَنِيْ وَالِبَةَ قَدِ احْتَرَقَ وَجْهُهَا
مِنَ السُّجُوْدِ کتاب بصائر الدرجات مین صالح ابن میثم اسدی سی ذکر کیا راوی نی کہا
مین اور عبایہ ابن ربعی ایک عورت کی پاس بنی والبہ مین گئی جسکی پیشانی پر سجدی کا نشان اور
فَقَالَ لَهَا عَبَايَةُ يَا حَبَابَةُ هٰذَا ابْنُ اَخِيْكِ قَالَتْ وَاَيُّ اَخٍ قَالَ صَالِحُ
بْنُ مِيْثَمٍ قَالَتْ ابْنُ اَخِيْ وَاللهِ حَقًّا اوسکو عبایہ نی کہا یا حبابہ تیرا بھتیجا آیا
پوچھا کون فرزند برادر جواب دیا صالح ابن میثم بولی واللہ حقیقت مین ہی بھائی کا بیٹا
يَا ابْنَ اَخِيْ اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا
عَمَّةُ ای بیٹی بھائی کی چاہتی ہو بیان کرون امام حسین علیہ السلام سی مینی سنا ہی راوی بولا کہو
ای پھوپھی جو حضرت نی کہا قَالَتْ كُنْتُ زَوَّارَةَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَتْ فَحَدَثَ

بَیْنَ عَیْنَیْ وَضَعَ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیَّ وَاحْتَبَسْتُ عَلَیْهِ اَیَّامًا بیان کیا حبابہ نی مین بہت زیارت کو جایا کرتی تہی حسین ابن علی علیہما السلام کی ناگاہ پیشانی پر سفیدی جو عارض ہوئی اوسکی سبب سی محروم رہی فَسَئَلَ عَنِّیْ مَا فَعَلَتْ حَبَابَةُ الْوَالِبِیَّةُ فَقَالُوْا اِنَّهَا حَدَثَ بِهَا حَدَثٌ بَیْنَ عَیْنَیْهَا ایک دن حضرت نی پوچہا حبابہ کیا ہوا لوگون نی عرض کی درمیان آنکہونکی دہبہ نکلا ہی اوس شرم سی باہر آنا موقوف کر دیا ہی فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ قُوْمُوْا اِلَیْهَا فَجَاءَ مَعَ اَصْحَابِهِ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیَّ وَاَنَا فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا پس اپنی صحابہ سی فرمایا اُٹہو اوسکی پاس چلین پہر ہمراہ رفقا میری گہر آئی اور مین اپنی عبادتگاہ مین تہی فَقَالَ یَا حَبَابَةُ مَا اَبْطَاءَ بِکِ عَلَیَّ قُلْتُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَدَثَ هٰذَا بِیْ قَالَتْ فَکَشَفَ الْقِنَاعَ فَتَفَلَ عَلَیْهِ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ارشاد کیا ای حبابہ کس امر نی ہماری نزدیک آنی سی تجہی روکا میں نی کہا ای سبط رسولخدا میری ماتہی پر یہ سفیدی برص کا دہبہ پیدا ہوا ہی راوِیہ ناقل ہی حضرت نی سر اِ مقنعہ اوٹہایا اور حسین بن علی علیہ السلام نی آبِ دہانِ معجز نشان اوسپر لگایا فقال یَا حَبَابَةُ اِحْدِثِیْ لِلّٰهِ شُکْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَدَّهُ عَنْکِ فرمایا ای حبابہ اللہ کا شکر کرو ادا بتحقیق کہ اوسنی تمہاری بیماری کو دور کیا قَالَتْ فَخَرَرْتُ سَاجِدَةً قَالَتْ فَقَالَ یَا حَبَابَةُ ارْفَعِیْ رَاْسَکِ وَانْظُرِیْ فِیْ مِرْاٰتِکِ حبابہ ظہر ہی مین درگاہ خدا مین جہکی سجدی کو امام معجز نما بولی سر اوٹہاکی آئینہ مین چہرہ دیکہو قَالَتْ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَلَمْ اُحِسَّ مِنْهُ شَیْئًا قَالَتْ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی جب اوسنی محراب شکر الہی سی گردن اوٹہائی آئینہ پر نظر کی مطلق علامت بیماری نہ پائی رَوٰی صَفْوَانُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ رَجُلَانِ اخْتَصَمَا فِیْ

۸۲۹

چوتیسوین مجلس زن و فرزند مین معجزه سید الشہدا و کوفہ کا و داخلہ اسیران کربلا

ذُبِّنَ لِلْحُسَیْنِ فِی اِمْرَأَۃٍ وَوَلَدِہَا فَقَالَ ہٰذَا لِی صفوان ابن مہران کہتا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سی مینی سنا ہی فرمایا زمانہ امامت مین حسین بن علی علیہما السلام کی دو مرد ایک عورت و اوسکی فرزند پر خصومت کرتی وہ کہتا میری جورو اور بیٹا ہی دوسرا سند لاتا کہ یہی میرا دعوی ہی فَتَرَہُمَا الْحُسَیْنُ فَقَالَ لَهُمَا فِیمَا تَمْرَجَانِ قَالَ اَحَدُہُمَا اِنَّ الْاِمْرَأَۃَ لِی وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّ الْوَلَدَ لِی ناگاہ فرزند شاہ نجف اوکی طرفسی گذری پوچھا کس بات پر لڑتی باہم تکرار تی ہو ایک نی کہا یا مولا عورت زوجہ میری ہی دوسرا بولا بچہ پر بھی نظر لگی ہی فَقَالَ لِلْمُدَّعِی الْاَوَّلِ اُقْعُدْ فَقَعَدَ وَکَانَ الْغُلَامُ رَضِیعًا فَقَالَ الْحُسَیْنُ یَا ہٰذِہٖ اُصْدُقِی مِنْ قَبْلِ اَنْ یَہْتِکَ اللّٰہُ سِتْرَکِ امام نی مدعی اول سی کہا علاحدہ ہو جا وہ کنارے بیٹھا لڑکا آغوش مادر مین شیر خوار تھا کاشف اسرار لوح و قلم نی فرمایا ای زن راست بتا قبل اوسکی جو تیرا پردہ فاش کری خدا فَقَالَتْ ہٰذَا زَوْجِی وَالْوَلَدُ لَہٗ وَلَا اَعْرِفُ ہٰذَا عرض کی یہ میرا شوہر اور فرزند بہی اوسی کا ہی اس دوسری کو مین نہین جانتی کہان سی آیا ہی فَقَالَ یَا غُلَامُ مَا تَقُوْلُ ہٰذِہٖ اِنْطِقْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فرمان فرمای قدر و قضا نی ارشاد کیا ای بچہ تو کیا کہتا ہی بول باذن بار یتعالی فَقَالَ لَہٗ مَا اَنَا لِہٰذَا وَلَا لِہٰذَا وَمَا اَبِی اِلَّا رَاعِی لِاٰلِ فُلَانٍ فَاَمَرَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِرَجْمِہَا قدرت خدا و معجزہ سید الشہدا سی طفل گویا ہوا کہ ای واقف راز نہان امر کون و مکان مخفی و آشکار مین نطفہ دو نون مین نہ اسکا ہون اور نہ اوسکا بلکہ میرا باپ کوئی نہین مگر گڈریہ اولاد فلان قوم کا یہ سنکی حضرت نی واسطی زانیہ کی حکم رجم دیا سب نی ظہور اعجاز و کرامت سی خاک قدم کو سرمہ بصیرت کیا قَالَ جَعْفَرٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلَمْ نَسْمَعْ اَحَدٌ نُطْقَ ذٰلِکَ الْغُلَامِ بَعْدَہَا

چونتیسوین مجلس غلام حبشی سی روغن راہ مکہ مین لینا و کوفہ کا داخلہ اسیران کربلا

حضرت صادق علیہ السلام نی کہا بعد ازان اوس کو وک سی کسینی کلام کرنا نہ سنا نجم مِنْ کِتَابِ الدَّلَائِلِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى مَكَّةَ سَنَةً مَاشِيًا فَوَرِمَتْ قَدَمَاهُ نجم کتاب دلایل مین عبد اللہ ابن جعفر سی اپنی سند لایا ہی اور ابی عبد اللہ جعفر علیہ السلام سی ذکر کیا ہی کہا ایک سال پیادہ پا امام حسین علیہ السلام جانب مکہ چلی راہ سفر مین قدم عرش فرسا پر ورم چڑھا چہالی پڑ گئی فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَوَالِيهِ لَوْ رَكِبْتَ لَيَسْكُنَ عَنْكَ هٰذَا الْوَرَمُ خدام نی عرض کی یا مولا ہر گاہ آپ سوار ہو جاتی تو شاید ہمت ورم سی قدری تسکین پاتی فَقَالَ كَلَّا إِذَا أَتَيْنَا هٰذَا الْمَنْزِلَ فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُكَ أَسْوَدُ وَمَعَهُ دُهْنٌ فَاشْتَرِهِ مِنْهُ وَلَا تُمَاكِسْهُ فرمایا جب منزل آیندہ مین ہم وارد ہونگی تو ایک حبشی سامنی آئیگا اوسکی پاس تیل ہوگا مول خرید لینا توقف نکرنا فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا قُدَّامَنَا مَنْزِلٌ فِيهِ أَحَدٌ يَبِيعُ هٰذَا الدَّوَاءَ اوسکی غلام نی کہا یا مولا میری ماں باپ فدا ہوں ہمنی اس راہ و منازل مین جو ایسی دوا بیچتا ہو کوئی نہین دیکھا فَقَالَ بَلَى أَمَامَكَ دُونَ الْمَنْزِلِ فَسَارَ مِيلًا فَإِذَا هُوَ بِالْأَسْوَدِ جواب پایا تیرا ایسا ہی تہا مگر اب سامنی تیری وہ آئیگا پس ایک میل آگی بڑہی ناگاہ غلام حبشی سی ملاقی ہوئی فَقَالَ الْحُسَيْنُ لِمَوْلَاهُ دُونَكَ الرَّجُلَ فَخُذْ مِنْهُ الدُّهْنَ وَأَعْطِهِ الثَّمَنَ امام علیہ السلام نی خادم کو اشارہ کیا دیکھ وہ آدمی تیری آگی آیا تیل کو لینا دام دینا فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ لِمَنْ أَرَدْتَ هٰذَا الدُّهْنَ فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ انْطَلِقْ بِهِ إِلَيْهِ فَصَارَ الْأَسْوَدُ نَحْوَهُ غلام نی پوچھا یہ روغن

چونتیسوین مجلس معجزہ سید الشہدا غلام حبش سی روغن لیکر ... مین حرم کا داخلہ

اسکی واسطی چاہتا ہی جو اسد یا حسین ابن علی علیہما السلام نی مانگا ہی وہ بولا اونکی پاس
میری ساتہ چلو پس خدمتِ جناب مین جاکی حاضر ہوی دونو فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُولِ
اللّٰہِ اِنِّیْ مَوْلَاکَ لَا اٰخُذُ لَہٗ ثَمَنًا وَلٰکِنِ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّرْزُقَنِیْ وَلَدًا ذَکَرًا
سَوِیًّا یُحِبُّکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنِّیْ خَلَفْتُ امْرَاَتِیْ تَمْخَضُ عرض کی ای فرزند
رسو لخدا مین غلام و محب ہون تمہارا قیمت تیل کی نہین لونگا بلکہ ہدیہ و نذر دونگا لاکن
اسکی عوض دعای خیر کرو تا خدا مجہی بیٹا بخشی جو اچہا ہو دوست رکہی اہلبیتِ اطہار کو
دین و ایمان سمجہی اونکی طاعت کو مین اپنی جورو کو دردِ زہ مین چہوڑا ہی وضعِ حمل مین اوسکی
عرصہ تہوڑا ہی فَقَالَ انْطَلِقْ اِلٰی مَنْزِلِکَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ وَھَبَ لَکَ وَلَدًا ذَکَرًا
سَوِیًّا فرمایا بشارت ہو تجہی اپنی گہر جا کہ خالق نی بیٹا خوش اندام کرامت کیا زوجہ نی
اوسکی پیدایش سی فراغت پائی لڑکا صالح و نیک عرصہ وجود مین لائی ثُمَّ رَجَعَ الْاَسْوَدُ
اِلَی الْحُسَیْنِ وَدَعَا لَہٗ بِالْخَیْرِ بِوِلَادَۃِ الْغُلَامِ لَہٗ حبشی گیا پہر امام حسین علیہ السلام کی
پاس آیا اپنی پسرِ زیبا منظر کی ولادت سی دعا و ثنا بجا لایا وَاِنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ مَسَحَ
رِجْلَیْہِ فَمَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ حَتّٰی زَالَ ذٰلِکَ الْوَرَمُ پس امام علیہ السلام نے
جب وہ دوا کو پیرون مین ملا اپنی جا سی نہ اوٹہی کہ درد ورم جاتا رہا ہر چند یہ روایت
معجزاتِ امام حسن علیہ السلام کی تہی لاکن نام شاہ تشنہ کام سی بہی لکہی دیکہی شاید کہ دونو
کرامت ظہور مین آئی جو مولفینِ احادیث نی معتبر و مشہور پائی قب عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ
اَعْیَنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یُحَدِّثُ عَنْ اٰبَائِہٖ اِنَّ مَرِیْضًا شَدِیْدًا
لْحُمّٰی عَادَہُ الْحُسَیْنُ فَلَمَّا دَخَلَ مِنْ بَابِ الدَّارِ طَارَتِ الْحُمّٰی عَنِ الرَّجُلِ
زرارہ ابن اعین روایت کرامت درایت سی کہتا ہی کہ سنی ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام سے

چونتیسوین مجلس روایت اخلاق کریمانہ سید الشہدا و اہل حرم کا کوفہ مین داخلہ

ناسخ بحت رہ لکہتا ہی حضرت اپنی آبای کرام کی زبانی بیان کرتی ہی کہ امام حسین علیہ السلام ایک بیمار بخار شدید مین گرفتار کی عیادتکو قصد رکہتی تہی جب تشریف والا اندر مکان مریض مین پہنچی فورًا تپ نی جسم رنجوری مفارقت کی فَقَالَ لَهُ رَضِيتُ بِمَا اُوتِيتُم بِهِ حَقًّا حَقًّا وَالْحُمّٰى تَهْرُبُ عَنْكُمْ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ وَاللّٰهِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا اِلَّا وَقَدْ اَمَرَهُ بِالطَّاعَةِ لَنَا صاحب خانہ بولا راضی و مسرور ہون جو فضایل و کرامات اللہ نی تمکو دیی ہین کہ علالت و حمیات تک تمہاری قدم سی ہوا سی فرار ہوگئی ہین فرمایا کوئی قسم کی خلقت خدانی نہین پیدا کی الا ہماری طاعت و فرمانبرداری کی تاکید اوسی پہنچادی قَالَ فَاِذَا نَحْنُ نَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا نَرَى الشَّخْصَ يَقُولُ لَبَّيْكَ قَالَ اَلَيْسَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اَمَرَكِ اَنْ لَا تَقْرَبِي اِلَّا عَدُوًّا اَوْ مُذْنِبًا لِكَي تَكُونِي كَفَّارَةً لِذُنُوبِهِ فَمَا بَالُ هٰذَا راوی کہتا ہی کہ آواز ہماری کان مین آئی مگر صورت نظر مین نہین سماتی عرض کرتی لبیک فرمایا امیر المومنین نی تجہی امر کیا تہا کہ سوای دشمن خواہ گناہگار دوسرکی نزدیک نہ جانا کہ اوسکو عصیان کا کفارہ ہوجای یہان کیا تہا کہ جو تیری صدمات ہجوم لای فَكَانَ الْمَرِيضُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِي اللَّيْثِي فب وَمِنْ تَوَاضُعِهِ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّ بِمَسَاكِينَ وَهُمْ يَاْكُلُونَ كِسَرًا لَهُمْ عَلٰى كِسَاءٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَدَعَوْهُ اِلَى طَعَامِهِمْ كتاب مناقب مین لکہا ہی تواضع سلطان دین کا درجہ کہا ہی حضرت نی ایک روز چند فقیر کو راہ مین دیکہا بیٹہی تہی پارچہ نان دریوزہ چادر پر لئی کہاتی تہی ہو لای شاہ گدانی رسم سلام اونسی ادا کی سب نی آداب تحیت سی اپنی طعام پر صلا کی فَجَلَسَ مَعَهُمْ وَقَالَ لَوْلَا اَنَّهُ صَدَقَةٌ لَاَكَلْتُ مَعَكُمْ صدر نشین عرش و کرسی نی فرش

چونتیسوین مجلس مقراسی توضیح سید الشہدا کو فہ مین المحرم کا خلہ

خاک پر قدم رکہا اونکی پاس اجلاس فرماکی خلق وکرم سی کہا اگر یہ کہانا جنس صدقہ ہوتا
جو ہمپر حرام ہی تو مین ضرور تمہاری رفاقت کرتا۔ ثُمَّ قَالَ قُومُوا اِلَیٰ مَنْزِلِی
وَاَطْعَمَهُمْ وَکَسَاهُمْ وَاَمَرَلَهُمْ بِدَرَاهِمَ پہر ہدایت کی اوٹہو اور میری گہر مین
چلو۔ سبکو ہمراہ لیکی دولت سرا مین گئی بعد ضیافتِ مائدہ لذیذ کی حُلّہ لباس بہی دیجے
نقد درہم سی اونکی جیب و دامن بہری۔ بارِ سلوک و انعام دوشِ درویشون پر دہری
شیئٌ عَنْ مَسْعَدَةَ قَالَ مَرَّ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ بِمَسَاکِیْنَ قَدْ بَسَطُوا کِسَاءً لَهُمْ
وَاَلْقَوْا عَلَیْهِ کِسَرًا فَقَالُوا هَلُمَّ یَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مسعدہ نی کہا امام حسین
علیہ السلام ایک دن راہ سی گذری کچہہ مساکین چادر بچہائی اوسپر ریزہ نانِ خشک
پہیلائی کہاتی دیکہی نظر انی حضرت سی بعد سلام تمناکی آو روٹی حاضر ہی نوش کرو
فَثَنَی وَرِکَهُ فَاَکَلَ مَعَهُمْ ثُمَّ تَلَا اِنَّ اللهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ سرور
خوشخو جاکی دوزانو مبیٹہی چند لقمہ تناول کرکی بولی خدا دوست نہین اوسکا جو نخوت کرکی
غربا کو تکبر سی خوار اور بی عزت سمجہی ثُمَّ قَالَ قَدْ اَجَبْتُکُمْ فَاَجِیْبُوْنِیْ قَالُوْا
نَعَمْ یَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ پہر فرمایا مینی قبول کیا تمہاری دعوت کو تم بہی میری
ضیافت مین چلو۔ سب نی عرض کی بہت اچہا ای فرزند رسول خدا و سید او صیاء فقاموا
مَعَهُ حَتّٰی اَتَوْا مَنْزِلَهُ فَقَالَ لِلْجَارِیَةِ اَخْرِجِیْ مَا کُنْتِ تَدَّخِرِیْنَ پس وہ سب
بینوا ہمراہ سرور گہرتک دلبر پیغمبر کی ائی بیت الشرف مین مہرِ حیدر کی قرانُ السعدین
پائی مہمان نوازِ سرکاری نیاز نی جاریہ سی کہا جو کچہہ طعامِ چاشت و شام دہرا ہو سامنی لا
اس عبارتِ مذکور مین نکتہ پنہان ہی جو اہلِ دین جانتی کہ وہ حضرات ابتلای مصیبت مین
مثل ہماری عاجز و ناچار نہتی اربابِ یقین سمجہہ مانی۔ قدرتِ خداسی کائنات پر صاحبِ اختیار

بتیسوین مجلس اہل کوفہ کی واسطی باران طلب ماسید الشہدا کا وشہر مین المحرم کا داخلہ

تصرفات تبدیل وفنای اشیا مین ذی اقتدار تہی جو حادثۂ قتل نفوس اور ہتک حرمت
سہا محض پاس طلب اجر عقبیٰ تہا کہی صلۂ تحمل جفا مین مرتبۂ شفاعت مدنظر رہا کہی
اظہار بندگی کو رضای مولا مین اپنی ذمہ پر لیا کش عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ کتاب رجال کشی مین حضرت صادق سی روایت کی ہی
کہ اوس جناب نی اپنی والد اور جد بزرگوار کی زبانی کہی ہی جَاءَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ اِلٰى
عَلِيٍّ فَشَكَوْا اِلَيْهِ اِمْسَاكَ الْمَطَرِ وَقَالُوْا لَهٗ اِسْتَسْقِ لَنَا ایک دفعہ کوفہ مین
مینہ نہ برسنی سی خشک سالی ہوئی اشجار باغات اور ساری کہیتی سوکہہ گئی قحط غلہ کی آثار
دکہائی دیی خلق کی ہوش وحواس بجا نرہی سب جمع ہو کی اپنی بادشاہ علی ولی اللہ
علیہ السلام کی پاس آئی شکایت بی آبی وتشنہ لبی سی مشک چشم مین سرشک بہر لائی
حالت خرابی زراعت کہی تمنای مناجات طلب باران مین لجاجت کی فَقَالَ
لِلْحُسَيْنِ قُمْ وَاسْتَسْقِ ساقی کوثر امام بحر وبر نی اپنی پسر حسین علیہ السلام کو بلایا
واسطی اوس قوم مضطر کی دعای نزول باران کو فرمایا فَقَامَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى
عَلَيْهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَقَالَ وہ آبیار مزرعۂ شہادت اور امطار سحاب
شفاعت ابر سپہر جود وسخا اور دریای مروت وعطا اوٹہکی آئی درگاہ خدا مین حمد وثنا
نعت سید انبیا بجا لائی پہر یہ کلمات فصاحت وبلاغت بہری کہی دست دعا بڑہا کی
دو مین فقری پڑہی اَللّٰهُمَّ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ وَمُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ اَرْسِلِ
السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَاسْقِنَا غَيْثًا مِغْزَارًا وَاسِعًا غَدَقًا مُجَلِّلًا سَحًّا
سَفُوْحًا ثَجَّاجًا تُنَفِّسُ بِهِ الضَّعْفَ عَنْ عِبَادِكَ وَتُحْيِيْ بِهِ الْمَيْتَ مِنْ
بِلَادِكَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ یعنی ای پروردگار دینی والا خیرات کا نازل

۲۳۵

دربی بافتند پس سیصد بود
دروشنی آفتاب همدیگر را
علامتی نبود که یکدیگر را می‌شناختند
تا آفتاب برآمد چراکه ایشان را
درافتادند و یکدیگر را میکشتند
لشکر مختار دست و پا

چونتیسوین مجلس اہل کوفہ کی لئی اران طلب کرنا سید الشہدا کا اور شہر مین حرم کا دخلہ

کرنیوالا برکات کا ہماری واسطی آسمان سی مینہ کو برسادی اور سیراب کر ہمکو باران رحمت بی انتہا سی کہ آسایش پائین اوس سی تیری بندہ تفتیدہ جگر ہر سبز ہووین زمین خشک مین کہیت اور شجر فَمَا فَرَغَ مِنْ دُعَائِہٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى غَاثَ اللّٰهُ تَعَالٰی غَيْثًا بَغْتَةً پس وہ مقرب درگاہ الہ کا کلام ابہی تمام نہین ہوا تہا کہ بادل گرجتا ہوا ن دہار آسمان پر آیا دفعتاً اس شدت سی جہڑی لگی کہ ساری دنیا سیراب ہوگئی وَ اَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ مِنْ بَعْضِ نَوَاحِي الْكُوْفَةِ فَقَالَ تَرَكْتُ الْاَوْدِيَةَ وَالْاٰكَامَ يَمُوْجُ بَعْضُهَا فِيْ بَعْضٍ یہان تک جو ایک اعرابی اطراف کوفہ سی آیا سر تا پا شور نور وہ کہنی لگا مینی اس پانی سی نالی اور ندی کو بہرا دیکہا جہیل اور تالاب کو نیستان مین لہراتا چہوڑا پس ای اہل ولا ذرا غور سی دیکہو کرم اپنی مولا کا اور عالم تصور مین انصاف کرو سلوک پر خلایق کوفہ کی کیا ہی جفا کیا جو منبع فیض و احسان ایسا مہربان ہوا وسکی ساری قبیلہ کو مہمان بلا کی پیاسا مارین جو چشمہ لطف جاودان ظلمات عسرت مین حیات بخش جان ہوا وسکی گہر کو لوٹ کی اگ لگا ئین جسکی دعا سی ابر رحمت اوٹہی مینہ برسی اوسکا فرزند تشنہ جگر علی اکبر اور علی اصغر چلو بہر پانی کو ترسی جو برگزیدہ سبحان خدا کا پیارا فلاک نبوت کا ستارہ ہو وسکی لاش تین دن تک بی گور و کفن خاک و خون مین سو پارہ ہو جو سرور علی مرتضے علیہ السلام کی انکہو نکا اوجیالا فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نازون سی پالا ہوا اوسکا سر نیزون پر چڑہا کوچہ و بازار شہر مین در بدر پہرتا ہو جسنی اہل و عیال مردم کوفہ کو اسا کی بارش مین ہلاکت قحط سی بچایا ہوا اوسکی خواہر اور دختر کو ننگی سر و پا بلوہ عام مین تشہیر کرین جسکی سبب دواب اور مزرعہ و باغ کو زندہ و تازہ پایا ہوا اوسکی کنبہ کو واسطے

چونتیسوین مجلس کوفه مین داخل کرنا اهلحرم کا

دات کی دروازهٔ ظالم پر لگی کہڑی رہین دیا ع اس محفلِ سرور کی عجب رفعت سے
تھا کہ یہ بزم گلشنِ جنت ہی + رونی کو ہین جمع عاشقانِ شبیر کیا وقت ہی کیا
لوگ ہین کیا صحبت ہی نظم لمولفہ ای اہلِ عزا ماتمِ شبیر مین رُو لو + دامن دامن
صدفِ چشم کی موتی رو لو + خاموش نہ بیٹھو کہ ملک آتی ہین گریان + عقدی قسمت کے
دستِ غمسی کہولو + اس عمرِ دو روزہ کو غنیمت سمجھو + بحرِ زاری مین فردِ عصیان دہو لو +
مجلس ہین کرو شیون و فریاد کا شور + مرقد مین نعیمِ عیش لیکر سو لو + بازارِ حساب
مین جمع ہو خریدار خدا + نقدِ جنت سی تیغہِ ناظم تولو +

ورود اهلحرم کوفه در دربار ابن زیاد مین طرح طرح ماجرا بدنہاد اور فرمان یزید عنود و حکم قتل بیمار کربلا و مقید زندان کرنا بدنہاد کا مین

حاضرانِ دربارِ مصیبت و ملال و ناظرانِ رخسارِ محنت و ابتہال مقیدانِ سلسلہ
قدر و قضا و مقربانِ جلسۂ تسلیم و رضا غریبانِ شہرِ زاری و افغان و بیکسانِ دیارِ
خواری و عدوان چہوٹی بڑی قبیلہ مضمون کو رشتۂ عباراتِ عبرات مقرون سی بندہی
مجلسِ بیانِ حسرت مشحون مین وارد ہوتی یون سنتی ہین کہ جب خاندانِ رسول اللہ
صرصرِ جور و جفای امت سی تباہ ہوا × قافلۂ پر اشک و آہ غارت زدہ سپاہ
گمراہ متصلِ شہر پناہِ کوفہ پہنچا راوی کہتا ہی دوسری روزِ عاشورا کی سر امام حسین علیہ السلام
جو ابنِ زیاد کی پاس آیا تہا وہ سردارِ حالِ اسیرانِ کربلا اور باقی سرہای شہدا کو بہیجا یا
کہ سب عیال و اطفال اور سرونکو ہمراہ لائی آفتابِ سپہرِ امامت کو افقِ نیزہ کی اوپر
شفقِ خون مین ڈوبا دکہائی پیادہ و سوارانِ لشکر کی غول آگی پیچہی چلی آتی نقارہ و بوق
طبل او طبلِ شادی کو دمبدم بجاتی بہالی والی سرہای شہدا کو علم کئی جلو مین قدم بڑہاتی

چونتیسوین مجلس کوفہ مین داخل کرنا اہل حرم کا

اوسکی بعد کجاوی اونٹون پر بندہی اہل حرم سوار دو ہری قطار ساربان لاتی عَنْ سَہْلِ
بْنِ حَبِیبٍ قَالَ کُنْتُ فِی سَنَۃِ الَّتِی قُتِلَ فِیہِ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ
قَدْ اَرَدْتُ الْحَجَّ وَاَعْفَقْتُ عَنْہُ فَلَبِثْتُ بِالْکُوفَۃِ کتاب مقتل ابی مخنف مین
سہل بن حبیب سی روایت کی ہی ناقل کہتا ہی مینی اپنی آنکہون سی یہ مصیبت دیکہی
جس برس بت پرستان کوفہ نی کعبہ ایمان کو گرایا تہا زنار بندون نی رکن دین
ڈہایا صاحب مقام صفا و مروہ کی ہتک حرمت کی تہی حج و عمرہ کی واسطی تیغ و نیاز
چشم زمزم سی سیر شاک حسرت نی جوش مارا حرم نی عزای اہلبیت مین جامہ سیاہ پہنا
یعنی امام محراب اور منبر حسین علیہ السلام شہادت کو پہنچا قبا جن و بشر کا مصلا
عمامہ در داشا مینی بعزم طواف خانہ خدا نیت آدای فریضہ پر احرام باندہا مناسک
شرع و مناسی فارغ ہو کی کوفہ مین وارد تہا وَاِذَا الْاَسْوَاقُ فِی ذٰلِکَ مُعَطَّلَۃٌ
وَالدَّکَاکِیْنُ مُغَلَّقَۃٌ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ خَلْفًا خَلْفًا ناگاہ شہر کا نقشہ
دیکہا مانند اوراق مرقع برہم ہوا تہا ہجوم خوشی مین بازارون کا راستہ سونا پڑا وفور جلوس سی
دوکانونکو بند کیا تہا ایک طرف شادی کی گرگا اور ڈہول بجتی ایک جانب ماری
طرب کی نغمی اپنی ساز طنبور و بربط بجتی کوئی لباس رنگین پہنی گہر سی خندان نکلتا
آپس مین گلی ملتا مبارکباد کہتا کوئی اشعار مدح یزید پڑہتا ابن زیاد کی تعریف کرتا
دعای ازدیاد عمر کا متوظف پہرتا کوئی جای بلند پر فرش جلوس بچہاتا ہنگامہ صحبت کو
آشنا و بیگانو سی وہان گرم کرتا جوق جوق عورت و مرد کا ہر کوچہ و محلہ سی سامان
نشاط چلا آتا قصر وامیر زیب و زیور سی خود آرا بچونکو دوش و کنار مین لیی محو تماشا
قدم بڑہاتا وَمِنْہُمْ مَنْ یَبْکِیْ سِرًّا وَمِنْہُمْ مَنْ یَضْحَکُ جَہْرًا بعضی دوستدا

چونتیسوین مجلس کوفہ مین داخل کرنا اہلحرم کا

رسول دشمنان پرخاسی پنہان حلقۂ ماتم باندہی سینہ زن بعضی محب اولادِ بتول گوشۂ و
تنہا ہین سنہہ ڈہانکی نوحہ والم سی مصروف شیون ہجومیای حق دیدہ انکہون مین بصارت
رکہتی تہی بنورِ چشم پیغمبر پر سرشکِ خون سی بکا کرتی جو شناسای خدا رسیدہ کی دل معرفت سے
چہلکتی تہے پارۂ جگرِ زہرا پر سینہ مین انگشتِ حیرت دہرتی جو دستِ اسید سی دامنِ حسین مین
استینِ شفاعت کا طالب تہا خلعہ پوشِ جنت کی شہادت سی گریبان چاک پہرتا
جو پہلوی نجات کو پشت وپناہ است کی جانتا بپای مصیبت ورقت سر پر خاک ڈالتا
کوئی ظاہر وآشکارا سُرور وبہجت سی قہقہہ مارتا کوئی سازِ و نوازِ جشن و فرحت مین
طاؤس وار ناچتا پہرتا کوئی باغی گلشنِ افتخار مین پہولا نہ سماتا کسی خارجی کا غنچۂ
لب ریاضِ عشرت مین شگفتہ ہوتا فَتَقَدَّمَ اِلیٰ شَیخٍ مِنَ القَومِ وَقُلتُ لَہٗ
حَدِّثنِی مَالِی اَرَی النَّاسَ مُجتَمِعُونَ اَلَکُم عِیدٌ اَلَستَ نَعرِفُہٗ مجھے
سینہ زنی ماتم اور ابتلای اندوہ غم سی حیرت ہوئی یا کوئی نشاط اور ادای اصول
شادی مین فکر بشدت تہی اوس گروہ مین ایک مرد پیر کہڑا دیکہا و اسطی دریافتِ حال
کی نزدیک جاکی کہا بیان کر وکیا سبب ہی جو لوگ اسقدر جمع ہوکی آئی ہین بعضے
ان مین روئی اکثر گاتی بجاتی خوشی مناتی ہین آیا کوئی عید کا دن ہی جو مین نہین جانتا
یا تقریبِ عروسی کا اہتمام ہو رہا بیاہ رچا فَاَخَذَ بِیَدِی وَعَزَلَ بِی اِلیٰ
نَاحِیَۃٍ عَنِ النَّاسِ وَقَالَ یَا سَیِّدِی مَا ھُوَ عِیدٌ ثُمَّ بَکیٰ بُکَاءً شَدِیدًا
حُرقَۃِ قَلبِہٖ اوسنی ہدارا ہیرا ہاتہہ پکڑا اور سب خلق سی کنارے لیجاکی کہا ای بزرگ
یہ عید کا دن نہین ہی کیا بیان کرون جو ماجرای سنگین ہی بسوزِ دل سی بہت رویا
یہان تک کہ میرا بہی ہوش کہویا فَلَمَّا اَفَاقَ قُلتُ اَخبِرنِی یَرحَمُکَ اللہُ جب اوسنے

چونتیسوین مجلس کوفہ مین داخل کرنا اہلحرم کا

شور بکاسی ذرا کچھ افاقہ پایا میں سوال کیا جلدی خبر دی تجھی رحمت کری خدا فَقَالَ الجُهَنِي
اِنَّمَا بُکَائِیْ بِسَبَبِ عَسْکَرَیْنِ عَسْکَرٌ مِنْهُمْ مُنْهَزِمٌ وَعَسْکَرٌ مِنْهُمْ ظَافِرٌ جواب دیا
ای دوست رقت کا سبب دو لشکر سی ہی ایک نی فتح پائی دوسری نی شکست کہائی
ہر طرح کی اور سپر تباہی آئی فَقُلْتُ وَلِمَنْ هٰذَانِ الْعَسْکَرَانِ مین پوچہا اونکی حقیقت
سنا دونو کی سردارونکا نام تباہ فَقَالَ عَسْکَرُ الْحُسَیْنِ هُوَ الْمُنْهَزِمُ وَعَسْکَرُ
عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ هُوَ الظَّافِرُ بولا فوج حسین علیہ السلام سب ماری گئی سپاہ
ابنِ زیاد نی نصرت پائی قَالَ وَاحَسْرَتَاهُ السَّاعَةَ یَدْخُلُ عَلَیْنَا رَأْسُ
الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ پہر نالہ وزاری سی کہا واحسرتا اسدم حسین علیہ السلام کا
سر ہماری پاس لاینگی اور اہلحرم کو اسیر و مقید بازار مین پہرائینگی فَمَا اسْتَتَمَّ
کَلَامَهُ حَتّٰی رَأَیْتُ الْبُوْقَاتِ تُضْرَبُ وَالرَّایَاتِ تُخْفَقُ وَالْأَعْلَامَ
قَدْ نُشِرَتْ اوسکی باتین یہ ہورہین تہین ناگاہ ایک جانب سی شور و ہنگامہ ہوا
کر بوق اور دف بجاتی نشان اوڑاتی پہرہری کہولی ایک غول آیا فَمَدَدْتُ طَرْفِیْ
وَاِذَا بِالْعَسْکَرِ قَدْ اَقْبَلَ وَدَخَلَ الْکُوْفَةَ یعنی جو نظر دوڑائی تو سوادِ لشکر علوم ہوا
کہ باہر سی شہر کوفہ مین سوار و پیادون نی قدم رکہا فَلَمَّا انْقَضٰی دُخُوْلُهُمْ سَمِعْتُ
ضَجَّةً عَالِیَةً اوس روز بانتظارِ ورودِ اہلحرم آرایش مین حاکمِ بلد کا اہتمام تہا
ہر مقام پر خلقِ بیحیا کا تماشای سرہای شہدا و اسیرانِ کربلا کی واسطی ازدحام تہا
عترتِ سیدِ ابرار کو جفاکار کوچہ و بازار مین پہراتی لائی ہر محلہ کی راہ و گذرگاہ مین حرمِ
احمدِ مختار کو ٹہراتی ائی بجسدم اونکی داخلی سی تہوڑی دیر گذری خلق کی رقت وزاری
نوحہ و بیقراری بلند ہوئی کوئی چلاتا افسوس حسین کی مظلومی اور تشنہ دہانی کوئی

چونتیسوین مجلس کوفہ مین الحرم کا لانا اور مقابل ابن زیاد لیجانا

کہتا حیف جوان فرزند وںکی مرگِ ناگہانی ، کوئی نالان کہ لاشین بیدفن اورکفن پڑی ہین ، کوئی گریان کہ کہوڑونکی سم سی استخوانِ پہلو وسینہ چور ہوی ہین ، کوئی جامہ صبر پارہ کرتا کہ بانوانِ حرم عریان ہین ، کوئی فرطِ اندوہ مین نوحہ پڑہتا کہ امام امم کی بچی یتیم اور بیکس ہین ، کوئی سوزِ غم سی کباب کہ خیمونکو جلایا ہی ، کوئی دردِ جگر سی بیتاب کہ بیبیونکو تازیانو مارا ہی ، کوئی زنجیر و سلسلہ رقت کا پابند کہ دریغا بیمارِ کربلا کو طوقِ گران پہنایا ہے ، کوئی سر پیٹ کی نقابِ زاری کا پیوند کہ واحسرتا چادرِ معجر کو سر زینب وام کلثوم سے اوتار لیا ہی ، کوئی فریاد مچاتا کہ آج دخترانِ امیرِ خیبر گیر اسیر آتی ہین ، کوئی سانحہ بیداد سناتا کہ فاطمہ اور سکینہ پدر کو روتی کان کا زخم دکہاتی ہین ، کوئی شدت قلق سی جان دیتا کہ سارا کنبہ بتول کا مارا گیا ہی ، کوئی کثرتِ حزن سی ہوشمین باقی رہتا کہ نسلِ رسول مین ایک جوانِ علیل زندہ بچا ہی وَاِذَا بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ عَلٰی رُمْحٍ طَوِيلٍ قَدْ لَاحَتِ الْاَنْوَارُ مِنْ وَجْهِهٖ ٭ فَلَمَّا تَاَمَّلْتُهٗ خَنَقَتْنِي الْعَبْرَةُ اوس انبوہ مین رسالہ سوارون نی اگی قدم بڑہایا ، ناگاہ سرِ امام حسین علیہ السلام نوکِ نیزہ پر نظر آیا کہ چہرۂ مبارک سی شعشعہ نور عیان تہا ، خاک وخون مین رخسارۂ تابان نہان تہا ، جب نگاہِ عبرت سی اوسکی طرف مینی دیکہا ، بی اختیار آنکہون سی سیرِ اشک کا دریا بہنی لگا وَاَقْبَلَتْ مِنْ بَعْدِهِ السَّبَايَا يَقْدُمُهُمْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اوسکی پیچھی قافلہ اسیرون کا اونٹون پر سوار بڑہاتا ، ہر کجاوہ بی پوشش مین خواہر و زوجۂ امام و عوراتِ صحابہ کو ٹہایا تہا ، سب سی آگی علی بن الحسین بیمار کو با تنِ لاغر اور نقاہتِ مرض لاتی تہی ، الحرمِ رسول کو بصوتِ خواری وزاری بلوای خلائق کو دکہاتی تہی وَاَقْبَلَتْ اُمُّ كُلْثُومٍ وَعَلَيْهَا بُرْقُعُ خَزٍّ اوسمین ام کلثوم بنت علی کی سواری

ہوتی تھیں مجلس کوفہ میں الحرم کا لانا اور مقابل ابن زیاد لیجانا

اگی تھی وہ معصومہ برقعِ خز اوڑہی تہی وَهِيَ تُنَادِي يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ نَحْنُ وَاللهِ سَبَايَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْنَا باولِ بیقرار فریاد کی ای کوفیان بیداد گر قسم خدا کی ہم اسیرانِ اقربای حسین بن علی علیہما السلام ہین ہر چند کربلا مین بی وارث ہوی لاکن صاحب شرف اور مراتب عالی کی ذوی الاحترام ہین ہماری ہتک پرٹی لٹی حال پریشان ہہ کو بنظرِ حقارت نہ دیکھو سیر و تماشای عترتِ رسول سی خوف مین انکھین بند کرو اگرچہ لباس بدن سی بی سامان ہین اخر تمہاری پیغمبر کی نواسیان زبدۂ جہان ہین يَا مَعْشَرَ النَّاسِ مَا تَسْتَحْيُونَ مِنَ اللهِ وَعَنْ رَسُولِهِ تَنْظُرُونَ إِلَى حَرَمِ رَسُولِ اللهِ وَحَرَمِ عَلِيِّ الْمُرْتَضَى وَبَنَاتِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ای لوگو انصاف سی غور کرو کسکو اسیر و قید مین اپنی اور خوشی مناتی ہو کیون تمکو لحاظ رہا کچہہ نہین جانتی نہ شرماتی ہو ذرا حیا کرو دیکھتی ہو الحرم مصطفی کی اور ذرّیتِ علیِ مرتضی و اولادِ فاطمہ زہرا کی. فَغَضُّوا النَّاسُ أَبْصَارَهُمْ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ اس نوحہ سی خلقت کو بہت عبرت آئی رقت اور حسرت مین انکھین بند کر کی گردن جھکائی قَالَ سَهْلُ بْنُ حَبِيبٍ وَافَقُوا بِبَابِ بَنِي خُزَيْمَةَ وَالرَّأْسُ عَلَى الْقَنَاةِ سہل کہتا ہی کہ حرمِ سلطان کو دیدہ گریان سینہ بریان بال پریشان برہنہ پا رفتہ رفتہ دروازہ پر محلہ بنی خزیمہ کی پہنچایا وہان ساعت بھر نیزہ دار سرہای شہدا علم کئی کہڑی رہی اور اونٹونکی قطار کو ساربان ٹہرا رہا تہامی رکی رہی او سوقت اہلبیت کا حال غیر تہا کسی کو ہوش اور حواس درست نہ رہا دن بھر کی مشقت سواری سی خستہ ہوی اور گرمی آفتاب راہ سی گرد و خاک مین کو فتہ اور تفتہ تہی بہوک کا غلبہ پیاس کی شدت نامحرمونکی نگاہ کی مصیبت اپنی ناچاری او بیکسی کی حسرت سرہای اقربا کی محبت

چونتیسوین مجلس کوفہ مین اہل حرم کالانا اور مقابل ابن زیاد لیجانا

رقت ہر چند دلکو سنبھالا صبر کا ہتھ چھاتی پر رکھا ضبط کا یارا نرہا یکبارہ شیون و زاری کا جوش مرثیہ لحن حجازی کا خروش بلند ہوا سب سی زیادہ اطفالِ اہلِ عزای کرنی اہلبیت پر ملال اونکو تسلی دیکی ہیلاتی وَهُوَ يَقْرَءُ سُورَةَ الْكَهْفِ راوی کہتاہی اوسوقت سر حافظ بیت یزدان رئیس قاری اور مفسر قرآن نی لب اعجاز نما ہلایا اور تلاوت کو سورہ کہف کی فصاحت مین شروع کیا اس آہنگ سی وہ کلام زبان فی کلامِ خدا سنایا کہ اربابِ وحی کا دلِ صفا منزل صبر و توان مین سی پارہ ہوا الی اَن بَلَغَ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا تاکہ اس ایت کو پڑہا کہ معنی ظاہر اوسکی یہ ہین کافی ہی تجہی قصہ اصحابِ کہف و رقیم کا بدرسی کہ وہ نشانِ عجایب سی ہی ہماری ترقیم کا فَبَكَيْتُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا اَجْرٌ فَضِيعٌ سماعت سی اس کلمات کی مجہی بہت رقت ہوئی اوازِ جانگداز سے مین عرض کی بخدا قسم ای فرزندِ رسول تیرا معاملہ جیسا عجیب ہی اوس سی زیادہ کوئی واقعہ نہین غریب ہی ثُمَّ اِنِّي لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَسْمَعَ فَوَقَفْتُ مَغْشِيًّا فَلَمْ اُفِقْ حَتّٰى فَزِعَ مِنَ الشُّرُوعِ پہر تو میری دلکو تاب شنوائی کی نرہی غش ہوکی رہگیا افاقہ ہوا تہا کہ اوس جناب نی تلاوت سورہ کی تمام فرمائی قَالَ السَّيِّدُ ثُمَّ اِنَّ ابْنَ زِيَادٍ جَلَسَ فِي الْقَصْرِ وَاَذِنَ لِلنَّاسِ راوی کہتاہی کہ عترتِ سید ابرار کو ساری دن کوچہ و بازار مین پہراکی دروازہ حاکم پر کہڑا کیا ابن زیاد خونخوار نی واسطی نظارہ حریم محترم کی اہتمام دربار و آرایش بیشمار کا حکم دیا ہر قسم کی اوسوقت ظالمان بی دین اکی کرسی اور مسند تمکین پر بیٹہی اور بعض داخل اسیران حزین خواتین آلِ طٰہٰ و یاسین کی انتظار مین کہڑی رہی ثُمَّ اَمَرَ بِاِحْضَارِ رَأْسِ الْحُسَيْنِ فَاُحْضِرَ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي طَسْتٍ

چوبیسوین مجلس کوفہ مین الحرم کا آنا اور مقابل ابن زیاد بیٹھانا

مین ذہب مشایخ بنی امیہ سرداران کوفہ و شام کو اذن عام سنایا اور سلسلۂ اہلبیت
کرام اور سر سروران انام کو روبرو منگایا افسران سپاہ نی سرہای شہدا نیزون سی اوتارکی
دست اسید اور احسان مین لئی اور فرزندان شاہ مردان و بانوان اسیر مبتلای فغان
کجاؤن سی پیادہ کئی اوس کاروان نالان کو مثل قیدیان روم و زنگبار ٹہایا اندر
دار الامارہ مین لیجاکی صف نعال مین ٹہرایا سر جوانان ال رسول کو دربار مین زمین پر
قطار لگایا اور طشت زر مین سر امام حسین علیہ السلام کو برابر سریر ابن زیاد پایۂ افتخار بنایا
پہوٹی پڑی ذریت اطہار از قبیل گنہگارونکی گردن جہکائی کہڑی تہی زندگی سی مایوس مبتلای
حسرت و افسوس تشویش جان مین پڑی تہی زینب خاتون اور ام کلثوم شرم سی نگاہ نامحرمونکے
کبیرونکی بہی پنہان تہین مجمع جفاکارون مین تخت پر ابن زیاد کو تکیۂ غرور لگائی جو دیکہا تو حیران
تہین ای اہل عزا جای غور و انصاف ہی وہ مصیبت کا ماجرا تقریر سی اضعاف ہی کہان
روا تہا کہ عبید اللہ زیاد کی روبرو سر حسین علیہ السلام خنجر سی کٹا خاک و خون مین بہرا دہرا ہو
سید سجاد امام کو نین بی عمامہ و ردا دشمن خدا کی مقابل کہڑا ہو اطفال خرد سال دہشت
اور خوف سی لرزتی تہی اوس حالت محنت سی اہلبیت غیرت کی ماری آہ و نالہ کرتی تہی
نقاب بہی جو منہہ چہپائین میسر نہین کہ سر برہنہ پر ڈالین گوشہ نکلا کہ پردی مین بیٹہین
کو فیونکو لحاظ و پاس نہین جو اونکی طرف نہ دیکہین ناچار بعض مستورات ہاتہہ رخسارون پر دہری
کوئی ہٹی کرتی کی آستین سی حجاب کئی کسی نی بال بکہرا کی صورت ڈہانکی کسی نی خاک ملکی چہرہ کو
تغیر دی نقش کی ہی وہ غریب ایسی حالت زار سی حاضر تہی کہ دشمن بہی اونکی تباہی پر گریان او
پریشان خاطر تہی مُرْوِیٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَمْرِو بْنِ سَہْلٍ اَنَّہُمَا حَضَرَا
عُبَیْدَ اللّٰہِ یَضْرِبُ بِقَضِیْبِہٖ اَنْفَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَیْنَیْہِ

چونتیسوین مجلس المحرم کا رو برو ہی ابن زیاد جانا چہڑی بید کی لب الشہید پر لگانا

وَیَطُوْنَ فِیْ فِیْہِمُ الشَّرِ نعبِ سعدان بن معاذ اور عمرو بن سہل دو نو روایت کرتی ہین کہ روزِ ورودِ اسیرانِ المحرم دربارِ ابن زیاد مین ہم بہی داخل ہوی اور بیکسی اولادِ احمدِ مختار سی جو بہت شکستہ حال آی افسردہ دل ہی عبیداللہ کو دیکہا حد سی زیادہ بغض و عناد مین بہرا ہوا تہا ذریتِ رسولِ خدا کو نگاہِ حقارت اور ذلت سی دیکہتا ہر ایک کا نام پوچہتا تہا چہڑی چوب بید کی ہاتہہ مین لئی اوس سی کہیلتا اور سرِ امام حسین علیہ السلام جو سامنی دہرا تہا اون بزرگوار کی ناک اور آنکہون مین لگاتا تہا کبہی لب اور دہان مقدس پر مارتا اپنی آبا و اجداد کا بغض کینی سہر سی نکالتا مصاحبانِ خوش آمد گو ہی مذمتِ اولادِ علی و بنی ہاشم کہتا تہا اس جفای تازہ کو جب اہلبیتِ مصطفی نی بچشم معاینہ کیا ظاہر اندوہ و غم سی اونکی دل کو یارای قرار باقی نرہا محبانِ آلِ عبا نی دیکہا ہوگا اور جن پر سانحہ گذرا ہوگا اتفاقاتِ روزگار سی کسی شہر یا گہر یا قبیلہ پر حاکم کی دوڑ جاتی ہی مردونکی سہر کٹی قید ہونکی بندی وہان سی دربارِ سلطان مین آتی ہی جبوقت تک اونکی روبکاری ہو اور حکم صاحبِ اختیار سی تجویز فیصلہ جاری ہو سبکو کیا اضطراب اور واہمہ رہتا ہی ہر مرنی سی زیادہ اندیشہ خواری اور ذلتِ عورت و مردِ باعزت کو ہوتا ہی ایسا ہی حالِ زبون تہا قبیلہ و اولادِ امام ہمام کا چپکی چپکی آپسمین تشویشِ جان زین العابدین علیہ السلام کی باتین ہوتین جو اشاری مین باپ بہائی فرزند کی سہرونکو ایک دوسری سی بتا کی حاجری ہو بیکسی مین روتین فَقَالَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِرْفَعْ قَضِیْبَکَ اِنِّی رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاضِعًا شَفَتَیْہِ عَلٰی مَوْضِعِ قَضِیْبِکَ ساری حاضرانِ دربار خونبار کو سکتہ ہو رہا تہا وہان زید بن ارقم صحابہ سیدِ عالم بہی بیٹہا تہا جو یہ ستم اکثر کی ہاتہہ سی دیکہا جوشِ محبت سی بیقرار ہو کی بولا یا ابن مرجانہ خدا تیری پنجہ خون ریز کو

چونتیسوین مجلس المحرم کا روبروی ابن زیاد جانا چھڑی بید کی لب سید الشہدا پر لگانا ۔

بازوی طاقت کو کفِ عذاب سی نچوڑی، حسین علیہ السلام کی چشم و دہان سی اپنی
چھڑی اوٹھا، یہ بدعتِ مادرِ جگر خوار ہمکو نہ دکھا، ای جفا کار پیغمبر کی نواسی کو مار کیا
سر کاٹ لیا اوس پر یہ بغض نکالا، قسم خدا کی بارہا دیکھا مینی رسول دوسرا کو ان
انکھوں پر اپنا منہ ملتی، لبونکو مثلِ رُطبِ جنت چوستی، رخساروں کی بوسی لیتی، پیارے
اس لاڈلی پر جان دیتی، فُرَّا انتهب باکیا، پس زید نی مشاہدہ عنادِ ابن زیاد سے
رو دیا اور نالان جلسہ بیداد سی اوٹھہ کھڑا ہوا، فریاد کرتا وامحمدا و واعلیا و وافاطما
کس قدر یہ امت بیحیا ہین کہ اپنی نبی کی فرزند کو بہوکا پیاسا ذبح کرتی ہین اب بغض
عداوت سی چوب بیت مارتی ہین ہمکان ہین وہ جناب جو اس مصیبت عباس کو
دیکھین بفرقِ خون آلودہ کو ابنِ ابوتراب کی نظر کرین، فَقَالَ لَهُ اَبْكَى اللّٰهُ عَيْنَيْكَ
يَا عَدُوَّ اللّٰهِ لَوْلَا اَنَّكَ شَيْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَ ذَهَبَتْ عَقْلُكَ لَضَرَبْتُ
عُنُقَكَ ابنِ زیاد نی غضب ہوکی کہا اللہ تجھی رولا تا رکھی ای دشمنِ خدا ہرگاہ
پیرانہ سالی سی تیری عقل نجاتی اور درازی عمر سی خرافت نہ آتی ہر آئینہ گردن مارنی کا
حکم دیتا زندہ دنیا مین تجھی نچھوڑتا، فَقَالَ زَيْدٌ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا هُوَ
اَغْلَظُ عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْعَدَ حَسَنًا عَلٰى فَخِذِهِ
الْيُمْنٰى وَحُسَيْنًا عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى يَافُوْخِ كُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا زید نی کہا ای بانی جفا ایک حدیث بیان کردن تا حق کا اظہار ہو
اور اس واقعہ سی زیادہ ناگوار ہو، شہر مدینہ مین ایک روز خاتم انبیا کی خدمت مین
حاضر ہوا حضرت کو مسجد مین بیٹھی دیکھا کہ اونکی داہنی زانو پر امام حسن اور بائین طرف
امام حسین علیہما السلام کا جلوس تھا رسول مقبول اونکی پیشانی اور دہن کو بوسہ دیتے

چوتیسوین مجلس الحرم کا روبروی ابن زیاد جانا طعنه وشماتت مین ستانا

اور کبھی پیار مین دو سہری کی سرو سینا کو چومتی ہر ایک کی فرق سر پر ہاتھ رکھلیا اور آسمان کی جانب اشارہ کیا و قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ اِیَّاهُمَا وَصَالِحَ الْمُؤْمِنِیْنَ کہا خدایا اپنی دونو فرزندونکو تیری پاس امانت سپرد کرتا ہون اور انکی باپ امیر المومنین علی کو تیری حمایت مین دیتا تجھی انکا کفیل جانتا ہون فَكَیْفَ كَانَ وَدِیْعَتُكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ پس کیا خوب ودیعت رسالت مین رعایت رکھی اور حرمت نبوت کو اس درجہ تک ذلت پہنچادی پہر زینب روتا چلا گیا اونہین دنون مین کہ زیاد ابن زیاد نی ہر ایک اسیر فلک سیر کو نزدیک بلایا اوسکا نام اور نسب جو پوچھا تو شمر اور عمر نی مفصل سنایا جب باری قافلہ سالار خواتین معتب حضرت زینب کے آئی تو وہ بی بی اوس مردود رب کی جواب و سوال سی شرمائی فَقَالَ كَیْفَ رَاَیْتِ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بِاَخِیْكِ وَاَهْلِ بَیْتِكِ ابن زیاد نی خطاب کیا ای بنت علی دیکھا سلوک خدا کا اپنی بہائی اور اوسکی اہلبیت سی کیا انعام بیار محبان سید الشہداء اتنی اراده اوس بانی جفا کا اس طعنه سی پہچانا جو آزار و ایذای دل زینب خاتون کا قصد کرتا تھا یعنی حسین علیه السلام کو برادر و فرزند کی غمسی روتا دیکھا ہوک پیاس مین زخم تیغ سنان کہا کی گرتا دیکھا خاک و خون مین زانوی شمر کی نیچی تڑپتی دیکھا سر کٹا نیزی پر چڑہا لہو بہتا در بدر پہرتی دیکھا نامحرمون کی گہر مین جاکی الحرم کو کیسا لوٹا انکوی عورتونکا زیور اور لباس بدن مین نہچھوٹا اطفال خرد سال زینب وحسن وعلی قید ہوگی ای ہین فاطمه و سکینه نی جو حسین علیه السلام کی پیاری تہین کیا طمانچی کہای ہین لاشونکو زمین سی اوٹھاکی دفن کرنیوالا نہین کوئی سوم اور پہلم اور فاتحه کا نام لینی والا نہین ناموس اونٹون پر سوار کوچه و بازار شہر مین در بدر پہری ہر طرح کی ہماری منصب نصرت

چھتیسوین مجلس اہلِ حرم کا روبروی ابنِ زیاد جانا حکم قتل سید سجاد سنانا

اور ظفر اوسپر غالب رہی زینب خاتون نی روکی جواب دیا اور کلامِ بالغۂ فاطمہ کہا ای قاتلِ اولادِ مصطفی یہی سب واقعہ دیکھا اور سہا ہی کیونکہ ارادۂ الٰہی مین شہادت پانا ازل سی ہمارا عہدِ معصوم ہی اور بلا و محنت واسطی مقربانِ پروردگار کے لوح مین قلم سی مرقوم ہی وہ قتل ہمکو زندگانی جاودانی ہی یہ قید آزادی و رہائی دو جہانی ہی حشر کی میدان مین یہ فتح اور شکست کا نتیجہ ملیگا حوضِ کوثر کی کنارے اس تشنگی اور محنت کا درجہ دیکھیگا کتابِ عین البکا مین لکھا ہی ملا علی نقی تبریزی نی لکھا ہی ناگاہ ابنِ زیاد نی امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا اور آگی بلایا اپنی ملازمانِ بیدین سی پوچھا یہ کون ہی بیان کیا علی ابن الحسین مرض مین مبتلا ہی بولا کہ مینی سنا ہی علی مارا گیا ہی عمرِ سعد نی کہا وہ دوسرا فرزند حسین کا معروف علی اکبر تھا یہ بیماری کی باعث لڑنی کو نہ آیا خیمہ مین ضعفِ رنجوری سی آشنای بستر تھا اور اپنی گہرمین یہی اکیلا باقی رہا ہی جو تیری اقبال سی لشکر اسیر کر لایا ہی ابنِ زیاد نی غلبۂ جور و بیداد مین سید سجاد کی طرف متوجہ ہو کی پکارا شکر خدا کا جو تمہاری کذب اور دعوی باطل کو مٹایا لشکر کو منہزم مردونکو قتل عورات کو اسیر مال کو غارت کیا اوس مظلوم ممتحن ناطق قوم نی جواب دیا کہ رسوا ہوتا ہی فاسق اور جھوٹا ہم سب پاک ہین اور اہلِ صدق و صفا حضرتِ ربّ العزت نی طہارت و عفت پر گواہی دی ہی قرآن مین ہماری صفت او تنا لکھی ہی اوس شریر کو اس تقریر سی غیظ آیا جلاد کو بلاکی حکمِ قتل غریب بیمار دیا جب ایک خونخوار نزدیک آکی قصد کیا قیدی رنجور کی مارنی اولادِ محمد و علی علیہما السلام کی سانی کا نام لیا ساری بانوانِ حرم دوڑکی لپٹ گئین اور صدای نوحہ و بیقراری بلند کرکی بولین ای بانی جفا پہلی ہمارا سر تن سی اوتار پھر اس مریضِ یتیم کو لیجائی مازیہ تر

چونتیسوین مجلس ابن زیاد کا اہل حرم کو قیدخانہ مین بھجوانا

وارث اہل حرم پرستار ذریت سید عالم ہی یہی ایک بقیۂ نسل امام امم ہم رازدہ نکاولیٔ شادی اور غم ہی اوسوقت بعضی خسار کو بیکسی وزاری عترت اطہار پر رحم آیا ابن زیاد کو ارادۂ قتل بیمار کربلا سی ڈرایا قَالَ حَدَّثَنِی صَاحِبُ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ زِیَادٍ لَمَّا جِیءَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ وَعِیَالِهٖ اُمِرَ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَغُلَّ وَحُمِلَ مَعَ النِّسْوَةِ وَالسَّبَایَا اِلَی السِّجْنِ وَکُنْتُ مَعَهُمْ ایک صاحب ابن زیاد سی مقتل مین روایت کرتا ہی کہ اوسنی کہا جب سرہای امام حسین علیہ السلام اور شہدای کربلا و اہلبیت مصطفیٰ اوس بیحیا کی روبرو آئی سب کی نام و نشان اور حال پریشان و تباہ ثانی شداد کو بتائی یزید کو نامۂ فتح و مبارکباد بشتہ ویدلکھا اونکی حق مین آئندہ کیا کرون اوس سی پوچھا زین العابدین کو طوق و زنجیر گران پہنایا مع عیال شاہدین سبکو زندان مین بھجایا راوی کہتا ہی مین بہی غمگین اور ملول اونکی ہمراہ قیدخانہ مین گیا مصائب خاصان خدا کو اپنی آنکھون سی دیکھا وہ ناز و اعزاز کی صدرنشین جب ایسی مکان تنگ اور خراب مین داخل ہوئی لاش بی سر آقا و پدر امام حسین علیہ السلام کو جو بیدفن پڑی تہی یاد کر کی خوب روئی بعدہ اپنی بی سامانی اور سرگردانی حلقۂ ماتم باندہ کی سر و سینہ پیٹا سید سجاد کی بستر استراحت کو کچھ نہ پایا تو زمین پر لٹایا اونکی گرد آپ بہی بچونکو زانو پر لیکی چہاتی سی لگا کی جلوس فرمایا اور فکر آب و طعام اطفال سی اندہیری گہر مین خون جگر بہایا فَقَالَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ لَا یَدْخُلَنَّ عَلَیْنَا عَرَبِیَّۃٌ اِلَّا اُمُّ وَلَدٍ اَوْ مَمْلُوکَۃٌ فَاِنَّهُنَّ سُبِیْنَ وَقَدْ سُبِیْنَا صاحبان عزا دستور دنیا ہی کہ جو تازہ وارد کسی شہر یا گہر مین غریب الوطن ہوتا ہی تو اوسکی ملاقات کو اشراف لوگ آتی ہین خیر و عافیت پوچھتی ہین غم اور مصیبت مین تسلی

چونتیسوین مجلس کوفہ مین سرِ آلِ مصطفی پہرانا اہل محلہ و قبائل کو دکہانا

سناتی ہین دعوت اور مدارات ہین نعمات کہلاتی ہین باغ و صحرا البجا کی سیر و تماشا دکہاتی ہین جو مطلب ہوتاہی اوسکی تدبیر انصرام بتاتی ہین دنرات اونکا دل صدمۂ سفر مین بہلاتی ہین واحسیتاہ وواویلاہ کہ عترتِ اسیر پیغمبرِ خدا جو وہان بند ہوئی شل مقیدانِ گنہگار بی سامان فرشِ خاک پر بیٹہی زینب خاتون فرماتی ہین کہ ہماری پاس کوئی عورتِ عزت دار نہ کبہی گذر نہ کیا کسینی ہمکو اوس زندان مین ماتم عزیز و اقربا کا پرسا نہ دیا مگر گاہ گاہ لونڈیان اور جواری کی قسم سی آتین کہ ہم گرفتار نظر بند تہی وہ بہی وہان دستگیر تہین ہماری برابر زمین پر مونہہ کی اپنا دکہہ رو مین جو محنت ہمپہ گذری اور شدت ہو رہی تہی سنکی ہوش کہو مین ثُمَّ اُتِیَ بِرَأسِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَطِیْفَ بِہٖ فِیْ سِکَکِ الْکُوْفَۃِ وَ قَبَائِلِھَا پہر اوس نابکار نی حکم دیا کہ سرِ سلطان کربلا حسین مظلوم علیہ السلام کو نیزی پر چڑہایا واسطی ذلت اور ایذا کی بازار و محلات و قبائل کوفہ مین لیجا کی پہرایا ـ مظلم المؤلف بس ختم کرو ناظم محزون یہ روایت آفاق مین ہی ماتم شبیر سی آرزو کی قیامت ہی جو ہر تم حالِ حرم کا قرطاس کو سکتہ ہی جگر شق ہی قلم کا اے موسنو کافی ہی تہین رونی کو واللہ زینب پہری بلوی مین سرِ شاہ کی ہمراہ اب مانگو دعا حق سے کہ اے خالقِ اکبر جو مقصدِ حضار ہو بر لاوے سراسر

پینتیسوین مجلس ۳۵ فضائل ذکر شبیہہ مرتضی علی علیہ التحیۃ والثنا اور مہر نامہ ذرماکم مدینہ جانا

رباعی المراجِ نبی مین جای تشکیک نہین ہی نور کا ترکا شبِ تاریک نہین تو سینین کی فرق سی یہ ثابت ہی وہ ہیبت اتنا کوئی اللہ کی نزدیک نہین رباعی یا ختم رسل خاصۂ یزدان تم ہو قرآن قالب ہی جانِ قرآن تم ہو دعوی ہے کوئی

پنتیسوین مجلس وصف سراپای ولی خدا و مناقب مولا ابن زیاد کا حاکم مدینہ کو نامہ لکھنا

سوبیت کا مگر مومن وہی کہ جسکی ایمان تم ہو۔ رباعی زہرا سی کوئی غم شبیر
پوچھی + زینب سی کوئی فراقِ حیدر پوچھی + پوچھی عابد سی کوئی شبیر کا غم
بانو کی جگر سی داغِ اکبر پوچھی۔ رباعی آیا ہی محرم یہ تعب کی دن ہین۔ ہیہات
سلطانِ عرب کی دن ہین۔ ماتم کی لئی ہوش نہین زہرا کو + ای اہلِ عنا ازو
غضب کی دن ہین + تمہیدِ بکا مناقبِ شاہِ لافتے اعدادِ ائمۂ ھدی
مدحِ شعرای احبا تنبیہِ ذاکر کذاب رِوایاتِ موربثِ عقاب
غلام ہون ایسی مولا کا جسکی درگاہ مین بندہ بی دام ہین شاہنشاہ + نام لون اوس
آقا کا جو سفید و سیاہ جانتی ہین نبی اللہ + خدا نہین پر اسرارِ کردگار سی رب بنا
رسول نہین مگر مددگار سب انبیا۔ صاحبِ شریعت نہین الا ہر مذہب کی رکن
دین مخاطبِ تنزیل وحی نہین لاکن ہر آیت مین نشانِ سبین۔ سالکِ معراج نہین
ہان دستِ تصرف سی داور تک پہنچاتی ہین۔ موجد نار و نعیم نہین البتہ دوزخ و
بہشت تقسیم فرماتی ہین + خالقِ لوح و قلم نہین مگر تقدیر کو صفحۂ تکوین پر خط لکھنا بتایا
قدیم بالذات نہین ازل مین جو مشیت نی پیدا کیا سعید و شقی اونکی ولایت پر بنایا
مدعی ردای کبریائی نہین الا جامہ حق پرستی عبا کو پہنانی ہین جو پای خود آرائی
نہین لاکن فرشتۂ روح کو سبقِ ارشاد پڑھاتی ہین بندگی مین نصیری کو مارا جلایا
شانِ بی نیازی سی نام و نشانِ الوہیت پایا۔ بشرہ آدم پر اوسی مہر کی پرتو نی تجلا دکھایا
جو ملایکہ نی سجدہ تعظیم کو سرِ طاعت جھکایا۔ خلیفہ پروردگار کی منصوص جانشین کہ شعلۂ
شی مانتی پائی۔ اوّل ما خلق اللہ نورِ نبی کی جلوہ گزین جسکو اربابِ قدم اور حدوث
پہچانتی آئی۔ اوس غازی کی تیغ نی ضربِ دودم سی عالمِ امکان مین سکۂ اسلام جاری کیا

۱۵۱

پینتیسوین مجلس وصف سراپای ولی خدا و حاکمِ مدینہ کو ابن زیاد کا نامہ لکھنا

سعی بیدریغ نی خطبۂ حمد اور نعت سی صدرِ منبر کو درجۂ عرشِ باری دیا، تلوار کی آگے
وار پر عبادتِ ثقلین سی اجر و ثواب مین برتر ٹھری، سپر کی پشت و پناہ رہی جو بیب کے
ٹھرجاگا دامنِ ایمان سی گلِ ظفر جھری، شہابِ ثاقب کی قدرانداز ینی کمانِ قضا
قدر رنگی، تا پیکانِ تیرِ ملت اور خدنگِ ولایت نشانِ رونق پر لگی، ابنِ ابیطالب اسی
دہنی جنگی نیزی کی انی نی بند بندِ فتح کھولی، اور پلّۂ تصوّر مین اعدا کی زخمِ جگر توبے
سرِ اشرف کا مغفر جسکی سایہ مین ہمای اوجِ سعادت نی بالِ نشو و نما پایا، برِ اطہر کا
چار آینہ جسکی ہر جوہر نی دیدۂ حرب کو موجۂ دریای شجاعت دکہایا، فرقِ سرورِ جمال
کمال کا ظہورِ مہبطِ لمعانِ طورہی، کہ سپہرِ وصایت اور امامت مین فرقدین کہا تارکہ
تاج ہل اتی نورٌ علی نور ہی جو گوہر اور دُرِ گرانبہای مضمونِ معانی اوسمین جڑا ہوا پیشانی
عنوانِ رضا و تسلیم کی روشنائی بخش، لوحِ جبین سی قلمِ ایجاد کو تراشِ دلکش ابروطاق
مسجد مین اسمِ اعظم کی مدّات، یا بیتِ حرمِ جلال مین محرابِ کعبۂ حسنات چشم کو عینِ لطافت
مین وہ چشمۂ عرفان دیکھا، کہ نادیدہ کی صوتِ شناخت کا پتا مردم کو ملا صلِّ علی کہا
عارض کلیاتِ صدق و صفا سی دو صفحۂ ضیا بار یا دیباچہ بیاضِ صانع کی منتخب
مطلعِ اشعار، دماغِ اوجِ حق بینی مین مرتبہ دانِ کبریائی، مشامِ جانِ انس و جان کو
نفحۂ روح کی ترکیب سو نگہائی، لبِ معجز طراز جب کہلی عدم سی وجود کا رنگ نکلا، کلام کے
وہ معنی کہ ردِ شمس اور احیای اموات کا ڈہنگ ملا، دندان دُرجِ کرامت مین لآلی
بیضا کی آبرو دینی والی، یا برجِ سعادت نی ماہ و مہر پر دو بالا انجم نکالی، زبان وہ کہ قوت
ناطقہ کو شرحِ انی انا اللہ سی کلمۂ توحید بتائی، تشنگِ ثنا اور شکر کی زلال کا شربت
تقدیس بنائی جہان کو کامیاب فرمائی، ذقن جسکی چاہ مین کوثر و تسنیم سی نہرین اور

پینتیسوین مجلس وصف سراپا و فضائل شاہ اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

سنبع آبیاکی بہرین پانی بھرین، اور سیب جنت محو تماشا رہین، سو یوسف کنعان خاک نقش قدم تحقیق نظر مین ذو باکرین، محاسن وہ کہ تفسیر قرآن مین والیل والفجر اونکی شان پر نازل ہی، اور قیافہ دان چہرۂ حقیقت کرن آفتاب کی تعبیر کا قایل ہی گردن ایسی کہ طاعت معبود مین جب اوٹھائی تو سربلندی دارین بی طلب پائی ہنہہ دیکھو تو وجہ اللہ فی الارض کہو، دست و پاکی صفت مین ید اللہ سی نعت عرض کرو، بازونی گلبن شریعت اور طریقت کی شاخ و شانہ کو بڑہایا، دبار قبول کتاب اور سنت کو دوش رواج پر چڑہایا کلائی نی شیر بیشۂ جبروت کی پنجۂ قضا کو پہیرا، جب آستین اولٹی چرخ کجرفتار کو خوف خلاف نی گہیرا، کف دریا نوال کو مصدر جود و ہمت و عطا پایا، انگشت شاہد جلال نی خیبر کا یادی ہما مین او ٹھایا، سینہ گنجینۂ علوم لدن اور خزینۂ کشف و کنہ امر کن، شکم انزع البطین کو رازدار فقر اور بادۂ فنا فی اللہ سی فخر و مباہات، روزی جوع و قوت صبر و تحمل سی قناعت پر ثبات، ناف کو نقاوۂ خاندان عبد مناف کی ورطۂ مرج البحرین یلتقیان کا حباب کہا جو گرداب اوصاف مین تیراک بار اکناف عجز مین غوطہ کہا تا رہا، کمر درمیان ثقلین رشتۂ تالیف اور بندش اجسام عنصری کی واسطے برداشت بار امانت کی شاہین میزان صفدری قد ایسا راستی نما جسکی سایہ مین شجر طوبی نہال ہوتا ہی، جنبۂ پہلو بندی مین جناب کی طنطنۂ شجاعت فارغ البال سوتا ہی شمع حرم لم یزلی اوس قامت پر نثار نخل بہشت کی بغل مین ولایت سرور کی آثار، قدم عرش فرسا دوش نبی کی مکین نعلین کی غبار سی روشنی دیدۂ حور العین بہرا پا تجمل اور شکوہ عز و علا کا پتلا، ہمہ تن قالب مین ابو الحسن کی نور خدا نکلا، صورت آدمی مین بمثال صفت ذات بابرکات کرنا محال فاعلم انہ من الامور المغلق

بعون الله تعالى

پنتیسوین مجلس وصف سراپا و فضائل شاه اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو لکھنا

بِالْاَدِلَّةِ الْاَرْبَعَةِ مِنَ الْعَقْلِ وَالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْاِجْمَاعِ اَنَّ حُبَّ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَمُوَالَاتَهٗ مُفْتَرِضَةٌ عَلٰى جَمِيْعِ
اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ ملا دربندی کتاب اکسیر العبادات مین لکھتی ہین
زبان خامہ تحقیق سی بلاغت کرتی ہین ای بصیر موالی عین حق جان اور اسبات کو عین
صدق سی پہچان کہ امر معلوم ادلۂ اربعہ سی عقل اور کتاب و سنت و اجماع کی ثابت ہوا
جو حب اور دوستی علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو خدانی اوپر اہل آسمان و زمین کی
فرض کیا وَلَا يَعْذِرُ اللهُ تَعَالٰى فِيْهِ اَحَدًا فَهٰذَا كَمَا اَنَّهٗ مِنْ ضَرُوْرِيَّاتِ
الْمَذْهَبِ فَكَذَا مِنْ ضَرُوْرِيَّاتِ الدِّيْنِ عَلَى التَّحْقِيْقِ عِنْدَ الْاِنْصَافِ
وَالتَّجَاوُزِ عَنِ الْاِعْتِسَافِ پس اللہ معذور نہین رکہی گا اسمین کسی کی تقصیر کو
یہ ضروریات مذہب اور لوازمات دین بی امیر و فقیر کو بشرطا اسکی جو درگذری اعتساف
سی اور نظر کری حقیقت مین جای انصاف سی وَ قَدْ ذَكَرَ الشَّيْخُ الْاَجَلُّ الْحُرُّ
الْعَامِلِيُّ فِيْ كِتَابِ الْجَوَاهِرِ السَّنِيَّةِ فِي الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّةِ خَبَرًا بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ تحقیق کہ عظیم القدر
شیخ حر عاملی نی اپنی کتاب جواہر سنیہ جامع احادیث قدسیہ مین ذکر کیا اپنی سند سے
سلمان فارسی نی رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کا حوالہ دیا قَالَ هَبَطَ عَلَيَّ جَبْرَئِيْلُ
يَوْمَ اُحُدٍ وَ قَدِ انْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ غَيْرُ عَلِيٍّ وَ قَدْ قَتَلَ اللهُ
عَلٰى يَدَيْهِ بِضْعَةً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ قَتَلَ فرمایا کہ روز غزوهٔ احد جب مسلمانو کو
شکست ملی سب فوج صحابہ مقابل سی بہاگ نکلی سوای علی میری پاس کوئی نہ رہا
اونکی ہاتھ سی جو مارا گیا اللہ نی اوسدن قتل کیا جبرئیل امین نازل ہوئی اور ...

پینتیسوین مجلس وصف سراپا و فضائل شاہ اولیا و ابن زیاد کا حاکم یزید کو نامہ لکھنا

اکی دیی فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ یَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَیَقُولُ لَکَ اِخْبِرْ عَلِیًّا اِنِّیْ عَنْهُ رَاضٍ نازل وحی الہی بولی ای محمد خدا تجہپر سلام بہیجتا ہی اور خبر دو علی کو مین اوس سی بہت راضی ہون یہ کہتا ہی وَاٰلَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اَنْ لَا یُحِبَّهٗ عَبْدٌ اِلَّا اَحْبَبْتُهٗ وَمَنْ اَحْبَبْتُهٗ لَمْ اُعَذِّبْهُ بنادی فرماتا ہی کہ اپنی نفس رحمت پر مینی واجب گردانا جو کوئی اوسی دوست رکہیگا مین اوسکا محب ہونگا اور جس عبد کو ولای علی کی سبب سی پیار کرونگا آتش دوزخ مین ہرگز عذاب نہ دونگا وَلَا یُبْغِضُهٗ عَبْدٌ اِلَّا اَبْغَضْتُهٗ وَمَنْ اَبْغَضْتُهٗ مَا لَهٗ فِی الْجَنَّةِ مِنْ نَصِیْبٍ لاکن دشمنی نہین کریگا کوئی بندہ اوسکی ساتہ مگر یہ کہ مین اپنا عدو جانونگا اور جسکو مخالف سمجہونگا نعیم بہشت سے محروم رکہونگا قَالَ وَهَبَطَ عَلَیَّ جِبْرَئِیْلُ یَوْمَ الْاَحْزَابِ لَمَّا قَتَلَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَمْرًا وَّ فَارِسَهُمْ پہر دوبارہ غزوہ احزاب مین ہرگاہ علی بن ابی طالب نی عمرو شہسوار کفار کو مارا رسول خدا نی فرمایا کہ جبرئیل میری پاس آیا فَقَالَ یَا اَحْمَدُ اِنَّ اللهَ یَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَکَ اِنِّیْ اِفْتَرَضْتُ الصَّلٰوةَ عَلٰی عِبَادِیْ فَوَضَعْتُهَا عَنِ الْعَلِیْلِ الَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُهَا بولی یا احمد حق تعالی تجہپر تحیت ادا کرتا اور کہتا ہی مینی عباد پر نماز واجب کی لاکن بیمار کو معاف ہوئی جو نہین پڑہ سکتا ہی وَافْتَرَضْتُ الزَّکٰوةَ فَوَضَعْتُهَا عَنِ الْمُقِلِّ لوگون پر فرض کیا دینی زکوۃ کو اور کہا نادار سی یہ تکلیف رفع ہو وَافْتَرَضْتُ الصِّیَامَ فَوَضَعْتُهٗ عَنِ الْمُسَافِرِ وَافْتَرَضْتُ الْحَجَّ فَوَضَعْتُهٗ عَنِ الْمُعْدِمِ مَنْ لَا یَجِدُ السَّبِیْلَ اِلَیْهِ روزہ خلق پر لازم فرمایا مگر مسافر کو اوسکی ادا سے

حضرت رسالت پناه با منبر کوفه کرد بلیغ
تا مهمانان شد به پای نهاده و
علم در کوفه ...
نماید ایستاده ... پیغمبر
علم و علیها ...
اکنون حرامزاده ...
زیاد نشسته ...
پیغمبر صلی الله علیه و آله ...
کسانی که ...
دهنده جمیع ...
بنده خواهد ...
از و طلب ...
پیش مردمان ...
شد ندو هر جا که مردم شیعه ...
نزد ...
کار ...

۵۵ واصلا هلاک گشتن قاتلان حضرت امام حسین علیه السلام

ناگزیر کان قاتلان حضرت
رسید کار از ان بیست هزار
همه در شده اند ...
مردم کوفه ...

بجا یا حج کا جانا سونپین پر واجب گردانا لاکن مفلس کو اسمین معاف ہی بار سفر اوٹہانا وَافترَضتُ حُبَّ عَلِيّ بنِ اَبِي طَالِب وَمُوالاتِهِ عَلَى اَهلِ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ فَلَم اَعذِر فِيهِ اَحَدًا ولایت اور محبت علی بن ابی طالب پر ساری خلق آسمان و زمین کو امر کیا جو اوسکی ترک سی کوئی عذر مسموع نہین کسی کا فَمَن اُمَّتِكَ يُحِبُّهُ فَمَن اَحَبَّهُ فَبِحُبِّي وَحُبِّكَ اَحَبَّهُ وَمَن اَبغَضَهُ فَبِبُغضِي وَبُغضِكَ اَبغَضَهُ الحديث پس اپنی امت کو اوسکی دوستے کا حکم دینا کہ اگر میری اور تمہاری الفت کی باعث کوئی چاہی گا مین اوسی اپنا محبوب جانونگا اور جو شخص اوسکی ساتھہ عداوت کری پس اپنی اور تمہاری بغض کی باعث دشمن رکہونگا الحدیث ایسی مضمون بہت جا وارد ہوی ہین اگرچہ عبارات مین اختلاف پای گئی ہین وَمِنهَا فِي خَبَرِ كَعبِ بنِ عَيَاضٍ اِنَّ لِعَلِيٍّ نُورَينِ نُورٌ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ فِي الاَرضِ فَمَن تَمَسَّكَ بِنُورٍ مِنهُمَا دَخَلَ الجَنَّةَ وَمَن اَخطَاهُمَا دَخَلَ النَّارَ کعب ابن عیاض کی خبر مین آیا بدرستی کہ علی علیہ السلام کا ظہور دو نور مین پایا ایک آسمان مین اور دوسرا زمین پر جو اسمین ایک سی متوسل ہوی ضرور بہشت مین ماوا و منزل کری اور جسنی خطا کی دو زمین رہا او البتہ آتش دوزخ کا عذاب سہا وَمَا بَعَثَ اللّٰهُ وَلِيًّا اِلَّا وَقَد دَعَاهُ اِلَى وِلَايَةِ عَلِيٍّ طَائِعًا اَو كَارِهًا کوئی ولی اور وصی نبی پیدا نہین ہوا مگر یہہ کہ الله نی اوسکو دوستی علی پر دعوت کیا اسمین خوشی سی امر ولایت کو مانا خواہ مکروہ خاطر ناگوار جانا وَسِرُّ قَولِهِ يَا عَلِيُّ اَنتَ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي اَمرُكَ اَمرِي وَنَهيُكَ نَهيِي اور ارشاد کیا خیر الوری نی یا علی تم وصی اور خلیفہ میری

پینتیسوین مجلس فضائل شاہ اولیا اور ابن زیاد کا حاکم مدینہ کو نامہ لکھنا

اور وہی تہارا بعینہ میرا ہی اُقْسِمُ بِالَّذِی بَعَثَنِی بِالنُّبُوَّۃِ وَجَعَلَنِی خَیْرَ
الْبَرِیَّۃِ اِنَّکَ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ وَاَمِیْنُہٗ عَلٰی وَحْیِہٖ وَخَلِیْفَتُہٗ
عَلٰی عِبَادِہٖ وَاَنْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَاِمَامُ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَقَائِدُ
کُلِّ تَقِیٍّ قسم ہی مجکو اوسکی جسنی رسالت پر بہیجا اور اپنی عنایت سی خیر خلق کیا
تم حجت رب جلیل اور امین وحی و تنزیل خلیفہ ہو اوپر عباد کی، تم مولای سب مسلمین
اور امام مومنین و پیشوای متقین ہو بعد اپنی وبولا یتک صارت اُمَّتِی
مَرْحُوْمَۃً وَبِعِدَاوَتِکَ صَارَتِ الْفِرْقَۃُ الْمُخَالِفَۃُ مِنْہَا مَلْعُوْنَۃً تمہاری
دوستی کی سبب میری امت مرحومہ ہوئی، اور عداوت سی مخالفین کو نفرین و ملامت
ملی وَاِنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِی اِثْنَا عَشَرَ اَنْتَ اَوَّلُہُمْ وَاٰخِرُہُمْ
الْقَائِمُ الَّذِی یَفْتَحُ اللّٰہُ بِہٖ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَہَا بدرستی
کہ میری بعد جو بارہ خلیفہ ہونگی تم اون سب سی اول اور مقدم ہو آخر مین خالق اوسکو
پیدا کریگا جسکی ہاتہ سی مومنین کو مشرق اور مغرب مین فتح و نصرت دیگا فی
کِتَابِ ابْنِ اَبِی الْحَدِیْدِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِفَاطِمَۃَ وَہُوَ عِنْدَہَا فِی بَیْتِہَا عَائِدًا لَہَا
یَا بُنَیَّۃُ مَا عِلَّتُکِ قصہ طویل کتاب ابن ابی حدید مین سند سی لکہا ہی جو عمر بن
عبدالعزیز کی روبرو گذرا ہی، فاطمہ زہرا جب مریض تہین رسولخدا انکی عیادتکو قدم
رنجہ کیا، اونکی بیت الشرف مین پہنچی تو پوچہا کیا حال ہی تمہارا قَالَتِ الْوَعْکُ
یَا اَبَتَاہُ وَکَانَ عَلِیٌّ غَائِبًا فِی بَعْضِ حَوَائِجِ النَّبِیِّ عرض کی ای پدر بزرگوار
بیماری نی ستایا ہی، مجہی نوبہ کا بخار آتا ہی، اوسدن علی ابن ابی طالب علیہ السلام

پینتیسون مجلس فضائل شاہ اولیا و ابن زیاد کا حاکم مدینہ کو نامہ لکھنا

گہر سے غایب تہی کسی مہم پیغمبر مصروف اہتمام مطالب تہی فَقَالَ لَهَا تَشْتَهِينَ
شَيْئاً قَالَتْ نَعَمْ أَشْتَهِي عِنَباً وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّهُ عَزِيزُ الْوُجُودِ وَلَيْسَ هٰذَا
أَوَانَ عِنَبٍ سید انبیا نے پوچہا اے میوۂ نہال زندگانی کسی چیز کو تمہارا جی چاہتا ہے
عرض کی انگور کہانے کی رغبت ہے مگر جانتی ہون اوسکا موسم نہین رہا ہے فَقَالَ لَهَا
رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُجِيبَنَا بِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِهِ
مَعَ أَفْضَلِ أُمَّتِي عِنْدَكَ مَنْزِلَةً فرمایا اے جان پدر تمہارا دل نہ گہبرائے
خدا قادر ہے کہ غیب سے آجائے پس دعا کی الہی عطا کر تمنائے زہرا کو ساتہ اوس شخص کی
جو تیری نزدیک امت سے میری افضل اور عالی رتبہ فَطَرَقَ عَلِيٌّ الْبَابَ وَمَعَهُ
مِكْتَلٌ قَدْ أَلْقَى عَلَيْهِ طَرَفَ رِدَائِهِ یکا یک علی مرتضیٰ نے دروازہ پر دستک دی
اور اونکی ہمراہ زنبیل جو گوشۂ رداسے پوشیدہ تہی فَقَالَ النَّبِيُّ مَا هٰذَا فَقَالَ
عِنَبُ الْتَمَسْتُهُ لِفَاطِمَةَ اندر آئے تو رسولِ خدا نے پوچہا یا علی یہ کیا ہے جوابدیا
خوشۂ انگور جو فاطمہ کی لیے مانگا ہے فَقَالَ النَّبِيُّ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَمَا
سَرَّرْتَنِي بِأَنْ خَصَصْتَ عَلِيّاً بِدَعْوَتِي فَاجْعَلْ فِيهِ شِفَاءً لِابْنَتِي
پیغمبر بشیر و نذیر نے دو مرتبہ تکبیر کہی اور درگاہِ احدیت مین عرض کی بارالہا جیسا
تو نے میری دعا سے علی کو ملایا دیسا ہی دانۂ انگور مین فاطمہ بنتِ رسول کو شفا دینا
ثُمَّ قَالَ كُلِي عَلَى اسْمِ اللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ فَأَكَلَتْ وَمَا خَرَجَ النَّبِيُّ حَتَّى بَرَأَتْ
پس کہا اے بیٹی کہاو باسمِ خدا سیدۂ نسا نے نوش کیا سرورِ کائنات نے مراجعت
نہین فرمائی جو بیماری سے بتولِ عذرا نے صحت پائی ہے واقعی مناقبِ علیِ مرتضیٰ علیہ
التحیۃ والثنا وہ دریائے بی پایان ہے کہ احصے اور شمار اوسکا خارج از حیطۂ بیان ہے

پینتیسوین مجلس فضائل شاہ اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

شعر کتاب وصف ترا آب بحر کافی نیست ، کہ تر کنم سر انگشت و صفحہ شمارم ،

خوشا حال اوس ناطق کا جو اپنی مولا کا ثناخوان ہی اور شان سید اولیا مین کچھ مدح کہی سلک نظم اور نثر مین ائمہ ہدی کی صفت پر شرح لکھی ، فی الاخبار الحسبہ والواین الامام روی الصدوق باسنادہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ قال قال النبی لیلۃ اسری بی الی السماء بلغت السماء الخامسۃ نظرت الی صورۃ علی بن ابی طالب شیخ صدوق نے اپنی سند مین جعفر ابن محمد اور اونکی باپ دادا سے روایت کی حضرت نے فرمایا جو نبی نے جس شب کو مجھی افلاک پر لیگئی اور آسمان پنجم تک نوبت پہنچی وہان علی بن ابی طالب کی صورت نظر مین آئی بھائی کی عجب شان اور شوکت اوس جا پائی فقلت حبیبی جبرئیل ما ہذہ الصورۃ مینی جبرئیل پوچھا یہ کسکی شبیہ دکہائی دیتی ہی اسکا بھید بتا فقال جبرئیل اشتہت الملائکۃ ان ینظروا الی صورۃ علی فقالوا ربنا ان بنی آدم فی دنیاہم یتمتعون غدوۃ وعشیۃ بالنظر الی علی بن ابی طالب حبیب حبیبک محمد وخلیفتہ ووصیہ وامینہ حامل وحی خدا بولی درخواست کی ملائکہ نی پروردگار سی کہ زیارت کرین جمال علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی انہون نے عرض کی الہی بنی آدم دیدار علی سی ذرات مسرور ہوتی ہین تیری دوست کی حبیب اور خلیفہ وصی و امین کو نظر کرتی رہتی ہین فمتعنا بصورتہ قدر ما تمتع اہل الدنیا بہ ہماری لئی بھی ویسا ہی اسباب ہوی مہیا جو اہل دنیا نے پائی ہین نصیب ملائکہ فرما فصور لہم صورۃ من نور قدسیۃ عز وجل

کہ باین سبب اسیاست ومیبرد زینب
ہرگاہ ازینجا میگذرد وحرامی بیاید
بسکہ جز لشکر شما و ما ہم کہ خواہید کرد
کہ شما بر عثمان خواہید و ما ظالم ستم
ایشان ظالم اند و ما ظالم حسین طلب کردند
حضرت امام حسین
از دشمنان او ولی ابن زیاد و
بگذارند و ولی ...
...
یا از پس ما بیایند و بعد مصعب روند
٨٥٩
وفرو نشاندن ان مشکل باشد
جز شما انجا باشید دل ما را
عناد داشت کہ ایشان راست میگویند
ابراہیم را گفت ای برادر خود
چہ میگویی گفت ایہا الامیر
کہ ایشان میگویند پس مختار
ہزار مرد از میان سہ ہزار مرد بگزید
وابراہیم را داد و پس ملاحت خود را
باو داد و گفت ای برادر
کہ صلاح در این ...

کردہ بجانب مصعب روانہ شدند
وابراہیم بن ہمان زمان کوچ
ویاران را پدرود کردہ خود با لشکر
حافظ و معین باد پس ابراہیم
میکردم و ترا و یاران ترا خدا
کہ در اینجا دشمنان بسیار اند پس عزم باز

پس خالقِ عالم نی صورتِ نورِ قدسی شاہ علی علیہ السلام بنائی اور صدر مسندِ جلال عظمت پر اوسکی زیبائی دکھائی فَحَلَّ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا یَزُوْرُوْنَهٗ وَ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ غُدْوَةً وَّ عَشِیَّةً گویا علی اونکی پاس رہتی کہ روز و شب فرشتی سب آسمانونکی آتی ہین زیارت کرتی آداب سلام اور تحیت حضور مین بجا لاتی ہین قَالَ فَاَخْبَرَنِی الْاَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ فَلَمَّا ضَرَبَهُ اللَّعِیْنُ اِبْنُ مُلْجِمٍ عَلٰی رَاْسِهٖ صَادَفَتْ تِلْکَ الضَّرْبَةُ فِیْ صُوْرَتِهِ الَّتِیْ فِی السَّمَآءِ راوی کہتا ہی اعمش نی جعفر ابن محمد علیہ السلام اور انہون نی اپنی والد و جد سی ذکر کیا جب ضربت سی ابن ملجم لعین کی فرق علی مرتضیٰ علیہ السلام دو پارہ ہوا وہی جراحۃ صورتِ آسمان مین دیکھی کہ لہو کی دہار سر کی زخم سی بہتی تہی فَالْمَلٰٓئِکَةُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ غُدْوَةً وَّ عَشِیَّةً وَّ یَلْعَنُوْنَ قَاتِلَهُ ابْنَ مُلْجِمٍ پس ملائکہ صبح و شام اوس حال پر غمزدہ رہجاتی ہین ابن ملجم قاتل حضرت کی نفرین زبان پر لاتی ہین فَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ هَبَطَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ وَ حَمَلَتْهُ حَتّٰی اَوْقَفَتْهُ مَعَ صُوْرَةِ عَلِیٍّ فِی السَّمَآءِ الْخَامِسَةِ ہرگاہ امام حسین علیہ السلام کو درجۂ شہادت ملا کربلا مین ملائکہ نی نزول کیا جسد مطہر کو سید الشہدا کی اوٹھا لیجا کی پانچوین آسمان پر صورتِ علی علیہ السلام کی پاس رکھا فَکُلَّمَا هَبَطَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ مِنَ السَّمٰوٰتِ مِنْ عُلًا وَّ صَعِدَتْ مَلٰٓئِکَةُ سَمَآءِ الدُّنْیَا فَمَنْ فَوْقَهَا اِلَی السَّمَآءِ الْخَامِسَةِ لِزِیَارَةِ صُوْرَةِ عَلِیٍّ پس جو فرشتی اوپر کو صعود کرتی اور فوق سے نیچی اوترتی دنیا سی آسمان پنجم کو جاتی آتی ہین زیارت علی علیہ السلام کی شوق مین اپنی مقامات سی قدم ارادت بڑہاتی ہین وَ النَّظَرِ اِلَیْهِ وَ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ مُتَشَحِّطًا

بدمہ یَلعنوا یَزیدَ وَابْنَ زِیادٍ وَقاتِلَ الحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اِلیٰ یَومِ القِیٰمَۃِ

اوس حال مین چہرہ شاہ مردان کو ہاسر مجروح باتی ہین اور امام حسین علیہ السلام کو اوکی برابر ہوہین دُو باصد پارہ بدن نظارہ فرماتی ہین یزید و ابن زیاد اور قاتلان سبط بنیہ کو نفرین سناتی ہین، روزِ محشر تک یوہین طوف عز و شرف بجالاتی ہین قَالَ الاَعمَشُ قَالَ لِی الصّادِقُ ھٰذا مَکنُونُ العِلمِ وَمَخزُونُہٗ لَا تُخرِجہُ اِلّا اِلیٰ اَھلِہٖ الحدیث اعمش نی کہا کہ مجہسی حضرت صادق نی فرمایا یہ روایت علم مکنون اور مخزون سی ہی اسکو چہپانا روبروی غیر اور نا اہل کی ہرگز زبان پر نہ لانا وَمِنھا مَا رَوَاہُ الصَّدُوقُ عَن مَولَانا الاِمامِ اَبِی عَبدِاللّٰہِ جَعفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّادِقِ قَالَ مَا مِن نَبِیٍّ وَلَا وَصِیِّ نَبِیٍّ یَبقیٰ فِی الاَرضِ اَکثَرَ مِن ثَلٰثَۃِ اَیّامٍ حَتّیٰ یُرفَعَ بِرُوحِہٖ وَعَظمِہٖ وَلَحمِہٖ اِلَی السَّمَاءِ دوسری جا صدوق نی روایت کی جو ابی عبد اللہ جعفر ابن محمد علیہما السلام سی نسبت دی فرمایا حضرت نی کوئی رسول اور وصی نبی دنیا سی نہین گذرتا کہ اوسکا جنازہ روح اور گوشت و استخوان کی ساتہہ تین شبانہ روز سی زیادہ قبر مین ہو کمین رہتا ہو لا یہ کہ ملائکہ اوٹہاتی ہین فوق آسمان لیجاتی ہین وَاِنَّما یُؤتیٰ مَواضِعَ آثارِھِم وَیَبلُغُونَہُم مِن بَعیدِ السَّلامَ وَیُسمِعُونَہُم فِی مَواضِعِ آثارِھِم مِن قَرِیبٍ الحدیث جو اوکی مزار پر آتا بعد ادای سلام کی قریب پہنچاہی وہ اپنی تربت سی کلام زایر سنتی ہین پیام نزدیک اور دور کی سماعت مین جاتا ہی نَقُولُ اِنَّھا لَا تُقاوِمُ المُعارِضَۃَ اَخبارٌ کَثِیرَۃٌ بالِغَۃٌ حَدَّ التَّواتُرِ فِی اِفادَتِھا اَنَّ الاَجسادَ الطَّیِّبَۃَ الطّاھِرَۃَ مِن مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ ھٰکَذا مِن سایِرِ الاَنبِیاءِ وَالاَوصِیاءِ اِنَّما ھِیَ فِی قُبُورِھِم المُنَوَّرَۃِ وَمَضاجِعِھِم

مولف کہتا ہی یہ اخبار مذکور قول احادی ہین کہ مقابلۂ اجماع و سنت و کتاب مین محل استبعاد ہین بدرستی کہ اجساد طیبہ طاہرہ محمد و آل محمد علیہم السلام اپنی قبور پر نور مین مدفون ہوتی ہین اور یونہین سب انبیا اور اوصیا تربت مقدسہ مین جاکی تا روز قیام سوتی ہین
رُوِیَ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ فِی حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ عَنِ الصَّادِقِ وَفِیْہِ قَالَ اِذَا زُرْتَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْلَمْ اَنَّکَ زَائِرُ عِظَامِ اٰدَمَ وَبَدَنِ نُوْحٍ وَجِسْمِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مفضل ابن عمر نی حضرت صادق سی حدیث طویل مین روایت کی فرمایا جب تو زیارت کری امیر المومنین شاہ ولایت کی تو استخوان ابو البشر آدم اور بدن نوح پیغمبر و جسم حیدر صفدر کا بھی زایر ہی کہ اون بزرگوار ونکی اجساد کا وہی روضہ پر نور مین محل مقابر ہی اِلَی اَنْ قَالَ فَاِذَا زُرْتَ جَانِبَ النَّجَفِ فَزُرْ عِظَامَ اٰدَمَ وَبَدَنَ نُوْحٍ وَجِسْمَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاِنَّکَ زَائِرُ الْاٰبَاءِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ تا کہ ارشاد کیا جب جای تو زیارت کی لیی نجف کی جانب کو پس وہان سلام کر استخوان آدم اور بدن نوح اور پیکر علی ابن ابی طالب کو اس حال مین آبای اولین اور آخرین کا زایر ہوگا شرف دنیا و دین سی فایز مفاخر ہوگا اَمَّا الرَّاْسُ الشَّرِیْفُ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْہِ وَقَالَ صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ اِنَّ یَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَۃَ بَعَثَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ اِلٰی عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَھُوَ اِذْ ذَاکَ عَامِلُہٗ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ لاکن حال مین سر امام حسین علیہ السلام کی علمای اخبار کا اختلاف پایا صاحب مناقب سی نقل ہو کہا کہ یزید نی عمرو بن سعید کو بھیجا جو ان دنوں میں حاکم تھا یزید کی طرف سی مدینہ کا فَقَالَ عَمْرٌو وَدِدْتُ اَنَّہٗ لَمْ یَبْعَثْ بِہٖ اِلَیَّ عمر حسرت و افسوس مین بولا مجھی منظور تھا کہ یہ سر مجکو نہ بھیجا جاتا ثُمَّ اَمَرَ عَمْرٌو بِہٖ فَدُفِنَ

پینتیسوین مجلس ذکر سر شاہ شہدا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

بِالْبَقِیعِ عِنْدَ قَبْرِ اُمِّہٖ پھر عمرو بن سعید نی کہا ایجا و اور کیا کہ سر منور کو بقیع مین

قبر فاطمہ زہرا مادر سرور کی پاس دفن کر دیا رُوِیَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ جُمْہُوْرٍ

اَنَّہٗ دَخَلَ خَزَانَۃَ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ لَمَّا فُتِحَتْ وَجَدَ بِہٖ جُوْنَۃً حَمْرَاءَ

فَقَالَ لِغُلَامِہٖ سَلِیْمٍ اِحْفَظْ ہٰذِہِ الْجُوْنَۃَ فَاِنَّہَا کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ بَنِیْ اُمَیَّۃَ

منصور ابن جمہور سی علماء ثقاۃ نی روایت کی کہ وہ جب خزانہ یزید مین داخل ہوا سرخ

پٹاری اوسمین دیکھی پس اپنی غلام سلیم سی وہ بولا اس پٹاری کو حفاظت کرنا کہ اسمین

خزانہ ہی جو بنی امیہ نی رکھا فَلَمَّا فَتَحَہَا اِذَا فِیْہَا رَاْسُ الْحُسَیْنِ وَ ہُوَ مَخْضُوْبٌ بِالسَّوَادِ

ہرگاہ اوس ڈبی کا سنہہ کھولا ناگاہ سر امام حسین علیہ السلام اندر سی نکلا وسمہ کا خضاب محاسن مین

لگا تھا جو شبوی مشک و عنبر اوس نور کا ہالہ تھا فَقَالَ لِغُلَامِہٖ اِئْتِنِیْ بِثَوْبٍ فَاَتَاہُ

بِہٖ فَلَفَّہٗ ثُمَّ دَفَنَہٗ بِدِمَشْقَ عِنْدَ بَابِ الْفَرَادِیْسِ عِنْدَ الْبُرْجِ الثَّالِثِ

مِمَّا یَلِی الْمَشْرِقَ پھر اپنی غلام سی بولا کوئی کپڑا پاکیزہ لا جو پارچہ نفیس حاضر کر دیا اوسمین

سر پر نور کو لپیٹا دروازہ فرادیس دمشق مین دفن کیا قریب تیسری برج کی جو طرف مشرق تھا

وہین اوس آفتاب افق دین کو چھپایا وَحَدَّثَنِیْ جَمَاعَۃٌ مِنْ اَہْلِ مِصْرَ اَنَّ

مَشْہَدَ الرَّاْسِ عِنْدَہُمْ یُسَمُّوْنَہٗ مَشْہَدَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ مِنَ الذَّہَبِ شَیْءٌ

یَقْصُدُوْنَہٗ فِی الْمَوَاسِمِ وَیَزُوْرُوْنَہٗ اور ایک جماعت نی اہل مصر کی کہا ہے

جو مدفن سر اقدس اونکی شہر مین بنا ہی اوسی مشہد کریم کہتی ہین اوسپر طلائی کلس لگی ہین

ہر موسم مین زیارتکو دور و نزدیک سی لوگ آتی ہین ارباب حاجت مراد اپنی وہان سے

پاتی ہین وَیَزْعُمُوْنَ اَنَّہٗ مَدْفُوْنٌ ہُنَالِکَ خلق مصر کی خیال مین سماہی کہ سر امام حسین

علیہ السلام وہین ہی اگرچہ گراہی وَالَّذِیْ عَلَیْہِ الْمُعَوَّلُ مِنَ الْاَقْوَالِ اَنَّہٗ اُعِیْدَ اِلَی الْجَسَدِ

پینتیسوین مجلس ذکر شاہِ شہدا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

بعد ان طیف به فی البلاد و دفن معه جو خلاصہ اقوال سی کر اوسپر تحقیق کیا
یہ بات ہی کہ سرِ انور ہرگاہ شہرون مین پہرایا گیا بعد ازان مسترد کردانا جسد سی ملاکی باہم
دفنایا وقد وردت اخبار کثیرة فی انه مدفون عند قبر امیر
المؤمنین علاوہ ازین بہت سی روایات مین آیا ہی کہ قبرِ امیر المؤمنین کی قرین
سید الشہدا کا سر ہی روی عن یزید بن عمرو بن طلحة قال قال ابو عبد الله
وهو بالحیرة اما ترید ما وعدتك یزید بن عمرو ابن طلحہ سی روایت کی ابو عبد اللہ
جعفر نی فرمایا جب حیرہ مین قریب کوفہ اونکی منزل تھی آیا چاہتا ہی کہ وعدہ کیا ہوا پائی جو
مینی تجہسی کیا وہ ملجائی قال قلت بلیٰ یعنی الذهاب الی قبر امیر المؤمنین
مینی عرض کی ہان یعنی جانا مقامِ عرفان پر واسطی زیارت کی قبرِ شاہِ مردان پر قال فرکب
و رکب اسماعیل معه و رکبت معهم حتی اذا جاز الثویة وکان بین
الحیرة والنجف عند ذکوات بیض نزل ونزل اسماعیل ونزلت
معهم راوی کہتا ہی حضرت اور اسماعیل اونکی ساتھہ سوار ہوئی مین اپنی مرکب پر چڑہا
سب ایک طرف چلی تاکہ ثویہ درمیان حیرہ اور نجف ہی وہان سی گذری سفید کنون
وارد ہوکی اوتری فصلّی وصلّی اسماعیل وصلّیت حضرت نی اوس جا نماز
پڑہی اسماعیل اور مینی بہی صلوٰۃ ادا کی فقال لاسماعیل قم فسلم علی جدك
الحسین بن علی جناب نی اسماعیل سی کہا اوٹہکی اپنی دادا حسین بن علی کا سلام بجا لا
فقلت جعلت فداك الیس الحسین بکربلا مینی عرض کی تمپر ہو جاؤن فدا
آیا امام حسین علیہ السلام کا مدفن کربلا مین نہین ہوا فقال نعم ولکن لما حمل راسه
الی الشام سرقه مولی لنا فدفنه بجنب امیر المؤمنین ارشاد کیا ہان ایک

لاکن جب اونکی سر کو شام لیکئی ہمارا مصب وہان سی پھر لایا امیر المومنین کی پاس مین
چہپایا قَالَ فِی ذِکْرِ الْاَخْبَارِ النَّاطِقَۃِ بِفَوْزِ مَادِحِ اَهْلِبَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَعْصُوْمِیْنَ
عَلَیْهِمُ السَّلَامُ بِالْمَثُوْبَاتِ الْجَزِیْلَةِ وَالدَّرَجَاتِ الْعَظِیْمَةِ فِی الْاٰخِرَةِ
سَوَاءٌ کَانَ مِنْ قُرَّاءِ الْمَرَاثِیْ وَ ذَاکِرِیْ مَصَائِبِ سَیِّدِ الشُّهَدَاءِ وَمِنْ
غَیْرِهِمْ کہا مولف نی یہ ذکر اخبار ہی اجر و ثواب مداح کی بیان مین جو روز حشر پاینگی
ثنا کرنی سی اہلبیت رسول کی شان مین خواہ شاعر سخن سرا ہو یا ذاکر مصائب سید الشہدا
نَقُوْلُ اِنَّ الْاَخْبَارَ فِی هٰذَا الْبَابِ بَالِغَةٌ حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِیِّ فَمِنْهَا
مَا ذَکَرَهُ الصَّدُوْقُ فِی الْعُیُوْنِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ہم کہتی ہین
کہ روایات اس باب مین حد تواتر سی پہنچی مولف کہتی ہین سندی ایک وہ ہی جو صدوق کتاب
عیون مین عبد اللہ ابن فضل سی نقل کرتی ہین قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ قَالَ فِیْنَا
بَیْتَ شِعْرٍ بَنَی اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ حضرت صادق نی فرمایا جو ہماری
واسطی ایک بیت شعر کہی اوسکی لیی بہشت مین خدا گھر بنا دی وَمِنْهَا خَبَرُ عَلِیِّ بْنِ سَالِمٍ
عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا قَالَ فِیْنَا قَائِلٌ بَیْتَ شِعْرٍ حَتّٰی یُؤَیَّدَ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ دوسری علی بن سالم نی اپنی باپ سی روایت کی اور اوسنی ابی عبد اللہ
ثانی کی زبانی حکایت کہی ارشاد کیا جو گوینده ہماری منقبت اور مصیبت مین شعر کہی گا
مادام فکر برکات غیبی سی تائید روح القدس مین سرگرم رہی گا وَمِنْهَا مَا ذَکَرَهُ الشَّیْخُ
الْاَجَلُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ کَشِّیْ فِیْ کِتَابِ الرِّجَالِ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰی زُرَارَةَ
اور بھی عالی مرتبہ شیخ محمد ابن عبد العزیز کشی نی کتاب رجال مین لکھا ہی اور سند بر زرارہ کا
قول حضرت باقر کی ارشاد سی لایا ہی قَالَ دَخَلَ الْکُمَیْتُ ابْنُ زَیْدٍ عَلٰی اَبِیْ جَعْفَرٍ

عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَنَا عِنْدَہٗ فَاَنْشَدَہٗ مِنْ لِغَلَبِ مُتَیَّمٍ مُسْتَہَامٍ فَلَمَّا
فَرَغَ راوی نی خبر دی کہ مین جناب ابی جعفر علیہ السلام کی خدمت مین بیٹھا تھا جو کمیت
ابن زیاد حاضر ہوا اور مرثیہ من لقلب متیم مستہام پڑھا اس دل حزین عاجز اور پریشان کا
کون ہی مدد گار جو اسکا جب تمام کر چکا تو امام علیہ السلام کا منتظر ارشاد رہا قَالَ لِلْکُمَیْتِ
لَا تَزَالُ مُؤَیَّدًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا دُمْتَ تَقُوْلُ فِیْنَا حضرت نی کمیت سی فرمایا
ہمیشہ روح القدس کا مؤید رہتا ہی جبتک ناظم ہماری ذکر مین شعر کہتا ہی وَمِنْہَا خَبَرُ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی اَبِیْ جَعْفَرِ بْنِ عَلِیِّ الرِّضَا تَاْذَنُ لِیْ اَنْ
اَرْثِیَ اَبَا الْحَسَنِ اَعْنِیْ اَبَاہُ اور خبر عتبر ہی عبداللہ ابن صلت نی کہا مینی ابی جعفر ابن
علی رضا علیہما السلام کی خدمت مین لکھا آیا اجازت دیتی ہو کہ ابا الحسن کا مرثیہ نظم کرون
یعنی تمہاری والد کا سانحہ شہادت کو پڑہون قَالَ وَکَتَبَ اِلَیَّ اَنْدُبْنِیْ وَانْدُبْ
ابی جواب دیا نوحہ کرہو نا واسطی میری اور نام پدر بزرگوار کی وَمِنْہَا خَبَرُ اَبِیْ طَالِبِ
التَّیْمِیِّ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِاَبْیَاتِ شِعْرٍ وَذَکَرْتُ فِیْہَا
اَبَاہُ وَسَاَلْتُہٗ اَنْ یَاْذَنَ لِیْ فِیْ اَنْ اَقُوْلَ فِیْہِ ابو طالب تیمی کی روایت ہی کہ
جو ناقل نی کہا مینی ابی جعفر علیہ السلام کو عریضہ لکھا ہی کہ اوسمین اشعار اور اونکی والد بزرگوار کا
بہی ذکر تہا مسودہ بہیجا اور چاہا کہ مجہی اجازت ہی ایسی کلام کی جو اپنی دیکھا فَقَطَعَ الشِّعْرَ
وَحَبَسَہٗ وَکَتَبَ فِیْ صَدْرِ مَا بَقِیَ مِنَ الْقِرْطَاسِ قَدْ اَحْسَنْتَ جَزَاکَ
اللّٰہُ خَیْرًا ایں بعض ابیات کو اصلاح مین کاٹا اور پیشانی پر کاغذ کی دستخط کیا ایسا
مدبستی کہ بہت خوب کہا جزای خیر دی تجہی خدای تعالی وَمِنْہَا خَبَرُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا فِیْ ثَوَابِ زِیَارَۃِ الْحُسَیْنِ

پینتیسوین مجلس فضائل شعرا و ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

اِلیٰ اَنْ قَالَ عبداللہ ابن حماد نی حضرتِ صادق سی اس بیان کو نقل کیا حدیث طولانی ثوابِ زیارت مین امام حسین علیہ السلام کی فرمائی اور کہا بَلَغَنِیْ اَنَّ قَوْمًا یَأتُوْنَہٗ مِنْ نَوَاحِی الْکُوْفَۃِ وَنَاسًا وَغَیْرَھُمْ نِسَاءٌ یَنْدُبْنَہٗ وَذٰلِکَ فِی النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مجھی خبر ملی ہی کہ قبرِ سید الشہدا پر اطراف کوفہ سی لوگ آتی ہین اور دور و نزدیک سی زن و مرد ہجوم لاتی ہین نصفِ شعبان کو جمعیت ہوتی ہی ہر ایک عورت نالہ اور شیون کرتی ہوئی روتی ہی فَمِنْ بَیْنِ قَارِیٍ یَقْرَءُ وَقَاصٍ یَقُصُّ وَنَادِبٍ یَنْدُبُ وَقَائِلٍ یَقُوْلُ الْمَرَاثِیَ اونمین شعر مصائب پڑھتا مضمون جانگداز کہتا ہی نوحہ غم افزا کوئی انشا کرتا مرثیہ شہدا مین مصروف رہتا ہی فَقُلْتُ لَہٗ نَعَمْ قَدْ شَہِدْتُّ بَعْضَ مَا تَصِفُہٗ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی النَّاسِ مَنْ یَفِدُ اِلَیْنَا وَیَمْدَحُنَا وَیَرْثِیْ لَنَا مین عرض کی جو آپ نی فرمایا بجا ہی اور بعض کو مین دیکھا ہی ارشاد ہوا شکر اوس خدا کا جسنی گروہ خلائق مین پیدا جو روزانہ ہماری مدح کرین مرثیہ پڑھین دم بھرین دوستی کا وَجَعَلَ عَدُوَّنَا مَنْ یَطْعَنُ عَلَیْہِمْ مِنْ قَرَابَتِنَا اَوْ غَیْرِھِمْ یَھْدِرُوْنَھُمْ وَیُقَبِّحُوْنَ مَا یَصْنَعُوْنَ الحدیث ہماری محبت کا طعنہ اونکو دیتی ہین غیرت دلاتی الزام سناتی ایذا سی ڈراتی ہین لاکن وہ ہرگز باز نہین آتی واہل البیت من درات حان لڑاتی ہین فَاعْلَمْ اَنَّ ھٰذِہِ الْاَخْبَارَ الْمَذْکُوْرَۃَ قَدْ اَفَادَتْ اُمُوْرًا الْاَوَّلُ اَنَّہٗ لَا فَرْقَ فِی الْاَشْعَارِ بَیْنَ کَوْنِہَا عَرَبِیَّۃً عَلٰی وَفْقِ وَاحِدٍ مِنَ الْبُحُوْرِ الَّتِیْ بَنَاھَا الْخَلِیْلُ بْنُ اَحْمَدَ اَوْ عَجَمِیَّۃً مَلْحُوْنَۃً لِکَوْنِ اِطْلَاقِ الشِّعْرِ عَلَیْہِ کَافٍ اخبار صادق الاعتبار سی نہ فائدہ ہی قابل اظہار کئی امر ہین جو انکو ابراد کیا ہی اول تفاوت نہین اشعار مین اگر ہون عربی اوس وزن پر جسکو بانی خلیل

پینتیسوین مجلس توبیخ بحستانِ شعرا و ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

ابنِ احمدنی یا فارسی جوکن سی پڑہی جاتی ہون بلکہ ترکی اور ہندی جسپر اطلاقِ نظم لاتی ہون

وَالثَّانِي اَنَّهَا قَدْ اَفَادَتْ اَنَّ بِعَدَدِ كُلِّ بَيْتِ شِعْرٍ يُبْنٰى لَهُ بَيْتٌ فِي

الْجَنَّةِ فَلَوْ كَانَ الْقَائِلُ قَدْ قَالَ مَثَلًا فِي مُدَّةِ عُمْرِهِ اَلْفَ بَيْتِ

شِعْرٍ يُبْنٰى لَهُ اَلْفُ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ دوسری یہ کہ ثابت ہوا عوض ہر بیت

شعر اوس ناظم کی لیی جنت مین ایک مکان بنایا جائیگا پس اگر مدتِ عمر مین ہزار فردسی

قایل ہوگا تو فردوس مین اتنی گہر مخلد رہنی کی پائیگا وَهٰكَذَا وَلَا تَعَجُّبَ مِنْ ذٰلِكَ

فَاِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ وَقَرِيبَةٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ وَاَنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اسی طور آخر ہی انتہا ہی کا قیامت کو درجہ اہل ولاکہلی کا دکچہ تعجب نہین کہ رحمتِ خدا

وسیع اور قریب ہی محسنین سی اللہ سب چیز کا قادر ہی عطای کرم نزدیک ہی مومنین سی

اَلثَّالِثُ اَنَّ جُمْلَةً مِنْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ قَدْ اَفَادَتْ اَنَّ الْمَادِحَ مِنْ حَيْثُ

اَنَّهُ مَادِحٌ لِاٰلِ الرَّسُولِ لَابُدَّ مِنْ اَنْ يُؤَيَّدَ فِي الْحَقِيقَةِ وَالْوَاقِعِ بِرُوحِ

الْقُدُسِ اَيْ حِينَ مَدْحِهِ اِيَّاهُمْ تیسری اخبار کلام ائمہ طاہرین ناطق ہین جبتک شخص

مدح مین آلِ رسول کی مشغول رہتا ہی درحقیقت واقع روح القدس اپنی امداد غیب سے اوسکی

بندش مضمون مین تائید مشمول کرتا ہی تنبیہ لاکن ہر بنیان کا ایک منہدم کرنی والا ہی

ارکانِ دین کو جہوٹ گراتا اور ڈہاتا ہی اگر عمداً خواہ سہواً فسادِ کذب لاحق نہوتا اثبتِ مرحوم

مین سستی اور ایک ملت کو طریق سی نکہوتا یہ معصیت وہ بدخصلت ہی جو ثواب عمل جاتا ہی

ہر چند مت امر طاعت پر کری مفتری و دنیا کا نتیجہ عقاب پاتا ہی فَاعْلَمْ اَنَّ الْمَقْصُودَ

مِنْ تَمْهِيدِ ذٰلِكَ هُوَ التَّنْبِيهُ عَلٰى اَنَّهُ لَا يَجُوزُ نَقْلُ الْاُمُورِ الَّتِي لَا اَصْلَ

لَهَا فِي الْاٰثَارِ وَالْاَخْبَارِ وَكُتُبِ الْعُلَمَاءِ وَاَهْلِ التَّوَارِيخِ وَالْاٰدَابِ

پینتیسوین مجلس توبیخ بانی افترا اوابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

وَالسِّیَرِ مِنَ الْخَاصَّۃِ اَوِ الْعَامَّۃِ فِی مَجَالِسِ الْعَزَاءِ وَمَاءِ دَبِ مَصَائِبِ اٰلِ مُحَمَّدٍ
طَمَعًا فِی کَثْرَۃِ بُکَاءِ النَّاسِ وَشِدَّۃِ نَوْحَتِہِمْ وَضَجَّتِہِمْ وَضَیْعَتِہِمْ پس غرض اس
تمہید سی تنبیہ برادران دینی ہی کہ ہرگز اونکو روا نہین نقل اوس ذکر کی جو حدیث وروایت
کتبِ علما و تاریخ و سیر مین خاص و عام کی ایا نہین ہے اوس حال کو مجلس عزا و بزم مصائب
الِ عبا مین بیان کرنا امید کثرت بکا اور شدتِ نوحہ و فریاد و نالہ و آہ کی لیئی پڑہنا فَکَیْفَ
لَا فَاِنَّ ذٰلِکَ فِی الْحَقِیْقَۃِ مِنْ قَبِیْلِ اِحْبَاطِ الْحَسَنَاتِ بِالسَّیِّئَاتِ فَاِنَّ بُکَاءَ
اَحَدِ النَّاسِ عَلٰی سَیِّدِ الشُّہَدَاءِ وَعِتْرَتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مِنْ اَفْضَلِ الْعِبَادَاتِ
وَاَقْرَبِ الطَّاعَاتِ وَاَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ پس کیونکر عاقل کو یہ امر گوارا ہی ایسا کام کری
جو حسنات سیئات کی بدل جاتا ہی بدرستی کہ ہر آدمی کا رونا سید الشہدا پر افضل عبادات ہے
لاکن جب طاعت پروردگار سمعہ وریا و بدعت سی ہوگی موجب ابتلای عقبات ہی فَکَیْفَ
یَکُوْنُ الْعَاقِلُ اَوْ یَرْضٰی بِاَنْ تَخْرُبَ بُنْیَانَ ذٰلِکَ بِتَعَمُّدِ الْکِذْبِ وَالْاِفْتِرَاءِ
وَوَضْعِ الْاَحَادِیْثِ مِنْ عِنْدِ نَفْسِہٖ بہت عجب آتا دانشمند سی کہ خرابی بنیانِ ایمان
پر ابی راضی ہوتا ہی دانستہ حدیث وروایت مین جہوٹ بولتا دل سی قصہ شادی اور
غم الحرم بناتا دین کہوتا ہی اَوْ یَتَعَمَّدُ نَقْلَ مَا ہُوَ یَعْلَمُ کِذْبَہٗ وَوَضْعَہٗ وَمِنْ
قَبَائِحِ ہٰذَا الزَّمَانِ شُیُوْعُ ہٰذِہِ الْخَصْلَۃِ عِنْدَ الرُّثَاۃِ وَالذَّاکِرِیْنَ
الْمَصَائِبَ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَلٰکِنَّہَا عِنْدَ الْعَجَمِ اَشْیَعُ وَاَکْثَرُ حیف ہے
اوس محب سی کہ جانی روایت اور حکایت کا وضع ہونا ہر عرشہ منبر پر اوسکو پڑہے
خدا و رسول سی ذرا نہ ڈری دولت واہ واہ اور خلعت سبحان اللہ لینی کو جوابدہی روز جزا مین
نہ ڈری جیسا کہ اس زمانی کی محدث اور ذاکر و مرثیہ گو مین یہ خصلت پہلی ہی عرب و عجم اور ہند کی

پینتیسوین مجلس توبیخ اہل افترا و ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

خواندون مین ہوا ہندی تعلیم شیطان چلی ہی یا مرثیہ یا قصہ یا حالِ رخصت اور شہادت
کہا جاتا ہی روایت اور حدیث تازہ و نو پر عالم جاہل کو مزہ آتا ہی فضلا نی بھی دستور
مقتدا روئیہ اصحاب چھوڑ دیا افسانۂ فارسی اور ہندی کو عربی بنا کی اخبار جدید
شانی پر عہد کیا فِی رِوَایَةِ السَّکُونِي عَنِ الصَّادِقِ قَالَ قَالَ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ
اِذَا حَدَّثْتُمْ بِحَدِیثٍ فَاَسْنِدُوهُ اِلَی الَّذِی حَدَّثَکُمْ فَاِنْ کَانَ
حَقًّا فَلَکُمْ وَاِنْ کَانَ کَذِبًا فَعَلَیْهِ روایت مین سکونی کی حضرت صادق سے
ایراد ہوا ہی کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نی کہا ہی ہرگاہ تم کسی حدیث کو زبان پر لو
سند نام راوی کی دو جسکی قول سی بیان کرتی ہو پس اگر حق ہی تو البتہ تمکو ثواب ملیگا
اور ہرگاہ جھوٹ ہی تو اوسپر الزام رہیگا وَفِی خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ رَفَعَهُ قَالَ
قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ الْمُفْتَرَعَ فَقِیلَ لَهُ وَمَا الْکَذِبُ
الْمُفْتَرَعُ دوسری جا خبرِ محمد ابن علی مین مرفوع پایا کہ ابی عبداللہ نی تہدید سی طریق
ارشاد بتایا بچو تم اور باز رہو کذب اور افترا سی صحابہ نی پوچھا صفت بہتان اور
دروغ کی سنا سی قَالَ اَنْ یُحَدِّثَکَ الرَّجُلُ بِالْحَدِیثِ فَتَتْرُکَهُ وَتَرْوِیَهُ
عَنِ الَّذِی حَدَّثَکَ عَنْهُ فرمایا یہ بات ہی جو کوئی آدمی ذکر حدیث زبانی بیان کری
اور اوسکی سند راوی جسسی روایت کرتا ہی چھوڑ جاوی ایضاً کتاب عین الحیات مین
لکھا دیکھا کہ حضرت صادق علیہ السلام نی کہا کلام جھوٹ کا شرک ہو جاتا ہی عرض کی
وہ کون سی صورت مین کفر کو پہنچتا ہی جناب نی ایک ریزہ سنگ اوٹھا کی کہا دیکھتی
دہرا یہ فرمایا کہ اسکو تو خستہ خرما کہی یعنی خلاف واقع بیان کیا خلاصہ مقال یہ ثابت
اعمال ہی جو انکھون پر حجابِ غفلت ڈالی حالِ صدق جو منقول کتبِ معتبرہ ہی تقویم پارینہ

پینتیسوین مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

جاگئی نئی روایت دل سی نکالی بقول سعدی بنای ظلم درجہان اندک بود ہر کہ آمد براں مزید کرد، شادی قاسم بیاض فخری مین لکھی وہان سی ہر جا پہیلی اب دوسری واضع سی کہانی نسبت علی اکبر او عروسی عباس رضی اللہ عنہما کی نکلی امام حسین علیہ السلام دشمن اور دوست دونو کی مظلوم مین ہنگام زندگی اپنی حق سی محروم اب ستم بہتان کی مبتلای ہموم مین آہ واویلا کہ رتبۂ خلافت چہینا گیا اور مدینہ مین دشوار ہوا جینا جور وجفا سے ہوکا پیاسا مارا خاکِ مقتل مین گرا کی مع اقربا سرتن سی اوتارا خیمہ جلا کی حرمِ محترم کو لوٹا اونکا پردہ اسیری مین ٹوٹا در بدر خواری اور ذلت مین پہرایا زوجہ و خواہر و دختر کو دربار ابن زیاد و یزید مین پہنچایا ہر شہر مین سانحۂ شہادت سناتی رہی نقارہ فتح بنی امیہ نوبت بربادی مین آلِ رسالت کی بجاتی پہری ہمکو ذکرِ اندوہ ماثور اور واقعہ مذکور واقعی کیا کم ہی جو کسی مصیبت جدید کی فکر پیدایش ہو یہ تو نیا ستم ہی نظم المولفہ بپا ہی عجب جہان مین بکا و بکا ایسا ہوا ہی مبتلا اساس طرازِ مردمِ بنای عزا کی کالی لباس بہاؤ چشمہ حسرت سی بحرِ اشک مدام لبِ فرات دو باہی خون مین سرورِ ناس نغان و نالہ کرو پہر اوڑادو سر پر خاک ہجومِ رنج و قلق سی نہین رہی ہین حواس اگرچہ ماتمِ یحیی بہت ہوا جان سوز بلا و محنتِ سبط نبی پہ کب ہو قیاس + کتاب نوحہ و رقت کلامِ ناظم ہی + کہ ممکنات سماعت سی ہو رہی ہین ودواس +

نامہ ابن زیاد بنام عمرو ابن سعید حاکم مدینہ مشعر شہادت امام حسین علیہ السلام

شکستہ نگارانِ نامۂ غم والم و سینہ فگارانِ ہنگامۂ بزم ماتم عنوان طرازانِ کتاب نالہ و فغان و انشا پردازانِ رقعاتِ مبث الاحزان محرران فقرات اندوہ و ملال و مفسرانِ عباراتِ شیون و ابتہال لفافۂ سوگواری اور خریطۂ آہ و زاری کو مدینہ بیان مین یون کشادہ کرتے ہین

پینتیسوین مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

کہ جب دفترِ حیاتِ اولادِ پیغمبر کو ہوای مخالف نی پریشان اور برباد کیا۔ سب گلزارِ حیدرِ صفدر کوفی اور شامی نی دشنۂ معکوس ہیر دیا۔ دائرہ کربلا مین فرمانِ بلا صفحۂ محنت پر کاتبِ قدرو قضا نی شدومد سی لکہا اور خطِ تسلیم و رضا ہلاکِ نسلِ خیر الوریٰ مین اجرا ہوا۔ مضمونِ عترتِ رسالت کی خونریزی ہونیکا شنجرفِ خون سی تحریر اور تسطیر پایا۔ بوقلمون نام اور نشانِ ذریتِ امامت کو حرفِ بحرون گزلک تقدیر نی اوٹھایا۔ متصدی روزگار واقعۂ مصیبتِ امام حسین علیہ السلام اہلِ زمان اور زمین کو رقم کر چکا۔ مستوفیِ دیوانِ شہادت معرکۂ روزِ عاشورا مین سرقلمِ ریاضِ علیین کو پہنچا۔ مداد روسیاہی نی اربابِ عناد کی غبارِ بید اور ریحانِ رسول کی گہر مین اوڑایا۔ ورقِ تباہی طومارِ اسیری اور محضرِ دربدری سرنوشتِ ازل سی اہلبیت کو دیا۔ خلاصہ یہ کہ سرہای اولادِ اشرف المرسلین ابن زیاد کی پاس آئی۔ اہلحرم اور سید الساجدین کو قید کر کی شہر مین پھراتی لائی۔ اوس روز عبید اللہ زیاد نی لوحۂ شقاوت پر لکہنی کو الفاظِ جفا خامۂ اظہار کو جلی کیا۔ دختران بتول کو ہجوم نامحرم اور دربارِ عام مین کہڑا کر کہا۔ لبِ امام کو چوب سی ازار دیا۔ سیاقِ عداوت کی فرد کینۂ دیرینہ سی و اصلباقی نکالی۔ دواتِ ذہن سی بحسابِ ضربِ شماتت کی طلبلق کالی کی۔ پس منشی صحیفہ نگار کو اپنی پاس بلایا۔ طغرای پیچ در پیچ کا افسانۂ سودِ ظلم بنایا۔ وَكَتَبَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ اِلٰى يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ يُخْبِرُهُ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَخَبَرِ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَكَتَبَ اَيْضًا اِلٰى عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ابن زیاد نی یزید کو عرضی سارکباد کہی اور شہادت امام کی ساتہ اسیری اہلبیت کی خبر زیادکی۔ دوسرا نیاہی نامہ عمرو بن سعید حاکم مدینہ کو نامزد کیا۔ بربادی خانۂ خدا اور رسول سی انتقامِ سابق کا مژدہ دیا۔ وَلَمَّا اَنْفَذَ ابْنُ زِيَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ اِلٰى يَزِيْدَ تَقَدَّمَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الْحَرْثِ السُّلَمِيِّ ہرگاہ سر فرزند

چھتیسوین مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

خبر اوسی شام کو روانہ کرچکا عبد الملک ابن ابی الحرث کو بلایا قَالَ اِنْطَلِقْ حَتّٰی تَاْتِیَ عَمْرَو ابْنَ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْمَدِیْنَۃِ فَبَشِّرْہُ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ کہا مدینہ مین عمرو بن سعید کی پاس جا اور نوید قتل امام حسین اوسکو پہنچا قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ وَرَکِبْتُ رَاحِلَتِیْ وَسِرْتُ نَحْوَ الْمَدِیْنَۃِ فَلَقِیَنِیْ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ قُرَیْشٍ فَقَالَ مَا خَبَرُ عَبْدِ الْمَلِکِ ناقل ہی کہ اپنی ناقہ پر سوار مدینہ کو چلا جب کوچہ و بازار شہر سی گذرا تو ایک مرد قریش قبیلہ بنی قیس ملا مسافر عراق دیکھا مجھسی پوچھا کیا خبر لایا فَقُلْتُ الْخَبَرُ عِنْدَ الْاَمِیْرِ تَسْمَعُہٗ قَالَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ قُتِلَ وَاللّٰہِ الْحُسَیْنُ میں نے جواب دیا جو واقعہ گذرا ہی امیر سی واضح ہو جایگا سنکی بولا افسوس معلوم ہوا کہ حسین ابن علی علیہما السلام مارا گیا تاسف مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑہتا ہا فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلٰی عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ مَا وَرَاءَکَ فَقُلْتُ مَا سَرَّ الْاَمِیْرَ قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ راوی اظہار کرتا ہی روبروی عمرو بن سعید کی پہنچا اوسنی کہا بتا کس مہم پر آیا میں نے جواب دیا وہ امر ہی جو دل امیر کو خوش کریگا حسین ابن علی دشت کربلا مین بی سر ہوا فَقَالَ اُخْرُجْ فَنَادِ بِقَتْلِہٖ فَنَادَیْتُ فَلَمْ اَسْمَعْ وَاللّٰہِ وَاعِیَۃً قَطُّ مِثْلَ وَاعِیَۃِ بَنِیْ هَاشِمٍ فِیْ دُوْرِهِمْ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ سَمِعُوْا النِّدَاءَ بِقَتْلِہٖ وہ بولا تو ہی نکل کی با ہر جا خلق کو ماجرای روز عاشور اسنا راوی کہتا ہی میں نے کوچہ و بازار مین ندا کی جب محلہ بنی ہاشم سی آواز فریاد میری در گذری ناگاہ نوحہ گر مرد گبکا اور شیون اوٹھا ہر گہر مین نالہ و فغان سی کہرام ہوا چھوٹی اور بڑی رونی پیٹنی آئی اونکی رقت پر در و دیوار بہی تھرائی قسم خدا کی ایسا ہنگامہ آہ و زاری کبھی نہین پایا جیسا کہ اوس روز ماتم امام حسین علیہ السلام سی نظر آیا ہر گاہ سماعت مین اونکی پہنچا کہ فرزند

خبر ببرای حضرت زین العابدین و
محمد حنفیه و بنشاندند و خود در کوفه و [illegible]
کرفتند که دست و دیگر کشند که ان حضرت
امام حسین علیه السلام فرزند خبر امد [illegible] هزار سوار
که کار از [illegible] با هفتاد [illegible]
متوجه حرب [illegible] شده اند تمام شد
این مجلس بعون الله تعالی

بسم الله الرحمن الرحیم

روایت کنند که چون مصعب زبیر [illegible]
راه بادیه رفت [illegible]
کرد و انچه از لشکر او مانده بود [illegible]
شدند و چون خبر ابراهیم بن مالک اشتر
بان رسید که بصره را کذاشته [illegible]
بصره و رفت و در حال [illegible]
نامه نوشت که عبد الله بن زبیر [illegible]
از هر چه با او کذاشته بود [illegible]
و کفت کوفه و عراق را [illegible]
اموال را صاحب کرد تا مختار [illegible]
مادر او [illegible] چند نامه [illegible] رسید
سپاه قوی [illegible] تا کینه
خود از مختار و ابراهیم باز خواهم پس
قاصد بقد [illegible] تمام فرستاد و چون
نامه مصعب بعبد الله زبیر رسید
هیچ التفات نکرد چرا که دران ایام
مردمان طائف و [illegible] عبد الله
زبیر بیرون امده بودند و او بحرب
ایشان مشغول بود و چند نامه [illegible]
بخواند جواب نوشت که [illegible]
در مانده ام و در [illegible] نمیتوانم که
سپاه خویش را از خود جدا کنم [illegible]
ولایت عراق خواهی بکوش و
طمع از [illegible] و اکر نمیتوانی زحمت
و بعد ازین کار [illegible]
جدا زان باتفاق مرو بعراق

پینتیون مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

رسول خدا کا سر سُنا سب نے دست حسرت سی سر پیٹا کوئی کہتا ہائی بیکسی سید الشہدا کی کوئی کہتا وای غریبی آل عبا کی وا ویلا جسکو پیغمبر سینہ پر سلاتی اوسکی چھاتی پر قاتل چڑہا جسکی سوار چپہ سفر اوٹھاتی وہ خاک و خون مین گھایل پڑا فاطمہ زہرا کا پسر قتل ہو جائی دہوپ مین لاش جلی گور و کفن بہی نہ پائی دریغا عباس اور علی اکبر کی جوانی افسوس قاسم اور عبد اللہ کی مرگ ناگہانی صد حیف ناموس نبی کو اعدائی لوٹا پردہ حرمت زینب و ام کلثوم کا ٹوٹا ثم دخلت عَلٰی عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ فَلَمَّا رَآنِي تَبَسَّمَ اِلَيَّ ضَاحِكًا ثُمَّ اَنْشَأَ مُتَمَثِّلًا بِقَوْلِ عَمْرِو بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ثُمَّ قَالَ عَمْرٌو هٰذِهِ وَاعِيَةٌ بِوَاعِيَةِ عُثْمَانَ راوی کہتا ہی مین عمرو کی پاس پہر آیا مجہی دیکھہ کی خوشی مین مسکرایا اشعار ابن معدی کرب مثل مین پڑہی بولا یہ نوحہ و فریاد عوض قتل ہی عثمان کی نالہ و ماتم کا ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَاَعْلَمَ النَّاسَ قَتْلَ الْحُسَيْنِ وَدَعَا لِيَزِيدَ وَنَزَلَ خطبہ پڑہنی کو منبر پر قدم نحس بڑہایا خلق کو واقعہ شہادت امام حسین علیہ السلام سنایا یزید کی دعائی ترقی مانگی اوتر کی اپنی گہر کی راہ لی فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ حَيَّةً فَرَأَتْ رَأْسَ الْحُسَيْنِ لَبَكَتْ عَلَيْهِ او سدم عبد اللہ ابن سایب کہڑا ہو کی چلایا اندوہ مین بہر انہ دیکہ عمرو آیا کہا اجکی روز تک اگر فاطمہ زہرا جیتی رہتین حسین اپنی فرزند نور عین کا سر لہو بہرا دیکہتین تو کسقدر اس مصیبت او رغمسی روتین مزار پدر پر جا کی دوہائی دیتی ہوی جان کہوتین فَجَبَهَهُ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ وَقَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِفَاطِمَةَ مِنْكَ اَبُوهَا عَمُّنَا وَزَوْجُهَا اَخُونَا وَابْنُهَا ابْنُنَا لَوْ كَانَتْ حَيَّةً لَبَكَتْ عَيْنُهَا وَحَرَّتْ كَبِدُهَا عَلَيْهِ وَمَا لَامَتْ مَنْ قَتَلَهُ وَدَفَعَهُ عَنْ نَفْسِهِ ابن سعید شقی نی جواب دیا چپ رہنی کی جا ہی ہمین فاطمہ کی ساتہ تسی زیادہ قرابت کا رشتہ ہی اونکی والد ہماری چچا ہین اگر فاطمہ زندہ ہوتین تو انکہونسی روتین و دلمین جلتین ہم بن قتل

پینتیسوین مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکہنا

حسین سی کچھ ملامت نکرتین بلکہ اونکو الزام دیتین اوس شورش سی زیادہ ناراض ہتین قال
شہر بن حوشب بینما انا عند ام سلمۃ اذ دخلت صارخۃ تصرخ و
قالت قتل الحسین علیہ السلام ابن حوشب نقل کرتاہی اوسوقت ام سلمہ کی پاس
مین بیٹہا تہا دفعۃً غوغای اہل شہر سی در و بام کو برہم دیکہا ایک خاتون سراسیمہ اور محزون
اندر آئی سنانی شہادت امام حسین علیہ السلام کی زبان پر لائی کہا سو نحد اکا نواسا بہوکا پیاسا
مارا گیا اور اولاد بتول عذرا مین کوئی بچہ تک جیتا نہ بچا قالت ام سلمۃ من فعلوہا ملاء
اللہ قبورہم نارا روکی ام سلمہ نی کہا افسوس اشقیانی اخر قتل کیا سبط مصطفی کو جسکا مجہی اندیشہ
رہتا تہا اونکی قبر مین جہنم کی اگ خدا بہری جس امت سی پیغمبر کی نسل قطع ہوی فی الامالی وقال
المفید فدخل بعض موالی عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب فنعی الیہ ابنیہ
فاسترجع شیخ مفید نی مقتل مین روایت کی غلام عبد اللہ جعفر نی مولا کو خبر مصیبت دی کہ آپکے
دونو فرزند کربلا مین مارے گئی بدن پایمال ہوی سر بہی در بدر پہری اونکی شورش رقت دیدہ ہی نہین
پڑہی آیہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہی فقال ابو السلاسل مولی عبد اللہ
ما لقینا من الحسین بن علی ابو السلاسل دوسرا غلام عبد اللہ زبان شکوی سی بولا امام حسین
علیہ السلام سی ہمکو یہ نتیجہ رفاقت ملا فحذفہ عبد اللہ بن جعفر بنعلہ ثم قال یا ابن
اللخناء اللحسین تقول ھذا عبد اللہ نی غصہ مین آکی اپنا جوتا اوسکو پہینک مارا کہا ای
زادہ زنا خدمت مین امام حسین علیہ السلام کی یہ کہا تونی منہ سی نکالا واللہ لو شہدتہ
لاحببت ان لا افارقہ حتی اقتل معہ بخدا قسم اگر مین وہان روز عاشورا کربلا مین
ہوتا رفاقت مین رہتا بہت خوشی تہی جو اپنی جان اونکی ساتہہ کہوتا واللہ لمما یسخی
بنفسی عنہما و یعزی عن المصاب عنہما اصیبا مع اخی و ابن عمی مواسیین

پینتیسوین مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

لَهُ صَابِرِيْنَ مَعَهُ کہا واللہ بڑی بات ہی جو اونکی ہمراہ میری دو نوبیٹے کام آئی ہون
فدا ہوئی کو بارِ مصائب او ٹھائی بھائی اور ابنِ عم کی شریک غم ہی حق ادا کری پروا کیے
اندوہ بلا سہی اور صبر کی ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ
عَلَىَّ مَصْرَعُ الْحُسَيْنِ اِنْ لَّا اَكُنْ اٰسَيْتُ حُسَيْنًا بِيَدِيْ فَقَدْ اٰسَاهُ وُلْدِيْ
بعد ازان اپنی اصحاب سی متوجہ ہو کی بولی حمد خدا کی جسنی شہادتِ امام حسین علیہ السلام کی
موت عزا و ماتم گردانی اگر مین اونکی ملازمت مین قاصر ہوا ہاتہ سی کچھہ نہ بنا تو میری
اولاد نی شرط وفا کو پورا جان سی ادا کیا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
لَمَّا اَتٰى نَعْيُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عَقِيْلِ
بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنْ نِّسَائِهَا حَتّٰى انْتَهَتْ اِلٰى قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عبد اللہ
ابن عامر سی روایت کی ہی اوسنی کہا ہر گاہ سنانی شہادتِ امام حسین علیہ السلام کی
مدینہ مین قاصد لایا اسماء دخترِ عقیل ابنِ ابی طالب ساتہ عوراتِ بنی ہاشم کی رونی
ہوئی نکلین زار و نالان پُرسا دینی کو روضہ رسولِ خدا مین پہنچین فَلَاذَتْ بِهٖ
وَشَهَقَتْ عِنْدَهٗ اونکی بالین قبر کہڑی ہو کی چلا مین نوحہ و ماتم کر کی واقعہ کربلا
زبان پر لائین یا نبی اللہ تمہ سی اوٹہو جورِ امت اپنی اولاد پر دیکھو تمہارا نواسہ بہو کا پیاسا
یزید نی مارا ہی ساتہ اقربا کی سرتن سی اوتارا ہی اہل حرم کو غارت کیا خواتینِ اسیر کو اندوہ دوری
دیا ثُمَّ الْتَفَتَتْ اِلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهِيَ تَقُوْلُ پہر مہاجر و انصار کو پکار کر یہ اشعار
ان اشعار کو سنایا مَاذَا تَقُوْلُوْنَ اِنْ قَالَ النَّبِيُّ لَكُمْ يَوْمَ الْحِسَابِ وَصِدْقُ
الْقَوْلِ مَسْمُوْعٌ فَخَرَجَتْ اُمُّ لُقْمَانَ بِنْتُ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ
سَمِعَتْ نَعْيَ الْحُسَيْنِ حَاسِرَةً وَّمَعَهَا اَخَوَاتُهَا اُمُّ هَانِيْ وَاَسْمَاءُ وَرَمْلَةُ و

پینتیسوین مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا عورات بنی ہاشم کا صرف عراق مین بینا

زینب و بَنَاتُ عَقِیلٍ تَبْکِی مَلَاهَا بِالطَّفِّ ۔ یہ سانحہ غم افزا خبر شہادت گلگون

قبا سنکی اُمِّ لقمان بنتِ عقیل گہر سی باہر نکلین اونکی ساتھ انکی بہنین اُمِّ ہانی اور اسماء و رملہ و

زینب بنات عقیل کی روتی چلین اپنی وارثونکا نام حسرت سی لیتین ہای بہائی وای بیٹا

رقت مین کہتین نالہ و آہ سی دہڑ ادہڑ پیٹتین جیسا ہوتا نوجوان کی بہی فاطمہ اشجا جاتی

اوس سی زیادہ شیون کرتین وَهِیَ تَقُولُ مَاذَا تَقُولُونَ اِنْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ مَاذَا

فَعَلْتُمْ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ بِعِتْرَتِی وَبِاَهْلِی بَعْدَ مُفْتَقَدِی مِنْهُمْ اُسَارٰی

وَقَتْلٰی ضُرِّجُوْا بِدَمٍ کتاب عین البکا مین یہ غم کا ماجرا لکہا ہی جو ملا علی نقی بروجردی نی

فارسی مین کہا ہی فاطمہ صغرا دختر بیمار سید الشہدا مدینہ مین باپ سی جدا ہی تہی یاد پدر او

اور پدر مین دن رات روتی ایک مدت گذری تہی اوس مریضہ نی جب سنا باپکی خبر کربلا سے

آئی ہی خلقِ شہر سماعتِ حال کو مسجد مین نبی کی ہجوم لائی ہی چادرِ مصیبت اوڑہکی ارادہ کیا

وہان جای بلکہ دردِ فراق کا علاج سلامتی اقربا کی نوید پای اُمیدِ وصال مین زیادہ غم

کہای ناگاہ یہ خواتین معظمات واقعہ شور و شین سنکی اشکبار ہوئین سانحہ شہادت امام

حسین علیہ السلام کی بیقرار سنکی پیٹتی رونی لگین ہمنام زہرا کو اندوہ جانگزا مین ماتمِ پدر کا رسیا

دیا دلِ بیتاب کو اوسکی اور بہی مرنی پر آمادہ کیا اس حادثہ کی سماعت سی یتیم علیلہ نی گریبان

پہاڑا سوگ مین عزیزونکی خاک اوڑائی صبر کا یارا نہ رہا عزای اقربا مین صف رقت اور الم بچہائی

زنانِ بنی ہاشم کی جمعیت فراہم آئی زبانِ حال پر انخلال سی مین جگر خراش کرنی درمیان مین

کہڑی اور بیٹہی نالہ و فریاد کا دم بہرتی ہای بیری باپ کا غربت اور مظلومی سی مارا جانا داغ

مرگِ اصحاب اور اقربا تن پر اوٹہانا وہ بہوک اور پیاس کی صدمات سہنا ایکدل ناتوان او

کمال پر ہزارون آفات کا متحمل رہنا کہوڑی سی کرنی مین زخمونکا سہنا خنجر کی رگ گردن مین

چھبیسوین مجلس الحرم کا جانب شام لیجانا درة الصدف کا شور خروج مچانا

سر کا کٹنا لاش ہم سمٹوں سی روندی گئی دہوپ مین عریان بی گور وکفن پڑی رہی عباس
چچا کی جان نثاری پر قربان قاسم اور عبد اللہ کی وفا سی عاجز ہی زبان افسوس نزی ہائی
علی اکبر کی یاد نوجوانی چہوٹی اخی علی اصغر کی تشنہ دہانی مین انکہین بہرائی ہجوم اعدا مین بہی
زینب اور ام کلثوم مبتلای افغان ہونگی غارت خیمہ سی اثاث رباب اور بہن سکینہ کہان
پنہان ہونگی دریغ و درد سید سجاد کو بیماری مین طوق پہنایا زنجیر سی باندہا ہماری کنیز گو
اسیر کیا شہر بشہر پہرایا نظم للمولفہ بس اب و فور غم سی ہی اندیشہ ہلاک سینہ ہی داغدار گریبان
چاک نہ خلق جہان مین رونی سی کہرام ہو ہاے گلگون کیا ہی اشکون سی رخسار تابناک تنہا
غرا مین اہل زمین کا نہین ہی شور مجلس مین قدسیون کو ملا اذن اشتراک اکو نکر نہ ہون رسول
حزین اور علی ملول زہرا اوڑای فرش جنان مین جو سر پہ خاک روح الامین سنی ہی ناظم کا
نالہ سی ہی غیب کی ہر بیت صاف و پاک

چھبیسوین مجلس کوفہ سے جانب شام روانہ ہونا اہل حرم کا اور خروج درة الصدف کے علم کا

رباعی بلوی مین بنی زاد یونکی دید ہوئی + روی جو حرم ضبط کی تاکید ہوئی + شبیر ہوی
عجب زمانی مین شہید + ماتم نہ کسی گہر مین ہوا عید ہوئی رباعیے برگشتہ نگیون جسیح
ستمگار پہری + ہی سر شبیر پہ تلوار پہری + دیکہا نہ ہو خورشید نی سایہ جسکا + در در وہی زینب
سر بازار پہری رباعی سجاد تہی ماتم مین بہی ایذا مین بہی + زندان مین بہی دکہ سہتی تہی صحرا مین بہی
بیدادگرون کی دست بیدادی سی ہائی + دلمین بہی پہپولی تہی کف پا مین بہی رباعی
دیدار دم نزع دکہاتی ہین علی + ایذا سی محبونکو بچاتی ہین علی + منظور ہی شیعون پہ نہو سختی نزع
پہلی ملک الموت سی آتی ہین علی + تمہید بکا مصائب عترت رسول خدا

چھتیسوین مجلس کوفہ سی اہلحرم کا جانب شام لیجانا اور حضرت انصیف کا خروج مین شور مچانا

علیہ التحیۃ والثنا بیان واہ کا سانحہ مرثیہ یا عینی لا لم ترابع اور چند معنی ؛ بغیر مصاب السبط دمعک ضائع ، ولم تصل بالحظ الذی انت طامع سوای یاد مصیبت مین فرزند نبی کی اگر تو روئی آنسو برباد کریگا اور جو مزہ نعیم آخرت کا چاہتا ہی اوسکو نہین پہنچیگا ، فیا عین ابکی للحسین وما جری علیہ وما جرت علیہ الخدایع بس ای چشم رونے جوش مار واسطی امام حسین علیہ السلام کی اور جو مصائب اوپر گذری ہین فریب اہل کوفہ وشام کی فکل مصاب دون رزء ابن فاطمہ حقیر ورزء السبط واللہ فاظع ساری محنت وبلای دنیا مقابل غم وآفت ابن زہرا قلیل ہین پر وہ ابتلای مظلوم کربلا واللہ کہ شور انگیز سب سے بہاری وجلیل ہین اپنی سوا امام حسین علیہ السلام کی غریبی وبیکسی مدام یاد کرتا ہون اور انسے جو افراط ستم دیکھی وہ نہین بہولتا ہون بیعت یزید کی لئی جبر واکراہ مین منزل جد ومادر بزرگوار سے چہڑایا جسوقت ناصد سیکی خانۂ خدا سی دعدہ نصرت وامداد پر بلایا گروہ بیوفانی جفا سے راہ مین امام کو لوٹا وادی کربلا تک اور سمت جامیسی زمرہ لیام نی روکا دوسری دن محرم کی آبادی سی دور دشت محنت مین اوتارا بزغہ مین لشکر اعدا نی چار طرف سی گہیرا مثال طایر بی پر وبال کئی دن آب ودانہ بند کیا کوئی عذر نہ سنا طاعت ابن زیاد کا بہانہ لیا جوتہی تاریخ سی ماہ غم کی عمر سعد ہمراہ چار ہزار سپاہ عہد قتال برآیا دزات اوسکی نصرت کو ابن زیاد نی سرداران خونخوار کوفہ سی مع فوج بہیجا یا نوین عاشور آنک بائیس الف پیادہ وسوار کا مجمع عام ہوا میدان وصحرا کا دامان خیمہ وخرگاہ واسپ وشتر سپاہ سی بہرا قاتلان سادات جو غول تازہ آکی اوترا غل وشور وغبار اوٹہتا نقارہ شادی وڈہول بجا دہامہ وخیال تمام سی دل اہلبیت دہلتا اضطراب واندیشہ مین اہلحرم کا جگر اور جلتا علیا جناب زینب

چھتیسویں مجلس المحرم کا شام لیجانا دُرّۃ الصدف کا مدد کو آنا

خاتون گنیز دن سی خبر سنکا تین کہ یہ کیا ہنگامہ برپا ہی وہ باہر سی پوچھکی جواب دیتین
فلان افسر لشکر لیکی وارد ہوا ہی بس خواہرِ امام بیتاب و حواس ہو جاتین عباس بن علی
علیہ السلام کو پاس بلاتین کہتین ای بہائی اس آفت مین جو ابرِ غم چہایا ہی کوئی مسلمان
امداد کو حسینِ غریب کی ہی آیا ہی وہ بیان حسرت و زبانِ رقت مین سناتی افسوس کی جائی
خوفِ یزید و ابنِ زیاد سی زمانہ ہماری لہو کا پیاسا ہی ایک دیندار حمایتِ فرزندِ پیغمبر مین
قدم نہین بڑہاتا ہی بلکہ بہت دنیا طلب جو ساتہ آئی تہی اونکا سلسلہ گریز چلا جاتا ہی زینب
نالہ و آہ و فریاد کرتین تعبِ روزگار سی اشک فشان بولتین ای مونسِ خواہر پھر کہو جانِ حسین اور
فرزندون پر کیا گذریگی + جب وہ شہید ہوی پردہ دنیا مین ہماری عزت و آبرو کیونکر بچیگی
ہر گاہ تم سب نرہی اہلِ کینہ خیمہ حرم لوٹینگی دُرِ گوہرِ فاطمہ و سکینہ ہماری معجر و برقع کا ہیکو چہوڑینگی
عوراتِ بی وارثونکو دستِ جفا سی کون بچائی کا یہ عترتِ اطہار اور بچون کا قافلہ کہان پھریگا
زنان جانگداز علمدار شہدا ناچار سر جہکا لیتی اور عزم سردار کوفہ سی خبر نہ تہی کسطرح عاشق ہی کہ
بہائی کی سر کٹنی کا سامان بتاتی اپنی زندگی مین بنتِ زہرا کو مصیبت پر آخی کی رلاتی ہر دم نئے
الم سی آٹہ شب و روز عترتِ طاہرہ کو دہڑکی مین گذری جو کسی نی بالشِ آرام و قرار پر گردن
استراحت نہین دہری یہی وسواس تہا دیکھین ہماری عزیز و نکا حال کیا ہوتا ہی ہجومِ جفا اور
بلوای اعدا تو حواس و ہوش کہوتا ہی حاضرانِ محفل بجا دستورِ دنیا تمنی پایا ہوگا کہ جب مرد مین
اپنی اور طرفِ مخالف سی خانہ جنگی یا فساد پیش ائی تکرار فیما بین پر نوبتِ جنگ تلوار نکلنی تک
ہو جائی پھر تو مان بہن بیٹی بی بی کو اندیشۂ ہلاکت سی قریبونکی بہوک پیاس نیند اوڑ جاتی ہے
سنہ ڈہانپکی رونا سر کہولی دعا مانگنا تڑپتی پھرنا اور بچون کی زاری جان کہاتی ہی مادرِ قاسم
مالان پھرتی کہ فرزند کی خیر و عافیت رہی زوجۂ عباس شیون کرتی کہ سردار و علمدار کی بلاد محبت لے

چھتیسوین مجلس کوفہ سی اہلِ حرم کا شام کو جانا وزرہ الصدف کا امداد پرانا

اُمِّ لیلی مجنون وار محمل شوق علی اکبر سی امید لگاتی کہ اوسکی جوانی کو اسطرح بچاتی رباب نوحہ گر ومبتلا
گاہوارۂ علی اصغر کی پاس جاتی اور کہتی مرگ ناگہانی سیری طفل پر نظر نہ لگائی زینب خاتون و اُمِّ
کلثوم جانِ برادر کی سلامتی سناتین کہ پنجتن سی یہی مظلوم بچا ہی اوس بیکس کی امداد مین جد و مدد کو
بلاتین کہ ہر طرف سی ہجوم بلا ہی جب کوئی مرد اقربا گھر مین باہر سی آتا سب اہلبیت کا رنگ
رنج اور جاناد وڑکی فراہم ہوتی اور پوچہتی کہو کچہ معاملہ صلح ٹہرا وہ روتا اور سناتا افسوس و
دریغ کہ عمرِ سعد کسی عذرِ فرزندِ پیغمبر کو نہین مانتا ہی ہماری قتلِ سادات سی خوشنودی یزید و ابن
زیاد و حکومتِ رَی کا وسیلہ جانتا ہی وہ خواتین مایوس و ہراسان ہوتین غمگین و ناچار سینہ
کوٹکی روتین واہمہ و اضطراب ایسا بڑہتا کہ دل دہڑکتا بدن کا خون گہٹتا جسوقت امام حسین
علیہ السلام خیمہ مین تشریف لاتی بانوانِ حرم کو سراسیمہ و محزون پاتی تسلی فرماتی اپنی بی بی کو
راہِ رضای خدا و صبر و توکل بتاتی خواہرونکو دلداری مین صورتِ تحمل دکہاتی دختر کو پیار مین
چہاتی سی لگاتی پسر کی خبرِ بیمارداری منگاتی یونہین و نزات ساری مخدرات بی چین و آرام رہے
تاکہ شب و روزِ عاشورا کو صدماتِ امام حسین علیہ السلام دیکہی صبح سی دمبدم رونا اور پیٹنا تہا
اپنی بہوک پیاس مین تڑپنا بچونکا بلکنا تہا ابنای مسلم و عقیل کی شیون سی فارغ نہین ہوتی تہین
جو اولادِ جعفر کی لاشین لہو بہتین سامنی آتی تہین ایک جوان بہائی کی الم سی فرصت نہوتی تہی
کہ بہتیجی کی صورتِ شہادت قضا دکہاتی تہی ایک صفِ ماتم سی اوٹہنی نہین پاتین کہ دوسری
فرزند کی پیکرِ صد پاش پر پچہاڑین کہاتین قاسم و عباس کی سنانی سی ابہی رقت کا شور کم نہو تہا
کہ موت اور تشنہ دہانی علی اکبر و علی اصغر کا غم جان گہوتا ہر لحظہ مصیبت بی اندازہ تازہ سی
غش کرتین صدای اُقْتُلُوا الْحُسَیْنَ زبانِ شمر و عمر پر سنتین تو شدتِ اندوہ سی سر پیٹتین
بہر کی آنسو بہانی سی آنکہین سوجی تہین ہر دم سینہ کوٹنی پر چہاتیان نیلی تہین غلبۂ عطش سی لب و

چھتیسوین مجلس کوفہ سی الحرم کا شام کو جانا امداد پر درۃ الصدف کا آنا

وہان سوکھی اور کبود صدمۂ حزن و ملال مین تاب صبر و شکیبائی نہ بود و زخمی عزیز ونکو بی قرار جو کلی لگا یا ہی تو اونکا داغ حسرت جا بجا بدن اور لباس مین لہو بھرا ہی فکر جان سی امام حسین علیہ السلام کی ہوش و حواس رہی نہین تسلی و حمایت کو ایک مرد اقربا و محرم بھی پاس بچا نہین اوس شدت گرمی مین شعلۂ آتش چار طرف خیام بھڑکا ہی قتل امام و تاراجی اسباب اپنی اسیری کا دلون مین دھڑکا ہی میدان کربلا کا ہر وحش و طیر تھرّاتا جب اپنی بکسی مین رفت کو بلند منہ پر پیٹتین شور بکا زمین سی آسمان پر جاتا ہر گاہ ایک دہ سر کوی بھائی بھتیجی کا پرساد یتین آپسمین چرچا یون ہوتا ان کشتونکو بی غسل و کفن کون دفن کریگا بہلانی سی کوئی بچہ بھی نہ سوتا کہ دیکھی اب دامن دشت پر شمشیر و تیر سی کون مریگا ہر لحظہ پردۂ دروازہ کو بیبیان الٹ الٹ کر اوٹھا کی ناظر ان میدان تہین دعا و مناجات مین سمت کعبہ و مدینہ و نجف روکی مخو نالہ و فغان ناگاہ طبل و نقارۂ فتح کی آواز آئی اور سپاہ ندای قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ سی چلائی یعنی امام حسین علیہ السلام پیاسی ماری گئی اور نام و نشان خیر الانام پیغمبر کی نواسی بیدم ہوئی بسر خونچکان سید الشہدا نیزی پر چڑھایا لاش کی اسلحہ و لباس لوٹنی کو دست جور بڑھایا اوسوقت حرم سرامین دھاڑ اور ہر یکا ماتم عام ہوا ہنر دیک تھا کہ زمین پھٹی آسمان گری ایسا کہرام ہو لپردہ ناموس کا پاس رہا ورنہ جنب زینب علیہا السلام زینب کبری بیقرار باہر نکلتین گرتی پڑتی واحمداہ و واعلیاہ و واحسناہ و احسیناہ کہتی جانب مقتل چلتین لاکن اون مستورات نی اپنی بس قدم بھر ہمت مین چھپایا عاجز ہو کی پردہ توڑا جب تاراج کو لشکر آیا اور خیمہ جلایا زیور و پارچہ زبردستی اعدائی لوٹا برقع و نقاب و چادر اوڑھنی جامہ بر مین نہ چھوڑا ضرب تازیانی سے بعض اشقیائی دختران بتول کو مارا کان چیری جو بند افاطمہ و سکینہ و ام کلثوم کا اوتارا خوف سی بی بی حمایت اور پناہ مین لونکی چھپتی وہ بھی جفا و ظلم سی اہل کوفہ کی نہ بچتی سید سجاد کو

امام حسین دہ ... شہید کربلا

چتیسوین مجلس کوفہ سی اہلحرم کا شام کو جانا امداد پر درۃ الصدف کا آنا

مان پہوپہی کی روبرو باوجود بیماری زمین پر گرایا ارادہ قتل کیا جو سب نی گہیر لیا تو زنجیر و طوق آہن پہنایا عداوت شمر نی خواتین معظمات کو انواع درد بر کرایا عزیزونکی جسم خاک و خون آلودہ سی جبر و اکراہ مین چہڑایا سب لاشونکی سر مادر و خواہر کو دکہا کی جدا کئی بدنِ صد چاک دہوپ جلانی کو کپڑی اوتار لئی عمر سعد نی اولادِ نبی کو مانند کفار بعد از غارت کی قیدی و اسیر بنایا ابن زیاد نی شام تک ہر شہر مین ذلت دینی کو بصورت خواری و تشہیر بہرایا ہی حاضرانِ بزمِ عزا مستمعانِ حدیث نالہ و بکا دنیا کی دستور لوازم سفر مین دیکہا ہی اور نزدیک و دور جانیوالون سی یہ نہین سنا ہی کہ بقچہ لباس پوشاک پہننی کو قالین و نمد زمین پر فرش و بستر کرنیکو چہنس اذوقہ ساتہہ لیجانیکو ظروف ہر قسم طعام خورش پکانیکو توشہ زاد راہ دسترخوان مین کہانیکو مطہرہ آب سرد پیاس بجہانیکو عورانکی واسطی محمل و عماری پردہ کی سواری آتی جاتی نظرِ بیگانہ سی حرمت کی پاسداری منزل مین اونکی سایہ لی خیامِ احتشام بپا کرنا عزیزانِ حرم و خدامِ قدم کا حفاظت مین رہنا چین سی کہانا پینا سونا دزات مین کوئی دیکہہ ناموس کو نہ ہونا جیسی کہ اہلبیت اپنی گہر سی اسباب راحت مین کربلا تک آئی تہی فرزند و اقربا و قافلہ سالارِ شہدا کی ساتہہ روز عاشورا سی پہلی آرام پائی تہی لاکن دست صبا و ابتلای اندوہ و بلا جب کوفہ سی شام کو عترتِ خیر الوری قید مین چلی تو ہر وادی مین بی سامانی کی پی در پی ملی حسرت و رقت کی جاہی آفت و محنت کا سامنا ہی لشکر ابن زیاد جس مقام پر اوترنا اپنا خیمہ و خرگاہ فورا برپا کرنا ہر ایک شقی سایہ مین آسایش کی سہارا بہادنہو کی جاہ آرایش بدلنا خوشگوار پانی پی عشرت بیناد رنگا رنگ بادہ لذت کہانا اسمین نغمتی فتح و ظفر زندگی خوشی سناتی اولاد نبی آل علی علیہم السلام کی اہانت زبان پر لاتی بساط طرب اوس کام پر بچاتی ایذای معذبانِ سبحانی کی رسم بجا لاتی روا و بلا و کربا کرحرم محترم رسول اول مول الحمر

چھتیسوین مجلس کوفہ سی اہل حرم کا شام کو جانا درۃ الصدف کا اداد پر آنا

مانند اسیرانِ کفار سقیم ہوتی فرزندانِ بتول چھوٹی یتیم جونکو بھوک پیاس مین تسلی دیکی غلبہ بجبر
آہستہ روتی نہ کوئی بستر بلکہ ٹوٹا بوریا جو زمین پروہ بچھائین نہ پرانا دیرہ کہ اوسکی چھانو مین
دہوپ سی راحت پائین نہ ایک آبخورہ وکوزہ جسمین پانی پئین نہ کچھ میسر جو آتش و نان پکا کی
سدِ رمق کرین فرق پر چادر و برقع نہین جو نامحرمون سی منہ اپنا چھپائین قنات وسرا پردہ اتھا
کر آیندہ ورَوَندہ کی نظر سی پردہ بنائین خواتینِ مکرم کپڑی میلی پھٹی ہوی بدن مین پہنی تھین نادار
سب ناچاری بی وکنیز خاکِ بیابان چہرہ پر ملی تھین سر کی بال غبارِ صحرا و بیابان سی بھری
رخساروں پر ڈالی وہ چاند سی عارض کی اطراف مین داغِ طمانچون کی نیلگون ہالی کسی کی
بندی اعدانی زور سی کھینچی تو گوشت کان کا پھٹا ہوا لہو جو بہا تو گردن اور شانہ پر پیاہی
جما ہوا کسی کی پشت پر ظالم نی تازیانہ جفا مارا تو نشان بناہی کالا گوشت سوجا ہی تکیہ
در سوجود صدمہ نہین ہوا نہ رات کی اوڑہنی کو لحاف و رضائی جو دفعِ سردی کری دیکھو
سائبان کہ آفتاب کی طپش مین اذیت کا بچاو رہی کثرت سی پیٹنی کی دست وسینہ و مثانی
مین ورم اور نیلی ہوی ہی شدتِ بکا وغمِ اقربا مین اشک بہانی سی گلا بیٹھا آنکھون مین
حلقی پڑی تہی بشالِ گلدستہ پژمردہ زانوی الم پر گردن جھکائی نالان ایک دوسری کی پیچھی شانہ
شانہ ملائی پریشان بیٹھی تھی نادان ہرگاہ ادہر ادہر کھیلتی پھرتی تو نگہبانِ روسیاہ اونکو گھر کتی
تازیانون سی دہمکاتی رہتی جیسی بی رحم قصائی گای بکری کا غول رسی مین بندہا جاتی ناہموار مین
تہکا تہکا تا ہی بھوک پیاس مین آب وعلف نہین دیتا چلانی پر مارتا خدا سی نہین ڈرتا ہی یہ حال ان
یتیموں کو تو نہین ہر منزل مین گوشہ محنت کا مقامِ قرار ملتا کہ جای بلند وپست مین خاک پر نشست
اور قیام سی بدن چھلتا اطفال جو بیچین ہو کی روتی تو بہلاتی اپنی آغوش مین دلاسا دیکی تہہانی
ہر دم حلقہ ماتم باندھی ناچار وحزین شکرِ خدا سی کو یاد ہوتی شہادتِ امام حسین علیہ السلام و

چتیسوین مجلس مرثیہ عربی و کوفہ سی اہل حرم کا شام کو جانا

اقربا کی ذکر مصیبت مین جاگتی اور سوتی دنرات غلبہ اندوہ سی اشک حسرت روان ہے خوف اعدا مین چپکی چپکی مشغولِ نالہ و فغان تہی عیالِ مظلوم کربلا کا حالِ پر اختلال شرحِ مقال سی گذرا ہی کہ سپاہِ ضلال نی کوئی درجہ خواری وزاری اونکی حق مین اوٹہا نہین رکہا ہی کیون ای اہلِ ولا روا ہی کہ ہماری تمہاری مولا کا کنبہ ایسا مبتلای آزار ہو وے سب جہای اہلِ کوفہ و شام سی تشہیر کوچہ و بازار ہو ہر چند زمانی مین بہت خاندان پر مصائب تباہی کی آئی ہین لاکن اسقدر صدمات کسی بشر نی کا ہیکو اوٹہائی مین حق یہ ہی اَعْیُنُ لِلْمَرَابِعِ وَخِیَامٍ اَوْدَتْ بِسَاکِنِهَا یَدُ الْاَیَّامِ ای چشم ہرگز نہ رونا مکانات کی ویرانی اور خیام خالی سی کہ اونکی باشندونکو زمانہ نی تلف اور نیست کیا مقامِ عالی ہے بَحِّیِ الدُّمُوْعَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَحَاذِرِیْ اَنْ یَسْتَرِکَ الْسُنُ اللُّوَّامِ لاکن بر کثرت امام حسین علیہ السلام پر اپنی سرشک بہانا اور جو ملامت کرنیوالا ہی رکی تو باز نہ آنا وَابْکِی عَلٰی شَیْبِ التَّرِیْبِ مُعَفَّرًا وَابْکِی عَلَی النَّحْرِ الْخَضِیْبِ الدَّامِیْ اوس بزرگ پر محزون ہو کہ مجروح زین سی گرا رخسارونمین خاک بہری اور اوس گردن پر مصروفِ بکا ہو کہ خنجر سی کٹی اپنی لہو سی لال رہی وَابْکِی عَلٰی مَصَارِعِ فِتْیَةٍ عَلَوِیَّةٍ شَرِبُوْا عَلٰی ظَمَاءٍ کُؤُسَ حِمَامٍ قتلگاہ جوانانِ علی کی یاد مین شور وشین بڑہا کہ اون پیاسون نی شدت عطش مین جامِ شہادت پیا وَابْکِی عَزِیْزَاتِ الْحُسَیْنِ حَوَاسِرًا یَسْتُرْنَ اَوْجُهَهُنَّ بِالْاَکْمَامِ عورات عزیز امام حسین علیہ السلام کی ذکر مین گریان ہو کہ وہ جب اسیری مین جاتین کہلی سر بی معجر منہہ کو آستینِ پیراہن سی ناچار چہپاتین وَابْکِی لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ مُقَیَّدًا فِی الْاَسْرِ یَشْکُوْا کُرْبَةَ الْاَسْقَامِ اسکا بار ہو مظلومی اور غریبی سی اون عابد بیمار کی جو اسیر ہین زحمت قید سی شکوہ فرماتا نعرہ مارکی وَابْکِی لِرَأْسِ السِّبْطِ یُشْہَرُ فِی

چہتیسوین مجلس شام کی راہ مین دیر نصرانی کا ماجرا

الفناء کالبدر یجلوا حندس الاظلام ۔ رونی مین زاری مچی واسطی سر فرزند خیر الوری کی جو مثال بدر اندہیری مین چمکتا دربدر پہرتا اور نیزہ جفا کی دشمنان امام عراق سے شام تک جس قریہ و شہر مین جاتی نقارہ بجاتی سرہای شہدا ساتھ اسیرونکی بازارونمین پہراتی فرودگاہ مین لاتی ایک جانب عترت طاہرہ کو بانواعِ جفا اوتارتی اونکی برابر بہالی گارتی جنکی نوک پر سر ہوتی اور هٰذا رُؤُسُ مَنْ خَرَجُوا پکارتی ۔ قافلہ غارت زدہ کی خرد و بزرگ زمین پر بیٹہی حسرت سی چار طرف نگران رہتی ۔ سامان تباہی پر زمان قید مین تنگ ہوتی ۔ بی اختیار بیکی آنسو بہتی آہستہ روتی ۔ ساری لوگ اعدا کی سودا لاتی بیچاتی میوہ کہاتی یہ سب دیکہتی اطفال بہی آرزو مین روکی چپ رہجاتی ۔ ہر روز ایسا ہی اسباب آزار مہیا تہا ازدیاد حسرت و درد بیکسی حلہ افگار ساتھ رہا ۔ رُوِیَ فِی دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ وَاَمَالِی اَیْضًا اَنَّہٗ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاحْتُزَّ رَاْسُہٗ وَبُعِثَ بِرَاْسِہٖ اِلٰی یَزِیْدَ کتاب دلائل النبوۃ اور امالی مین اپنی سند سی لکہا ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا اور سر نیزہ پر چڑہا کی یزید کو بہیجا ہی فَنَزَلُوْا فِیْ اَوَّلِ مَرْحَلَۃٍ یَشْرَبُوْنَ النَّبِیْذَ وَیَتَحَبَّوْنَ بِالرَّاْسِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ یعنی پہلی منزل مین ملازمان ابن زیاد اسیران آل نبی کو لیجاکی اوتری اور سر مقدس کی اطراف مین سامان عشرت سی شراب نشاط پینی کو بیٹہی فَخَرَجَتْ عَلَیْہِمْ کَفٌّ مِنَ الْحَائِطِ وَمَعَہَا قَلَمٌ مِنْ حَدِیْدٍ فَکَتَبَ سَطْرًا بِالدَّمِ ناگاہ ایک ہاتہ اندر سی دیوار باہر نکلا کہ اوسمین لوہیکا قلم دکہائی دیا ۔ لہو سی ان اشعار کو صفحۂ بیت پر لکہا اور یہ مضمون حیرت جاکی نظر سی غائب ہوگیا اَتَرْجُوْا اُمَّۃٌ قَتَلَتْ حُسَیْنًا ۔ شَفَاعَۃَ جَدِّہٖ یَوْمَ الْحِسَابِ یعنی جس گروہ ظالم نی حسین علیہ السلام کو مارا پہر اونکی سر و اہلحرم کو تشہیر کرتی ہین وہ لوگ روز قیامت مین اونکی ناناسی امید شفاعت رکہتی ہین قَالَ فَہَرَبُوْا وَتَرَکُوا الرَّاْسَ ثُمَّ

کفتاه کاهان گذشته تو خواهد بود ... عوض حاجب بیچاره را از زمین بکند ... بند و علا بکشاد و هر یکی را دستی ... برادر و گفت شما زود بروید ... کار خوش بکنم پس ابراهیم او را دعا کرد ... ای برادر ... جست در دنیا

و شمر لعنت پس ابراهیم حاجب ... کرد دست از وی کرده از لشکرگاه بیرون آمدند و میدویدند چون حاجب ... ایشان ... و به راه در رفتند بانگ برداشت و گفت ای اهل شام این بندیان بگریختند دریابید ایشان را پس موکلان بیدار شدند و آوازه در لشکر افتاد که ابراهیم و محمد بگریختند خلایق از هر سو طلب ایشان میدویدند و از هر جانب میشتافتند عامر خود نیز سوار شد و بدر حاجب آمد و گفت ای حاجب ایشان هر دو بگریختند از آنکه دست و پای ایشان ...

۸۸۶

... خاموش شد ... رفته باشند ... معلوم نیست ایشان را ندیدم ... بندهای محکم ... حاجب گفت ایها الامیر البته ... ایشان را بکشی ... گفت ای ... ندیم ... و یاد دوستان ... هر چند ... ندیم ... خبری ندادم ... و در بیابان ...

چھتیسوین مجلس شام کی راہ مین دیر نصرانی کا ماجرا

رہجھوا وہ ملاعین اس معجزہ سی خوف مین گھبرائی سر کو وہان چھوڑ کی فرار ہوی اور جب ہے دیر مین پھرائی رَوَی النَّطَنْزِیُّ فِی الْخَصَائِصِ لَمَّا جَاءُوا بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَنَزَلُوا مَنْزِلًا یُقَالُ لَهُ قِنَّسْرِینُ کتاب خصایص مین نطنزی نی اپنی سند سے یہ روایت کی ہی جب سپاہ گمراہ سر امام حسین علیہ السلام لیکی چلی ہی ایک منزل مین پہنچ دیر نصرانی کمر جفا کھولی وہ مقام قنسرین تھا او ہمین کرامت تازہ دیکھی اِطَّلَعَ رَاهِبٌ عَنْ صَوْمَعَتِهِ اِلَی الرَّأْسِ فَرَأَی نُوْرًا سَاطِعًا یَخْرُجُ مِنْ فِیْهِ وَیَصْعَدُ اِلَی السَّمَاءِ وہانکا عابد عیسائی اپنی صومعہ سی باہر نکلا شعشعہ نور دہان معجز بیان سی امام کی چمکتا دیکھا کہ آسمان کو جاتا نظر آتا مشاہدہ قدرتین وہ عجب لاتا فَاَتَاهُمْ بِعَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَاَخَذَ الرَّأْسَ وَاَدْخَلَهُ صَوْمَعَتَهُ راہب نے دس ہزار درہم دیکی راس مقدس کو محافظون سے لیا اور اپنی معبد مین لیجا کی بڑی توقیر سی قبلہ نما کیا فَسَمِعَ صَوْتًا وَلَمْ یَرَ شَخْصًا قَالَ طُوْبٰی لَکَ وَطُوْبٰی لِمَنْ عَرَفَ حُرْمَتَهٗ ناگاہ آواز ہاتف کو سنا مگر گوینده نظرین نہ آیا جو وہ کہتا تھا عوض محبت طوبی وجنت کو تو پائی گا اور جو اس فرق مطہر کی حرمت کری بہشت مین جای گا فَرَفَعَ الرَّاهِبُ رَأْسَهٗ وَقَالَ یَا رَبِّ بِحَقِّ عِیْسٰی تَأْمُرُ هٰذَا الرَّأْسَ بِالتَّکَلُّمِ مَعِیَ راہب نے سر اپنا اوٹھا کی دعا مانگی ای خدا سن لینا اور بحق عیسی ابن مریم اس راس مذبوح کو قدرت کلام دینا تا زبان معجز بیان کھولی میری ساتھ اپنی سرگذشت مین ہسخن ہوئی فَتَکَلَّمَ الرَّأْسُ وَقَالَ یَا رَاهِبُ اَیَّ شَیْءٍ تُرِیْدُ قَالَ مَنْ اَنْتَ پس دہان کرامت طراز نی فرمایا ای مرد خدا تو کیا چاہتا ہی عرض کی مجھی اپنا نام ونسب بتا و تم کون ہو اور ماجرا کیا ہی قَالَ اَنَا ابْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَاَنَا ابْنُ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی ارشاد کیا مین فرزند محمد مصطفی نبی آخر الزمان ہون، مین دلبند علی مرتضی وصی رسول شاہ مردان ہون

چهتیسوین مجلس شام کی راہ مین دیرِ نصرانی کا ماجرا

اَنَا ابنُ فَاطِمَۃَ الزَّہرَاءِ وَاَنَا المَقتُولُ بِکَربَلَا مین زادہ خیر النسا فاطمہ زہرا ہون جو دستِ جفای اُمّت سی دشتِ کربلا مین مارگیا ہون اَنَا المَظلُومُ اَنَا العَطشَانُ وسگت واسطی بیعتِ یزید کی مجہپر ستم گذرا مظلوم ہوا وقتِ ذبح پیاسا رہا حلقوم بریدہ ہاتکو ترسا جب ساری حقیقت سنا چکا بعد ازان وہ سر پرخون نہ بولا فَوَضَعَ الرَّاهِبُ وَجہَہُ عَلٰی وَجہِہٖ فَقَالَ لَا اَرفَعُ وَجہِی عَن وَجہِکَ حَتّٰی تَقُولَ اَنَا شَفِیعُکَ یَومَ القِیَامَۃِ اوس وقت راہب نی روکی اپنا مہنہ لبہای خشک پر دہرا عرض کی ایمولا مین ہرگز اپنا چہرہ تیری روی تابناک سی نہ اوٹھاونگا تاکہ عنایت سے تشفی فرماؤ کہ روزِ قیامت میری شفیع رہو فَتَکَلَّمَ الرَّاسُ وَقَالَ ارجِع اِلٰی دِینِ جَدِّی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ پس دوبارہ اوس حجتِ خدانی ارشاد کیا اگر نجات آخرت چاہتا ہے تو میری نانا کا دین قبول کر ہمین تیرا بہلا ہی فَقَالَ الرَّاهِبُ اَشہَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ فَقَبِلَ لَہُ الشَّفَاعَۃَ نصرانی کلمہ شہادتین پڑہکی مسلمان ہوا سرِ پیغمبر نی اوسکی آمرزش کا اقرار کیا فَلَمَّا اَصبَحُوا اَخَذُوا مِنہُ الرَّاسَ وَالدَّرَاہِمَ ساری رات وہ عابد مصیبت مولا مین محو فغان ہوا صلاۃ پرسہا اور چشم ترکی سر تک سی عارض دہوتا پہرا صبحکو وہ ظالم قہر وجبر سی آئی سرکو ساتہ درہم کے لی مسافر قدم بڑہائی فَلَمَّا بَلَغُوا الوَادِی نَظَرُوا الدَّرَاہِمَ قَد صَارَت حِجَارَۃً جب وادی مین اگی جاکی اوتری درہم کہولکی دیکہی تو درہم ہوی شامتِ اعمال سی وہ ریزۂ سفال تہی ندامت زدہ قرین حسرت وملال رہی مُروِیَ فِی بَعضِ الکُتُبِ اَنَّہُم لَمَّا قَرُبُوا مِن بَعلَبَکَّ کَتَبُوا اِلٰی صَاحِبِہَا اور بعض کتابون مین سیر کی پایا ہے کہ ہرگاہ قوم روسیاہ نی یونہین راستہ کاٹا ہی ثُمَّ بَعلَبَک جب اپنی راہ وجوری قریب دیکھا

چھبیسوین مجلس اہل حرم کا بعلبک سے گذرنا ورۃ الصدف کا خروج کرنا

نواد کی حاکم کو اپنی ورود ظفر کا نامہ لکھا۔ فَأُمِرَتْ بِالرَّايَاتِ فَنُشِرَتْ وَخَرَجَ الصِّبْيَانُ يَتَلَقَّوْنَهُمْ عَلَىٰ نَحْوٍ مِنْ سِتَّةِ أَمْيَالٍ اوس دشمن خدا و رسول نے شادی کی در و بام کو آرایش کر کے پرچم نشاط کھولکے ناچنی گانی سامنے لیچلو خلق نے نہا دھو کے وسمہ لگایا مہندی ملی لباسِ فاخر پہنی اطفال کو بھی اچھی پوشاک و زیور سے زینت دی عوراتِ بے ناموس نے جامہ رسوائی مین سر و بر سنوارا ناز و ادای ساز و سرور کو پردہ حیا سے باہر نکالا فوج فوج طبل و بوق بجاتی خوشی مناتی اگے بڑھی استقبالِ اسیران عترت طاہرہ اور سرہای مقدسہ کو چھ میل تک جا کے ٹھہری جب لشکرِ ستم اہل حرم کو خواری و زاری سے مقدمۃ الجیش لایا اور کٹی سرونکو خاک و خون مین بھرا نیزون پر چمکایا عجب حال دیکھا کہ مرتفعِ نالہ و ابتہال تھا بانوانِ حرم جہازِ شتر بے پوشش سوار چھوٹی بچی آغوش مین لیے پرانی برقع و آستین سے منھ چھپائے اشکبار کہنہ و بی بی مین تباہی سے امتیاز نہین کوئی وارث اور سامانِ آرام سفر ہمراہ خواتینِ حجاز نہین سب رانڈون کا ایک محرم اور سرپرست وہ بھی مقید و رنجوری بیمار قافلہ مین جو دیکھا تو غارتِ ایام سے درد و بلا و اندوہ کا وفور ہے امِ کلثوم نے ازدحام کی ملاحظہ سے رو دیکھ قریب جانے والے کو بلا کے پوچھا اس قریہ کا نام بتلا اوسنے کہا یہ بعلبک مشہور بعلبک ہے اور حاکم یہان کا تابعِ یزید جان و مال سے ایمان تک ہے فَقَالَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ أَبَادَ اللهُ كَثْرَتَكُمْ وَسَلَّطَ عَلَيْكُمْ مَنْ يَقْتُلُكُمْ اوس مظلومہ نے عاجز ہو کے دستِ مناجات اوٹھائے یہ کلمات نفرین کے ارشاد فرمائے خدا تمہاری ابادی کو ویران جماعت کو ہلاک اور پریشان گھرون کو سرنگون کرے اور ایسے جبار کو تسلط دے کہ تیغ انتقام سے تم سب خرد و بزرگ کا حلق دھرے ثُمَّ بَكَىٰ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ وفورِ مصیبت کو دیکھ کے سید الساجدین پر غلبہ رقت ہوا با دلِ پرسوز و چشم اشکبار اسی بیکسی

اکتیسویں مجلس دربار یزید میں حرم کا آنا سید سجاد کا احتجاج فرمانا

چاہتی تھی کہ امیر ہوں حکمرانی خلایق سی بدام تاج و تخت سلطنت بشیر اور حیاری شکر خدا کا
جو اوسنی دونو کو مارا لشکرِ آفت اور قہر اونکی گھر میں اوتارا فقال علی بن الحسین
علیہ السلام اوس محبت کبریائی آیتِ قرآن سی جواب دیا قولِ باریتعالی کو سند میں
تلاوت کیا وما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی
کتابٍ من قبل ان نبراھا ان ذلک علی اللہ یسیر فقال یزید
لابنہ خالد اردد علیہ اوسوقت خالد بیٹا یزید کا پہلو میں بیٹھا تھا باپ نی
واسطی ردِ قولِ امام کی اشارہ کیا فلم یدرِ خالد ما یرد علیہ فقال لہ یزید
وقل خالد حیران ہوا کس برہان سی خلافِ امام کہی یزید نی بتایا کہ یہ فقرہ پڑھکی سناو
ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیر
فقال علی بن الحسین یا ابن معاویۃ وھند وصخر لم تزل النبوۃ
والامارۃ لآبائی واجدادی قبل ان تولد اوس امامِ حق و یقین وارثِ
یعقوب دین زین العابدین علیہ السلام نی فرمایا ای یزید پسر معاویہ اور ہند پرکین
ہمیشہ نبوت و خلافت ربُ العزت کی ہماری اجداد کو رہی پیش از تیری پیدائش کی
یہ بزرگی ہمیں حاصل تھی ولقد کان جدی علی بن ابی طالب فی یوم
بدرٍ واحدٍ والاحزاب فی یدہٖ رایۃ رسول اللہ میری دادا علی مرتضی
کی ہاتھ میں علمِ اسلام خیر الانام رہا کرتا اور جنگِ بدر و احد و احزاب میں غیرتِ بدرِ
آفتاب تجلی لوا حمتا وابوک وجدک فی ایدیہما رایۃ الکفار اور تیری پدر و
جد حاملِ رایتِ مشرکین اور اعدای احد تھی سیف و سنان سی مہیای قتلِ علی و احمد تھی
ثم جعل علی بن الحسین علیہما السلام یقول پھر اوس ردیف قافیہ ملا

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا جانا سید سجاد کا احتجاج فرمانا

نظم دیوان ابتلا مضمون شاہ بیت قطعہ ایمان اور مطلع و مقطع قصیدہ عرفان بحر عروض آفات مین

بڑہی اور بندش آہ و نالہ مین یہ شعر پڑہی مَاذَا تَقُولُونَ اِذْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ مَاذَا

فَعَلْتُمْ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ کیا جواب دوگی جو نبی الوری تمسی پوچھی اے امت آخر الزمان

کیا سلوک تمسی پیش آئی ہی بِعِتْرَتِیْ وَبِاَهْلِیْ عِنْدَ مُفْتَقَدِیْ مِنْهُمْ اُسَارٰی وَ

مِنْهُمْ ضُرِّجُوْا بِدَمٍ جب مینی دنیا سی انتقال کیا عترت رسول و اولاد بتول کو آفت و

ملال دیا کسی کو نیزہ و تلوار سی مارا لہو بہایا کسی کو ذلت و خواری مین اسیر بنایا در بدر پھرایا

مینی اپنی ودیعت کی حق مین جو وصیت کی تہی یہ اوس رعایت کی بدلی اذیت دی ثُمَّ

قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ وَیْلَکَ یَا یَزِیْدُ لَوْ تَدْرِیْ مَاذَا صَنَعْتَ وَمَا الَّذِیْ

اِرْتَکَبْتَ پھر بولی سید الساجدین وای اوپر تیری ای یزید اگر پہچانی کہ جو تونی غضب کیا ہی

وہ بڑی جور و جفا کا مرتکب ہوا ہی مِنْ اَبِیْ وَاَهْلِبَیْتِیْ وَاَخِیْ وَعُمُوْمَتِیْ اِذًا لَهَرَبْتَ

فِی الْجِبَالِ وَافْتَرَشْتَ الرَّمَادَ وَدَعَوْتَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ میری والد او

اہلبیت بھائی اور چچا کی ساتھ ایذا سی پیش آیا رسول کی اولاد کا لہو خاک پر بہایا ہر آینہ

پہاڑون مین وحشت زدہ دوڑی خاکستر ذلت اور ندامت پر بیٹہی عذاب دوزخ کو

پکاری سر اپنا دیوار سی ماری اَنْ یَکُوْنَ رَاْسُ اَبِی الْحُسَیْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ وَعَلِیٍّ

مَنْصُوْبًا عَلٰی بَابِ مَدِیْنَتِکُمْ وَهُوَ وَدِیْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِیْکُمْ ای ستمگر

جایز ہی کہ میری والد حسین علیہ السلام مظلوم کا سر اپنی شہر کی دروازی مین لٹکای وہ امانت

رسولخدا و امت کو سپرد کی تہی اتنی اذیت پہنچای فَاَبْشِرْ بِالْخِزْیِ وَالنَّدَامَةِ غَدًا

اِذَا جُمِعَ النَّاسُ لِیَوْمِ الْقِیَامَةِ بشارت ہو تجھی فردای محشر مین ندامت کی اور خواری کی

خون مین ابتلای عذاب قیامت کی قَالَ الْمَدَائِنِیُّ لَمَّا انْتَسَبَ السَّجَّادُ اِلَی النَّبِیِّ

قَالَ یَزِیدُ لِجَلْوَازِہٖ اُدْخُلْهُ فِی هٰذَا الْبُسْتَانِ وَاقْتُلْهُ وَادْفِنْهُ فِیْهِ

کتاب بحار مین مدائنی سی روایت کی ہی جو امام زین العابدین علیہ السلام نی رسول ہاشمی سی
اپنی نسبت قرابت کہی ہی یزید خونریزی ال خیر البشر کی ہتیہ پر آیا۔ ملازمان اخلاف کو پکار کی
جلاد بلایا۔ کہا اس جوان بی نوا کو باغچہ سرا مین لیجا سر کاٹ اور وہین خاک مین دبا آؤ واویلا
ہرگاہ اہل حرم نی یہ خبر جانگاہ پائی زندگی سی بیزار ہوی فرط غم سی سوت سر پائی چار طرف مین
گھیر کی اوس مظلوم کو بچایا۔ نالہ و فریاد و شیون مین شور محشر کو جگایا۔ مانند بنات نعش سب
اوس قطب سپہر محن کی پاس جمع ہو گئین۔ جلاد کو سید سجاد کی پکڑنی سی مزاحم ہوئین۔ زینب
خاتون کو یارای ضبط و قرار جاتا رہا۔ شفاعت فرزند برادر مین یزید سی پکار کی کہا ہم اہلبیت
مخدرات تطہیر ہین اگرچہ تیری رشتہ جور مین اسیر ہین۔ پہوپہی نواسی نبی الوری کی غریب اور
بیکس دیار بلا کی بی یار و مددگار بی حامی و پرستار ہین پردیس مین سو طرح کی مصیبت پڑی
ذلیل و خوار ہین۔ ای یزید ہماری مرد و بنین سب چہوٹی بڑون کو مارا۔ کوئی وارث اور محرم نہ ہی
بیوہ عورتون کی نہین رہا۔ ہمارا ہمدم یہی کشتہ غم ہی۔ مونس اور حامی بچونکا اسی کا دم ہی
عاجزی پر آل پیغمبر کی رحم اور مروت کر۔ اس گرفتار بلا و محنت کی قتل سی درگذر۔ ہرچند وہ بانوان
حزین روتی خدا و رسول کی واسطی پر ملتجی ہوتی رہین۔ اوس پر کین اور دشمن دین کو وہ باتین
باعث مزاحمت ہوئین۔ ایک طرف ام کلثوم بیتاب ایک جانب ام لیلی چشم پر آب
سکینہ بہائی کا دامن پکڑی نالان۔ فاطمہ و رقیہ دونو ہاتہ سی بلا گردان۔ ناگاہ جلاد تند خوی
زشت رو کی آیا۔ سید سجاد کا بازو بزور و خشونت کہینچا۔ جب اہلبیت کا کچہ بس نہ چلا تو
سب نی حرم کو دیکہ کی رو دیا۔ اوس غریب کی پیچہی بحسرت نگران۔ نالہ و امحمدا و ضیعۃ واعلیاہ مین
محو افغان۔ نہ یہ مجال کہ اوس سرور یتیم اسیر کی ساتہ جا سکین کہ رسن جور مین بند ہی تہی نہ تاب و

چھتیسویں مجلس سرِ امام کا قریب حلب گذرنا و دُرّۃ الصدف کا خروج کرنا

معمول رہا ہر سال عرائضِ نیاز کی ارسال مین کبہی فرق نہ پڑا فَلَمَّا بَلَغَهُ سَمُّ الحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَثَّلَ قَبْرَهُ فِي دَارِهِ وَحَلَّاهُ بِالدِّيْبَاجِ وَالحَرِيْرِ وَشَبَّهَهُ بِقَبْرِهِ وَكَانَ يَبْكِي عَلَيْهِ صَبَاحًا وَمَسَاءً جسوقت خبر زہر نوشی امام حسن علیہ السلام کی پائی شبیہ تربتِ مقدسہ نامِ امام سی گہر مین بنائی چادرِ حریر و دیباج اوڑہائی تہی دن رات وہان بیٹہ کی روتا غمگین و ملول جاگتا اور سوتا فَلَمَّا بَلَغَهُ قَتْلُ الحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَمْلُ رَأْسِهِ مِنْ كَرْبَلَا وَأَنَّهُ قَادِمٌ عَلَيْهِ لاکن جب شہادتِ امام حسین علیہ السلام کا واقعہ سنا کہ سر کا ماہی کربلاسی کوفہ مین پہنچا اب حلب کو وہ آثار وبروی یزید جاتا ہی أَقْبَلَ فِي فَوْرَتِهِ وَرَوْعَتِهِ وَرَعْدَتِهِ حَتَّى دَخَلَ إِلَى مَنْزِلِهِ گہبراتا ہوا غلبۂ ملال مین لرزتا ڈرتا گہر چلا با دیدۂ پرنم نالہ و فریاد مین مبتلا داخل ہوا فَاسْتَقْبَلَتْهُ ابْنَتُهُ دُرَّةُ الصَّدَفِ وَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَهِ مَا لَكَ تَبْكِي مِنْ عَدُوِّكَ فَلَا أَبْكَاكَ الدَّهْرُ وَلَا نَالَكَ القَهْرُ اوسکی دخترِ نیک اختر دُرّۃ الصدف نے پدر کا استقبال کیا باپکو آنسو بہاتے جو دیکھا تو ماجرا پوچھا خدا اسکو آفت زمانی مین نہ رولائی اور فلک سی مخالف سامنی نہ آئی جوشِ رقت کا سبب کیا ہی کونسا دکھ آجکی رولا رہا ہی آہ و نالہ مین درد کی تاثیر ہی چہرہ اُداس لب پر حسرت کی تقریر ہی چاکِ گریبان سی دل و جگر شق ہوتا خاک جو سر مین ڈالی ہی غبارِ اندوہ میری ہوش کہوتا قَالَ فَبَكَى فِي وَجْهِهَا وَأَنْشَأَ يَقُولُ عُبَيْدُ اللهِ رو بروی دختر اور بہی بیتاب ہو کی چلایا اشعارِ تضمین کو شدتِ گریہ و فغان مین سنایا حَلَّ العَزَاءُ وَفَاضَتْ عَيْنَانِ وَرَمَوْا أَبَاكِ بِحُرْقَةِ الأَحْزَانِ قَتْلُ الحُسَيْنِ بِكَرْبَلَا وَتَمَزَّقُوا حَرَمَ النَّبِيِّ فِي سَائِرِ البُلْدَانِ عزاو ماتم کا دن آیا دونو آنکھون نی دریای سرشک بہایا سوزِ الم نی تیری باپکو جلایا صفِ غم و اندوہ

چھبیسویں مجلس المحرم کا علیہ کے گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

شہابا صد حیف کہ مولا میری حسین علیہ السلام کو دشت کربلا مین مارا ساری عزیزو
اقربا کا سر تن سی اوتارا حرم نبی کو لوٹا اونٹ کی پالان پر چڑہایا ہی بنات رسول کو
ہر شہر مین بی پردہ دربدر پہرایا ہی مَمْنُوْعٌ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِكَرْبَلَا اَهْلُ
النِّفَاقِ وَعُصْبَةُ الشَّيْطَانِ سَلَبُوْا عِمَامَتَهُ وَنُزِعَ قَمِيْصُهُ وَالرَّاْسُ
مِنْهُ فَوْقَ حَدِّ سِنَانٍ افسوس کہ زمرۂ شیطان و اہل نفاق نی پانی نہین دیا دریای
فرات پر کربلا مین پیاسا ذبح کیا عمامہ و پیراہن لاش صد پاش سی اوتار لیا دہوپ مین
جنازہ عریان بی گور و کفن چہوڑ دیا نوک نیزہ پر سر لیی پہرتی ہین خواہر و دختر کو ایذا دیتے
جہان اوتری ہین فَقَالَتْ لَهُ يَا اَبَتِ اَتَطِيْبُ نَفْسُكَ لِلْحَيَاةِ بَعْدَ قَتْلِ
الْهُدَاةِ بیٹی نی کہا ای بابا اس حادثہ کی بعد جینا گوارا کریگا اور شہادت امام حسین علیہ
السلام سی کیونکر دلکو چین رہیگا وَاللهِ لَاَهَبَنَّ لِلْحُسَيْنِ رُوْحِيْ وَلَاَخْرُجَنَّ فِيْ اَتْرَابِيْ
وَبَنَاتِ عَمِّيْ وَلَاَلْقَيَنَّ بِهَا الْجَمْعَ وَلَاٰخُذَنَّ النِّسْوَانَ قسم خدا کی حمایت امام
حسین علیہ السلام پر جان دونگی اور اپنی ہمجولیون اور بنات عم کی ساتہہ خروج کرونگی
خدا کی مدد مین اعدا سی لڑنیکو صف باندہونگی سب اہلبیت سید الشہدا کو چہین لونگی وَنَاْخُذُ
رَاْسَ سَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُمْ وَنَدْفِنُهُ فِيْ دَارِنَا فَنَكُوْنُ نُصَبِّحُ
وَنُمَسِّيْ بِهِ وَيَكُوْنُ عِنْدَنَا فِي الدَّارِ نَفْتَخِرُ بِهِ مَا بَقِيَ مِنْ اَعْمَارِنَا اِنْ سَاعَدَتْنَا
الْاَقْدَارُ اپنی مولا و سایر شہدا کا سر انور اونسی لاونگی صدر خانۂ عزت مین گاڑکی
مزار بناونگی تا زیارت کو ہماری واسطی اسباب نالہ و فریاد و شیون ہو اور سوگہون تو وہ
خاک تربت شب و روز غالیہ جان و تن ہو زندگی بہر فخر و مباہات کرون جو یہ شرف
ہماری گہر مین رہی اگر قضا و قدر یاور ہو جای تو میری اسنقوبہ بن پڑی فقال

چھتیسوین مجلس الحرم کا حلب گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

لما یا بنیۃ بل هلکنا ورب الکعبۃ فقالت واللہ لا بدلی منہم فیقضی اللہ ما ھو قاض عبید اللہ نی سنکی جواب دیا ای بیٹا اگر ایسا ارادہ کیا تو ساری قوم اور قبیلہ کا مرنا و تباہی کو سول لیا درۃ الصدف نی کہا مجھی نہین پروا جو بلا نصیب ہو مینی اوسپر جی ڑایا قال وخرجت درۃ الصدف تنادی فی طرقات حلب وازقتہا راوینی کہا درۃ الصدف بیت الحزن سی فریاد کرتی باہر نکلی ہر ایک راہ و گلی مین حلب کی کہڑی ہوی دہائی دیتی پھرتی وھی تنادی یا لثارات الحسین بن علی بن ابی طالب یا قوم لا صلوۃ ولا صوم لمن یقعد عن ثار الحسین واثاراہ وواحسناہ وواحسیناہ آوازِ جانگدازسی چلاتی ای طالبان خون امام حسین علیہ السلام قدم بڑہاو فرزند فاطمہ زہرا دشت کربلا مین بہوکا پیاسا مارا گیا اوسکی واسطی لہو بہاو ای قوم نماز و روزہ قبول نہین جو سبط رسول کی انتقام سی منہہ موڑیگی شفاعت پیغمبر سی محروم رہیگا جو حمایت اہلبیت مین ہرا سا تہہ چہوڑی ثم انہا کشفت عن وجہہا المضی وخرجت عن ذوائبہا ولطمت خدہا وجعلت تقول بعد ازان فرط غم سی چہرہ تابان کی نقاب اوٹھائی بال سر کی نوچی اور گیسو کے صوت ماتم بناتی سر و سینہ ہاتھون سی پیٹ کی منہہ پر طمانچی ماری مرثیہ پڑہنی کو زیور آرایش سوگ مین اوتاری اترجوع وقد قتلوا النجیبا واکرم من مشا فوق الترابی قتلتم الحسین وما دعیتم بنی اللہ فی خیر الشبابی آیا وہ ظالمین جنہون نی حسین علیہ السلام اشرف نجبا کو شہید کیا امید شفاعت رکہتی ہین ایسا مکرم سردار جوانان جنت سید اولاد رسالت سب سے بہتر جو زمین پر چلتی ہین حسین کا بی جرم و خطا گلا کاٹا حرمت نبی کا پاس ذرا نہ کیا اوسکی برگزیدہ پیاری کا لہو بہایا عورات و اطفال پر کچہہ رحم نہ کہایا ثم ان درۃ الصدف

چھتیسویں مجلس حرم کا علیؑ سے گذرنا ورة الصدف کا خروج کرنا

دَخَلَتْ اِلٰی مَنْزِلِهَا فَاَفْرَغَتْ عَلَیْهَا دِرْعَهَا وَشَهَرَتْ بِالسَّوَادِ وَخَرَجَتْ

بعد اسکے ورة الصدف اپنے مکان میں پھری سیاہ پوشاک پہنی اور

زرہ پہنی اور گہر سے باہر نکلی وَقَدْ تَبِعَهَا سَبْعُوْنَ مَاۃً مِنْ بَنَاتِ عَمِّهَا وَبَنَاتِ

الْاَنْصَارِ وَهُمْ بِالدُّرُوْعِ وَالْجَوَاشِنِ وَالْبِیْضِ وَالْمَغَافِرِ وَقَدْ تَشَهَّرْنَ بِالسَّوَادِ

وَفَوْقَ الْاَجْفَانِ بِالدُّمُوْعِ اوسکی رفاقت میں ستر بنات جوانِ عمزاد و دختران انصار

جوشن و زرہ بھی آہن کلاہ پہنی اور خود پہنی ہتھیار لگائے رقت سے انکھوں حلقی پری ہیں آ

چلا ہین وَتَقَدَّمَتْ نَائِلَةُ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ قَیْسِ ابْنِ سَعْدِ الْاَنْصَارِیِّ

وَاَنْشَاءَتْ وَتَقُوْلُ سب سے پیشتر نائلہ بیٹی محمد ابن ابی بکر ابن قیس کی مقدمۃ الجیش تھی

ماتم کرتی نوحہ پڑہتی روتی سیتلاتی نکلی تھی جو شیہ یَا عَیْنُ جُوْدِیْ بِعَبْرَةٍ وَعَوِیْلٍ

وَانْدُبِیْ اِنْ بَکَیْتِ اٰلَ الرَّسُوْلِ وَسِبْطُ الْبَتُوْلِ غُوْدِرَ فِیْهِ قَدْ عَلَوْهُ بِصَارِمٍ

مَصْقُوْلٍ اے چشم ہرگاہ رونا ہے تو آنسو بہا و سینہ سے حسرت میں نالہ زار نکالو ان مصیبتوں میں

نوحہ پڑہو شیون کرو اور آل رسول پر مصروف ابتہال و بکا رہو کہ فرزند بتول کو دریا

قتل پر صیقل زدہ تلوارین ماری ہین دختران فاطمہ زہرا کی بلیات مجھپر بہاری ہین مَا

لِقَوْمِیْ اَیَقْتُلُوْنَ حُسَیْنًا ثُمَّ لَا تَطْلُبُوا الْمَحْضَ الدُّخُوْلِ لَعَنَ اللّٰهُ حَیْثُ

کَانَ زِیَادًا وَابْنَهٗ وَالْعَجُوْزُ ذَاتَ الْبَعُوْلِ کیا ہوا میری قوم کو جو بنی امیہ

بیرحم حسین علیہ السلام کو شہید کرین اور میری لوگ دہشت مین کینہ و بازخواست سے

قدم آگے نہ دہرین خدا کی لعنت ہو زیاد بدنہاد پر کہ ایسا حکم ستم کیا اور اوسکی دو بوسہ

زوجہ فاحشہ پر کہ سب نے ظلم کا ساتھہ دیا قَالَ اِنَّهُمْ جَدُّوْا فِی الْمَسِیْرِ حَتّٰی اِذَا کَانَ

عِنْدَ طُلُوْعِ الْقَمَرِ لَاحَتْ لَهُمُ الْاَعْلَامُ وَالْبُنُوْدُ وَسَمِعُوا اَصْوَاتَ الْبُوْقِ

٨٩٦

چھتیسوین مجلس المحرم کا عقب سے گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

وَالطُّبُولِ فَوَقَفَ وَكَمَنَ فِي الْمَكَانِ حَتَّى دَنَوْا مِنْهُم راوی کہتا ہی پس غول اندوہ کا راہِ مقصد کو چلا تا کہ ہنگام طلوعِ ماہتاب وادی مین پہنچا دیکھا کہ اعدا النبی تیری ہاتہہ مین لئی سپاہ کی پرچم اور نشان کہلی چمکتی ہین سوار ونکی رہوار تک ودو کرتی بوق اور طبل کی آواز آتی کہ بجتی ہین تو وہ ہمراہیان درۃ الصدف سب ایک طرف کمین گاہ مین جا کی پوشیدہ ٹہرین تا کہ سواریان ذُرِّيَّتِ نبی و لشکر ستم کی صفین نزدیک ہوئین فَسَمِعْنَ بُكَاءَ الْأَطْفَالِ وَعَدِيدَ النِّسْوَانِ وَعَوِيلَ الْوِلْدَانِ انبوہ دشمن مین بکای اطفال کا جوش و نوحہ عورات کا خروش بچون کا شیون گوش مین آیا کہ درد بھری صدا سے چلاتی وہ نالہ دور تک جاتا جہان کو تلاطم مین لایا ایسا بین جگر خراش ہوتا جو اہلِ زمین و آسمان کی ہوش کہوتا وَزَيْنَبُ أُخْتُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَنْدُبُ أَخَاهَا وَتَقُولُ اوس عرصۂ محشر مین زینب خاتون خواہر امام حسین علیہ السلام کی آواز آتی ہی بی بی کا لہجہ پہچانا کہ برادر کو یاد کرتی زبان حال سی فرماتی ہو ئیہ هَلْ مُسْعِدٌ لِبُكَاءِ النَّادِبَاتِ لِسِبْطِ الرَّسُولِ بِأَرْضِ الْغَاضِرِيَّاتِ أَنْكِيهِ إِذْ قَتَلُوا أَصْحَابَهُ سُفَهَاءُ مِنْ آلِ صِدْقٍ وَأَخْيَارٍ وَسَادَاتٍ آیا کوئی مددگار ہی کہ رونی مین بیکسونکی یاری کری اور ماتم فرزند رسول کشتۂ کربلا مین مصروف نالہ وزاری رہی ہین اشکبار ہون یاد مین اوس وقت کی جو اصحاب صادق کو حسین علیہ السلام کی مارا ہی سادات اخیار کو شیرخوار تک بہی عداوت سی جیتا نہ چہوڑا فَعَادَ يَجُدُ نَحْوَ الْمَاءِ يَطْلُبُهُمْ فَطَالَبُوهُ بِأَحْقَادٍ قَدْ بَاتَتْ أَبْكُو الْيَتِيمَ عَلِيًّا وَابْنَ فَاطِمَةَ يَا آلَ قَوْمِي أَسِيرَ الْهَاشِمِيَّاتِ وہ مظلوم پیاس کی شدت مین مخالفون سے پانی طلب کرتا اور سب لشکر عداوت قدیم سی تلوار و نیزہ و تیر مارتی کو اٹہ رہتا ای میری ہمقوم اولاد ہاشم کی جو اسیر ہو مجہی ماتم پرسا دو زین العابدین یتیم و

چھتیسویں مجلس محرم کا حسب گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

فرزندِ فاطمہ زہرا کی غمی گریان رہو قال فلما سمعت درۃ الصدف ذلک من
کلامہا بکت وبکوا اترابہا وقامت وقالت قوموا بارک اللہ فیکم
وبادروا الی اللئام وھا انا ضامنۃ منکم الحیاۃ جب یہ مرثیہ جانسوز کلام
دخترِ بتول کو سنا رو دیا اور ساری بنات ہمراہی نی درۃ الصدف کی شیون کیا پس مضطر
قلق سی کھڑی ہوئی بیٹی عبید اللہ کی بولی اوٹھو جلدی چلو اعدای لئیم کیطرف چلو خدا تمہارا ناصر
یاور ہو مین ضامن ہون کہ تمکو صدمہ ہلاک اور آسیبِ جان نہ پہنچی گا سلامتی سی حملکرو فقالوا
لہا اصبری حتی یقربوا منا وننظر فی القوم لنکون ملقاتا لہم علی خبرۃ
ومع ذلک فما انت الا حاذمۃ الرای بصیرۃ بعظائم الامور وھا
نحن سامعین قولک طائعین امرک رفقا نی جوابدیا تہوڑی دیر ٹہرو کہ وہ لوگ
ہماری قریب آئین قوم گمراہ کی جمعیت دیکھین خبرِ تحقیق پائین آپسر ہی تو عاقل اور تجربہ کار
دانا ہی جو امر کری طاعت و فرمان برداری مین ہمکو بجالانا ہی فقالت نعم ما اشرتم
بہ وباللہ المستعان علی الاعداء درۃ الصدف نی کہا اچھا مشورہ ہی تمہارا ہے
اپنی دشمنون پر ظفر دی خدا قال فلما دنوا القوم منہم وطلعت المشاعل
ولاحت لہم الرؤس علی اطراف الرماح فمدت درۃ الصدف
عینہا راوی کا بیان ہی جب لشکرِ شوم اونسی نزدیک ہوا مشعل کی روشنی سی بالای جمگاہ
سنان نیزون پر سرہای شہدا کو خاک وخون مین آلودہ دیکھا درۃ الصدف نی غور کی تو عجب
عجب حال نظر پڑا چھوٹی بڑی لباس سندس پہنی کسی کی سر پر پورا عمامہ ہی نہین عورات بچونکو
اغوش مین لئی کجاوہ بی پوشش پر سوار ہین زنانِ اصحاب ہمراہ بانوانِ امام رفیق
راہ بلا اشکبار ہین اونکو چارون طرف سوار وپیادہ گھیری ہوی قافلہ راندہ کئی جاتی ہین

چھتیسویں مجلس الحرم کا حلب کے گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

سر جھکائی بال بکھیری علی مرتضیٰ علیہ السلام کی مستورات فاطمہ زہرا کی بنات رسول کی نواسیان
حسین کی زوجات مورد آفات تھیں جہان کی شہزادیان اسیر ہو سنان کی ہو مبتیان
مانند اسیران زنگبار و فرنگ قید میں گرفتار بلکہ غلام و کنیز سی بدتر مبتلای صدمات تھیں
بچونکی سونی کو جای آرام نہیں اونٹ کی جہاز پر سوار کھانی پینی کو سامان ظروف نہتی بھوک
پیاس میں فگار تکاپوی لشکر سی خاک بیابان راہ میں جو اوڑتی وہ بسبب بی پردگی چہری پر
بانوان حرم کی پڑتی اونمیں ایک جوان رنجور نالان نظر آیا کہ طوق و زنجیر میں گرانبار
فرط اندوہ سی روتا تھا سر پر عمامہ و بر میں ردا نہیں عریان ہی ظاہر اوہی حامل عزا و سیہ
کاروان ہی شل مرقع پریشان سبکی حالت تباہ بیکسی میں لب پر شور نالہ واہ کسی کی منہ پر
طمانچی لگی داغ نیلی آشکار بعض کی مجروح کانون سی گلی میں لہو بھرا نمودار کوئی لڑکی ہر دم آہیں بھرتی
کبھی تڑپتی دل حزین سی بھائی چچا کی یاد میں نوحہ پڑھتی سبکو نام وارثو نکا ورد زبان تھا
شداید مصیبت سی جینا وبال جان تھا کبھی سر اپنی اقربا کی جو سامنی آتی دیکھتی تو ورق پیٹتی
ناچار آنسو بہاتی چوب جہاز پر بیخود پیشانی مارتی کہ ماتھی شق ہو جاتی اس صوت کی ملاحظہ
سی جگر صبر و تحمل ٹکڑی ہوی ساری ہوا خواہان قصاص نی دست تاسف اور حسرت ملی
نَظَرْتُ اِلَى الشِّمْرِ وَخَوْلِيِّ ابْنِ يَزِيْدَ وَسِنَانِ ابْنِ اَنَسٍ وَشَبَثِ ابْنِ رِبْعِيٍّ
وَحَجَّارِ ابْنِ اَبْجَرَ وَمُحَمَّدِ ابْنِ الْاَشْعَثِ وَيَزِيْدَ ابْنِ الْمُثَنّٰى وَمُغَفَّلِ
ابْنِ جَبَلَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ وَصَخْرِ ابْنِ مَالِكٍ وَاَمْثَالِهِمْ مِنَ الْاَبْطَالِ
وَقَدْ تَلَثَّمُوْا بِالْعَمَائِمِ وَالسُّيُوْفُ مُجَرَّدَةٌ وَالْقِسِيُّ مُوَتَّرَةٌ وَالرِّمَاحُ
مُشْرَعَةٌ تَلْمَعُ وَالدُّرُوْعُ تَتَشَعْشَعُ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَذْكُرُ نَفْسَهُ بِالشُّجَاعَةِ
كَاَنَّهُمْ وَاقِفِيْنَ فِي الْمَصَافِّ ہر کوئی کو دیکھا تحت الحنک سیاہ عمامہ کی باندھی

چتیسوین مجلس المحرم کا حلب سی گذرنا درة الصدف کا خروج کرنا

تلوار لٹکی لیی چرمی کمان دوش پر دہری سنان درخشان کا نیزہ تانی زرہ و خود براق بہی پہنی سوار ہو
اتاہی اور ہر ایک اپنی دلمین ذکرِ شجاعت اور فنِ سپاہگری پورا کرتا گویا میدانِ رزم مین قدم
رکہا اول لڑتا ہی فَاَقبَلَت دُرَّةُ الصَّدَفِ اِلٰی اَترَابِہَا وَقَالَت مَالَنَا بِہِم طَاقَۃٌ
لِکَثرَۃِ عَدَدِہِم وَاحتِرَازِہِم عَلٰی اَنفُسِہِم درة الصدف بہی ہٹی اپنی ساتہہ والون سی
بولی ہمین اس جماعتِ کثیر سی طاقتِ جدال نہین یہ سب جان سی ستعد لڑنی پر طیار غافل
اور بی تجربہ قتال نہین وَلٰکِن ہَلُمُّوا بِنَا اِلٰی بَعضِ البُلدَانِ اَو بَعضِ قَبَائِلِ العَرَبِ
لَعَلَّنَا نَجِدُ مَن یُعَاوِنُنَا وَیَشُدُّ اَزرَنَا فَنَلقَا الجَمعُ بِالجَمعِ فَسُرُّوا
اَترَابِہَا بِذٰلِکَ وَاستَجَادُوا شَورَہَا وَکَمَنُوا حَتّٰی جَاوَزَہُمُ الجَیشُ
وَبَعُدَ عَنہُم وَرَکِبُوا وَمَضَوا لِیَطلُبُوا مَن یَقُومُ مَعَہُم لٰکن بلادِ و قبایلِ عرب مین
جاکی ہم امداد مانگین شاید جو ہمارا ناصر و معین ہو کی اُمید برلائی وہان سی پائین اور سو
ان منافقون پر حملہ کرین جمعیت لاکی اس انبوہ سی لڑین قوت پاکی مہلت ندین سرہای شہدا
اہلبیت کو چہین لین پس تمام ہمراہیون نی جامِ ناگوار صبر پیاہی مشورہ توقف کا پسند کیا
اوسوقت خواہرانِ درة الصدف راہ سی علاحدہ ہو مین کمین مین جاکی پوشیدہ ہین تاکہ سارا
لشکر گذر گیا اور اونسی دور اکی بڑہا یہ بہی سوار ہو کی تلاشمین چلین جو کہ مددگار ہو انکا ساتہہ دی
اوسکی طالب نکلین ساری دخترانِ انصار نی شالِ درة الصدف اپنی سیڈہیان غراو ماتم سے
کرین اور ایک چوب مین باندہکی نشانِ استغاثہ و فریاد بنائی در بدر لیی پہرین وَاَمَّا
العَسکَرُ فَاِنَّہٗ تَوَجَّہَ اِلَی حَلَبَ وَقَد تَقَدَّمَ صَاحِبُہَا بِالرَّایَاتِ وَلَمُتَقبِلُہُم
القَومُ عَلٰی ثَلَاثَۃِ اَمیَالٍ پس لشکرِ اکفر با کرد فر اولادِ پیغمبر کو لیکی شہر حلب مین بڑہا اور
حاکم وہان کا ناچار وسطِ اعلامِ ظفر کی ساتہہ تین میل تک استقبال کو نکلا و اشہر و

چھبیسوین مجلس داخلہ اہل حرم شہر حلب مین

اَلرُّؤُوسَ عَلٰی رِمَاحٍ طِوَالٍ ثُمَّ دَخَلُوْا بِہٖ مِنْ بَابِ الْاَرْبَعِیْنَ ملازمان ابن زیاد
سر فرزند خیر البشر کو طولانی نیزہ پر چڑہایا نشانِ ظلم وجفا کہولی رجز پڑہتی باب اربعین سے
آبادی کی اندر قدم بڑہایا وَاَتَوْا بِہٖ اِلٰی رَحْبَۃِ الدَّلَّالِیْنَ فَنُصِبَ ھُنَاکَ سَاعَۃً
مِنَ النَّہَارِ فَہِیَ اِلٰی یَوْمِنَا ھٰذَا لَا یَمُرُّ بِہَا اَحَدٌ یُرِیْدُ حَاجَۃً فَیَقْضَاہُ اَبَدًا
حرم یاسین وطاہا کو سر دکی ہمراہ ذلیل وخوار کی لائی ہر جا انبوہ مین ٹہراتی نام ونسب انکا
بتاتی تشہیر کرتی ائی تا کہ سُوقِ دَلَّالِیْن واسطی سودای متاعِ ایمان کی ٹہری او جنس ظلم وبعد کو
بازار گرمی عداوت مین بی بہا دیکی جو مشتری تہی کالای خسارت کی او بیچکی گرمی اور بضاعت
شادی ومسرت کو نقد جور سی مول لیتی پہری دین فروشون نی رات سی سقف دکان اور
عمارت پر فرش تکلف بچہایا عزیز وآشنا کا ازدحام واسطی تماشای اسیرونکی چار طرف
تہا یا ہر جا راہ وگذر مین بزم عشرت سجا تہا آیند وروند مین فتح یزید وقتل امام کا چرچا
تہا چند ساعت ذریتِ رسالت کو وہان ٹہرا رکہا تا کہ سامان تباہی اور بربادی کو بچشم خود انہون نے
شوقسی دیکہا سر امام حسین علیہ السلام کو لٹکایا دیدۂ زمین وآسمان سی خون حسرت بہایا اوس جا کو
شرف وبزرگی سی بڑہایا مکان زیارت واجابت دعا بنایا اب بہی وہان حاجت
بر آتی ہی جو مراد مانگتا پوری ہو جاتی ہی وَا حُسَیْنَاہُ وَا حَسْرَتَاہُ سنو محبان مولا وہان
ہر دکان پر اقسام میوہ وطعام خورش جو اطفال حرم کو نظر آیا والدہ اور پہوپہی کی
طرف دیکہا اونہون نی ناداری کی سبب رو دیا دلاسی مین بہلایا خلائق شہر کی
لباس فاخرہ نو سی وہ یتیم سادات شرماتی بچونکو مان باپ کی ہمراہ شادمان پہرتی پاتی تو جگر
جلکہ جاتی اہل کینہ انگشت حقارت سی بتاتی کہ وہ زینب خاتون وام کلثوم دختران فاطمہ
زہرا ہین بعضی اشرار کی پیچہی ہجوم لاتی کہ سکینہ وفاطمہ بنات وجہ بنات سبط مرتضی ہین کسیکا

سینتیسوین مجلس یادتی رکعات نماز امام شہید کی قیام ہی اور کذر اہلحرم حوالی شام ہی

اشارہ زوجۂ امام حسن علیہ السلام پر کہ وہ قاسم ناشاد کی مان ہی کوئی مادرِ علی اکبر کا پتا دیتا
کہ بانوی شاہِ شہید ان ہی ایک نی کہا بی بی وکنیز کی صورت پریشان کہیان ہی دو ہیرا
بولا خاصان خدا کا وقت وزمانِ استحان ہی کیون ای اہلِ عزا و غلامانِ باوفای مولا
اگر ہماری تمہاری ناموس کا پردہ سوا یہین کہل جای تو کیسی غیرت کی ماری جان پر بنی
اور اگر چہ شہرہای دہر گاہ کودکِ نامحرم زنانی مکان مین بیخبر اندر قدم رکہائی تو کتنا غصہ دیر
ہجوم لائی کہ بی ماری اور قید کئی جین نہ آئی ذکر و تصور کرو رو کی دہائی دو کیا صبر تہا
سید الساجدین کا جو اعدائی بلوی مین والدہ اور پہوپہی اور بہن کو بی چادر و مقنع بہرا یاد رات
ستم دکہایا باوجود قدرت شکوہ سی لب نہ ہلایا مرتبۂ تسلیم و رضا مد نظر شفاعت امت بروز
محشر باعثِ تسکین قلب وجگر توکل محض پر اوقات کا گذر نظم ملولغہ کمیتِ قلم ورک لون
بس بیان کہ سیدانِ رقت مین ٹوٹی عنان صفین آہ وزاری کی شمار ہین نخلک پرہوا
شور ماتم عیان زیادہ نہین تابِ شیون مجہی کہ اگی غمِ شام ہوگا بیان کرون طبعِ محزون سے
اونکو رقم کہ ہوجای اشکونکا دریا روان خموش اب تو ناظم نکر شور وشین کہ اسکا صلہ ہی نعم ای ہمان

سینتیسوین مجلس یادتی کہات نماز امام شہید کی قیام ہیے اور کذر اہلحرم حوالی شام ہے

رباعی لکہا ہی کہ اکثر نبی فخرِ عرب + شبیر کی لب چوستی تہی مثلِ رطب + آغاز تو دیکہو آہ
حسین + ظالم نی چہڑیسی آہ کہولی وہ لب رباعی عابد کو دوا اور نہ غذا دیتی ہین + سوتا ہی تو
زنجیر ہلا دیتی ہین + سادات کو قیداس جہینی مین کیا + قیدی کو محرم مین چہڑا دیتی ہین
رباعی یہ جوششِ گریہ کل مزا دیوی گی + طوفانِ قیامت سی بچا دیوی گی + یہ چشم وہ کشتی ہی
کہ محشر مین تمہین + کوثر کی کنارے سی لگا دیوی گی رباعی و در بہری فاطمہ کی جائی زینب

شینتیسوین مجلس زیادتی رکعات نماز امام شہید کی تیام ہی اور کنز المحرم قریب شام ہی

دربار مین ہی گئی بلائی زینب ، جاری ہوی طشت مین سر شاہ سی اشک ، بازو بندے

سر کہلی جوائی زینب ، حدیث ایزادی رکعات نماز و تقریر تکبیر

از تکلم امام قتیل و گہوارہ جنبانی جبرئیل ای حاضران جامع اندوہ وبکا

اور شقدیان امام ارض وسما خوشا حال تمہارا رہی کو کب اقبال جو تمنی پایا کہ سید عالم کی

فرزند و نکا ماتم برپا کرتی ہو صف ملال پر وزات جبہ کی ذکر مصیبت مین رہتی ہو

صدق بیان سی مناقب مولا کو سنو تا کہ درجہ عرفان کامل لی چشم ایمان سی مصائب مین

فاکی رویا کرو کہ جنت و رضوان حاصل رہی ہتقالہ منقبت صفحہ محبت کو شاہ ولایت کی

صفا دیتا ہی اور نالۂ تعزیت عرصۂ رقت مین دل مردہ کو عارضۂ نکتہ سی جلا لیتا ہے

شکر خدا کا جو بندگی سی امیر المومنین کی دنیا و دین مین ناسور کیا احسان و کرم بخشندہ

بی انتہا کا جو اونکی شادی مین سرور و غم سی دلکو اثر دیا قب عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ

سُلَیْمَانَ الْعَامِرِیِّ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ کتاب مناقب مین عبد اللہ

بن سلیمان سی روایت کی ہی کہ اونی کہا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی یہ حدیث

سنی ہی قَالَ لَمَّا عَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ نَزَلَ بِالصَّلٰوۃِ عَشَرَ رَکَعَاتٍ رَکْعَتَیْنِ

رَکْعَتَیْنِ فرمایا کہ جب رسول اللہ نی معراج مین قدم رونق عرش علا کو بڑہائی دس

رکعت نماز فریضہ واسطی امت کی پانچ وقت مین لائی فجر و ظہر و عصر و مغرب و عشا کو

دو دو رکعت ہتی اور چند مدت تک وہی عبادت رہی فَلَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ

زَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ سَبْعَ رَکَعَاتٍ شُکْرًا لِلّٰہِ فَاَجَازَ اللّٰہُ ذٰلِکَ ہرگاہ حسن اور

حسین علیہما السلام کی وجود کا ظہور ہوا سات رکعت کو سید ثقلین نی نماز مین بڑہا دیا

وزات مین بطور شکرانۂ الہی کی عوض مین اس عطیۂ غیر متناہی کی خدا نی ہی اضافہ حسن کو

قبول فرمایا کراستِ حسین سی بند و نکا معمول بنا یاب عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ
السَّلَامُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فِی الصَّلٰوةِ وَاِلٰی جَانِبِهِ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ
عَلَیْهِمَا السَّلَامُ دوسری روایت کی ہی امام ربانی ابی عبد اللہ ثانی سی کتاب جامع مین
کہ ایک روز قبلۂ امام اور کعبۂ اسلام رسولِ کرام نی مسجد الحرام مین نیتِ نماز پر قیام کیا
اور مقتدای صفِ بلا و پیشوای محراب و مصلا قاری فرقانِ شہادت فاتحۃ الکتاب قرآن
سعادت امام حسین علیہ السلام کو بھی اپنی پہلو مین کھڑا کر لیا فَکَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ
یُحِرِ الْحُسَیْنُ بِالتَّکْبِیْرِ سیدِ ثقلین نی ہاتھ اوٹھا کی تکبیر کہی امام حسین نی ساکت
ہو کی زبان نہ کھولی ثُمَّ کَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ یُحِرِ الْحُسَیْنُ بِالتَّکْبِیْرِ پھر
خیر البشر نی اللہ اکبر کہا مگر حسین ابن علی علیہما السلام کا منہ نہ کھلا وَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ یُکَبِّرُ وَ یُعَالِجُ الْحُسَیْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَلَمْ یُحِرْ حَتّٰی اَکْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَبْعَ
تکبیرات یونہین حضرتِ رسولِ خدا برابر اللہ اکبر کہتی رہی اور امام حسین علیہ السلام کو چاہتی
تہی کہ نام خدا سی نطق کری وہ حجتِ پروردگار جد بزرگوار کی تکرار سی سکوت مین رہا
تاکہ افتتاحِ نماز مین جو تکبیر کو پیغمبر نی پورا کیا ساتوین پر گویا ہوا فَاَجَادَ الْحُسَیْنُ
التَّکْبِیْرَ فِی السَّابِعَةِ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَصَارَتْ سُنَّةً
اوسوقت وہ شش جہت کا رہنما ساتوین مرتبہ نانا کی ساتھ اللہ اکبر بولا جناب صادق نی
فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کی وجہ سی نماز واجب مین تکبیرات سبعہ کہنا سنت ہوا
قب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ قَدْ
تَغَلَّ لِسَانُهٗ وَاَبْطَاءَ کَلَامُهٗ کتاب مناقب مین جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی
کہ اونہی کہا ایام خردسالی مین گویائی کو امام حسین علیہ السلام کی بعادت اطفال دیر لگی

چھتیسوین مجلس نماز عید مین ہمراہ نبی تکبیر کہنا سید الشہدا کا اور حقیق مین اخوان کربلا

اور کلم مین بان مجربیان تاچند سال نہین کہلی فخرج رسول اللہ فی عید من الاعیاد وخرج معہ الحسین بن علی پس ایک دن نبی مین واسطی نماز کی رسول نبی نماز عیدگاہ کو تشریف فرما ہوی اور امام حسین علیہ السلام کو بہی اپنی ہمراہ لیکی رونق افزای مصلا ہوی فقال النبی اللہ اکبر یفتتح الصلوٰۃ فقال الحسین اللہ اکبر پیغمبر نی سنت عادتین قدم بڑہا کی اللہ اکبر کہا امام حسین علیہ السلام نی بہی نانا کی ہمراہ زبان سی نام خدا لیا قال فسر بذلک رسول اللہ فلم یزل رسول اللہ یکبر والحسین معہ یکبر حتے کبر سبعا راوی کہتا ہی صاحب دلائل عو الموتی بنی الوری حسین علیہ السلام کی زبان کہلنی اور تکبیر کہنی سی شادمان ہوکی پہر بولی اللہ اکبر امام حسین نی بہی وہ کلما قند آئین رسول داور کی ادا کیا تاکہ سات مرتبہ پیغمبر نی نواسی کی واسطی نام خدا کو مکرر لیا پہر بار امام حسین علیہ السلام نی جد امجد کا ساتہہ دیا اور شیرین زبانی سی قند مکرر کی لذت کو ذکر الہی مین بہرا فوقف الحسین عند السابعۃ فوقف رسول اللہ عندھا ساتوین تکبیر پر امام حسین علیہ السلام ٹہری پیغمبر خدا بہی اوس نور عین کی خاطر آگی نہین بڑہی ثم قام رسول اللہ الی الرکعۃ الثانیۃ فکبر الحسین حتے بلغ رسول اللہ خمس تکبیرات پہر سید المرسلین دوسری رکعت کو کہڑی ہوی جب تکبیر کہی تو امام حسین علیہ السلام نی بہی یہان تک کہ پانچ تکبیرین پوری ہوئین فوقف الحسین عند الخامسۃ ووقف رسول اللہ عند الخامسۃ مرتبہ پنجم خاص آل عبا نی سکوت کیا سرور انبیا نی بہی ناطقہ روک لیا فصار ذلک سنۃ فی تکبیر العید پس اعداد تکبیر نماز عیدین مین بقدر مذکور سنت ہوئین کہ سید الشہدا کی زبان پر اوتی ہی جاری ہتین قب عن علی بن موسی الرضا وعن امیر المومنین علیہما السلام ان الحسن والحسین

برای حرب وہمان روز از کوفہ
بیرون امد وکارہا باحت
روز دیگر مختار بلشکرگاہ برفت
وابراہیم را وداع کرد بی ابراہیم
دوانہ شد وبتکریت رسید
جز ودمان تکریت ابن زیاد
مازش داشتہ بہ

كانا يلعبانِ عند النبيِ صلى الله عليهِ وآلهِ حتى مضى عامة الليل
کتاب مناقب ابن شہر آشوب مین علیِ ابن موسی الرضا و علیِ مرتضی علیہما السلام سی نقل ہی
کہ ایک روز حسین اپنی نانا رسول صلی اللہ علیہ والہ کی پاس بازی مین مشغول تھی اور رات
بہت گذری اور اندھیرا چھا گئی ثم قال لهما انصرفا الی امکما بعد ازان خیر الوری نے
فرمایا دو نورِ راحتِ جان و دل کو او ٹھا یا ای نورِ نظر اپنی والدہ کی پاس جاؤ کہ وہ منتظر
بیٹھی ہونگی دیدار دکھاو فبرقت برقة فما زالت تضیئ لهما حتی دخلا علی
فاطمة جب فرزندانِ زہرا تاریکی شب مین چلی تو شعلۂ برق اونکی راہ مین عاملانِ قضا
لیکر بڑہی روشنائی سامنی ہم طریق رہی تا کہ سواری شہزادونکی قرینِ فاطمہ علیہا السلام
پہنچی والنبی ینظر الی البرقة وقال الحمد لله الذی اکرمنا اهل البیت
حضرت پیغمبر نی بجلی کو چمکتی دیکھا تو شکر داور مین زبانِ نیاز سی کہا حمد اوس خدا کی جسنی ہمری
اہل بیت کو محترم و مکرم کیا اور مرتبہ عز و شرف ساری عالم پر دیا ملک عن ابی عبد الله
قال بینا رسول الله فی منزلِ فاطمة والحسین فی حجرہ اذ بکی وخر
ساجدا کتاب کامل الزیارت مین ابی عبد اللہ صادق سی روایت کی ہی کہ ایکدن
خلوت سرای فاطمۂ زہرا تشریف رسو لخدا سی غیرتِ منزلِ قمر بنی + اوسوقت آغوش
بتول مین امام حسین جلوہ نما تھی ناگاہ سید ثقلین حسرت سی روئی اور پھر سجدہ کو جھکی
ثم قال یا فاطمة یا بنت محمد ان العلی الاعلی ترائی بی فی بیتک
هذا ساعتی هذه فی احسن صورة واهیا هیئة پھر فرمایا ای فاطمہ بنت محمد
بتحقیق کہ اللہ تبارک و تعالی نی اسدم مجھی دکھا تیری گھر مین احسن صورت اور بہترین ہیئت
جامۂ نشاط بر مین اور پیرایۂ زینت سر و کمر مین وقال لی یا محمد اتحب الحسین

چھتیسوین مجلس فضائل سید الشہدا و ہنچنا دمشق مین داخلہ اسیران کربلا

فقلت نعم قرۃ عینی وریحانتی وثمرۃ فؤادی وجلدۃ ما بین عینی
اوسپر ارشاد الہی پہنچا کہ ای حبیب میری آیا حسین کو چاہتی ہو وہ تمہارا دلبر ہی میں نی
عرض کی ہان خداوندا نواسا میرا نورِ نظر و گلِ معطر و شجرِ جگر کا ثمر و جلدِ میانِ چشم سر ہی فقال
لی یا محمد و وضع یدہ علی راس الحسین بورک من مولود علیہ برکاتی
وصلواتی ورحمتی ورضوانی ہاتھہ پیغمبر کا رکھا تھا فرقِ حسین پر جو کہا کہ خالقِ انام نی
مجہی ارشاد کیا ای نبیِ ربانی مبارکباد ہو اس مولودِ امجاد کو اور میری برکات وصلوات
رحمت ورضوان پہنچی اوسکو ولعنتی وسخطی وعذابی وخزیی ونکالی علی من
قتلہ وناصبہ وناواہ ونازعہ اوسکی قاتل اور جو سردارِ لشکرِ اعدا و انصرام
کرنیوالا ہو میری لعنت و عذاب و نکال و قہر الہی مین مبتلا ہو اما انہ سید الشہداء من
الاولین والآخرین فی الدنیا والآخرۃ وسید شباب اہل الجنۃ من
الخلق اجمعین جانو کہ وہ دنیا و آخرت مین اولین و آخرین کا سردارِ شہیدان ہی او
بہشتِ برین مین سب خلق کا سلطان ہی وابوہ افضل منہ وخیر پدر اوس کا
فرزند سی عالی درجہ ہی اور بہتر و نیکوترین و الا مرتبہ ہی فاقرئہ السلام وبشرہ
بانہ رایۃ الہدی ومنار اولیائی وحفیظی وشہیدی علی خلقی پس اوکو
میرا سلام پہنچانا اور بشارتِ خوشنودی آغاز و انجام سنانا یا حسین تم میری نشانِ ہدایت و اولیای
الہی کی منارِ برکت ہو اور پناہ و شہید درمیانِ خلقت و وسیلہ رحمت ہو وخازن علمی و
حجتی علی اہل السموات واہل الارضین والثقلین الجن والانس خزانہ
علمِ خدا و حجت اوپر اہلِ آسمان و زمین کی ثقلین دست اوپر جن و انسِ مومنین کی روی ان
جبرئیل نزل یوما الی الارض فوجد الزہراء نائمۃ والحسین فی مہدہ

تئیسوین مجلس ہمدیہ الشہدا کو جبرئیل کا ہلانا دمشق مین اسیران کربلا کا جانا

یبکی علی جاری عادۃ الاطفال مع امہاتہم کتاب بحارین روایت کی ہی ایکروز جبرئیل زمین پر نازل ہوی ناگاہ دولت سرای زہرا کی طرفسی گذری بتول عذرا کو شدت زہد وکثرت عبادت سی خستہ اور سوتا دیکھا اور امام حسین کو بعادت اطفال جہولی مین روتا پایا ماکی تلاش مین بیتاب ہوتی ہین پاتی نہین تو شوق مین روتی مجلس جبرئیل عند الحسین وجعل یناغیہ ویسکتہ عن البکاء ویسلیہ امین حی خدا جہولی کی پاس امام حسین علیہ السلام کی جا بیٹھی ہہلانی کو رقت سی لوری دیکی پشت و بازو ولم یزل کذلک حتی استیقظت فاطمۃ من منامہا دیر تک ویساہی سید الشہدا کی خدمت اور دلداری کی تا کہ فاطمہ زہرا کی خواب راحت سی آنکہہ کہلی فسمعت انسانا یناغی الحسین فالتفتت الیہ فلم تر احدا جناب سیدہ نسائی اپنی فرزند کی جہلانی اور بہلانی مین آدمی کو لوری دیتی سنا ہر طرف دیکہا کسی شخص کو گہر مین نپایا تو بہت تعجب کیا فاعلمہا ابوہا رسول اللہ ان جبرئیل کان یناغی الحسین علیہ السلام باپکی خدمتمین جا کی ماجرا کہا ای پدر مجہی حیرت ہی آواز انسان سنکی اوسکو نہین دیکہا سرور کائنات نی خبر دی کہ وہ جبرئیل مقرب جلیل تہا جب تمہاری بیت الشرف کی طرفسی گذرا حسین کا رونا خوش نہ آیا حسین ہوکی بیٹہا جہولی کو ہلایا بطور تسکین اطفال ذکر خواب اوسکو سلایا خدا نی یہ مرتبہ بزرگی کا خدمت ملایکہ سی سیری نور عین کو دیا سبحان اللہ فریاد فغان و آہ فکر و تصور کی یہ جاہی محبان اہلبیت مقام نالہ و بکاہی کہ فرشتہ امین کبریا فرزند بتول عذرا دلبند علی مرتضی کو اسقدر پیار کرین امام حسین علیہ السلام کا رونا طفلی مین دیکہہ سکین بحال انکہ بسبیل عادت بشری لڑکی اکثر روتی ہین اور ذراسی خلاف طبع پر محزون ہوتی ہین پس کیا منہہ دکہائینگی وہ بیمار وز محشر رسول دوسرا کو اور کس عذر خواہی جواب دینگی

٢٧ ستائیسوین مجلس کوفہ سی جانا حرم امام کا اور داخلہ شہر شام کا

خداو علی و فاطمہ زہرا علیہم السلام کو معرکۂ جانسوز کربلا مین اپنی جور و ستم سی مکرر ستایا، اور قتل کرکی برادر و فرزند و اقربا کو لاش پر خون پر سید الشہدا کو رولایا، منقول ہی کہ جب عباس علی نہر علقمہ پر بیدم ہوی کٹی ہاتھ کہین سقای حرم جلتی زمین مین گری امام حسین علیہ السلام بیتاب ہوی واصیبتاہ و یا اخاکہتی دوڑی بھائی کو پارہ پارہ دیکھا تو کہوری بہی اوتری کثرت بکا مین ایسا نالہ کیا کہ ارکان عرش کو ہلا دیا، کلمات اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَہْرِیْ وَقَلَّتْ حِیْلَتِیْ فرمائی ریش مبارک پر غم برادر مین سرشک خونین بہائی لاش پسر علی اکبر شبیہ پیغمبر کو جب زخمون سی چور لہو مین تر خاک پر دیکھا کثرت اندوہ و زاری مین آہ کا نعرہ مارا بیقراری دل سی پکار کی کہا، یَا بُنَیَّ قَتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا قَتَلُوْکَ ای بیٹا قتل کری اوس گروہ ستمگار و نکو خدا جنہون نی تجہسی جوان رعنا کو مارا، یَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ای فرزند تیری شہادت سے اُف او پر دنیا کی اور اب زندگانی مین حیات کا مزہ نرہا، فرط تشنگی مین امام حسین علیہ السلام کا دہوپ مین ہونا، چلو بہر پانی واسطی علی اصغر کے ہونی پر اشکون سی منہہ دہونا، حرملہ بن کاہل کا تیر ستم حلق پر طفل کی لگانا، خون کا فوارہ حلقوم شیرخوار سی بہانا، بچہ معصوم کا تڑپ کی بحسرت باپکو دیکہنا، دم توڑنی سی پسر کی مظلوم کربلا کا غمگین بیٹھنا، اور بہی زیادہ اس جفا سی امام حسین علیہ السلام کی سر پر جو بلا مین گذرین کہ بہن بی بی بیٹی ننگی اونٹون پر سوار مقتل مین گرین، فوج اعداکی نرغہ جور مین بی چادر و معجر بہ جلین بھائی بیٹی کی لاشین بیدفن خاک و خون مین پڑی رہین اہلبیت کی بندی قید مین دربدر عریان سر پہرتی خلایق اونکا نظارہ ذلت و خواری مین کرتی سرہای فرزندان سوختہ کو نیزون پر علم خوش ہو کی چمکاتی، بلوای کوفہ و شام مین عترت سید عالم کو اسیر و بیکس دکہاتی دربار حاکم مین امام زین العابدین علیہ السلام کو لائی طوق و زنجیر مین بندھا بتول عذرا کا کنبہ شکستہ حال

شال گنہگار ہوکی گہر اکہیار روبروی یزید سرِ امام حسین علیہ السلام طشتِ طلا مین رکہا اور وہ پلید
لب و دندان سید الشہدا کو چوب خیزران سی کہولتا حسرت سی نگاہِ اہلبیت کی چشم سرِ شہدا
پر خون، زینب و ام کلثوم گرفتاری بلا سی محزون، ہای ہای سالار و امام پر حرمِ محترم کی اوس دم
کیا صدمہ گذرتا ہوگا، اور ناچار وہ ستم مین اپنی مصیبت پر کیونکر صبر کرتا ہوگا اگر پیغمبر خدا ماجرا کی
غم افزا کو دیکہتی تو کیا کہتی، ہرگاہ علیِ مرتضیٰ علیہ السلام اوس واقعۂ جانگزا پر نظر کرتی تو کیونکر
چپ رہتی، فاطمۂ زہرا کی دل پر کسقدر رازہ اندوہ والم چلیا، حسنِ مجتبیٰ کا سینہ کتنا سوزِ ماتم سی جلتا
نظم المؤلفہ جو ظلم گذراہی کربلا مین رسولِ حق کی دل و جگر پر + نہ دیکہا ہو کا کسینی ہرگز تمام عالم کی
ایک شہر پر وہ یاد آتا ہی غمکا سامان لہو مین اپنی حسین علطان ہین کا گرنا زمین پہ اوس آن
سکینہ روتی تہی جب پدر پر + پیاسا ہو کا شہید ہونا سنانِ نیزہ پہ سر کا پہرنا، حرم کا بالون سے
منہ چہپانا کلف ہو جیسی رخِ قمر پر + عزیز و ماتم سی شہ کی رونا سرِ شکِ گلگون مین چہرہ دہونا
نشانِ الفت ہی جان کہونا بیانِ ناظم سی اوسکی سر پر +

روانگی اہلبیت کرام از کوفہ و داخلہ شام و سنگ زدن یہود بر سر امام

قصہ خوانانِ سرگذشتِ کرب و بلا، و فسانہ گویانِ شکستِ لشکرِ خدا، راویانِ جگر سوزِ صدمۂ
دل، ناقلانِ انجمن افروزِ حزن و ملال، واقعہ نگارانِ حکایاتِ گریہ خیز، و سخن سرایانِ بزمِ
مصیبت انگیز، کاروانِ شرحِ غم نشان کو ساتہہ لشکرِ نوحہ و فغان کی بیابانِ بیان سے
یون لاتی دیکہا ہی کہ جب اہلِ عراق سرِ فرزندِ رسول کو ہمراہ سایر شہدا کی ابن زیاد کی پاس
لائی اور بقیۂ اولادِ بتول گرفتارِ قید بلا سینہ زنان کوفی مین آئی، و کَتَبَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ
زِیادٍ اِلیٰ یَزیدَ بْنِ مُعاوِیَۃَ یُخْبِرُہُ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلامُ وَخَبَرِ

سینتیسوین مجلس کوفہ سی جانا حرم امام کا اور داخلہ شہر شام کا

اہلبیتہ چند روز اونکو زندانِ محنت مین محبوس رکہا قلم طغیان سی بشارت فتح کا نزید کو نامہ لکہا کہ ای امیر بخواہش تقدیر نگونساری علمِ اہلبیت مین ہماری تدبیر کلگر ہوئی او جنگ اولادِ امیرِ خیبر گیر سی شمشیر شریر کی بخوبی سر ہوئی حرمتیہ ماری گئی تمام عقیلی جعفری اب مین محمدی نہ حسینی وحیدری کہ تا نہا جہان مین کوئی جنسی بہری پیاسی ہی گئی وہ بہشتی وکوثری پہولا پہلا رسول کا گلزار کٹ گیا جس سی تہی خلش تہا سو وہ خار جب کیا دہاب رواکی عترتِ خیر الانام بسوی شام اجازت چاہی رواسطی دکہانی سر عیان خواہر دختران امام ہر شہر کی ازدحام کو رخصت مانگی وَاَمَّا یَزِیدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ فَاِنَّہٗ لَمَّا وَصَلَ کِتَابُ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَوَقَفَ عَلَیْہِ ہرگاہ ابنِ زیاد کا نوشتہ بشارت مین قاصد لیکی گیا ابنِ معاویہ کو وہ محضرِ قتل عترتِ طاہرہ پہنچا حرمتیہ سر تا پا پڑہا جو خط زادہ زیاد مژدہ سی ماری جانی کی شہ کی ہوا وہ شاد بولا ہزار شکر برائی مری مراد اب دفترِ جہان سی شایک قلم فساد بیعت نہ کی تو حلق سی تیغ جفا ملی ہمپر خروج کرنی کی آخر سزا ملی اَعَادَ الْجَوَابَ اِلَیْہِ یَاْمُرُہٗ فِیْہِ بِحَمْلِ رَاْسِ الْحُسَیْنِ وَرُءُوْسِ مَنْ قُتِلَ مَعَہٗ وَحَمْلِ اَثْقَالِہٖ وَنِسَائِہٖ وَعِیَالِہٖ راوی کہتا ہی بعد از اطلاع مضامین فرحت آگین عُبَیْدُاللّٰہ کو جواب لکہا اور سرِ امام حسین علیہ السلام وسایر شہدا والحرم کی روانہ کرنیکو امر کیا قَالَ دَفَعَ ابْنُ زِیَادٍ رَاْسَ الْحُسَیْنِ اِلٰی زَحْرِ ابْنِ قَیْسٍ وَدَفَعَ اِلَیْہِ رُءُوْسَ اَصْحَابِہٖ وَسَرَّحَہٗ اِلٰی یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ وَاَنْفَذَ مَعَہٗ اَبَا بُرْدَۃَ بْنَ عَوْنِ الْاَزْدِیَّ وَطَارِقَ ابْنَ اَبِیْ ظَبْیَانَ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِّنْ اَہْلِ الْکُوْفَۃِ ابن زیاد نی مطابقِ حکمِ یزید عمرِ سعد اور خولی کو بلایا چار سو سوار دیکر اونکو حفاظت اہلبیت میں طایفہ جور وجفا تہا یا زخر بن قیس کو بہی سرداری کا رتبہ دیا اور قبایلِ عرب کو اہلِ کوفہ سے

تیئتیسوین مجلس کوفہ سی جانا حرم امام کا اور داخلہ شہر شام کا

حامل سرہای شہدا و امام حسین علیہ السلام کیا۔ ثُمَّ اِنَّ عُبَیْدَ اللهِ ابْنَ زِیَادٍ بَعْدَ اِنْفَاذِہٖ
بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ اَمَرَ فِتْیَانَہٗ وَصِبْیَانَہٗ وَنِسَائَہٗ فَجَہَّزُوْا پھر ابن زیاد نی بعد روانگی سر امام
حسین علیہ السلام واقربا عیال و اطفال کو مظلوم کربلا کی بلایا اونکو باشر و صعوبت بریدہ
شترہای بی کجاوہ پر شال اسیران روم بٹھایا۔ وَاَمَرَ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَغُلَّ
بِغُلٍّ فِیْ عُنُقِہٖ سوز کینۂ دیرینہ سی رشتۂ عداوت نکالا طوق و زنجیر آہن کو امام زین العابدین
علیہ السلام کی سر و گردن مین ڈالا۔ ثُمَّ سَرَّحَ بِہِمْ فِیْ اَثَرِ الرُّؤُوْسِ مَعَ مُحَفِّرِ ابْنِ
ثَعْلَبَۃَ الْعَائِذِیِّ وَشِمْرِ ابْنِ ذِی الْجَوْشَنِ ابن زیاد کو بلوا سی دوستان محبان
علی علیہ السلام کی اندیشہ تھا اسواسطی کوفہ سی دور تک پہلی سر ونکو ہمراہ لشکر بہیجا اونکی پیچھی
حرم محترم کی واسطی محفر ابن ثعلبہ و شمر بن ذی الجوشن سی کہا سامان جور و جفا کی ساتھ روانہ کر کی
یزید انکو لیجا۔ فَانْطَلَقُوْا بِہِمْ حَتّٰی لَحِقُوْا بِالْقَوْمِ الَّذِیْنَ مَعَہُمُ الرُّؤُوْسُ عترت نور کو
اہل ظلمت گھیری جانب سواد شام چلی تا کہ دونو غول سیاہ کفر و نفاق کی باہم جا ملی
فَسَارَ بِہِمْ مُحَفِّرٌ اِلَی الشَّامِ کَمَا یُسَارُ سَبَایَا الْکُفَّارِ یَتَصَفَّحُ وُجُوْہَہُنَّ اَہْلُ
الْاَقْطَارِ وہ شریر ہر قریہ مین اہل حرم کو تشہیر کرتی تا کہ ایک منزل مین حوالی دار الخلافہ کی
نزدیک پہنچی یزید کو بذریعہ عرضی اپنی ورود کی خبر کی اور داخل ہونی مین رات یا دن کی مصلحت پوچھی
وہ دشمن اولاد رسول وصول سر سید الشہدا سی بہت شاد ہوا اسواسطی انی گرفتاران کربلا کی شہر دمشق مین
ڈنکوا مر کیا کال شہر مین اپنی خدام مقہور سی بولا سب خلق کو یہ مژدہ مضمون مشہور کا سنا تا کہ تمام شام کو
صبح روز عید سی زیادہ آرائش کرین زن و مرد ہر طرح کی زینت مین آمادہ افزائش رہین ہر کوچہ
بازار کی در و بام پر ناچ رنگ کا چرچا خاص و عام کی روبرو بازیگر اور انواع بہروپ کا تماشا
بارگاہ خلافت پایگاہ بھی گوناگون آراستہ کرو خلایق کو حاضر ہونی مین بلا قید کی اجازت دو

٩١٢

شینیسون مجلس نظم و نثر مین حرم امام کا داخلہ شہر شام کا

موتہہ ہان جو بدار جشن کی احکام لیکی جاتین ۔ جو بخبر ہون فتح کی اونکو خبر سناتین ۔ مدین خوشی کی لیکی رئیسان شہر آتین ۔ گہر لٹ گیا ہی کا خزانی کا زر لٹاتین ۔ ڈنکا ہماری نام کا اب ہی زمانی مین ۔ نوبت بجاتین عیش کی نقارخانی مین ۔ راوی کہتا ہی سرداران سپاہ کوفہ نی سواری کا یون بندوبست کیا اس طورسی اولادِ مصطفیٰ کی قافلہ کو اگی بڑہانی کو نرغہ مین لیا ۔ سبکی جلو مین امام زین العابدین کو بی عمامہ و ردا ناقہ عریان پر بٹہایا ۔ چند طفل صغیر مانندِ امام محمد باقر و عبد اللہ بن عباس کو بہزار خواری اونٹون پر چڑہایا ۔ ایک شتر بی کجاوہ و محمل پر زینب خاتون سوار ۔ اونکی برابر سنان ابن انس نیزی پر سر امام حسین علیہ السلام لیتی رہ سپار ۔ دوسری اونٹ پر ام کلثوم حزین و مغموم ۔ پہلو مین حکیم ابن طفیل کی ہاتہ مین سرِ عباس مظلوم ۔ سکینہ و رقیہ کو باہم پشت ناقہ پر سوار کیا ۔ اگی اونکی سرِ عبد اللہ یعنی علی اصغر کو حرملہ کاہل لیکی چلا ۔ جدا امام حسن علیہ السلام کی قرین سر قاسم اور عبد اللہ کو خولی اور طارق نی اوٹہایا ۔ ام لیلیٰ کی برابر سرِ علی اکبر کو قعقاع ابن مرہ عبدی نی سنان پر چڑہایا ۔ ام ہانی کی ساتہ ملا ہوا سرِ فرزندان مسلم کو عمرو بن خالد و جوبہ نی بلند کیا ۔ عاتکہ و رباب کی پاس سرِ عون و جعفر کو بشر بن خوط و ہانی بن ثبیت نی جلوہ دیا ۔ باقی گردو پیش زوجاتِ اصحاب کی سرہای بریدہ کو بہالونکی نوک پر چمکایا ۔ سامان و اسباب نالہ و زاری کی ہمراہ بیوہ زنان حرم چارطرفسی بڑہایا ۔ حیف ہی لکہون اگر سرون کا شہیدونکی مرتبہ ۔ گرجای چشم سی ہی خورشید کی ضیا ۔ نیزون پہ یون تہی وہ سر پر نور باوفا ۔ قرآن مین جس طرح سی ہین سوری جدا جدا ۔ نور خدا تہا رخ پہ ہر ایک خوشخصال کی ۔ پیتروتہی سب وہ صحف ناطق کی لال کی ۔ تہی گردو پیش یون سر شہ کی وہ حق شناس ۔ پروانی جیسی شمع شبستان کی آس پاس ۔ ظاہر تہی خشک ہونٹون سی اونکی کمال پیاس ۔ تہا مرگئی پہ ہی اونہین مولا کا اپنی پاس

مبادا او قصد کشتن شما کند
بر زانوی خود نهاده بود گفتم که
و بخیمه آمد و بیم آنکه او تیغ برهنه
تیغ میکشیدم و ترسیدم که مبادا
و خیمه تنگ و کوتاه اگر بخواستم
آنکه جز وجود عجم دراز قد و تیغم دراز

ستئیسوین مجلس نظم و نثر مین حرم امام کا داخلہ شہر شام کا

جاین نثار کرکی وہ آقا کی گرد ہین ، گویا کہ بلبلین گل زہرا کی گرد ہین ، تھا بکی ہمین سر
سلطان بحر و بر ، زمین اٹی ہین گرد مین تہی ہو نہہ خون سی تر ، ثابت یہ تھا کہ شکر
انجم مین ہی قمر ، زخمی جبین سی سجدی کی آثار جلوہ گر ، غل تھا کہ پھر یہ کیا ہی جو نور خدا نہین
خورشید اسمان مین بہی ایسی ضیا نہین ، ملا رضای قاضی عسکری کہا ہی کتاب دلائل
مین مفصل لکہا ہی ستمگارونکی زرغی سی بقدر چالیس زن و مرد اسیر ہین مبتلا تہی اور کسی کا
دست جاسی مانند قیدیان روم و فرنگ انگشت نما تہی حجۃ النجبا کی قافلہ مین پانچ
لڑکی عبد اللہ بن عباس و امام محمد باقر و حسن مثنی و زید و غیرہ بہت خردسال اپنی بزرگونکی
ماتم مین پر ملال اندیشۂ مرگ و حیات سی بی حال ، سوارونکی غول نی رانڈ ونکا لٹا کاروان
اوس منزل زبون سی اک بڑہا یار شال حلقۂ چشم چار جانب سی اونکو گہیری سمت دروازہ
قدم اوٹھایا اوسدن امام زین العابدین علیہ السلام بار محنت اور سوگواری سی مغموم بدن
ناتوان بی آرام پر ہر لحظہ غش کا ہجوم مرثیہ تلوارین لئی چار طرف ظلم کی بانی ، حلقی مین
دل ازار ونکی وہ یوسف ثانی ، غربت کا الم بی پدری تشنہ دہانی ، وہ طوق کا لنگر
وہ سلاسل کی گرانی ، گر گر کبہی زینب کی رخ پاک کو دیکہا ، ہیری کبہی دیکہی کبہی افلاک کو دیکہا
لغزش مین تہا ہانہ کوئی تہامنی والا ، صدمی سی گرا پڑتا تہا وہ نازونکا پالا ، تہا چاندسی
سینہ مین کلیجا تہ و بالا ، زنجیر جو ہاتہونسی چہٹی طوق سنبہالا ، مرقد نہ بنا باپکا یہ فکر پڑی تہی
اک جان حزین لاکہہ مصیبت مین پڑی تہی ، دستور ہی بیمار کی ہین پانو دباتی ، یا پٹریان
بہار ہی اوسی لاکر ہین بہاتی ، ماتم کی خبر کو ہین مریضون سی چہپاتی ، یا باپکا سر کاٹ کی
اونکو ہین دکہاتی ، یہ دیکہہ نہ کسی صاحب آزار نی دیکہا ، ہان بعد پدر عابد بیمار نی دیکہا
وا ویلا و واحسرتا جب اسیران دشت کربلا اوپر کو منہہ اوٹھاتی تو اونکو لالہ عذاران

ستیسویں مجلس نظم و نثر مین حرم امام کا داخلہ شہر شام کا

برادر کی سر لہو مین تر نظر آتی ۔ بی اختیار شہدا کی گردن کٹی دیکھنی سی اشک جاتی بھاکا
ملاذم شمر منع رقت مین تازیانون سی دہمکاتی ۔ اور نیزونکی ڈانڈ و بوریان فرق سر او
شانون پر لگاتی ۔ کلماتِ سخت طعنہ اور شماتت کی بیچارونکو سناتی پیہی جی ہرگاہ
بہوک پیاس کی شدت سی چلاتی ۔ تو وہ ظالم بی خوف خدا گہرکی سی ڈرا کر خونِ جگر پلاتی ۔
اس زحمت اور تکلیف مین وہ نازونکی پالی سر ڈالی چلی جاتی ۔ دلِ پر درد سی آہ کا نعرہ
بہرکی آہستہ اشک بہاتی ۔ سب کی بیٹیان سیلی کپڑی جابجا پہٹی ہوی چاندسی رخسار
غبار اور گرد بیابان مین اٹی ہوی ہتہکڑیون سی ماتم کی پہری داغدار خورشید کی مانند
عارض اور پیشانی فگار ۔ دستِ جفا کی تاراج چادر و نقاب نپائی تو صورت آستین اور بالون سے
چہپائی ۔ سب خرد و بزرگ گردن جہکائی مانندِ جرس نالہ کرتی ۔ شہر کے نظارہ نامحرم کی شال بید
لرزتی ۔ جناب سید سجاد جو قافلہ سالار اور بیماری مین سازی کنبہ کی پرستار تہی بی تابی
الطہار سی ناچار اپنی زندگی سی بیزار تہی صرف یہ ہو بہیاں سرِ ناقہ نظر آتی تہین کہلی سر
ہاتہون سی چہپائی ہوی منہہ روتی تہی مادر بی پردہ تہی وہ نازکی پالی ہوئی خواہر چہپاتی تہین
اوس انبوہ مین بی مقنع و چادر ناموسِ محمدؐ پہ تو یہ ظلم و ستم تہا اور سامنی سر ہاےکا سناں پر
علم تہا ۔ اوس روز کثرتِ آمد و رفت کا اہلِ شام کی یہ حال تہا کہ مور و ملخ کا دل بہی پامال تہا
ہرگاہ مقدمۃ الجیش مین چند سوار لشکرِ شوم کی انبوہِ خلایق کو راہ سی ہٹاتی ۔ تو سار بان اونکو
اسیرانِ احمدِ مختار کی تہوڑا بڑہاتی ۔ جب کہ وہ کاروانِ تباہ نزدیک شہر پناہ وارد ہوا تو آواز
دف و چنگ و نی کو زینب خاتون نی سنا ۔ ایک شخص کو آگی بلایا ۔ زبان بیکسی مین فرمایا
ای مرد اس شہر مین یہ نقارہ و جلاجل کی غل کیسی ہی اوسنی کہا تمہاری اسیری کی خوشی مین
نوبت بجتی ہی ۔ فرمایا افسوس کسقدر بنی امیّہ نی خاندانِ رسالت سی عداوت بڑہایے

چھبیسوین مجلس نظم و نثر مین حرم امام کا داخلہ شہر شام کا

کہ اس نوبت سی بندی آل محمد کی بلوای محنت مین آئی ہماری حالت پر امت کو عبرت چاہیی
رونا نہ کہ برخلاف رحم و مروت یزید کی خاطر سی خوشش ہونا اگر یہ لوگ ہمکو اولاد پیغمبر
نہین مانتی ہین تو کیا مسلمان اور پردیسی و بندہ خدا بھی نہین جانتی ہین ذرات نانا احمد
مختار کا کلمہ پڑھتی ہین اور ہماری مصیبت مین ساز و نواز کی صدا بلند کرتی ہین حوشیہ
ہر کوچہ مین ہی رقص ہر ایک گھر مین غنا ہی ماتم مین حرم عیش مین اولاد زنا ہی ہاتھون نہین
زن و مرد کی سرخی حنا ہی ہر بام پہ نقارہ و نوبت کی بنا ہی ان عید کا ہی شور نوا صبح کی
غل ہی دیکھو یہ عزای پسر ختم رسل ہی راوی کہتا ہی کہ جب اہلبیت اپنی بی سر و سامانی
اور اہل ستم کی طغیانی سی ناچار ہوی اور بیحیائی سی مردم شام کی جو سنگ ملامت مارتی اتی
فگار ہوی امام زین العابدین کی طرف بحسرت دیکھا اپنا دکھ زبان حال سی رقت مین کہا
حوشیہ فریاد ہی راندہ و نین کہ ای کل کی مددگار منہہ کا ہی سی ڈہانپین حرم احمد مختار
کس درد سی فرماتی تھی سجاد دل افگار صابر رہو شاکر رہو جو مرضی غفار ہی جن نی کار داونکی
عبث رنج و الم ہی کیا چادر تطہیر کا پردہ تمہین کم ہی موی سر پر نور سی چہرونکو چھپالو
شکوی کی کوئی بات زبان سی نہ نکالو لازم ہی تمہین صبر کلیجونکو سنبہالو غربت مین اسیری کی
بہی تکلیف اوٹھالو چادر نہین سر پر تو ضرر کیا ہی تمہارا پردہ رہی است کا یہ پردہ ہی
تمہارا وہ قوم بانکار اسیرونکی شتر جانب مقصد بڑہاتی راہ مین کبھی نیزی والی سرہای
شہدا کو کبھو احمکا کی ہلاتی قال دنت ام کلثوم من شمر و کان فی جملتہم
فقالت لہ الیک حاجۃ راوی کہتا ہی کہ خواہران سرور نی جو یہ طغیان کو دیکھا
تو ام کلثوم نی شمر سی یہ سخن کہا کہ وہ ظالم اونکی ہمراہ تھا ای بیرحم سنگدل ای ذریت
نبی کی قاتل میری ایک حاجت ہی تیری پاس اگر برلائی تو کہون والا شل شکوہ عند خدا

سینتیسوین مجلس شہر شام کا داخلہ اہل حرم امام کا

ساکت اور شاکر رہون فقال لھا ما حاجتک فقالت اذ دخلت بنا البلد فاحملنا فی درب قلیل النظارۃ اوسنی پوچھا وہ طلب کیا ہی دختر زہرا نی ازبسکہ تو جانتا ہی کہ ہم پیغمبر خدا کی نواسیان علی مرتضی کی بیٹیان منصوص آیت ذوی القربی مخصوص بشارت و یطھرکم تطھیرا ہر دو ستم سی آج بی مقنعہ و روبند ہین چھدی ہیے نامحرم نظرونکی پیوند زمین کی آرزومند ہین جب ہمکو شہر مین داخل کرنا اوس دروازہ کی راہ لی چلنا جدہر انبوہ خلایق کمتر دکہینا بازار و گذر خلوت سی دربزید پر اوترنا او تقدم الیھم ان یخرجوا ھذہ الرؤس من بین المحامل و ینحوا عنا فقد خزینا من کثرت النظر الینا و نحن فی ھذہ الحالۃ یا حکم دی اپنی سوارونکو سرہای شہداکو نیزون لیکی ہماری اونٹون سی پیشتر چلین کہ ہم اس حالت مین کثرت ناظرین سی شرماتی ہین کہ اہل حرم کی سر عریان سی انکہین پہر الین اور شہدا کی سرونکا خلایق تماشا کرین فامر فی جواب سوالھا ان یجعل الرؤس علی الرماح فی اوساط المحامل بغیا منہ و کفرا اوس ظالم نی جواب ام کلثوم مین غضب کیا عداوت و انکار سی اپنی سوارونکو کہا تم سب اورہی سرونکی نیزونکو نزدیک حرم لاو ہر خاتون کی شتر کی برابر مثل سایہ قدم بڑہاو تاکہ سب اپنے وارثونکی گردن کٹی دیکہین زیادہ اندوہگین ہووین ہماری امیر فاسقین یزید کی دوست انکو حقارت سی نظر کرین خوش ہوین و سلک بھم بین النظارۃ علی تلک الصفۃ حتی اتی بھم باب دمشق واحسرتا و امصیبتا ای اہل عزا بربادی اولاد رسول کا رتبہ کہان پہنچا برخلاف مراد اہلبیت جدہر انبوہ زیادہ تہی شمر اوس راہ سی چلا کوئی درجہ خواری کا جو ممکن تہا اونکی رسوائی کو باقی نہ رکہا راوی کہتا ہی کہ اوس دن شہر شام کے باشندی صحرا تک ہجوم آور تہی شوق دیدار مین غریبان دیار بلا کی اپنی جامہ تحمل سی باہر تہی

چھتیسوین مجلس شہر شام کا داخلہ حرم امام کا

مرثیہ اب آگی ہی سجاد سی اسطرح روایت جب شام مین پہنچی حرم شاہ ولایت پہر بلبلا
تہی بالون سی چہپائی ہوی صورت تہی دختر خاتون قیامت پہ قیامت زنجیر گران تو رہی
پاون مین پڑی تہی اور چارطرف خلق تماشی کو کہڑی تہی خلاصۂ مضمون شمر ملعون اہلبیت کو لیکی
اس حال سی لیکی برابر دروازۂ خیزرون کی پہنچا بسبب کثرت مرد و زن کی راہ نہ ملی اگی نہ بڑہ سکا
تو دو ساعت وہان توقف کیا مورخان مصیبت نگار سی یہ باعث کو سنا ہی کہ دروازہ کا
اوس روز سی باب ساعات لقب ہوا ہی کس زبان سی ماجرای اولاد سید الشہدا محبوب کی
سامنی کہون کونسی بیان مین سرگذشت بیکسی اور تباہی پڑہون ہرگاہ اسرای در بدر شہر کی
اندر داخل ہوکی چند قدم بڑہی تو عجب سامان دلسوزی اپنی برابر اونکو نظر پڑی مرثیہ
القصہ پہنچی شام مین جو اہلبیت شاہ نقارہ اخلی کا بجانی لگی سپاہ پہر تو گہرون سی خلق
چلی یون سمت کی آہ جاتی ہین جیسی عید کی دن سوی عیدگاہ کیا گردش فلک سی اسیر
جفا ہوی قابل تماشی کی حرم مصطفی ہوی اوسدن حکم یزید سی راہ و گذر کی صفائی ہوئی
رات بہر خلق آرایش در و بام مین سرگرم رہی خاکروبون نی زمین فرحت مین جہاڑو دی
سقون نی دنکو ساحت بہجت پر آب پاشی کی جابجا پشت بام و زمین مین فرش تکلف
بچہائی جلسۂ عشرت والون نی جوق جوق بتہیۂ اختلاط پہیلائی تماشا مین زن و مرد
گلی مین بہری تہی چہوٹی بڑی سرہای شہدا کی مشتاق در و دیوار پر کہڑی تہی کہین گانا
بجانا شادی کا رنگ جماتا کوئی مدح یزید اور مذمت آل نبی مین غزل و ترانہ سناتا
ایک طرفسی آواز تہنیت اور مبارکباد گوش حاضرین مین آتی دوسری سمت سے قلقل مینا کی
صدا ہوش لیجاتی دوکان و بازار کمال زینت سی آراستہ کیا ہر قسم کا میوہ خورش کی
ترکاری کو افراط سی چنا خوانچی والی چارطرف مٹھائی لئی پہرتی خریداران لذت عیش تہی

سینتیسوین مجلس شہر شام کا داخلہ حرم امام کا

گرتی ایک دوسری پر گرتی، ہر جانب ستی جام اب سرد کو پھرائی رب تشنگانِ انبوہ شادی کو
دل بھر کی پلاتی، کہین رنگا رنگ سی کھانا پکتا، کوئی جا بوسہ و کنار کا سودا بکتا، سا بھان
یزید اور بنی امیہ اظہار مین خوشی کی باہم گلی ملتی، آلِ اطہار کی دیدۂ گریان پر مانندِ گلِ خندان
ہنسی پھرتی جو شبیہ بیتاب سکینہ تہی بہت درد کی ماری، ماتم مین شہِ دین کی لگی کرنی وہ زاری
پھر دیکھہ کی شبیر کی سر کو یہ پکاری بابا سبطِ نبی لاڈلی مرتی ہی تمہاری بیٹی کی غریبی پہ نظر کیجی
بابا، پاس اپنی مجھی جلد بلا لیجیی بابا، عورات اہلِ شام نی دنکو سنا تھا کہ علی الصباح
یزید کا جشن عام ہوگا، زنان و طفلانِ امامِ تشنہ لب شکستہ حال آدینگی لشکرِ کوفہ سر
شہیدونکو خون مین غلطان لاوینگی، زینب خاتون اور ام کلثوم بی چادر و مقنعہ ننگی سر آتی
ہین سکینہ و رقیہ بال پریشان نامحرمون سی شرماتی ہین اہلبیت حسین علیہ السلام بی سر و سامان
ہین، پکار و انیان حرم شور و شین سی گرم فغان ہین، سب نی عید سی زیادہ طیاری کی
اسبابِ شادی کی رسم و راہ جاری کی، اپنی لڑکی دریائی خوشی مین نہلائی نئی کرتی زیور پہنا
پھنائی واسطی بناؤ کی بالون مین کنگھی کی، آنکھونمین کاجل کی سلائی پھیری ابرو مین وسمہ لگا
وسمہ لگایا، لبون پر رنگِ تبسم جمایا، رخ کو صفای بشارت سی جلا بخشی، ہاتھون مین خون
بہت کی حنہدی ملی، بسانِ دلربایان بی نام و ننگ آپ بھی خود آرائی کی، زنانِ شوخ
شنگ سی عشوہ گری کی داد لی، بر مین پوشاکِ سبز و زرد و لال بھی، سر و گردن مین
انواعِ اقسام کی زینت پہنی، زر کی خلخال پانو مین ڈالی، ناز و ادا کی سراپا آہنگ نکالی
رات بھر ہزار طرح کا سنگار کرتی رہین، دنکو بچے دوش و بر مین لیکی باہر نکلین،
دریچون مین غرفونکی شادمان قرار کیا خیلِ اسیر دنکی آمد آمد کا سراغ لیا، اہلِ حرم کا
بزمِ عزا واویلا و واحسرتا، مردم شام مین یہ سب اہتمام واسطی دل سوزی آلِ عبا کی ہوا

ستائیسوین مجلس شہر شام کا داخلہ اہلِحرم امام کا

خاندانِ رسالت پر اوس روزِ جفا کا حادثہ حد سی دو بالا گذرا جب راندون کا قافلۂ عار زدہ
سیِطرِ اعدا کی برابر آیا سب نی کھڑی ہو کی نیرنگیِ زمانی کا معاملہ بنگاہِ تماشا دیکھا جس مولا کو
زہرا نی نازون سی پالا تھا اوسکا سر خاک و خون سی آلودہ زیبِ سنانِ اعدا تھا جو سردہ
رسولِ بشیر و نذیر کی دلبند تھی وہ کشورِ خواری مین طول سی تشہیر کی درپئی تھی دشمنون کا
بزمِ نشاط اونکی ملاحظہ سی برہم ہوا نظارۂ اہلحرم سی جماعت کو بید اونکی ضبط کا یارا نہ تھا
کوئی اپنی ہم پہلو کو اہلبیت کی تباہی سناتا کوئی انگشتِ حقارت سی سیادت کا پتا بتاتا
وہ لڑکا جو طوق و زنجیر مین بندھا ہی امام حسین علیہ السلام کا بیٹا نسلِ نبی مین یہی باقی رہا ہی
جو حلقہ رسن مین توام بندھی اونٹ پر بیٹھی ہین دو نو سلطانِ کربلا کی بہتیجی دامِ بلا مین پہنسی ہین
کوئی زینب اور ام کلثوم کی صورتِ پریشان پر ثناخوان تہا کوئی اُمِّ لیلیٰ اور مادرِ قاسم کی
اضطراب سی انگشت بدندان تھا کوئی رقیہ اور سکینہ کی صغیری و اسیری مین افسوس کرتا
کوئی زنانِ نوحہ سرا کی شور کو سنکی چھاتی پر دستِ حسرت دہرتا کوئی زبانِ شماتت سی طعنہ زن
کوئی زخمِ دلِ عترت پر ملامت سی نمک افگن کوئی الِ علی کی رو نمیبی ہنستا ہوا کہتا انکی مردون نی
دعوای امامت کیا تھا آخر کو لشکرِ یزید کی تیغ سی پیاسا گلا کٹا ابوتراب کا نام و نشان
دنیا سی گھٹا گھر بار کا اسباب کربلا مین جلا اور لٹا ہوت کی تفرقہ سی بہن بھائی کا ساتھ
چھٹا ابہی تک لاشون نی کفن نہین پایا قید ہو گئی وارثون کی کسینی جنازہ نہین اوٹھایا
وا ویلا عوراتِ حرم نی جب یہ مقالِ اہلِ ستم کی سنی جفاکارون سی زبانِ زاری مین یہ گزارش کی
ای لوگو تمہاری ملامت اور شماتت سی چپ رہو آزارِ اولادِ نبی مین خدا کی غضب سی ڈرو
ہم غریبون کی حالِ زبون پر خوشی نکرو وو دارِ دنیا روزِ محشر سی ذرا جوابدہی کو یاد رکھو راوی
کہتا ہی ایک بی بی محترم نی شترِ کیطرف منہہ پہرایا زبانِ حال مین کلامِ جان سوز ادا کیا

ستیسوین مجلس ال یاسین کا دمشق مین لیجانا سر شاہ دین پہ عجوزہ کا پتہر لگانا

وہ تہیہ پہر دیکہہ مدینہ کی طرف بادلِ خونبار، سر پیٹ کی کہنی لگی وہ بیکس و ناچار و فریادی
اور دادہی یا احمدِ مختار، حلق تشنہ پہ تو خنجر کی چلی دہار، سر اپکی ناموس کا بلوی مین
کہلاہی، کنبہ شہِ مردان کا مصیبت مین پہنسا ہی اب اپکی اولاد کا پنچاہی یہ درجہ،
ہر بات مین اونکو یہ لعین دیتی ہین طعنہ، یا احمدِ مرسل ہی کلیجا مرا پہٹا، دیکہا نہین جاتا ہے
بیتونکا تڑپنا، بہوکی ہین پیاسی ہین نہ بابا نہ چچا ہی، کرتا ہی پہٹا سر ہی صغیرونکا کہلا ہے
قَالَ سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ وَنَظَرْتُ اِلٰى دَوْشَنٍ عَلَيْهِ نِسْوَةٌ مِنْهُمْ عَجُوْزٌ مُحْدَ
كَبِيْرَةٌ طَاغَةٌ فِي السِّنِّ مقتلِ ابی مخنف مین لکہا ہی سہل ابن سعد روایت کرتا ہے
با ہزار دشواری جب کاروانِ رقت و زاری پیشتر چلا ایک قصر مرتفع کی قرین جب لشکر
پہنچا تو وہان ٹہرا عورات اوسمین اعدای اہلبیت کی فراہم تہین صحبت تماشا سی گرم حرم مین
سرگرم باہم تہین بیکسونکی جانب بغور دیکہا کہنا نون سی بالبِ خندان پوچہا یہ کنبہ کس طایفہ
گنہگار کا آیا ہی اور ہمار لشکر کہان کی سردار کا سر لایا ہی ایسی قیدی نورانی غیرتِ یوسف
کنعانی اور سر ہای زہرہ پیشانی عالمِ فانی مین کبہی نظر نہین پڑی چشمِ فلک نی باہمہ سرگردانی
عینکِ ماہ و مہر سی خاک چہانی پہر بہی ایسی ملبند اختر نہین ملی کسینی کہا یہ قبیلہ بنی ہاشم کی شاہزادیان
گلہای مدینہ کی رفیع درجات، عرب سی گزیدہ ذاتِ اشرافِ عجم کی مطاف بزرگان آلِ عبد مناف
رسول کی پیاری، بتول کی دولاری، علی عمرانی کی جانی، مقربِ درگاہِ سبحانی امام حسین علیہ السلام
اور اقربای سید کونین کی سر ہین، فخرِ حرمین کی بہو بیٹیان کربلا و کوفہ سی بکری اہلبیت مطہرین
ہر گاہ جفاکارون نی اسیرونکا نام و نسب بتایا شاہِ تشنہ لب کی سرِ اقدس کا پتا سنایا
راوی کہتا ہی مجمع قصر مین ایک عورت عجوزہ پشت خمیدہ سن رسیدہ دیکہی کہ سب سی زیادہ
سر ہای شہدا و اُسرای کربلا کی نظارہ مین گرویدہ تہی فَلَمَّا وَصَلَ الرَّاْسُ مُقَابِلَ الرَّوْشَنِ

سینتیسوین مجلس حرم امام کو دمشق مین لیجانا سر شاہدین پر عجوزہ کا پتھر لگانا

وَثَبَتِ الْعَجُوزَۃُ وَاَخَذَتْ حَجَرًا ہرگاہ سرِ شاہِ کربلا مقابل مین اوس آبدہ صورت کی

پہنچا زنِ پیر بی پیر نی اپنی دل سخت سا ایک پتہر دوڑکی ڈہونڈہا روا ویلا وواحبیباہ

محبانِ سیدِ الشہدا سر پیٹو آنسو بہا کی چہاتی کوٹو، فَضَرَبَتْ بِہٖ رَاْسَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ

السَّلَامُ فَوَقَعَ الْحَجَرُ فِیْ وَجْہِہٖ وہ جیانی سنگِ جفا آ کی سرِ امام حسین علیہ السلام کو

مارا فرقِ مبارک پر زور سی جا کی لگا کہ زخم گہرا ہوا سب اہلبیت کی دل کو بہت صدمہ پہنچا

حاملانِ بارِ غم کو ضبط کا یارا نہ رہا فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ مِنْہَا قُلْتُ اَللّٰہُمَّ اَہْلِکْہَا

وَاَہْلِکْہُنَّ مَعَہَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ سعد کہتا ہی یہ شدت کی مصیبت جو مینی دیکہی جان جگر پر

چوٹ لگی تابِ صبر و قرار جاتی رہی بی اختیار ہاتہ اوٹہایا دعا مانگی الٰہی اس کافرہ ظالمہ کو

ہلاک و فنا کر دی اوسکی یار و انصار سی فشارِ موت مین انتقام لی بحق محمد و آلہ الطاہرین اونکو

مقام اسفل السافلین فَوَاللّٰہِ مَا اسْتَتْمَمْتُ کَلَامِیْ حَتّٰی سَقَطَ الرُّؤُوْسُ

وَسَقَطْنَ وَہَلَکْنَ جَمِیْعُہُنَّ وَہَلَکَ تَحْتَہُنَّ خَلْقٌ کَثِیْرٌ قسم خدا کی میری نفرین

تمام نہین ہوئی تہی کہ اوس مکان کی زمین زلزلہ سی بہت ہلی اس قدر تلاطم ہوا کہ سارا قصر اور کرسی

گرا زن و مرد جو وہان تہا بڑہیا کی شامت سی مرگیا اور خلق کثیر کو اوسکی تلی زبانۂ دوزخ نی

پکڑ لیا فَوَقَفُوْا عَلٰی دَرَجِ بَابِ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ حَیْثُ یُقَامُ السَّبْیُ راوی

کہتا ہی وقت صبح عترتِ خیر الانام دروازۂ شہرِ شام مین داخل ہوئی کثرتِ ازدحامِ خلایق اور

طولِ بازار و گذرگاہ سی آخرِ روز دروازی پر مسجد جامع کی وارد ہوئی کہ وہان ہمیشہ اسیرانِ

روم اور بلادِ مشرکین کو لا کی ٹہراتی، وہین آلِ رسول کو بہی کہڑا کر کی خلق کو ذلت اونکی دکہاتی

نظم للمولفہ اکی نہین زبان کو طاقت کلام کی + دلپر ہجومِ غم ہی مصیبت سی شام کی

ختمِ سخن دعا پہ کرون بافغان و آہ • اک بات بہری ہاتہ لگی ہی یہ کام کی • ناظم طریقِ بندگی

شہ کا ہون غلام مجکو طلب نہ زر ہی نہ شہرت ہی نام کی ۔ جاگیر خلد منصب غفران اوسی ملی
روی رولائی مدح کری جو امام کی ۔ جسنی گلا کٹا کی ہوا شافع قیام اور دو ستونپہ آتش دوزخ حرام کی

اٹھتیسوین مجلس نزول ملائکہ بروز عاشورا واسطی شفاعت ماتمداران حسین علیہ السلام کا بیان

رباعی جو چشم غم شہ مین سدا روتی ہی ۔ ہر لحظہ فزون اوسمین ضیا ہوتی ہی ۔ اشک غم شبیر کا رتبہ دیکھو ۔ یہان پانی کا قطرہ ہی وہان موتی ہی ۔ رباعی فرزند رسول بی قتل ہوا ۔ دلبند شہنشاہ عرب قتل ہوا ۔ جیوانکو تو پانی دیکی کرتی ہین ذبح ۔ افسوس حسین تشنہ لب قتل ہوا ۔ رباعی کیا کیا نہ ستمگار جفا کرتی تہی ۔ شبیر مگر خدا خدا کرتی تہی ۔ یہان تک کہ جب آیا شمر خنجر لیکر ۔ کانون سی سنا کہ شہ دعا کرتی تہی ۔ رباعی پانی جو پلانی کو کوئی لاتا تھا ۔ سجاد کو روز قتل یاد آتا تھا ۔ روتی تہی یہ تشنگی پدر کی کر یاد ۔ وہ جام سب آنسو ونسی بہرجاتا تھا ۔ حدیث نزول ملایکہ بروز عاشورا واسطی فراہمی شکہا وخلاص مرد عاصی کا مرحبا مردم پسندیدہ حق بین کو جو حلقہ مصیبت مین نبطر محبت نور چشم احمد مختار پر گریان ہون رخوشا حال اوس مجمع سوگوار کا جو صف رقت مین سماعت محنت سی دلبند حیدر کرار کی نالان ہون ایسی کی لئی اشکباری کر وجو مظلوم کربلا مقرب باری ہی ۔ روز قیامت کو آتش دوزخ کی سپر زنہاری ہی ایک قطرہ اشک دریای معفرت کی جوش کو بہانہ ہی حزن واندوہ سی رہنا بزم تعزیت مین بہشت جانی کا ٹھکانا ہے

ب روی عن الصادق علیہ السلام انہ قال کتاب بحار الانوار مین حضرت صادق علیہ السلام سی ذکر کیا ہی کہ فضایل بکا مین اوس نور دیدہ خیر الانام نی کہا ہے

اذا کان یوم العاشر من المحرم تنزل الملائکۃ من السماء جب روز دہم

اٹھائیسویں مجلس نزول ملائکہ بروز عاشورا دمشق میں حرم کا داخلہ

محرم عالم مین ظاہر ہوتا ہی زمین پر آسمان سی فرشتون کا غول آتا ہی وَمَعَ کُلِّ مَلَکٍ
مِنْهُمْ قَارُوْرَةٌ مِنَ الْبَلُّوْرِ الْاَبْيَضِ ہر ملک غم و الم سی صوت عزا در بنا تا ہی ہاتھ مین
سفید شیشہ بلور کا لاتا ہی وَيَدُوْرُوْنَ فِيْ كُلِّ بَيْتٍ وَمَجْلِسٍ يَبْكُوْنَ فِيْهِ
عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سب گھرون مین جہان مجلس ماتم برپا ہوتی ہین جو لوگ
امام حسین علیہ السلام کی واسطی روتی ہون اونمین پھرتی ہین فَيَجْمَعُوْنَ دُمُوْعَهُمْ فِيْ
تِلْكَ الْقَوَارِيْرِ جو انسو مومنون کی انکھہ سی گرتا ہی اوسی ہر ملک شیشی مین بھرتا ہی فَاِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيَامَةِ فَتَلْهَبُ نَارُ جَهَنَّمَ روز قیامت جو آتش دوزخ کا زبانہ اوٹھی گا عرصات
محشر مین مانند برق چارطرف دوڑی گا، فَيَضْرِبُوْنَ مِنْ تِلْكَ الْقَوَارِيْرِ قَطْرَةً عَلَى
النَّارِ اوس شیشی کو حکم خداسی ہر فرشتہ لای گا جو ایک قطرہ اوسمین سی جہنم کی اگ پر گرائیگا
فَتَهْرُبُ النَّارُ مِنَ الْبَاكِيْ عَلَى الْحُسَيْنِ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ اَلْفَ فَرْسَخٍ برکت
اوس اشک عزا کی شرارہ نار فرار کریگا امام حسین علیہ السلام کی رونی والی سی ساٹھ ہزار
فرسنگ دور جائیگا فی الحقیقت امام حسین علیہ السلام گناہونکی امرزش مین شفاعت ثقلین کا
وسیلہ ہی اور دارین مین ولایت کی سبب خوشنودی خدا اور رسول کا ذریعہ ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ کتاب کامل الزیارت مین
روایت ہی کہ عبد اللہ ابن بکیر نی کہا ایک روز مین حضرت صادق علیہ السلام سی حدیث طولانی
مین یہ بات پوچھا فَقُلْتُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَوْ نُبِشَ قَبْرُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ هَلْ كَانَ
يُصَابُ فِيْ قَبْرِهٖ شَيْءٌ عرض کی ای فرزند رسول خدا ہرگاہ قبر امام حسین علیہ السلام کو شگافتہ
کرین آیا کچھ اوسمین جسد مطہر کا اثر پاین فَقَالَ يَا ابْنَ بُكَيْرٍ مَا اَعْظَمَ مَسَائِلَكَ اِنَّ
الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ مَعَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَخِيْهِ فِيْ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمَعَهٗ

اٹھتیسوین مجلس فضائل شاعر جعفر بن عفان اور دمشق مین داخلہ اسیران

یُنزفون و یحبرون جناب نی تعجب سی فرمایا کہ ای سبحان اللہ کی بہت بڑا سوال ہی
نیز ایہ ہستی کہ حسین بن علی علیہما السلام مع اپنی والدین اور بھائی کی منزل جمیر مین ہتی
ہین اور اونکی ہمراہ نعمات الٰہی سی کامیاب ہوتی پھرتی ہین وَاَنَّہٗ لَعَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ
مُتَعَلِّقٌ یہ ہستی کہ وہ بزرگوار داہنی طرف عرش پروردگار کی متعلق ہین اور تمکین و وقار
شمول عز و شرف دربار خالق یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْجِزْلِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ خدا سی مستدعی
ہین کہ تو نی جو وعدہ کیا ہی میری حق مین وفا کر سابق جو فرمایا ہی وَاَنَّہٗ لَیَنْظُرُ اِلٰی زُوَّارِہٖ
فَهُوَ اَعْرَفُ بِهِمْ وَبِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ وَمَا فِیْ رِحَالِهِمْ مِنْ اَحَدِهِمْ بِوَلَدِہٖ
یہ ہستی کہ ہر دم اپنی زوارون کیطرف نگران ہین اونکو پہچانتی نام اونکی اور والدین کی
ورد زبان ہین جو کچھ اسباب و سواری ہو سب کا شمار ہی جیسی کسیکو زن و فرزند سی وے
استحضار ہی وَاَنَّہٗ لَیَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یَبْکِیْهِ فَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ وَیَسْئَلُ اٰبَاءَہُ الْاِسْتِغْفَارَ
لَہٗ ہمیشہ اپنی رونیوالونکو بنظر لطف دیکھتی ہین اونکی لئی طلب آمرزش کیا کرتی ہین والدے
خواہان ہوتی کہ تم بہی متوجہ رہو میری عزادار کی دعای مغفرت خدا سی مانگو وَیَقُوْلُ
اَیُّهَا الْبَاکِیْ لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَکَ لَفَرِحْتَ اَکْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ وَاَنَّہٗ
لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَخَطِیْئَةٍ مہربانی سی فرماتی ہین ای شخص کہ مجہ غریب کی
یاد مصیبت مین رو یا ہی اگر جانی تو جو خدا نی اجر کا تیری واسطی مقرر کیا ہی ہر آینہ شور و
شین سی زیادہ مسرور ہوتا آرزوی رحمت مین دزات نہین سوا کش عَنْ زَیْدٍ الشَّحَّامِ
قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْکُوْفِیِّیْنَ فَدَخَلَ جَعْفَرُ بْنُ
عَفَّانَ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَرَّبَہٗ وَاَدْنَاهُ کتاب رجال کشی مین زید شحام سے
روایت کی ہی جو اونسی کہا ہم لوگ اہل کوفہ خدمت مین حضرت صادق علیہ السلام کی

التلام دو کس دیگر که نبینند... نزد عناد امدند و مجلس پر شد عناد گفت ان اسیران کجا هستند بیارند تا به بینیم در میان ایشان کیست از قاتلان حضرت امام حسین علیه السلام همه را بیاوردند و در پیش عناد بر پا کردند ... بعد از ان مالک بن بشیر را آوردند ... ای بدبخت فرزند حضرت رسول

اٹھائیسویں مجلس فضائل شاعر جعفر بن عفان اور دمشق میں داخلہ حرم شاہ شہیدان

حاضر تھی کہ جعفر ابن عفان آیا جناب امام نی اوسکی عزت و توقیر کو بڑہایا اپنی پاس بلا کی
صدر مین بٹہایا ثُمَّ قَالَ یَا جَعْفَرُ قَالَ لَبَّیْکَ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ قَالَ بَلَغَنِی
اَنَّکَ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فِی الْحُسَیْنِ وَتُجِیْدُ پہر اوسکو نام لیکی پکارا وہ بولا لبیک
تمپر قربان کری مجکو خدا۔ فرمایا مینی سنا ہی تو فکر صواب سی شعر مرثیہ کہتا ہی اور بیت مین
امام حسین علیہ السلام کی اچہا مضمون باندہتا ہی فَقَالَ لَہٗ نَعَمْ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ
قَالَ قُلْ فَاَنْشَدَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وہ بولا ایسا ہی بلا گردان ہون تمہارا فرمایا
اوس اپنی کلام سی ہمکو سنا حسب الامر والا گوہر آبدار سخن نکالا اور روانی سی بحر طبع کی پڑہنا
شروع کیا ابیاتِ واقعہ شاہ تشنہ جگر کو کہ ذرہ ذرہ خدا نازل اوسپر ہو فَبَکٰی وَمَنْ
حَوْلَہٗ حَتّٰی صَارَتِ الدُّمُوْعُ عَلٰی وَجْہِہٖ وَلِحْیَتِہٖ سماعت سی وہ جناب اور
سب حاضرین اصحاب بیتاب روئی بہر اشک چہرہ مبارک و محاسن پر جاری ہوی
ثُمَّ قَالَ یَا جَعْفَرُ وَاللّٰہِ لَقَدْ شَہِدَتْ مَلَآئِکَۃُ اللّٰہِ الْمُقَرَّبُوْنَ ھٰھُنَا یَسْمَعُوْنَ
قَوْلَکَ فِی الْحُسَیْنِ مقام تحسین و پسند مین ارشاد کیا ای جعفر واللہ کہ ملایکہ مقرب کا
یہان ورود ہوا مرثیہ امام حسین علیہ السلام کو سنا تیری کلام سی مطلع غم و الم دیکہا وَلَقَدْ
بَکَوْا کَمَا بَکَیْنَا وَاَکْثَرَ وَلَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ یَا جَعْفَرُ فِی سَاعَتِہٖ الْجَنَّۃَ
بِاَسْرِہَا وَغَفَرَ اللّٰہُ لَکَ جیسا ہم روئی اور نالہ و زاری کی فرشتہ ہای باری نی زیادہ
اشکباری کی اللہ نی تیری واسطی اسدم پورا صلہ و عوض مین جنت کو واجب العطا کر دیا
اور ساری گناہونکو بخشا کہ صاف و پاک خلد مین جانا فَقَالَ یَا جَعْفَرُ اَلَا اَزِیْدُکَ
قَالَ نَعَمْ یَا سَیِّدِی پہر بولی ای جعفر چاہتا ہی کہ تیری اجر و ثواب کی بیان کو زیادہ
کرون عرض کی ہان ای فرزند بشیر و نذیر مین تمپر قربان ہون قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ قَالَ

فِي الْحُسَيْنِ شِعْراً فَبَكَىٰ وَ أَبْكَىٰ بِهِ إِلَّا أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَ غَفَرَ لَهُ

فرمایا جو ناطق مظلوم کربلا کی مصایب مین شعر کہتا ہی کہ اوسکی سماعت سی لوگ روئین اور صوتِ حزن و ملال بنائین لازم ہوتا ہی وہ ناظم بحرِ حسنات کی عوض مین بہشت خدا سی پایے تقطیع سَیّئات سی آمرزیدہ فردوس برین کو موزون الشّر وجانی

ق عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ کتاب مناقب شہر آشوب مین یہ روایت لکہی ہی کہ حدیث معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی کہی ہی أَذْنَبَ رَجُلٌ ذَنْباً فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم فَتَغَيَّبَ حَتّٰى وَجَدَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي طَرِيقٍ خَالٍ زمانِ حیاتِ سرورِ کاینات مین ایک شخص نی ایسا گناہ کیا کہ مستوجب عقوبت ہوا پیغمبر نی اوسکی پکڑنی کو حکم دیا وہ مجرم خوف سیاست مین اپنی جان لیکی بہاگا اطرافِ مدینہ مین حیران پہرتا تہا ایک راہ مین ناگاہ حسنین کو پایا اونکو گہیر کی کہڑا ہوگیا فَأَخَذَهُمَا فَاحْتَمَلَهُمَا عَلَىٰ عَاتِقَيْهِ وَ أَتَىٰ بِهِمَا النَّبِيَّ دونو بزرگوار کو دست آویزِ مغفرت جانا باَدب سلام کرکی پیار سی اونکو اوٹہایا گوشوارہای عرشِ خدا کو دوشِ امید پر بٹہایا مسجد نبی مین پیغمبر کی روبرو لایا جان و روحِ حیدر و زہرا مصطفیٰ کو دکہایا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي مُسْتَجِيرٌ بِاللّٰهِ وَ بِهِمَا زبانِ عذر خواہی گویا ہوا کہ ای سید دوسرا تہاری دونو فرزندون کی واسطی سی مین خدا کی پناہ مین آیا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم حَتّٰى رَدَّ يَدَهُ إِلَىٰ فَمِهِ یہ کلام سنکی خیر الانام کو ہنسی مین ضبط نہ رہا یہانتک کہ دستِ معجز نما کو منہہ پر رکہا ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ فَأَنْتَ طَلِيقٌ اوس مردِ چالاک سی بمہر و شفقت ارشاد کیا ای شخص اپنی گہر چلا جا مواخذہ سی تو اب آزاد ہوا وَ قَالَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ قَدْ شَفَّعْتُكُمَا فِيهِ أَيْ فَتَيَانِ رسول الثقلین نے حسن اور حسین

اٹھائیسوین مجلس شفاعت حسنین علیہما السلام سی رہائی گنہگار و دمشق مین داخلہ آل اطہار

علیہما السلام سی کہا بدرستی کہ تمہاری شفاعت سی آیا اللہ نی اسکو بخشا تمہاری متوسل کرنا

کو نوجوان باعث غفران ہی۔ اور سادات شباب اہل جنان ہی فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تعالیٰ اوسوقت بزید رحمت

پروردگار نی یہ آیت نازل کی ہیکو رتبہ فضیلت سی حسنین علیہما السلام کی بشارت کامل ہی

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا

اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ظاہر معنی یہ ہین کہ ہرگاہ وہ لوگ جو اپنی ہاتھون سی نفوس پہ ظلم

بہاتی ہین × خدا کی توبہ کر کی تیری پاس نادم اور پشیمان آتی ہین اونکی واسطی پیغمبر استغفار

کرتا ہی داور کریم اونکی گناہ بخش دیتا ہی بہرآینہ قریب ہی کہ اللہ کو امرزگار پائی گا، اور وہ

بندونکو اپنی رحمت سی قرین نجات فرمائی گا نظم لمولفہ دنیا و آخرت مین وسیلہ حسین ہی

ہر درد لا دوا کا مسیحا حسین ہی + بہر رفاہ امت عاصی ہوا شہید + سب مومنون کا شافع

فردا حسین ہی + جسکی فروغ سی ہوا روشن چراغ دین + شمع حریم یثرب و بطحا حسین ہی + نور خدا

امام ہدی انبیا کی روح + بحر شرف مین گوہر یکتا حسین ہی + فرمان دہ قضا و قدر نایب الہ

کرسی نشین عرش معلی حسین ہی + کیا غم ہی دوستدار کو محشر کی ہول سی + ناظم کا دوجہان مین

مولا حسین ہی + سب خلق سی مقرب درگاہ ذوالجلال + سبط نبی علی کا پسر فاطمہ کا لال

مجلس دخل اہلبیت کرام شہر شام مین بانی سہل ساعدی صحابی خیر الانام

زایران بیت المقدس تعزیت سرا و مسافران شہر دمشق رقت و بکار او یان اخبار درد

بیقراری و ناقلان آثار اندوہ و سوگواری غریبان دیار حسرت و پریشانی و تماشائیان

بازار محنت و حیرانی، و داخل ہونا قافلہ غم و الم کا شام ماتم مین زبان قلم سی صفحہ رقم پر یون

بیان کرتی ہین کہ جب کوفیان بی شرم نی اپنی پردہ حیا کو دست جفا سی پھاڑ ڈالا

اٹھتیسوین مجلس روایت سہل ساعدی دمشق مین آمد عترت اطہار کی

دین و ایمان کو عقیدۂ ابن زیاد کی مانند بگاڑا پیغمبر کی اولاد کی سر کٹی ہوی اہلبیت رنجیدہ و
رستی مین بندہی ہوی بشال قیدیان کفار نرغہ مین سپاہ کفار کی گرفتار تماشا گاہ خلق مین
ہر دیار کی ذلیل و خوار و واسطی ملاحظہ یزید کی نزدیک شام کفر مقام آئی اہل شہر کی ازدحام کو
دیکھہ کی غیرت سی گھبرائی کیون ای اہل عزا ذرا غور کرو اس مصیبت کی شدت کو چشم کاشی ہمکو
اگر ہماری مان بہنین بیٹیان دشمنوکی ہاتھہ مین گرفتار ہون ننگی سر پھٹی کپڑی بالون سی منہہ
چھپائی اونٹ کی جہاز پر سوار ہون بلوای عام مین اونکو در بدر پھرائین اپنی دکھہ پر رونین تو مارے
دہمکائین یہ اندوہ و الم ہمسی کیونکر سہا جائی ہرگاہ کچہہ بہی اقتدار ہو تو کاہیکو صبر آئی قربان حوصلہ
تسلیم و رضای سید الشہدا جان فدای وفا و ابتلای مظلوم کربلا اپنی خونبہا مین ناناکی امت
دوزخی چہڑائی ہماری نجات کو کس درجہ بلا و محنت اوٹھائی بڑی بہن کا سر بہلا خاک سی بہرا
بہائی کا سر کٹا نیزونکی نوک پر دہرا بی بی کی چہرہکو نقاب شرم سی پردہ وہ بہی ہوپ کا علاوہ
بیٹی کا سیلا کرتا بہی پہٹا لہو کا داغ لگا بی عمامہ ورداطوق و زنجیر سی بیمار پسر بندہی سار کنبہ
سرونکی ہمراہ شہرون مین بی معجرہ و چادر پہری جو خواتین عماری نور کی صدر نشین ہون وہ محل قید مین
توام غم و الم بیٹھین جنکی گہر کا خادم روح الامین ہوا اونکو لونڈیو کی صوت نامحرم دیکھین الحرم
اگر اپنی اقربا کی ماتم سی روئین تو دشمن تازیانون سی دہمکائین تہکی ماندی ہرگاہ زمین پر سوئین
تو طعنہ زن مارکی جگائین نادان بچی رونی مین چلائین تو ستمگر ہنس کی طمانچی لگائین بتیابی سی
عزیزونکو بلائین تو کٹی سر لہو بہری دکہائین بہوکی ہون تو غم کہائین دیہائین لگی خون جگر بہائین
فریاد کرین تو بیداد سہین چپ رہین تو چین نہ ین صد حیف کہان پردہ نشینان ائمۂ طاہرہ
اور بازار کی تشہیر افسوس ہی کجا دختران فاطمۂ زہرا بنات امیر کبیرا اور برہنہ سرو پا اسیر
روی صاحب المناقب باسنادہ عن زید عن ابائہ ان سہل بن سعد

که نقل آنکه گفت و دشمن اهلبیت
ان روز که این ملعون سر مبارک
حضرت امام حسین را بخانه خود آورد
ان سر مبارک را در طشت در زیر تغاره
نهاده و ... پوشیده و خفته بود ...
حال خبر نداشتم چون که بخانه امدم
این ملعونه ... دیدم دست و زبان
... بابی کو ... پیش ... باز امد و گفت
ای کوفیه ترا خبر دهم که ...
بدانکه این سر آنکسیست که ...
و امام خود ... شاد شد ...
لطف که خدا تعالی به یزید ...
داده است ... فرزند ان ابو تراب ...
حمیت کفتم خدایت رسوا کناد و ...
بر جرم ... تو ... دست و پای تو ...
۹۲۹
بروان سر را ببین که در زیر تغار
نهاده ام چون برفتم دیدم که سر مبارک
پیغمبر ... بیدار ... کردم واندوهگین شدم و هرکه در
مجلس بود جمله بگریه درامدند عتار گفت
ای خواهر خدا تعالی دعای ترا مستجاب
گرداند عتار ان زن شامی را گفت
که تو چه میگوئی در حق یزید گفت
امام بحق است و نیز گفت در حق
امام حسین چه میگوئی گفت ای مرد
نیک بود و در اخر خارجی شد تا ...
چون دید عتار گفت لاحول ولاقوة
الا بالله العلی العظیم انگاه دستها
و پا ... ببریدند و بعد از ان
سر ... جدا کردند و عتار
ده هزار درهم بان زن مومنه
داد و ... غلام عتار ... درهم

اٹھتیسوین مجلس روایت سہل ساعدی دمشق مین آمد عترت اطہار کی

قَالَ خَرَجْتُ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰی تَوَسَّطْتُ الشَّامَ صاحب کتاب بنا برے
باسند معتبرہ زید داد سکی بزرگون سی روایت کی ہی کہ سَہْلِ بْنِ سَعْدِیْ نے مصیبت عترت
سکل شار کہی ہی ایک سال مین سفر زیارت بَیْتُ الْمَقْدَسْ کی پھرا تو اثنای راہ مین
شہرِ شام کو پہنچا فَاِذًا اَنَا بِمَدِیْنَةٍ مَطْرُوْدَةِ الْاَنْهَارِ کَثِیْرَةِ الْاَشْجَارِ ناگاہ
اوس بلد مین پانی نہرون کا جاری دیکھا باغات کی اشجار کو گھنا میوہ بھرا تر و تازہ پایا
وَقَدْ عَلَقُوا السُّتُوْرَ وَالْحُجُبَ وَالدِّیْبَاجَ بالا خانون مین پردی دیبا کی بندہی تہے
سامانِ آرایش گوشون مین ہر قسم کی دہری تہی وَهُمْ فَرِحُوْنَ مُسْتَبْشِرُوْنَ ہر طرف
علم نشاط کی پرچم کہلی ہوی رنگا رنگ زین اور لجام کی کہوڑون پر لوگ چڑہی ہوی زن
مرد لباسِ فاخر پہنی پھرتی پشتِ بام اور دوکان مین سیر و تماشا کرتی وَعِنْدَهُمْ نِسَاءٌ
یَلْعَبْنَ بِالدُّفُوْفِ وَالطُّبُوْلِ اونکی سازِ عشرت مین عورتین ناچتی گاتین خوشی مین
دف اور نی کو بجاتین لوگ باہم گلی ملتی مبارکباد کہتی عید سی زیادہ جوش عیش کا دم بھرتی فَقُلْتُ
فِیْ نَفْسِیْ لَا نَرٰی لِاَهْلِ الشَّامِ عِیْدًا لَا نَعْرِفُهٗ نَحْنُ مینی اپنی دلمین بہت تعجب سے
کہا مگر اہلِ شام مین کوئی عید ہی کہ اوسکو ہمنی نہین جانا فَرَاَیْتُ قَوْمًا یَتَحَدَّثُوْنَ
فَقُلْتُ یَا قَوْمُ اَلَكُمْ بِالشَّامِ عِیْدٌ لَا نَعْرِفُهٗ نَحْنُ ناگاہ ایک طرف خلایق کی
ہجوم کو باتین کرتی دیکھا پوچھا تمہاری ملک مین آج دن کیا تقریب کا ہی جو ہمین
نہین معلوم کس خوشی کا چرچا ہی قَالُوْا یَا شَیْخُ نَرَاكَ غَرِیْبًا جواب دیا کہ ای شیخ ظاہرا
تو غریب الوطن دکھائی دیتا ہی جو اس ماجرای عظیم کا حیرت سی سوال کرتا سراغ لیتا ہی
فَقُلْتُ اَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَدْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا مینی کہا فی الحقیقت تازہ وارد مسافر ہون
نام میرا سہل ابن سعد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ کا صحابی اور زایر ہون قَالُوْا یَا سَهْلُ

۳۸
اٹھتیسوین مجلس روایت سہل ساعدی دمشق مین آمد عترت اطہار کی

مَا اَعْجَبَكَ السَّمَاءُ لَا تُمْطِرُ دَمًا وَالْاَرْضُ لَا تَنْخَسِفُ بِاَهْلِهَا یونی
ای سہل بڑی حیرت کی جا ہی کہ آسمان سی لہو کا مینہ نہین برستا ہی یہ زمین کیون
نہین ہوتی اور باشندونکو اپنی خاک مین ڈبوتی۔ قُلْتُ وَلِمَ ذَالِكَ مینی گھبرا کی اونکا
کونسا باعث ہی کیا واقعہ ہوا۔ قَالُوا هٰذَا رَاسُ الْحُسَیْنِ وَعِتْرَتِ مُحَمَّدٍ یُهْدٰی
بِهِمْ مِنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ مجھی سمجھایا کہ دیکھو سر حسین علیہ السلام اور اولادِ رسول الثقلین کو
تن سی کاٹا ہی اہلبیتِ پیغمبرِ خدا کو اسیر اور قید کیا ہی ملکِ عراق سی یزید کی واسطی یہ بھیجا ہی
ہر شہر و دیار مین پھرا کی لشکر ابن زیاد لایا ہی فَقُلْتُ وَاعَجَبَاهُ یُهْدٰی رَاسُ
الْحُسَیْنِ وَالنَّاسُ یَفْرَحُوْنَ مینی سر پیٹ کی آہ و فریاد کا نعرہ مارا گریبانِ صبر و
تحمل کو دستِ بیتابی سی پھاڑا کہ ہای ہای سر حسین علیہ السلام فرزند نبی کو ظالم بیدین لاتی ہین
الحرم کی خواتین خلقِ نامحرم کو دکھاتی ہین اوسپر لوگ جشن کرتی ہین مانند روزِ عید عورت
مرد خوش پھرتی ہین فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ بَابٍ یُدْخَلُ فَاَشَارُوْا اِلٰی بَابٍ یُقَالُ لَهٗ
بَابُ السَّاعَاتِ مینی پوچھا اونکو کس طرف سی شہر مین داخل کرینگی اور کب وہ بانی جفا
سرونکو شہدا کی لیکی برینگی مجھی بتایا اوس دروازی سی جسکو باب ساعات کہتی ہین اسدم
اولادِ رسالت کی اسیر ادہر سی گذرتی ہین قَالَ فَبَیْنَمَا اَنَا كَذٰلِكَ حَتّٰی رَاَیْتُ الرَّایَاتِ
یَتْلُوْا بَعْضُهَا بَعْضًا مین روروکی اونسی یہ کلام کرتا تھا ناگاہ سامنی سی نشانِ لشکر کوئی
دیکھا فوج پیادہ و سوار کا غول طبل بجاتی آئی ازدحام زن و مرد و اسکی تماشی کی اوس طرف
ہجوم لائی فَاِذَا اَنَا بِفَارِسٍ بِيَدِهٖ لِوَاءٌ مَنْزُوْعُ السِّنَانِ عَلَیْهِ رَاسٌ مِنْ
اَشْبَهِ النَّاسِ وَجْهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ دفعۃً مجکو ایک خونخوار گھوڑی پر سوار آتا نظر پڑا کہ وہ شقی
ساری ہمراہیون سی رجز پڑھتا خوشی کرتا آگی بڑھا طویل نیزہ کہ سنان اوسکی نہتی اپنی ہاتہ مین

وحاضران مجلس بزرگ بکشتند در ایمک [illegible]
گفتا ابو عمر بن حاجب از در [illegible]
[illegible] از دروی او [illegible]
نیکو دروی [illegible] ابو عمرا [illegible]
وبیر بزرگ [illegible] عثمان
وبیر عبد الرحمن [illegible] و او را [illegible]
این بیر [illegible] و [illegible]
بخاست و [illegible] و گفت [illegible]
کرفت و [illegible] نیست [illegible]
بیبینید کہ [illegible] اہلبیت [illegible]
کردند [illegible] از خشم [illegible]
ای [illegible] خشم [illegible] کفت [illegible]
کفت دو ان ده دو [illegible] خواهم [illegible]
کفت نہ مادر و سر [illegible]
کفت ایشان [illegible]
کفت از دست [illegible]
۹۳۱
براہ آمدیم [illegible]
کنیم امروز شنیدم کشنده پدرم
کرفته اند آمدم تا او را بدست
کہ بدست خود او را بکشم و کین پدر
از و باز خواهم عثمان کفت اینست کہ
بدست تو دادم هرچه خواهی باوی بکن
پس تیغ طلب کرد ابو عمر کاردی بوی
داد قاسم آستین بر مالید و کارد
و بر شکم عثمان زد و او را بجهنم
مختار [illegible] هزار درم بوی داد و مادر و
خواهرش را جدا هدیه [illegible] ابراهیم
هزار درم و خلعتی بوی داده هزار درم
[illegible] غلام مختار بوی داد و سه هزار [illegible]
بر کامل بوی داد و هر امیری و
[illegible] بوده چیز بوی دادند
و او در کوفه بود بعد از ان پسر
امد و عبد الله کامل را کفت

انہتیسوین مجلس روایت سہل ساعدی دمشق مین آمد عترت اطہار کی

لیی تھا سر پرخونِ نورانی کو او سپر بلند کیی تھا میی شورِ محشر مین گھبرا کی بغور دیکھا تو وہ سر امام حسین علیہ السلام کو مانند آفتابِ قیامت چمکتا پایا۔ ساری خدائی مین رسولِ دوسرا کی نقش کی سی شباہت ملتی چشم و ابروی خیر الوریٰ کی صورت بعینہ آنکھون مین پھرتی لاکن فرقِ مبارک پر تلوار و پتھر کی زخم موجود اور لبِ گلبرگ تر پیاس کی شدت سی کبود۔ محاسنِ سفید مین لہو کا خضاب لگا۔ بالون مین غبارِ صحرا و بیابانِ کربلا بھرا۔ رخساری ماری حرارت کی ہول سی مرجھائی۔ پیشانی پر پیکانِ تیر و نشانِ خدنگ نظر آئی۔ علامتِ سرداری چہرہ تابانی مین نمایان۔ بشرہ مجروح پر انبیا کی روح بلاگردان۔ خشک دہان سی ذکرِ الٰہی مین تر زبان۔ ساتھ فصاحت کی آواز قرآن مین بلاغت کا بیان۔ صوتِ اعجاز سی آوازِ دردناک مین اس آیت کو پڑھا۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا کیون محبو اگر مولا کی سر کو تم ایسا گردن سی کٹا پاتی۔ تو کستقدر آنسو بہا کی خاکِ حسرت سر پر اوڑاتی۔ کربلا مین ہوتی تو نعش بیدفن و کفن پر کیسا ماتم کرتی اہلبیت کی دروازہ خیمہ پر کیونکر زینب خاتون کو پرسا دیتی۔ سید سجاد کو طوق و زنجیر سی بندھا دیکھتی تو نالہ و شیون کا غل نہ مچاتی۔ فاطمہ اور سکینہ کو پدر کی جدی سی سر پر ہانی فسادِ طمانچی مارتی تم کھڑی ہوکی نہ بچاتی۔ امّ کلثوم و ازواجِ امام مظلوم کو سر و پا برہنہ دیکھتی اپنی گھر سی کونی چادر لاکی اوڑہنی کو نہ دیتی۔ آقا کی حمایت مین جان و مال سی دریغ نہ ہوتا۔ اداءِ حقِ غلامی پر زن و فرزند سی ہر شخص ہاتھ دہوتا۔ فَاِذَا اَنَا مِنْ وَرَائِهٖ رَاَيْتُ نِسْوَةً عَلٰى جِمَالٍ بِغَيْرِ وِطَاءٍ راوی کہتا ہی کہ مین اس حیرت و افسوس مین کھڑا تھا ناگاہ سوار ونکی غول سی پیچھی جو سرہای شہدا کو لاتا تھا۔ ال نبی کی عوراتِ اسیر کا قافلہ آتی دیکھا کہ اونکو بی کجاوہ اونٹون پر چڑہایا تھا الحرم کا مال ہجومِ ملال سی برہم دیکھنی سی اونکی آشنا و بیگانہ کو الم دہوپ کی شدت اور گرمی سے

عمار گفت که راست میگوئی هنان

ملک همچنین تو با سینے کرا و را بکشند

عبد الله کامل گفت کران دوی را که علیہ

بسیار دی را از مخالفان جهنم وشاده

معود تشنه شده بود و دهانش خشک

گردیده باز گشت پیش پدر بزرگوار

اٹھتیسوین مجلس بروایت سہل ساعدی دمشق مین داخلہ حرم نبیؐ

رخساری سونلای عزیز و نکا لہو عارض رشک مہتاب پر لگائی ہیٹھی گہری وہ بہی بہت سیلی ضرب تازیانہ اور کعب نیزون سی بدن نیلی طمانچون سی رخسارے جہلی ہوی رونیکے کثرت سی انکہون مین حلقی ٹری ہوی لب خشک گرد بہری بال صورت تباہ مرقع زار ابتہال آستین سی منہ چہپائی شرم کی ماری سر جہکائی چلی آتی بچونکو آغوش مین تہامی باتون سی بہلاتی جاتی غربت اور بیکسی اونکی صورت برستی عاجزی اور ناچاری کی شدت چہائی ہیٹھی فَدَنَوْتُ مِنْ اُوْلَاهُمْ فَقُلْتُ يَا جَارِيَةُ مَنْ اَنْتِ ساربان اونٹونکی قطار کو آگی بڑہاتی مگر ہجوم سی تماشائیون مین خلق سبہا کی راہ نپاتی حالت زار کو اہلبیت سید ابرار کی شامی دیکہتی ایک دوسرے کو بہن بیٹی کا امام مظلوم کی پتا دیتی وا ویلا کیا انقلاب روزگار جفای یزید بدکار سی کنبہ رسالت مآب کا اس دکہہ مین گرفتار ہے جنکو کچہ چشم بصیرت کہلی ہی وہ روتی جو دلمین بغض اور عداوت رکہتی بہت خوش ہوتی راوی کہتا ہی مین بہیڑ کو ہٹا کی پیشتر گیا ایک لڑکی زہرہ منظر کو سب سی پہلی اونٹ پر سوار پایا باادب سلام کر کی اوس سی ماجرا پوچہا اے صاحبزادی تو کون ہی اپنا نام اور نسب بتا وقار شاہزادگی کا تیری وضع سی پتا ملتا ہی مجہہ بیقرار کا جی تمہاری مصیبت کے ملاحظہ سی جلتا ہی قَالَتْ اَنَا سَكِيْنَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ کہا اے شیخ مین سکینہ امام حسین علیہ السلام کی لاڈلی بیٹی ہون جو دنرات باپکی شہادت سی روتی بیٹی ہون جہوٹی سن مین ظالمنی صف یتیمی پر بٹہایا نانا رسول خدا دادا علی مرتضی علیہ السلام کا پاس نکیا سر پدر کی ساتہہ دربدر پہراتی ہین نامحرمون کی دکہاتی کو جہان ہجوم پاتی وہان ٹہراتی ہین اگر اپنی مصیبت کا شمہ بیان کرون تو آسمان و زمین کو سرشک خون سی رولاؤن تو کون ہی کہ دوستی سادات مین کے سلام کرتا ہی مہربانی سی نام اور نسب پوچہا حمایت کا دم بہرتا ہی یہ لوگ تو ہمکو آل رسول و اولاد بتول

کشندگان فرزندان امیر المومنین

میکرد و بزرگان را میکرد

هفت جز است که همه ضعیفان را

نوزدند بی عمار و عبد الله کامل

حجز حتی و ردند عمار فرمود

اٹھتیسوین مجلس بروایت سہل ساعدی دمشق مین داخلہ حرم نبی

پہچانتی ہین مگر بخوشی خاطر فرید اہل بغی اور خروج مین گنتی مسلمان ہی نہین مانتی ہین فقلت

لھا الک حاجۃ الی فانا سھل بن سعد ممن رای جدک وسمعت

حدیثہ راوی کہتا ہی یعنی جواب دیا بندہ سہل بن سعد تمہاری جد بزرگوار محمد مصطفی صلی اللہ

علیہ والہ کا صحابی ہون بیت المقدس کی سفر سی پھرا واقعہ جانگاہ مین رہین میاتی ہون

اپکی نانا رسول کو بہت دیکھا ہی کلام اور حدیث صدق مقال بارہا سنا ہی ای خاتون

قیامت کی پوتی اگر کوئی خدمت ہی تو فرماو بجالاون جو چیز کی حاجت ہو وہی تم تک

پہنچاون قالت یا سھل قل لصاحب ھذا الراس اما منا حتی یشتغل

الناس بالنظر الیہ ولاینظرون الی حرم رسول اللہ کہا ای سہل ہم ذریت

رسول کو اپنی بی پردگی سی حیا آتی ہی منہہ چھپانی کو عورات غارت زدہ کی پاس کوئی

چادر اور مقنعہ نہین باقی ہی یہ خونخوار کینہ وعداوت سے خاک وخون بھری سر انکو ہماری

برابر لیجاتی ہین ہمکو دوہری سوز بلا ومحنت مین جلاتی ہین اگر منہہ کو اوپر اوٹھاتی ہین

تو بھائی باپکا سر دیکھہ کی رقت سے چلاتی ہین جو گردن جھکاکی بالون سی چھپاتی ہین تو یہ جلاتی

تماشی کو ہماری طرف نظر دوڑاتی ہین تو کار ثواب جانکی وہ سوار جو حامل سر حسین علیہ السلام ہے

او سی کہدی آگی بڑہ جائی خلقت میری سر پدر کی دیکھنی مین مشغول ہو کی نظارہ اہل حرم سے

باز رہی قال سھل فدنوت من صاحب الراس فقلت لہ ھل

لک ان تقضی حاجتی وتاخذ منی اربع مائۃ دینار مطابق ارشاد سکینہ

ناشاد ہین دوڑا حامل سر حسین علیہ السلام کی پاس جاکی منت سی کہا ہو سکتا ہی کہ حاجت کو میری

تو روا کری اور چار سو دینار مجھسی ابھی لی قال وما ھی قلت تقدم الراس امام الحرم

ففعل ذلک فدفعت الیہ ما وعدتہ ظالم ستمگر نی پوچھا وہ کیا ہی جو تو اسقدر

اٹھتیسویں مجلس بروایت سہل ساعدی دمشق مین داخلۂ حرم کی

عوض مین زر دیتا ہی یعنی اوسکو مطلب اپنا سمجھا یا کہ سیّد الشہدا علیہ السلام کی رأس پر نگاہ

الہجوم سی اگی بڑہا وہ مردِ دو گھوڑیکو مہمیز لگا کی پرسی نکلا سب سے پیشتر جا کی اہستہ چلا یعنی

زرِ مو عود اوسکو دیا ہجوم کو ہٹا کی خدمتِ اہلبیت کا قصد کیا عین البکا مین لکھا ہی راوی

بنو لکھتا ہی میری ہمراہ ایک مردِ نصرانی مسافر تھا کہ شوقِ عقیدت سی بیت المقدس کا

وہ بہی زائر تھا ہر روز پیادہ یا ذکرِ خیر مین قطعِ مسافت کرتا محافظتِ راہ کو ایک تلوار اپنی

پوشاک مین چھپائی پہرتا جب اوس نی جانا کہ امت نے پیغمبر کی نواسی کو شہید کیا ہی سرِ امام حسین

علیہ السلام کو بناتِ رسول کی ہمراہ واسطی یزید کی بہیجا ہی تماشا دیکھنی کو اسیران الہجوم کی

طرف گیا وہ نوبتِ خواری وزاری کی جو نظر پڑی بیخود ہوا نزدیک تھا کہ فرطِ غم سی غش ہو جاے

دل کی جوش سی رحم کہا کی انسو نکل آئی ناگاہ سرِ امام حسین علیہ السلام سی اعجاز مین یہ ایت کو تلاوت

کرتی سنا وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ یعنی گمان نکرو اس بات کا

عمل سے ظالمون کی غافل ہی خدا بیچارہ کرامت سے فرزند حضرتِ رسالت کے حجابِ کفر

مقابل سی نصرانی کی اوٹہہ گئی ہدایت کے ہاتہون نی دروازی سعادت کے کہول دیی

صدقِ دل سی کلمۂ طیبہ کو پڑہا اپنی تلوار کو غلاف سی نکالا ذریتِ نبی کی دشمنون پر حملہ آور ہوا

جہاد مین بہت اشقیا ماری درہم و برہم لوگ اوپر تلی گری ہمہ ہا نامرد اوسپر ٹوٹ پڑی

چار طرف سی پتھر اور تیر اور تلوار کی زخم لگی آخر کو وہ تازہ مسلمان شہید ہوا جان کو راہِ

دین مین قربان کیا راوی کہتا ہی کہ مین پھر سواری حرم کی اونٹون سی قریب پہنچا

اُمِّ کلثوم خواہرِ امامِ مظلوم نی پاس بلا کی پوچھا بازارِ شام مین آج کی روز کیا ماجرا گذرا

مینی نصرانی کا قصہ بیان کیا مدینہ کی طرف رو کی فریاد کی نانا پیغمبر سی روداد کہی

واعجباہ کہ نصرانی حرمت کو عترتِ رسالت کی بجا لائین اور مسلمان دشمن ہو کی گلی کاٹین

اٹھتیسوین مجلس بروایت سہل ساعدی دمشق مین داخلۂ حرم نبی

پھرتوتھین عورات کو دربدر پھراتین ای مرد اگر تیری امکان مین کوئی چادر اور مقنعہ موجود ہو تو واسطی منہہ چھپانی دختران فاطمہ کی لادو مینی عبا کو اپنی دوش سی اوتار اُنکی نذر کیا اُنکو حوالہ کیا
نکمر دن کو ہر بی بی کی خدمت مین حاضر کیا سب نے لیکی چہری پر ڈالا وہ قافلہ اسیرون کا
دارالامارہ کو بڑہا راوی کہتاہی اوسی صورت سے جملہ اہلبیت کو بلوای عام مین لیکی چلے
یہان تک جو دروازہ مسجد جامع کی قریب پہنچی وہان توقف کیا وہ مقام ایسا تھا کہ جہان
کفار کی بندی کا ٹہرنا ہوتا اسیران حبش اور ترک و دیلم کو جب لاتی خلایق کو اونکی
ذلت و خواری دکہاتی گرفتاران اولاد رسول کو وہان ٹہرایا اہل شام کی زن و مرد نے
بنظارت دیکہا بعضی اونکی نور جمال پر تعجب کرتی حیرت زدہ ایک دوسری سی کہتی قسم خدا کی
ایسی اچہی قیدی کبہی نظر سی نہین گذری الہم سی پوچہا تم کون لوگ کیا مذہب رکہتی ہو
کس ملک سی ائی دیار عجم یا عرب سی پکڑی ہو اوسوقت سکینہ خاتون نی رو کی زبان حال سی کہا
ظلم و ستم سی یزید کی ہمارا گہر برباد ہوا ساری سردار و عزیزونکو بہو کا پیاسا مارا ہمکو مثل
اہل روم و فرنگ لاکی دربدر پہرایا فی الحقیقت تمنی ہماری صورت کی قیدی کہانی کبہی
مصیبت سے کسی کی نقشی اسقدر کب بگڑی ہم ہین آل مصطفی کی اسیر اولاد علی مرتضی بنات
فاطمہ زہرا کی بی تقصیر خلایق کو اس کلام کی سماعت سی تعجب ہوا رقت و زاری مین اونکی
والون کو ضبط نرہا **نظم المولفہ** خاموش رہو ناظم دلخستہ بکا سی پہٹتا ہی جگر
ہای حسینا کی صدا آتی ہی چار طرف غلغلۂ نوحہ و فریاد ہی اس بزم مین روتی ہین ملک
مہ و ماہی بیتاب ہوی ہر جوان فرط الم مین حضار کو اب ہوش نہین شور و بکا سی
مانگو یہ دعا اس گہری درگاہ خدا مین محفوظ رہین اہل عزا رنج و بلا سی مقبول ہو یہ ذاکر
شبیر کا پڑہنا تحسین کا انعام ملی رب علا سی

اونتالیسوین مجلس فضائل اہل بکا و اسیران کربلا کا دمشق مین داخلہ

۳۹ اونتالیسوین مجلس فضایل اهل بکا و العیان ماتم ابراهیم فرزند لخد اوراسیران کربلا کا دمشق مین داخلہ

رباعی حاصل جسی آقا کی حضوری ہو جای ۔ عصیان کی تیرگی سی دوری ہو جای ۔ ای اہل علی مجلس پر نور حسین ۔ ناری جو یہان آئی تو نوری ہو جای ۔ رباعی طفلی یہ نشاط و شادمانی کٹ جای ۔ یا عیش مین موسم جوانی کٹ جای ۔ سب کچھ یہ عبث ہی ای محبان علی ۔ رو تی رو تی ہی زندگانی کٹ جای ۔ رباعی گر حرص سی خود کو ای خردمند جدا ۔ جامہ سی نظر آتا ہی پیوند جدا ۔ دولت تری پاس کب رہی جب تہ خاک ۔ ہو جای گا ہر سی تیرا ہر بند جدا ۔ رباعی قارون نی بہت عزیز تھا مال کیا ۔ اوس مال نی آخر اوسی پامال کیا ۔ جسی نہ کیا غم حسین ابن علی ۔ برباد عبث نامہ اعمال کیا ۔ تمہید بکا فضائل مجلس عزا و اهل ماتم سرا و اشک رقت و مدح محبت عترت رسالت کی اہل ولایت کو مسایل فضائل سماعت کرنا سنت موکدہ ہی شریعت حسینی مین مکلفین رقت کو رسایل شیون پڑھنا طاعت واجبہ ہی کلمہ نوحہ کو دل سی کہنا اسلام ماتم کا شعار فریضہ نالہ کو اچھا بجا لانا دین غم والم کا اعتبار اقرار خمسۂ النجبا کی دوستی پر سدا یکے رنگاری اعتراف آل عبا کی محبت مین نشانہ ابراری پانچون وقت اقتدا مین ذکر امام رہنا عبادت ہر روزہ قبلۂ انام کی نیت تعزیت مین پھرنا حصول فضیلت چشم بد دور یہ رونا نور دیدۂ رسول پر عمل مقبول دیکھا ہی بی نہایہ مبالغہ حزن والم و اطاعت آل بتول کی ایمان کا اصول پایا ہی بندۂ خاص حسنا وہ ہی جو سقر بان کبریا کی غلامی کری آزاد عرصہ جزا مین پھری وہ کہ اعیان و کاہین نامی رہی اپنی عمل کی نتیجہ و حسرت جانی جلوس کی درجات کرامت پہچانو اشک عزا کی قیمت و شرافت دیکھو مولا و آقا کی قرب

اونتالیسوین مجلس فضائل سرشک بکا و اسیران کربلا کا دمشق مین داخلہ

شرکت مین روایت معتبر سنو قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الثَّانِی زَیِّنُوا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ الْحُسَیْنِ فَاِنَّ ذِکْرَهُ یَحُطُّ الذُّنُوبَ الْعِظَامَ وَصَارَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ کتاب بحار الانوار مین نقل کی ہی امام جعفر صادق علیہ السلام نی یہ حدیث کہی ہی ای محبان باایمان اپنی مجمعِ جلوس کو ذکرِ امام حسین علیہ السلام سی زینت دو بدرستی کہ اوس مظلوم کا واقعہ سرگذشت گناہانِ کبیرہ کو نامۂ عمل سی قایل و سایغ کی مٹاتا ہی اور مانند اوس روز کی جو ماںکی بطن سی پیدا ہوا تھا پاک و صاف بناتا ہی اَیْضًا وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ نَفَسُ الْمُؤْمِنِ الْمَهْمُومِ لِظُلْمِنَا تَسْبِیحٌ وَهَمُّهُ لَنَا عِبَادَةٌ وَکِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ اور یہی اوس حضرت سی روایت کی ہی مخبرِ صادق نی اہلِ عزا کو بشارت دی ہی مجلسِ مومنین مین جہان فضیلت و مصیبت ہم اہلبیت کی بیان کرین لوگ زن و مرد آکی وہان سامعین بیٹھین اونکی سانس لینا برابرِ ثواب تسبیح خدا ہی ہماری واسطی غم کہانا عبادت ہوتا ہی چھپانا ساری بھید اور سر مخفی کا اہلِ خلاف سی جہادِ راہِ الہی کا اجر دیتا ہی ثُمَّ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ یَجِبُ اَنْ یُکْتَبَ هٰذَا الْحَدِیْثُ بِالذَّهَبِ پھر فرمایا ابو عبد اللہ نی دوست رکہتا ہون کہ یہ حدیث سونی سی لکہی جای اور ہر محب اسکا چرچا ایک دوسری کو پہنچای فی کتاب الْبِحَارِ عَنْ اِسْنَادِ الْاَخْیَارِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ مَلَائِکَةَ الْمُقَرَّبِیْنَ اَنْ یَتَلَقَّوْا دُمُوْعَهُمُ الْمَصْبُوْبَةَ لِقَتْلِ الْحُسَیْنِ اِلَی الْخُزَّانِ فِی الْجِنَانِ کتاب بحار الانوار مین اسناد اخیار سی روایت کی ہی مخبرِ صادق رسولِ خدا نی زبانِ معجز بیان سی کہی ہی بتحقیق کہ اللہ تعالی یون تعزیہ لیتا ہی کہ اپنی ملایکہ مقرب کو حکم دیتا ہی آنسو حسین کی مصیبت مین رونی والون کی فراہم کرتی جائین

اور بہشت مین خازنِ جنان کو پہنچا مین فَیَمزِجُوا بِمَاءِ الحَیوَانِ فَیَزِیدُ عذوبتہا
تاکہ وہ فرشتی آبِ چشمہ حیوان مین ڈالتی ہین قطرہ اشک سی لطافت و شیرینی کو اوسکی
بڑہاتی ہین حل عَن اَبِی ذَرِّ الغِفَارِیِّ قَالَ رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ یُقَبِّلُ
الحُسَینَ بنَ عَلِیٍّ عَلَیہِمَا السَّلَامُ وَهُوَ یَقُولُ کتاب کامل الزیارت مین ذکر کیا
ابی ذرِ غفاری سی روایت کو جو اوسنی کہا مینی دیکہا ایکدن حضرت رسالت کو اپنی گود مین
لئی امام حسین علیہ السلام کی رخساروں پر بوسی دیتی پیار سی بار بار کہتی تہی مَن اَحَبَّ
الحَسَنَ وَالحُسَینَ وَذُرِّیَّتَهُمَا مُخلِصًا لَم تَلفَحِ النَّارُ وَجهَهُ وَلَو کَانَت
ذُنُوبُهُ بِعَدَدِ رَملِ عَالِجٍ اِلَّا اَن یَکُونَ ذَنبُهُ یُخرِجُهُ مِنَ الاِیمَانِ جو کوئی
حسن اور حسین و اونکی اولاد کو محض رضای خدا کی واسطی دوست رکہی گا وہ آتش دوزخ مین
باوجودِ عصیان کی جلایا نہ جای گا ہرچند ریگ بیابانِ عالج کی قدر کثرت گناہ کا مبتلا ہو
مگر یہ کہ اوس خطا کا مرتکب ہو جسمین ایمان نرہا ہو عَن اَبِی الفَتحِ الحَفَّارِ عَنِ ابنِ
عَبَّاسٍ وَاَبِی رَافِعٍ قَالَا کُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِیِّ اِذ هَبَطَ عَلَیهِ جَبرَئِیلُ
کتاب امالی مین روایت لکہی ہی کہ ابی فتح حفارنی ابن عباس اور ابو رافع سی نقل کی ہی
ہم دونو خدمت مین نبی کی بیٹہی تہی ناگاہ جبرئیل نازل ہوی وَمَعَهُ جَامٌ مِنَ البَلُّورِ
الاَحمَرِ مَملُوًّا مِسکًا وَعَنبَرًا بلور سرخ کا جام خوش قطع دیکہا کہ مشک و عنبر سی
بہرا ہوا ہتہ مین تہا فَقَالَ لَهُ السَّلَامُ عَلَیکَ اللّٰهُ یُقرِئُ عَلَیکَ السَّلَامَ وَیُحَیِّیکَ
بِهٰذِهِ التَّحِیَّةِ اوسنی سلام کیا اور کہا خدا تیرے درود و سلام بہیجتا ہی اور یہ تحفہ جنت ہدیہ
کرتا ہی وَیَاْمُرُکَ اَن تُحَیِّیَ بِهَا عَلِیًّا وَوَلَدَیهِ فرماتا ہی تمکو کہ اس کرامت کو اپنی
علی اور اونکی دونو فرزندون تک پہنچاو فَلَمَّا صَارَت فِی کَفِّ النَّبِیِّ هَلَّلَت

گاه در هفت هیچ و دو راه ... عبدالله کامل رفته
آمده بان راه که عبدالله کامل ... با ایجاد
بان میاید ... عبدالله کامل ... از کجامی ای
او ... رسید که تو از کجامی ای گفت بکجا میروی
ان ... کلمانید گفت بکجا ... شامی ... نوشت
گفت ... گفت ... گروه شامی ... عبدالله
ستمکار ... راحم ... گفت
کامل گفت او ... ولیکن ... دلیل
نامش ... و امامان ... ولیکن
امده ست ... راه ... گفت
خواست که ... صفت ... گفت
گفت ... و کبود چشم و کند ... ریش و کند دندان
عبدالله گفت ... نشان ... است
نامه را ... بخواند ... ایشان ... کرد
که ... گفت ای ... بیا
۹۳۹
بر پشت اسپ نشاندند و ... خود بردند
روایت کنند که شمر ملعون ... دیده بان
نشانیده بود و خود بکرسی نشسته
بود و تکیه کرده احوال ... را ...
مپرسید مسلم روایت میکند که
از خیمه بیرون امدم و پیاده میرفتم
مردی را دیدم که زراعت میکرد ...
ان زراعت درختی نزدیک بود من
بسایه ان درخت رفتم و کلیمی ... کرده
و بخفتم ناگاه آوازی بگوش ... رسید
بخواستم و عبدالله کامل را دیدم
که با سپاه می اید گفت و تیغ خود را
پنهان کردم و کلیم را بر خود پیچیدم
و کلاه ان مرد دیگر زراعت میکرد
بر سر گذاشتم و نگاه میکردم اول
کسی که از خیمه بیرون آمد شمر بود
و خاله زاده او حاجب ...

اوستائیسوین مجلس جام بلور جنت کی روایت و دمشق مین ورود آل رسالت

ثلثا وکبرت ثلثا جب کہ پیغمبر کی ہاتھ مین وہ کٹورا گیا تین مرتبہ تہلیل اور تین دفعہ
تکبیر سی گویا ہوا ثم قال بلسان ذرب بسم اللہ الرحمن الرحیم طٰہٰ ما انزلنا
علیک القرآن لتشقی پھر زبان فصیح اور بلیغ مین اواز بلند سی ان کلمات طیبات کو پڑھا
فاشمّہا النبی ثم حیّا بہا علیًّا رسولخدا نی اوسکی رائحہ جان فزا کو سونگھا اور علی ابن
ابیطالب کو دیا فلمّا صارت فی کف علی قالت ہرگاہ دست علی ید اللہ فوق ایدیہم
ملا پاس کرامت و شرف مین صاف بولا بسم اللہ الرحمن الرحیم انما ولیکم اللہ
ورسولہ الآیہ اس آیہ کو نام ولی خدا سی زبان پر مع بسم اللہ تا آخر تلاوت کیا فاشمّہا
علی وحیّا بہا الحسن علی مرتضی نی اوسکی خوشبو سی دماغ معطر فرمایا پھر حسن مجتبی علیہ
السلام کو پہنچایا فلمّا صارت فی کف الحسن قالت جب کف مبارک مین امام حسن کے
وہ کٹورا پہونچا بہت صاف کلام کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم عمّ یتساءلون عن
النبأ العظیم الآیہ اس آیت کو ساتھہ بسم اللہ کی قرارت کیا فاشمّہا الحسن وحیّا
بہا الحسین امام حسن نی اوس رائحہ ربانی سی مشام خوشبو کر کی ریحان رسول امام حسین کو
دیا فلمّا صارت فی کف الحسین قالت جب امام حسین کی پنجہ عقدہ کشا مین نازل
ہوا تو لطف سی بولا بسم اللہ الرحمن الرحیم قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فی القربی ان کلمات طیبات کو دست سید الشہدا مین سنایا اور تاکید محبت کو اونکی اجر
نبوت بتایا ثم ردّت الی النبی فقالت پھر سرور کائنات کی ہاتھ مین دیا گیا
اور جام باصفا یون بولا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ نور السموات والارض
اس فقرہ کو مع بسم اللہ ساتھہ بلاغت کی سنایا فلم ادر علی السماء صعدت ام
فی الارض نزلت بقدرۃ اللہ راوی ناقل ہین کہ پھر نہین معلوم وہ کٹورا فلک پر چڑھا

اونتالیسوین مجلس وفات ابراہیم فدیہ سید الشہدا وشق مین داخلہ سیران کربلا ۳۹

یا زمین کی اندر غایب ہوا قدرت خداسی کہان پہنچا فی تفسیر النقاش باسنادہ

عن ابن عباس قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی فخذہ

الایسر ابنہ ابراہیم وعلی فخذہ الایمن الحسین بن علی وھو تارۃ

یقبل ھذا وتارۃ یقبل ھذا تفسیر نقاش میں اپنی سندسی ابن عباس کی بات

ہی لکہا جو اونہی کہا ایک روز مین خدمت نبی الوری سی مشرف تہا وہ جناب زانوی

راست پر امام حسین علیہ السلام کو بٹہائی تہی اور طرف چپ ابراہیم اپنی فرزند والا تبار کو

بٹہائی تہی کبہی اوسکی جبین ورخسار کا بوسہ لیتی کہ گاہی اسکو پیار والفت مین ہنسا دیتی

اذ ھبط جبرئیل بوحی من رب العالمین فلما سری عنہ قال اتانی

جبرئیل من ربی فقال یا محمد ان ربک یقرء علیک السلام ویقول

لست اجمعھما لک فافد احدھما بصاحبہ ناگاہ جبرئیل وحی الہی لیکی نازل

ہوی جب وہ چلی گئی تو رسولخدا بولی اسدم میری پاس روح الامین آیا اور پیام رب

العالمین یون لایا کہ خدا تمہیں سلام بہیجتا ہی غیرت محبت وپاس حرمت سی کہتا ہی کہ ان دونو کو

تمہاری آغوش مین اکیجا رہنا مصلحت نہین دیکہتا ہی جسی چاہو دوسری پر فدا کرو یہ حکم

دیتا ہی فنظر النبی الی ابراھیم فبکی ونظر الی الحسین فبکی اوسوقت سید

انبیا نی ابراہیم وامام حسین کی طرف دیکہا اور حسرت مین باری باری دونو کی جانب سی

رودیا وقال ان ابراھیم امہ امۃ ومتی مات لم یحزن علیہ غیری فرمایا

کہ مادر ابراہیم ام ولد ہی بہت ہوئی کہ مر گئی اب کون سوای میری غم ابراہیم کا بار اوٹہانی والا ہے

اگر مر جای تو البتہ اوسکا درد سرمایہ اندوہ وبکا میرا ہی وام الحسین فاطمۃ وابوہ

علی ابن عمی لحمی ودمی ومتی مات حزنت ابنتی وحزن ابن عمی

چون حضرت امام حسین علیہ السلام آمدہ بودند و عمر سعد را که عبیداللہ زیاد و جملہ فرود

اوستائیسوین مجلس روایت ہارون مناقب حسنین علیہما السلام اور حرم کا و اخلا شام

وَحُزِنْتُ اَنَا عَلَیْهِ و ماد حسین فاطمہ زہرا باپ علی مرتضی ہی جو میرا بہائی اور گوشت
خون ہم دونو کا اسمین ملا ہی دختر میری روئی برادر جان کہوئی اگر حسین مرجائی او
مجہی حزن والم اوسکی فراق مین ستائی وَاَنَا اُوْثِرُ حُزْنِی عَلٰی حُزْنِهِمَا یَا جَبْرَئِیْلُ
یُقْبَضُ اِبْرَاهِیْمُ فِدْیَةً لِلْحُسَیْنِ فرمایا کہ بخوشی ورضا مینی اپنی غم کو اونکی الم سی
بدلا ای جبرئیل درگاہ خدا مین عرض کرو ابراہیم کو سلامتی حسین پر قربان کیا قَالَ
فَقُبِضَ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَکَانَ النَّبِیُّ اِذَا رَاَی الْحُسَیْنَ مُقْبِلًا قَبَّلَهُ وَ
ضَمَّهُ اِلٰی صَدْرِهِ وَرَشَفَ ثَنَایَاهُ وَقَالَ فَدَیْتُ مَنْ فَدَیْتُهُ بِابْنِی
اِبْرَاهِیْمَ راوی حدیث ابن عباس نی کہا کہ تین روز بعد مرض بخار سی ابراہیم گذر گیا
پہر جب رسول الثقلین اپنی پاس امام حسین علیہ السلام کو آتا دیکہتی چہاتی سی لگاتی
لب و دندان انکی بوسی لیتی فرماتی قربان ہون تیری ای پیاری ناناکی جو تجہپر فدا کیا
ابراہیم اپنی فرزند کو مینی سبحان اللہ کیا درجہ محبت حضرت رسالت ہی اور کس
مرتبہ ہی دلمین الفت ہی جو بیٹی کا مرنا گوارا کیا نواسہ پر فدیہ سلامتی دیا ایضا
فِی الْبِحَارِ رُوِیَ مَرْفُوعًا اِلٰی اِسْحَاقَ بْنِ سُلَیْمَانَ الْهَاشِمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ
کُنَّا عِنْدَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ هَارُوْنَ الرَّشِیْدِ کتاب بحار مین بسند مرفوع اسحاق
بن سلیمان واونکی پدر سی روایت کی ہی کہ ایک دن ہارون رشید کی پاس ہم موجود
تہی اور یہ حالت دیکہی ہی فَتَذَاکَرُوْا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ صحبت و
حکایات مین ذائقہ عرفان پایا تذکرہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام درمیان آیا
فَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ هَارُوْنُ زَعَمَ الْعَوَامُّ اَنِّیْ اُبْغِضُ عَلِیًّا وَوَلَدَهُ
حَسَنًا وَحُسَیْنًا ہارون بولا عوام لوگ یہ گمان کرتی ہین جو کہتا ہون کہ مین علی

ابن ابیطالب اور اونکی فرزند امام حسن و امام حسین علیہم السلام سی بغض و عداوت رکہتا ہو
وَلَا وَاللّٰہِ مَا ذٰلِکَ کَمَا یَظُنُّوْنَ قسم خدا کی ایسا نہین یہ حرف بیجا ہی جو اس مین
خلق کو دہوکا ہی وَلٰکِنَّ وُلْدَہٗ ہٰؤُلَاءِ طَالَبُنَا بِدَمِ الْحُسَیْنِ مَعَہُمْ فِی
السَّہْلِ وَالْجَبَلِ لاکن یہہ اونکی اولاد خونخواہی امام حسین علیہ السلام پر چڑہے
ہماری ساتہہ کوہ و بیابان مین ساعی پرخاش رہی حَتّٰی قَتَلْنَا قَتَلَتَہٗ ثُمَّ
اَفْضٰی اِلَیْنَا ہٰذَا الْاَمْرُ تا یہہ کہ بڑی لڑائی اور ہنگامہ جدال درمیان مین ہوا پہر قضا
قدر سی امر خلافت ہمکو ملا فَحَالَطْنَاہُمْ فَحَسَدُوْنَا وَخَرَجُوْا عَلَیْنَا فَخَلُّوْا قَطِیْعَتَہُمْ
پس آمیزش کی ہم سی حسد مین اور خروج کیا ہمنی اونکی راہ کہولدی یعنی اونکی حال پر
چہوڑ دیا وَاللّٰہِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمَہْدِیُّ اَبِیْ جَعْفَرِ الْمَنْصُوْرِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
قسم خدا کی یہ روایت پہنچی مجکو اپنی آبا و اجداد عبداللہ بن عباس کی بیان سی کہ ایک روز
ہم خدمت رسولخدا مین حاضر تہا دل و جان سی اِذْ اَقْبَلَتْ فَاطِمَۃُ تَبْکِیْ ناگاہ فاطمہ
زہرا صدمہ سی بلبلاتی روتی ہوی پدر کی پاس آئین فَقَالَ لَہَا النَّبِیُّ مَا یُبْکِیْکِ
پیغمبر نی پوچہا بقرار ہوا ہنور دیدہ کیون اشکبار ہو قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ
الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ خَرَجَا فَوَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَیْنَ سَلَکَا عرض کی ای رسول خدا
میری فرزند دلبند حسن و حسین گہر سی باہر نکلی ہین دیر ہوئی معلوم نہین کہ کدہر گئی ہین
فَقَالَ النَّبِیُّ لَا تَبْکِیْنَ فِدَاکِ اَبُوْکِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَہُمَا وَہُوَ اَرْحَمُ
بِہِمَا فرمایا نبی نی کہ ای دختر جان پرور تیرے فدا ہو مطلوب کہو رقت نکر بتحقیق کہ جس خدا نی
اونکو پیدا کیا ہی وہ اونپر بہت مہربان و ہر بلا مین نگہبان ہی اَللّٰہُمَّ اِنْ کَانَا

اونتالیسویں مجلس روایت ہارون مناقب حسنین علیہما السلام اور حرم کا و اہل شام

اَخَذَا فِی بَرٍّ فَاحْفَظْهُمَا وَاِنْ کَانَا اَخَذَا فِی بَحْرٍ فَسَلِّمْهُمَا پھر دعا مانگی خداوندہ
میری فرزند خشکی مین ہون تو حفاظت کرنا اور اگر دریا مین اوتری ہون تو سلامت
پہنچانا فَهَبَطَ جِبْرَئِیلُ فَقَالَ یَا اَحْمَدُ لَا تَغْتَمَّ وَلَا تَحْزَنْ هُمَا فَاضِلَانِ
فِی الدُّنْیَا فَاضِلَانِ فِی الْآخِرَةِ وَاَبُوْهُمَا خَیْرٌ مِنْهُمَا اوسدم جبرئیل نازل ہوی
کہا ای احمد مجتبیٰ غم نکہا اور حزن دل پر نہ لاؤ تمہاری نواسی دنیا و آخرت مین برگزیدہ
فاضل ہین اور اونکی والد اونسی اچہی اور کامل ہین وَهُمَا فِی حَظِیْرَةِ بَنِی النَّجَّارِ نَائِمَیْنِ
وَقَدْ وَکَّلَ اللّٰهُ بِهِمَا مَلَکًا یَحْفَظُهُمَا وہ بزرگوار حظیرہ بنی نجار مین سوتی ہین تہوڑا
عرصہ گذرا ہی خدا نی ایک فرشتہ کو اونکی حفاظت پر مقرر کیا ہی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقُمْنَا مَعَهُ حَتّٰی اَتَیْنَا حَظِیْرَةَ بَنِی النَّجَّارِ ابن عباس روایت
کرتی ہین یہ سنکی رسول خدا اُٹھ کھڑی ہوی اور ہم بھی اونکی ساتھ اوٹھی یا ہم چلی تا کہ حظیرہ بنی نجار
پہنچی فَاِذَا الْحَسَنُ مُعَانِقُ الْحُسَیْنِ وَاِذَا الْمَلَکُ قَدْ غَطَّاهُمَا بِاَحَدِ جَنَاحَیْهِ
دیکہا کہ حسن اپنی چہوٹی بھائی حسین کو پیار سی گلی لگائی ہین اور ملک ایک پر سے اونپر سایہ کیی ہی
جیسی خادم ہوتی ہین فَحَمَلَ النَّبِیُّ الْحَسَنَ وَاَخَذَ الْحُسَیْنَ الْمَلَکُ وَالنَّاسُ یَرَوْنَ
اَنَّهُ حَامِلُهُمَا پیغمبر نی اونکو جگایا حسن کو نبی نی دوش پر چڑہایا اور حسین کو فرشتے نے
کاندہی پر بٹہایا ظاہر مین لوگ دیکہتی اور جانتی تہی دونو کو حضرت اوٹہائی قدم بڑہاتی
تہی فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَکْرٍ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُخَفِّفُ عَنْکَ
بِاَحَدِ الصَّبِیَّیْنِ بنظر حسن خدمت ابوبکر و ابو ایوب الانصاری نی عرض کی ای رسول خدا
دونو فرزندون سی ایک ہمین نہین دیتی کہ آپکا بوجہ ہلکا ہو فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنَّهُمَا فَاضِلَانِ
فِی الدُّنْیَا فَاضِلَانِ فِی الْآخِرَةِ وَاَبُوْهُمَا خَیْرٌ مِنْهُمَا فرمایا انکو اپنی حال پر چہوڑ دو

اونتالیسوین مجلس روایت ہارون سی فضیلت حسنین علیہما السلام اور حرم کا و اخواتہم

یہ فاضل ہین دنیا و آخرت مین اور والدا وکی بہتر ہین اونسی خلقت مین ثمّ قال واللّٰہ لا شرّ فیہما الیوم بما شرّ فہما اللّٰہ بعد ازان ارشاد کیا آج ظاہر کرونگا اوکی شرف و بزرگی کو جو خدا نی فرمایا فخطب فقال ایّہا النّاس الا اخبرکم بخیر النّاس جدًّا وجدّۃً پس مسجد مین رونق افزا ہوی منبر پر گئی خطبہ پڑہا بکار کی شادمانی سی — ای گروہ خلایق تمکو خبر دون بہترین مردم کی نانا اور نانی کی قالوا بلیٰ یا رسول اللّٰہ قال الحسن والحسین جدّہما رسول اللّٰہ وجدّتہما خدیجۃ بنت خویلد حضار نی پوچھا کہ ہان ای سرور کائنات کون انکی ہی فرمایا حسن اور حسین نانا اونکا رسولخدا نانی خدیجہ بنت خویلد ہی الا اخبرکم ایّہا النّاس بخیر النّاس ابًا وامًّا پھر فرمایا آگاہ ہوای گروہ حاضرین خبر دیتا ہون تمکو اشرف بنی آدم سی باپ اور مان کی رتبہ مکرم سی قالوا بلیٰ یا رسول اللّٰہ قال الحسن والحسین ابوہما علیّ ابن ابی طالب وامّہما فاطمۃ بنت محمّد لوگون نی کہا ارشاد کرو ای سید دوسرا فرمایا حسن اور حسین ہین الداونکی علی ابن ابی طالب مان فاطمہ بنت محمد اشرف ثقلین ہین الا اخبرکم ایّہا النّاس بخیر النّاس عمًّا وعمّۃً فرمایا ای محبو چاہتی ہو کہ تمہین بتا دون سب سی نانا کو چچا اور پہوپہی کی جانب سی جانون قالوا بلیٰ یا رسول اللّٰہ قال الحسن والحسین عمّہما جعفر ابن ابی طالب وعمّتہما امّ ہانی بنت ابی طالب صحابہ نی گذارش کی ہان ای خاتم انبیا ہدایت کرو عرفان کی فرمایا حسن اور حسین چچا اونکی جعفر ابن ابی طالب اور پہوپہی امّ ہانی بنت عم ان کی الا ایّہا النّاس الا اخبرکم بخیر النّاس خالًا وخالۃً پھر فرمایا تمکو خبر کرون افضل

اوتالیسوین مجلس روایت ہارون سی مناقب حسنین علیہما السلام وحرم کا ذکر

انام سی اونکی ماموون اور خالہ کی نام سی قَالُوا بَلیٰ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْحَسَنُ
وَالْحُسَیْنُ خَالُھُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَالَتُھُمَا زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ
اللّٰہِ جواب یا ارشاد کرو ای سید اصفیا جو مطلب حسب ونسب ہی فرمایا حسن وحسین
ماموون بیٹا پیغمبر خدا کا قاسم خالہ بیٹی نبی کی زینب ہی اَلَا اِنَّ اَبَاھُمَا فِی الْجَنَّۃِ
آگاہ ہو کر باپ اونکا بہشت مین وَاُمُّھُمَا فِی الْجَنَّۃِ اور مان اونکی جنّتِ عنبر سرشت
مین وَجَدُّھُمَا فِی الْجَنَّۃِ نانا اونکا خلدِ برین مین وَجَدَّتُھُمَا فِی الْجَنَّۃِ اور نانی
اونکی طیبین مین وَخَالُھُمَا فِی الْجَنَّۃِ ماموون اونکی جنان مین وَخَالَتُھُمَا فِی الْجَنَّۃِ
اور خالہ اونکی بہشتِ جاودان مین وَعَمُّھُمَا فِی الْجَنَّۃِ چچا اونکا فردوس رحمان مین
وَعَمَّتُھُمَا فِی الْجَنَّۃِ اور پہوپہی اونکی عدنِ رضوان مین وَھُمَا فِی الْجَنَّۃِ وہ دونو
روضہ جاوید مین وَمَنْ اَحَبَّھُمَا فِی الْجَنَّۃِ جو اونکو دوست رکہی نعیمِ پایندہ مین وَمَنْ
اَحَبَّ مَنْ اَحَبَّھُمَا فِی الْجَنَّۃِ اور جو اونکی محبون سی چاہ کری قصورِ طوبیٰ مین قدم دہری
پس ای اہلِ عزا ومولیانِ اہلِ عبا محبت مین عترتِ رسالت کی داخلہ جنت کی سند
جاودان پائی اور بیانِ اعدا سی مولا کی فضیلت تمہاری سماعت مین آئی جب دوست کا
دوست بہی سنو جب فردوسِ اعلیٰ ہوا اب بہشتی ہونی مین کسی دوزخی کو شبہ رہا ہو نظم
لمؤلفہ ای مومنو کیا رتبہ فرزندِ علی ہی محبوبِ خدا جانِ بتول اور نبی ہے
جبریل تو خادم ہی سر افیل سادمساز دیکہو تو بہلا کسکو یہ توقیر ملی ہی مظلومی
غربت کا سماعرش پہ چرچا ماتم کی دل زار مین تصویر کہینچی ہی جو روی گا اس بزم مین
شبیر کی غمسی او سپر نظرِ لطفِ خداوند جلی ہی ناظم نی کیا نوحہ جانسوز وہ تحریر ہر شعر مین

تائید جناب احدی ہے

مجلس داخلۂ اہلبیت دیار شام اور لکیر و کا او بہو مہو دیہ حچہ میں اقیام آل پیغمبر او ر ہا مبہان کے

بیعت زدگانِ شامِ غریبان، ومحنت دیدگانِ مقامِ احزان ہمقیدانِ سلسلۂ اندوہ و بکا، وگرفتارانِ حلقۂ تسلیم ورضا، خاک نشینانِ زاویۂ ملال، واشک ریزانِ حظیرۂ ابتہال جیل اکشبار ماتم کو ویرانۂ منزلِ غم مین اوترتی یون نقل کرتی ہین کہ جب کاروانِ غارت زدہ خواجۂ عالم کا حوالیِ دمشق مین پہنچا یوسف کنعانِ رسالت کی قیدی وہ مصرِ ابتلا مین چرچا پہیلا خریدارانِ تماشا نقدِ عداوت کو لیکی ہجوم لائی اذیت فروشانِ بازارِ جفا دلّالیِ بلا سی فراہم آئی کسی کی سر مین یہ سودا بہرا کہ فرزندِ یعقوبِ کربلا کو غلامی مین لی کسی کی نظر مین یہ اندھیر آیا کہ دخترانِ عزیزِ محبوبِ خدا کنیزی مین مانگی، کوئی اس آرزو مین سرشار کہ سرکو امام حسین علیہ السلام کی دیکھے کوئی اس گفتگو مین بیقرار کہ فرقِ عریان کو آلِ سیّد طین کی ملاحظہ کری، مردمِ کورباطن کے آنکہین تماشا مین نورِ چشمانِ زہرا کی نگران، خلقِ سیہ درونکی دل طلب مین صورتِ پریشان حرم کی ہر سو دوان تاکہ اوّلِ صبح قافلۂ اسیرانِ کربلا کا دروازۂ شام مین پہنچا اہلِ شہر نی ازدحام سی راہ وگذر کو مسافرانِ نینوا کی مسدود کیا، ہرچند نگہبانانِ سپاہ ابنِ زیاد فریاد کرتی لوگونکو ہٹاتی وہ بی ایمان گمراہ اور تلی گرتی قدمِ طغیان آگی بڑہاتی شمرِ شریر جہان کثرت وانبوہ زیادہ دیکھتا ساربانونکو وہین ٹھہرنیکی امر کرتا گرد و بام سی عورت و مرد کہڑی ہوکی اہلبیت کی زیارت کرین انگشتِ حقارت سی ایک دوسرےکو بانوانِ شاہدین کا پتا دین روی عن جعفر بن محمد علیہما السلام قال لی ابی محمد بن علی سئلت ابی علی بن الحسین عن حمل یزید لہ فقال حملنی

محمد علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ مجھسے میرے والد محمد باقر علیہ السلام نے یہ بیت کی
اپنے پدر علی ابن الحسین علیہما السلام سے ماجرا پوچھا اے فرزند رسول خدا وقت کربلا سے
یزید کے پاس کیونکر آپکا جانا ہوا فقال حملنی علی بعیر یظلع بغیر وطاء
فرمایا اوس اونٹ پر مجھے چڑھایا جسکی پشت پر کجاوہ اور محمل نہ تھا ورأس الحسین
علی علم امام حسین بن علی علیہما السلام کا سر اقدس لمبی نیزے پر دہرا تھا اور سکو آگے
سوار لیے سب سے آگے لے جاتا تھا ونسوتنا خلفی علی بغال واکف سب عورات
حرم بھی مرکب عواری کے پیرے سوار تہیں ناہموار جای نشست سے ٹھہر نہ سکتی گری
پڑتی بغیر زین والفارطة خلفنا وحولنا بالرماح چار طرف سے ہمکو لشکر
گھیرے بھاگنے تانی قدم بڑھاتا فراغت اور دور ہٹانے کی واسطے خلق کو ہٹاتا ان
دمعت من احدنا عین قرع رأسه بالرمح ہماری اہلبیت میں اگر کسی کی
آنکھوں سے آنسو بہتا پاتی تو اوسکی سرزنش کو فرق پر نیزہ لگاتی حتے اذا دخلنا
دمشقا صاح صائح یا اھل الشام ھؤلاء سبایا اھل البیت
الملعون یہاں تک کہ بحر ارحمت ہمکو شہر دمشق میں داخل کیا ایک منادی نے اوسدم
چلاکے لوگوں سے کہا اے ساکنان شام یہ قیدی جو آئے ہیں اہلبیت زبون رحمت خدا سے دور
ہم لائے ہیں فی البحار وقالوا فلما دخلنا دمشقا ادخل بالنساء و
السبایا بالنہار مکشفات الوجوہ بحار الانوار میں رواۃ اخبار نے ذکر کیا
کہ اہلبیت ... داخلہ زبانی حرم محترم یوں کہا جب اعدا نے ہمکو شہر دمشق میں بھیجا
روز روشن عورات و اطفال کا منہہ کھلا سبکو دکھایا فقالوا اھل الشام الجفاۃ
ما رأینا سبایا احسن من ھؤلاء اہل شام سے مردم بازار و بلوائی جو ہر طرف

اونتالیسوین ۳۹ مجلس اہلبیت کا ورود شام اور کلام مرد پیر کا انجام

فرائم ہی بولی ایسی قیدی اچہی صورت و نورانی طلعت کی اسقدر تباہ کبہی نہین دیکہی
فَمَنْ اَنْتُمْ فَقَالَتْ سَکِیْنَۃُ اِبْنَۃُ الْحُسَیْنِ نَحْنُ سَبَایَا اٰلِ مُحَمَّدٍ یعنی تو نی پوچہا
تم کون ہو اور یہ بندی کہان سی آئی ہی سکینہ دختر امام حسین علیہ السلام نی جواب دیا
اولادِ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ ہین جنکو امت پکڑ لائی ہی فَاُقِیْمُوْا عَلٰی دَرَجِ
الْمَسْجِدِ حَیْثُ یُقَامُ السَّبَایَا وَفِیْہِمْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ وَھُوَ یَوْمَئِذٍ فَتًی
شَابٌّ ایسی خواری مین آہستہ جاتی آخر روز باب مسجد جامع پر پہنچایا اوس جلوخانی
مین جہان کفار کی بندیکو ہمیشہ ٹہراتی کہڑا کیا اونمین علی بن الحسین علیہما السلام بہی اسیر
و شکیبہ تہی گردشِ دوران سی امامِ زمان کوچہ و بازار مین مسلسل و مغلول تشہیر تہی قَالَ
وَجَاءَ شَیْخٌ فَدَنَا مِنْ نِسَاءِ الْحُسَیْنِ وَعِیَالِہٖ وَھُمْ اُقِیْمُوْا عَلٰی دَرَجِ بَابِ
الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ راوی کہتا ہی کہ جب سپاہِ ظلم و ستم نی اولادِ سیدِ عالم کو در مسجد پر کہڑا
کیا اہلِ شام سی ایک مرد ضعیف آیا اور حرمِ امام کی نزدیک دم لیا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ قَتَلَکُمْ وَاَھْلَکَکُمْ وَاَرَاحَ الْبِلَادَ مِنْ رِجَالِکُمْ وَاَمْکَنَ اَمِیْرَ
الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْکُمْ ازبسکہ اوس شہر مین کثرت سی آبادی کی خلق کا شمار تہا ایک
واقعہ جو کہین گذرتا خواہ کوئی سانحہ نظر آتا دوسرونکو معلوم نہوتا ہرچند اہلبیت نی
اوس روز کئی مقام پر اپنی فضائل کہی وہانکی زن و مردونکی افسوس اور حسرت مین
سر پیٹتی رہی پہر جو وہ آگی بڑہی تو انبوہ تازہ مین جا کی کہڑی ہوئی اونکی شکستہ حالی
زبونی قید سی ناظرین نی اسیرای فرنگ و روم گمان کئی وہ مردِ پیر کہنی لگا شکر خدا کا
جو اوسنی تمہاری وارثونکو مارا تمہین گرفتارِ اسیری سلسلۂ قید مین باندہا مردونکی
ہلاکت سی فتنہ و فسادِ اسلام رفع ہوا تمام ملکون مین راحت و آرام خلافت یزید کو میسر

دیناہر کجا کہ میر فتند تو با ایشان
خدا را خدمت کردی از بہر نفع
تشویش کنند ابراہیم گفت نود شش
دست از و بدار کہ عیالان و
بیاید شاعر گفت و اہین عطایا جزیہ
بروم ابراہیم گفت صبر کن تا امیر

اونتالیسوین مجلس اہلبیت کا ورود شام اور کلام پیر مرد نیک انجام

مرتبہ سطوت دیا اوس پیر نی عترت خیر البشر کی مذمت حد سی زیادہ کہی با اسباب ظاہر اولادِ رسول ہونی کی خبر نہی ظلم ابن زیاد سی حال ایسا تباہ تہا کہ ذریت احمد بلکہ اشرافِ عرب کا بہی نطفہ نہو تا فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَا شَيْخُ هَلْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ قَالَ نَعَمْ سید الساجدین جو طوق و زنجیر مین گرفتار کہڑی تہی ہمر حلقہ گاروان اسیر گردن جہکائی رو رہی تہی اوسکو خطاب فرمایا اپنی فضائل کو جتایا ای شیخ تونی یہ باتین نادانی سی کہین ہم گنہگار اس جفا کی سزاوار نہین تہی ہمارا حال برخلاف پہنچا ہی آیا تونی قرآن جو ہماری نانا پر نازل ہوا پڑہا ہی اوسنی تلاوت کا اقرار کیا اور حالت سکتہ مین دیکہا فَقَالَ هَلْ عَرَفْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ زین العابدین نی پوچہا مصحف دیکہا ہی اس آیت کو تونی یاد رکہا ہی قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ قَالَ الشَّيْخُ قَدْ قَرَأْتُ کہا بخوبی حفظ کیا ہی لوح دل پر نقش مدعا ہی فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَنَحْنُ الْقُرْبَىٰ يَا شَيْخُ فرمایا مصداق آیہ کریمہ ہم ہین کہ مقصودِ خداوند عالم ہین ہماری محبت کو اللہ نی بندون پر لازم گردانا صلہ رسالت و اجر ہدایت مین دوستی اقربا کو چاہا فَهَلْ قَرَأْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ پہر مرد پیر سی سوال کیا کہ یہ آیت کو تونی کتاب خدا مین بہی پڑہا وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ قَالَ نَعَمْ شامی نی تصدیق کی کہ ہان مینی تلاوت کی اور یاد بہی رکہی قَالَ عَلِيٌّ فَنَحْنُ ذِي الْقُرْبَىٰ يَا شَيْخُ بیمار کربلا نی کہا وہ لوگ ہم ہین جنکی واسطی یہ آیت خدا نی بہجوائی اپنی پیغمبر کو ہمارا حق بتا دیا بات بتائی وَهَلْ قَرَأْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فرمایا ای شیخ یہ آیت بہی تونی دیکہی ہوگی بلکہ صفحۂ خاطر مین لکہی ہوگی إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ

اونکا الیٹیوں مجلس اہلبیت کا ورود شام اور کلام پیرمرد نیک انجام

الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا قَالَ الشَّیْخُ قَدْ قَرَأْتُ ذٰلِکَ عرض کی میری نظر
پڑی ہی اور یہ عبارت یاد رکھی ہی قَالَ لَہٗ عَلِیٌّ فَنَحْنُ اَھْلُ الْبَیْتِ الَّذِیْنَ
خُصِّصْنَا بِاٰیَۃِ الطَّہَارَۃِ یَا شَیْخُ زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ای پیر یہ آیت
ہماری توقیر مین آئی ہی خدانی ہمکو طہارت کی ساتہ تعبیر فرمائی ہی قَالَ فَبَقِیَ الشَّیْخُ
سَاکِتًا نَادِمًا عَلٰی مَا تَکَلَّمَ بِہٖ سماعت سی ان فقرات کی وہ مرد شامی نادم اور شرمندہ
ہوا حیرت مین رو دیا دو زمانی کی دیر تک چپ اور درماندہ رہا وَقَالَ بِاللّٰہِ اِنَّکُمْ
ھُمْ اوس مردنی پوچھا تمکو قسم ہی خدا کی وہی لوگ ہو جنکی شان مین یہ باتین نازل ہین
وہ بزرگ مبتلای سوگ ہو فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ تَاللّٰہِ اِنَّا لَنَحْنُ ھُمْ مِنْ غَیْرِ شَکٍّ
وَحَقِّ جَدِّنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ اِنَّا لَنَحْنُ ھُمْ علی ابن الحسین علیہما السلام نے جواب دیا ای
کچہ شبہ نلا اوسی اللہ کی سوگند بدون شک ہم وہی ہین اور اپنی جد امجد احمد مختار کی قسم
ہم وہی ہین فَبَکَی الشَّیْخُ وَرَمٰی عِمَامَتَہٗ وَرَفَعَ رَأْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ مرد پیر بہت رویا
عمامہ سر سی اوتار کی زمین پر مارا سر کو آسمان کی جانب مناجات کو اوٹہایا وی لے
اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِنْ عَدُوِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ کہا خدایا مین دشمن آل
محمد علیہ الصلوۃ والسلام سی بیزار ہوں جن و انس مین جو مخالف اونکی ہین سب سی برکنار ہون
ثُمَّ قَالَ ھَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ روکی مرد پیر بولا ای فرزند رسول جل و علا اس حال تباہ سے
نہین نہ پہچانا معاف کرو آیا میری توبہ قبول ہوگی جو گناہ بخشدو فَقَالَ لَہٗ نَعَمْ
اِنْ تُبْتَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَاَنْتَ مَعَنَا فرمایا جب تونی پشیمانی ظاہر کی
خدا تیری توبہ قبول کریگا اور حشر مین ہماری ساتہہ دوستونمین موصول رہیگا فَقَالَ
اَنَا تَائِبٌ عرض کی مین نادم اور تایب دل سی ہوا تمہاری جناب مین اوسکا عذر لایا

کلام بعضی بوند کہ عشاد بن ... ... سید حضرت ... اعیب
... ملک را نظر ... شاعر افتاده ... طلب او ... بود
آمد کہ ... و ... عبداللہ کفت ...
او را ... یافت عبداللہ ... شاعر محمد و آل محمد
... ... امیہ ... کہ ... عبداللہ بن زبیر
... امیر ... ... داد ... کفت ...
شاعر جواب ... کفت ... کفت ...
... شاعر ... روز ...
انکہ ... سعد ... کہ ... از ان ...
... ...
وموجود بود بکشند ... با ... تیغ ... میکرد
تو ... پیش ... کنید تا ...
کدامی جوان ... جہد کنید ... و ...
را از روی زمین بر دار ... و ...
... را ... مسلمان ... امام حسین را ...
مبارک حضرت امام ... میرزا ...
و بر ... کردند تو ... بر ...
آنگہ ... ۹۵۱
سک ملعون خبر دار ... کشند ...
حضرت امام حسین علیہ السلام ...
شہر پنہان ہستند و ہر کہ ان پنہا
کریختہ ست ہیچ را پوشیدہ نیست
کناہہای ہمہ را نوشتہ ست و او ...
حریص ... میکرد و آنچہ او کردہ
نکردہ است ابراہیم بخندید و گفت
تو گفت ای ملعون ... علی ... لعنت
بر تو باد و بر ... کہ ... تو باشد
زاشناختم اکنون ... واجب کہ عطا
از تو بکیم و مومن ... ... انچہ او ...
دادہ بود و اپس کرفت و سر کشید
با عشاد کرد ہرچہ ... خاطر ...
بگفت عشاد گفت ای ابو ... مجوز ...
کہ از کشتن خلاص شوی گفت ...
عشاد گفت ہرچہ از تو ... ...
بگوی گفت بگویم عشاد گفت ...

اوٹھائیسویں مجلس اہلبیت کا داخلہ شام اور خرابہ میں مقام

جو بی ادب کلام کیا فَبَلَغَ یَزِیدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ حَدِیثُ الشَّیْخِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ

راوی کہتا ہی جب یزید نی یہ ماجرا مرد پیر کا سنا اوس بی پیرنی حکم قتل کا شیخ کی دیا

عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ یَقُولُ لَمَّا أُتِیَ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ یَزِیدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ وَمَنْ مَعَهُ جَعَلُوهُ فِی بَیْتٍ

محمد ابن حلبی نی حضرت صادق سی روایت کی کہ ایک دن جناب نی یہ حدیث روبرو میری کہی جب خبر ورود علی ابن الحسین علیہما السلام اور سایر اہل حرم یزید کو پہنچی مراد اوس ثانی شداد کی جو ابن زیاد سی پوری ہوئی حکم دیا آل علی کو مکان ویران مین اوتارو اور دوسری روایت مین سنا ہی مسجد مین رہنی دو جو دربار اپنا آراستہ کر و نگا تو اونکو سامنی بلاونگا پس ساربانون نی مہار کو اودہر کہینچا دروازی پر خرابی کی اونٹونکا غول بٹہایا ہر ایک عورت کو سواری سی پیادہ کیا بار سربستہ جور و ظلم سارا کہول دیا بیمار کربلا کو جو ضعف بیحد سی قوت حرکت نہین رہی اور پیرون پر بندش زنجیر سی ورم کی شدت تہی زینب خاتون و ام کلثوم نی قدم بڑہا یا بازو پکڑ کی اوس ناتوان کو نیچی اوتارا تمام اہل حرم نی وا حسین کہتی نالہ کرتی اندر قدم رکہا ساری مکان کو مانند اپنی دل کی ٹوٹا معاینہ کیا زمین پست و بلند مین کہین ہمواری نہتی جو کوئی وہان آرام کری سقف و دیوار سی ایک مین استواری نہی کہ اوسکی سایہ مین بیٹہتی جھروکون مین جالی اور کوڑا ابھرا پڑا طاق اور محراب مین سوای شکست کی کچہہ باقی نرہا بنیاد عمارت قریب الانہدام در و دیوار کا افتادگی نام مانند درون یزید تیرہ و تار ہر گوشہ مین سوراخ عقارب و ثعبان آشکار وسعت مین تنگی چشم بخیل کا جلوہ خانہ رفعت مین پستی کہف غار زندان کا آستانہ دہوپ کی شعاع پڑتی تہی گلخن حمام ہو تا رات کو جو شبنم گرتی سردی زمہریر کا بدن لرزتا ہوای نسیم نہ اتی کہ غمزدہ کا دل تازہ ہو جای

اونتالیسوین مجلس شام کی خرابہ مین قید اہلبیت پیغمبر اور ملاقات منہال بن عمر

تہی کہ مستورات کا نامحرم سی پردہ ہو فقیر فرش سی کچہہ نہ تہا جو زمین پر بچہائین کوئی سامان نہین تہا کہ دروازی مین حجاب کو لگائین حیران ہوی کہ بیمارِ کربلا گمان سلامین فکر کر رہی بچونکو کس جا بٹہائین ناچار ایک چادرِ بوسیدہ کو ٹوٹی دیوار کی پیچہ پہیلایا زین العابدین کو اوسپر لٹا کی مٹی کی ڈہیلی سی تکیہ بنایا نہ کوئی برتن جسمین مٹی کا پانی بہرین نہ کچہہ آذوقہ جو اطفالِ خرد سال کو کہلا کی تسکین دین اندہیری گہر مین روشنی چراغ نہین تشویش جان پر ایک دم فراغ نہین کبہی اس خیال مین بیہوش کہ امام حسین علیہ السلام و اقربا کی لاش میدانِ کربلا مین چہوڑ آئی ہین کبہی یہ ذکر ہی نالہ و خروش کہ سرہای پرخون یزید نی دروازی مین لٹکائی ہین نہ دفن و کفن سی شہیدونکی خبر تہی نہ اونکی ماتم مین رونی کی مہلت اتہہ پہر تہی اب جو مکانِ بیت الاحزان مین اوتری سیدِ سجاد کی چارطرف خاک پر بیٹہی حلقہ نوحہ و ماتم باندہکی تعزیہ خانہ بنایا لحنِ حجازی مین رقت کا شور اوٹہایا روی الصدوق فِی الاَمَالِی عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ عَلِیٍّ قَالَتْ ثُمَّ اِنَّ یَزِیْدًا اَمَرَ بِنِسَاءِ الْحُسَیْنِ فَحُبِسَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فِیْ مَحْبِسٍ لَا یُکِنُّہُمْ مِنْ حَرٍّ وَّلَا قُرٍّ حَتّٰی تَقَشَّرَتْ وُجُوْہُہُمْ کتابِ امالی مین شیخ صدوق نی روایت کی ہی جو فاطمہ بنت علی علیہ السلام سی سنی ہی یزید نی عوراتِ امام حسین علیہ السلام کی رہنی کو ایسا شکستہ مکان دیا کہ اونہون نی علی ابن الحسین کی ساتہہ جب وہان قیام کیا او سمین نہ دن کو تمازتِ آفتاب سی پناہ تہی نہ رات کو سردی کی بچنی سی تاب رہتی خراب گہر مین زحمت پائی یہان تک تکلیفِ فراوان اوٹہائی کہ ماری گرمی کی رخسارون کا پوست اوتر آیا اور دہوپ سی رنگِ عترتِ مہر و ماہ سونلایا فَقَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّمَا جَعَلَنَا فِیْ ہٰذَا الْبَیْتِ لِیَقَعَ عَلَیْنَا فَیَقْتُلَنَا اہلبیت مین روکی کسینی کہا یزید نی اپنی جاسی ہمارا مرنا چاہا

حسن را کشت گفت عقبۃ الغنوی گفت محمد بن علی ابن جعفر بن ابی طالب را کہ کشت گفت عروہ بن عبد اللہ الخثعمی گفت میان غلام حسین را کہ کشت گفت دو کس بودند عبد الرحمن بن عبد الصمد الباہلی و عمر بن ابو الخلیع گفت ... بعد از آن مختار ابو الخلیع را گفت من تو را عفو کردم ... و بعد از آن مختار و بیرون رفت و بعد از آن خود را بخواست و بیرون رفت میان ابو الخلیع را آورد و مختار و العیصرات عبد اللہ غلامان مختار او را بردند و او را کشتند و سرش را ... گرفتہ پارہ پارہ کردند و ... در کوشش ... نوشتہ و نامش ... ابو الخلیع ما ... او را کشتند و سپید کہ ابو الخلیع ... عبد اللہ ... مختار ... و دیگر ... من ...

۳

آمد و عبد اللہ سلام کرد کہ نامش ہیثم بن سلیمان دوستدار حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب بود و زاہد و پارسا بود عبد اللہ را گفت مرا پیش امیر مختار بر کہ سخنی دارم بخلوت میباید گفت عبد اللہ مختار را آگاہ کرد مختار خلوت کرد و آن مرد را طلب نمود و بنزدیک خود بنشاند و گفت مرا ہمسایہ ایست کہ مذہب بنی امیۃ دارد و او را کنیزکی ہست کہ مرا دوست میدارد و بسیار چیزی ... او را خداوندان کنیز ... از کنیزک پرسیدم ... نان میخرید ... او را خواجہ شما نان بسیار میخرد ... مکر در خانہ شما کسی آمدہ کنیزک ... پنہان کرد و گفت کسی دیگر ... بعضی از خواجہ ... او را کشتم ...

اونتالیسوین مجلس شام کی خرابہ مین تمہید اہلبیت پیغمبر اور ملاقات منہال بن عمرو

اس خرابہ شکستہ مین ہمکو اوتارا ہی جرم پیغمبر ہی مکر و عداوت کرتا رہا ہی اوسی منظور ہے
یہ دیوار و بام ہمپر گر جائین چھوٹی بڑی دبکی اپنی جان گنوائین فَاَطَنَ الْحَرَسُ فَقَالُو
اُنْظُرُوا اِلٰی هٰؤُلَاءِ یَخَافُوْنَ اَنْ تَقَعَ عَلَیْهِمُ الْبَیْتُ وَاِنَّمَا یُخْرَجُوْنَ غَدًا
فَیُقْتَلُوْنَ جب یہ کلام بانوان حرم امام نی کہا در وازی کی پاسبان ملازمان یزیدی سینا
حیرت سی آپسمین چرچا کیا دیکھو یہ اسیر غریب اندیشہ کرتی ہین رورو مبادا ارکان کی
در و دیوار سے ہم پر گری کسی کی دست و پا مین چوٹ لگی صدمہ پہنچی نہین جانتی کہ روز آئندہ
اسیران سبکو قتل کریگا عورت و مرد مین ایک بچہ بہی زندہ نہ رہیگا قَالَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ
عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَمْ یَکُنْ فِیْنَا اَحَدٌ یُحْسِنُ الرَّطَانَةَ غَیْرِیْ امام زین العابدین علیہ
السلام فرماتی ہین وہ اندوہ و بلا سہی کہ سوای میری غم و الم کی شدت سے ہماری اہلبیت مین
کسی کی ہوش بجا نہی کتاب عین البکا مین منہال عمرو سی روایت کی ہی جس ایام مین ہا ہی
شہدا و حرم امام کو محنت پی در پی دی ہی، مین بہی شہر شام مین وارد تھا بخواہ خلق
وہ ماجرا سنا کہ عترت سید الشہدا بہی کسی مکان مین اوتری ہین اونکی تلاش مین پھرتا تھا، ناگاہ ایک راہ
کوچہ سی میرا عبور ہوا زن و مرد کی آواز شیون کان مین ائی جو آگی بڑہا تو خرابی سی فریاد نکلتی
پائی، سماعت سی دل میرا لگڑی ہوا قدم بڑہا کی دروازہ شکستہ پر پہنچا ایک طرف دیکھا
جوان ماہ طلعت خورشید سیما باچہرہ زرد و قد خمیدہ حال ژولیدہ ننگی سر کہڑی ہیں غبار مین
بال اٹی، دو نہر اشک انکہون سی روان لب پر ہجوم نالہ و افغان دیوار کی سایہ مین کہڑا ہے
جسکا پرستار نالہ زار غمخوار آہ شرربار مونس تنہائی بیکسی یاور غریب شکیبائی بی بسی مصاحب
ایام دربدری منصب ناکام یتیم پروری مین فکر و حیرت مین ہوا یہ ستمزدہ کون مولا ہے
پیکر قسم مین زنجیر و طوق کا سبب کیا ہی شاید سرور دین زین العابدین یہی ہونگی وہ مظلوم

اونتالیسوین مجلس شام کی خرابہ مین قید اہلبیت پیغمبر اور ملاقات منہال بن عمرو

شدتِ ضعف سی زمین پر بیٹہہ گیا، کوئی فرش اور تکیہ جو نہ تہا پشتہ خاک پر سہارا دیا، منہال
کہتا ہی بہت میرا دل کباب ہوا اُدب سی آگی بڑہا سلام کو سینہ پر ہاتہہ دہر اکمالِ نقاہت
مزیدِ عنایت سی جواب فرما کی پوچہا کہان رہتا ہی ای مرد تو کون ہی جو ہم آفت زدہ کو
سلام کرتا ہی اسواسطی کہ یہ شہر کی لوگ تحیت واکرام روا نہین رکہتی گویا آل خیر الانام کو
اہلِ اسلام سی بہتر سمجہتی منہال نی عرض کی مین تمپر فدا ہون تمہاری گہر کا غلام کہلاتا ہون
دوستی اور محبت کا دم بہرتا بہت مدت آپکی جد بزرگوار کا ملازم رہا چند روز سی اتفاق
زمانہ یہان لایا تمہاری مصیبت نے مجہی لہو کی آنسو سی رولایا ای فرزندِ رسول کرام آپنی
صبح و شام کیونکر گذارتی شام مین فرمایا مثالِ بنی اسرائیل قوم فرعون لیام مین کہ سپاہی
مردونکو ہلاک و قتل کیا عورات بیوہ کو اسیر اور لونڈیان بنا لیا مینی عرض کی ای نور چشم نبی
کوئی حرمِ رسالت کی حال پرسی کرتا ہی کوئی اس مصیبت مین پرسا دینی کو یہان گذرتا ہی
فرمایا کنیز و غلامان مردم شہر آتی ہین اپنا دل ہماری سوز محنت پر جلاتی ہین کہ ہم اسیر و
دلگیر ہین وہ بہی متقیہ اور دستگیر ہین پہر پوچہا کہ ای بیمار تپ درد و بلا و ای رنجور مبتلای
جفا کوئی آپکی عیادت پر خبر لیتا ہی شدتِ مرض مین کوئی تسلی دیتا ہی رو کی زبانِ
حال سی جواب دیا کہ آزار مین ناچار ہون بسترِ اینٹ مین بی پرستار ہون شربت تبرید
گرما گرم سہر شک بکار نخلخہ دماغ بوی خون سرہای شہدا غذای پرہیزی دوری راحت
مداوای خارجی طعنہ اور شماتت، پاشویہ کرنیکو حلقہ زنجیر نبض دیکہنی کو تجہ تعزیہ مہربانی ہے
طوق کی ہاتہہ گردن مین حمایل دل بہلانی کو آہ و نالہ مصاحب بی بدل عرض کی ای اعلا
تم قوتِ رفتار نہین رکہتی ہو اس وقت کدہر جانی کا قصد کرتی ہو ارشاد کیا اپنے گہر مین
جو مین کہا ہی چہت کا تختہ بہی ثابت نہین رہا ہی جسکا سایہ ہو یا عافیت کا گوشہ ہو اوقات کے

اونتالیسویں مجلس شام کی خرابہ میں قید اہلبیت پیغمبر اور ملاقات منہال بن عمر

شعاع تیز اور تند آتی ہی بدنکو سوزش گرمی کی ستاتی ہی رہیں ناتوان دہوپ کی مارسے
بیچین ہوں رجاتا ہوں کہ دیوار کی بیچھی بیٹہوں منہال کہتاہی میں اوس غریب
پر ملال کی حال کو پوچہتا حسرت سے روتا تہا ناگاہ دیکہا ایک ضعیفہ بلند بالا قد خمیدہ
لباس تعزیت میں پیچیدہ آبدیدہ بارِ غم کشیدہ خرابہ سی باہر نکلی نالہ واآخاہ وواولداہ
سوزِ جگر سی چلاتی کہ در و دیوار کو اوسپر کمال رقت آتی بیمار کا ہاتہہ پکڑا صدای ضعیف سے
روکی کہا ای غریب مادر وای یتیم دربدر تیری بیکسی اور مظلومی پر میں فدا ہوں اس طوق
زنجیر سی بندہی پیر اور گردن کی بلالوں رباہر نہ ٹہرو اندر چلو کہ زیادہ ضرب تازیانی کی
تحمل نہیں ہو مبادا یہہ دشمن غدار خبر ہوں واسطی ایذا دینی کی آشفتہ تر ہوں زبان دراز ہیں
ستائیں مار پیٹ سی پیش آئیں اپنی کلبہ احزان میں جاکی بیٹہو رحمت خوار کو سنہو خون
جگر اشک بصر نوحہ پدر سی علاقہ رکہو ہم تمہاری ساتہہ پیٹ کی ماتم کریں باپ بہائی کی
مرنیکا آنسو بہاکی پرسا دیں تم ہمیں خاکِ مصیبت سی اوٹہاکی سمجہاو آہ و نالہ میں صبر اور تسلی
کی راہ بتاو اسکا غم نہ کہاو کہ منزلِ قیام ویرانہ ہی خرابہ کو جانو مساکینِ بی وارث کا مقام
غریبانہ ہی منہال کہتاہی اوس بی بی کی باتوں سی میرا حال غیر ہوا سیّد ساجدین سے
پوچہا کہ یہ خاتون کون ہی جو تیر مہربان ہی جلالِ زہرا کی شبیہ صوت پریشان مبتلای
فغان ہی حضرت نی فرمایا کہ یہ فرزندونکی پرستار یتیمونکی غمخوار انیس بیماران مونس بیوہ
زنان سردار کاروانِ اسیر خواہر نالانِ حضرت شبیر میری پہوپہی زینب خاتون ہی
کہ بہائی اور اقربا کی عزا میں بزات محزون ہی وہ معصومہ نی سرورِ عابدین کا ہاتہہ پکڑا
کرتی پڑتی اندر مکان کی قرار و آرام کیا جب وہاں داخل ہوی تو سب نی جمع آوری کی
شیون وزاری سی اونکی اسمان و زمین کو بیقرار ہی ہوی نظم الفنی جو مصیبت ال احمد نی اوٹہائی

چالیسوین مجلس میوۀ جنت پیغمبر کا نواسو کو ہنسا آرایش دربار یزید و حرم کا دخلہ

شام مین کسنی دیکھی وہ خرابی صغرا یام مین ÷ شاہ دین کا سر کٹا ناموس خالق لٹ گئی

ننگی سر زینب پھری بلوای خاص و عام مین ÷ ہی غضب تشہیر ہووین دختران فاطمہ

اہل کینہ شاد بیٹھین خانۂ آرام مین ÷ کوٹ کر سینہ بہاو اشک حسرت مومنین ÷

شور ماتم ہو رہا ہی چرخ نیلی فام مین ÷ بدلی اس تضمین کی ناظم مجھی امید ہے

خلد کی جاگیر پائی حشر کو انعام مین

چالیسوین مجلس تمہید عزا و ہدایت بیسبب بکا آرایش دربار یزید و دخول امام شہید

رباعی کیا کیا نہ ستم اہل جفا سی کھینچا ÷ لاکن نہ قدم راہ رضا سی کھینچا ÷ سر دار ہی جلوہ گر ہی

سجاد حزین ÷ کانٹا ہی نہ جگر غم پاسی کھینچا رباعی کیا مرتبہ سلطان حجازی کا ہی

کیا عز و شرف امام غازی کا ہی ÷ سجدی کا نشان دیکھکی سب کہتی تہی ÷ یہ ہی

یہ سر کسی نمازی کا ہی رباعی عابد سی غم شاہ مین سونا چھوٹا ÷ لیٹی تہی جو خاک

بچھونا چھوٹا ÷ کہانا پانی نشاط و عیش و آرام ÷ سب چھوٹ گئی مگر نہ رونا چھوٹا

رباعی جب ماتم سرور کا مزا پڑتا ہی ÷ دل ہجر مصیبت مین گرا پڑتا ہی ÷ ابر

جو تو نہین برستا نہ برس ÷ یہان اشکون کا روز دونگرا پڑتا ہی ÷ تمہید بکا

سید الشہدا سی محبت سرور انبیا جنت کی میوہ ہی دینا

زانیہ کا روز حشر دیکھنا دربار یزید مین اہتمام داخلۂ

حرم امام نظم لمولفہ ای نالۂ جانسوز اثر اپنا دکہادی ÷ ای آہ شرربار بہ مجلس کو

ضیا دی ÷ ای نطق رسا حرف غم و درد سی اپنی ÷ دریای ہنر سنگ دل مردم کی بہا دی

ای فکر صواب اسمین خطا تجہسی نہووی ÷ رحمت کو تم اشک کی حصہ مین بتادی ÷

معلوم نیست مکر از کوفیان

جز نامہ بعبد الله زبیر

انوقت در مکہ بود محمد حنفیہ

نشستہ بیرون نمی آمد و بخانہ خود

و عبادت حق تعالی مشغول بود

پس عبد الله زبیر مردی را بخواند

نامش قیس بود گفت برو محمد حنفیہ

ای طبع صفا پیشہ بس آئینہ دلکو بندش مین مضامین کی صیقل سی جلا دی ای خاطر ناشاد زہی عزت و توقیر جو موج کہی شہ کی خدا او سکو صلہ دی ای خامۂ انگشت قسم کر وہ حدیثین تا روح رسول اور بتول اوسکی جزا دی ای سیف زبان جوہر تقریر سے اسدم میدان عزا مین صف شیون کو بچہا دی ای چشم ذرا دیکہہ فضیلت کو بکا کی آنسو جو بہی شعلۂ دوزخ کو بجہا دی ای کام دہان تشنگی شاہ کو مت بہول تا ساقی کوثر می جنت کو پلا دی ای سینۂ ماتم یہ تری ہستی کا داغ امید ہی خورو نکی گلی جلد ملا دی ای درد جگر اوٹھہ کہ یہی وقت مدد ہی فریاد کو اپنی دل زہرا کو سنا دی ناظم کو سنایا ہی جو اس طرز کا پڑہنا ای طفل دبستان علی خوش ہو دعا دی کیا فضیلت کہون عزای مظلوم کربلا کی ہزارون کرامت و آمرزش بہین دیکہی گویا خدا کی مغفرت کا دریا م اشک کا سوتا ہی اور جوش رحمت حق آہ کی سوزسی پیدا ہوتا ہی زہی توفیق اوسکی جو اس بہانہ کو یاد کری خوشا سعادت نصیب کہ مصروف نالہ و فریاد ہی مرتبہ غم امام حسین علیہ السلام کا احاطۂ رقم سی باہر ہی بیان مین ایک شمہ کی زبان قلم قاصر ہی منقبت وہ پڑہون جو معتبر ہو بتوجہ خاط سنو روایت ایسی عرض کرون کہ حزین رہو دل سی آفرین کہو قت وَاجْتَمَعَ اَهْلُ الْقِبْلَةِ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اِمَامَانِ قَامَا اَوْ قَعَدَا المناقب مناقب مین روایت کی ہی کہ اہل قبلہ و اسلام کی رای متفق ہوئی ہی جو رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ امام حسن و امام حسین دونو کو خلیفۂ الہی و پیشوای امت بنایا ہی چاہین اعدا پر ظہور و خروج کرین اور مناسب جانین گوشۂ عزلت مین بیٹہین مروی عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَ

جا لنبیون مجلس حدیث محبت نبی با حسنین علیهما السلام در بار یزید مین داخله حرم امام

وَحُسَيْنٍ اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ ؕ حافظ ابوبکر
محمد فتوانی مین زید ابن ارقم سی روایت کی ہی کہ خیر الوریٰ نی علی مرتضی و فاطمہ زہرا و حسنین
علیہم السلام کو بشارت دی ہی مین آشتی و ملاپ رکہتا ہون جسکی ساتہہ تمہارا مصالحہ ہو
اور جنگ و پرخاش کرتا ہون جو تم سب مین ایک سی لڑتا ہو ؕ رُوِیَ اَنَّ الْعَبَّاسَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَاءَ یَعُوْدُ النَّبِیَّ فِیْ مَرَضِہٖ فَرَفَعَہٗ وَاَجْلَسَہٗ
فِیْ مَجْلِسِہٖ عَلٰی سَرِیْرِہٖ ؕ سند معتبرہ سی روایت کی ایک دفعہ پیغمبر کو
علالت ہوئی عباس چچا حضرت کی عیادت کو آئی رسم آداب و تحیت بجا لائی ؕ
سرور کائنات نی تعظیم سی آگی بلایا اپنی تخت پر پاس بٹہایا ؕ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
رَفَعَکَ اللّٰہُ یَا عَمِّ ؕ فَقَالَ الْعَبَّاسُ ھٰذَا عَلِیٌّ یَسْتَاْذِنُ ؕ خاتم انبیا بولی
یا عم خدا تمہارا مرتبہ بڑا کری عباس نی کہا در پر حیدر صفدر کہڑی منتظر ہین رخصت کی
فَقَالَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ وَمَعَہُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ؕ رسول مقبول نی پکارا کہ یا علی
اندر آو جب وہ تشریف لائی تو حسن و حسین بہی اونکی ہمراہ آئی ؕ فَقَالَ الْعَبَّاسُ
ھٰؤُلَاءِ وَلَدُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھُمْ وَلَدُکَ یَا عَمِّ ؕ عباس نی عرض کی
یا رسول اللہ یہ آپکی فرزند ہین فرمایا ای چچا ہان وہ تمہاری جگربند ہین ؕ فَقَالَ
اُحِبُّھُمْ قَالَ اَحَبَّکَ اللّٰہُ کَمَا اَحْبَبْتَھُمَا ؕ عباس بولی مین پیار کرتا ہون تمہاری
دونو بیٹونکو سید البشر نی کہا اللہ تمہین دوست رکہی جیسا کہ انسی الفت کرتی ہو ؕ
عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ ثُمَّ
دَخَلْتُ عَلٰی فَاطِمَۃَ ؕ سلمان فارسی کی زبانی روایت ہی جو کہا ایک روز حضرت
سرور کائنات مین گیا اونپر سلام کیا پہر فاطمہ زہرا کی پاس آیا اداب و بندگی ذرہ

وحیت سی بجالایا فَقَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ جَایِعَانِ

یَبْکِیَانِ فَخُذْ بِاَیْدِیْہِمَا فَاخْرُجْ بِہِمَا اِلٰی جَدِّھِمَا مجہہ سی کہا ای عبد اللہ دونو

حسن وحسین بہوکی روتی ہین بہلا وہاتہہ پکڑو اپنی ساتہہ خدمت جد مین انکی لیجاو

فَاَخَذْتُ بِاَیْدِیْہِمَا وَحَمَلْتُہُمَا حَتّٰی اَتَیْتُ بِہِمَا اِلَی النَّبِیِّ مینی اونکو دوش پر

چڑہاکی عزم مسجد کیا تاکہ حضور مین سرورکی پہنچا دیا قَالَ مَا بَالُکُمَا یَا حَسَنَایَ

قَالَا نَشْتَہِیْ طَعَامًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سید الانبیا نی جب دیکہا بیتاب ہوکی

نواسون سی پوچہا میری حسنین کیا حال تمہارا ہی عرض کی بہوک مین طاقت نرہی طعام کی

استدعا ہی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰہُمَّ اَطْعِمْہُمَا ثَلَاثًا

حبیب خدانی درگاہ الٰہی مین دست مناجات اوٹہایا تین مرتبہ کہا ای رزاق انکوئی

نعمت کہلا قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَفَرْجَلَۃٌ فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ شَبِیْہَۃٌ

بِقُلَّۃٍ مِنْ قِلَالِ ہَجَرٍ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَلْیَنُ

مِنَ الزُّبْدِ راوی نی کہا ناگاہ مینی دست نبی الٰہی مین ایک بہی عمدہ دیکہی مانند غلولہ

پتہرکی برف سی زیادہ سفید وشہد سی شیرین ومکہن کی مثال نرم تہی فَفَرَکَہَا بِاِبْہَامِہٖ

فَصَیَّرَھَا نِصْفَیْنِ ثُمَّ دَفَعَ اِلَی الْحَسَنِ وَاِلَی الْحُسَیْنِ نِصْفَہَا بعدازان انبی

انگشت قمرشگاف سی اوسکو توڑا جب دو حصہ وہ ثمر نہال قدرتکو برابر کرلیا تو نصف

حسن وآدہی حسین علیہما السلام کو دیا دو نومیوہ دل زہرانی کہانا شروع کیا

فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَی النِّصْفَیْنِ فِیْ اَیْدِیْہِمَا وَاَنَا اَشْتَہِیْہَا قَالَ یَا سَلْمَانُ

لَعَلَّکَ تَشْتَہِیْہَا قُلْتُ نَعَمْ راوی نی کہا مین دونوکی ہاتہہ مین وہ پارچہ بہی کی

دیکہتا تہا اور غلبہ اشتہا وجہ سے آرزومند عطا مینہا تہا اشرف انبیانی پوچہا ای سلمان

چالیسوین مجلس عورت زانیہ کا بخشا جانا حرم امام کو دربار یزید مین لانا

تو گویا چاہتا ہی عرض کی ہان ای قاسم جنت وطوبی بہت ہی للچاتا ہی قَالَ یَا سَلْمَانُ هٰذَا طَعَامٌ مِنَ الْجَنَّةِ لَا یَأْكُلُهُ اَحَدٌ حَتّٰی یَنْجُوَ مِنَ الْحِسَابِ فرمایا ای سلمان یہ خورش جنت ہی کہ مزید کرم سی ہدیہ رب العزت ہی جایز نہین اور کوئی جو اسی کہائی جبتک حساب قیامت سی نجات نپائی و حُكِیَ فِیْ كِتَابِ الْبِحَارِ اَنَّ اِمْرَاۃً ذَاتَ فُحْشٍ كَانَتْ مَعْهُوْدَۃً بِالْمَدِیْنَةِ وَلَهَا جَارٌ وَكَانَ مُوَاظِبًا عَلَی الْمَاتَمِ کتاب بحار مین نقل کی ہی اوسکی سند اعتقاد پر حوالہ رکہی ہے کہ شہر مدینہ طیبہ مین ایک عورت زانیہ رہتی کسب قحبہ گریسی ذرات علاقہ رکہتی اوسکی ہمسایہ مین قدیم سی مرد مومن کا گہر تھا + وہ ہمیشہ ماتم امام حسین علیہ السلام کی مجلس مین نامور تھا وَكَانَ عِنْدَہٗ ذَاتَ یَوْمٍ رِجَالٌ یُنْشِدُوْنَ وَیَبْكُوْنَ عَلَی الْحُسَیْنِ فَاَمَرَ لَهُمْ بِاصْطِنَاعِ طَعَامٍ بعادت معہود ایک روز بہت لوگ اوسکی مکان مین فراہم آئی ذاکر کی بیان پر مصیبت سید الشہدا مین رقت و شیون کی علم اوٹھائی دعا ہنچا کہلانی پلانی مین مرد باہمت تھا خورش اہل بکا کی واسطی پخت طعام کو امر کیا فَدَخَلَتِ الْمَرْاَۃُ الْفَاحِشَةُ تُرِیْدُ نَارًا وَاِذَا بِالنَّارِ قَدِ انْطَفَتْ مِنْ غَفْلَتِهِمْ عَنْهَا پس عورت فاحشہ کو نار درکار ہوئی ہمسایہ سی دہوان اوٹھتی دیکہا وہان اگ لینی کو گئی چولہی مین غفلت سی اہل خانہ کی آتش خاموش پائی سب لوگ جورونی مین مصروف تھی اشتعال کو کسی نی لکڑی نہ لگائی فَعَالَجَتْهَا تِلْكَ الْفَاحِشَةُ بِالنَّفْخِ سَاعَةً حَتّٰی اِنْسَخَمَتْ یَدَاهَا وَذَرَفَتْ عَیْنَاهَا وہ زانیہ چولہی کی برابر جا کی بیٹہی منہہ سی چند مرتبہ پہونکتی رہی اگ سلگانی مین اوسکی ہاتہہ دہوین سی قطرات اشک انکہونکی نکلی اور ہی فَلَمَّا اَوْقَدَتْ اَخَذَتْ مِنْهَا وَمَضَتْ لِقَضَاءِ

مایر بہا جب آتش خوب روشن ہو چکی اوسمین سی تہوڑی بقدر حاجت لی اپنی گہر مین
پہر مراجعت کی رفع ضرورت مین سرگرم مقصد ہوئی فَلَمَّا صَارَ الظُّهْرُ وَكَانَ
الْوَقْتُ صَائِفًا فَرَقَدَتْ وَكَانَ لَهَا عَادَةٌ بِالْقَيْلُولَةِ سَاعَةً ہرگاہ
دوپہر کو وقت ظہر ہوا ، وہ موسم شدت کی گرمی کا تہا عورت خواب قیلولہ کی روز عادی تہی
تکیه پر سر دہر کی ایک ساعت سو رہی وَإِذَا هِيَ تَرٰى طَيْفًا كَأَنَّ الْقِيٰمَةَ قَامَتْ
ناگاہ عالم رویا مین میدان ہولناک دیکہا کہ عرصۂ محشر پر یوم قیامت برپا ہوا وہ دہوپ کی
گرمی کی حدت ہجوم و انبوہ خلایق بکثرت دار و گیر مین ملائکہ عذاب کی سختی اور شدت
عقبات شور نشور مین لوگ تباہ ، زبان پر وفور عطش سی نالہ و آہ ہنگامۂ وانفسی ہر طرف
ہوش ربا ، واقعہ دہشت مین گویائی صلب کلام اشارہ سی ہوتا صراط کی راہ باریک
اور پر خطر سی جی نڈہال میزان کی تول ناپ صورت عذاب و نکال سب کی جان پر
بنی مرنی کی آفت بہی بہول گئی وَإِذَا بِزَبَانِيَةِ جَهَنَّمَ يَسْحَبُونَهَا بِسَلَاسِلَ
مِنْ نَارٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا زَانِيَةُ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَأُمِرْنَا بِأَنْ
نُلْقِيَكِ فِي قَعْرِ جَهَنَّمَ ناگاہ فرشتہ ہای باہیبت و خوف زبانۂ جہنم کی
ساتہہ دوڑی ، زنجیرین آتش سوز انکی لیی اوس عورت کی سمت بڑہی چلاتی تہی ای
فاحشہ خدائی تیری اوپر غضب نازل کیا ہی ہمکو واسطی قعر دوزخ مین تجہے ڈالنی کو بہیجا ہے
وَهِيَ تَسْتَغِيثُ فَلَا تُغَاثُ وَتَسْتَجِيرُ فَلَا تُجَارُ جب سخط الٰہی مین اوسی
[illegible] دیتی جانب سقر کہینچا وہ مددگار و یار کو پکاری ، فریاد و استغاثہ مین
بہت جان ماری کوئی بچانیوالا نپایا بیکسی اور عاجزی مین ایک حمایتی نہ آیا قَالَتْ
وَاللّٰهِ لَقَدْ جِزْتُ عَلٰى شَفِيرِ جَهَنَّمَ وہ نیک سیرت کہتی ہی قسم خدا کی

چالیسوین مجلس عورتِ زانیہ کا بخشا جانا حرمِ امام کو دربارِ یزید مین لانا

بھی لیکی چلی تاکہ مارتی ستاتی نارِ جہنم پر پہنچی چاہا کہ قعر مین اوسکو گرائین ہر سیے

پرتک پاداشِ گناہ مین جلائین وَاِذَا بِرَجُلٍ اَقْبَلَ یَصِیْحُ بِہِمْ خَلُّوْھَا

ناگاہ جوانِ رعنا مانند رحمت خدا آیا کہ حالتِ یاس و نومیدی مین گوشہ سی آیا بزبان

شفقت و مہربانی فرشتونکو پکارا میری رہائی کی واسطی حکم فیض توام دیا اس ضعیفہ سی

مزاحمت نکرو بزنجیرین کہولکی چھوڑ دو قَالُوْا یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَمَا سَبَبُہٗ

عرض کی ای فرزندِ رسول کیا سبب ہی جو اس زانیہ پر رحم کہاتی ہو جناب باری نی

اوسکی عذاب کو فرمایا تم رہائی دلاتی ہو قَالَ نَعَمْ اِنَّہَا دَخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ یَعْمَلُوْنَ

عَزَائِیْ وَقَدْ اَوْقَدَتْ لَہُمْ نَارًا یَعْمَلُوْنَ بِہَا طَعَامًا ارشاد کیا بیشک یہ سزاوار

عقوبت تہی جیسا کہ رب کریم نی تمکو اوسکی حقیقت کہی لاکن وہ میری عزادارونکی گہر مین گئی

جو بیان مصیبت پر مجہی روتی تہی اونمین سی جب چولہی پر کہانا پکتا تہا اوسکی بہی آتش کو

روشن کیا غمخوارونکا اوس سی طعام طیار ہوا ہاتہ جلی قدری دہوان آنکہون مین گیا آنسو نکلی مجہ

عفو و آمرزش کا ملا اب مقام عتاب اور مواخذہ گناہ باقی رہا فَقَالُوْا کَرَامَۃً لَکَ

یَابْنَ الشَّافِعِ وَالسَّاقِیْ فرشتون نی کہا بہت خوب ای فرزند شافع محشر ساقی کوثر

تعمیل تیری ارشاد کی طاعت ہی جو تو کہی وہ مرضی رب العزت ہی قَالَتْ فَقُلْتُ

مَنْ اَنْتَ الَّذِیْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیَّ بِکَ زن زانیہ کہتی ہی جب مینی مخمصہ ہولناک سی

رہائی پائی دم ٹہرا جان مین جان آئی تو اوس بزرگ سی پوچہا ای مسیحای درد و بلا دستگیر

عاجز و مبتلا شافع ہر جرم و خطا تو کون ہی جو اس حالتِ یاس مین کام آیا تیری خاطر سے

خدا نی مجہی آمرزیدہ فرمایا قَالَ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ فرمایا مین حسین فرزند علی مرتضی ہون دلبند رسول شہید کربلا ہون فَانْتَبَہْتُ وَاَنَا مَرْعُوْبَۃٌ وَمَضَیْتُ اِلٰی

چالیسویں مجلس عورت زانیہ کا بخشا جانا حرم امام کو دربار یزید میں لانا

المجلس مثل ان یعرفوا و حکیت لھم اوس عورت نے کہا میں خواب سے ڈرتی
لرزتی اوسی مجلس میں عزاداروں کی دوڑتی گئی پیش از لوگوں کی مستغرق ہو جانے کی پہنچی اور
یہ ساری حکایت اپنی بیان کی فتعجبوا و قام البکاء و العویل اوس مجمع نے یہ ماجرا
سنکے تعجب کیا فرط شوق میں رقت اور شیون کو بڑھایا و تبت علی ایدیھم من فعل
القبیح رو برو حضار اشجار کی سینے دعای توبہ پڑھی اپنے کردار سے پشیمان ہوئی ترک ارادہ
قبیح میں نیت کی سبحان اللہ علامان مولا دیکھا تنے اقتدار و اختیار سید الشہدا کا اور محبان آقا
سنا وہ پیارہ و کرم نسبت امام حسین علیہ السلام کی رب علا کا نظم للمولفہ کیا مرتبہ ہم
فرزند نبی ہے بخشش کا وسیلہ یہ خفی اور جلی ہے رہی آہ جگر سوز در خلد کی مفتاح یہ راہ صفا
توحد ہیون سے کہلی ہے کیا وسعت رحمت ہے ذرا غور سے دیکھو قیمت در شہوار کی آنسو کو ملی ہے
ہر چند گنہگار ہوں شبیر کی غمخوار اندیشہ نہیں ہاتھ میں دامان علی ہے + اللہ سے توفیق
طلب کرتا ہے ناظم + لکہی وہ مصیبت کہ سند جسکی جلی ہے +

مجلس آرایش دربار یزید پلید و داخل حرم امام شہید و چوب زدن بر لب سعید

اشجاران منزل اندوہ و ملال و بیقراران محفل زاری و ابتہال و حاشیہ نشینان مسند ماتم
و صدر گزینان وسادہ غم و الم و سرگردانان بازار و کوچہ احزان و ایستادگان دربار
نوحہ و فغان مستورات حکایات کو ورود اہل حرم کی دربار یزید بانی ستم میں رشتہ
نالہ و فریاد سے بند ہا راہ بیابان بیان سے یوں آتا نظر کرتی ہیں کہ جب واقعہ آمد اسیران
کربلا و سرہای شہدا اوس بیحیا نے سنا اور سب اسباب جشن و خوشی کو اپنی دیدہ ہنا
آمادہ دیکہا حکم دیا کہ عمارت خلافت کو واسطے دربار عام کی آراستہ کرو جا بجا زینت اور

٩٦٤

چالیسوین مجلس بارگاہ یزید مین زینت ثریا اہلبیت کا خرابہ سی روبرو جانا

دبدبہ شوکت کی سامانِ دل خواستہ مہیا رکہو ملازمان بی ایمان فی حسب الامر کار نمایان کی در و دیوارِ ایوان کو اندہی سی باہر نکہ صفائی دی بہر کو آبشارِ دیدہ حسرت سی لبریز بہرا چمن مین خزانِ باغ رسالت سی رنگا رنگ غنچہ یاس کہلا فرش ہای دیبای رومی اور قصب مصری سطحہ شقاوت مین بچہائی پردہ زربفتِ زنبوری طاق و محراب شامت پر لٹکائی آئینی صورت نمائ اعمالِ ناہنجار مقابل مین رکہی حباب آبلہ دلِ احباب کی قندیل دار بندہی عود وسوز بخاراتِ سینہ پرکینہ کی ہر طرف دہری گلدستی شگفتگی حدیقہ مراد کی قرینہ سی چنی تختِ عاج کو بصد زیب ملامت وسط مین عمارت کی نصب کیا اوسکی گرد و پیش کرسیو واسطی جلوسِ امراکی پایہ بخت ملا دربان اور چوبدار بند دست مین کہڑی ہوی دروازون چوکی پہری کی سپاہی دوہری جنہی رات بہر دیوانِ جور و طغیان کی آرایش مین اہتمام رہا صبح کو بارگاہِ فرعون اور شداد سی زیادہ دار الظلام مرتب ہوا روز مذکور مشایخ بنی امیہ او بزرگانِ شام کو اذنِ عام تہا ہر محلہ مین منادی کی زبان پر خلق کو دعوتِ عشرت کا پیام تہا جو چاہی سر بریدہ فرزندِ رسول اور بندی اولاد بتول کی ذلت و خواری مین دیکہی حکم امیر الفاسقین ہی کہ خوشی اور شادی ہی صفِ حضور مین بی مزاحم آکی بیٹہی یزید نی واسطی نمایش کی لباسِ فخر و مباہات پہنی تیغ خونریزی سادات کی کمر عداوت مین باندہی تاجِ مکلل در و یاقوت رسوائی کا سر پر دہرا بقصد مین جلوس مسند ضلالت کی اپنی محل سرا سی نکلا ۔

عَنِ الفَضلِ قَالَ سَمِعتُ الرِّضَا عَلَیهِ السَّلَامُ یَقُولُ لَمَّا حُمِلَ رَأسُ الحُسَینِ عَلَیهِ السَّلَامُ اِلَی الشَّامِ اَمَرَ یَزِیدُ فَوُضِعَ وَ نُصِبَ عَلَیهِ مَائِدَةٌ

کتابِ بحار مین فضل کی زبانی روایت کی ہی حضرتِ امام رضا سی یہ حدیث سنی ہے ہرگاہ سرِ امام حسین علیہ السلام و قیدیانِ اولادِ سبطین واردِ شام ہوی دن بہر کوچہ بازار مین

چالیسوین مجلس یزید کا حاضری سر و کہانا اہلبیت کا دربار مین آنا

تشہیر ہو کی مکان خراب مین اوتری یزید نی اکابر قریش کی اکل و شرب مین دستر خوان بچہوایا خوان سالار نی جب ہر طرحکا طعام لذیذ بساط پر پہیلایا فَاَقْبَلَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ یَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ الْفُقَّاعَ اپنی اصحاب کاسہ لیس کو ہمراہ لیکی مائدی پر بیٹہایا بریانی دل محبان و کباب جگر ایمان سی کہانا شروع کیا ندیمان بزم کفر کی ساتہہ ہمانہ بنیذ کو دور عشرت مین بیا جب وہ حریص لقمہ حرام کسی خونخوار بدمست کو جام دیتا سلام کرکی لیتا فَلَمَّا فَرَغُوْا اَمَرَ بِالرَّاْسِ فَوُضِعَ فِیْ طَسْتٍ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ ہرگاہ وہ بادہ نوش خم جور و ظلم سرخوش ہوا ہوا ہوا اوسنی حاضری سر انور کی اپنی روبرو خدام سی کہا پس ایک طشت طلا مین سر کو بادہ پنہ کو لائی اور ساتہہ اوس سردار شہدا کی رؤس اقربا اصحاب بہی آئی کتب فارسی مین لکہا ہی کہ شمر مرد چالاک عیار تہا در یافت ضمیر یزید کی پی سنان کو سر انور دیا کہ تو اپنی ہاتہہ مین سامنی لیجا وہ مردود جو فرق خون آلود لیکی بڑہا فخر ومباہات مین ان ابیات کو پڑہا اِمْلَاءِ رِکَابِیْ فِضَّةً اَوْ ذَهَبًا اَیْ قَتَلْتُ الْمَلِکَ الْمُحَجَّبَا یعنی بہر دی میری رکاب تک زر وسیم کا صلہ کہ مینی بڑی بادشاہ کا سر تن سی اوتارا فَقَتَلْتُ خَیْرَ النَّاسِ اُمًّا وَّاَبًا وَخَیْرَهُمْ حَسَبًا وَّنَسَبًا جو ماں باپ سی بہترین خلایق تہا اوسی قتل کیا افضل واشرف حسب ونسب کا شہید مارا یزید سنکی غضب مین آیا بولا اگر ایسا جانتا تہا تو کیوں لیو بہایا وَبُسِطَ عَلَیْهِ رُقْعَةُ الشِّطْرَنْجِ وَجَلَسَ یَزِیْدُ یَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اوسوقت بساط شطرنج کو بچہایا یزید نی اپنی حریف سی مہرہ بازی لگایا دین کی نقد کو قمار مین ہارا دنیا کو لہو و لعب کی داؤ مین جیت مارا وَیَذْکُرُ الْحُسَیْنَ وَاَبَاهُ وَجَدَّهٗ وَیَسْتَهْزِءُ بِذِکْرِهِمْ ضحکہ جلا مین امام حسین علیہ السلام اور جد و پدر کو مذمت سی یاد کرتا اور ان ممدوح خدا کی ذکر پر استہزا

چالیسوین مجلس شراب نشاط پینا یزید کا در روبرو منگانا سر امام حسین کا

ہجو کی شعر پڑہتا فمتی اقم صاحبہ تنا ولالعفاع فتر بہ ملاث مرات ثم صبّت فضلتہ مما یلی الطست من الارض جو یار نشاط کو مات کر لیتا تو پیمانہ چہلکا کی شراب کا پیا تہین جام خرہا کی تہ جرعہ اوس طشت مین ڈالتا جسمین سر امام حسین علیہ السلام رکہا زمین پر دہرا تہا قال یا حسین لقد اسرع الیک الشیب جب ہوا رخسارہ امام حسین علیہ السلام کیطرف چلتی محاسن کی بال پریشان کر دیتی یزید کی نظر موی مبارک پر جو پڑی خضاب خون کی بہی سفیدی دکہائی دی بولا یا حسین تمکو جلدی پیری نی گہیرا زمانہ نی ضعیف اور بڈہا کیا عن سہل ابن سعد قال وضع رأس الحسین علیہ السلام فی حقۃ و دخلوا علی یزید دوسری روایت مین سہل ابن سعد سی کہا سر امام حسین علیہ السلام کو ایک ظرف مین یزید کی روبرو لیجا کی رکہا فدخلت معہم وکان یزید جالسا علی سریرہ وعلی رأسہ تاج مکلل بالدر والیاقوت وحولہ کثیر من مشایخ قریش پس مین بہی اون سرونکی پیچہی دربار نابکار مین گیا یزید تخت نحوت پر بیٹہا تاج مرصع موتی اور یاقوت کا پہنی تہا اوسکی اطراف مین صدہا مشایخ بنی امیہ اور قریش کا جلسہ دیکہا ہرگاہ وہ سر پر نور مانند آفتاب روز نشور عرصہ گاہ مین چمکا بزم اہل شام تماشی کو برہم و درہم ہوا ہر ایک اپنی جا سی کہڑا ہو کی آگی بڑہا واویلا عجب صورت کا دنیا مین نظر پڑا فرق فرقدین سا ملاحظہ مین سر غریبان بانوان کی پر غبار زلف عنبر شان سی گیسوی پریشان خواہران لہو مین سرشار پیشانی نورانی شکست جبہہ زینب خاتون سی فگار ابروی ہلال نما جگر فشاری اعدا سی حرم کی ساتہہ زخمدار دیدہ حق بین سکینہ کی چشم نمائی شمر سی مقروح رخسارہ عذار طمانچہ عارض فاطمہ سی داغدار و مجروح بینی ناز نین کی

چالیسوین مجلس دربار یزید کی زینت بڑہانا اہلبیت کا خرابہ سی بارگاہ مین جانا

بید ماعی عیال پر بوی راحت سی مشام سید و دلہای گلبرگ تر اطفال کی پژمردگی
بشدت خشک اور کبود، دہانِ درج گوہر بلیغ گوئی بدزبانون کی عترت سی ناکام
طلاقت ذقنِ رشکِ کوثر اہلبیت کی غرقابی چاہِ بلاسی فتادہ بحرِ حیرت، گوش سطر
کہا کی شگاف سی اُمّ کلثوم کی خون آلودہ، گاوی شوز طوق سی گردنِ اولاد کی قطعِ رگ
جان مین فرسودہ، محاسن سفید بچون کی نیلِ تازیانہ پشت سی سیاہ، خالِ جبینِ جنگ نگ
طعنہ دشمن کا آماجگاہ، صوتِ مبارک مسلسل ہونی سی زین العابدین کی حلقہ کاکل مین
گرفتار، فضای تارک ہی آنی مین اسیرانِ حرم کی خنجرِ الم سی دوچار، خلاصہ شہزہ طبعانِ شام کو
تابندگی خورشید چہرہ ہی اندہاسیاہ دیکہنی سی اوس مہرِ فلکِ رسالت کی ہر شخص کو سکتہ ہوا
جو مردم کہ چشمِ شفاعت نورِ الہدیٰ خیر الوریٰ سی رکہتی تہی ضیای دیدہ مصطفیٰ کی سرگذشت
بیتاب رو تی تہی، وہ لوگ جو شبیہ علیِ مرتضیٰ کو ایمان پہچانتی تہی صورتِ سیّد الشہدا پر چکی اندوہ
قلق مین جان کہوتی تہی ثُمَّ اُدْخِلَ ثِقْلُ الْحُسَیْنِ وَنِسَاؤُہٗ وَمَنْ تَخَلَّفَ مِنْ
اَہْلِہٖ عَلٰی یَزِیْدَ وَہُمْ مُقَرَّنُوْنَ فِی الْحِبَالِ بعد ازان یزید نی حکم دیا کہ خواہر و دختر و
اولاد امام حسین علیہ السلام کو دربار مین لاو، اور انکو اسیر و مبتلای خواری و زاری ہماری
دوستونکو دکہاو، کوفیانِ جفا پیشہ مکانِ خرابہ مین جا کی پکاری، ای الِ رسول اوٹہو چلو
سب اہلِ دربار منتظر ہین تمہاری بعضی لوگون سی ایران کی سنا ہی، کہ قومِ عرب مین دستور ہوتا ہے
جب اسیرانِ خاندانِ امرا و سلاطین کو روبروی حاکم لاتی ہین، تو چادر اوڑہا کی اونہ
کمر مین رسی باندہکی بڑہاتی ہین، تا خلقِ ناظرین اونکی عظمتِ قبیلہ کو جانین، ترقی اور شوکت
اسلام و ذلتِ کفر کو پہچانین اہلِ بیدین نی آلِ طٰہٰ و یاسین کو بہی ویسا ہی خوار بنایا
سارا قافلہ ایک رسن مین باندہکی دار الفساد کو بڑہا یا، اہلِ حرم کو اندیشہ تہا دیکہین یزید

چالیسوین مجلس المحرم کو دربار مین لانا یزید کا اپنی گھر او نہین بیٹھنا

امام زین العابدین کو شہید کری یا چھوڑ دی اور ہم عورات بی وارث کو کیا دکھ پہنچای کونسا کلام
بیہودہ کہی مانند بید خوف سی لرزتی ماری غیرت کی پانو آگی نہ بڑھتی وہ دختر امیر المومنین
جو قد مین بلند بالا تہین کنیزونکی آڑ مین جاتین زبان حال سی زینب خاتون سبکو تسلی فرماتین
ای خواہران در بدر آج ہماری مصیبت بھاری ہی مقابلہ مین صد ہزار ذلت و رسوائی کی
بیقراری ہی سینہ پر آستین شکیبائی رکھو سر کی بالون سی چہرہ کا پردہ کرو اگر سخت سنو
نو نرم جواب دو اگر کوئی برا ہی کہی تو اچھا سمجھو امام زین العابدین کی نزدیک گئین آواز درد
انگیز سی آہستہ بولین ای فرزند برادر یزید سی کلام درشت درمیان مین نہ لانا اوسکی گفتار
ناہنجار سی جلال مین نہ آنا راہ صبر مین قدم رکھنا مبادا وہ خونخوار تمکو ہماری ہاتھ سی کھوی
خدا انکی نسل رسول اولاد بتول دنیا سی قطع ہوئی راوی کہتا ہی ایک بیدرد سنگدل پکڑی
کشان کشان جاتا تھا بانون کا پرا چارون طرف سی خلق کو ہٹاتا امام زین العابدین علیہ السلام
کی روایت مشہور ہی زبان اہل سیر پر اوسکا مذکور ہی نحن اثنا عشر رجلا مغللون
یعنی ہم بارہ آدمی ایک ساتھ طوق پوش رسی مین جکڑی تھی جیسی قصاب گوسفند
قربانی کو باندھکی لیجاتا ہی ویسی پہندی گری تھی گلونمین آنکو ہاتھ لگی تھی سینونمین دم
رکی تھی زینب خاتون کو سید سجاد کا بڑا دھیان تھا اونکی حال مین ہر وقت تشویش کا سامان
دل ہراسان تھا جب بندی آل رسول کی زینۂ ایوان پر چڑھنی لگی زین العابدین کو بسبب لنگر
طوق و زنجیر اور نقاہت بدن کی اوپر جانی مین دقت پڑی لحظہ توقف مین زینب ڈری
مبادا شمر دیکھی تازیانہ لیکی ماری ام کلثوم کو پکاری ای خواہر دوڑو اس ناتوان کی مدد کرو
جب وہ دونو بنات زہرائی امداد دستگیری کیا ناچاری ہاتھ جو بندھی تھی بازو کا
سہارا دیا اندر جاکی ہجوم مردانی مین پہنچی ساری اسیر مقابل فرعون ثانی کھڑی ہوئی زینب

از حکمت بود و وی از لاغت بود و بیننش از کفایت بود و تفهیش از

شجاعت و مکعش از طاعت بود و بالش از عصمت

از خدمت بود و نهادش از طهارت بود و نامش از

بود و نفش از طهارت بود و مصطفی

فرض بود خدای عزوجل اورا

یاد کرده و ثنا گفته قوله تعالی انما

ان تندیر و لکل قوم هاد و جای دیگر گفته

انما انت منذر و لکل قوم هاد و جای دیگر

وجای دیگر گفته انما یرید الله لیذهب

عنکم الرجس اهل البیت و جای دیگر

گفته ان السمع والبصر والفؤاد و جای

دیگر گفته بسم الله الرحمن الرحیم عم یتساءلون

الخ و جای دیگر گفته قل لا اسئلکم

علیه اجرا الا المودة فی القربی و همچنین

خدای عزوجل در صد و هشتاد

آیت ولایت و جلالت حضرت

امیر المومنین علی ابن ابی طالب

یاد کرده و بعد از وی در حق فرزندان

وی حضرت امام حسن و امام حسین

کاین هر دو برادر از دختر حضرت

محمد مصطفی اند و بعد ان وی امام

بحق حضرت امام زین العابدین

که فاضلتر و زاهد و عالم بود

در همه علوم و آنچه از این امت

بود و سید بر هیچکس زسید حضرت

و فرزند وی حضرت امام حسن را

عبد ابیطالب را شهید کردند

زهر دادند و فرزند دیگر حضرت امام

حسین را در کربلا با هفتاد و دو تن از فرزندان و برادران و خویشان

چالیسوین مجلس بار یزید مین حرم کا داخلہ فاطمہ و زینب دختر امام کا نالہ

خاتون اور اُم کلثوم نی اپکو کنیزون کی بیچ مین چھپایا دیدہ نامحرمون سی منہہ کو پھرایا فَلَمَّا
وُقِفُوا بَیْنَ یَدَیْہِ وَھُمْ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ ہرگاہ مسافرانِ کربلا کی صف روبروی
تختِ یزید ٹھہری ہر ایک ظالم کی نظر اونکی سر و صورتِ پریشان پر پڑی ہای ہای اوس
حال تباہ سی دیکھا خدا کسی کا ایسا درجہ نکری جو اونکا ہوا رشتہ جور و جفا دست و گردن و
کمر مین بندھا تھا سر سی پیر تک شبیہ بربادی اور ابتری کا مرقع کھنچا تھا میلی کپڑی جا بجا سی پھٹی
ہوی بی چادر و مقنعہ و روبند سر کھلی ہوی پردہ رخسار کو بال بکھری وہ بھی گرد و خاک سی
بھری دھوپ کی ماری رنگِ عارض سونلای کثرتِ بکا سی آنکھون مین حلقی پڑی ہونٹ
پپڑای کسی کا گوش دریدہ لہو جما ہوا کسی کا ماتھا شق زخم اوبھرا ہوا کسی کا فرق بھائی کی داغ سی
پھٹا کسی کی اوپر نشان تازیانو نکی نیل کا سب کی منہہ پر سیٹ عزا کی لگی ہوی شرم سی گردن
نیچی زمین کو جھکی ہوی بمثالِ عندلیبِ تصویر خاموش بزرگ سلسلہ قید بلا مین از خود رفتہ
اونکی عریانی اور تباہی مین نظر کو رقت سی فرصت نہین سر گردانی اور ناچاری پر سنگدل کو بھی
ضبط کی قوت نہین قَالَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا یَزِیْدُ بَنَاتُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ سَبَایَا اوسدم بیقرار و اشکبار ہوکی فاطمہ دختر امام حسین علیہ السلام نی
کہا ای یزید یہ ہجومِ عام نامحرمونکا اور غارت زدہ رسولخدا کا کنبہ ہم ہو بیٹیان پیغمبر کی
بی چادر کھلی سر اونکی روبرو آوین مانندِ اسیرانِ گنہگار کھڑی ہوکی بلوی مین دکھہ پاوین
یہ لوگ ہمین خوار و زار دیکھتی ہین اہلبیتِ نبی بارِ غم سی اس گھڑی مرتی ہین فَبَکَی النَّاسُ
وَبَکَا اَھْلُ دَارِہٖ حَتّٰی عَلَتِ الْاَصْوَاتُ یہ بین سنکی ساری حضارِ دربار نی
پکارکی رو دیا اور گھر یزید کی بھی شیون اور فریاد سی کہرام ہوا باوجودِ بیرحمی کی سکوت نہ آیا
زن و مردِ شام نی نوحہ اور نالہ بلند کیا قَالَ لَہٗ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ اَنْشُدُکَ اللّٰہَ

پس تو بیان فرید دروغیکه تو گفتی
من دلتنگ مشئوم و آب سیاه ... ان
بد و دیده تو هم خواهد ... اما انچه گفتی ...
سخنهای راست ما اما وا الله که من ترا هر کن
دو شبی برگشتم و الله که ... و دیگر انکه منافق
دوست نداشتم و دیگر انکه من علی بن ابی
حضرت امیر المومنین علی بن ... گفتم
هر چه گفتم از قول ...

چالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا داخلہ فاطمہ زینب دختر و خواہر امام کا ملا

یَا یَزِیْدُ وَمَا ظَنُّكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ لَوْ رَاٰنَا عَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ اوسوقت سید
سجادنی یزید سی خطاب فرمایا ای ظالم تجکو خدا کی قسم دیتا ہون سچ بتا تیری گمان مین کیا
اتا ہی اگر نانا خیر الوریٰ ہمکو اس طور ذلیل و خوار کہڑا زن و مرد عترت کو رسی مین بندہا
اشنا و بیگانہ کا محل تماشا دیکہین تجہی کیا کہین وہ بانی جفا منہہ پہرا کی چپ ہو رہا
ثُمَّ وُضِعَ رَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاُجْلِسَ النِّسَاءُ خَلْفَهٗ
لِئَلَّا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ اس کلام امام سی خجل ہو کی سر سید الشہدا علیہ السلام کو اپنی پاس
رکہوایا اور اہل حرم کو بلا کی پشت تخت بٹہایا تا کہ وہ سر امام حسین علیہ السلام پر نظر نہ کرین
اونکی دل اور جگر سوز آتش حسرت مین زیادہ نہ جلین ثُمَّ اَقْبَلَ يَزِيْدُ عَلٰى اَهْلِ مَجْلِسِهٖ
فَقَالَ اِنَّ هٰذَا كَانَ يَفْخَرُ عَلَيَّ بعد ازان اہل مجلس کو سنایا کہا یہ اوسکا سر کہ
سارا کنبہ سہر مین پکڑا ہی جو میری اوپر فخر و مباہات کرتا تہا وَيَقُوْلُ اَبِيْ خَيْرٌ مِّنْ
اَبِ يَزِيْدَ وَاُمِّيْ خَيْرٌ مِّنْ اُمِّهٖ فرماتا کہ میرا باپ حیدر صفدر بہتر ہی یزید کی پدر سے
اور مان فاطمہ اطہر اشرف و برتر ہی یزید کی مادر سی وَجَدِّيْ خَيْرٌ مِّنْ جَدِّهٖ وَاَنَا
خَيْرٌ مِّنْهُ فَهٰذَا الَّذِيْ قَتَلَهٗ ارشاد کرتا کہ نانا میرا پیغمبر افضل بشر ہا سو رہی جد یزید سے
اور مین حسین بن علی کامل اور اعلیٰ ہون خود یزید سی پس دیکہو اب کیسا مارا گیا سر در بدر
پہرا لاش کو سم مرکب نی روندا گہر بار لٹا زن و فرزند کا قافلہ اسیر ہوا کس مصیبت مین مبتلا
لشکر سیر الایا وَاَمَّا زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ فَاِنَّهَا لَمَّا رَاَتْهُ اَهْوَتْ جَيْبَهَا فَشَقَّتْهُ
راوی کہتا ہی کہ زینب خاتون دختر علی مرتضیٰ علیہ السلام نی جو سر برادر کو طشت طلا مین
مقابل تخت یزید دیکہا شدت زاری اور حالت بیقراری مین ونکو یارای ضبط نرہا
دست اندوہ گریبان پیراہن پر مارا بی اختیار جامہ صبر کیا پارہ ثُمَّ نَادَتْ بِصَوْتٍ

و از دشمنی و بغضی که تو داری ...
شنید از انکه راست ... بر دعوا ...
دروغ عظیم ... قوله تعالیٰ و تعاونوا علی
البر و التقوی و لا تعاونوا علی
الاثم و العدوان اما انکه مرا ...
بنا بیان این حکم خلاست بد انکه
بد بد سر ... بیانات ... بد بد دل
کور بودن ... توفیق که بد بدید ...
و انکه امام المومنین ... گفتی
۱۷۹ ... و ... الله ...
امده بود و ... علی ...
و اور ... جنگ کرده بود ...
منشعب ان بودند که امیر المومنین
با ایشان حرب میکرد ... امیر المومنین
را از همه بندگان تر و پاکیزه و عابد تر
میدانم بحق خدا که راست میگویم
ابی ... شدن ... و انچه
بیعت دادن ... ولیکن ...
که شما با او کردید ... از ...
بیرون بوده از جماعتی که با علی
بودند یا مومن بودند اگر مومنان
بودند شما چرا با مومنان جنگ
کردید و ایشان را کشتید عذاب
خدای بر شما واجب است که خدای
عز و جل فرموده است من قتل
مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم
خالدین فیها و اگر مشرکان بودند

حزینٍ تفزع القلوب یا حسیناہ یا حبیب رسول اللہ نالۂ حزین و
اندوہگین سی بھائی کو پکاری کہ سامعین کی چھاتی اوس نعرہ جانسوز سی پھٹی کسی کو طاقت
ضبط نرہی یا مظلوم حسین ای نور عین رسول الثقلین ای پیاری فرزند سید کونین ای
سرپرست ہر غریب و بیمار ای بیوہ اور یتیم کی پرستار ای کھانا دینی والی بھوکونکی ای تمام
کرنیوالی بیچارونکی یا ابن مکۃ ومنی یا ابن فاطمۃ الزہراء سیدۃ النساء
ای صاحب مکہ ومنی کی لاڈلی ای چشم فاطمہ زہرا کی اوجیالی ای سبط محمد مصطفی یا ابن بتول
سیدۃ النساء زبان حال سی یہ مقال کی پھر براد سی اپنی سرگذشت ابتہال کہی ای بھائی
بنظر حسرت ہماری طرف دیکھو جو صدمات غم اور دکھ اوٹھاتی ہین غور کرو بیکی ہاتھ رسن سے جکڑے
بندہی ہین بلوای عام مین بی مقنعہ اور چادر کھلی سر مانند گنہگاران کھڑی ہین ساری بیبیان
اسیر ہوئین تمہاری بیٹیان تشہیر ہوئین زین العابدین بیمار کو بھاری طوق پہنایا زنجیری
باندھا سکینہ کو ردنی پر گھر کا زور سی طمانچہ مارا فاطمہ کا گوشوارہ چھینا بیرحمی سی کان چیرا گہ
ہو بہا گھر مین آگ اسباب لوٹا خیمہ جلا کی پردیسی باہر نکالا درحسرت ٹوٹا ستر بی کجاوہ پر
ہمکو بٹھایا ناہمواری سواری نی چند بار زمین پر گرایا ہر شہر و قریہ مین ذلیل و خوار پھرائی
لائی بمنزل ویران اور ہر زحمت مین ٹھہراتی آئی آب و طعام کی جا خون جگر دیا خواب و آرام سے
مارہی تازیانونکی بی خبر کیا یہ اطفال نادان کو کس بہانہ سی بہلاون یہ عیال نالان کو
کس بیان سی صبر اور تسلی مین بٹھاوٗن تم جنت مین اپنی جد و آبا کی وصال سی شادمان
مین اس غارت زدہ کنبہ کی پرستاری مین حیران قال فابکت واللہ کل من کان
فی المجلس و یزید ساکت راوی کہتا ہی کہ ساری حاضرین دربار نی اس کلام سے
آہ و نالہ کیا افسوس اور اندوہ مین ہر ایک نی رو دیا یزید بغض و حسد سی چپ رہا اور بس

چالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا جانا یزید کی چھڑی لب امام پر لگانا

اوس سنگدل سی یہ ظلم اوٹھا ثُمَّ دَعَا یَزِیدُ بِقَضِیبِ خَیْزُرَانٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ
بِہٖ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یزید پلید نے چھڑی خام سی منگائی اپنی ہاتھ سی منہ پہ
شاہِ مظلوم کی لگائی اوس لبِ نازنین کو چوب سی کھولتا زبانِ حقارت مین دانتونکی
تعریف کرتا کیون ای محبانِ علی علیہ السلام یہ ستم ہی یہ مقامِ فغان و نوحہ و ماتم ہی حسین علیہ السلام
فرزندِ نازپرورِ فاطمہ کا سر تن سی کاٹا جاوی دربدر پھرایا روبرو نظرِ یزید کی آئی وہ بی ادبی مین
ہاتھ بڑھای پیاسی ہونٹون پر لکڑی سی ضرب لگائی فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ اَبُوْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیُّ
وَقَالَ وَیْحَکَ یَا یَزِیْدُ اَتَنْکُتُ بِقَضِیْبِکَ ثَغْرَ الْحُسَیْنِ ابْنِ فَاطِمَۃَ جب اس
شدتِ مصیبت کو ابو برزہ اسلمی صحابی رسولخدا نی دیکھا باچشمِ گریان و دلِ بریان چلا کی کہا
وای او پر تیری یا یزید ای دشمنِ خدا حسین جانِ زہرا کی لب و دندان کو اپنی چھڑی سی مارتا ہے
اَشْہَدُ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ یَرْشُفُ ثَنَایَاہُ وَثَنَایَا اَخِیْہِ الْحَسَنِ اللہ کی قسم مین
گواہی دیتا ہون کہ بارہا دیکھا ہون پیاری احمدِ مختار حسین کی منہ کو چومتی اور اوسکی بھائی
حسن کی دہن کو بوسہ دیتی وَیَقُوْلُ اَنْتُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَقَتَلَ
اللہُ قَاتِلَکُمَا وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ جَہَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا فرماتی تم دو تو سید
جوانانِ جنان ہو برگزیدہ اہلِ زمین اور آسمان ہو خدا لعنت کری تمہاری قاتلونکو جہنم مین
بھری دونو کی مارنی والونکو وہ بری جای بازگشت اور قرار ہی درکاتِ سقر مین دشمنِ آل
پیغمبر کا مقام دار البوار ہی قَالَ فَغَضِبَ یَزِیْدُ وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِہٖ فَاُخْرِجَ سَحْبًا
راوی کہتا ہی یزید بہت غصہ ہوا ملازمانِ شقی سی اخراجِ صحابی کا حکم دیا وہ بندہ خدا
کشان کشان نکالا گیا آزردہ حال روتا ہوا باہر چلا قَالَ وَجَعَلَ یَتَمَثَّلُ یَزِیْدُ
بِاَبْیَاتِ ابْنِ الزِّبَعْرٰی اوسوقت یزید اشعارِ ابنِ زبعری سی مثال دیتا اپنی اجداد

اکتالیسوین مجلس معجزهٔ امام و دربار و حرم یزید مین داخلہ عترت کرام

بت پرست کو یاد کرکی کہا لَیْتَ اَشْیَاخِیْ بِبَدْرٍ شَہِدُوْا جَزَعَ الْخَزْرَجِ مِنْ وَقْعِ الْاَسَلْ کاش بزرگ ہماری مشایخ قریش جو بدر مین ماری گئی قبر سی بدر کی دیکھتی کہ بنی ہاشم بہالون سی بنی خزرج کی کیونکر بیتابی کرتی رہی لَاَہَلُّوْا وَاسْتَہَلُّوْا فَرَحًا ثُمَّ قَالُوْا یَا یَزِیْدُ لَا تُشَلْ خوش ہوکی غلغلہ کرتی اور کہتی ای یزید تیرا ہاتھ شل ہو قَدْ جَزَیْنَاہُمْ بِبَدْرٍ مِثْلَہَا وَاَقَمْنَا مِثْلَ بَدْرٍ فَاعْتَدَلْ غازیان بدر نی جیسا کیا تہا ہمنی اوسکا انتقام لیا جنگ مین اونکی اولاد کو مارا بدلا اوسکا خوب برابر اوتارا لَسْتُ مِنْ خِنْدِفٍ اِنْ لَمْ اَنْتَقِمْ مِنْ بَنِیْ اَحْمَدَ مَا کَانَ فَعَلْ مین تو بنی خندف سی نہون اگر آل احمد سی مار کی عوض نکرون + نظم لمولفہ مجلس وُرُودِ شام کی اندوہناک ہی + شرح بیان سی دلمین قلق سر پہ خاک ہی + آئین غم کی آئنہ بندی کو دیکہکر آنکہون مین اشک لب پہ فغان سینہ چاک ہی + سوز جگر سی جن و ملک بیقرار ہین + ماتم مین شاہ دین کی عالم ہلاک ہی + ای چرخ کجروش یہ ہجوم الم کی ساتہہ آوارہ ہو وہ قوم جو رشتی ہی پاک ہی + ناظم جو اشکبار ہی ذکر حسین مین + عصیان سی روز حشر نہین اوسکو باک ہی +

اکتالیسوین مجلس فضایل و معجزۂ امام و دربار یزید مین اہلبیت سے کلام

رباعی شبیر کی غم مین جان سب کہوتی ہین + نی کہاتی ہین نی پیتی ہین نی سوتی ہین + دریا کی جو سوتی ہین غم سرور مین + وہ بہی نہین سوتی ہین سدا روتی ہین + رباعی یکتا ہی جسی مدح مدام اوسکا ہون + واحد جو ہی عبد نیکنام اوسکا ہون + یوں نجہین جنج نکیرین تو کہدون کا انیس + قنبر کا جو مولا ہی غلام اوسکا ہون + رباعی کس کس طرح سی ہمکو نہ رنج و الم ہوی غافل پہ شکر حق سی نہ ہم ایک دم ہوی + جن دوستونکی دیکہنی سی تہا بہت سرور +

اکتالیسوین مجلس معجزۂ امام و دربار حرم یزید مین داخلۂ عترت کرام

افسوس وہ مسافرِ ملکِ عدم ہوی رباعی سجاد کا دم سینہ مین گھبراتا ہی جب دشتِ شہادت
اوسی یاد آتا ہی یون ہوگئی صحبت اوسکی برہم جیسی تصویر کا ایک ورق اولٹ جاتا ہی
تمہید بکار روایت ابو ہریرہ و احیای زن مردہ ازادی غلام یہودی و کنیز
امام کی بہبودی عَظَّمَ اللّٰہُ اُجُوْرَنَا وَاُجُوْرَکُمْ مُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ وَجَعَلَنَا
وَاِیَّاکُمْ مِنَ الطَّالِبِیْنَ بِثَارِہٖ مَعَ اِمَامِ الْمَهْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰہِ
عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ حدیث مین وارد ہی جو شخص برادر مومن سی عزا مین ملاقات کری اپنی
آقا کی مقامِ مصیبت اور بکا مین ان کلمات کو حسرت سی کہی معاصی کبیرہ کی سندِ مغفرت باخلعت
شفاعت پائی ساتھہ شہدای کربلا کی بی سفارش جنت مین جائی محبانِ مولا و غلامان باوفا
گوشِ غبت مین فضیلت آقا کی روایتِ حسن سنو چراغِ ایمان کو خلوت مین دل و جان کی نورِ
معرفت سی روشن کرو صدقِ ارادت سی رونا اوسکی سرگذشت پر شعارِ ماتم ہی حق محبت مین
لوازمِ تعزیت سی ادا ہونا افتخارِ عالم ہی ب عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ
الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ مَعَ جَنَازَةٍ لِاَصْحَابِہٖ فَصَلَّیْنَا مَعَہٗ ثُمَّ
مُنْتَخَبِ فخری مین انس ابن مالک سی روایت کی ہی کہ اونسی کہا امام حسین علیہ السلام کو دیکہا
اپنی مصاحبِ مردہ کی ہمراہ باہر قدم رکہا تشییعِ جنازہ کی لیی جماعتِ مسلمین ساتھہ چلی اوس
امام کی پیچہی ہم سب نی نمازِ میت پڑہی فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلٰوةِ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ
یَقْبِضُ التُّرَابَ عَنْ اَقْدَامِ الْحُسَیْنِ وَیَمْسَحُ بِہٖ وَجْهَہٗ جب کہ فارغ ہوی
فریضہ موتی سی تو ابا ہریرہ کو نظر کی سینی خاک قدمِ امام حسین علیہ السلام کی تحت سی اوٹہاتا
پاک اعتقاد سی نام مبارک پر درود پڑہتا چہری پر بصورتِ غازۂ عنبر و غالیۂ مشک و عنبر
بی باک ملتا آئینۂ رخسار کو غبارِ نعلین سی فرزندِ لولاک کی جلا کرتا فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ

اکتالیسوین مجلس معجزہ امام دربار و حرم یزید مین و داخلۂ اہلبیت کرام

لَمْ تَفْعَلْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ امام حسین علیہ السلام نی اونکو ٹوکا اور کہا ای ابا ہریرہ یہ فعل نکرو مٹی کو منہہ پر ملنا فَقَالَ دَعْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مِنْكَ مَا اَعْلَمُهُ مِنْ فَضَائِلِكَ لَحَمَلُوكَ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَضْلًا اَعْنَاقِهِمْ اوسنی کہا ای فرزند رسولخدا مجھکو چھوڑ دو ملامت نکرو کہ تمہاری خاک پاسی رخسار میرا انور افزا ہو قسم خدا کی جو مین واقف ہون کرامت اور بزرگی سی تمہاری اگر لوگ بھی اوسکا شمہ جانتی تو ہر آینہ آنکھو نکی پتلی پر بٹھاتی گردن تحت قدم شریف جھکاتی يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ فِي هَاتَيْ اُذُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ عَلٰى مِنْبَرِهِ ای سبط مصطفی ان دونکانو سی اپنی سنی ہی نبی الوری نی عرشہ منبر پر آپکی مدح مین فرمایا ہی هٰذَا وَلَدِي الْحُسَيْنُ سَيِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ یہ فرزند دلبند میرا حسین سردار جوانان جنان ہی اور ساری خلق مین برگزیدہ خالق دو جہان ہی وَاِنَّهٗ يَمُوْتُ مَذْبُوْحًا عَطْشَانًا مَظْلُوْمًا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَهٗ بتحقیق کہ نور عین علی و فاطمہ بجور و جفاسی پیاسا مارا جائیگا غریب و مظلوم اپنی خون مین نہائیگا خدا لعنت کری اوسکی قاتلونکو میری شفاعت سی محروم رکہی اون ظالمونکو یہ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَطُوْفُ وَخَلْفَهَا رَجُلٌ کتاب تہذیب مین اَیُّوب بن اَعیَن اور اَبِی عبدالله ثانی سی معاملہ لکہا ہی کہ ایام طواف کعبہ مین ایک عورت پیشتر جاتی اوسکی پیچہی مرد نامحرم چلا آتا تھا فَاَخْرَجَتْ ذِرَاعَهَا فَمَالَ بِيَدِهٖ حَتّٰى وَضَعَهَا عَلٰى ذِرَاعِهَا ناگاہ عورت نے اپنی بانہکو باہر نکالا مرد بیگانہ نی ہاتہہ نرماکی باہم ملایا فَاَثْبَتَ اللّٰهُ يَدَ الرَّجُلِ فِيْ ذِرَاعِهَا حَتّٰى قَطَعَ الطَّوَافَ قدرت خدانی ہاتہہ اور پہنچا مرد و عورت کا جوڑ دیا کہی

اکتالیسوین مجلس معجزات امام ودربار یزید مین داخلہ آل خیر الانام

کسی عنوان از ہم جدا نہو سکا طواف دونون نی قطع کیا خلق نی اونکو باہر نکال دیا وَاَرْسَلَ اِلَی الْاَمِیْرِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَاَرْسَلَ اِلَی الْفُقَھَاءِ فَجَعَلُوْا یَقُوْلُوْنَ اَقْطَعُ یَدَہٗ فَھُوَ الَّذِیْ جَنَی الْجِنَایَۃَ پس حاکم کی روبرو پہنچایا تماشین کا ہجوم چارطرف فراہم ایا امیر نی علمای شہر بلای فقہاسی فتوی پوچہی سب نی تجویز کی ہاتہہ کاٹو یہی سزا ہے کہ دونوسی بڑا گناہ کبیرہ ہوا ہی فَقَالَ ھٰھُنَا اَحَدٌ مِّنْ وُّلْدِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ قَالُوْا نَعَمْ اَلْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ قَدِمَ اللَّیْلَۃَ فرمانروای مکہ نی پوچہا یہان کوئی اولاد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ سی تشریف رکہتی ہین لوگون نی بتایا کہ ہان امام حسین علیہ السلام آج کو آئی خبر سنتی ہین فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَدَعَاہُ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا لَقِیَ ذَانِ پس اونکو آدمی بہیجا بلایا جب فرزند رسول کا تشریف لایا تو کہا دیکہو کیا ہوا دونو کو جو مناسب ہو وہ حکم دو فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ فَمَکَثَ طَوِیْلًا یَدْعُوْ ثُمَّ جَاءَ اِلَیْھِمَا حَتّٰی خَلَصَ یَدَہٗ مِنْ یَدِھَا وہ کعبہ صدق وصفا اور مقتدای مروہ وصفا جانب قبلہ پہری ہاتہہ اوٹہاکی دیر تک دعا مین مصروف رہی پہر اونکی طرف آئی بدونوکی ہاتہہ ہمدیگر سی چہڑائی فَقَالَ الْاَمِیْرُ اَلَا نُعَاقِبُہٗ بِمَا صَنَعَ قَالَ لَا حاکم نی پوچہا کہ ان کو سزا دون جو عمل زشت کیا فرمایا کچہ نہین مواخذہ کرنا چہوڑ دیا رَوٰی عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ کَثِیْرٍ اَنَّ قَوْمًا اَتَوْا اِلَی الْحُسَیْنِ وَقَالُوْا حَدِّثْنَا بِفَضَائِلِکُمْ عبد العزیز نی بہت مرتبہ ذکر کیا کہ ایک جماعت نی امام حسین علیہ السلام سی کہا ہماری سامنی کچہ بیان کرو اپنی فضایل کا مرتبہ قَالَ لَا تُطِیْقُوْنَ وَانْحَازُوْا عَنِّیْ لِاُشِیْرَ اِلٰی بَعْضِکُمْ فَاِنْ اَطَاقَ سَاُحَدِّثُکُمْ فرمایا تم سماعت پر تحمل نہ کر سکوگی اور ہماری فضایل کی معرفت مین طاقت نہ پاوگی

اکتالیسوین مجلس معجزهٔ امام و دربار یزید مین داخله عترت امام

واسطی امتحان کی دور جا بیٹھو تا ایک سی مین تہوڑا سبب کہون اگر وہ بار کرامت کو اوٹھا

تو پہر تم سبکو واقف کرون فتباعدوا عنہ فکان یتکلم مع احدھم

حتی دھش وولہ وجعل یہیلم ولا یجیب احدا وانصرفوا

عنہ حسب الامر سب نی کنارہ کیا ایک مرد عاقل ہوشیار کو حضرت کی پاس چہوڑ دیا

جناب بنت اللہ اور ابن ولی اللہ نی لب اعجاز کہولی قدری کلام راز و نیاز اوسکی سامنی کہی

ناگہ سماعت سی وہ دہشت زدہ اور دیوانہ ہو کی فریاد کرنی لگا جو کوئی پوچہتا تو جواب

ندیتا بہوت بنا ساری لوگ عاجز و پریشان سرور اصفیا سی جدا ہوی مراتب امامت

پر حیران و از خود رفتہ پہری بمصداق مقال ہی حدیثنا صعب ومستصعب

لا یحتملہ الا ملک مقرب او نبی مرسل فرمایا کہ حدیث ہماری بہت دشوار

بھاری ہی نہین اوسکا تحمل کرتا الا نبی مرسل یا جو ملک مقرب ایزد باری ہی قب

عن یحیی ابن ام الطویل قال کنا عند الحسین اذ دخل علیہ شاب

یبکی فقال لہ الحسین ما یبکیک کتاب مناقب مین یحیی ابن ام طویل سے

روایت کی ہی کہ اوسنی کہا ہم کئی شخص کی جمعیت خدمت امام حسین علیہ السلام مین حاضر

تہی ناگاہ ایک جوان نالہ و آہ کرتا ہوا سامنی آیا سید الشہدا نی مزید لطف سی باعث

رقت اور بکا پوچہا قال ان والدتی توفیت فی ہذہ الساعۃ ولم توص

عرض کی اے مولا ابہی میری مان دنیا سی گذر گئی اور کچہ وصیت اوسنی نہین کی وکان لہا

مال وکانت قد امرتنی ان لا احدث فی امرہا شیئا حتی اعلمک

بخبرہا اوسکا مال اور اسباب بہت سا تہا مرتی وقت بتاکید مجہی کہا ای فرزند

پیر کوئی کام نکرنا بے سے پہلی مولا کو خبر دینا فقال الحسین قوموا عنی حتی

اکتالیسوین مجلس معجزہ امام و دربار یزید مین و اخلاق عترت امام

نَصِیْرَ اِلٰی ہٰذِہِ الْحُرَّۃِ امام حسین علیہ السلام نے صحابہ سے فرمایا اوٹھو کہ چلو تاکہ اوس
نیک عورت آزاد کی خبر لو فَمَضَیْنَا مَعَہُ حَتّٰی اِنْتَہَیْنَا اِلٰی بَابِ الْبَیْتِ
الَّذِیْ تُوُفِّیَتْ فِیْہِ الْمَرْاَۃُ مُسَجّٰاۃً ہم سب حضرت کے ساتھ کھڑی ہوگئی
تھی تاکہ اوس دروازی پر جسکی گھر مین وہ ضعیفہ مری اور ڈھکی پڑی تھی پہنچی فَاَشْرَفَ
عَلَی الْبَیْتِ وَدَعَا اللّٰہَ لِیُحْیِیَہَا حَتّٰی تُوْصِیَ بِمَا تُحِبُّ مِنْ وَصِیَّتِہَا سبع
فلکِ اعجاز جب مکان سوتی مین رونق افزا ہوی واسطی جلانی زن بیجان کی الفاظ
دعا حضورِ خدا مین پڑہی تاکہ مُردہ پھر زندہ ہوجای اپنی وصیت جو چاہی بجالای فَاَحْیَاہَا
اللّٰہُ وَاِذَا الْمَرْاَۃُ جَلَسَتْ وَہِیَ تَتَشَہَّدُ راوی کہتا ہی کہ اوس قبلۂ عز و شرف کی
مناجات ابہی تمام نہو نی تہی کہ زن سوتہ زندہ ہوکی کلمۂ شہادت پڑہنی کو بیٹھی ثُمَّ
نَظَرَتْ اِلَی الْحُسَیْنِ فَقَالَتْ اُدْخُلِ الْبَیْتَ یَا مَوْلَایَ وَمُرْنِیْ بِاَمْرِکَ
پھر دیکہا اور انکہو نکو زیارت حسین علیہ السلام نور خدا سے ضیا دی آوازِ شوق مین لب
تمناسی عرض کی یا مولا اندر گھر کی قدمِ عرش فرسا رکھو مجھی اپنی ارشاد اور ہدایت سی زندۂ
جاوید کرو فَدَخَلَ وَجَلَسَ عَلٰی مِخَدَّتِہٖ ثُمَّ قَالَ لَہَا وَصِّیْ یَرْحَمُکِ اللّٰہُ امام
نے اندر حجری کی تشریف فرما ہوی، قرینِ اعزاز مِنَّت کی عورت سی بولی خدا تجھہ پر اپنی
رحمت اور مغفرت بہیجی، فرصت غنیمت ہی جو چاہی وصیت کرلی فَقَالَتْ یَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ لِیْ مِنَ الْمَالِ کَذَا وَکَذَا فِیْ مَکَانِ کَذَا وَکَذَا عرض کی ای فرزندِ رسولِ خدا
سی پوشیدہ کیا ہی میرا مال اتنا اور وہان وہ رکھا ہی فَقَدْ جَعَلْتُ ثُلُثَہٗ
اِلَیْکَ لِتَضَعَہٗ حَیْثُ شِئْتَ مِنْ اَوْلِیَائِکَ اوس نقد و جنس کا تیسرا حصہ بطور
نذر تم لو اپنی دوستو نمین جسی چاہو عطا کرو وَالثُّلُثَانِ لِابْنِیْ ہٰذَا اِنْ عَلِمْتَ

اکتالیسوین مجلس امام کا عورتِ مردہ کو جلانا روبروی یزید حرم کا جانا

آنہ مِنْ مَوَالِیْکَ وَاَوْلِیَائِکَ اور دو تہائی واسطی میری ہستی کی ہی اگر جانو کہ
وہ تمہاری غلام اور محبون مین ثابت رہی وَاِنْ کَانَ مُخَالِفًا فَخُذْہُ اِلَیْکَ فَلَا
حَقَّ لِلْمُخَالِفِیْنَ فِیْ اَمْوَالِ الْمُؤْمِنِیْنَ ہرگاہ معلوم ہو کہ یہ مخالف ہی اور دشمن سمجھو تو
وہ بہی اوس لڑکی سی بی لو اپنی تصرف مین رکہو منافقین کا حق اموالِ مومنین مین کب
ہوتا ہی جو لونڈی غلام کی پاس ہو وہ آقا کو پہنچتا ہی ثُمَّ سَاَلَتْہُ اَنْ یُصَلِّیْ عَلَیْہَا
وَاَنْ یَتَوَلّٰی اَمْرَہَا پہر درخواست کی شاہ دین سی کہ میری جنازی پر نماز پڑہنا تجہیز او
تکفین مین متوجہ رہنا تلقینِ عقاید کرنا ثُمَّ صَارَتِ الْمَرْاَۃُ مَیِّتًا کَمَا کَانَتْ
پس وہ ضعیفہ رو بقبلہ ہوگی جیسی تہی مردہ گری ہ نقدِ جان رونمائی مین آقا کی نثار کی
حضرت نی اوسکی دولت کو بموجبِ وصیّت تقسیم کردیا تشییعِ جنازی کی واسطی اپنی
اصحاب کو ہمراہ لیا ، باطہارت نہلایا کفن پہنایا کافور ڈلوایا جماعت کی ساتھ نماز
پڑہکی تابوت اوٹھایا باعزاز و اکرام قبرستان مین پہنچایا لحد مین لٹاکی تلقین سنا کی مزار بنایا
ہمیشہ ایسی زحمت مین پرستاری یتیمان و بیوہ زنان اور بیمارونکی مصروف رہتی
نانا کی امت پدر کی اہلِ ولایت کا سرانجامِ امور کرتی لاکن دستِ جفاسی فریادی
ظلمِ اعدا کی بیدادی اشقیانی ایسی امام رہنما پرورش کرنیوالی غربا کو جب بیگناہ مارا
لاشِ صد پارہ بی سر کو گہوڑونکی سم سی روندا دفن اور کفن کا سامان درکنار سر کو نیزی
پر چڑہا لیا عیال و اطفال کو غارت زدہ اسیر و بی نوا کیا ماتم و عزا کا کیا ذکر بلکہ دو آنسو
بالین شہدا پر رونی نہین دیا وہ بدن نازنین جلتی ریت پر عریان پڑا رہا اہلبیت کی
مصیبت مین اہتمام ایذا حد سی سوا کیا طعام حاضری کی جا کسینی ایک جرعہ پانی کا نہ بہیجا
زینب کو سوگِ برادر مین کوئی غمخواری پرسا نہ دیا زین العابدین سی باپکی تعزیت مین پوچھنی کو

اکثر البیوتین مجلس غلام یہودی کو آزادی لانا المحرم کا دربار یزید مین جانا

آیاف وَرُوِیَ عَنِ الْحُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ صَحَّ عِنْدِیْ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ کتاب مناقب مین روایت کی حسین ابن علی علیہما السلام سی کہ اوس حضرت نی کہا صحت کو پہنچا میری نزدیک یہ قول جناب رسالت کا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ بِمَا لَا اِثْمَ فِیْهِ بہترین عمل حسنات بعد صلوٰۃ کی دل برادر مومن کو خوش کرنا ہی جب بات مین گناہ نہو اور خلاف مرضی خدا سی نہو فَاِنِّیْ رَاَیْتُ غُلَامًا یُّوَاکِلُ کَلْبًا فَقُلْتُ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ فرمایا ایک دن مین راہ سی گذرتا تھا ناگاہ ایک غلام کو دیکھا کتی کو اپنا طعام کہلاتا تھا مینی اس حرکت کا باعث اوس مرد سی پوچھا۔ فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّیْ مَغْمُوْمٌ اَطْلُبُ سُرُوْرًا بِسُرُوْرِهٖ لِاَنَّ صَاحِبِیْ یَهُوْدِیٌّ اُرِیْدُ اُفَارِقُهٗ اوسنی کہا ای امام بندہ و آزاد مین یہودی کا غلام زر خرید ہون اس کام سی کتی کی خوشی مین اپنی مسرت کا طالب دیدہ ہون امید قوی ہی بلکہ رضای الہی کا وسیلہ ہوجائی اقای اسرائیلی سی علاقہ جدائی ترک بندگی ملجائی فَاَتَی الْحُسَیْنُ اِلٰی صَاحِبِهٖ بِمَاْتَیْ دِیْنَارٍ ثَمَنًا لَهٗ امام حسین علیہ السلام رحم فرما کی بعزم شفاعت آپ یہودی کی گھر گئی دوسو دینار قیمت اوسی دیکی رہائی غلام کی طالب ہوی فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ اَلْغُلَامُ فِدَاءٌ لِخُطَاکَ وَهٰذَا الْبُسْتَانُ لَهٗ وَرَدَدْتُ عَلَیْکَ الْمَالَ یہودی نی عرض کی یا مولا غلام کو تمہاری اقدام پر مینی نثار کیا اور اپنا باغ بہی اوسکو بتہ بخشا اشرفی و زر اپکا جو لائی ہو پہیر دیا اس تشریف اعزاز کو نقد احسان سی مول لیا۔ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَنَا قَدْ وَهَبْتُ لَکَ الْمَالَ قَالَ قَبِلْتُ الْمَالَ وَوَهَبْتُهٗ لِلْغُلَامِ اوس بخشندہ بی منت اور صاحب جود و ہمت نی فرمایا

کر مال کو بھی بخشا یہودی نے عرض کی میں نے پایا قبول کیا اور اوسکو بھی غلام کو دیا فقال الحسین اعتقت الغلام و وھبت لہ جمیعا پھر طغراکش برات آزادی، رابقہ کشای عقدہ بندگی نے فرمایا کہ ای یہودی اس غلام کو مینے عتیق کیا اور حرزہ عطای مال توفیق الہی نے اوسکی داملی کیا، فقالت امرأتہ قد اسلمت و وھبت زوجی مھری زوجہ یہودی نے کہا میں طریقہ اسلام پر ایمان لائی اور اپنی مہر شوہر کو معاف کردی فقال الیھودی و انا ایضا اسلمت و اعطیتھا ھذہ الدار یہودی بولا میں بھی مسلمان ہوا یہ مکان کو تحت تصرف میں زوجہ کی سونپا سبحان اللہ کیا برکت ہی قدم سید الشہدا میں جدہر جاتی نفع پہنچاتی ذی کرم ہیں خلق خدا میں، غلام یہودی کی نجات و رہائی میں شفاعت کرتی، کافر کی راحت کو اپنی اوقات اور مال دریغ نہ کرتی حیران ہوں جب دشمن پر یہ مہربانی فرمائیں دوست کو کس درجہ کرامت اور نعمت دلوائیں، باپ کی سوا جو مال و جان کو اونکی راہ میں اوٹھاتی ہیں اپنی رونی والی جو دنرات سر و سینہ پیٹ کی خاک اوڑاتی ہیں یہ لوگ کیا مرتبہ عالی میں جائیں گے کس قدر صلہ و احسان سے خوشحالی پائیں گی، رف قال حدثنا محمد بن یزید المبرد النحوی فی اسنادہ ذکرہ قال انصرف النبی الی منزل فاطمۃ فرآھا قائمۃ خلف بابھا محمد بن یزید مبرد نے اپنی سند میں ذکر کیا کہ ایک روز سرور انبیا کا جانب خانہ فاطمہ زہرا سے گذر ہوا دیکھا وہ معصومہ بیتاب دروازہ پر کھڑی ہیں اور یکہ و تنہا فرط الم سے رو رہی ہیں فقال ما بال حبیبتی ھھنا فقالت ابناک خرجا غدوۃ و قد غبی علی خبرھما پوچھا ای پیاری بیٹی تیری یہاں توقف کا سبب کیا ہے عرض کی صبح سے دونو فرزند تمہاری باہر گئی اور کچھ پتا نہیں ملا ہے

اکتالیسوین مجلس فضیلت امام دوبار بریدمین داخلہ عترت امام

فمضی رسول اللہ یقفو اثارھما حتی صار الی کھف جبل پس تو

سپہرای ہوی اوکی اثر قدم پرچلی تاکہ جستجو مین خارج شہر کہف جبل مین پہنچی فوجدھما

نائمین وحیۃ مطوقۃ عند رءوسھما وہان دیکہا ایک بہائی دوسرکو

گلی لگائی سوتاہی اور سانپ اوکی چارطرف حلقہ کیی مثل قربان ہوتاہی فاخذ

حجرا واھوی الیھا فقالت السلام علیک یا رسول اللہ واللہ

مانمت عند رءوسھما الا حراسۃ لھما فدعالھا بالخیر حضرت نی زمین

ریزہ سنگ اوٹھاکی سانپ پرپہینکا اوس افعی نی اوٹھہ کی السلام علیک یا رسول اللہ

کہاعرض کی بخدا کہ مین تمہاری نواسوکی پاس نہین آیا مگر واسطی نگہبانی وخدمت کی جو

بجالایا سرورکائنات نی اوسکو دعای خیردی اور شگاف کوہ مین جاکی بالین حسنین پر

تشریف رکہی ثم حمل الحسن علی کتفہ الیمنی والحسین علی کتفہ الیسری

پس دو نور راحت جان کو جگایا پیار ومحبت سی گود مین اوٹھایا دوش راست وچپ پر چڑہایا

جانب بیت الشرف قدم بڑہایا فنزل جبرئیل واخذ الحسین وحملہ

اوسوقت جبرئیل زمین پرنازل ہوا پیغمبر خداسی امام حسین علیہ السلام کولیکی اپنی کاندہی پر بٹہایا

فکانا بعد ذلک یفتخران فیقول الحسن حملنی خیر اھل الارض

ویقول الحسین حملنی خیر اھل السماء بعد ازان دونو برادر باجان برابر اپنی

کہتی اور بمقام فخر ومباہات مین مکرم رہتی امام حسن علیہ السلام فرماتی کہ مجہی بہترین اہل

زمین نی کتف پر اوٹہایا امام حسین علیہ السلام اپنا شرف جتاتی کہ مجہی روح الامین سرور

فلک نی شانہ پربٹہایا کشف قال انس کنت عند الحسین علیہ السلام

فدخلت علیہ جاریۃ فحیتہ بطاقۃ ریحان کتاب کشف الغمہ مین انس

۹۸۳

اکتالیسوین مجلس کرم امام دو دربار یزید مین و اخلۂ عترت خیر الانام

ابن مالک سی روایت کی ہی کہ سند صحیح مین یہ حکایت نقل ہوی ہی ایکدن ہم ریاض حدیث مین
امام حسین علیہ السلام کی حاضر تہی گل حدیقۂ رسول کی رنگ وبوی اخلاق سی شگفتہ خاطر
تہی ناگاہ ایک لونڈی بصورت نسیم بہار آئی اپنی ہاتہہ مین شاخ ریحان کو سرسبزی
باغ قبول کی امید پر ہدیہ لائی فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَھَا اَنْتِ حُرَّۃٌ لِوَجْہِ اللّٰہِ
اوس ابہار چمن عطائی غنچۂ لب کہلا کی فرمایا اسکی عوض تجہی راہ خدا مین گلزار آزادی سے
برومند نایا فَقُلْتُ تُجِیْبُکَ بِطَاقَۃِ رَیْحَانٍ لَا خَطَرَ لَھَا فَتُعْتِقُھَا
راوی کہتا ہی مینی التماس کیا تمہاری کنیز نی دستہ نہال ناچیز دیا کہ قدر وقیمت کا سے
کچہ اندازہ نہین ہو سکتا اوسکی مقابل آپنی طوق بندگی کہولا جاریہ کو سیزان عطا مین نقد
خوشدلی سی تولا قَالَ کَذَا اَدَّبَنَا اللّٰہُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ سرور زمین وزمان ومعانی
کرامت واحسان بولی ہمکو ایسا ہی ادب بتایا قرآن مین خدای تعالی نی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ
بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا یعنی جب کوئی ہدیہ سی تحیت بہیجی
تمکو تو اوسکو بہتر اور خوبتر سی بدل کرو یا مثل وبرابر پہیر دو وَکَانَ اَحْسَنَ مِنْھَا
عِتْقُھَا اس لونڈی کی واسطی آزادی سی اچہا کوئی معادل نتہا + مینی وہی معاوضے
مین اوسکو دیا پس ای تماشائیان خیابان محبت وای گلچینان ریاض ولایت
خوشا حال اون زارعان حدیقۂ تعزیت کا جو ہردم ریاحین آہ وبالہ کو تر و تازہ لاتی ہین
زہی کمال دستکاران بساتین مصیبت کا کہ پی ہم سنبل ویاسمین فریاد کو روضۂ ماتم پر
بڑہاتی ہین ہدیہ گل اشک لالہ گون سید الشہداء کی عزا مین دامن شیون مین بہرتی ہین
دستہ غم والم کو رشتہ حسرت سی باندہکی مولا وآقا کی بزم حضور مین سوگ مین رکہتی ہین
روز حساب کو آزادی بند عقاب پائینگی سند آمرزش لیکی داخلۂ جنان کامیاب ہوجائینگی

اکتالیسوین مجلس روبروی یزید حرم کا جانا کلام امام سے اوسکا شرمانا

نظم المؤلف ای مومنو سنو بشیر محبت اہل وفا ہے * یہ عقدہ شہادت کی گواہی کہلا ہے * جسکو سمجھی کا نہین کرنے کا فراموش * الفت کی لیے مال ہے کیا سر کو دیا ہے * جو نذر کرے ہدیہ ترتیب کو باخلاص * جاگیر جنان گنج نعیم اوسکا صلہ ہے * غم کہانی ہے شہ کی جو اوسے شاد کرو کے * یاد کی وہ رتبہ کہ جیسے خلد سنا ہے * ای اہل عزا قدر کو اس بزم کی جانو * خاموش نہ بیٹھو کہ یہی وقت بکا ہے * غافل ہے وہ عاقل کہ دم موت کو بہولے * جینے کا بہروسا ہے کہان عمر فنا ہے * مضمون احادیث و روایات کو ناظم * کرتا ہے رقم یہ مدد لطف خدا ہے *

مجلس چہل و یکم ذکر کا داخل ہونا حرم کا مجلس یزید ملعون مین اور فتح و ظفر کا بجا لانا بلابسبب

زن بستگان عقدۂ اندوہ و ملال و خستگان صدمۂ زاری و ابتہال بیچارگان محفل جور و جفا و بیتابان منزل خواری و ابتلا ناظران خواب حسرت و پریشانی و ناطقان حجت و برہان مبتلای مصیبت زمرۂ اولیا کو دوا محنت و بلا مین قاعدۂ امتحان بلاغت اور فصاحت سے یون ثابت کرتے ہین کہ جب شب تعزیت سحر المصیبت شائع محشر پر خرابہ دمشق مین گذری اور صبح نعت و زندگانی بدتر واسطے دلسوزی آل خیر البشر کی ظاہر ہوئی یزید پلید مانند فتنہ اور بیباک سوتی سے جاگا لباس و تاج فخر و مباہات کو قتل عترت نبی کی مانگا و زیور اوبار کو حرار جانان بجائے انتظام دیار نعارہ رسوائی کو بام طغیان اور شرارت پر سو را فرا کیا صدہا مشایخ بنی امیہ اور بزرگان شام کو مہمان بلایا صدر تماشا مین اسیران کربلا و سرہای شہدا کی جا بجا کرسیون پر بٹھایا دور نخوت مین بادۂ شقاوت کی پیمانہ پر ہاتھ مارا حریف کفر کی ساتھ بساط شطرنج مین مہرۂ نہائے بار دو از دحام ذلت و خواری پہنچائی کو ذریت سید انام کی بی مزاحم تھا ہمام سنانو ور غم ہلاکت پر امام حسین علیہ السلام کی جشن عید قربان کا ملازم تہا قال ابن نما قال علی

اثر الحسین علیہما السّلام اذا دخلنا علیٰ یزید نحن اثنا عشر رجلاً
مغللون ابن نما سید الساجدین سی روایت لاتی ہین کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتی
ہین ہرگاہ یزید کی روبرو ہمکو دربار مین داخل کیا مردون سی بارہ آدمی کا گلا طوق و زنجیر
مین بندھا تھا فلما وقفنا بین یدیہ فقلت أتأذن لی فی الکلام ہرگاہ
اوسکی سامنی کھڑی ہوی مین بولا آیا اجازت ہی بات کرنیکی فقال قل ولا تقل
ہجراً کہنی لگا کلام کرو مگر بیہودہ نہ بولو، فقلت لقد وقفت موقفاً لا ینبغی
لمثلی ان یقول الہجر مین جواب دیا کہ ایسی جا کھڑا ہو کی میرا جیسا کلام ہذیان نہین کرتا
ما ظنک برسول اللہ لو رآنی فی الغل ای یزید تجہ تیا کیا گمان رکھتا ہی کہ ہرگاہ
رسول اللہ طوق و زنجیر سی بندھا ہوا میرا دست و گلو دیکھین فقال عن حولہ حلّوہ اپنی
خادمون سی بولا کہ انکو کھول دو، اور سلسلہ جور سی رہا کرو، کیون ای اہل عزا روا ہی کہ یزید
تخت خلافت پر تکیہ کری، عترت شاہ ولایت مقید و اسیر سامنی کھڑی رہی، پچھی مردونکے
عورتین سیلی چادر ہوندگی اوڑہی نالان ہون، بچی صغیر السن رشتہ دار زنجیر بلا کی بہند و مین
بیتاب و نوان ہون، اعدای شہر پر اور ہمنشین بی پیر طفل و جوان کی سیر مین خوشنود، نوای
شادی اور مبارکباد بر ہمزن عیش فرعون و نمرود، کوئی نظارہ بانوی غمدیدہ سی اپنی چشم کو
حلقہ رسن دکہاتا، کوئی حادثہ شنیدہ سی گوش دریدہ کی بات ہمراز کو سناتا، کوئی سلسلہ
اہلبیت کی آواز طوق و زنجیر سی بلا قید غل مچاتا، کوئی نالہ طفلان حرم سی شور خندہ کا نمک
زخم جگر پر لگاتا، کوئی رسی کی چھلی ہوی گلون پر پیچ و تاب کہاتا، کوئی گل داغ بر جسم خستہ کی
ضرب طمانچون سی پہولا نہ سماتا، بعضی سر کٹی لہو بھری سروران دین کی ملاحظہ سی پریشان
بعضی خانمان لٹی کھڑی ہنسی آل یاسین کی مشاہدہ سی سینہ کوبان اوضاع تباہی الحرم

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین عترت کا جانا اونکی حال کو بیان

رسالت پناہی کی بزم ستم برہم انواع بیکسی اور غریبی سی عترت امام اُمم کی جلسہ عشرت صف ماتم

قیدیون کا غول گنہگارون سی بدتر روبروہمنشینان یزید کی کہڑا ہوا بیبیون نی اپکو پس پشت

کنیزون کی پردہ غیرت مین چہپالیا بچی اس حالت مین مانند طفل اشک خاک پر گرتے

پڑی بوڑہی اونکی صورت پر ہاتہہ پہیر کی دلاسا کرتی سب لباس کہنہ اور مندرس مین نہان

سر برہنہ پیرون مین چہالی پڑی گرد وغبار صحرا مین بہری عاجز وحیران اپنی حال پیان

آشفتہ جان ہمواخذہ دشمن سی خوف کی ماری لرزان وہراسان رخساری ناخن غم سی پُرخراش

چہرونکا پوست دہوپ سی پاش پاش اذیت کی دہشت مین رنگ اوڑی ہوی آنکہون مین

حلقی پڑی ہوی لبہای غیرت عقیق یمن پڑای ہوی سر اطراف صورت مین بکہرا ہی صفت

عقد ثریا وہ ستاری فلک سیادت کی نظرون مین سمائی تہی بسیرت تسلیم ورضا مین

وہ سلالہ شرافت گردن جہکائی تہی اپنی مصیبت پر آہستہ روتی کہڑی ہوی مقام امتحان

محنت مین دار بلا پر چڑہی ہوی ہو شیہ وَمَدَّ طَرْفًا اِلَی صِبْیَۃِ الْکِرَامِ رَاٰی بِنْتَ

الْحُسَیْنِ تُغَطِّی الْوَجْہَ بِالْکَفِّ یزید نی نخوت وتکبر مین اسیرونکی جانب نہ کبہ

التفات نکیا بعد از مدت گوشہ چشم سی حقارت مین متوجہ ہوکی دیکہا صبیہ عزیز ومکرم کو

امام حسین علیہ السلام کی جو گردن ہاتہہ سی سنبہالی ہی شرم بی پردگی سی اپنی شانہ مین منہہ

ڈالی ہی فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ حَسَنُ الَّتِیْ مَلَکَتْ وَجْہَھَا کَیَدِ عَلٰی قَدٍّ

کَا لْاَلِفِ پوچہا یہ دختر نیک اختر جو درخشندہ روجبین ہی کیا نام کون قبیلہ کی بیٹی

ایسی حسین ہی اسکا چہرہ مانند ماہ چاردہ چمکتا ہی اور قد اسکا بالا مثال الف لاغر نکلا ہے

ای اہل عزا وہ لاڈلی کا دبلا ہونا کیا تعجب کی جا ہی جسکا باپ مارا جاوی اتنا ستم اوٹہاوی

عزت سی ذلت پاوی یا تو وہ ناز ونعم مین سوطرحکا پیار تہا یا شمر کی طمانچی در بدری کا آزار

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین آل نبی کا جانا مقال سکینہ کا درمیان آنا

جینا دشوار تہا فقالوا سکینۃ بنت الحسین ومن جمیع ملکات یا امیر عقب اہل کوفہ جو بیٹی او بہن کو سید الشہدا کی جانتی تہی آگی بڑہی با ادب کہنی لگی کہ یہ خاتون بنت حسین علیہ السلام پروردہ نازہی باقی سب کنبہ اوسکا لونڈیان اور تابع ہین سرفراز ہی اونکی خطا کو بخشدی آل نبی سی بدلا لی فقالوا کیف رایت اباک قالت صح الیس قلبک منا یا لعین شق زینب خاتون نی جو دیکہا کہ یزید پرسان ہوا سکینہ کی حال پر اسکہڑی مہربان ہوا بنظر اسکی کہ دشمن جان بہی کی عترت پر کبہی رحم کرتا ہم بانی اور گویائی ہین سلوک و بخشش کو مضائقہ نہین رکہتا اشارہ کیا پہو بہی قربان آگی جا کی باتین کرو بلکہ یہ خونخوار قہر او غضب سی پشیمان ہو علی ابن الحسین کا قصہ ہلاک نکری نقیہ عترت کی قتل سی ہمپر مصیبت تازہ نہ پڑی بہتیر کی جاوی تخت یزید کی نزدیک آئی جسکی کہڑی ہوکی گردن جہکائی یزید نی کینہ دیرینہ سی کہا ای سکینہ کیسا دیکہا حال اپنی باباکا یعنی کثرت زخم سی بدن پہٹا بہوک پیاس مین سوکہا گلا کٹا کہوڑونکی سم سی جنازہ پامال تیری پر سر بہرا خاک وخون سی لال وہ خنجر کی تلی مرغ بسمل سا تڑپا زانوی شمر سی بہائی کا دیہا بہائی کا بحسرت بہن کو اشکبار دیکہنا بینہ کی درہی عورتونکا ناچار دہائی دینا اوس شاہزادی کا جگر اس طعنہ سی دکہا قائل اولاد پیمبر زبان حسرت مین کہا ای بیرحم اتنی ظلم وجور ہمپر کر چکا ابہی تیرا دل ہماری مصیبت اور خواری سی نہین بہرا اسمع منا یا رأت عینا یا اذ نظرت فی لیلۃ ہذہ قال اللعین قصی متوجہ ہو کی سرا پا حسن عالم رویا کا اس سکو سنی عجیب واقعہ خواب مین دیکہا یزید بولا ای سکینہ میری روبرو نقل کرو خاطر جمع رہو کسی بات مین نہ ڈرو اوس غیرہ و نیک عن الہوی نی سرگشت کہی تاکہ سرمد کی زیارت جو رات کو ہوئی تہی بیان کی ب فی

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا جانا کلام والزام سید سجاد کا فرمانا

فِی کِتَابِ الاَحْمَرِ رُوِیَ اَنَّهٗ قَالَ لِزَیْنَبَ تَکَلَّمِی فَقَالَتْ هُوَ الْمُتَکَلِّمُ

کتاب احمر مین روایت کی ہی سرگذشت اہلبیت برقت کہی ہی ناگاہ کاروان غارت زدہ مین یزید کی نگاہ پڑی ایک زن بلند بالا کرخمیدہ پرنالہ وآہ دیکہی کہ مانند نخل ماتم سر پا سوز غم سی جلتی صوت مین اوسکی طہارت اور عصمت رسول وبتول کی شان نکلتی پوچہا یہ خاتون کون پرتعب ہی کہا سب سی بڑی دختر علی ابن ابیطالب زینب ہی قافلہ اسیران حرم کی سردار بیمار کربلاکی پرستار یزید نی زینب کو خطاب کیا مجہسی باتین کرو جی ہلی جواب دیا جو چاہتا ہی سید الساجدین سی پوچہلی اس کلام سی یزید بیتاب ہوا حلقہ اسیر و نین بنظر عتاب دیکہا ایک جوان مانند خورشید تابان کہڑا ہی قد سرو بالا لنگر سی طوق دربحر کی دوہرا ہی ضعف اور نقاہت کی زردی چہری پر عیان غلبہ جفا و محنت مین تشریح کی صورت پوست و استخوان سر برہنہ بی عمامہ و ردا عاجز و ناچار سلسلۂ اہلبیت سی بند بلا مین گرفتار پوچہا یہ دلگیر کا نام بتاو اس دستگیر کا نسب کرام جتاو کوئی بولی بقیۂ درت سید ثقلین ہی علی فرزند بزرگ مظلوم حسین ہی فَاَنْشَدَ السَّجَّادُ حضرت زین العابدین علیه السلام نی طبع حزین سی یہ شعر تضمین کیی ذکر اندوہگین مین الفاظ نمکین جمع کیی کہی

لَا تَطْمَعُوا اَنْ تُهِیْنُوْنَا فَنُکْرِمُکُمْ وَاَنْ نَکُفَّ الْاَذٰی عَنْکُمْ وَتُؤْذُوْنَا

ای بنی امیہ ہرگز طمع نرکہو جب رشتہ جور مین بندہ ہین کہ تم ہمین ذلیل کرو ہم تمہاری سایہ رہین

وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّا لَا نُحِبُّکُمْ وَلَا نَلُوْمُکُمْ اَنْ لَا تُحِبُّوْنَا

قسم خدا کی ہم تم کو ہم دوست نہین کہتی اگر ہمین نرکہو تو دم بھر نہین رہتی یزید نی کہا قَالَ صَدَقْتَ یَا غُلَامُ

وَلٰکِنْ اَرَادَ اَبُوْکَ وَجَدُّکَ اَنْ یَکُوْنَا اَمِیْرَیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

قَتَلَهُمَا وَسَفَکَ دِمَاءَهُمَا یزید نی بیمار کربلا سی کہا سمجہہ ہی لاکن باپ دادا نی تمہارا

اکیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا آنا سید سجاد کا احتجاج فرمانا

چاہتی تہی کہ امیر ہون حکمرانی خلایق سی مدام تاج و تختِ سلطنت شمشیر اور جہیار ہی لشکر خدا جو اوسنی دونو کو مارا لشکرِ آفت اور قہر اونکی گہر مین اوتارا فقالَ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ علیہ السّلام اوس محبت کبریائی آیتِ قرآن سی جواب دیا قولِ باریتعالی کو سند مین تلاوت کیا وَمَا اَصَابَ مِن مُصِیبَۃٍ فِی الاَرضِ وَلَا فِی اَنفُسِکُم اِلَّا فِی کِتَابٍ مِن قَبلِ اَن نَبرَاَھَا اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیرٌ فقالَ یَزیدُ لِابنِہٖ خَالِدٍ اُردُدْ عَلَیہِ اوسوقت خالد بیٹا یزید کا پہلو مین مبیہا تہا باپ نی واسطی ردِ قولِ امام کی اشارہ کیا فَلَم یَدرِ خَالِدٌ مَا یَرُدُّ عَلَیہِ فقالَ لَہُ یَزیدُ وَقُل خالد حیران ہوا کس برہان سی خلافِ امام کہی یزید نی بتایا کہ یہ فقرہ پڑہکی سناوی مَا اَصَابَکُم مِن مُصِیبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَت اَیدِیکُم وَیَعفُوا عَن کَثِیرٍ فقالَ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ یَابنَ مُعَاوِیَۃَ وَھِندٍ وَصَخرٍ لَم تَزَلِ النُّبُوَّۃُ وَالاِمَارَۃُ لِاٰبَائِی وَاَجدَادِی قَبلَ اَن تُولَدَ اوس امامِ حق و یقین وارثِ یعسوبِ دین زین العابدین علیہ السلام نی فرمایا ای یزید پسرِ معاویہ اور ہند جگر کہن ہمیشہ نبوت و خلافت ربّ العزت کی ہماری اجداد کو رہی پیش از تیری پیدائش کی یہ بزرگی ہمین حاصل تہی وَلَقَد کَانَ جَدِّی عَلِیُّ بنُ اَبِی طَالِبٍ فِی یَومِ بَدرٍ وَاُحُدٍ وَالاَحزَابِ فِی یَدِہٖ رَایَۃُ رَسُولِ اللّٰہِ میری دادا علی مرتضےٰ کی ہاتہ مین علمِ اسلامِ خیر الانام رہا کرتا تہا اور جنگِ بدر و احد و احزاب مین غیرتِ بدر و آفتاب بنکہ لواحمد و اَبُوکَ وَجَدُّکَ فِی اَیدِیھِمَا رَایَۃُ الکُفَّارِ اور تیری پدر و جد حاملِ پرچمِ مشرکین اور اعدای احمد تہی سیف و سنان سی مہیای قتلِ علی و احمد تہی ثُمَّ جَعَلَ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ عَلَیھِمَا السَّلَامُ یَقُولُ پہر اوس ردیف قافیہ طلا

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا جانا سید سجاد کا احتجاج فرمانا

نظمِ دیوانِ ابتلا مضمون شاہ بیتِ قطعہ ایمان اور مطلع و مقطع قصیدہ عرفان بحرِ عروض آفات مین
بہی اور بندشِ آہ و نالہ مین یہ شعر ہی مَاذَا تَقُولُونَ اِذْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ مَاذَا
فَعَلْتُمْ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ کیا جواب دو گی جو نبیِ الوری تمسی پوچہی اے امتِ آخر الزمان
کیا سلوک تمسی پیش آئی تہی بِعِتْرَتِیْ وَبِاَهْلِیْ عِنْدَ مُفْتَقَدِیْ مِنْهُمْ اُسَارٰی وَ
مِنْهُمْ ضُرِّجُوْا بِدَمٍ جب مینی دنیا سی انتقال کیا عترتِ رسول و اولادِ بتول کو آہت
ملال دیا کسی کو نیزہ و تلوار سی مارا لہو بہایا کسی کو ذلت و خواری مین اسیر بنایا در بدر پہرایا
مینی اپنی ودیعت کی حق مین جو وصیت کی تہی یہ اوس رعایت کی بدلی اذیت دی ثم
قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ وَیْلَكَ یَا یَزِیْدُ لَوْ تَدْرِیْ مَاذَا صَنَعْتَ وَمَا الَّذِیْ
اِرْتَكَبْتَ پہر بولی سید الساجدین وای اوپر تیری ای یزید اگر پہچانی کہ جو تونی غضب کیا ہی
وہ بڑی جور و جفا کا مرتکب ہوا ہی مِنْ اَبِیْ وَاَهْلِ بَیْتِیْ وَاَخِیْ وَعُمُوْمَتِیْ اِذًا لَهَرَبْتَ
فِی الْجِبَالِ وَافْتَرَشْتَ الرَّمَادَ وَدَعَوْتَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ میری والد و
اہلبیت بہائی اور چچا کی ساتہ ایذا سی پیش آیا رسول کی اولاد کا لہو خاک پر بہایا ہر آینہ
پہاڑون مین وحشت زدہ دوڑی خاکسترِ مذلت اور ندامت پر بیٹہی عذابِ دوزخ کو
پکاری سر اپنا دیوار سی ماری اَنْ یَكُوْنَ رَاْسُ اَبِی الْحُسَیْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ وَعَلِیٍّ
مَنْصُوْبًا عَلٰی بَابِ مَدِیْنَتِكُمْ وَهُوَ وَدِیْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِیْكُمْ ای بیرحم
جائز ہی کہ میری والد حسین علیہ السلام مظلوم کا سر اپنی شہر کی دروازی مین لٹکای وہ امانت
رسولخدا جو امت کو سپرد کی تہی اُنہی اذیت پہنچای فَاَبْشِرْ بِالْخِزْیِ وَالنَّدَامَةِ غَدًا
اِذَا جُمِعَ النَّاسُ لِیَوْمِ الْقِیَامَةِ بشارت ہو تجہی فردای محشر مین ندامت کی او بازخواست
خون مین ابتلای عذابِ قیامت کی قَالَ الْمَدَائِنِیُّ لَمَّا انْتَسَبَ السَّجَّادُ اِلَی النَّبِیِّ

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا داخلہ حکم قتل بیمار کربلا

قَالَ یَزِیدُ لِجَلْوَازِہٖ اُدْخُلْہُ فِی ہٰذَا الْبُسْتَانِ وَاقْتُلْہُ وَادْفِنْہُ فِیہِ

کتاب بحار مین مدائنی سی روایت کی ہی جو امام زین العابدین علیہ السلام نی رسول ہاشمی کی اپنی نسبت قرابت کہی ہی یزید خونریزی الِ خیر البشر کی ہتہیہ پر آیا۔ ملازمانِ اجلاف کو پکار کی جلاد بلایا۔ کہا اس جوانِ بی نوا کو باغچہ سرا مین لیجا سر کاٹ اور وہین خاک مین دبا آو وہ بلا ہرگاہ اہلحرم نی یہ خبرِ جانگاہ پائی۔ زندگی سی بیزار ہوی فرطِ غم سی سوت سر پائی چہار طرف مین کہیر کی اوس مظلوم کو بچایا۔ نالہ و فریاد و شیون مین شورِ محشر کو جگایا۔ مانند بناتِ نعش سب اوس قطبِ سپہرِ محن کی پاس جمع ہوگئین جلاد کو سیدِ سجاد کی پکڑنی سی مزاحم ہوئین زینب خاتون کو یارای ضبط و قرار جاتا رہا۔ شفاعتِ فرزندِ برادر مین یزید سی پکار کی کہا ہم اہلبیت مخدراتِ تطہیر ہین اگرچہ تیری رشتۂ جور مین اسیر ہین۔ بہو بیٹی نواسی نبیُّ الوریٰ کی غریب اور بیکس دیارِ بلا کی بی یار و مددگار بی حامی و پرستار ہین پردیس مین سو طرح کی مصیبت پڑی ذلیل و خوار ہین۔ ای یزید ہماری مرد و بنین سب چہوٹی بڑون کو مارا کوئی وارث اور محرم نہ بیوہ عورتون کی نہین رہا۔ ہمارا ہمدم بھی کشتۂ غم ہی۔ مونس اور حامی یہی ایک اسی کا دم ہے عاجزی پر آلِ پیغمبر کی رحم اور مروت کر۔ اس گرفتارِ بلا و محنت کی قتل سی درگذر۔ ہر چند وہ بانوان حزین روتی خدا و رسول کی واسطی پر ملتجی ہوتی رہین۔ اوس پر کین اور دشمنِ دین کو وہ باتین باعثِ مزاحمت نہوئین۔ ایک طرف اُمِّ کلثوم بیتاب۔ ایک جانب اُمِّ لیلیٰ چشم پر آب۔ سکینہ بہائی کا دامن پکڑی نالان۔ فاطمہ و رُقیہ دونو ہاتہہ سی بلا گردان۔ ناگاہ جلاد تند خوی زشت رو کی آیا۔ سیدِ سجاد کا بازو بزور و خشونت کہینچا۔ جب اہلبیت کا کچہہ بس نہ چلا تو سب نی حرم کو دیکہہ کی رو دیا۔ اوس غریب کی پیچہی بحسرت نگران۔ نالہ و امحمداہ وا ضیعۃ وا علیاہ ہین موافقان نہ یہ مجال کہ اوس سرورِ یتیم اسیر کی ساتھ جا سکین کہ زین جور مین بند ہی تہی نہ تابِ و

تا سال دیگر کسی از مرغ دانہ نبیند و ہیبت
ماہ رمضان اندہ واید و ز ہیبت انبیا حیران
و ہمان عمل نماید و ... گفت در عہد خود سال اسمعیل
ماندہ ام سید گفت مرغ امد و لیک عمارکردی باید
این مرغ امدہ راہب گفت سال چند
زمان اید راہب گفت تا مرغ بیاید
شدہ ہست تا مرغ ... گفت ... ابن ... چنین
سید بسیار دیگر بیست گفت زبانہ دو
سید گفت امرغ و فرشتہ ہست کہ قال ...
سید گفت ... عبد الرحمن ملجم ہست
واین مرغ عبد ... فرشتہ ایست ...
و ہست خدا تعالی ... بکجا ... سال
کردہ ہست تا ہر سال ... عذاب ... و
بیک اندیش بدبر عذاب ... دوان
تا دنیا باخر شود و ... گفت ... راہب
دو ... خواہد بود ... کشتہ ہست ...
یک بیست ... گفت ... علی ابن ابی طالب
منتو ... گفت ... پدر و ... عمی

اکتالیسوین مجلس حرم کا دربار یزید مین داخلہ و حکم قتل بیمار کربلا

توان دلمین کہ بیکس و عاجز کو شہید ہوتی دیکھین اور جوش اندوہ مین جیتی رہین فدخل
الجلواز بہ الی البستان وجعل یحفر القبر والسجاد یصلی جلاد زین عباد کو لیکی
باغمین پہنچا وہ باغی اول قبر کھودنی مین نونہال زہرا کی مصروف ہوا بیمار کربلا یاد خدامین
روبقبلہ کہڑی ہوی بصدق نیت شہادت پر نماز پڑہنی لگی رواحیبا کہ ہرگاہ اہلبیت نی یہ سامان
دیکھا تو علی بن الحسین علیہ السلام کی زیست کا سہارا نہ ہا سب خواتین مضطر و پریشان نظر بایس
امید یزید کی جانب دیکھتین کہ شاید پشیمان ہوکی قتل سید سجاد سی باز آئی اہل مجلس شوم سی
ایک ایک کا منہہ تکتین بلکہ انہین کوئی خدا ترس شفاعت کری بچائی کوئی درگاہ خدامین
دست التجا اٹہاتی امداد غیبی اور نجات سید کی دعا سمیع دانا کو سناتی کبھی جانب بستان
تکہراکی سرگذشت بیمار کربلا دیکھتی اپنی ناچاری اور قید و ابتلای مصیبت پر آخر کو رو دیتی
پہوپہیان بہنین بہتین سرگرم شیون و شین والدہ گریان کنیزان دست بسر زنان نام علی
ورد طفلان سوای خدا کوئی نہ تہا نگہبان اونکی حالت زاری و اشکباری پر حاضرین مجلس کو
رقت آئی لاکن خوف یزید اور اندیشہ غضب شدید مین کسی نی زبان نہ ہلائی فلما ہم بقتلہ
ضربتہ ید من الہواء فخر لوجہہ وشہق ودہش جلاد تیغ بیداد نکالکی زین عباد کی
سر پر چاہتا تہا ماری کہ باعجاز و کرامت دست غیب حمایت سی ایا اوسکی منہہ پر ایسا طمانچہ ملا کہ
مارا کہ غش ہوا زمین پر گرپڑا اٹہہ پہر اکی وہین دم توڑا فراہ خالد بن یزید ولیس لوجہہ
بقیتہ خالد پسر یزید نی فرزند امام شہید کی غریبی اور محنت دیکہی بستان مین جاکی تنبیہ
شدید جو نظر پری مزید اعتقاد کو دست آویز ملی جلاد کی نزدیک آکی گیا نشانہ ہلاکی اوس
مردود کا دیکھا مردہ صد سالہ سی بدتر بیغم سفر پایا فانقلب الی ابیہ وقص
علیہ فامر بدفن الجلواز فی الحفرۃ خالد پہرکی اپنی پدر کی پاس پہنچا ماجرای ہلاک

میشناسم سید گفت ای راہب تو او را
از کجا شناختی گفت در انجیل کہ بعضی از
گذشتہ صفت او گفتہ اند و بودن وزیر کنار
این در باغچہ اینست کہ مکرر کسی را بینم
از اہلبیت وی تا بدست او مسلمان
شوم و قوم خود را نیز مسلمان کنم
کہ در کتاب پیغمبران بدیدم کہ وی پسر
شود از نسل و اولاد حضرت امیر المومنین
علی و در اینجا غایب شود سید گفت
ان منم در اینجا غایب خواہم شد راہب گفت
از بطن فاطمہ یا از دیگر زنان سید گفت
مادرم حنفیہ نام داشت و از خود
است میکرد راہب گفت شیر ...
و زہد تو زہد عیسی میماند
پس راہب گفت گواہ باش کہ من
اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد
ان محمدا رسول اللہ و اشہد ان علیا

بیالیسوین مجلس تمہید بیوفائی دنیا اہلبیت کا روبروی یزید سی گھر مین جانا

جلاد عجزہ سید سجاد سی کہا اوسنی حکم دیا یہ راز کرامت و اعجاز بنی ہاشم کو چھپاو جلاد بدنہاد کو اوسی قبر مین دفنا و نظم للمولفہ خوش نالظم محزون نہین ہی تاب سخن + بیان کس سی ہو اہلحرم کی شرح محن + تڑپ رہی ہین محبانِ مرتضیٰ غمسی + فلک کو پہنچا ہی یہ شور نالہ و شیون ہزار حیف زنانِ یزید زیور پوش + حریم آلِ نبی کی گلی مین طوق و رسن + بساطِ عیش پہ بیٹھین شاہزادیانِ قریش + ستم ہی اونکی برابر کہڑا امامِ زمن + مصائبِ شہِ مظلوم کو جو لکہا ہی اثر ہو لکہ ملجای ہمہ مخزنِ زمن +

بیالیسوین مجلس بیوفائی دنیا اہلبیت کا روبروی یزید سی محل مین جانا

رباعی دنیا سی طبیعت نہین ہٹتی ہی تری + اوقات بُری طرح سی کٹتی ہی تری + آگاہ ہو گذری جاتی ہین زیست کی دن + بڑہتی ہین گناہ عمر گہٹتی ہی تری + دنیا بھی حسرت لئی دنیا سی چلی جاوینگی + کچہہ ساتھ بجز کفن نہ لیجاوینگی + اس جسم کی احتیاط کبتک اےدل + اک روز تو خاک کی ملی جاوینگی رباعی آرام سی کس دن تہِ افلاک رہی + عالم مین اگر رہی تو کیا خاک رہی + عبرت کا محل ہی ہم رہینگی کبتک + دنیا مین نہ جب پنجتنِ پاک رہی رباعی تدبیر سی غافل نہین جو دانا ہی + اب چوکا تو تا بحشر پچھتانا ہی + گر قبضۂ قدرتین ہو سب روئی زمین اک روز مگر زیرِ زمین جانا ہی + تمہید بقا بیوفائی دنیا موت احبا مصائب سید الشہدا علیہ السلام ای اہلِ عزا دنیا بیوفا ہماری تمہاری زندگانی کم بقا ہی جو آج آیا کل ضرور جائیگا جو ہم بچا یا وہ سب رہجائیگا + آدمی کی عمر پلک مارنی مین گذرتی ہی ہر دم بدنکی قوت ضعف سی بدلتی ہی طفلِ نادان تہی جوانی ہوئی بڑہاپا دیکہا عنقریب ہی سونکی بچہ مین گرفتار اندہیری قبر مین رہنا ہوگا ہر چند مہلت جوانی و پیری کی لامحالہ قسمت نہین

بیالیسوین مجلس تنبیہ بیوفائی دنیا والبیت رو بروی عزیزسی گھر مین جانا

ساعتِ اجل مین لحظہ بھر کی مجالِ اقامت نہین بہت خرد سال چھوٹی ہی نہ او ٹھی تھی کہ تابوت مین مری پڑی صدہا جوانِ باکمال وجمال مراد کو نہ پہنچی تہی کہ خاک مین گڑی تہی کتنی کر تنگنای گور نی کیا صورتین شانی ہین جو مٹی کا عطر نہ ملتی تہی اجل نی اونکی کیا شکلین بنائی ہین جسمِ نازنین اونکا کیڑون نی کہایا ہی ہر دندہ رگ و پی کو سوراخ مین پہنچایا ہی أَيُّهَا الْغَافِلُ السَّكْرَانُ أَمَا تَتَّعِظُ بِمَوْتِ الْأَحِبَّةِ وَالْأَقْرَانِ ای غافل نشۂ زندگانی سی بدمست کیون عبرت نہین کرتا مرگ سی دوست وعزیز کی پیالۂ ہوش نہین بھرتا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ لِيَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَا تَحْزَنُ أَمَا تَهْتَمُّ أَمَا تَتَأَلَّمُ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ ابی بصیر نی حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی - اوس جناب نی ایک دن مجھسی یہ بات پوچھی آیا کبھی تو محزون وغمدیدہ ومتاسف ہوتا ہی مینی عرض کی واللہ بہت ہجومِ الم کا حال گذرتا ہی قَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ مِنْكَ فَاذْكُرِ الْمَوْتَ وَوَحْدَتَكَ فِي قَبْرِكَ فرمایا جب وہ صدمہ ہو تو یاد کر مرنی اور قبر کی تنہائی کو وَسَيَلَانَ عَيْنَيْكَ عَلَى خَدَّيْكَ وَتَقَطُّعَ أَوْصَالِكَ فِي قَبْرِكَ وَأَكْلَ الدُّودِ مِنْ لَحْمِكَ اور بہنا آنکھون کی نیلوں کا رخسارون پر جدا ہونا ہر بند کا لحد کی وسط وکنارون پر وہ گوشت نازپروردہ جو کیڑونکی خوراک ہوگا سارا تپلا حسن کا از ہم جدا ہو نہ خاک ہوگا وَبَلَاءَكَ وَانْقِطَاعَكَ عَنِ الدُّنْيَا دہیان مین لا اوس بلا کو کہ سخت آفت پڑ گی دنیا کی علاقہ سی جب قطع امید رہی گی فَإِنَّ ذَلِكَ يَحُثُّكَ عَلَى الْعَمَلِ وَيَرْدَعُكَ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا یہ خیال تجھی آمادہ کریگا اوپر عبادت کی مزاحم ہوگا بہت حرصِ دنیا و معصیت سی رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ بَكَى عَلَى ذُنُوبِهِ

بیالیسوین مجلس تمہید بیوفائی دینا اہلبیت کا روبروی یزید سی گھر مین جانا

حَتّٰے تَبِیلَ دُمُوعَہٗ عَلٰی لِحْیَتِہٖ حَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی دِیبَاجَۃَ وَجْھِہٖ عَلَی النَّارِ سید المرسلین علیہ السلام سی کتاب تنبیہ الراقدین مین روایت کی ہی جو مرد مسلم تاسف سی اپنی گناہونکی روئی اور انسو حسرت کا داڑہی پر چشم سی روان ہوے حق تعالی اوسکو عذاب سی بچائی گا بدن کو آتش جہنم مین نہین جلائیگا گو یا ہم لوگ خواب غفلت مین سوتی ہین کہ مان باپ عزیز و نکوتہ قبر دا کی اپنی سوت سی بیخبر ہوتی ہین + قَدْ مَرَّتِ الْاَیَّامُ بِالْغَفَلَاتِ + وَحَانَ زَمَانُ الْمَوْتِ وَالسَّکَرَاتِ بدرستیکہ ایام حیات و جوانی گذر گئی غفلت و نادانی مین قریب ہوا زمانہ سکرات کا اور ابتلای جانکنی مرگ ناگہانی مین وَمَالِیْ مِنْ شَیْءٍ اُعِدُّ ذَخِیْرَۃً لِیَوْمِ نُشُوْرِیْ مَا خَلَا الْعَبَرَاتِ اور کوئی عمل نیک میرا نہین ہی کا رائد روز قیامت کہ اوسکو ذخیرہ حسنات جانون سوای اشک حسرت + فَیَا عَیْنُ مَا اَدْرِیْ مَا ذَا اَجْمَدَتْ دُمُوْعَکِ لِلْعَطْشَانِ بِالْحُرُقَاتِ ای چشم کیون تیری آنسو جم رہی اوس پیاسی کی مصیبت پر نہین بہتے جسپر رونا مردم کو فرض عین ہی اور وہ نور چشم پسندیدہ سبط رسول الثقلین ہے ای حاضران صحبت آج واسطی رقت کی فرصت ہی کل بعد از جدا ہونی روح و تن کی حسرت و ندامت ہی جان عزیز مستعار و جانی والی اور جہان ناپایدار و فنا و بقا سی خالی پیدایش ہماری زہر سوت کہانی کو پرورش اجساد کی دوش ناز پر خاک مین ملانی کو لاکن جای صبر و مقام شکر یہ ہی کہ شخص درمیان عزیز و اقربا کی مری عورات و فرزند اونکو دم واپسین فراہم ہو جدا جدا اسکو وداع کری چہاتی سی لگائی اپنی مصیبت مین تسلی دیکی وصیت ہی فرمائی جب ہنگام نزع جان ای ہاتہ پیر طرف قبلہ پہیلای عیال و اطفال اوسکی انکہون پر رومال باندہین گریبان پہاڑکی سرکی بال کہولین بالین بیت پر نالہ و نوحہ سی بین کرین ماتم کی صف بچھاکی

بیالیسوین مجلس حسرم کا روبروی یزید انا اور گھر مین اوس پلید کی جانا

غزا و سوگ مین بیٹھین پاکیزہ پانی سی سب لگی نہلائین تحفہ کپڑیکا خلعتِ آخرت یعنی کفن پہنائین جنازیکو عزت و حرمت سی اوٹھائین مزارِ شہدا و جوارِ علما مین پہنچائین نماز پڑہین قبر مین لٹائین تلقین کہین تختی برابر بچھائین تربت پر پانی بچھائین چادرِ گل اوسپر چڑہائین سرہانہ کا اگر سوز جلائین شمع و چراغ کی روشنی لگائین فاتحہ خوانی کی واسطی لوگ آئین سوم و چہلم کو طعامِ رنگین کہلائین اور اگر مردِ غریب و مسافر کا مردہ نظر پڑی اوسکی قوم و خویش و بیگانہ مین کوئی بہم نہین پہنچی تو اہلِ محلہ و ہمسایہ ترس کہا کی آتی ہین میت کو دوش پر اوٹھاتی ہین غسل و کفن مین شہر بہ شہر ہوتی ہین دفن و عزا مین برادرِ مسلمان کی جان کھوتی ہین مین قربانِ بیکسی و مظلومی امام حسین علیہ السلام اور تنہائی و غریبی شاہِ تشنہ کام کہ اوس مہمانِ کربلا کو یہ کچھ میسر نہوا جدائی سر و تن کی بعد لاش کو دفن و کفن ایک نہ ملا جسدِ مطہر گرم ریت پر بیابان مین پڑا تھا سرِ منور نوکِ نیزہ پر سنان کی چڑہا تھا دستور ہی میت کو سکرات مین ٹھنڈا پانی یا شربت پلاتی ہین صد سہ جان کندن ہین جو تشنگی کا غلبہ ہوتا ہی پیاس بجھاتی ہین مولا کو شدتِ عطش مین جو غش آتی تو اعدای بی آبرو دو گھونٹ پانی کو ترساتی ہر چند نعرہ سا قتلُ عطشانا سناب خنجر سی گلا سوکھا تر کیا رسم ہی کہ مردی کی بدن پر رفعِ اذیت کو مگس رانی کرتی ہین اوسنا بوجھ ہی جو میت کو ناگوار ہی تو ہاتھہ ہلا کی راحت دیتی ہین اوسکی عوض لاشِ امام حسین علیہ السلام پر گھوڑی دوڑائی سب شہیدونکی اعضا نور کی خاک مین ملائی قاعدہ ہی جسکی گھر مین کوئی مر جاتا ہی اپنا بیگانہ ہر ایک پرسا دینی کو آتا ہی اہلبیت کی بائیں عزیز مری سر کہی خاک و خون مین سانسی دی قبر مین نہین گڑی تہی جو اوپر لشکرِ کوفہ غارت کو چڑہی ہر طرفسی نکلی تلوارین جگر کی ٹوٹی مار پر گری نہی طریقِ سلوک ہی کہ مریض کو اقربا کی خبرِ مرگ نہین سناتی ہین افاقہ درد کو ہاتھ

حضرت علیست اہلبیت ... احوال

و علی بن عبد الله ... عبد الله عباس گفت

گذشته ... عبد الله ... حضرت امام

متن ... زین العابدین ... محمد حنفیه

حطوو ... رفت و ... علی بن عبد الله

چگونه کشته شد ... زین العابدین ... امام

صد ... با امام زین العابدین ... رفت و حضرت

را گفت ... سلام

امام زین العابدین ... شد

حنفیه ... کرد ...

انجا بود ... علی

بجق بود و السلام ... مجلس

سیزدهم ... بسم الله الرحمن الرحیم ... حضرت

بیرون ... کتاب ...

اصحاب حسین ...

وکاه باشید ...

برال محمد ... محمد حنفیه ...

مکه ... ورفت ...

وعده کرده بودند ...

و با قائم آل محمد ...

ای برادران ...

امام حسین ... عراق ...

ایشان را ویران کردم ...

... ایشان ...

هنوز باقیست که عبید الله ...

و او بدترین خلقان ...

تا خدا تعالی ما را ظفر دهد

وجوب وی بجوص ... مبارک ...

درند ... زیاده ... بود

دشمنان آل محمد ... کردیم ...

فنا امت ست ... عراق ...

و ... طعام ...

بیالیسوین مجلس الحرم کا روبروی یزید انا اور گہر مین اوس پلید کی جانا

پیر آہستہ دباتی ہین وہ شہر بدر رسیدہ م باپکا سر زین العابدین بیمار کو دکہاتی بہاری
زنجیر و طوق ہین دست و پا و گردن باندہی دربدر پہرانی رسم ہی کہ عوراتِ ماتمدار کا
رقت ہین بلکہ چہڑاتی ہین آہ و نالہ ہین صبر و شکیب کی راہ بتاتی ہین اوسکی بدلی عدا اپنے
الحرم کی چادرِ پوشش اوتاری سرِ عریان کو ایک رومالی بہی پردی کی واسطی نچہوڑی
جمہور کا رویہ ہی یتیم بچونکو ماں باپکی غم ہین دلاسا دیتی ہین گریبانِ دریدہ کو رشتہ
الفت سی سیتی ہین سکینہ و فاطمہ و ام کلثوم کی بندی کان چیر کی اوتاری لہو بہاکی
زیور و لباس کو لوٹا پدر کی رونی ہین طمانچہ ماری مشہور ہی کہ ماتمدار کو سب خلق جاکی
تعزیت کہتی ہین فاتحہ پڑہکی حاضری کہلاکی پانی پلاتی ہین امتِ بیدین نی اولادِ سید
المرسلین کو اندر گہر مین جاکی باہر نکالا خیمہ جلاکی غلام و کنیز سی بدتر بہوک پیاس مین مار ڈالا
معمولِ زمانہ ہی شاہ و گدا کی سوم و چہلم ہین ختم قرآن کرتی ہین اگر پردیسی مری تو بہی اہل
محلہ اوسکی لئی تیجا چالیسواں قرار دیتی ہین واویلاکہ دشمنانِ حق نی اہلبیت کو اِدرا بہلت
ندی کہ اقربا کا جنازہ دفن کرین سوم و اربعین کیا ہوتا عزا و رقت کو چہوڑا کہ دم بہر مشغول
رہین لوازمِ دنیا و سنتِ شرعِ انبیا ہی کہ میت وصیت کہی جو وارث ہو اوسکی بجا لاتی ہین
سبقت کری ہمارا مولا تو وقتِ شہادت قتلگاہ مین تنہا تہا زیرِ تیغ جانبِ راست و
چپ کوئی دوست نہ دیکہا بہن دور بیٹا مجہور بیٹی صغیر بی معذور لہذا غلامونکو اپنی
موردِ خطاب کیا ہی کلامِ رقت افزا حسرت سی کہا ہی مین چاہتا ہون تم بہی سنو
عمر بہر اسپر عمل کرو سکینہ خاتون دخترِ امامِ ہمایون نی فرمایا جب ہمارا قافلہ اسیر مقتلِ
شہدا مین آیا ہر ایک بانوی خونبار نی اپنی تئین اونٹ سی گرایا شوقِ بیتابی مین دوڑکی
بہائی بیٹی کا جنازہ گلی سی لگایا مین پہوپہی زینب خاتون کی ساتہہ پہنچی باپکی لاش

بیان اٹھارھوین مجلس حلقوم لاش امام سی اشعار فرمانا خانہ زین مین حرم کا جانا

ہیجان سی روتی پیٹتی مانند عشق بیچاپ لپٹی ناگاہ پدر کی حلقوم بریدہ سی آواز بدالی
اس مرثیہ کی چند بیت بدرد وبکا انشا فرمائی، شعر شیعتی مَا اِنْ شَرِبْتُمْ مَاءَ
عَذْبًا فَاذْكُرُونِی اَوْ سَمِعْتُمْ لِغَرِیبٍ اَوْ شَہِیدٍ فَانْدُبُونِی یعنی ای محبان
باوفا ہرگاہ سرد پانی پیو تو میری اوپر نوحہ وافغان وشیون کرتی رہو لَیْتَكُمْ فِی
یَوْمِ عَاشُورَا جَمِیعًا تَنْظُرُونِی كَیْفَ اَسْتَسْقِی لِطِفْلِی فَاَبَوْا اَنْ یَرْحَمُونِی
کاش روز عاشورا تم گروہ اہل ولا کربلا مین ہوتی اور ہماری محنت وبلا کو جو اعدا سے
دیکھتی روتی ہین طفل صغیر کیواسطی کیونکر پانی طلب کرتا تھا اور اوس لشکر بیرحم کا انکا سے
کیا ظلم ہمپہ گذرتا تھا وَسَقَوْهُ بِسَہْمٍ بَغْیٍ عِوَضَ الْمَاءِ الْمَعِینِ بِالرَّزَایَا وَالْمَصَائِبِ
حَدًّا اَرْكَانَ الْحُجُونِ اوس تشنہ لب کو پانی کی بدلی آب پیکان دیا سوکھی گلی کو تیغ سے
ذبح کیا اس مصیبت مین ارکان حرم کو ہلایا زمین آسمان مین غم وماتم کو پھیلایا اَنَا
السِّبْطُ الَّذِی مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ قَتَلُونِی وَبِجَوَادِ الْخَیْلِ بَعْدَ الْقَتْلِ عَمْدًا
سَحَقُونِی مجھہ فرزند رسولخدا کو بی جرم وگناہ مارا بعد قتل کی لاش پر گھوڑونکو دوڑا
تن مجروح کو نعل سمند سی روندا خاک وخون مین بیدفن جنازہ سونپا سماعت سے اس بیان
حسرت نشان کی شور واحسینا بلند ہوا حرم کی آواز شیون اور بچونکی فریادنی مقتل کو
سر پر اوٹھایا ایک بیوہ غمدیدہ لاش سر بریدہ سی گرم دیدار تھی ایک عاجزہ ستمدیدہ
نوردیدہ سی سرگذشت مین محو گفتار تھی جب موکلان بی پیر نی صیحہ اَلرَّحِیل سنایا
ہر بی بی کو بجبر واکراہ کشتہ عزیز سی چھڑایا آواز الوداع والفراق نی اجسام بیجان
شہیدونکی ہلایا بہت بہن بیٹی کو غلبہ درد جدائی سی غش آیا قطعہ للمولف ای محبو یہ صیبت
سن جکی شبیر کی + داد دو رونیسی میری خامہ تحریر کی + اس مصیبت مین تہی افلاک پر شورکا

بائیسوین مجلس الحرم کا روبروی یزید اشقیا مرد شامی کا فاطمہ کو مانگنا

جوش ضبط کا یارا کہان جب آہ نی تاثیر کی + ہین بنی نالان علی کرتی ہین بین مجلس
ماتم ہی یہ فرزندِ خیبر گیر کی + یادِ زہرا کرو سر پیٹ کی یارو ہیم + یاد رکھو رات دن
ناظم نی جو تقریر کی شاد ہو روحِ حسن بھر حسین وہ غم کرو ہم ہو خدا راضی بلی فردوس ہی جا گی

مجلسِ حادی و عشرین ابتلاءِ اہلِ حرم پیشِ یزید و خواستگاری شامی فاطمہ را کنیزی و رفتن اہلِ حرم بزندان

رسن بستگانِ حلقہ تقدیر و محنت دیدگانِ جلسہ تخفیر آفت نصیبانِ بزم دشمن و مصیبت شانِ
صحبتِ شیون مجاہدانِ طریقِ تسلیم و رضا و صابرانِ مسلکِ اندوہ و بلا کاروانِ اشکہا
آہ و فریاد و زاریکو دربارِ تعزیت و سوگواری مین اس صورت سی شکستہ حال آتی اپون
احزان سی محلِ اتہال مین جاتی دیکھتی ہین کہ جب یزیدِ ستم آرائی مجلسِ عنید کو رنگا رنگ
سامانِ جفا سی ترتیب دیا و اسبابِ تمہیدِ دل آزاری اولادِ رسولِ مجید کی وہ دارا لعنہم
ابن اکلۃ الاکباد نی اپنی ہم نوالہ و پیالہ کی ساتھ مایدہ فرحت کہایا ہو کی پیاسونکی عترت
اسیر کو واسطی جرعہ خواری بلانکی سامنی بلایا خادمانِ باغی نی گل و غنچہ بوستانِ رسالت کو
مانند دستہ ریحان رشتہ عدوان سی باندہا اور قاطعانِ ریاضِ ایمان نی نونہالانِ
خیابانِ زہرا کو شاخِ شجر ملعونہ کی لیئی پیچ و تاب طغیان مین کسا ایک سرا بندِ جفا کا حبل المتین
دین کی بیٹی زینب خاتون کی بازو مین باندہا دوسری طرف مشکلکشا کی دختر ام کلثوم کی
شانی مین پہندا اڑا جو اطفال رشتہ دارِ حرم کی چہوٹی قد تہی اونکی گلون مین رسن کو ڈالا
کمالِ ذلت و خواری مین وہ سادات آلِ طہ و یاسین کا کشان کشان ڑہا ہر گاہ دربار
یزیدِ نابکار مین پہنچی مثالِ گنہگاران صفِ نعال مین کہڑی ہوی اوس نی ایک ایک
خاتون کی نام و نسب کو پوچہا شمر نی بطورِ خوش آمد حقارت سی سب کا پتا کہا

بیا لقیوین مجلس الحرم کار وبروی یزید اا ادر لالان اوسکی گهر مین جانا

پانچ بیٹیان علیِ مرتضیٰ کی کہ اونمین بڑی زینب اور ام کلثوم و رقیہ و صفیہ و ام ہانی چار بی
امام حسین علیہ السلام کی اُم لیلی بیٹی ابی مرہ ثقفی کی مادرِ علی اکبر و رباب بنت امرأ القیس والدہ
سکینہ و عبد اللہ کی و اُم اسحق دخترِ طلحہ بن عبد اللہ مان فاطمہ کی و زبیدہ ام حبیبہ جعفر کی و
باقی زوجاتِ اصحاب و کنیزانِ جناب وگیارہ چھوٹی بڑی قسم مردون سی کہ سب مزید دہشت مین
لرزان مشاہدہ بیحرمتی و عداوت سی بہت ہراسان قَالَ الْمُفِيدُ ثُمَّ دَعَا بِالنِّسَاءِ
وَالصِّبْيَانِ فَاَجْلَسُوا بَيْنَ يَدَيْهِ شیخ مفید روایت کرتی ہین کہ یزید نی حسب جفا او
واسطی دیکھنی کی اہلبیت و اطفالِ امام حسین علیہ السلام کو نزدیک بلایا روبرو ایک جانب
قطار سکو بٹھایا پردہ بیحیائی مین ظالم نی رولایا فِيْ هَيْئَةٍ قَبِيْحَةٍ واصیبتاہ و ویلا
ہر ایک صورت دیکھی سو طرح کی رنگِ محنت مین افسردہ وہ حالت مشاہدہ مین گذری
کہ وہم و خیال بھی اوس آفت مین آزردہ، سرون پر ماتم عزیزونکی خاک ڈالی پیشانی کی
زمین پر گرانی اور پالانِ شتر پر بار فی سی زخم آلی ابرو ناخنِ غمسی خراشیدہ آنکھون مین انکی
مانند ابر شاکِ حسرت جوشیدہ، بیدِ ماغیِ اعدا سی ناک مین دم ہوا تشنگی کربلا کا نیلہ رنگ
لبون پر جمہ ہا ذقنِ ابدا حیرت سی زانوی اندوہ پر دھری گیسوی مشکبا بجای شقیعہ
منہ پر بکھری، عارضِ رشکِ ماہتاب مثلِ کتان راہ کی دھوپ سی پاش پاش رخسارِ
غیرتِ آفتاب طمانچون کی ضرب سی پرخراش کان اوترنی سی بُندی و گوہر کی شگافتہ
گردن سرنگون حلقہ رسن مین بہم بافتہ بیسلی کپڑی پیوند کی ایک دوسری سی بدتر پہنی
ہیئت جاتا زبانونکی فشان بدن مین بہی خوفِ جان سی بچون کو لرزہ چڑہا اونکی تسلّی مین
بانوانِ حرم کو مرنا پڑا مردانِ نالان عورتون کی حال پر بیخود روتی اپنی حیات سی بھی
مایوس ہوتی بیوہ زنان فرطِ تشویش مین پریشان، فکرِ زندگانی مین بقیہ آلِ نبی کی سرگردان

فقال قبح الله ابن مرجانة لو كانت بينكم وبينه قرابة ورحم ما فعل
هذا بكم ولا بعث بكم على هذا اوس مرقع ابتر کی دیکھنی سی یزید نی ترس کہا اور
سنگدل کا جگر بہی تہ صورتی اونکی منہ کو آیا بولا خدا روسیاہ کری ابن مرجانہ کا بڑا ظلم و
ستم کربلا مین بی رحمانہ کیا ای اہلبیت اگر تمہاری اور اوسکی درمیان قرابت وخویشی کا سلسلہ
ہوتا تو ہرگز ایسا قہر و برا سلوک نکرتا اتنی ذلت وخواری مین تمکو نہ بہیجتا فقالت فاطمة
بنت الحسين عليه السلام ولما جلسنا بين يدي يزيد رق لنا فاطمہ بنت
امام حسین علیہ السلام نی کہا ہر گاہ ہم اہلحرم کی بی سر و سامانی کو یزید نی دیکہا اپنی نزدیک
بلا کی ہمکو بٹہایا جب وہان بٹہری اوس مصیبت پر بیساختہ مہربانیسی رقت مین آیا اور اوسوقت ہی
فقام اليه رجل من اهل الشام احمر جو وقت کہ ہم سب اپنی غریبی وبیکسی مین ڈوبی تہی
بیم و امید مین مرنی جینی کی خایف ہوتی تہی چارطرف ہر ایک ظالم کا منہہ تکتی جستجوی حمایت و
رعایت جانب کو رستی ناگاہ ایک مرد سرخ موی تند خو پہلوسی یزید کی اوٹہا ہر روی
عترت شاہ شہدا کو جو بربادی مین مبتلا دیکہا ہرگز نہ جانا یہ کنبہ کسکا ہی اسیروں کا قافلہ
کیون رسن جور مین بندہا ہی جب اوسکی نظر دختر امام حسین علیہ السلام پر پڑی نور دیدہ
بتول بنت سید الشہدا لایق کنیزی پسند کی فقال يا امير الفاسقين هب لي
هذه الجارية يعني کہا ای امیر چاہتا ہون یہ لڑکی مجہی بخشدی کہ پاس رہی
گہر کی میری خدمت کری وكنت جارية وضيئة فارعدت وظننت
ان ذلك جائز لهم فاطمہ کہتی ہین کہ اوس زمانی مین کم عمر تہی ہین ڈری کہ شاید بنی
امیہ کی نزدیک یہ بات جائز ہو کی اولاد فاطمہ زہرا کو اپنی لونڈی بنائین قتل و اسیر تو
کرچکی مبادا اب یا ظلم دکہائین فاخذت بثياب عمتي زينب دوڑ کی پہوپہی زینب کا

بیالیسوین مجلس حرم کا روبروی یزید نا ہنجار شامی کا فاطمہ کو مانگنا

دامان پکڑ اور وکی اپنا نیا دکہہ پرانی مصیبت مین کہا دہشت کی ماری شال بید لرزتی اونکی پناہ مین جا کی چپ رہی وَکَانَتْ تَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ وَفِیْ رِوَایَۃِ السَّیِّدِ قُلْتُ اُوْتِمْتُ وَاُسْتَخْدَمُ وہ المحرم کی بزرگ جانتین تہین کہ یہ ستم اسلام مین ناروا عترت مصطفی پر کافر سی بہی ایسا جفا نہین ہوگا عرض کی ای وارث اہلبیت سرا پا جرا اتنی سنا شامی کی طرف مینی اشارہ کیا خدارا فریاد ہی پہوپہی دیکہو مجہی خدمتگاری مین مانگتا ہی کوئی تدبیر کرو فَقَالَتْ عَمَّتِیْ لِلشَّامِیِّ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ وَلَؤُمْتَ وَاللّٰهِ مَا ذٰلِكَ لَكَ وَلَا لَهٗ زینب نی صدف اغوش کہولی دُرِّ یتیم کی طرح بہتیجی گود مین بٹھالی شامی سی کہا قسم خدا کی تو جہوٹ دعوا کرتا ہی اوسی ملامت فرمائی تہی اور یزید کو ہرگز نہین پہنچتا ہی کہ بادشاہونکی بیٹی خادم اور لونڈی بنائی اسیران فرنگ و روم کی مانند کسی کو دلوائی فَغَضِبَ يَزِيْدُ وَقَالَ كَذَبْتِ وَاللّٰهِ اِنَّ ذٰلِكَ لِيْ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَفْعَلَ لَفَعَلْتُ یہ کلام سنکی یزید کو غضب آیا زینب مظلومہ سی بولا واللہ تم جہوٹ سمجہی ہو اگر مین چاہون تو اختیار ہی لونڈی غلام بنالون قَالَتْ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ مِنْ مِلَّتِنَا اَوْ تَدِيْنَ بِغَيْرِهَا فرمایا خدا شاہد ہی ای لعین ہرگز تیرا مقدور نہین جبتک ہماری جد بزرگوار کی دین کو چہوڑی اور دوسری ملت اختیار نکری ای یزید آج تو بزم حکومت پر مغرور ہی + شراب عداوت سی ہماری مخمور ہے ہرگاہ نشہ زندگانی جاتا رہیگا تو اس بدمستی کا کیف و خمیازہ دیکہی گا فَاسْتَطَارَ يَزِيْدُ غَضَبًا وَقَالَ اِيَّایَ تَسْتَقْبِلِيْنَ بِهٰذَا اِنَّمَا خَرَجَ مِنَ الدِّيْنِ اَبُوْكِ وَاَخُوْكِ اس کلام سی یزید کو ہوش و حواس نرہا غصہ مین مباحثہ کہا تم جرأت جواب کہتی ہو برابر مقابلہ دعن مین کرتی ہو دین سی تمہاری والد اور بہائی نکلی جو اونہر ذیت کی حربی چلی قَالَتْ

بیالیسویں مجلس حرم کا دربار یزید میں آنا اور شامی کا فاطمہ کو مانگنا

وَزَیْنَبُ بِدِیْنِ اللهِ وَدِیْنِ اَبِیْ وَدِیْنِ اَخِیْ اِهْتَدَیْتَ اَنْتَ وَاَبُوْکَ وَجَدُّکَ
اِنْ کُنْتَ مُسْلِمًا زینب خاتون بولیں میری دینِ پدر و برادر سے تو نے اور باپ دادا نے
تیری ہدایت پائی اگر اسلام و ایمان سے رکھتا ہو اشامی قَالَ کَذَبْتِ یَا عَدُوَّةَ اللهِ
قَالَتْ لَهٗ اَنْتَ اَمِیْرٌ تَشْتِمُ ظَالِمًا وَتَقْهَرُ بِسُلْطَانِکَ فَکَاَنَّهٗ اِسْتَحْیَا وَسَکَتَ
یزید نے ردِ قول کیا کہ جھوٹ کہا اے دشمنِ خدا بنتِ زہرا نے فرمایا تو امیر ہے جو سب و شتم و ظلم
قہر سے کرتا ہے بادشاہی کا تجھے غرور سر میں بھرا حق سے خلاف رہتا ہے سنکے یہ بات چپ ہو
بہت شرمایا وہ بےحیا وَعَادَ الشَّامِیُّ مَقَالَتَهٗ فَقَالَ هَبْ لِیْ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ
پھر دوبارہ شامی نے وہی کلام کیا کہ اے امیر یہ لڑکی مجھے عطا فرما فَقَالَ لَهٗ یَزِیْدُ اُعْزُبْ
وَهَبَ اللهُ لَکَ حَتْفًا قَاضِیًا یزید غصہ سے بولا دور ہو سکوت میں منھ اے مردود بدخو
خدا تجھے ناگہانی موت دے اس آرزو میں پیوند زمین کرے فَقَالَ الشَّامِیُّ مَنْ هٰذِهِ
الْجَارِيَةُ شامی نے گھبرا کے پوچھا کیا سبب اس دختر کا نام و نسب بتا کس خاندان کی جاتی ہے
قوم خارجی یا اسلام سے آئی ہے فَقَالَ یَزِیْدُ هٰذِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَیْنِ وَتِلْکَ
زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ یزید نے کہا جسے تو لونڈی بنانے کو چاہتا ہے
وہ بیٹی حسین کی جو کربلا میں مارا گیا ہے اور دوسری جو مبتلائے ایذا و تعب ہے دختر نسا بنت
علی زینب ہے فَقَالَ الشَّامِیُّ الْحُسَیْنُ بْنُ فَاطِمَةَ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ فَقَالَ
نَعَمْ شامی تعجب سے پکارا کہ حسین بیٹا فاطمہ بنت مصطفےٰ اور فرزندِ دلبندِ علی ابن ابیطالب
شیر خدا یزید نے سمجھایا کہ ہاں نواسہ رسول دوسرا کا وہی پیارا حضرت کبریا و خیر الوریٰ کا
فَقَالَ الشَّامِیُّ لَعَنَکَ اللهُ یَا یَزِیْدُ تَقْتُلُ عِتْرَةَ نَبِیِّکَ وَتَسْبِیْ ذُرِّیَّتَهٗ
شامی چلایا کہ اے یزید لعنت کرے تجھے خدا جو تو نے ایسا قہر و غضب کیا عترتِ ختم انبیا کو

بیالیسوین مجلس حرم کا روبروی یزید آنا اوسکی محل مین جانا

پھر جفا سی مارا ذریتِ طاہرہ کو زنجیر و طوق بلا مین کسا مخدراتِ عصمت و عفت کو در بدر پھرایا سرہای نوباوہ رسول و بتول کو دروازون پر لٹکایا ہی عیال و اطفال مشکل کشا کو رسن مین باندہا ہی بلوای عام مین ودیعت خیر الانام کو کفار کی بندی سی بدتر بلوایا ہی وَاللّٰہِ مَا تَوَهَّمْتُ اِلَّا اَنَّهُمْ سَبْیُ الرُّوْمِ بخدا سوگند کہ مینی اونکی ذلت و خواری سی جانا قیدی روم ہین ہرگز گمان نہوا کہ یہ ساداتِ عرب و عجم اہلحرم مظلوم ہین قَالَ یَزِیْدُ وَاللّٰہِ لَاُلْحِقَنَّکَ بِهِمْ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ یزید کو بہت غصہ آیا بغض و کینہ سی بولا منہہ بنایا مین اسدم تجکو بہی اہلحرم کی ماتم مین بٹہاتا ہون اور اونکی وارثونکی مانند ملکِ عدم کو پہنچاتا ہون جلاد کو بلا کی حرفِ جفا کہا تیغ ستم سی شامی کا گلا کاٹ لیا قَالَ صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ اِنَّ یَزِیْدَ اَمَرَ بِاَنْ یُصْلَبَ الرَّاْسُ عَلٰی بَابِ دَارِهٖ مؤلفِ کتاب مناقب نی ذکر کیا کہ یزید نی اپنی خدام کو حکم دیا سرِ امام حسین علیہ السلام کو روبروسی لیجاو رسنی مین باندکی ہماری درِ دولت سرا پر لٹکاو تاکہ چشم عبرت سی خلقت دیکہی اور بیعت نکرنی کی سیاست کو یاد رکہی وَاَمَرَ بِاَهْلِبَیْتِ الْحُسَیْنِ اَنْ یَدْخُلُوْا دَارَهٗ اہلبیت امام حسین علیہ السلام کو محفل سی اوٹہایا اپنی گہر مین محلِ خلافت کی بہجوایا یہ اور نئی مصیبت ہی کہ مردانِ سید عرب و عوراتِ پر تعب مین جدائی ڈالی زینب کو پرستاریِ سید الساجدین سی دور ہونیکی تدبیر نکالی بیوہ زنان نالان دوہری محنت مین گرفتار ایک دردِ فراق یتیمون کا جو نہی طوق و زنجیر سی یکبارہ دوسری اپنی تباہی لونڈیون سی بدتر پہٹی کپڑون مین جانا یزید کی جورو بیٹی بہن کی زیور و لباسِ حشمت کی روبرو شرمانا فَلَمَّا دَخَلَتِ النِّسْوَةُ دَارَ یَزِیْدَ لَمْ یَبْقَ مِنْ اٰلِ مُعَاوِیَةَ وَاٰلِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَحَدٌ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُنَّ بِالْبُکَاءِ وَالصُّرَاخِ وَالنِّیَاحَةِ عَلَی الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ پس بانوانِ حرم باچشم پرنم و گردنِ خم اونہین ڈر کی مارے بچونکو درمیان لئی قدم بہ

بیالیسوین مجلس اہلبیت کا حرم یزید مین جانا شور نالہ وزاری مچانا

ہوئین بار خجلت سی سر نہ اوٹھا ایک دو سر کا ہاتھ پکڑی چلین جب محلسرا کی دروازی
اندر جانی لگین پردہ دارن دوڑکی زنان یزید و معاویہ کو خبر پہنچائی، وہ صورتین رشک ماہ
مہر جو کلف مصیبت مین دیکھین اونکی شرح سنائی ای بی بی کچہ اسیر ملک حجاز کی دربار مین وارد
ہوی اب اسیری وہ سب تمہاری پاس رہنی کو بہیجی غریبونکی حالت سی بدتر فقیر ونکا سا حال ہی
پادشاہون کی شان وشوکت اونپر سزاوار ہی ایک خاتون بلند بالا خمیدہ قامت سن رسیدہ
ظاہر اسکی سردار ہی ایک لڑکی زہرہ شمایل وہ بہی اون مین مشابہ یتیمونکی اشکبار ہی کہیا کہون
جو وہ نور اونکی چہرہ سی ٹپکتا نمایان ہی طرز وچلن کون سی خاندان عالی کا اونکی وضع پر عیان ہی
عورات بنی امیہ سب استقبال کو دوڑین یثرب و حجاز کی لہجہ مین تقریر سنکی رقت ویسون کی
لکین جب نظر حیرت اونکا سر وسیما دیکہا تو عجب نقشہ تعزیت کا نگاہ مین پہرا سب نی
تعظیم سلام کیا خیر مقدم کہا بعد جواب مزاج پوچہا تو زبان حال سی سنا بہائی بیٹونکی مرگ
نوجوانی پر ہلاک سوگ مین عزیزونکی گریبان صبر تا دامن چاک جامہ ولباس کی بدن ننگی عریانی
سامان واساس مین گہر کی ویرانی چادر ومعجر کی عوض برقع سرگردانی رو بند ونقاب سی
زخم پیشانی آینہ دیکہنی کو صفحہ جبر انی کنگہی کرنی کو پنجہ قہر آسمانی انکہونکا سرمہ پاسمین گری
بالونکا وسمہ رنگ پریشانی علاقہ مگار ظلم کی طغیانی مونس دپرستار اوقات گران جانی
دست بند وخلخال کی جوڑ مین حلقہ رسن زر وزیور کی جا بہاری شماتت وطعنہ دشمن
کہانی کو خوان غربت مین مایدہ لخت جگر پینی کو سبیل محنت مین زلال چشم تر بستر ارام زمین
ناہموار تکیہ بالین نام رود گار پر سادینی کو دست ماتم خبر لینی کو ہر دم ملازم غم ہمرسی کو
خاک بیابان دل کی تسلی کو نالہ وافغان محمل سواری اونٹونکا ہہار شکستہ منزل قیام زندان
خراب وخستہ زاد راہ توشہ فریاد وواہ بدرقہ سفر کینہ سپاہ گمراہ بی بی اور کینہ مین ذلت وخواری ہے

بیالیسوین مجلس اہلبیت کا حرم یزید مین جانا شور و زاری مچانا

تیز نہین، فرطِ قلق مین کسی کو جان عزیز نہین عورات ابی سفیان و معاویہ نی دختران سیدہ نسا کو لیجا کی بٹہایا سامان عزت و توقیر مہمانی کو بہت سا بڑہایا نام حسین مظلوم کا نوحہ پڑہ شیون مچایا، فرط بکا مین شور محشر کو خواب عدم سی جگایا وَ اَلْقَیْنَ مَا عَلَیْهِنَّ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْحُلِیِّ وَاَقَمْنَ الْمَاتَمَ عَلَیْهِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ اہلبیت کی موافقت رقت مین اپنی اپنا زیور اوتارا پیرایۂ عشرت کو عزا سی بدلکی جزع و فزع مین سر مارا تین شبانہ روز علم ماتم کو باہم برپا کیا مزید جوش و خروش مین نالہ و فریاد حرم کا ساتہہ دیا وَخَرَجَتْ هِنْدُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ اِمْرَاَةُ يَزِيْدَ وَكَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ تَحْتَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى شَقَّتِ السِّتْرَ وَهِيَ حَاسِرَةٌ ہند عبد اللہ بن عامر کی بیٹی زوجۂ یزید جو سابق امام حسین علیہ السلام کی نکاح مین تہی مدت مدید کثرت اندوہ سی تاب نہ لا سکی بیقرار ہوی، روتی پیٹتی پردۂ جاہ و حشمت کو توڑ کی باہر نکل پڑی، چادر و معجر کا ہوش نہا، عریانی سر زینب پر وہیان تہا فَوَثَبَتْ اِلٰى يَزِيْدَ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسٍ عَامٍّ جیسی یزید تخت خلافت پر عام دربار مین بیٹہا تہا اوسکی پاس دوڑی اپنی ننگی سر اور ہجوم خلق مین نظارۂ نامحرم سی نہ ڈری فَقَالَتْ يَا يَزِيْدُ اَرَاْسُ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَصْلُوْبٌ عَلٰى فِنَاءِ بَابِيْ کہا ای یزید یہ روا ہی حسین فرزند فاطمہ بنت رسول علیہم السلام کا سر میری دروازی پر لٹکایا جای اوس گہر مین تاہمی دن رات کہاتی پیتی چین و آرام کیونکر آئی زندگی بہر وہ نام لیکی روتی رہونگی یہ کہکر اوسکی غشی آئی جان دوگی فَوَثَبَ اِلَيْهَا يَزِيْدُ فَغَطَّاهَا وَقَالَ نَعَمْ فَاَعْوِلِيْ عَلَيْهِ يَا هِنْدُ وَاَبْكِيْ عَلَى ابْنِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَصَرِيْخَةِ قُرَيْشٍ عَجَّلَ عَلَيْهِ ابْنُ زِيَادٍ فَقَتَلَهُ قَتَلَهُ اللّٰهُ کتب فارسی مین لکہاہی صف بارگاہ مین تہلکہ پڑا سب نی منہہ پہیر لیا جو بیٹہا تہا اکہڑا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد ... ایست از ابراهیم بن طلحه ... لشکر حضرت امام حسین شہید مظلوم علیه السلام بعبید الله زیاد طاغی یاغی صاحب لشکر ظالم بدان و آگاه باش ...

بیالیسوین مجلس حرم امام کا روبروی یزید آنا اور اوسکی محل مین شیون و زاری جانا

یزید کو بی حجابی ہند مین اہل مجلس کی روبرو شرم آئی دوڑ گیا اپنی عبا اوسکی سر پر ڈالی
عورت نی کہا ای بیحیا اپنی ناموس کا پاس کہا ہی رسولخدا کی بیٹی بہو کو بلوای خلق مین بی پردہ
کرتا ہی وہ خونخوار بولا ای ہند مجہی مدد پہنچا اوسکی ماتم و عزا مین کہ یہ بڑا حادثہ گذرا ہی عالم
دنیا مین بیت رسول اللہ کی فرزند کو روتی رہنا سردار قریش و سید بنی ہاشم کی غم کو زیادہ
دریغ و افسوس کہ ابن زیاد نی اوسپر شدت کی جلدی مین گردن کاٹی سر کا لوٹی عترت
قید کر کی بہیجی ہند نی سر امام حسین علیہ السلام لیجانیکی اجازت مانگی رخصت یزید سی وہ گلدستہ
ریاض شہادت بلبلان شوریدہ کیواسطی لیچلی ای غلامان مولا و محبان شاہ کربلا خدا کسی
بہن کو بہائی کا سر بریدہ نہ دکہائی کوئی جیتی کی پاس راس خونچکان پدر نہ آئی زینب خاتون نی
دوڑ کی اوس ناز پروردہ زہرا کا فرق ہاتہ مین لیا چہاتی سی لگایا منہ کو سوکہی ہونٹون پر
گلاب سرشک سی دہویا عطر حسرت و تحیت مین ڈبویا سکینہ نی پہوپہی کی پاس جا کی باپ کا
سر مانگا سینہ پر دہر کی حسرت سی دیکہا جابجا زخم تلوار و سنگ جفا سی پہٹا ہی بالون مین
کاکل و محاسن کی غبار بیابان اٹا پیشانی مین تیر سہ شعبہ کا ابو الحتوق کی گہاو ہی آنکہون مین
خاک و خون مقتل کا جما ہی رخساری شمر کی رگڑ دن سی پاش پاش لب و دندان یزید کی چوب سی
پرخراش بزبان حال سی روکی کہا ای بابا یہ کیا ماجرا گذرا کبہی یہ سر سنان کی نیزہ پر تابان ہی
کبہی خاکستر تنور مین پنہان ہی کبہی طشت مین روبروی ابن زیاد و یزید ہی کبہی کوچہ و
بازار مین سرگشتہ و بازیچہ دیدہ ہی کبہی صندوق مین رکہا جاتا ہی کبہی دروازی مین لٹکا رہتا ہی
تمہاری بدن پر مصیبت سر سی زیادہ دونو کی اندوہ و محنت کا بیان بی اندازہ ای پدر مین
نثار اس محاسن پر جو لہو سی خضاب ہوی بلاگردان اس گردن کی جسپر اذیت خنجر و تیر کی ہمسایی
ہوی جسدم آپ مسی جدا ہوی کی جنت کو سدہاری ہم ستم اعدا سی ہین اسیر و بیچاری خیمی جلا گی

تینتالیسوین مجلس فضائل محبان محزون و وفات سکینہ خاتون

پردیسی باہر نکالا لوٹ مار کی آفت و بلائین ڈالا نگی اونٹون پر چڑہایا ذلیل و خوار

دربدر پھرایا روتی پر تازیانی مارتی عداوت سی خارجی پکارتی قید مین بی انتہا اوذیت

اوٹھائی فریاد و التجا کی تو ملامت پائی نظم المولفہ رقت افزا ہی مجبو سر گذشت

شاہدین کس زبان سی ہو بیان جور و جفای اہل کین ماتم فرزند احمد دیکھیا پہنچا کہان

ہی خدا صاحب عزا و پر پکار روح الامین شیون و فریاد مین رہتی ہی زہرا رات دن

اس مصیبت سی علی نالان حسن اندوہگین اشک حسرت دیدہ ناظم سی ہوتی ہین روان

ہی یقین روز جزا حق سی ملی خلد برین اب دعا مانگو کہ مطلب اہل مجلس کی جو ہین

یا الٰہی سب بر آوین بحق ختم المرسلین

تینتالیسوین مجلس فضائل اہل و عیال و جماعت محزون و دمشق مین وفات سکینہ خاتون

رباعی کبہی نہی سکینہ قتل بابا دیکہا بہیا اصغر کا ہنستی لاشہ دیکہا زندان مین پہنسی

اور طمانچی کہائی اس تین برس کی سن مین کیا کیا دیکہا رہا سختی بار کی و اندوہ

بلا کو پایا نہ دوست نہ یار و آشنا کو پایا امداد کو تربت مین جو ڈہونڈہا ہمنی

بالین پہ شہ عقدہ کشا کو پایا باسطے دربار یزید مین جب آئی زینب روتی تہی

رسول کی دہائی زینب روتی تہی کہڑی تخت شقی کی آگی بکیس نہ زینب فلک ستانی

زینب سا کوئی عابد سا کوئی اشک فشان کم ہوویگا ہمشکل پیمبر سا جوان کم

ہوویگا پیاسی تو بہت ہوی ہین اور ہونگی بہت شبیر سا پر تشنہ دہان کم

ہوویگا تمہید بکا و حدیث راوی فضیلت و دیگر فضائل عزا

ای غلامان حیدر کرار ای محبان اہلبیت اطہار ای تعزیہ داران سید الشہدا حاضران

خود میمونہ داد تا ببینید کہ از سپاہ
شام کدام کس بمیدان خواہد آمد و ابن
جان و ابراہیم کی دیگر لشکر بایستادند
وصفہا راست کردند و مردم ابراہیم
قران میخواندند و سپاہ شام ہفتاد
ہزار کس صف برکشیدند و پسر زیاد
علیہ اللعنہ میمنہ را بحصین نمیر داد
با بیست ہزار مرد و میسرہ را بعمرو حابس
داد با بیست ہزار مرد و خود در قلب
لشکر بایستاد و سپاہ روی بیکدیگر کردند
و تدبیر مینمودند تا وقت چاشت

تینتالیسوین مجلس فضائل بکا و ذکر وفات سکینہ بنت سید الشہدا

مجمع نالہ و بکا مجھی یقین ہی کہ اگر تم حسین بن علی علیہما السلام کی عہد مین ہوتی بلاشک معرکہ کربلا مین نصرتِ فرزندِ رسالت کی واسطی جان اپنی کھوتی یاری مین اوس مظلوم بیکس کی تلوارین سینہ پر کہاتی مددگار ہین سید الشہدا کی پیاسی گلی کٹاتی امام حسین علیہ السلام کی سامنی سرخ رو ہو کر جنّت کو جاتی خلعتِ شہادت اور حضرتِ رسالت کی رضامندی پاتی ولاکن وہ وقت وہنگام تو ہاتہہ نہ ایا + طلبِ سعادت کا زمانہ گذرا اب لازم ہی کہ اونکی مصیبت کو یاد کرو فریاد و زاری مین مصروف ہو واقعہ محنت کو اہلِ حرم کی بگوشِ دل سنو فغان و نالہ سی خاموش نہ ہو تمہاری شفاعت کی واسطی مولانی کیا کیا رنج سہی اوس جناب کی سب اصحاب و خویش و تبار لب تشنہ ماری گئی علی اکبر جوان برچھی سی کلیجا چھد جانی سی زین کی زمین پر گرا عباس علمدار ہاتہہ کٹا کر نہرِ علقمہ پر دریای خون مین غوطہ زن ہوا قاسمِ ناشاد عون و جعفر زخمیِ تیغ و نیزہ خاکِ ہلاک مین لٹیاری گئی امام زین العابدین بیمار قیدِ جفا مین گرفتار کربلا سی شام کو گئی سرہای شہدا نیزون پر علم ساتہہ اسیران حرم کی در بدر پھری اہلبیت پیغمبر خدا مانندِ گنہگارونکی رسن جور و ستم سی بندھی دربارِ یزید مین سبکو کہڑا کہا زندان مین لیجا کی محبوس کیا اگر تمہاری دلکو شوقِ یاری و نصرتِ مظلومِ غریب ہو تو اشکباری کرو ہر گاہ امیدِ شفاعت رسولِ خدا سے رکھتی ہو تو اس مجالسِ ماتم کو غنیمت جانو

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لِفُضَیْلٍ یَا فُضَیْلُ تَجْلِسُوْنَ وَتُحَدِّثُوْنَ قَالَ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاکَ

بسندِ معتبر کتاب بحار الانوار مین فضیل سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا ایکروز مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین گیا ہر گاہ اوس جناب کی پاس پہنچا باداب بندگی سلام کیا اور جواب پایا جب بساطِ فیض نشاط پر بیٹھا تو ازروی لطف و محبت

تینتالیسوین مجلس فضائلِ بکا و ذکر وفات سکینہ بنت سید الشہدا

حضرت نی پوچھا یا فضیل جسوقت تم گروہِ اخلاص کیش باہمدیگر ایک جا ہوتی ہو ہماری فضایل و کرامات واسطی اپنی شہر ورکی اور مصایب برای حزن و اندوہ والا بیان کرتی ہو مینی عرض کی بلی یا مولا تیر سیری جان اور مان باپ بہی فدا تمہاری حال شادی و غم کو ہمیشہ روبروی اہلِ ولا کی پڑہتا ہون اور اس خدمت سی دنیا مین فخر و مباہات پہرتا ہون قَالَ اِنَّ تِلْكَ الْمَجَالِسَ اُحِبُّهَا فَاَحْيُوْا اَمْرَنَا يَا فُضَيْلُ رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَنَا فرمایا ابی عبد اللہ ثانی امام ناطق صادق نی کہ اوس مجلس کو مین دوست رکہتا ہون اور وہان جمع ہونی والونکو بہت پیارا جانتا ہون پس یادہ سعی کرو ہماری تذکرہ فضیلت اور مصیبت کی برپا کرنی مین مدام کوشش مین رہو بیان کو سنکر مسرت اور بکا و رقت کی بڑہانی مین خدا رحمت کری اوسپر جو ہمکو زندہ کری برکت و مغفرت پہنچای اونکو جو راہِ طاعت و رضا مین چلی يَا فُضَيْلُ مَنْ ذَكَرَنَا اَوْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنِهِ دَمْعٌ مِثْلَ جَنَاحِ الذُّبَابِ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهُ وَلَوْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ یا فضیل جو کوئی ہمارے احوال کو ذکر کری یا روبرو اوسکی دوسرا کی زبان پر آوی وہ مصیبت سنکر مرد مومن کی انکہو نسی آنسو نکلی ہرچند قطرہ اشک مثال مکہی کی پر کی ہو وی تمام گناہونکو اوسکی خدا بخشی گا پاک و آمرزیدہ کریگا ہرچند خطا مین بکثرت زیادہ کف دریا سی ہون اور دوسری روایت مین کہا کہ ریگِ صحرا کی برابر شمار ہون و قَالَ اَيْضًا مَنْ دَمَعَتْ عَيْنُهُ فِيْنَا دَمْعَةً لِدَمٍ سُفِكَ لَنَا اَوْ حَقٍّ لَنَا نُقِصْنَاهُ اَوْ عِرْضٍ انْتُهِكَ لَنَا اَوْ لِاَحَدٍ مِنْ شِيْعَتِنَا بَوَّاَهُ اللّٰهُ لَهَا فِي الْجَنَّةِ حُقُبًا دوسری حدیث مین حضرتِ صادق نی فرمایا جس مومن دیندار کی انکہہ سی اشک روان ہو اور سبب کثرت

مردانه باشید و این خارجیان لعین برای
خدا و رضای حق کشیدند و فتنا
اجمعین جنگ کردند و هیچکدام مع هم
ظفر نیافتند تا آنکه یکایک جدا شدند
و حساب کردند چهار هزار مرد از شامیان
واصل دنیا اسعد شدند و از لشکر
ابراهیم چهل کس شهید شدند بعد
ابراهیم چهار هزار و لشکر برابر یکدیگر صف
ازرقی باز هم مهلب بن شیث شام
کشیدند مردی بیرون آمد و نام کرد با
از لشکر شام بیرون بن شیث مرکب انگیخت
اهل عراق منم مهلب بن ... از لشکر ابراهیم
مبارز نیست بیرون آید از میان ایشان
نافع بن عذری به میدان آمد و میان او
مصاحبت قدیم بود مهلب چون او را دید
گفت سبحان الله آن نان و نمک که با هم
خورده ایم کجا شد و چگونه تو بحرب او آمدی
نافع گفت ای بی شرم نه با هم شرط کرده بودیم

1011

قول خودم و تو از قول خود برگردیدی
و تابع مروان گشته اگر برگردی و بر دین
ای دوستی بجای آوردیم و حرمت نان و
نمک بجای خود بماند مهلب گفت ای
برادر نیک میگویی و لیکن چه بایدم
کرد تو امام زمان حاضر نیست گفت
ای برادر امام زمان مسلمانان حضرت
امام زین العابدین است باز نافع گفت
ای برادر اگر دنیا نزد خدا قدری
میبودی هرگز کافران را یک شربت
آب ندادی ای مهلب سعی کن تا آن جهان را
دمبدم عمر لخت شده میباید رفت
مهلب بگریست و دل پاک کرد بیامد
ابراهیم آمد و بر دست و پای ابراهیم
افتاده و رضا گفت و بجنگ
شامیان رفت نافع را گفت که تو
باز کرد که فرد شنیدی با ایشان بیا

ستائیسوین مجلس فضائل بکای محبان محزون اور وفات سکینہ خاتون

غم سب پر آہ و فغان ہو واسطی ہماری خون ناحق کی جو بہایا ہی یا حق ہمارا جو چھین لیا ہی یا حرمت وعزت اہلبیت کی جو ستائی + اور ذلت وخواری . عداوت سی پہنچائی ہی یا جسنی ہمکو ہماری دوست جانکی ستایا ہی اور الفت واخلاص مین ہماری رنج دیا ہے اوسکی اجر و ثواب مین خدا جنت عطا کریگا ہمیشہ دارِ خلد مین وہ ساکن رہیگا قال رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا بِمَجْلِسٍ یَتْلُوْنَ فَضْلَنَا اَہْلَ الْبَیْتِ اِلَّا حُفَّتْ بِہِمُ الْمَلَائِکَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَتْ لَہُمُ الْمَلَائِکَۃُ اَنْ یَتَفَرَّقُوْا کتاب فَوَادِحِ حُسَیْنِیَّہ مین بسندِ معتبر لکھا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی فرمایا ہی جس مجلس مین بپاسِ محبت لوگ جمع ہوتی ہین اور میری اہلبیت کی فضائل ومناقب بیان کرتی ہین + ملایکہ عظام اونکی اطراف کو گہیر لیتی ہین + اونکی اوپر رحمت ومغفرت کی طبقات نزول فرماتی ہین + جبتک وہ لوگ ذکر فضائل میں مصروف رہتے ہیں۔ اونکی واسطی فرشتہ ہای پروردگار استغفار کہتی ہین طلب حسنات مین اوس مجمع کی مصروف رہتی ہین + مادامی کہ وہ مومنین برخاست کرین فارغ ہوکی اپنی گہر کا رستہ لین + وَیُبَاہِیْ بِہِمُ اللّٰہُ فِی الْاَعْلٰی جنابِ باری ایسی بندگان خاص کی نام فخر ومباہات مین لیتا ہی + اور حملۂ عرش وملایکہ پر اونکو بزرگی وشرف دیتا ہی + پس خوشا حال تمہارا کہ محبوبِ الٰہی نی اس صفت کی ثنا فرمائی ہی + اور مجالس مین انکی باعث خدا تعالی سی تمنی شرف وبزرگی پائی ہی + ہرچند کہ فقط صفِ غم والم مین ائی اور بیٹھنی سی تمہین قرار نہین رہا بلکہ اظہارِ محبت مین بہت سی زحمت کو اپنی دوش پر لیا آرائش ولذتِ بدن کو دل سی دور کیا سیاہ پوش ہوکی گریبان کھول دیا راتون کا سونا دن کا چین وآرام چھوڑا گرمی آفتاب مین عزاخانون سی منہہ نہین موڑا بھائی باپ کی

تینتالیسوین مجلس فضائل عباس مجروح اور وفات سکینہ خاتون

ماتم سی زیادہ سر و سینہ پیٹ کی دو کہایا نالہ و فریاد مین انکھون سی آنسو وکا دریا بہایا
زن و فرزندون پر ہر گہری رقت کی تاکید رکہی صرف زر و مال سی اقسام طعام اور زر و دولت
کی تقسیم کی بعض دوستون نی تین دن پانی سی ہاتہ اوٹھایا اکثر خلق بلکہ اطفال نی بہی
روز عاشورا فاقہ کہا لاکن بنظر انصاف دیکہو اپنی دلمین ذرا غور کرو امام حسین علیہ السلام نے
تمہاری نجات کو کس وجہ مصیبت اوٹہائی گناہ گارونکی طلب مغفرت مین اپنی کیا نوبت
پہنچائی اگر تمنی کالی نیلی کپڑی سوگوارونکی پہنی ہین امام حسین علیہ السلام کی بدن سی لہو بہری
پرانی پہٹی کپڑی اوترکہین ہین اگر تمہی بخوف اپنی گہر سی عزاخانی مین قدم رکہا ہی امام حسین
علیہ السلام کو سفر غربت سی پہر جانا میسر نہوا ہی اگر تمنی اپنا گریبان جامہ و پیراہن غم سی تمنی چاک کیا ہے
امام حسین علیہ السلام کا گلا سو کہا ستر ہ تن اقربا کی ساتہہ کاتا گیا ہی تمنی رات کا سونا دن کا
چین اقامت رقت مین چہوڑا امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا سر دربدر پہرایا لاش کو
بہین کا راتمنی گرمی ہوا تمازت آفتاب مین مجلس کو رونق دی امام حسین علیہ السلام کی لاش
صد پاش تین دن دہوپ مین پڑی رہی تمنی عزیزونکی طور سی نوحہ و ماتم کیا امام حسین علیہ السلام
کی سر و سینہ کو سوارون نی گہوڑونکی سم سی روندا تمہاری انکہونسی سرشک حسرت جاری ہے
امام حسین علیہ السلام کی زخم سراپا سی لہو کی پرنالی بہی تمہاری زنان قرابتی پردہ عصمت مین
منہہ کی روہین امام حسین علیہ السلام کی بہنین اور بیٹیان رونی پر مار کہاتی پہرین تمنی
زر و مال صرف تعزیہ داری مین اوٹہایا امام حسین علیہ السلام نی سارا گہر بار اپنا کربلا مین
لٹتا یا تمنی ایکروز عاشورا کہانا پانی کو تمہی پہر منہہ پہ نہین رکہا امام حسین علیہ السلام اور انکا
بہی فاطمہ نی پیاس وبہوک مین آب تیغ و خنجر چکہا تمنی دس دن محرم کو اپنا حال ماتم دار دگرگون
بنایا امام حسین علیہ السلام کی اہل حرم نی چہہ مہینی تک قید کوفہ و شام مین چین و آرام نپایا

تینتالیسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

اے محبانِ سید الشہداء و اے موالیانِ علی مرتضیٰ علیہ التحیۃ والثناء ایام رقت و زاری و ہنگام نالہ و بیقراری زیادہ تر از عشرۂ محرم ہین کہ ان دنون مین اہلبیت پیغمبر خدا ہمراہ سرہای اقربا دربدر گرفتارِ اہلِ ستم ہین کبھی بی چادر و مقنعہ سر و پا برہنہ مانند اسیرانِ ترک و دیلم کوچہ و بازار مین پھرتی کبھی رسن جور و جفا سی بندھی رشالِ گنہگارون کی روبروی ابن زیاد و یزید کھڑی رہتی امام زین العابدین علیہ السلام اور چند طفل صغیر طوق و زنجیر سی بندھی تھی بی بی کا ردا کھڑی بیٹھی خاک بھری زندان مین قید رہی نظم المولفہ یہ دن وہ ہین کہ مدینہ نبی کا ویران ہی لحد مین روح پیمبر حزین و نالان ہی سرشک خون سی تر جن و انس کا دامان ہی فلک پہ زمرۂ کروبیان خروشان ہی مجتبیٰ پیٹو سر و سینہ اور کروشیون کہ جبرئیل امین بھی الم سی گریان ہی نجف مین حیدر و زہرا بقیع مین بیچین حسن مزار مین مصروف آہ و فغان ہے عقیل و حمزہ و جعفر کو بھی قرار نہین جنان مین ہای حسینا سی غم کا سامان ہے

مجلس وفات سکینہ خاتون بمعاینہ سر خون امام حسین علیہ السلام

میمانِ دل بر درد غریب رو اسیران سلسلۂ غم ضیبِ عاشقانِ دیدار طلب رو جانانان طریق ادب نظارہ کشانِ خرابہ اتصال رو سینہ زنانِ عرصۂ ملال طفل سرشک کو دامن اِ بی مین سرشیون دکھاکی یون حکایت کرتی ہین مُروِیَ اَنَّہٗ لَمَّا تَقَدَّمَ آلُ اللّٰہِ وَآلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلٰی یَزِیْدَ فِی الشَّامِ کتاب مقتل مین لکھا ہی یحییٰ بن نوح سی نقل کیا ہی کہ جب شہر دمشق مین اہل خدا و آل مصطفیٰ کو جو ابن زیاد نی وارد کیا دربار یزید مین ہر طور کا ماجرا ذلت و بی پردگی سی اوپر کہ رہ رہ در مصیبت و خواری انتہا کو پہنچا وہ بزم ستم مانند حال اہلبیت برہم ہوا اَوْدُھُمْ دَارًا وَکَانُوْا مُشْتَغِلِیْنَ بِاِقَامَةِ الْعَزَاءِ یزید نی حکم دیا کہ ایک مکان شب

تینتالیسوین مجلس وفات سکینہ خاتون

سجد مین خالی کیا خانہ زادِ الٰہی کی حرمِ محترم کو وہان لیجاکی رکہا سب اسیرونکو اوس ویران
پرانی گہر مین ہرگاہ پاسبان لائی خواتینِ عرش نشین نی فرشِ خاک پر بیٹہ کی داغِ اقربا کی چراغ
جلائی بیمارِ کربلا کی اطراف مین حلقۂ ماتم باندہا اپنی عزیزونکی شہادت بیان کرکی شور بکا مچایا
سامانِ خانہ داری مین اسباب پریشانی رختِ ولباس کی بدلی جامۂ گران جانی اطفالِ خردسال
کی واسطی کہانی کو لختِ جگر مریضِ بیحال کی لیئی شربت پیالۂ چشم مین اشکِ مقطر کوئی انیس و
مصاحب نپایا سوای غربت وبیکسی کی ایک دستگیر تہا غیر از حلقۂ زنجیر ورسنی کی نہ ہمزبان بجز
نالہ وآہ کی جو اوس سی بات کرین نہ مہربان سوای حسرت ویاس کہ اونکی روبرو اپنا دردِ آفات
کہین پر سا دینی والا نہین جو بلکہ رقت کا جہری سی اوٹہائی دلاسا کرنی والا نہین جو شدتِ
مصیبت کا غم دل سی بہلائی ناچار بہت روپیٹ کی آپہی چپ ہوجاتی بیتابی مین بچونکو چہاتی سے
لگاکی سمجہاتی اوس خراب گہر مین ناچہت اور دیوار تہی جو آفتاب کی تمازت سی دن کو
پناہ ملتی دہوپ سی بدن ورخسار ونگار رنگ بدل گیا تہا اونکو سبب نہونی اوڑہنی بچہونیکی
سردی مین بدن لرزتا تہا صبح سی شام تک اہلِ شہر کا سیر وتماشی کو ہجوم ہوتا شب بہر قفلِ
دروازہ بند پاسبانونکا طعنہ وشماتت ہوش کہوتا وَاَنَّہٗ کَانَ لِمَوْلَانَا الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
بِنْتٌ عُمْرُہَا ثَلٰثُ سَنَوَاتٍ راوی کہتا ہی حلقۂ اسیرانِ اہلبیت مین ایک بیٹی
امام حسین علیہ السلام کی گرفتار تہی اور تین برس کی عمر مین دردِ یتیمی وبی پدری سی داغدار تہی
دستور ہی کہ چہوٹی اولاد کو مان باپ بڑا پیار کرتی ہین اسی طرح سی ناز ونعم اوٹہاکی ہر دم گود مین
رکہتی ہین سکینہ سی امام حسین علیہ السلام کو بیحد الفت تہی وہ بہی باپ کی شیدا وفریفتہ محبت میں
ذاتِ پدر کی سینی پر بستر آرام + ایک لحظی کی دوری مین روفی مجلسی سی کہرام و [illegible]
اُسْتُشْهِدَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا تَرَاهُ فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَیْهَا وَکَبُرَ لَدَیْهَا

تینتالیسوین مجلس وفات سکینہ خاتون

واسیتو حسنت لہ جسدن سی غریب کربلا کو شہادت کا درجہ ملا تھا وہ صغیرہ زار نے
اپنی باپ کو نہین دیکھا تھا محنت و اندوہ مہجوری او سپر دشوار ہوی فراق مین وحشت بڑہ
حالت تسکین جاتی رہی راوی کہتا ہی کہ جب ست جانی اوسی دامان پدر سی دور کیا تو ہمشیرہ
آل عبا زینب خاتون نی اوسکو اغوش مرحمت مین لیا و ذات گلی لگا کی ہر بہانہ سی بہلاتی
جو میسر ہوتا کہلا پلا کی مانند دل اپنی بر مین سلاتین لاکن وہ طفل کہ خوگر زانو و دوش امام تہی
جرس کی طرحسی کاروان اسیرون مین قرار و ارام نہ لیتی خرد سالی کی سبب سی نہین سمجہتی
تہی کہ میری بابا کربلا مین ماری گئی ہین بلکہ جانتی کہین سفر کو بضرورت سدہاری ہین
تہوڑی مدت کی بعد آمنگی پیار مین چہاتی سی لگا ئین کی وَكَانَتْ كُلَّمَا طَلَبَتْ
اَبَاهَا يَقُولُونَ لَهَا غَدًا يَاتِي وَمَعَهُ مَا تَطْلُبِينَ ہر ایک اہل حرم سی پوچہتی تہی
میری پدر کیا ہوی مجہسی مخفی کون سی کام کو کہان جا رہی لوگ اوسی وعدہ دیدار پر بہلاتی تہی
ہر روز نیا بہانہ کر کی سناتی تہی بی بی رو نہ سی چپ رہو آجکی دن صبر کرو حضرت کل آوینگی
تم جو چاہتی ہو وہ لا دینگی صبیہ نادان مدام گریہ و زاری مین فغان و نالہ کرتی پدر بزرگوار کی
شوق دیدار مین خاک پر مچلتی گوشہ زندان مین علاحدہ بیٹہتی بیٹہی کرتی کا دامن منہہ پر لیتی
بابا کی نام پر بیتابانہ روتی اپنی بیان سی دوست و دشمن کی ہوش کہوتی اِلَى اَنْ كَانَتْ
ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ اللَّيَالِي رَاَتْ اَبَاهَا فِي دِمَشْقَ بِنَوْمِهَا کثرت انتظار و محنت
دوری مین جان پر بنی صبر و قرار کی طاقت اوسکو باقی نہ رہی سارا دن پدر کی یاد مین روتی
نالہ کرتی گذرا اسکو جہان روشن نظرونمین تاریک ہوا پہوپہی زینب خاتون کی دامن سی جا کی
لپٹی بابا کی تصور دیدار مین آنکہین بند کر کی سو رہی عالم رؤیا مین دیکہا پدر مہربان آئی ہین
چھاتی سی لگا کی انکھون مین اشک بھر لائی ہین رخسارونکو پیار سی بوسہ دیتی ہین سر پر ہاتھ

تیئسا ۲۳ تیئسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

پہر کی غبار پوچھتی ہین کانونکی زخم کو دیکھہ کی نالان ہین گالکی نیلی داغ پر محو آہ و فغان ہین فَلَمَّا انْتَبَهَتْ صَاحَتْ وَبَكَتْ وَانْزَعَجَتْ سکینہ سرگذشت مصیبت کہتی ہین خواب سی چونکی دہشت کی ماری پہوپہی کی زانوسی اوچہل پڑی گہبرا کی چارطرف دیکہا تو گہر مین اندہیرا پایا جب کچہہ نظر نہ آیا سر پر ہاتہہ مارا آوازِ درد ناک سی پدر کو پکارا کہین سی جواب نہ ملا تو بیتاب ہوکی رو دیا مثالِ ماہی بی آب تڑپتی تہی زمین پر لوٹتی تہی زلفین نوچتی بار بار اَیْنَ اَبِیْ کہتی بیقراری مین ساکت نہ ہوتی فَسَمِعُوْهَا وَقَالُوْا مَا هٰذَا الْبُكَاءُ وَالْعَوِيْلُ اہلبیت نی جانا شاید سوتی میں ڈر گئی ہی یا کوئی تازہ دکہہ مین پڑی ہی محبت سی گود مین اوٹہا لیا ہر ایک نی دلاسا دیکی پیار کیا وہ معصومہ اور بہی بیتاب و بیقرار ہوئی سر پیٹ کی شدت بکا سی جان کہوتی الہم نی پوچہا سبب اسقدر نالہ و فغان کا کیا ہی تونی کس کی صورتکو خواب مین دیکہا ہی قَالَتْ اِئْتُوْنِیْ بِوَالِدِیْ وَقُرَّةِ عَیْنِیْ وَمُهْجَةِ فُؤَادِیْ بولی میری باباجان کو بلادو جو ابہی نظر آئی تہی اونسی ملا دو میری نورِ چشم اور سرورِ دلکی پاس پہنچا دو اونکی آغوشِ مرحمت مین لیجاکی بٹہا دو وَكُلَّمَا سَمِعُوْهَا اِزْدَادَتْ حُزْنًا وَبُكَاءً عترتِ پیغمبر نی جانا کہ اوس لاڈلی بیٹی نی باپ کو خواب مین دیکہا ہی جو اوسکو بہلانی سی ہرگز صبر و قرار نہین آتا ہی سب نی باری باری تسکین دیکی گلی لگایا لاکن رونا و افغان دمبدم زیادہ ہوتی تہی لَاَبَا فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ الْبَیْتِ فَضَجُّوْا بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيْلِ یہ غم جانکاہ اہلحرم پر زیادہ ہوا حلقہ ماتم باندہ کی شور بکا بلند کیا وَجَدَّدُوا الْاَحْزَانَ وَلَطَمُوا الْخُدُوْدَ وَحَثَوُا التُّرَابَ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ وَنَشَرُوا الشُّعُوْرَ وَقَامَ الصِّیَاحُ مصیبتِ تازہ کی صفِ رقت بچہائی سینہ مین طمانچی مار کی خاک سر پر اوڑائی بال کہولکی

تینتالیسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

فریاد واحسیناکی دہوم مچائی اونکی نالۂ جان سوز سی در و دیوار کو رقت آئی شب تار مین وہ زاری وآہ کا غلغلہ اوس گہر سی بلند ہوا کہ شہر شام مین کبہی ایسا رونا و نوحہ و ماتم نہین دیکہا وسنا تہا فَسَمِعَ يَزِيدُ الْمَلْعُونُ ضَجَّتَهُمْ وَبُكَاءَهُمْ فَقَالَ مَا الْخَبَرُ ناگاہ صدای رقت اہلبیت کی یزید پلید نی سنی اوس فتنۂ خوابیدہ کی نیند اوچاٹ ہوگئی غضب وطیش مین آیا خادمان حاضر باش سی پوچہوایا یہ شیون و نالۂ جانگاہ کہان ہوتا ہی اس وقت رات کو مصیبت زدہ کون روتا ہی قَالُوا اِنَّ بِنْتَ الْحُسَيْنِ الصَّغِيرَةَ رَأَتْ اٰبَاهَا بِنَوْمِهَا فَانْتَبَهَتْ وَهِيَ تَطْلُبُهُ وَتَصِيحُ وَتَقُولُ ایک پاسبان خبردار کیفیت خرابہ سنکی بولا اوس ماجرا کی بیان سی روبروی یزید قضل ہن کہولا ای امیر سکینہ بیٹی حسین بن علی علیہما السلام کی بہت صغیر ہی حلقہ مین نوگرفتاران بنی ہاشم کی اسیر ہی اوسکو خواب مین باپ کا جمال نظر آیا ہی سرتا پا پدر کو لہو مین لال پایا ہی دیر سی جاگی گریہ کرتی روتی چلاتی ہی خاک پر لوٹتی دیواروں اور در سی فرق ٹکراتی ہی باپ کا دیدار چاہتی ہی صبر و تسلی کو نہین مانتی ہی اوسکو آتش حسرت سی جلاتی ہی یہ بین جگر خراش سناتی ہی اَلدَّهْرُ اَفْجَعَنِي وَالدَّهْرُ اَبْكَانِي اَفْنَى رِجَالِي وَبِالتَّفْرِيقِ اَبْلَانِي افسوس کہ ہمکو زمانۂ غدار نی دکہہ مین ڈالا بہت رولایا کہ دلمین ٹہرا چہالا وارث مردونکو موت کی دین اونکی جدائی سی ہمین آرام و قرار نہین صَالُوا عَلَيْنَا اُمَيَّةُ وَاعْتَدُوا وَبَغَوْا وَقَتَلُوا سَادَاتٍ مِنَّا وَفُرْسَانِي بنی امیہ ہمپر ظلم وستم سی ٹوٹ پڑی اونکی بدعت وجور و جفا نی ہماری بزرگون کو پیاسا مارا کوئی شہسوار او نمین باقی نرہا عزیزونکا تن سی کاٹا بدن کہوڑونکی سم سی روندا وَسَيَّرُونِي عَلَى الْاَقْتَابِ عَارِيَةً مَبْذُولَةَ الْوَجْهِ اَسَّرَهُ بِاَمْرِ دَانِي ہم عورات عاجز کو اسیر ننگی اونٹون پر چڑہایا

تینتالیسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

ذلت و خواری کو شہر و دیار مین پھرایا نہ بی چادر و مقنعہ سر پر خاک سنہہ ہمارا کھلا تھا شرم نامحرم سے

روتی آستین اور ہاتھ رخسارون پر دھرا تھا رِجَالُنَا قُتِلُوا وَ اَطْفَالُنَا ذُبِحُوا وَ

اَمْوَالُنَا نُهِبُوا ظُلْمًا وَ عُدْوَانًا ہماری ہر ور برادر سب عزیزون نی شربتِ مرگ پیا

چھوٹی بچی حتی شیر خوار کو بھی ذبح کیا مال و اسباب کو خیمی جلا کی لوٹا سنہہ چھپانی کو مقنعہ و

رومال نہین چھوڑا ظلم و ستم سی ننگی سر و پا بردی سی نکالا رسن سی باندھا طوقِ آہن گردنین ڈالا

الغرض اوسکی ہمراہ روتی سر پیٹ کی شیون کرتی مین ہنگامہ ماتم مین سب تڑپتی اسقدر آہ سرد

بھرتی ہین فَلَمَّا سَمِعَ يَزِيدُ ذٰلِكَ قَالَ اِذْ فَعُوا رَأْسَ اَبِيهَا وَ حُطُّوهُ بَيْنَ

يَدَيْهَا وَ لِتَنْظُرْ اِلَيْهِ وَ تَتَسَلَّى یعنی جب یزید نی یہ کلام حضرت فرجام کو سنا شقاوت

بیرحمی سی ملازمونکو حکم دیا اوٹھا کی جلدی اوسکی باپکا سر لیجاؤ جسکیتہ نا دانکی روبرو رکھو صورت

پدر دیکھا مردہ و زندہ ہین وہ طفل تسیر نگری رو سی اس گھڑی چپ رہیگی فَجَاؤُا بِالرَّأْسِ

الشَّرِيفِ اِلَيْهَا مُغَطًّى بِمِنْدِيلٍ دَيْبَقِيٍّ ملازمانِ یزید روشنی شعل ساتھہ لیکی عزاخانہ

اہلبیت مین آئی سرِ نورِ امام حسین علیہ السلام طشت زرین رومال حریری پوشیدہ لائی فَوَضَعَ

بَيْنَ يَدَيْهَا وَ كَشَفَ الْغِطَاءَ عَنْهُ حرم پیغمبر کو دروازہ مین پکار کی وہ سرمایہ ماتم بچہ نیا

اور تحفہ غم و الم سکینہ کی روبرو دھرا فَقَالَتْ مَا هٰذَا الرَّأْسُ اوسنی جانا بہلانی کو کہانا

آیا ہی شاید مجکو بھوکا پیاسا تصور کیا ہی جب ناتی کی خوان پوش کو اوٹھا لیا سر بریدہ مظلوم

کربلا کھولدیا اوس معصومہ نی ایکبارہ جو نظر کی پاش پاش چہرہ دیکھہ گی ڈر گئی ماں پھوپھی سے

بحسرت پوچھا خون مین ڈوبا خوان مین سر کسکا زخمون سی بھرا خاک مین اٹا لہو کا خضاب

داڑھی مین لگا کسکا ہی اور میری پاس کیون لائی رکھا ہی فَقَالُوا لَهَا رَأْسُ اَبِيكِ جوابدیا

ای بی بی ذرا غور سی دیکھو یہ تمہاری باپ کا سر ہی اسی پہچانو جسکی فراق مین تو دلگیر ہی یہ وہی

تینتالیسوین (۴۳) مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

حرم محترم روتی ہین اونکی انکھون سی آنسو کون پونچہی گا جو ہماری مان پہوپہی کی ہمراہ تہی
ہوش کہوتی ہین اون غریبونکو تسکین کون دیگا آپکی شہادت سی تمام کنبہ غارت و دربدر ہوا
بی نقاب و چادر اونٹون پر سوار شہر و دیار مین پہرا ہیری بندی چہین لی کان دونو زخمی
کیی بہائی سید سجاد کو زنجیر و طوق پہنائی پہوپہی زینب و ام کلثوم کو تازیانی لگائی تمہاری
لاش پر رو نیسی مجہی مارا وداع اخر کو دکہہ سانی مین رانڈونکا ہاتہہ کہینچا جفاکارونکی ماننید
ہمین رسی مین باندہا دربار ابن زیاد و یزید مین ننگی سر کہڑا کیا تمہاری بعد ہمارا سرپرست و
غمخوار کوئی نرہا ملک غربت مین وارث و مددگار ہمکو نہ ملا دور از وطن برباد و ہلاک
ہوی تمہاری ماتم مین گریبان صبر چاک ہوی ساری عزیز و اقربا کربلا مین ہاری گئی بہائی اور چچا
یار و آشنا باقی نرہی فاطمہ زہرا کی پوتی کو دلاسا دینی والا نہین مسافرت مین قید سی چہرانیوالا
نہین محنت و بلا مین جب دشمنون سی التجا کرتی ہین جبر و تعدی مین کوڑی اوٹہاکی جہڑکتی ہین
اہلبیت اپنی دکہہ مین عاجز و ناچار رہجاتی ہین بہوک پیاس مین تمہاری مظلومی کو یاد کرکی غم کہاتی
ہین ہم بیکسون کی گذران ابتلای حسرت و ناکامی ہی اب یتیم بچونکو عمر بہر ایذا و بی آرامی ہی +
یَا اَبَتَاہُ لَیْتَنِی کُنْتُ قَبْلَ ھٰذَا الْیَوْمِ عُمْیًا یَا اَبَتَاہُ لَیْتَنِی وُسِّدْتُ
الثَّرٰی وَلَا اَرٰی شَیْبَکَ مُخَضَّبًا بِالدِّمَاءِ ای پدر کاش تم سلامت رہتی مین ہی
جان کہوتی تمہارا گلا نہ کٹتا میری گردن بدن سی جدا ہوتی کاش اس سی پیشتر میری انکہون کی
روشنی جاتی تمہاری خون بہری صورت نظر نآتی کاش مین زندہ نرہتی خاک مین ملتی تمہاری
محاسن سفید کو لہو سی بہری نہ دیکہتی ای پدر مہربان ای مایہ آرام جان نظم فصیح تم قتل ہوی
خون کی دریا مین نہائی زندان مین الفت سی ملاقات کو آئی کہتی تہی پہوپہی پانی لینی کو
سدہاری معلوم ہوا پیاس مین بابا گئی ماری مین جانتی تہی دیکہونگی تمکو سلامت سود لمین

تینتالیسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

مری رکھی افسوس یہ حسرت دل ہی مین کئی مرتبہ یہ سر نظر آیا۔ پہچانا نہ مینی تہین اوس حالکی
پایا۔ آثار یتیمی کی پدر جان گئی ہین۔ یہ صورت پرخون کی قربان گئی ہین۔ راوی کہتا ہی عورات
اہلحرم چارطرف سکینہ کی فغان وآہ مین شراکت کو فراہم ہی اوسکی بین جگر خراش کو تکی
باہم صرف ماتم ہی ثُمَّ وَضَعَتْ فَمَهَا عَلٰى فَمِهِ الشَّرِيفِ وَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا
حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا ناگاہ سکینہ خاتون نی سر پدر کو سینہ سی لگایا۔ شوقِ محبت مین لبنابنہ
بابکی سوکہی لبون سی ملایا۔ اتنا چلائی اور نالہ و رقت مین براحال کیا کہ آخر کثرتِ اندوہ و
قلق سی دم روکا غش نی گہیر لیا۔ مثالِ بلبلِ تصویرِ گل مراد پر خاموش رہی۔ جب عرصہ گذرا
عاشقِ پدر ہوش سی گئی۔ گردن کا سند کا ڈہلا پسینا آیا۔ چہری پر مردنی کا رنگ چہایا۔ انکہین
دنیا کی محنت سی بند کین۔ ہاتہہ پیرونکی رگین کہچین۔ ہای حسین کہکی جان دی ایسی چپ رہی
کہ پہر سانس نہ لی فَلَمَّا حَرَّكُوهَا فَاِذَا بِهَا قَدْ فَارَقَتْ رُوحُهَا الدُّنْيَا اہلبیت کو
گمان ہوا کہ سوتی ہی۔ باپ سی پیار مین ہمراز ہوتی ہی۔ چہوٹی ہاتہون سی اپنی پدر کی سر کو پکڑی تہی
چہاتی پر دہری ہوی خاک مین پڑی تہی۔ جب آثار بی طور دیکہی گہبرا کی سب آگی بڑہی۔ بی بی سکینہ
دخترِ شاہِ مدینہ کہکی پکارا۔ ہرگاہ جواب نہ پایا تو شانہ پکڑکی ہلایا۔ اندہیری گہر مین روشنی نہین
کیا کرین۔ جو غور سی اوس طفل کی انکہین دیکہین۔ قرینہ سی جانا کہ فرطِ قلق سی مرگئی۔ باپکی ہجر پر
جان سی گذر گئی۔ فَلَمَّا رَاٰى اَهْلُ الْبَيْتِ مَا جَرٰى عَلَيْهَا عَلَنُوا بِالْبُكَاءِ وَالصُّرَاخِ
وَاسْتَجَدُّوا الْعَزَاءَ اون غریبون نی جو یہ حالِ پرملال دیکہا کہ سکینہ بر لقای پدر مین
گذرا۔ میتِ صغیر کی گرد جمع ہوکی بلبلائی۔ شیون و فغان مین روکی مانندِ بلبل چلائی۔ دوبارہ
ماتم کا شور و غل تازہ کیا۔ سر مین خاک غم ڈالکی بہت پیٹا۔ اپنی مصیبت سی گریان و نالان تہی
فکرِ دفن و کفن مین حیران و سرگردان تہی۔ نہ کوئی مددگار کہ سکینہ کا جنازہ اوٹہائی۔ نہ دوست

تینتالیسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

واقفِ کار کہ جای قبر و مزار بتائی، رباب بنتِ امراً القیس سکینہ کی ماں کو بڑا صدمہ ہوا، بچاری
گری بیٹی کی لاش کو چہاتیسی لگایا، زینب خاتون سی زبانِ حال مین آنسو بہایا، پکار ربکے
بادلِ بیقرار یون کہا، ای وارثِ اسیرانِ اہلبیت تمہاری بہائی کی پیاری سفرِ آخرت کرگئی
امام حسین علیہ السلام کی نشانی جنت مین جا بسی، میری اغوشِ تمنا خالی ہوئی، دل بہلانی کی
امید اب کوئی باقی نرہی، اُمِ کلثوم شتابی سی امام زین العابدین علیہ السلام کی پاس گئین،
وفاتِ سکینہ کی سرگذشت سنا کی رونی لگین، بزبانِ حال بولین ای فرزندِ برادر تجہیز و
تکفین کی تدبیر کرو، اس چہوٹی میت کو اوٹہا کی کہین لیچلو، ای اہلِ عزا میان مانی عترتِ پیغمبر
کیونکر بیان کرون، پریشانی و مصیبتِ آلِ نبی کس زبان سی کہون، دریای سرشکِ بکا مین
لاش کو نہلایا، پردۂ چشمِ حسرت و غیرت سی کفن پہنایا، تختۂ سینۂ ماتم کا تابوت بنایا، کافورِ
آہِ سرد سی حنوط کر دیا، دوشِ غم والم پر جنازہ اوٹہا لیا، نالۂ فلک فرسا کا شامیانہ کیا
زمین عسرت و محنت مین قبر کہودی، خاکِ طیب و طاہر مین میت رکہدی، داغِ دل کی چراغ جلائی
ناامیدی و یاس کی پہول چڑہائی وَكُلُّ مَنْ حَضَرَ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ فَضَجُّوا وَلَمْ
يُرَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا بَاكٍ وَبَاكِيَةٌ راوی کہتا ہی سب اہلِ شام باوازِ بلند روتی
وہ ماجرا اسکی مثالِ زنِ فرزند مردہ نالان ہوتی، کوئی گہر نزدیک و دور کا باقی نرہا جو
اوس رات کو سکینہ کا ماتم وہان برپا نہیا، جا بجا باپ بیٹی کی الفت کا چرچا ہو، کہیں اہلبیت سے
عورت و مرد کا شور و بکا ہوش کہوتا، دخترِ امام حسین علیہ السلام کی دوست و دشمن عزادار ہوئی
زینب خاتون نی حسب حال یہ بینِ شہ ربار کئی نوحہ واحسرت و دردا ہوئی بیجان سکینہ
مظلوم پدر پہ ہوئی قربان سکینہ، ای لاڈلی صدقی تری الفت کی مری جان، اغوشِ
پدر مین گئی نالان سکینہ، لاشہ پہ ماں بہنی کہڑی کہتی ہین تیری، سو طرح کی دلمین رہی ارمان

چوالیسوین مجلس قبرستان اموات سی خطاب کرنا سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

سکینہ یہ چاند سی صورت تری بھائی کی نشانی ہمکو نکر مین کرون خاک مین پنہان سکینہ آبادی زندان تہی دم سی تری ہمکو یہ گھر ہی ہو انظرون مین ویران سکینہ تدبیر مین ہسم رہتی تہی بہلانی کی دن رات رہا ہو نی لگا دفن کا سامان سکینہ سجاد کفن قطع کری رو رو کی تیرا بہلانی کو حاضر ہی پہوپہی جان سکینہ چہوٹا سا یہ تابوت اوٹہانیکو کہڑی ہین سب لوگ جو ہین شام کی نالان سکینہ دنیا مین جو روتا ہی شہ دین کو واللہ محشر مین اوسی کرتی ہی خندان سکینہ نظم لمولفہ آگی زیادہ کیا کہون دلکو ہی اضطراب جلتا ہی سوزِ غم سی جگر کہا کی پیچ و تاب قابو مین دل کسی کی نہین شور و شین سی مصروفِ آہ و نالہ ہوی سبکی شیخ و شاب چارون طرف ہجومِ الم سی یہ حال ہی سینہ تو چاک خانۂ طاقت ہو خراب جن و ملک جو روتی ہین اسد م حسین کو پھر کیون نہو جہان مین حسرت سی انقلاب ناظم حضور قلب سی کر تو خدا کا شکر شعر ہی بیان مصیبت کا انتخاب

چوالیسوین مجلس مخاطبۂ قبور اہلِ ولا سید سجاد علیہ السلام کا خطبہ پڑھنا شہید کربلا کی عزا برپا کرنا

رباعی پانی دلِ اہلِ شرم ہو جاتا ہی پتھر کا جگر بہی نرم ہو جاتا ہی سینون سی نکلتا ہی جو آہون کا دہوان دربارِ حسین گرم ہو جاتا ہی رباعی یارب ہی ترا حسین آقا میرا ہو دامنِ کربلا مصلّا میرا تہلیل موجب روح کرون ذکرِ حسین ڈہلکی اسی تسبیح ہین اشکا میرا رباعی ایامِ حیات ہین گذرنی کی لیئی خالی ہی زمین مُردون سی بھرنی کی لیئی کیا خوب دعا دیتا ہی شبیر نکو جیتی رہو کربلا مین مرنی کی لیئی رباعی ہین دوری کربلا سی لب پر نالی اب جلد حسین ابنِ علی بلوالی ہین سستی طالع سی ہون قاصر روز ہر روز چلی جاتی ہین جانی والی تمہید بکا مخاطبۂ قبور اہلِ ولا و تاسّف

چوالیسوین مجلس قبور اموات سی خطاب کرنا بیمار کربلا کا خطبہ پڑہنا

اموات دنیا وذکر احادیث کا السّلام علیکم یا اصحاب القبور من الشیوخ والشاب السّلام علیکم ایّھا المفارقون للاقارب والاحباب ای مجاوران حجرہای تنگ وتاریک بوڑہی اور جوان تمپر سلام ہی ای مہاجران لقای عزیز واقربا اور دوستان ہمارا یہ مختصر پیام ہی السّلام علیکم ایّھا المحرومون من الاموال والاسباب السّلام علیکم ایّھا المتوسّدون بالتّراب ای مایوس وناامید اپنی مال واسباب سی تمپر سلام ای مانوس فرش خاک اور ساکنان منزل خراب تمپر سلام السّلام علیکم یا اصحاب الشمائل المتغیّرۃ السّلام علیکم یا سکّان المنازل المعفرۃ ای جنکی شکلین موت نی بگاڑین مٹی ہوی طلعت مٹی بھری صورت کی تمپر سلام ای رہنی والو اندھیری مکانات پر وحشت کی تمپر سلام کنتم رحمکم اللّٰہ مغرورین بالقوّۃ والشباب ومشغولین فی الحیاۃ باللّھو والصحاب خدا تمکو رحمت کری کہ اپنی جوانی مین زور وقوت پر مغرور تہی غفلت زندگانی مین کہیل کود پر مجولیون سی مسرور تہی ماذا تعوّضتم عن الاحباب ومن یونسکم تحت ھذا التّراب اب کہو پیاری یارونکی بدلی کون ہمنشین ہی اور اندہ گوشہ لحد مین کسکی ساتہہ دلکو تسکین ہی فکیف انتم فی وحدتکم وانفرادکم فکیف ملئت فی التّراب اجسادکم بتاو کہ وہان تنہائی مین تمہاری کیونکر بسر ہوئی اور بدن نازنین جو خاک ہوگئی اوپر کیا گذری افسوس دریغ کہ اس حال مین کوئی جواب دینی والا نہین بولتا ہی اپنی اعمال وافعال کی مبتلا مہر خاموشی نی لبونکو بند کیا ہی تناجیک اجداث وھنّ سکوت وسکانھا تحت التراب خفوت بدرستی کہ قبرین ہماری اور تمہاری مرنی کو جتاتی ہین ہر چند اون مین طاقت

چوالیسوین مجلس بیوفائی دنیا و دمشق مین سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

کلام ہیین جنکی سناتی ہین اونکی سقیم تحت زمین دبی پڑی ہین یا دعیش وطرب مین ہیں
حسرت سی بھری ہین ۔ یَا جَامِعَ الدُّنْیَا بِغَیْرِ بَلاغَۃٍ لِمَنْ تَجْمَعُ الدُّنْیَا وَاَنْتَ
تَمُوْتُ اے فراہم کرنیوالی زر وسیم دنیا کسکی لیئی جمع کرتا ہی اوسی چھوڑی خالی ہاتھ جائیگا
غیر ونکی پہنچانی کو عبث کہہ بہرتا ہی فی الحقیقت حریص مال پر وبال رہتا ہی ہرتی دم گال
حسرت سی مالا مال جاتا ہی ۔ مَرْوِیٌّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ
اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمٍ مِّنَ الدُّنْیَا وَاَوَّلِ یَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَۃِ مُثِّلَ
لَہٗ مَالُہٗ وَوَلَدُہٗ وَعَمَلُہٗ کتاب تنبیہ الراقدین مین جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے
روایت کی ہی کہ جب آدمی کی مدت زندگانی گذرتی ہی آخر عمر دنیا کا دن آتا و اول روز
آخرت ہوتا ہی اوسکی مال وعیال واعمال تین صورت کو خدا مجسم دکھاتا ہی فَیَلْتَفِتُ
اِلٰی مَالِہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ وَاللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ عَلَیْکَ لَحَرِیْصًا شَحِیْحًا فَمَاذَا عِنْدَکَ
حریص
پس وہ مرد مایوس حیات شمایل دولت سی اول کہتا ہی واللہ مین تیری پیدایش اور
حفاظت مین بڑا راغب تھا اب تو مجہی کیا مدد کرتا ہی فَیَقُوْلُ خُذْ مِنِّیْ کَفَنَکَ
وہ بشکل اموال صاف جواب دیتی ہی کہ میری خدمت تیری ساتہہ بغیر کفن اور کچہہ نہین ہو سکتے
ہی فَیَلْتَفِتُ اِلٰی وَلَدِہٖ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ لَکُمْ لَمُحِبًّا فَمَاذَا عِنْدَکُمْ
پہر جانب سال اہل وعیال منہہ پہرا کی پوچہتا ہی کہ قسم خدا کی مین تمہارا بڑا چاہنی والا
تہا تمسی میری واسطی کیا سلوک ہوتا ہی فَیَقُوْلُ نُؤَدِّیْکَ فِیْ حُفْرَتِکَ وہ بہی ایسا
کہتا ہی کہ لیجا ینگی اور ہم تجہی قبر کو سونپ اینگی فَیَلْتَفِتُ اِلٰی عَمَلِہٖ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ
اِنِّیْ کُنْتُ عَلَیَّ لَثَقِیْلًا وَاِنِّیْ کُنْتُ مِنْکَ لَفِیْ ھٰذَا فَمَاذَا عِنْدَکَ
اوسوقت سب سی ناامید ہو کی جانب عمل دیکہتا زبان ندامت سی بولتا ہی بزرگی کی گو

چوالیسوین مجلس بیوفائی دنیا و دمشق مین سید الساجدین کا خطبہ پڑہنا

تو مجہہ نا گوار اور ہین ہمیشہ تجہسی بیزار تہا اب کونی طرحکا ساتہہ دیتاہی فیقول انا قرینك فی قبرك ویوم حشرك حتی عرض انا وانت علی ربك وہ اقرار کرتاہی خاطر جمع رکہنا اور نہ گہبرا ہین روزِ محشر تک قبر مین مصاحب ہون تیرا تاکہ مین بہی تیری ہمراہ خدا کی پاس لیجاؤن جو مقام معین ہواہی وہان پہنچاؤن فخیّر خلیطًا من فعالك انما قرینك فی القبر ما کان تفعل ای ہوشیار اپنی لیی اختیار کر نا رفیق عمل ثواب کا جو وحشت گور مین انیس و یار ہو نیک جزای خدا کا فان کنت مشغولا بشیءٍ فلا تکن بغیر الذی یرضی بہ اللہ تشغل اگر کسی کام پر تو مشغول ہوتاہی تو رضای الہی کا دہیان رکہنا اور بغیر اوسکی مرضی کوئی امر مین ہرگز مصروف نہ رہنا ایہا الغافل السکران اما تتعظ بموت الاحبۃ و الاقران ای غافل نشہ زندگانی مین سرمست کیون خبردار نہین ہوتا اور دوست و آشنا کی مرنی سے نصیحت نہ مانتا اپنی فکرِ موت پر نہین جو کہتا ہل تری فی ربوعك الا التبیان و تسمع فی جموعك الا الطعن فلان مات آیا اوکی مرگ سی مجلس اخلاط مین سوای تفرقہ نہین دیکہا اور یار ونکی زبانی فلان شخص مرگیا نہین سنا این الآباء الاکابر این الابناء الاصاغر آیا وہ آبا و اجداد پیر مرد کیا ہوی چہوتی بچی جو کہیلتی تہی کہان گئی این الخلیط والمعاشر ابتلعتہم واللہ الحفر والمقابر دوستان ہمنشین جو اخلاط گذر چپ رہی لحد اور قبرون نی سبکو کہالیا جو دیکہا ہی لو کشف عنہم اغطیۃ الاجداث بعد یومین او ثلاث اگر تختہ پردہ لحد کا اوٹہاکی دیکہین دو تین روز بہی دفن ہونکی ڈہونڈہین لرایت الاحداق علی الخدود سائلۃ والالوان من ضیق اللحود حائلۃ ہر آینہ آنکہونکی پتلیان رخسارون پر بہی نظر آئین اور فشار

ازان ملعونان نمیکشم باز نیکیم مرسی ... نام وی از سپاه شام مردی دیگر امد در میمنه ... عمر بن نافع بود ... پس ازان کمین گوید ... ابراهیم بن ... تا میان گفتند ... اشتر نیست از سپاه شام مردی الغنا الیکم

کیست ببر زیاد مردی از میدان برو وی عمرو بن قطبه و گفت بمیدان اشتر و نیکو بنگر کر ان سوار اگر ابراهیم است میکن باوی حرب کن و اگر ابراهیم نیست بمیدان عمرو بن قطبه در سلاح غرق شده بود و بمیدان امد چون ابو المیمون او را بدید پیش و گفت ای سوار سهمگین کیستی ... امدی عمر گفت ... نیناورا بیست تا بدانم ... عادوی امر کرد ...

۱۰۲۷

بروی زد و گفت ای سگ و بنده ابراهیم هستم اول تو بنده را جواب بگو پس جنگ ابو المیمون گفت باز گرد از پیش و رسیدارم عمر بانگ کرد و گفت ای سر اشتر برو و برای تا دست برد مردان ابراهیم را گفتند که این سوار وامی طلبد و ابراق تا تمام شد ابراهیم که این سخن بشنید خود از سر بر گرفت و جوشن از بدن بیرون کرد و سوار شد و نیزه برداشت و بمیدان امد و میمون گفت تو برو بجای و ما بایست چهره چشم سیاه شام روی افتاد گفتند اینک ابراهیم بمیدان امد عمر گفت با این غلام امدی چرا نزد تو سیدی ابراهیم گفت دانم که الات حرب از برای کم باید بود سید عمر ... کرد

پوالیسوین مجلس اموات قبور سی خطاب کرنا بیمار کربلا کا خطبہ پڑہنا

گو سی گوشت و پوست کا رنگ متغیر اور مٹی ہا ہین، تَفَکَّرْ کَیْفَ اَفْنَی الْمَوْتُ قَوْمَ

ثَمُوْدَ وَ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَعَادًا ذرا غور کرو موت نی کیسا قوم ثمود و عاد و فرعون کو برباد

اور فنا کیا جو اونکا زور و سامان توت کس درجہ بی انتہا تہا وَ سَلْ دَارَ الْبِلَا کَمْ

قَدْ اَبَادَتْ مُلُوْکًا طَالَ مَا رَکِبُوا الْجِیَادَ اپوچہو دار بلا دنیا سی کہ اوسمین کی بادشاہ

گذر گئی جو ترکی و تازی سمند پر دہوم سی چڑہتی تہی اونکی جاہ و حشم سی نشان باقی نرہی اور

وَسَلْ بَنَتَ الْفَنَا کَمْ مِنْ مُلُوْکٍ عَظِیْمٌ شَانُهُمْ صَارُوْا رِمَادًا دریافت

کرو نتیجہ ای محدسی کتنی جہاندار و شہریار تجہی ملی کہ سبکی بدن رعنا خاک ہوی اور انکی

استخوان بہی کچہہ نہ بچی نُقِلَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَنَّهٗ قَالَ

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ فَاِنَّهٗ یُمَحِّصُ الذُّنُوْبَ وَ یُزَهِّدُ فِی الدُّنْیَا

علمای ثقات نی سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی فرمایا اکثر اپنی موت

شانی والی لذات کو یاد کرو اوسمین مصلحت یہی ہی وہ ذکر و فکر طغیان لہو و لعب سی مانع

آئی خطا کو دہوئی سامان زاد آخرت مین مشغول فرمائی وَ نُقِلَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ

یَصِیْرُ اِلٰی بَطْنِهَا مولای ثقلین امیر المومنین علی علیہ السلام سی حکایت کی ہی کہ ہادی

سبیل نجات نی یہ وصیت کہی ہی ایگروہ خلایق جو صفحہ زمین پر چلتا پہرتا ہی لامحالہ اکروز

اوسمین جاکی پیوند ہونیوالا ہی وَاللَّیْلُ وَالنَّهَارُ مُسْرِعَانِ فِیْ هَدْمِ الْاَعْمَارِ

سعد و نحس آفات مقراض کی پہل ہین جو رشتہ حیات کاٹتی ہین ادمی غفلت مین رہی کر یہ دونو

جامہ زندگانی چہانٹتی ہین وَلِکُلِّ ذِیْ رَمَقٍ قُوْتٌ وَلِکُلِّ حَبَّةٍ اٰکِلٌ وَاَنْتَ

الْقُوْتُ لِلْمَوْتِ وَاَنَّ مَنْ عَرَفَ الْاَیَّامَ لَمْ یَغْفُلْ عَنِ الْاِسْتِعْدَادِ جانے کے

چوالیسوین مجلس متعلق باموات سی خطاب کرنا وشوق مین سید سجاد کا خطبہ پڑھنا

واسطی ایک خوراک اور ہر دانی کو وہ کہاتا ہی یعنی تو غذای موت اور لا محالہ موت مزہ کی
عنقریب سماتا ہی جسی ایام جان کندن وہنگام سکرات کو پہچانا ہرگز تتمۂ آخرت اور عمل
مغفرت سی غفلت کو مناسب نہ جانا وَلَمْ یَنْجُ عَنِ الْمَوْتِ غَنِیٌّ بِمَالِهٖ وَلَا فَقِیْرٌ
لِاِقْلَالِهٖ کبہی اپنی دولت کی باعث غنی مرنی سی نہ بچیگا اور فقیر بہی افلاس کی سبب سے نہ
باقی رہیگا مَرْوِیٌّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ کَمْ مِنْ غَافِلٍ
یَنْسِجُ ثَوْبًا لِیَلْبَسَهٗ وَاِنَّمَا هُوَ کَفَنُهٗ وَیَبْنِیْ بَیْتًا لِیَسْکُنَهٗ وَاِنَّمَا هُوَ مَوْضِعُ
قَبْرِهٖ دوسری حدیث مین فرمایا ہی امیر المومنین علی علیہ السلام نی جتایا ہی کہ ب
مرد نادان کپڑا سلاتا ہی کہ پہنی لاکن وہ صرف کفن مین آتا ہی اور مکان رفیع الشان بناتا ہے کہ
سکونت کری لاوہ اوسمین دفن ہو جاتا ہی بَاتُوْا عَلٰی قُلَلِ الْجِبَالِ تَحْرُسُهُمْ
غُلْبُ الرِّجَالِ فَمَا اَغْنَتْهُمُ الْقُلَلُ بہت لوگ پہاڑوں کی چوٹی پر خوف اعدا سے
حفاظت جان مین سوتی ہین مگر اونکی بلندی مین صدمہ قضا سی ہرگز محفوظ نہین ہوتی
ہین وَاسْتُنْزِلُوْا بَعْدَ عِزٍّ عَنْ مَعَاقِلِهِمْ وَاُسْکِنُوْا حُفَرًا یَا بِئْسَ مَا نَزَلُوْا
مگر جای عزت وحکومت سی جنازہ امرا و سلاطین کو خدام نی اوٹھایا ہی اور بہت خوار
زاری سی گڑہون مین قبر کی دفنایا ہی فَنَادَاهُمْ صَارِخٌ بَعْدَ دَفْنِهِمْ اَیْنَ
الْاَسَاوِرُ وَالتِّیْجَانُ وَالْحُلَلُ جب وہ اجساد کو جو ناز ونعم سی پلی ہین زمین کی
نیچی چھپایا ہی منادی نی شماتت سی پکار کی اونکو سنایا ہی ای خاکین پڑنی والو
تمہاری زینت وثروت کی لباس اور تاج وتخت کیا ہوئی سامان زیور وعمارات پُر
سروری تباہ کسنی لئی اَیْنَ الْوُجُوْهُ الَّتِیْ کَانَتْ مُنَعَّمَةً مِنْ دُوْنِهَا تُضْرَبُ
الْاَسْتَارُ وَالْکِلَلُ افسوس وہ صورتین جو راحت وچین مین پرورش پاتین انکی

هزار وچهار صد حمله کرد در سپاه شام
ویاران خود را میگفت که
بکوشید تا غایت ظفر یار
ایستاده بود ابراهیم حمله کرد و میمنه
پسر زیاد را بهزیمت کرد وبسوی میمنه
امد وحرب میکرد تا که خود را درمیان
سپاه شام افکند و برعمر رسانید عمر گفت
باتو وفا کنم ابراهیم تیغ براند بر کمر
اسپش زد او با اسپ مشغول شد ابراهیم
گفت الجنة
برکتف راست وی زد که تا زیر
بغلش رسید و از اسپ در افکند
ابراهیم گفت الحمد لله
دو بکر بنهادند وسپاه عراق
از قفای ایشان تاختند بسیاری را

چوالیسوین مجلس بیوفائی دنیا و دمشق مین سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

پردہای زربفت لٹکائی جاتی کر اید اہوو ہوب نہ تکی وہ کہان گئین فَافصحَ القبرُ
عَنهُم حِینَ سَائِلَۃً تِلکَ الوُجُوہُ عَلَیۡہِ الدُّودُ یَنتَقِلُ زبانِ فصیح سی قبرین
خبر دیتی ہین وہ نقشی بگڑگئی ہین جن شکل و شمایلون کو توڈہونڈہتا ہی اونمین کیڑی پڑی
ہر ذرہ گوشت ایک طرف لگگئی ہین قَد طَالَ مَا اَکَلُوا دَہرًا وَمَا شَرِبُوا فَاَصبَحُوا
بَعدَ ذٰلِکَ الطُّولِ قَد اُکِلُوا مدت تک اون لوگون نی طعامِ لذیذ سی پیٹ بالا
سر دیا اونکی جسم کو عاداتِ ارام و عیش مین ڈالا اب دفعۃً محنت کا ایسا دن اونپر گذرا
سب حشراتُ الارض نی ہجوم کیا منہہ مارا گوشت و پوست نوچکی اپنی سوراخ مین لیجاکی کہاگئی
سارا بدن بوسیدہ ہوا نشان بھی نہین رہا ہی اَلمَوتُ لَا وَالِدًا یُبقِی وَلَا وَلَدًا
ہٰذَا السَّبِیلُ اِلٰی اَن لَا تَرٰی اَحَدًا دستِ مرگ وہ غارتگر ہی کہ جانکو باپ اور بیٹی کی
چہوڑی گا یہ ایسی راہِ ناگزیر ہی کہ جسمین سبکو جانا پڑی گا لِلمَوتِ فِینَا سِہَامٌ غَیرُ
خَاطِئَۃٍ مَن فَاتَہُ الیَومَ سَہمٌ لَم یَفُتہُ غَدًا موت ایک تیرِ قضا و قدر ہی
جسکا نشانہ خطا نہین چلیگا اگر اجیانًا آجکی دن نہ لگا تو کل ضرور ہدف کریگا وَنُقِلَ
اَنَّہُ سَئَلَہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعضُ النَّاسِ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ
ہَل یُحشَرُ مَعَ الشُّہَدَاءِ اَحَدٌ بعضِ صحابہ حضرتِ رسالت نی ایکروز مخبرِ صادق
سی پوچہا کہ یا رسول اللہ ایا ہوسکتا ہی حسبِ عملِ خیر کی شہدا مین کسی کو محشور کری خدا قَالَ
نَعَم مَن یَذکُرُ المَوتَ فِی الیَومِ وَاللَّیلَۃِ عِشرِینَ مَرَّۃً فرمایا البتہ جو شخص دن رات مین
بیس مرتبہ اپنی مرنیکا دہیان لائیگا وہ درجۂ شہدا کا ثواب روزِ جزا پائیگا سبحان اللہ کیا
بابِ رحمت درگاہِ پروردگار مین کہولدیا ہی کہ یادِ مرگ جو سرمایۂ حسرت و ندامت ہی
اوسکو رہبر امرزش کیا ہی جای غور و تصور ہی کہ جب اپنی موت کا ذکر یہ مرتبہ اعلا دلای گا

چوالیسوین مجلس بیوفائی دنیا و دمشق مین سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

تو اشرف کائنات کا بیانِ شہادت کس درجہ رضا و مغفرت پانیکا باعث ہوجائی گا۔
کلام اللہ کی بہت آیات اس دعوی پر شاہد و ناطق ہین صدہا حدیث و روایات پیغمبر و امام کی
ناطق ہین اُذْکُرُونِی وَاذْکُرُکُمْ الایہ وَاذْکُرُوا اللہَ کَثِیْرًا الایہ وَمَنْ تَذَکَّرَ مُصَابَنَا
لِمَا ارْتُکِبَ مِنَّا کَانَ مَعَنَا فِی دَرَجَاتِنَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الحدیث قرآن و سنت اور قیاس
اماتیہ سی اجماع ہوا ہی کہ اون حضرات کی فضیلت و مصیبت کا پڑہنا اور سننا عبادت خدا ہی
اسواسطی کہ محبت و طاعت ایسی دین منسوب ہی طرف سید المرسلین کی اور پیروی و مودت
خاتم النبیین عین معرفت و الفت ہی رب العالمین کی قَالَ الْحُسَیْنُ اَنَا قَتِیْلُ
الْعَبَرَاتِ لَا یَذْکُرُنِی مُؤْمِنٌ اِلَّا اسْتَعْبَرَ مظلوم کربلا سید الشہدا جناب امام حسین
علیہ السلام نی کہا ہین کشتہ گریہ و زاری ہون جور و جفا کا میرا ذکر کسی مومن کی روبرو نہین
ہوتا ہی مگر یہ کہ وہ سنکی جوش حسرت سی رو دیتا ہی واقعی جہان نام لیا حسین علیہ السلام
فورا تصور مین گذرا سرمایہ شور و شین سی کہرام یعنی مہجور وطن مصابر مقہور دشمن غربت صحرا و
بیابان کا دربدر مغصوب حق جد و پدر و مادر مہمان دشت کربلا مبتلای داغ مرگ عزیز و اقربا
بیکس فرزند و برادر کشتہ بی بس اور زغۂ آفت و بلا مین سرگشتہ قتیل ہوکا پیاسا قفا سی ذبح
خنجر جفا غارت زدہ خانمان شہید جامہ بدن سی عریان ہکی اہلبیت کو بیحرمت و اسیر کیا
خواہر و دختر و زوجہ کا زیور لوٹ لیا قتل پر بسط یعمیر کی لشکر مانند رعد کو نداش ...
کو سوارون نی روندا سر پرخون نیزی پر چڑہا تن بی غسل و کفن خاک مین پڑا رہا اسکی
بچونکو طمانچی اور تازیانی ماری بی کجاوہ اونٹون پر ابہرم بٹہائی اور اوتاری سارابان نکہ رام نی
ہاتہہ کاٹ لئی فرزندان رسول و بتول پر انواع جبر کئی بیٹی اور بہن ساری قبیلہ کو شہر و
دربدر پہرایا فرزند بیمار یتیم کو طوق و زنجیر پہنایا گنبہ عقد ثریا کی صورت رسن مین بندہا

۱۰۳۱

چوالیسوین مجلس دمشق مین سید سجاد کا خطبہ پڑھنا و اہل حرم کا ماتم کرنا

دیا ان زیادہ یزید مین کہ نہی ہو گی ظلم سہا ذلت و شماتت کا وہ نوحا سا سنا ہوا ہا ہی حیف وای غریبی کا شور و غل مچا نظم لمولفہ زمانِ نالہ و فریاد ہی کرو شیون بنا و صحنِ عزا مین مجمع بیتِ حزن ہوہ شور نوحہ و ماتم ہو جمیعِ عرش ہلی ہسر شک دیدہ حسرت سی تر کرو دامن اوڑاو خاک سرون پر یہ وہ مصیبت ہی کہ بیقرار تڑپتی ہین افتخارِ زمن جنان مین حیدر و زہرا پہ ہی وفورِ ملال ہے قلق سی شیون و زاری مین ہین امام حسن کلامِ ناظمِ محزون ہی طوطیای بکا ہر ایک مصرعِ رقت نوا بکا مخزن

مجلس خطبہ خوانی سید سجاد [illegible] بالمنبر [illegible] حرم و رخصت اہلبیت از شام

واعظانِ مجامعِ سوگواری و ابتہال و خطیبانِ منابرِ زاری و حزن و ملال ماتم زدگانِ شام غریبان و نوحہ خوانانِ ایامِ نالہ و فغان آزادانِ قیدِ بلا و آفت و مہاجرانِ دشتِ اندوہ و محنت بانوانِ سرگشتہ روایات کا ہنگامہ تعزیت مین شیون و فریاد مچانا زمرۂ محبو نکو سناتی ہین کہ جب یزید نی سرِ امام حسین علیہ السلام اور باقی شہدای کرام سی روشنی چشم اور سرورِ دل پایا اہلبیت سرورِ انام کو تباہ صورت شکستہ حال واسطی انتظام خلافت کی خاص و عام اہل شام مین لایا لب و دندانِ نازپروردۂ رسول پر چھڑی لگا کی اور دخترانِ افسردۂ بتول کو ذلت و خواری پہنچائی وہ منکرِ خدا و پیغمبر نی حرمتِ تکبیر کی توڑنی کو مسجدِ جامع مین قعود کیا اور اپنی قیامِ کفر کی لیئی مقتدای مین امام زین العابدین کو بھی بلا لیا خطیبِ بی ایمانِ شقاوت نصیب سی کہا جو منبر پر گیا مذمت آلِ نبی اور ہجو علی و ولی علیہما السلام اور مدحِ بنی امیہ کو پڑھا ثُمَّ قَالَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ یَا یَزِیْدُ آتَأْذَنُ لِیْ حَتّٰی اَصْعَدَ هٰذِهِ الْاَعْوَادَ فَاَتَکَلَّمُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ فِیْهِنَّ

چوالیسوین مجلس خطبہ پڑھنا سید الساجدین کا

رِضَاهُ وَلِهٰؤُلَاءِ الْجُلَسَاءِ فِيهِنَّ اَجْرٌ وَثَوَابٌ حضرت سید الساجدین نی یزید سی
فرمایا اگر تو مجھی اجازت دیتا کہ اوپر جا کر رضای خدا مین ایسا کلام کرتا جو تو خوش و راضی
ہوتا اور حاضرین کو اجر و ثواب ملتا قَالَ فَاَبٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ يَزِيْدُ اوس منکر اسلام نی
سخن امام نہ مانا اونکی بیان سی اپنا ہوت نفاق جانا فَقَالَ النَّاسُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِئْذَنْ لَهٗ فَلْيَصْعَدِ الْمِنْبَرَ فَلَعَلَّنَا نَسْمَعُ مِنْهُ شَيْئًا سب لوگ بولی ای امیر
الفاسقین ان کو اذن دو کہ عرشی پر جائین انجہ اہل یثرب و حجاز مین کچھ ہمین باتین سنائین
فَقَالَ اِنَّهٗ اِنْ صَعِدَ لَمْ يَنْزِلْ اِلَّا بِفَضِيْحَتِيْ وَبِفَضِيْحَةِ اٰلِ اَبِيْ سُفْيَانَ
یزید نی جواب دیا اگر یہ منبر پر چڑھینگی تو مجھی اور ال ابی سفیان کو رسوا کرین گی فَقِيْلَ لَهٗ
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَا قَدْرُ مَا يُحْسِنُ هٰذَا فَقَالَ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ قَدْ
زُقُّوا الْعِلْمَ زَقًّا اہل شام بولی ای رئیس منافقین اس لڑکی سی کیا ہو سکتا ہی یزید نی کہا
یہ اوس خاندان کا ہی جنکو علم میراث ملتا چلا آتا ہی قَالَ فَلَمْ يَزَالُوْا بِهٖ حَتّٰى اَذِنَ لَهٗ
فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ راوی نقل کرتا ہی کہ مشایخ بنی امیہ نی سمجھایا ہی تاکہ یزید سی وہ سرور کو
اجازت ملی اور قدم امام نی عرشہ منبر کو زینت رفعت دی فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ
ثُمَّ خَطَبَ خُطْبَةً اَبْكٰى مِنْهُ الْعُيُوْنَ وَاَوْجَلَ مِنْهَا الْقُلُوْبَ پس وارث
رتبۂ ہارونی اور فرزند ناطق سلونی نور چشم وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ اور سرور دل پیغمبر نی زبان اعجاز
ترجمان کھولی حمد و ثنای بی نیاز فصاحت و بلاغت مین ادا کی وہ خطبہ پڑھا جو دیدہ کور باطنون کو
رولایا اور جگر سخت بت پرستون کو غمسی ہلایا ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اُعْطِيْنَا سِتًّا وَ
فُضِّلْنَا بِسَبْعٍ پھر فرمایا ای گروہ حاضرین ہمکو چھ فضیلتین اچھی ملی ہین اور سات سی فضیلتین
رب العالمین سی کرامت ہوئی ہین اُعْطِيْنَا الْعِلْمَ وَالْحِلْمَ وَالسَّمَاحَةَ وَالْفَصَاحَةَ

البغری کہ حاجب بسر زیادہ ست بسر زیاد را
ای امیر بدان و اگاہ باش کہ خبر زحادث
کرد ابراهیم گفت ان کدام ست گفت
چشم روشن شو و دلیل فتح و نصرت
دیگر گفت ای امیر عرض دیگر دادم کہ تا بدانی

چوالیسوین مجلس دمشق مین سید سجاد کا خطبہ پڑھنا

وَالشَّجَاعَةَ وَالْمَحَبَّةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ خدانی صفتِ علم و حلم و جوانمردی
اور فصاحت و شجاعت ہمکو دی ہی اور محبت ہماری مومنین کی دلون مین بھری ہی
وَفَضَّلَنَا بِأَنَّ مِنَّا النَّبِيَّ الْمُخْتَارَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمِنَّا الصِّدِّيقُ
وَمِنَّا الطَّيَّارُ وَمِنَّا أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ وَمِنَّا سِبْطَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ
ساری جہان پر مراتبِ بزرگی دیئی کہ ہماری درمیان سی پیدا ہوی رسولِ مختار محمد سید البشر
اور صدیقِ اکبر حیدرِ صفدر اور جعفرِ طیار اسد کردگار شیر نبی الوری اور سبطین یعنی
حسنِ مجتبیٰ و حسینِ شہید کربلا مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي أَنْبَأْتُهُ
بِحَسَبِي وَنَسَبِي جو میرا آشنا ہی وہ جانی اور نہین تو خبر دون کہ پہچانی أَيُّهَا النَّاسُ
أَنَا ابْنُ مَكَّةَ وَمِنَى أَنَا ابْنُ زَمْزَمَ وَالصَّفَا أَنَا ابْنُ مَنْ حَمَلَ الرُّكْنَ بِأَطْرَافِ
الرِّدَا أَنَا ابْنُ خَيْرِ مَنْ طَافَ وَسَعَى مین ہون ابنِ مکہ و منا و زمزم و صفا
فرزند اوسکا جسنی گوشہ ردا مین اپنی سنگِ رکن کو اوٹھایا اور بہترین طواف و سعی کنندہ
تھا أَنَا ابْنُ مَنْ حُمِلَ عَلَى الْبُرَاقِ فِي الْهَوَى أَنَا ابْنُ مَنْ أُسْرِيَ بِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى مین ہون بیٹا اوسکا جو سوار براق ہوا مین گیا اور مسجد حرام سی
مسجدِ اقصیٰ مین پہنچایا أَنَا ابْنُ مَنْ بَلَغَ بِهِ جَبْرَئِيلُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى أَنَا
ابْنُ مَنْ دَنَى فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى مین ہون پسر اوس خلیفہ
داور کا جسکی ساتھ جبرئیل سا مقرب سدرۃ المنتہیٰ سی اگی نہ جاسکا اور وہ اعلی درجہ کو بڑہتا
چلا تا کہ بساطِ قابَ قوسین او ادنیٰ کو پہنچا أَنَا ابْنُ مَنْ صَلَّى بِمَلَائِكَةِ السَّمَاءِ أَنَا
ابْنُ مَنْ أَوْحَى إِلَيْهِ الْجَلِيلُ مَا أَوْحَى مین فرزند اوسکا ہون جسنی صفِ ملائکہ پر نماز مین
امامت کی اور خدانی راز کی بات بواسطۂ رسالت کہی جو منظور تہی أَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى

مہمان شو اندا او اجابت نکرد اکنون ہمہ
امیران و سرہنگان را رضا داد تا بیہای
وی در شدند و لیزصد و شصت امیر اند
کہ امشب مجلس شراب دارند در بیرون
شہر موصل بکوشکی کہ بر سر راہ نصیبین
بیاشد و در بلندی واقع ست کہ ازا
ہمہ زخیر خوانند اکنون ترا خبر دادم کہ
تا امشب برایشان تاختن بری و ہمہ را
ابراہیم شاد شد ہمان روایت کند
کہ ابراہیم را بخواند و گفت ای ہمانی ابن
حزدانکہ ہدیہ ازتان بگویم کہ چہ میباید کرد
ان مرد گفت ایہا الامیر نیکی را مکافات
دل خوش دار و ان روز ہمانجا ابراہیم نیکی را
مکافات نیکی بنزد ماست سال ۱۰۳ ہجری
ابن خبر کہ تو آوردی مخاطب عظیم ست
بدانم کہ تو راست میگوئی باید بود اگر
تاختن خواهم بردن دران باغ کہ تو گفتی
قول تو راست ست و ہم ان ہمانست پس اگر
کنم و چنان نعمت دہم کہ تو آنکہ نتوانی
اگر دروغ گفتہ باشی خود بینی کہ باتو
چکنم ان مرد گفت ہر گاہ چنین ست کہ
کہ جو راست گفتی مستقیم پس ابراہیم صبر کرد
تا نماز خفتن را بگذارد و طلایہ بدر موصل
فرستاد و بفرمود تا اسپ الحق را زین
کردند و سلاح در پوشید و قوت
بر خاست عبداللہ حنیفہ و تعبیہ
سنان بن ابی شعیب را فرمود تا پانصد
سوار سلاح در پوشیدہ
و چند پیادہ و جوب حلبہ کہ میداد
و ہمانی و ابن معرف تا انجمن کنند

چوالیسوین مجلس دمشق مین سید سجاد کا خطبہ پڑھنا

انا ابنُ علیِ المرتضیٰ مین نوباوۂ محمد مصطفیٰ ہون مین زادۂ علی مرتضیٰ ہون انا ابنُ من ضرب خراطیم الخلق حتّٰی قالوا لا الٰہ الا اللّٰہ انا ابنُ من ضرب بسیفین وطعن برمحین بین یدی رسول اللّٰہ مین اوسکا خلف ہون جسنے تلوار مارکی دماغ کفار کو توڑا تاکہ زبان سے کلمہ شہادتین کو پڑہا دو شمشیر سے روبروی پیغمبر جہاد کیا اور دو بھالون سے حمایت خیر البشر مین لڑتا رہا وھاجر الہجرتین وبایع البیعتین وقاتل ببدرٍ وحنینٍ ولم یکفر باللّٰہ طرفۃ عینٍ وہ با احمد مختار کی رفاقت مین راہ ہجرت مین دو مرتبہ تصدیق رسالت پر بیعت کی غزوۂ بدر و حنین مین قتل مشرکین سے منہ کہ آرا ہی شرک و انکار خدا سے ایک لحظہ بہی واقف نہوی انا ابنُ صالح المؤمنین ووارث النبیین ونور المجاہدین وزین العابدین وافضل القائمین من آل یاسین رسول رب العالمین مین یادگار بہترین مومنین اور وارث انبیا و مرسلین نور مجاہدین زین العابدین ہون نماز مین قیام کرنیوالون سے افضل اولاد یاسین کا اکمل نشان رب العالمین کا پیغمبر ہون مکیٍّ مدنیٍّ من العرب سیدھا ومن الوغا لیثہا وارث المشعرین وابو السبطین الحسن والحسین ذالک جدّی علی ابن ابیطالب پوتا ہون سرور مکی و مدنی جو عرب کا سید ہی معرکہ حرب مین شیر احمد صمد ہی مالک مشعرین والد سبطین امام حسن اور امام حسین علیہما السلام یہ میری جد بزرگوار علی ابن ابی طالب شاہ مرد ہین صف ایجاد و جہاد مین سرور تاجدار و صاحب ذو الفقار ہین ثمّ قال انا ابنُ فاطمۃ الزہراء انا ابنُ سیدۃ النساء پھر فرمایا مین ابن فاطمہ زہرا ابنِ سوختہ ہون مین دل و جان بضعہ خیر الوریٰ سیدہ نسا ہون انا ابنُ مقتولٍ ظلماً انا ابنُ

چوالیسوین مجلس خطبہ پڑہنا سید الساجدین کا

مجزوزِ الرّاس مِنَ القفا مین ہون فرزند اوسکا جو مظلوم و غریب قتل ہوئی سر اوسکا قفای گردن سی کاٹا گیا ہی اَنَا ابنُ العطشانِ حتّٰی قضیٰ اَنَا ابنُ طریح کربلا مین ہون بیٹا اوسکا جو مرتی دم تک پیاسا رہا اور میدانِ کربلا مین زین سی گر گیا اَنَا ابنُ مسلوبِ العِمامۃِ وَالرِّدا اَنَا ابنُ مَن بکت علیہ ملائکۃ السّماء اوسکا عمامہ و ردا و پیراہن اوتار لیا لاشِ صد پاش کو دہوپ مین بیدفن رہنی دیا اوسکی ملائکہ آسمان گریان رہی تعزیت مین مقربانِ خدا کی آنسو بہی اَنَا ابنُ مَن ناحت علیہ الجنُّ فِی الارضِ وَالطّیرُ فِی الھوا مین اوسکا خلف ہون جسکی ماتم پر زمین کی جنّاتی نوحہ پڑہا اور مرغانِ ہوا کا شور بکاسی غوغا بڑہا اَنَا ابنُ مَن رأسہٗ علی السّنانِ یُھدیٰ اَنَا ابنُ مَن حَرَمُہٗ مِنَ العراقِ الَی الشّامِ تُسبیٰ اوسکا سر پرخون نیزی پر چڑہا کی شہر و ن مین پہراتی ہدیہ لائی اور اوسکی حرمِ محترم اسیر ہو کی عراق سی شام کو آئی ای گروہِ حاضرین جای شکر ہی کہ حق تعالی نی ہم اہلبیتِ طہارت کو بلا مین آزمایا اور نشانِ ہدایت و تقوی ہماری گہر کو بنایا فَلَم یَزَل یقولُ اَنَا اَنَا حتّٰی ضجَّ النّاسُ بِالبُکاءِ وَالنَّحیبِ وَخَشِیَ یزیدُ اَن یکونَ فتنۃٌ یونہین وہ حجتِ خدا مسلسل انا انا کہتی رہی تاکہ حاضرین سب رونی پیٹنی لگی آوازِ شیون و فریاد کو بلند کیا یزید ڈرا مبادا فتنہ و آشوب ہو جائی فامر المؤذِّنَ فقطع علیہِ الکلامَ فلمّا قالَ المؤذّن اللہُ اکبر اللہُ اکبر قالَ علیٌّ لا شیءَ اکبرُ مِنَ اللہِ وہ بانیِ اقامتِ جنازہ بدر دغا مؤذن سی بولا اذان دی اور کلامِ فرزندِ وما ینطقُ عنِ الھویٰ کو روک لی جب اوسنی اللہ اکبر کہا سید سجاد نی پکار گواہی دیتا ہون کوئی خدا سی نہیں ہی بڑا فلمّا قالَ اشھدُ اَن لا الٰہَ الّا اللہُ قالَ علیُّ بنُ الحسینِ شَھِدَ بِھا شَعری وَبَشَری وَلَحمی

چوالیسوین مجلس خطبہ امام سی بکای اہل شام وہنوکا الزام

وَدَمی ہرگاہ مُوَذِّن نی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا زین العابدین نی ارشاد کیا میرا بال بال اور گوشت و پوست وخونِ بدن شاہد ہی اوسکا فَلَمَّا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلْتَفَتَ اِلٰی یَزِیْدَ مِنْ فَوْقِ الْمِنْبَرِ پس جسوقت مُؤذِّن فقرہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه کو پہنچا جناب امام ہمام نی فوقِ منبر سی یزید کیطرف خطاب فرمایا فَقَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا جَدِّیْ اَمْ جَدُّكَ یَا یَزِیْدُ فَاِنْ زَعَمْتَ اَنَّهٗ جَدُّكَ فَقَدْ كَذَبْتَ وَكَفَرْتَ وَاِنْ زَعَمْتَ اَنَّهٗ جَدِّیْ فَلِمَ قَتَلْتَ عِتْرَتَهٗ پوچھا ای یزید اگر اس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو اپنا نانا جانتا ہی جھوٹ کہتا دعوای کفر کرتا ہی اور ہرگاہ میرا جدِ بزرگوار پہچانتا ہی پھر کیون اوسکی عترت کو بیجرم مارا ہی نواسی کا پیاسا گلا کاٹا نیزی پر چڑہایا ہی حرم کو لوٹا اسیر و دربدر پھرایا ہی قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِیْبِ راوی کہتا ہی لوگ فریاد وزاری مین مشغول تہی اور حالِ مقربانِ باری پر بیقراری کرتی رہی قَالَ فَاَطْرَقَ یَزِیْدُ فِی الْاَرْضِ لَمْ یَدْرِ اَیَّ شَیْءٍ یَقُوْلُ یزید کا شرم وندامت سی زمین پر جہکا رہا کوئی جواب درست نتہا جو وہ بہانہ کرتا قَالَ وَفَرَغَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَتَقَدَّمَ یَزِیْدُ فَتَقَبَّلَ فَصَلّٰی صَلٰوةَ الظُّهْرِ مقتدای فاسق نی مُؤذِّن کو للکار دیا تا اذان واقامت کو تمام کیا پس یزید پیش صفِ باطل کہڑا ہوا نمازِ ظہر کو امامتِ جماعت سی پڑہا قَالَ وَرُوِیَ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ مَجْلِسِ یَزِیْدَ هٰذَا حَبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْیَهُوْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ راوی کہتا ہی اوسدن بزمِ یزید مین ایک عالمِ یہودی حاضر تہا اوسنی جو ماجرا دیکہا پوچہا یہ جوان کون ہی اسیرِ بلا قَالَ هُوَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ قَالَ فَمَنِ الْحُسَیْنُ قَالَ ابْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ جواب دیا کہ یہ علی بن الحسین علیہ السلام سوال کیا اونکی والدہ کا

چوالیسوین مجلس دربار یزید مین یہود کا ملامت کرنا

کیا نام ہی بولا ابن علی ابن ابیطالب کہ ساری عرب و عجم پر ہین غالب قَالَ فَمَنْ اُمُّهٗ
قَالَ اُمُّهٗ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ یہودی نی کہا اونکی والدہ کا اسم بتا جبر دی کہ فاطمہ زہرا بنت
رسولخدا فَقَالَ الْحَبْرُ یَا سُبْحَانَ اللّٰہِ فَھٰذَا ابْنُ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ قَتَلْتُمُوْهُ
فِیْ ھٰذِہِ السُّرْعَةِ یہ سنکر عالم یہود نی تعجب سی چلایا سبحان اللہ فرزند کا اپنی یہ درجہ بنایا نبی کا
نواسا مارا لہو کا پیاسا ایسی جلدی رحلت مصطفی کی بعد بحالا جاتا رہا بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْهُ
فِیْ ذُرِّیَّتِہٖ اولاد و عترت رسول باری کی تمنی بڑی رعایت و پاسداری کی وَاللّٰہِ
لَوْ تَرَکَ فِیْنَا مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ سِبْطًا مِّنْ صُلْبِہٖ لَظَنَنَّا اَنَّا کُنَّا نَعْبُدُہٗ
مِنْ دُوْنِ رَبِّنَا واللہ صلب موسی بن عمران سی ہرگاہ بیٹا باقی رہتا سوای خدا
ہمارا ہر شخص اوسکو سجدہ کرتا وَاَنْتُمْ اِنَّمَا فَارَقَکُمْ نَبِیُّکُمْ بِالْاَمْسِ فَوَثَبْتُمْ
عَلٰی اِبْنِہٖ فَقَتَلْتُمُوْهُ سَوْءَۃً لَّکُمْ مِنْ اُمَّۃٍ ابہی دو روز قبل تمہارا نبی گذرا فرزند
اوسکی دوڑی اور جان سی مارا بہ گروہ زبون ہو نفرین است ملی تم سبکو قَالَ فَاَمَرَ بِہٖ
یَزِیْدُ فَوُجِیَ فِیْ حَلْقِہٖ ثَلَاثًا راوی ناقل ہی یزید نی اوسکی قتل کا حکم دیا تین بار جلادنی
چہری کا وار کیا فَقَامَ الْحَبْرُ وَھُوَ یَقُوْلُ اِنْ شِئْتُمْ فَاضْرِبُوْنِیْ وَاِنْ شِئْتُمْ
فَاقْتُلُوْنِیْ اَوْ ذَرُوْنِیْ فَاِنِّیْ اَجِدُ فِی التَّوْرٰیۃِ پس وہ ملای جبر کہڑا ہو کی بولا ای
معاندان خدا تم چاہو مجہی مارو قتل کرو یا کہ چہوڑ دو مینی توریت مین ہی دیکہا اِنَّ مَنْ قَتَلَ
ذُرِّیَّۃَ نَبِیٍّ لَا یَزَالُ مَلْعُوْنًا اَبَدًا مَا بَقِیَ فَاِذَا مَاتَ یُصْلِیْہِ اللّٰہُ نَارَ جَہَنَّمَ
جو شخص کہ جو ذریت نبی کو شہید کریگا ہمیشہ مادام زندگی ملعون رہیگا اور جب وہ شقی دنیا سی گذریگا
تو خدا نار دوزخین اوسی جا دیگا فَوَثَبَ رَجُلٌ مِّنَ الشِّیْعَۃِ وَقَالَ کَیْفَ ھٰذَا یَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ فَنَحْنُ فِیْکُمْ بِمَنْزِلَۃِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فِیْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

چوالیسوین مجلس دمشق مین سید الساجدین کی ملاقات منہال بن عمرو

اوس حال مین ایک دو ستدارِ عترتِ اطہار آگی بڑہا باچشمِ اشکبار و دلِ فگار یو بچہا ای فرزندِ رسولِ خدا کیا نقشہ ہی تمہارا گویا وہ شخص منہال بن عمرو طائی تہا یا مکحول صاحبِ خیر اوسی فرمایا ہماری گذران تم لوگون مین مثالِ بنی اسرائیل گذرتی ہی قومِ فرعون مین يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَهُمْ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ جو قومِ اولادِ پیغمبر کی ذبح کرتی رہی عورات بیوہ کو قید و بند مین رکہتی تہی ہمین بلای خدا کی مستحق ہوتی اور قہر و غضبِ الہی سی نہین ڈرتی قَالَ وَنُقِلَ عَنْ هِنْدٍ زَوْجَةِ يَزِيدَ قَالَتْ كُنْتُ أَخَذْتُ مَضْجَعِي فَرَأَيْتُ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ قَدْ فُتِحَتْ وَالْمَلَائِكَةُ يَنْزِلُونَ كَتَائِبَ كَتَائِبَ إِلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ زبانی ہند زوجۂ یزید کی نقل ہی جو اوسنی کہا ایک شب مین بسترِ آرام پہ سوتی تہی ناگاہ خواب مین دیکہا دست غیبی سے دروازہ آسمان کا کہلا ہی فوج فوج ملایکہ خدا کا سرِ امام حسین علیہ السلام پر ورود ہوتا ہی وَهُمْ يَقُولُونَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وہ سب تعظیم سلام بجالاتی ہین ادب سے یا ابا عبد اللہ یا ابن رسول اللہ کہتی جاتی ہین فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَٰلِكَ إِذْ نَظَرْتُ إِلَى سَحَابَةٍ قَدْ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ وَفِيهَا رِجَالٌ كَثِيرُونَ یکایک نظر پڑا سفید ابر کا ٹکڑا زمین پر آسمان سی اوترا بہت نورانی مرد اوسمین سی نیچی آئی سرِ مظلومِ کربلا پر سلام کرتی روتی ہوی ہجوم لائی وَفِيهِمْ رَجُلٌ دُرِّيُّ اللَّوْنِ قَمَرِيُّ الْوَجْهِ فَأَقْبَلَ يَسْعَى حَتَّى انْكَبَّ عَلَى ثَنَايَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُقَبِّلُهَا اون بزرگوارون مین ایک سردارِ سفید رنگ ماہ رخسار بیقرار ہوکی دوڑا کہ سرِ امام حسین علیہ السلام پر جا کی گر پڑا منہ سی منہ ملا کی انکہون سی ملا سو کہی لبون کی بوسی لیتا تہا وَهُوَ يَقُولُ يَا وَلَدِي قَتَلُوكَ أَتَرَاهُمْ مَا عَرَفُوكَ وَمِنْ شُرْبِ

از شما کدام خیل خود بنزد ملک وزاید ابراهیم همینجان دید پیرهم و ستیان عیدان و پسباه را با خدا عنت شد وان حلیه نامی ایشان حبیب منت شد بدین بشلیان شیخ تا بکس کشته شد میکن اسلحه جنت قیلها با قیله حلیه بشکست شد بیمکو شیخ عجب مکو شد شدشد چو ابراهیم چه یک بشت شوند سیاه ابراهیم پیاده شد و تنات چون حیات دید پیاده و بمیدان امد و حمله کرد استوار کرده و بمیدان امد و ز آنجا کرد هر حمله که کردی شامیان را ابراهیم ناگاه سواری نا حث بنزدیک او امد آمد و گفت سپه ایستاده که ما همه برای ابراهیم شد بکرده تا کشته شوم گفت ابراهیم پشت ما سواران بسیاری آمد بجز و بیرون نگاهی کرده سواره بسیاره دید که همه غرق در آهن شده و بنزده هارا استکرده تیغ در دست

۱۰۳۹

لشکری اید اکه ما را در میان گیرند کا دنباه ست تو با جماعت خود نزدیک ایشان رو و بجنگ کن و من با جماعت خود با این جماعت جنگ کنم ورقا گفت ای امیر فتح ما نزدیک شده بود حالا لشکر دیگر بمدد پسر زیاد آمده امید بخدا باید داشت و بنام و ننگ باید کوشید و تن و جان را فدای آل محمد میباید کرد ابراهیم گفت ای برادر تو پیش این سپاه برو و من روی زکان میکنم که همیشه تا قیامت ما را گویند پس ورقا رایان سپاه کرد با خیل خویش و ابراهیم نزد سپاه پسر زیاد امد و حرب میکرد و ورقا بمیدان سپاه دید حمله بر لشکر شام کرد و دو یاران حمله کرد و گفت هیچ باک مدارید که اگر کشته شوم بهتر از حضرت

چوالیسوین مجلس خواب دیکھنا ہند زن یزید کا

اَلْمَاءِ مَعْسُولَكَ ڈاڑہین مار کی آنسو بہاتی ہے ہین جگر خراش سناتی ہای ایفرزند حسین

مظلوم تجہی است فی مار ڈالا کیا تیرا رتبہ نہین پہچانا جو یہ بغض نکالا کہانا درکنار جور و ستم سی

وقتِ ذبح پانی بہی نہ پلایا جو تن صد پارہ نہین کاڑا سر کٹا ہوا در بدر پہرایا یہ محاسن سفید

لہو سی تیری خضاب ہی نظارہ مین اس حالِ خراب کی سیر اول بیتاب ہی اَنَا جَدُّكَ رَسُوْلُ

اللهِ وَهٰذَا اَبُوْكَ عَلِيُّ الْمُرْتَضٰى وَهٰذَا اَخُوْكَ الْحَسَنُ وَهٰذَا عَمُّكَ جَعْفَرُ

وَهٰذَا عَقِيْلٌ وَهٰذَانِ حَمْزَةُ وَالْعَبَّاسُ ای بیٹا مین تیرا نانا رسول خدا زیارتکو

آیا ہون یہ سر خاک و خون مین بہرا کیونکر دیکہون حسرت و اندوہ کی مبتلا یہ تیری والد علی مرتضی

اور بہائی حسن مجتبی اور چچا جعفر و عقیل ماتمدار آئی ہین حمزہ اور عباس کو بہی ہمراہ اپنی اصحاب

سوگوار لائی ہین ثُمَّ جَعَلَ يُعَدِّدُ اَهْلَ بَيْتِهٖ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ پہر ایک ایک

باری باری وہ بزرگوار قریب سر جاتی اور گود مین لیکی بوسی دیتی لب چوستی آنکہون سی لگاتی

تہی قَالَتْ هِنْدُ فَانْتَبَهْتُ مِنْ نَوْمِيْ فَزِعَةً مَرْعُوْبَةً وَاِذَا بِنُوْرٍ قَدِ انْتَشَرَ

عَلٰى رَاْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ہند کہتی ہی کہ مین دہشت و خوف سی مضطرب ہوکی جاگ

سر امام حسین علیہ السلام دوڑی نظر کی تو اوسپر ہالہ نور کو دیکہا چہایا ہوا تہا صفحہ زمین سی

افلاک تک بندہا پایا فَجَعَلْتُ اَطْلُبُ يَزِيْدَ وَهُوَ قَدْ دَخَلَ اِلٰى بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَ

قَدْ دَارَ وَجْهَهٗ اِلَى الْحَائِطِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَالِيْ وَلِلْحُسَيْنِ سراسیمہ و حیران ہوئی

یزید کو جابجا ڈہونڈہتی پہری ناگاہ ایک حجرہ تاریک مین وہ رو سیاہ ملا کہ دیوار مین

سر ٹکراتا اور چلاتا تہا ہای شقاوت و ندامت کیون حسین کو ناحق ستایا کیا کام کیا جو اونکی

جد پدر کو دشمن ستایا وَقَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ الْهُمُوْمَاتُ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْمَنَامَ

وَهُوَ مُنْكَسِرُ الرَّاْسِ دیرتک مین اوسکی برابر تاسف کہری رہی پہر ملامت سی اپنی خواب کی

چوالیسوین مجلس پشیمانی یزید و رخصت عزای امام شہید

حکایت کہی روہ تکی سر تضرع وزاری مین بخبر تہا یہ ماجرا سکی اور یہی گردن جہکائی سشسدر ہوا

قال فلما اصبح استدعی بحرم رسول الله فقال لهن ایما احب الیکن المقام عندی او الرجوع الی المدینة ولکم الجائزة السنیة جب صبح طالع

ہوئی تو اہلبیت و سید الساجدین کو پاس بلایا عزت وحرمت سی بٹہایا مدارات مین پوچہا

آیا میری شہر مین آرام سی رہنا گوارا ہی یا اپنی وطن مدینہ کو پہر جانا مدعا ہی دونو صورتین

تمکو اختیار ہی بڑا سامان نقد وجنس آپکی واسطی طیار ہی قالوا نحب اولا ان ننوح

علی الحسین علیہ السلام وہ سب غمزدہ بولین پہلی ہماری آرزو یہی عزاداری کرین بعد

اپنی بہائی بیٹون کی سوگ مین مصیبت امام حسین علیہ السلام سی روئین قال افعلوا ما

بدا لکم ثم اخلیت لهن الحجر والبیوت فی دمشق یزید نی رخصت دی

جو چاہو کرو متعدد مکان خالی کئی تاکہ اونمین رہو ولم تبق هاشمیة ولا قرشیة

الا ولبست السواد علی الحسین وندبوه علی ما نقل سبعة ایام اون

مبتلای اندوہ وبلانی طیاری سوگواری کی صف ماتم بچہائی ساری شہر مین غم کہانیکی

دعوت بہیجی کہ یزید نی ہمین اپنی مصیبت مین رقت کی اجازت بخشی ہی اب سامان عزای

شہدای کربلا کی تدبیر نوحہ وبکا ہوئی ہی ای محبان آل رسول با دل ملول امداد مین دوڑو

بادبیکسی وغربت ابی عبد اللہ سی منہہ نہ موڑو پس تمام عورات قریش وبنی ہاشم واسطی

امام حسین علیہ السلام کی جامہ سیاہ پہنی آئین اور دختران فاطمہ زہرا کی ساتہہ رسم شیون

سات شبانہ روز بجالائین کوئی زینب خاتون اور ام کلثوم کی ہمراہ نام حسین علیہ السلام

اور عباس وعون وجعفر پر آنسو بہاتی کوئی رباب وام لیلی کی پاس علی اکبر وعلی اصغر کی

واسطی ہا فرزندا کا نعرہ مارتی پچہاڑین کہاتی کوئی سکینہ وفاطمہ ورقیہ کی سر پر ہاتہہ پہراتی

چوالیسوین مجلس یزید کا پشیمان ہونا اہل حرم کو رخصت کرنا

کی لگاتی ہیتیم بچونکو رونی پیٹنی سی ہہلاتی دلاسا فرماتی دستور ہی ماتم سرا مین میت کا بیان کرنیوالا کہڑا ہوتا ہی اوسکی فضیلت و سرگذشت کی ذکر سی سلسلہ رقت بڑہاتا ہی دختر فاطمہ زہرا جو سر حلقہ عزا ہین اونکی زبانِ حال مین شرح محنت ارشاد کرتی لگین ای مردم شام آجکی دن تہوڑا ماجرا ہمارا سنو تا کہ قدر تباہی خیر الورٰی کی پہچانو اہل کوفہ نی ہمین صدہا نامہ و قاصد بہیجکی بلایا خوفِ ابن زیاد و طمع دنیا مین یاری و نصرت سی ہاتہہ اوٹھایا کئی دن آب و دانہ ہمارا بند کیا دو پہر مین ساری مردون سی کوئی نہ جیا حتیٰ چہوٹی لڑکی بائی بچہوڑی شیر خوار تک بہی تہ تیغ کئی ہای تمنی نہین سنا جو دکہہ مین ہمنی سہے دیہنا پانی قطرہ کو اطفال کیا تڑپتی تہی رعنا جوان تلوار و نیزی سی ٹکڑی ہوکی خاک و خون مین گرتی تہی وارثونکو مار کی لشکرِ اعدا ہمین لوٹنی کو دوڑا گہر مین اندر آکی ناموسِ پیمبر کو ستایا باہر نکالا ساری بہو بیٹیون کا زیور و لباس اوتار لیا سامان و اساس کچہہ نہین چہوڑا خیمہ جلا دیا زین العابدین بیمار کو بہوکا پیاسا زمین پر گرایا اوسکی شہادت پہ شمر کا ارادہ تہا خنجر اوٹہایا تہا مینی لپٹ کی سینہ سی لگایا ابن سعد کو استغاثہ مین پکاری رو رو کی بچایا ای اہل شام تمنی نہین دیکہا جو اوس روز ہم پر طغیانِ جفا گذرا وہ قاتل کا بہائیکی پاش پاش چہاتی پر چڑہنا اور میرا حسرت زدہ عاجزہ و مضطر تڑپنا ادسدم بی پردہ نامحرمون مین خوفِ اعدا سی پہرتی تہی اونکا رو نالان ہر ناکس کی روبرو التجا کرتی تہی آخر کو اسیر و حقیر پکڑکی اونٹون پہ بٹہایا ہماری سامنی اقربا و فرزند ونکا سر تن سی کاٹکی نیزون پہ چڑہایا مقتل مین لاشین عزیزون کی بیدفن چہوڑ آئی چین اونسی ملنی کو جو دوڑی تو بیرحمون کی تازیانی کہائی ہین رو احسرتاہ ہمین خوار و زار دربدر شہرون مین پہرایا ہی دربار ابن زیاد مین لونڈیونکی شامل بنایا ہی زندان نہین قید و گرفتار بلا رہی طعنہ و شماتت کی جفا و جور بی انتہا سہی اس تقریر سی خواہر شبیر کی

١٠٤٣

چوالیسوین[۴۴] مجلس یزید کا پشیمان ہونا اہلبیت کو رخصت کرنا

نعرہ واحسین علیہ السلام کا شور مچایا اپنی بیگانی کی نوحہ و فریاد نی پایۂ عرش کو ہلایا ۔
فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّامِنُ دَعَاهُنَّ يَزِيدُ وَاَعْرَضَ عَلَيْهِنَّ الْمَقَامَ فَاَبَيْنَ
وَاَرَادُوا الرُّجُوعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ دنرات سکو روتی گذرا جب دن آٹھواں اوس مصیبت و
غم کا ہوا یزید نی براہِ ندامت و عذر خواہی اہلبیت کو بلایا اور کہا احترام سی شام مین رہنی کو
سردارِ اہلحرم سی پوچھا اون غریبون نی سکونت کو نہ مانا اپنی وطن مدینہ مین جانا چاہا
قَالَ وَدَعَا يَزِيدُ يَوْمًا بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ وَقَالَ لِعَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ اُذْكُرْ حَاجَاتِكَ الثَّلَاثَ اللَّاتِي وَعَدْتُكَ
بِقَضَائِهِنَّ دوسری طریق سی راوینی ذکر کیا ہی کہ ایکروز یزید نی امام زین العابدین و
عمرو بن الحسن علیہم السلام کو بلایا ہی کہا بیان کرو اپنی تین حاجتین جنکی بر لانیکا وعدہ ہوا ہی
کہ میری پاس تمہاری واسطی ہر طرحکا سامان مہیا ہی فَقَالَ الْاُوْلٰى اَنْ تُرِيَنِي
وَجْهَ سَيِّدِي وَاَبِي وَمَوْلَايَ الْحُسَيْنِ فَاَتَزَوَّدُ مِنْهُ وَاَنْظُرُ اِلَيْهِ
وَاُوَدِّعُهُ فرمایا اول مجھی والدِ بزرگوار امام حسین علیہ السلام کا سرِ انور دکھا دی کہ مشرف
ہون پھر ثواب پاون چھاتی سی لگاون ملکی وداعِ واپسین کرون وَالثَّانِيَةُ
اَنْ تَرُدَّ عَلَيْنَا مَا اُخِذَ مِنَّا دوسری جو سامانِ اہلبیت کربلا مین لوٹا ہی وہ تیری
لشکر کی پاس ہوگا پھیر دین کہ اوسمین بزرگون کا تبرک ہی وَالثَّالِثَةُ اِنْ كُنْتَ
عَزَمْتَ عَلٰى قَتْلِي اَنْ تُوَجِّهَ مَعَ هٰؤُلَاءِ النِّسْوَةِ مَنْ يَرُدُّهُنَّ اِلٰى حَرَمِ جَدِّهِنَّ
تیسری اگر میری بہی قتل کا ارادہ ہی تیرا پس ان عورات کو روضۂ جدِّ والا تبار مین کسی شخص کی
ہمراہ بھیجوا فَقَالَ اَمَّا وَجْهُ اَبِيكَ فَلَنْ تَرَاهُ اَبَدًا وَاَمَّا قَتْلُكَ فَقَدْ عَفَوْتُ
عَنْكَ یزید پرجفا جواب مین بولا کہ اپنی والد کا سر تو کبھی نہین دیکھیگا اور ہلاکت سی تمہاری

میکیدند و وی گفتند کہ اکنون ملک الشہید
وای پشت و پناہ دین بود و دامنت پس
میرفت تا بازار بجای رسید کہ گفت لبیک
بسر زیاد ملعون رسید بازار انا الملک
بعد از آن حمیت نفس از دشمن خدا و رسول
دید عنان باز پس کشید و گفت
لعنت خدا بر تو باد و بر جد و پدر تو
از اسب فرود آمد و سجدہ شکر
و با آواز بلند گفت الحمد للہ الذی
نصر احبائہ و اذل اعدائہ و دوستان را
ان خدای را کہ نصرت داد و دشمنان
و دشمنان آل محمد را ہلاک کرد لعنت خدا
پس گفت ای پسر زیاد ای سگ
یاد کرد فرزندان پیغمبر را از برای دنیا بکشتی
اکنون نہ دنیا داری و نہ آخرت خسر الدنیا
والاخرۃ شدی ذلک ہو الخسران المبین
پس سواران شدند و سرش را بریدند
۱۰۴۳
زیاد را پیش خود نہاد و آب دہان
بروی انداخت و گفت ای ملعون تو
میدانستی کہ این جہان بر تو باشد
چرا این بدی کردی آنگاہ بفرمود تا ہر دو
چشمش بکندند و مغز سرش کشیدند
و پس از آن کاہ کردند و قصہ نوشت
برای مختار فرستاد چنین نوشتہ کہ
نامہ از ابراہیم بن مالک اشتر بسوی مختار
رحمہ اللہ و مضمون نامہ بر این منوال
بود کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم این نامہ
از ابراہیم اشتر بسوی امیر جلیل امیر
مختار امیر بدان و آگاہ باش کہ
با پسر زیاد ہفدہ روز جنگ
کردیم کار و ظفر ما را بود
و را خدا الا مرحمت و عزت
شہیدان اہلبیت عاقبت
ما ظفر یافتیم و ہفتاد ہزار

چوالیسوین مجلس شام سی رخصت الحرم

سی ہاتہہ اوٹھایا راست سمجھنا، دو نوام کا خیال اپنی دلمین ہرگز نہ کہنا وَاَمَّا النِّسَاءُ

فَمَا یَرُدُّهُنَّ اِلَی الْمَدِیْنَةِ غَیْرُكَ وَاَمَّا مَا اُخِذَ مِنْكُمْ فَاَنَا اُعَوِّضُكُمْ

عَنْهُ اَضْعَافَ قِیْمَتِهٖ یاعلی حرم محترم کو سوای تمہاری کوئی نہین لیجایگا اور جو

اسباب غارت ہوگیا اوسکی بدلی مضاعف دونگا، فَقَالَ وَاَمَّا مَالُكَ فَمَا

نُرِیْدُهٗ وَهُوَ مَوْفُوْرٌ عَلَیْكَ وَاِنَّمَا طَلَبْتُ مَا اُخِذَ مِنَّا لِاَنَّ فِیْهِ مِغْزَلَ

فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَمِقْنَعَتَهَا وَقِلَادَتَهَا وَقَمِیْصَهَا سید سجاد نی فرمایا ای

یزید تیرا مال مین نہین چاہتا ہون، وہ تجہی زیادہ ہو مین اپنا سامانِ تاراج مانگتا ہون،

کہ اوسمین مِغزَل و بُرقع و گلوبند فاطمہ زہرا بنتِ رسولخدا ہی اوس تبرکاتِ بتولِ عذرا و سایر

اجداد کا دہیان بڑاہی فَاَمَرَ بِرَدِّ ذٰلِكَ وَزَادَ عَلَیْهِ مِائَتَیْ دِیْنَارٍ حاکم شام نی

وہ اشیا کو مستردلانی مین تاکید کی اور علاوہ اوسکی دو سو دینار بہی برسمِ نذر مزید کی +

فَاَخَذَهَا زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ وَفَرَّقَهَا فِی الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ امام زین العابدین

علیہ السلام نی وہ زر لیکی فقرا و مساکین شام کو پہنچایا اور اوس مال سی کچہہ اپنی پاس باقی نہین

بچایا ثُمَّ اَمَرَ بِرَدِّ الْاُسَارٰی وَسَبَایَا الْبَتُوْلِ اِلٰی اَوْطَانِهِمْ بِمَدِیْنَةِ الرَّسُوْلِ

پس یزید نی ضروریاتِ سفر کو واسطی اہلبیت کی بہیجا اور اسیران و دخترانِ رسول کو روضۂ

بتول مین لیجانیکا حکم دیا، وَاَمَّا الرَّاْسُ الشَّرِیْفُ فَقَدِ اخْتُلِفَ فِیْهِ فَرُوِیَ اَنَّهٗ

اُعِیْدَ فَدُفِنَ بِکَرْبَلَا مَعَ جَسَدِهِ الشَّرِیْفِ وَکَانَ عَمَلُ الطَّائِفَةِ عَلٰی هٰذَا

الْمَعْنَی الْمُشَارِ اِلَیْهِ لاکن سرِ حضرت سید الشہدا مین روایات نی اختلاف کیا ہی قولِ

معتبر یہ کہ اپنی جسدِ شریف کی ساتہہ کربلا مین دفن ہوا ہی کوئی محبِ خزانۂ بنی اُمیہ سی چرا لایا ہی

تربتِ مطہر مین سرِ مبارک سی ملا دیا ہی ایک ذاکرِ ثقہ کا بیان سنا ہی کہ اہلبیت نی شام

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت و ذکر خرابی تربت سید الشہدا و رجعت حرم شام سے جانب کربلا

عزیمت سفر عراق کی رباب زوجۂ امام حسین علیہ السلام جا کی قبر سکینہ سی لپٹی اپنی دختر نازپروری
فراق مین روتی آہ سرد بھرتی اوسکی بیکسی و حسرت دیدار پدر مین مرنی کو یاد کرتی غرض کہ یون
فریاد مین سبکا حال غیر تھا اوس ہنگامۂ بیقراری مین شور الرحیل و صدای کوچ کا غل ہوا زنان
شامی ہر ایک بی بی سی گلی ملتین زنا اور رقت و توشۂ ناکامی اونکی ہمراہ کرتین نظم المولفہ فغان
نالی سی برہم ہی آسمان و زمین + ہر ایک عاشق مولا ہی اشکبار و حزین + تمام جن و ملک ہین عزیز غمی
ہلاک + وہ کون دل ہی جو اس بزم مین فگار نہین + جوان و پیر کی رقت سی ہی بپا کہرام تڑپ رہی
ہین بساط عزا پہ سوگ نشین + نبی و حیدر و زہرا ہین صاحب ماتم + جو اونکی پرسی کو آتی ہین
مرسلان امین + کلام ناظم محزون کو سنکی فرماتی + خدای عز و جل دی بہشت مین تسکین

چھیالیسوین مجلس ذکر ثواب زیارت و خرابی تربت سید الشہدا امام سے اور رجعت شام سے اولاد مصطفی کے کربلا مین اور بنا نوحہ و بکا

رباعی خوش بخت ہین کیا زائر مولای ذبیح + مس کرتی ہین یہ خاک در و پای ضریح
کیا رتبہ بڑا ہین ہاتھ آیا ہی + سب چومتی ہین ہاتھ مثال مسیح رہا ہے ہر درد کی حاجتونکی
دوا پیدا کی + یعنی کہ زمین کربلا پیدا کی + پوچھا جو مسیح سی علاج عصیان + آئی یہ ندا خاک شفا
پیدا کی مرہا ہے بیجا ہر کوشش و طلب کو پایا + اپنی اپنی غرض کا سبکو پایا + مطلوب علی
ابن ابی طالب سی + جب شاہ عرب ملی تو رب کو پایا مرہا ہے اس غم مین جو مرگئی وہ مغفور
ہوی + جنت سی قریب نار سی دور ہوی + رکھا جو کفن مین صرہ خاک شفا + مردی کی گنہ
بس وہین کافور ہوی + تمہید بکا عموم اہل ولایت کو عترت طاہرہ کی یہ بات معلوم ہے
کہ مظلوم امت سید الشہدا کا واقعہ و اسیری اہلبیت المرسوم ہی فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ
روز الست برتکم قالوا بلی کی مشیت و ارادہ الہی مین گذرا لطف و کرم و اسطی خلق دنیا کی

سبطِ رسول شہادت مین درجۂ اعلیٰ پائین اونکی ذکر و باکی و زائر مستحقِ جنت الماوا ہوتی ہین

ہر جانب سی دروازۂ رحمت کہلا ہی جسکو توفیق رفیق ہو اندک توسلِ مذکور پیدا کری ہم

دیکھی بنظرِ یقین مظہرِ عنایت و کرامتِ خدا کو اجر و ثوابِ نمِ اشکِ عزا و قدم سعی زیارتِ کربلا کو

حدیث و روایت سابقہ لوامعِ حسنات ہین اور اٰیندہ ہی عبارتِ لاحقہ جامعِ عطیات ہین

رُوِیَ مُسْنَدًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ

الزَّائِرُ مَا فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ مِنَ الْفَضْلِ لَمَاتُوْا شَوْقًا وَتَقَطَّعَتْ

اَنْفُسُہُمْ حَسَرَاتٍ محمد ابن مسلم اوراوسنی امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی فرمایا ہرگاہ

زائر جانی فضیلتِ زیارت کو تربتِ امام حسین علیہ السلام والتحیۃ کی ہر آئینہ غلبۂ شوق سی مر جاتی

دلکو اوسکی ہر گز چین نہ آئی قُلْتُ وَمَا فِیْہِ راوی کہتا ہی مینی پوچھا اوسمین ثواب کیا ہی

قَالَ مَنْ اَتَاہُ تَشَوُّقًا عَلَیْہِ کُتِبَ لَہٗ اَلْفُ حَجَّۃٍ مَقْبُوْلَۃٍ وَاَلْفُ عُمْرَۃٍ مَبْرُوْرَۃٍ

وَاَجْرُ اَلْفِ شَہِیْدٍ مِنْ شُہَدَاءِ بَدْرٍ کہا جو اپنی شوق مین اوسکی مزار پر آتا ہے

اللہ تعالیٰ اوسکی واسطی مقبول اجر ہزار حج لکہتا ہی ہزار عمرۂ مبرور کا حسنہ دیتا ہی ہزار شہید کا

ثواب مثلِ شہدائی بدر کی مقدر کرتا ہی وَاَجْرُ اَلْفِ صَائِمٍ وَثَوَابُ اَلْفِ صَدَقَۃٍ

مَقْبُوْلَۃٍ وَثَوَابُ اَلْفِ نَسَمَۃٍ اُرِیْدَ بِہَا وَجْہُ اللہِ ہزار روزدار کا صوم اور ہزار صدقہ جو مقبول

خدا ہو ہزار بندہ آزاد کرنیکی جزا کہ راہِ الٰہی مین کیا ہو وَلَمْ یَزَلْ مَحْفُوْظًا سَنَتَہٗ مِنْ

کُلِّ آفَۃٍ اَہْوَنُہَا الشَّیْطَانُ اوس برس مین مدام جملہ آفات سی محفوظ رہیگا

خفیف وہ بلا ہی کہ شیطان سی بچا کریگا وَوُکِّلَ بِہٖ مَلَکٌ کَرِیْمٌ یَحْفَظُہٗ مِنْ بَیْنِ

یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَمِنْ فَوْقِ رَاْسِہٖ وَمِنْ تَحْتِ

اَقْدَامِہٖ اور ایک فرشتۂ کریم کو خالق اجازت دیگا تا پیشرو اور پیچھی داہنی بائین اوپر نیچی

پینتالیسوین مجلس اجر زیارت وخرابی تربت سید الشهدا وبازگشت حرم جابر کربلا

ڈر سی پناہ مین رہیگا وَاِن مٰاتَ حَضَرتہٗ مَلائِکَۃُ الرَّحمۃِ یَحضرُونَ
غُسلَہٗ وَاَکفَانَہٗ وَالاِستِغفَارَلَہٗ وَیُشَیِّعُونَہٗ اِلیٰ قَبرِہٖ بِالاِستِغفَارِلَہٗ
پس جب وہ مریگا ملایکہ رحمت اسکی استغفار کرتی ہوی غسل دینگی کفن پنہاینگی ہمراہ جنازہ قبر تک
جاینگی ہدیہ مغفرت اور امرزش گناہ لاینگی وَیُفسَحُ لَہٗ فِی قَبرِہٖ مَدَّ بَصَرِہٖ تک نگاہ کی
حد مین کشایش دینگی روبروفضا کو وہ تک روشن کرینگی وَیُؤمِنُہُ اللہُ مِن ضَغطَۃِ القَبرِ
وَمُنکَرٍ وَنَکِیرٍ اَن یُرَوِّعَانِہٖ فشار قبر سی اللہ تعالی اوسکو رفاہ اور نجات دیگا منکر ونکیر کا
سوال کو انا نہایت حسن وجمال سی شگفتہ کریگا وَیُفتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الجَنَّۃِ وَیُعطیٰ کِتَابَہٗ
یَومَ القِیَامَۃِ نُوراً یُضِیئُ لِنُورِہٖ مَا بَینَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ تربت کی اندر
بہشت سی دروازہ کہولدینگی نامۂ اعمال روز حساب کو داہنی ہاتہہ مین سونپی کی تیا تنکی
دن نور تابان ساتہہ رہیگا شرق سی مغرب تک وہ اوجیالا کریگا وَیُنَادِی مُنَادٍ ھٰذَا
مِن زُوَّارِ الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ شَوقاً اِلَیہِ ایک منادی اہل عرصات کو پکاری گا کہ
یہ نوہی زوار شوقیہ حسین کی زیارت کا فَلَا یَبقیٰ اَحَدٌ فِی القِیَامَۃِ اِلَّا تَمَنّیٰ یَومَئِذٍ
اَنَّہٗ کَانَ مِن زُوَّارِ الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ عَلَیھِمَا السَّلَامُ پس خلق محشر سی اوسدن کوئی
باقی نہین رہیگا مگر یہ کہ زوار حسین بن علی علیہما السلام ہونیکی آرزو کریگا اَیضاً وَعَنہُ
عَنِ الصَّادِقِ اِذَا کَانَ یَومُ القِیَامَۃِ نَادیٰ مُنَادٍ اَینَ زُوَّارُ الحُسَینِ
اور ہی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی یوم جزا منادی پکاریگا کہان ہین وہ جنہنی
حسین علیہ السلام کی زیارت کی فَیَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ لَا یُحصِیھِم اِلَّا اللہُ
اتنی لوگ سر اور گردن اوٹھاینگی جو شمار اونکا سوای خدا کوئی نجانی فَیَقُولُ لَھُم مَا اَرَدتُم
بِزِیَارَۃِ قَبرِ الحُسَینِ فَیَقُولُونَ یَا رَبَّنَا حُبّاً لِرَسُولِ اللہِ وَحُبّاً لِعَلِیٍّ وَحُبّاً

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت و ذکر خرابی تربت سید الشہدا و رجعت حرم شام سی جانب کربلا

لِفَاطِمَة وَرَحْمَةٌ لَهُ حَمَّادُ بْنُ كَعْب مِنْهُ پس پونہچا جای گا زیارت سید الشہدا مین کیا مقصد تہا تمہارا جو اونکی محبت رسولخدا دوستی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور دوسرا طلب اونکی مصیبت جو اعدا کی ہاتہہ سی گذری اوسپر تمکو غبت مین رقت رہی فَيُقَالُ لَهُمْ هٰذَا مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَالْحَقُوا بِهِمْ فَأَنْتُمْ مَعَهُمْ فِي دَرَجَتِهِمْ اِلْحَقُوْا بِلِوَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رب العزت سی خطاب ہوگا اون زوار و نکو یہ محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین ہین جا کی اونسی ملو تم سب درجات عالیہ مین اونکی ساتہہ رہو اور اب لواء پیغمبر سی ملحق ہو جاو فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى لِوَائِهٖ وَاللِّوَاءُ فِيْ يَدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ جَمِيْعًا فَيَكُوْنُوْنَ اَمَامَ اللِّوَاءِ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ پس وہ لوگ جانب علم جاوینگی اوسدن لواء حمد دست ید اللہ مین ہوگا اوسپر ہجوم کرینگی پروانہ وار شمع بزم رسالت کی ہینگی تمام اور کمال ہمراہ آیہ طاہرات بہشت مین قدم دہرینگی اَيْضًا عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ وَمَا عَلَيْكَ يَا سُدَيْرُ اَنْ تَزُوْرَ الْحُسَيْنَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً راوی حضرت ابی عبد اللہ صادق سی حدیث طویل مین ذکر کیا ای سدیر امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہر جمعہ کو پانچ دفعہ اور یومیہ ایک مرتبہ بجا لایہ حکم دیا قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ فَرَاسِخَ كَثِيْرَةً مینی کہا تصدق ہون فدا ہیری اور اوس مزار کی درمیان فاصلہ ہی بڑا فَقَالَ لِيْ اِصْعَدْ فَوْقَ سَطْحِكَ ثُمَّ الْتَفِتْ يَمْنَةً وَيَسْرَةً ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ تَنَحَّهْ نَحْوَ الْقَبْرِ جناب نی کہا اپنی پشت بام پر چڑہجا داہنی جانب دیکھہ پہر بائین کو سنہہ پہرا پس اسمان کی طرف سر اوٹہا بعد ازان قبر مبارک کی سمت کر اشارہ فَتَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَامُ

هو دموت و متقی میدانم و دوستداران

آل محمد وا اینک ما مستعد یم جهر عمی

و بادوست پیر مردان که همه دشمنان

آل محمد اند و تو و پیران از پیر ما صلح

و دادی تا او را هلاک کردم و جهان را از کفر و بی باک کردم

خدا اهل ایران نصرت داده که ان تو و بادرت و

امید وارم که از شعم و ما

۴۵ پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت وخرابی تربت سید الشهدا و مراجعت حرم شام سی جانب کربلا

عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ تُکْتَبُ لَکَ زَوْرَةٌ وَالزَّوْرَةُ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ

الحدیث چاہیے ان الفاظ کو زبان سے کہے تو اجر زورۃ کا تجکو ملے جسے ثواب حج و عمرہ کہتے

ہیں اور وہ اعمال مقبول سے رہتے ہیں اَیْضًا فِی خَبَرِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ

ذَکَرَ لَهٗ ثَوَابَ زِیَارَةِ الْحُسَیْنِ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَا دوسری حدیث مین علقمہ کی حضرت

ابی جعفر سے نقل ہوا کہ جناب نے ثواب زیارۃ امام حسین علیہ السلام بروز عاشورا کو

اوس سے کہا فَقَالَ لَهٗ فَمَا لِمَنْ کَانَ فِیْ بُعْدِ الْبِلَادِ وَاَقَاصِیْهِ وَلَمْ یُمْکِنْهُ

الْمَصِیْرُ اِلَیْهِ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ راوی نے پوچھا اوسکے واسطے کیا ارشاد ہوتا ہے جو شہر سے

دور مین رہتا اوس دن زیارتکو نہین پہونچ سکتا ہے فَقَالَ اِذَا کَانَ کَذٰلِکَ بَرَزَ

اِلَی الصَّحْرَاءِ اَوْ صَعِدَ سَطْحًا مُرْتَفِعًا وَاَوْمَأَ اِلَیْهِ بِالسَّلَامِ فرمایا اگر ہوے ایسا

تو صحرا مین باہر جایا مندکو ٹہی پر مکان کی چڑہنا سلام سے اشارہ جانب قبر مطہر کرنا

وَاجْتَهَدَ فِی الدُّعَاءِ عَلٰی قَاتِلِهٖ وَصَلّٰی مِنْ بَعْدِهٖ رَکْعَتَیْنِ قاتل کی نفرین پر

کوشش مین رہنا دوسے دو رکعت زیارتکی نماز پڑہنا وَلٰکِنْ ذٰلِکَ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ لاکن یہ عمل بہتر اول روز مین ہو تیرا قبل اسکے جو زوال ہوتے

دیکہے آفتاب کا ثُمَّ ذَکَرَ زِیَارَةً طَوِیْلَةً ثُمَّ قَالَ وَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَزُوْرَهٗ

کُلَّ یَوْمٍ مِنْ دَارِکَ بِهٰذِهِ الزِّیَارَةِ فَافْعَلْ الحدیث پس زیارت طولانی کو ذکر کیا

اور کہا اگر ہو سکے تو اپنے گہر سے روز اس عبارت کو پڑہنا اَیْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ

کَثِیْرٍ عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ حَجَّ دَهْرَهٗ ثُمَّ لَمْ یَزُرِ الْحُسَیْنَ

لَکَانَ تَارِکًا حَقًّا مِنْ حُقُوْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِاَنَّ حَقَّ الْحُسَیْنِ فَرِیْضَةٌ مِنَ اللّٰهِ

وَاجِبَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ روایت مین عبد الرحمان ابن کثیر کی حضرت صادق سے ذکر ہوا ہے

پیران مرد و انہر از ان ابتنا نہم

با ابن عم کرده ایم در ساینم بصحبت

ناحق خداوند بد و دیگر چنین نامه که من از رسول ولایت از پیغمبر

خداتعالی و دیگر کمال دنیا و ولایت و آخرت

توحید الٰہی که من کمال دنیاست و آخرت

نشوم که دنیا سرای فناست قطع خون

سرای باقی در تمام دنیا باشد بیک

ابراهیم یعنی اگر همه عالم از فرزندان ناحق دارم

قطع تمامی نعمت و تنعم و دیگر آنکه تا جان از رضای حق

بازیگاه در جواب کردن که چشم و رضای خدا

۱۰۴۹ غلامی منصور علیهم السلام مشتاق حضرت سید المرسلین حضرت رسول الله صلی الله علیه و آله و حضرت امیر

المؤمنین علیه السلام و حضرت فاطمه سیدة النساء العالمین و حضرت ائمه معصومین

طمع دارم جواب نامه تو ابنیست والسلام

مصعب چونکه جواب نامه را بخواند

در خشم شد حجاب گفت ای امیر بحق

راست شد ز یاد کرد و او را میشناسم

پس مصعب بفرمود تا سپاه مستعد

حرب کنند ابراهیم نیز نامه بجانب

هرچه کرد واقعشده بود بخواند و بر

ابراهیم افزون کرد و گفت جوانمردی

از ابراهیم کسی را ندیدم و شکر ابراهیم را

همه کس میگفت و کار حرب بساخت

و بهر جانب نامه ها میفرستاد و مردم را

بخواند مصعب نیز جابجا نامه

فرستاده بود پس مصعب سرا پرده

بیرون زد و عبد الله بن عبد الله را

بخواند و در بعضی خلیفه کرد و

پینتالیسویں مجلس ثواب زیارت و خرابی ترک زیارت سید الشہدا و بازگشت الحرم جانب کربلا

کرو درمیان سے تمہارے اگر کوئی حج کرے زمانے کا، اور امام حسین کی زیارت سے مشرف نہو تو اوسنے چہوڑ دیا صلۂ رسولخدا سے ایک حق کو، یہ درستی کہ زیارت سید الشہدا فریضہ ہے اللہ کی طرفسے اور پرسب مسلمین کی رحمت کا وسیلہ ہے ایضًا وعَن هَارُونَ بنِ خَارِجَةَ عَنِ الصَّادِقِ قَالَ سَالتُهُ عَمَّن تَرَكَ زِيَارَةَ قَبرِ الحُسَينِ مِن غَيرِ عِلَّةٍ قَالَ هَذَا رَجُلٌ مِن اَهلِ النَّارِ ہارون ابن خارجہ نے کہا کہ مینے حضرت ابی عبداللہ سے پوچہا کیا فرماتے ہو اوسکے حق مین جو بے سبب زیارت امام حسین علیہ السلام کو نہ گیا، فرمایا کہ وہ مرد اہل آتش جہنم سے ہوگا ایضًا فی کامل الزیارت بسندہ عن عنبسة عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهُ قَالَ مَن لَم يَاتِ قَبرَ الحُسَينِ حَتّٰے يَمُوتَ كَانَ مُنتَقِصَ الدِّينِ وَمُنتَقِصَ الاِيمَانِ کتاب کامل الزیارتمین اپنی سند سے لکہا ہے کہ عنبسہ نے صادق آل محمد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہا جو شخص زندگی مین زیارت امام حسین علیہ السلام کو نہ پہنچا تا یہ کہ مرجائے اوس آدمی کا دین اور ایمان ناقص ہا وَاِن اُدخِلَ الجَنَّةَ كَانَ دُونَ المُومِنِينَ فِي الجَنَّةِ اور اگر اچہا تا داخل بہشت ہے ہو تو پست درجہ فردوس مین رہیگا ایضًا عَنِ الصَّادِقِ قَالَ مَن لَم يَاتِ قَبرَ الحُسَينِ وَهُوَ يَزعَمُ اَنَّهُ لَنَا شِيعَةٌ حَتّٰے يَمُوتَ فَلَيسَ هُوَ لَنَا بِشِيعَةٍ وَاِن كَانَ مِن اَهلِ الجَنَّةِ فَهُوَ مِن ضِيفَانِ اَهلِ الجَنَّةِ پہر بہی حضرت صادق سے روایت آئی ہے کہ اسی مضمونکی حدیث فرمائی ہے جو امام حسین علیہ السلام کی زیارت نہ کرے اور جانے کہ ہمارے شیعہ مین ہے تا دنیا سے گذرے وہ ہرو اور دوست ہمارا ہرگز نہوگا ہرگاہ اہل جنت سے ٹہرے تو مہمانکی طور مین رہیگا ایضًا خبر مُحَمَّدِ بنِ مُسلِمٍ عَنِ البَاقِرِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ مُرُوا شِيعَتَنَا بِزِيَارَةِ قَبرِ الحُسَينِ فَاِنَّ اِتيَانَهُ مُفتَرَضٌ عَلٰى كُلِّ مُؤمِنٍ يُقِرُّ لِلحُسَينِ بِالاِمَامَةِ

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت ذرابی تربت سید الشهدا و مراتب الحزن شام علی جانب بلا

اور خبر محمد ابن مسلم سی آیا ہی کہ حضرت باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی ہماری شیعہ کو تاکید مین
اد کرنا کہ زیارت امام حسین علیہ السلام کی سفر کو چلنا واجب ہی ہر مومن پر جو اعتقاد رکہتا ہی
اور اونکو اپنا امام مفترض الطاعۃ جانتا ہی ایضا وعن المفید فی الارشاد عن الصادق
علیہ السلم زیارۃ الحسین بن علی واجبۃ علی کل مومن یقر للحسین
بالامامۃ من اللہ عز وجل کتاب ارشاد مین جعفر ابن محمد علیہما السلام سی ذکر کیا ہی
جناب نی کہا جانا زیارت حسین ابن علی علیہما السلام کا خدا سی واجب ہوا ہی واسطی اوس مومن کی
جو کامل ہی اور اونکی امامت کا قایل ہی ایضا وفی خبر الوشا عن الرضا ان لکل
امام عہدا فی عنق اولیائہ وشیعتہ وان تمام الوفاء بالعہد زیارۃ
قبورہم روایت وشا مین امام رضا علیہ السلام سی مذکور آیا ہی کہ ہر امام کا حق اور پردوست
اور پیرو کی لازم ہوتا ہی بدرستی کہ تمام وفای عہد وہ ہی جو اونکی مرقد اور قبرونکی زیارت
کیا کری ایضا وفی خبر عن ہشام بن سالم وفیہ قال فلمن زارہ قال الجنۃ
ان کان یأتم بہ ہشام ابن مالک کی خبر مین ذکر ہوا ہی کہا ہشام نی علیہ السلام سی پوچہا ہی
کیا اجر و ثواب ہی واسطی اوس کی جو سید الشہدا کی زیارت کری جواب دیا بہشت پاوی اگر ماتم کی
رسم بجا لاوی قال فلمن ترکہ رغبۃ عنہ قال الحسرۃ یوم القیامۃ سوال کیا تارک
زیارت کی لیی کیا ہوگا فرمایا روز قیامت حسرت اور ندامت اوٹہاوی گا ایضا فی
روایۃ ابی سعید عن الصادق فی حدیث قال ومن اتی قبر الحسین
فی سفینۃ فتکفئت بہم سفینتہم نادی مناد من السماء طبتم وطابت
لکم الجنۃ روایت ابی سعید مین حضرت صادق سی نقل کی کہ حدیث طولانی مین یہ عبارت
کہی ہی جو زیارت امام حسین علیہ السلام کو جہاز پر سوار جاوی اور کشتی اوسکی اپنی مقام پر پہر آوی

سلامت رسیدن بر کنار

سپاه بود گفت ایها الامیر الفوارس
امروز وقت ثبات و پناه من توئی و اعتماد
من بر تست و حضرت کارساز مدبر است که
می بینی اخر [illegible]
تو کمهداری و مرا [illegible] که [illegible]
فرمان بر داریم میروم و بیم [illegible] مختار گفت
چنانک [illegible] سپاه [illegible] گفت
من میروم و امید دارم که خدای تعالی
خیر و روزی و عهد ما را با ایشان [illegible]
تعالی و اگر چنین باشد که ما را [illegible]
افکند یاد بی تو زنده باشی مختار [illegible]
افرین کرد و گفت سپهسالاری [illegible]
وعبد اللہ کامل را خلیفه تو کردم [illegible]
گفت قبول کردم پس مختار او را خلعت داد
وبه [illegible] او کرد و کار ها [illegible] تاریخ
در ماه جمادی الاول روز دوشنبه
هفتاد و هفت از هجرت رسول صلی اللہ علیه و آله
۱۰۵۱
با ایشان از کوفه بیرون امد و بر سر
راه بایستاد تا سپاه وی بلکذر رسند
اسحاق بن عمرو روایت میکند که من
ان روز در پس پشت امیر مختار بودم
ایستاده تا او بهر امیری چه میگوید
دیدم در مقدمه لشکر عبد اللہ کامل
بود چهار مرکب در پیش وی میبردند
و علامت وی سرخ بود چون بنزد
مختار رسید پیاده شد و مختار نیز
او را در کنار گرفت و گفت ای دوست
و مخلص خدای تعالی ترا سلامت
باز اورد پس او را وداع کرد و رفت
از پس وی عبد الرحمن بن شریح می امد
و علامت سبز بود مختار بر وی
افرین کرد و از پی او اسحاق بن
سعد رسید با شان و شوکت
تمام چون بنزد مختار رسید [illegible]

آسمان سی ایک فرشتہ پکاری گا بہشت کی راحت تجھی ہو گوارا ایضًا فَفِی مَرْفُوعَۃِ
مَنْصُورِ ابْنِ الْعَبَّاسِ عَنِ الصَّادِقِ قَالَ حَرَمُ الْحُسَیْنِ خَمْسُ فَرَاسِخَ مِنْ
اَرْبَعِ جَوَانِبِ الْقَبْرِ روایت مرفوع مین منصور ابن عباس نی جناب صادق سے
ذکر کیا کہ فرمایا حرم امام حسین علیہ السلام کو چار طرفسی قبر مطہر کی پانچ فرسخ بتایا ایضًا
وَفِی مُرْسَلَۃٍ اُخْرٰی عَنِ الصَّادِقِ قَالَ حَرَمُ الْحُسَیْنِ فَرْسَخٌ فِی فَرْسَخٍ مِنْ
اَرْبَعِ جَوَانِبِ الْقَبْرِ دوسری روایت مین بطریق مرسل صادق آل محمد علیہم السلام سے
بیان ہوا کہ روضہ امام حسین علیہ السلام کو فرسخ سی فرسخ تک چار دور تربت ارشاد کیا
ایضًا وَفِی مُرْسَلَۃٍ اُخْرٰی عَنْہُ اَیْضًا قَالَ یُؤْخَذُ طِیْنُ قَبْرِ الْحُسَیْنِ مِنْ عِنْدِ
الْقَبْرِ عَلٰی سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا اور ایک روایت مرسل مین اوسی جناب سی مذکور ہی کہ لینا
چاہیی تحت مطہر سی امام حسین علیہ السلام کی خاک شفا ستر درعہ مربع مین ضرور ہی ایضًا
وَفِی خَبَرٍ مُوَثَّقٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ اِنَّ
مَوْضِعَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ حُرْمَۃٌ مَعْرُوْفَۃٌ مَنْ عَرَفَہَا وَاسْتَجَارَ بِہَا اُجِیْرَ خبر موثق
مین اسحاق ابن عمار نی کہا کہ ابا عبد اللہ ثانی سی مینی اس حدیث کو سنا فرماتی تہی قبر امام حسین
علیہ السلام کی حرمت معروف اور مشہور ہی جسنی پہچانی اور اس مزار سی طالب حفظ ہوا
وہ ناجی ہی قُلْتُ صِفْ لِیْ مَوْضِعَہَا قَالَ اُمْسَحْ مِنْ مَوْضِعِ قَبْرِہِ الْیَوْمَ
خَمْسَۃً وَعِشْرِیْنَ ذِرَاعًا مِنْ نَاحِیَۃِ رِجْلَیْہِ وَخَمْسَۃً وَعِشْرِیْنَ ذِرَاعًا
مِنْ نَاحِیَۃِ رَأْسِہٖ راوی ناقل ہی مینی عرض کی بیان کر وسعت اوس نورانی ارض کی
ارشاد کیا پچیس درعہ ناپ لی جانب سی پایین پاکی اور ایسا ہی سرہانی سی اوس تربت
معلی کی وَمَوْضِعُ قَبْرِہٖ مِنْ یَوْمِ دُفِنَ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ جس روز سے

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت وخرابی تربت سید الشہدا وشام سی حرم کی رجعت کربلا

کر سید الشہدا نی وہان مدفن پایا اوس زمین مقدس کو خدا نی باغ بہشت بنایا در ہزار زیارت رسولخدا قال قال رسول اللہ من اتانی زائرا وجبت لہ شفاعتی ومن وجبت لہ شفاعتی وجبت لہ الجنۃ پیغمبر خدا نی کہا جو میری زیارتکو آیا اوسکی لیئی واجب ہی شفاعت میری اور جسکو شفاعت پہنچی اوسکو جنت لازم ٹہری وفی جملۃ اخری من الاخبار من زار رسول اللہ کمن زار اللہ فوق عرشہ دوسری فقری مین حدیث کی آیا ہی جسنی زیارت رسولخدا کی اوسنی عرش پر اللہ کو پایا ہی وفی جملۃ اخری منہا قال رسول اللہ من زارنی او زار واحدا من ذریتی زرتہ یوم القیامۃ فانقذتہ من اھوالھا جملہ ثانی مین اوس حضرت سی ذکر ہوا ہی کہ نبی کریم نی کہا ہی جسنی میری روضہ مین اکی اوای تحیت کی خواہ کسی مزار اولاد پر گیا زیارت کی روز قیامت مین اوسکی ملاقات کرونگا اور اہوال محشر کی زحمات سی چہڑا دونگا وفی خبر عن الباقر ابدءوا بمکۃ واختموا بنا الحدیث ایک روایت مین جناب محمد باقر علیہ السلام سی نقل کیا ہی اپنی محبون سی یون فرمایا ہی ابتدای سفر مین جانب مکہ حج کو چلو اور ہماری مزارون پر آنا ختم کرو وفی خبر عن الصادق من زار قبر امیر المومنین عارفا بحقہ غیر متجبر ولا متکبر کتب اللہ لہ اجر مائۃ الف شہید ابی عبد اللہ ثانی سی روایت کی ہی حضرت نی کہا جو امیر المومنین کی زیارت کری اور خالی ہو جبر وتکبر سی اوسکو ملی اجر لاکھ شہید کا وغفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر وبعث من الآمنین وہون علیہ الحساب اللہ گناہان گذشتہ سب بخشدیگا اور آیندہ کا بہی مواخذہ نکریگا اور روز حشر تسکین وآرام سی اوٹہایا جاے گا سہولت اور آسانی مین حساب سی نجات پائیگا واستقبلتہ الملائکۃ فاذا انصرف شیعتہ

الی منزله روضه مین آنی کی وقت ملائکه استقبال کرتی هین اور هنگام مراجعت وشتی
گهر تک پهنچاتی هین فَاِنْ مَرِضَ عَادُوْهُ وَاِنْ مَاتَ شَیَّعُوْهُ بِالْاِسْتِغْفَارِ اِلٰی
قَبْرِهٖ پس اگر بیمار هو تو اوسکی عیادت کو آتی هین هرگاه مرجاتی استغفار گویان جنازه قبر تک
لیجاتی هین وَفِیْ خَبَرٍ اٰخَرَ عَنْهُ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا ابْنَ مَارِدٍ مَنْ زَارَ جَدِّیْ عَارِفًا بِحَقِّهٖ
کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِکُلِّ خُطْوَةٍ حَجَّةً مَقْبُوْلَةً وَعُمْرَةً مَبْرُوْرَةً دوسری روایت مین
اوسی جناب سی ذکر هوا که فرمایا ای ابن مارد جو زیارت کری میری جد علی ابن ابی طالب کی
اور معرفت رکهتا هو اونکی افضل مراتب کی الله تعالی اوسکی نامهٔ اعمال مین یه شرف لکهی
کر عوض هر قدم ثواب حجهٔ مقبول اور عمرهٔ مبرور کی۔ وَاللّٰهِ یَا ابْنَ مَارِدٍ مَا تَطْعَمُ النَّارَ
قَدَمًا تَغَبَّرَتْ فِیْ زِیَارَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مَاشِیًا کَانَ اَوْ رَاکِبًا خدا کی قسم ای
ابن مارد هرگز آتش دوزخ مین اون قدم کو ملائکه نه جلاینگی جو پیاده خواه سوار سفر زیارت
امیر المومنین مین آینگی یَا ابْنَ مَارِدٍ اُکْتُبْ هٰذَا الْحَدِیْثَ بِمَاءِ الذَّهَبِ ای فرزند
مارد اس حدیث کو یاد رکهنا اور خالص آب زر سی لکهنا هو اَمَّا زِیَارَةُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
مکتفی فیها بذکر خبر یزید بن عبد الملک عن ابیه عن جده اما زیارت
فاطمهٔ زهرا صلوات الله علیها پس کافی هی اوسمین خبر یزید ابن عبد الملک جو اوسنی اپنی باپ و
دادا سی سنا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی فَاطِمَةَ فَبَدَأَتْنِیْ ثُمَّ قَالَتْ مَا غَدَا بِکَ قُلْتُ
طَلَبْتُ الْبَرَکَةَ کهتا هی خدمت مین بتول عذرا کی ایک دن مین گیا مجهی خاطرداری سی
بهائی پوچها کس تشویش اور فکر مین تو هی مبتلا بولا خیر اور برکت کا هون جویا قَالَتْ اَخْبَرَنِیْ
اَبِیْ وَهُوَ ذَا اَنَّهٗ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْهِ وَعَلَیَّ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فرمایا
میری والد نی خبر دی اور وه یه هی که اوپر اور مجهپر تین روز سلام کری بهشت مین جانا

پچپنوین مجلس حال زایران مولا و مراجعت حرم شام سی جانب کربلا

اللہ کیطرفسی اوسکو واجب ٹہری قُلْتُ لَهَا فِی حَیَاتِهٖ وَحَیَاتِكِ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ

مَوْتِنَا الحدیث مینی عرض کی ایام حیات مین اونکی اور تمہاری جواداب سلام بجالاتا ہی

جوابدیا ہان اور بعد موت ہماری بہی ایسا اجر پاتا ہی ابتلای جفای زواران و

اہلِ عزا و حکایت عورت زاین وخرابی قبورِ شہدای اہلِ بیت

بکا بہت جای شکر و سپاس باری تعالی ہی کہ ہمین اور تمہین ایسی اخر زمانی مین اسی ولاکی

پیدا کیا ہی جو الفت اور ولای آلِ عبا پر کوئی حاکم نہین ستاتا جان و مال کو خوفِ تلف

علامیِ شاہ نجف مین نہین رہا جو چاہی محبتِ عترتِ طاہرہ مین زبان کو صرفِ مدح و ثنا کری

جو پائی اونکی نام پر ایامِ شادی مین لٹاتا اور ہنگامِ غم مین اوٹہاتا ہی کوئی تعرضِ دشمن کا

مسرت ورقت پر دوستی اولادِ مصطفی و مرتضی سی نہین ہوتا اور عرض و ناموسِ زوار و

تعزیہ دارِ ذریہ حیدرِ کرار سی نہین بولتا سابق زمانی مین بر اجور و ستم مریدانِ خاندانِ سید عالم

گذرتا کیا مجال تہی جو کوئی رسم الم یا عزمِ زیارت پر اون حضرات کی علانیہ قدم رکہتا

اہتمامِ ظلم و فساد سی اہلِ عناد کی ودیعتِ نبی برباد ہوئی اور تمامی بلادِ اسلام مین وہ

نوبتِ دین بہم پہنچی تہی کہ شخص کو دشنامِ ناموس جورو بیٹی کی گوارا تہی اور لقبِ شیعہ اور

محبِ علی علیہ السلام سی تابِ ضبط نہ تہی اوس نسبت مین اپنی ذلت و رسوائی جانتا

محکمہ قاضی مین جاتا گواہ دعوا سنواتا کہ فلان آدمی نی مجہی حیدری و امامیہ کہا ہی اس

میری ہتکِ آبرو کا جرم قابلِ سزا ہی وہ مفتی خطا کار مرتکبِ جفا کو عدالت دیوانی مین بلاتا

شیعہ کہنی والی کو ضربِ تازیانی سی حدِ قذف لگاتا مسلمانون کو اسنادِ پیروی بنی فاطمہ

علی علیہما السلام سی بجا تا حدودِ الہی کو طریقہ خلافِ کتاب و سنت مین مضبوط بناتا ہماری

اکابر ذکرِ فضیلات اور مصیبتِ ائمہ ہدی کو ایک دوسری کی روبرو جب لاتی کہ غیرون سی

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت و ذکر تربت سید الشہدا و شام سی حرم کی باز گشت کربلا

ستمان کی اور پر عہد و پیمان قسم باہم ہو جاتی اشرار نی بہت اخیار و ابرار ہوا لی حیدر کرار کو پکڑ کی دار مین کھینچا ہی جسنی مدح بنی امیہ اور بیزاری اہلبیت اطہار اظہار نہ کی فورا جلا دیا ہی ہوا داران آل خیر الانام کا مدام سامان بضاعت لوٹا جاتا اور جسم و جان کو اندیشہ تلف نام شاہ نجف سی لگا رہتا تعزیہ داری مین سوگ نشین ماتم زندگانی ہوتی قصد زیارت پر گناہ بیحد مین بربادی عیال و اطفال کو روتی پھر ایک خلیفہ بنی امیہ نی تقدیر اسکان الحرم اور اونکی محبین کو ستایا انواع کینہ و حسد سی بنی عباس نی بہی حق ایذا دہی چہپایا اگر ظاہر مین تلوار و نیزی سی پیاسا نہین مارا تو خنجر ابدا رسی زہر کی قطع رشتہ حیات کیا خرابی تربت مطہرہ مین انواع تدبیر سی کاوش کی راہ آمد و رفت مین زوار و نکی بندش کہی اطراف غاضریہ مین نگہبان بٹہلائی کہ جو کربلا جای اوسی جاسوس بلا پکڑ لائی شحنہ سیاست اوسکی حلق پر تیغ چلائی آخر کو ایسی غضب کا حکم ہوا کہ جو کوئی مرقد سید الشہدا پر آئے دست تعدی سی اوسکا ہاتہہ کاٹا جاتا ایک شخص غلبہ شوق مین گیا ملازمان خلیفہ کو بازو حوالی کیا دوسری برس جذبہ الفت نی اوس محب بداللہ کا شانہ ہلا یا کہ حیف اسباب زیارت کف ہمت مین موجود اور تو نی قدم مردانہ نہین بڑہایا پس جانب کربلا یا حسین کہتا سر زدہ سینہ سپر چلا جب مجاورونکو مزاحم طریق دیکہا بایان ہاتہہ بہی راہ مولا مین کٹوا دیا الغرض ہر چند زوار ہاتہہ پیر کٹاتی وہ معاندین بیدین تنگ آئی کوئی طرح انسداد آمد و رفت کی منصوبات نہ پائی ایک دن وزرا و مقربان بارگاہ کو خلوتین بلا یا در باب منع تعزیہ داری و آمد و رفت زایرین کی بہتر مشورہ پوچہا یک حسینی کہا ای امیر خلایق کی پاس جنس جان بہت ارزان موجود ہی جب تو چاہی راہ محبت اہلبیت مین نقد دینگی لاکن مال مفقود ہی عمر بہر کی زحمت مین کچہہ پیدا ہو جاتا ہی تو کبھی ایسا ہی جو ہرگز میسر نہین آتا ہی اگر تو مناسب جانی تو یہ حکم جاری کر دی کہ جو آرزومند قبر

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت قبر سید الشہدا و مراجعت الحرم شام سی جانب کربلا

امام حسین علیہ السلام ہو بیخوف جائی بکر سو اشرفی نذرانہ واسطی سرکار خلافت مدار کی لائی اس تدبیر مین عاجز و محتاج در ماندہ مٹہی بہر ہینگی اور غنی لوگ تہوڑی ہین کہ وہ زر کو دریغ نکرینگی بدون خونریزی یہ سبیل بندش ہو جائیگی اور آمدنی بیت المال مین افزایش پائیگی وہ مغرور دنیا حیلہ مذکور سی نہایت مسرور ہوا منادی سی کہا یہ دستور العمل نزدیک و دور مین سبکو سنا اتفاقات سی ایکروز اپنی منظر قصر پر جلوہ گر تہا جو سامنی قافلہ سر حجم سی آتا دیکہا کہ ہر ایک محافظان طریق کو اپنا محصول دیکر سوار ہو کی جانب مصیب و فرات کی راہ لیتا اونکی آخر مین عورت خستہ حال شکستہ بال شامل گرد کاروان چلی آتی جو لباس کہنہ مین پای پیادہ ضعف کی ماری آہستہ قدم اوٹہاتی مشاہدہ ضعیفہ سی شرارہ کینہ سینہ خلیفہ مین چمکا خفا ہو کی ملازمون سی احضار مستورہ کا امر کیا جب وہ زن پارسا اوس نامرد کی پاس آئی حقیقت ماجرا پوچہی تو کہان سی تشریف لائی جواب دیا مین فلانی شہر سی آتی ہون اپنی مولا مظلوم کربلا کی زیارتکو جاتی ہون خلیفہ جذبہ غضب و طیش سی چلایا مگر تو نی نہین سنا جو ہمنی اس باب مین کیا دستور مقرر فرمایا وہ عاجزہ رو کی خاک پر بیٹہی اپنی پیٹہ کا بوجہہ اوتار کی ہمیان سی اشرفی نکالی روبرو ڈالدی اوس دشمن خدا و رسول نی تعجب اور شماتت سی کہا اگر تجکو ایسا مقدور تہا پہر کیون پیادہ سفر کیا عورت نیک سیرت نی آہ سرد بہری جواب مین اپنی حقیقت پر گویا ہوئی اے امیر مین زن بیوہ نادار ہون جو یہ بات ایام جوانی مین سنی برسون مزدوری کرتی چرخہ کاتتی کی سوت بیچتی رہی تاکہ وجہ محصول میری پاس فراہم ہو گئی واسطی مصارف کرایہ سواری کی بہی یہ خیالات گذری مبادا بالین پر اجل اس عرصہ مین آئی اور تمنای زیارت دلمین باقی رہجائی زوارونکی ہمراہ پیدل محنت رفتار گوارا کی شکر خدا جو مزار مقدس مولا کی نزدیک

پینتالیسوین مجلس ذکر خرابی تربت سید الشہدا و مراجعت الحرم جانب کربلا

پہنچی اس حکایت کی سماعت سی اوس پر کینہ و عداوت کو جوش آیا خرابی و انہدام قبرابی
عبداللہ علیہ السلام کا تہیہ جی مین لایا وہ رسوم مذموم سی بانیانِ فساد کی ابتک تیار ہاہی
چنانچہ راقم بہی جو قافلۂ ایران کی ہمراہ سرحدِ عرب و عجم پر گذرا فی آدمی چار ریالِ عراقی
دو مقام خانقیہ و یعقوبیہ مین دیتا گیا ہی اب نہین معلوم وہ بدعت برقرار ہی یا موقوف
کرنیکو حکم ہوا ہی واحسرتا امام حسین علیہ السلام کی بیکسی و غربت سی اور نیز مظلومی زندان
خیرالانام اور اونکی مصیبت اور ہتک حرمت سی ہرچند پیغمبر نی امت کو عترتِ طاہرہ کی
رعایت مین وصیّت فرمائی صد مرتبہ زیادہ علی الرغم ایذا و ذلت پہنچائی جس قدر حیدرِ
صفدر نی اعانت و احسان اصحاب ملامت پر کیا عوض مین پامالی خاندانِ سالت پر
اونکا اجماع ہوتا رہا رَوَی الشَّیخُ فِی اَمَالِیْہِ بِاِسْنَادِہٖ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
اَحْمَدَ بْنِ مَعْمَرٍ الاَسَدِیِّ وَکَانَ لَہٗ عِلْمٌ بِالسِّیْرَۃِ وَاَیَّامِ النَّاسِ شیخ صدوق نی
امالی مین قاسم ابن معمر اسدی سی روایت کی ہی کہ اوسی علم سیر و تواریخ مین مداخلت اچہی تہی
قَالَ بَلَغَ الْمُتَوَکِّلَ جَعْفَرَ بْنَ الْمُعْتَصِمِ اَنَّ اَہْلَ السَّوَادِ یَجْتَمِعُوْنَ بِاَرْضِ
نَیْنَوٰی لِزِیَارَۃِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَصِیْرُوْنَ اِلٰی قَبْرِہٖ مِنْہُمْ خَلْقٌ
کَثِیْرٌ راوی نی کہا متوکل جعفر ابن معتصم نی سنا کہ اطراف عالم سی خلایق کا زمین نینوا مین ازدحام
ہوتا چلا واسطی زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کی آتی ہین دن رات دعا و نماز مین اداب
تحیت و سلام بجا لاتی ہین فَاَنْفَذَ قَائِدًا مِنْ قُوَّادِہٖ فَضَمَّ اِلَیْہِ کَنَفًا مِنَ الْجُنْدِ
کَثِیْرًا لِیَشْعَبَ مِنْ قَبْرِ الْحُسَیْنِ وَیَمْنَعَ النَّاسَ مِنْ زِیَارَتِہٖ وَالْاِجْتِمَاعِ اِلٰی قَبْرِہٖ
ایک سردار نابکار کو لشکر دیکی بہیجا تا قبرِ مطہرِ امام حسین علیہ السلام کو خراب کری اور خلایق
کو مزارِ کثیر الانوار کی زیارت اور ہجوم سی روک رکھی فَخَرَجَ الْقَائِدُ اِلَی الطَّفِّ وَ

وَعَمِلَ بِمَا اُمِرَ وَ ذٰلِكَ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَثَلاثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ پس وہ سالار بد کردار جانب دشت کربلا آیا سال دوسو سات وتیس مین جو امر کیا تھا عمل مین سب لایا فَثَارَ اَهْلُ السَّوَادِ بِهٖ وَاجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ وَقَالُوْا لَوْ قُتِلْنَا عَنْ اٰخِرِنَا لَمَا اَمْسَكَ مَنْ بَقِيَ مِنَّا عَنْ زِيَارَتِهٖ اہل نواح گروہ گروہ اوس بانی فساد کی پاس فراہم ہوی عورت مرد متفق ہو کی ایک زبان ہوئی اگر تو ہم سبکو مار ڈالی اور قتل سی دو چار باقی رکھی تو بھی ہارکو انا چھوڑینگی ہلاکت جان و بربادی خانمان سی منہہ نہ موڑینگی وَرَاَوْا مِنَ الدَّلَائِلِ مَا حَمَلَهُمْ عَلٰى مَا صَنَعُوْا پس اوس جماعت نی جو انہدام تربت پر مامور تھی بہت کرامتین دیکھین اور انواع معجزات و دہشت کی باتین اونکی نظر سی گذرین حَتّٰى مَا كَتَبَ الْاَمْرَ اِلَى الْحَضْرَتِ فَوَرَدَ كِتَابُ الْمُتَوَكِّلِ اِلَى الْقَائِدِ بِالْكَفِّ عَنْهُمْ وَالْمَسِيْرِ اِلَى الْكُوْفَةِ مُظْهِرًا اَنَّ مَسِيْرَهٗ اِلَيْهَا فِيْ مَصَالِحِ اَهْلِهَا وَالْاِنْكِفَاءِ اِلَى الْمِصْرِ تار و مختار کارنی شرح کیفیت سی خلیفہ کو نامہ لکہا متوکل نی اپنی سردار کو حقیقت امر چہپانی اور کوفہ مین پہر آنی کی واسطی جواب بہیجا کہ تو لوگون سی ظاہر یہ کہنا مین اصلاح امور کو مامور ہوا تہا وہانکی رعایا کا بندوبست کرتا ہا فَمَضَى الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتْ سَنَةُ سَبْعٍ وَاَرْبَعِيْنَ فَبَلَغَ الْمُتَوَكِّلَ اَيْضًا مَصِيْرُ النَّاسِ مِنْ اَهْلِ السَّوَادِ وَالْكُوْفَةِ اِلٰى كَرْبَلَا لِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ پہر تو بہین زمانہ خوف و رجا گذر ا تاکہ سال چالیس اور سات مین متوکل نی سنا کہ خلایق فراوان اطراف و جوانب کوفہ کی آتی ہین زیارت مرقد مطہر امام حسین علیہ السلام کو بجالاتی ہین وَاَنَّهٗ قَدْ كَثُرَ جَمْعُهُمْ لِذٰلِكَ وَصَارَ لَهَا سُوْقٌ كَبِيْرٌ بڑا بازار و ازدحام خاص و عام ہوتا ہی ہر طرحکا سودا معاملہ مین خوب بکتا ہی فَاَنْفَذَ قَائِدًا فِيْ جَمْعٍ كَثِيْرٍ مِنَ الْجُنْدِ دوبارہ ایک سردار لشکر وا اوکی ساتھہ بہیجا

اور مزاحمت آمد و رفت کا حکم عام دیا وَاَمَرَ مُنَادِیًا یُنَادِیْ بَرِئَتِ الذِّمَّةُ مِمَّنْ زَارَ قَبْرَہٗ منادی کو امر کیا پکارکی سبکو سنایا جو آیندہ یہان زیارتکو آئیگا وہ لامحالہ مارا جائیگا وَنَبَشَ الْقَبْرَ وَحَرَثَ اَرْضَہٗ وَانْقَطَعَ النَّاسُ عَنِ الزِّیَارَةِ وَعَمِلَ عَلٰی تَتَبُّعِ اٰلِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالشِّیْعَةِ فَقُتِلَ وَلَمْ یَتِمَّ لَہٗ مَا قَدَّرَہٗ اوسکی عاملون نی قبر مبارک سے ور کہودی زمین روضہ مطہر مین کہیتی کی زیارت کرنیوالون کو قتل و غارت کیا کلہ بیت علی مرتضی اور آل خیر الانام علیہم السلام کو بر ملا کہار ہلاکت اور جو محبان حیدر کرار شہر و عمی کی یہ بدعت مین مبتلا تہا جو اجل نی خبر لی بیٹی نی جان سی مارا مدعای جہا اوسکا پورا نہوا دومی

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الدِّیْزَجِ قَالَ بَعَثَنِی الْمُتَوَکِّلُ اِلٰی کَرْبَلَا لِتَغْیِیْرِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ ابراہیم ابن دیزج سی روایت کی ہی اوسنی کہا کہ مجھی متوکل عباسی نی کربلا مین واسطی خراب کرنی قبر امام حسین علیہ السلام کی بہیجا وَکَتَبَ مَعِیَ اِلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ الْقَاضِیْ اُعْلِمُكَ اَنِّیْ قَدْ بَعَثْتُ اِبْرَاهِیْمَ الدِّیْزَجَ اِلٰی کَرْبَلَا لِنَبْشِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ فَاِذَا قَرَأْتَ کِتَابِیْ فَقِفْ عَلَی الْاَمْرِ حَتّٰی تَعْرِفَ فَعَلَ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ اور میری ہاتہ جعفر ابن محمد ابن عمار قاضی کو نامہ دیا کہ مینی ابراہیم کو مسمار کرنی پر تربت ابی عبد اللہ کی مامور کیا تو جب خط ہذا پڑہنا تو اوسکا نگران حال رہنا سے حکم عمل مین لایا خواہ عاصی اور قاصر ہوا قَالَ الدِّیْزَجُ فَعَرَّفَنِیْ جَعْفَرٌ مَا کُتِبَ بِہٖ اِلَیْہِ فَفَعَلْتُ مَا اَمَرَنِیْ بِہٖ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ راوی کہتا ہی جعفر نی مجھی خبر دی جو عبارت متوکل نی لکہی تہی پس مینی وہ کیا جو کہ جعفر نی کہا تہا اور اوسکی پاس پہر کی آیا ماجرا کہا فَقَالَ لِیْ مَا صَنَعْتَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ مَا اُمِرْتُ بِہٖ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَلَمْ اَجِدْ شَیْئًا مجہسی پوچہا تو نی کیا کیا مینی جواب دیا جو آپنی فرمایا تہا لاکن وہان کچہہ نہین دیکہا کوئی نشان ملا فَقَالَ لِیْ اَفَلَا عَمَّقْتَہٗ قُلْتُ

پینتالیسوین مجلس ذکر خرابی تربت سید الشہدا او فرحت حرم جانب کربلا

قَدْ فَعَلْتُ فَمَا رَأَيْتُ اوسنی بتایا کیون کذا بہین کہو دا مینی عرض کی یہ بہی کر گذرا مگر کچہ نہ پایا فَكَتَبَ اِلَى السُّلْطَانِ اَنَّ اِبْرَاهِيمَ الدَّيْزَجَ قَدْ نَبَشَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَاَمَرَهُ فَمَخَرَهُ بِالْمَاءِ وَكَرَبَهُ بِالْبَقَرِ جعفر نی متوکل کو سرگذشت لکہی کہ ابراہیم نی قبر کہودی لاکن کچہ نہین دیکہی مینی پانی بہایا اور ہل جتوایا کہیت بوایا سب حکم عمل مین لایا قَالَ اَبُو عَلِيٍّ الْعَمَّارِيُّ فَحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ الدَّيْزَجُ وَسَاَلْتُهُ عَنْ صُورَةِ الْاَمْرِ فَقَالَ لِي اَتَيْتُ فِي خَاصَّةِ غِلْمَانِي فَقَطْ ابو علی عماری روایت کرتا ہی کہ مینی صورت ماجرا کو ابراہیم سی پوچہا ہی اوسنی قسم سی بیان کیا کہ مین اپنی چند غلام معتمد لیکی گیا وَاِنِّي نَبَشْتُ فَوَجَدْتُ بَارِيَةً جَدِيدَةً وَعَلَيْهَا بَدَنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَوَجَدْتُ مِنْهُ رَائِحَةَ الْمِسْكِ جب مینی لحد مقدس کو شگاف کیا تو اندر نیا بوریا تازہ پایا اوسپر پیکر امام حسین علیہ السلام لیٹا نظر آیا بدن طاہر سی خوشبوی مشک دماغ مین آتی اور لاش وسی ہی خون مین تر پائی جاتی فَتَرَكْتُ الْبَارِيَةَ عَلَى حَالِهَا وَبَدَنَ الْحُسَيْنِ عَلَى الْبَارِيَةِ پس مینی بوریا کو جیسا تہا تغیر نکیا اور جسم امام حسین علیہ السلام بہی اپنی حال مین رہنی دیا وَاَمَرْتُ بِطَرْحِ التُّرَابِ عَلَيْهِ وَاَطْلَقْتُ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَاَمَرْتُ بِالْبَقَرِ لِتَمْخُرَهُ وَتَحْرُثَهُ فَلَمْ تَطَاْهُ الْبَقَرُ وَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ اِلَى الْمَوْضِعِ رَجَعَتْ عَنْهُ مٹی بہرنی کو قبر مین ہمراہیون سی تاکید کی اور نہر آب روان لاکی اوس زمین پر جاری کی لاکن چارون جانب پانی دوڑتا پہرتا فراز پر مزار اقدس کی نہین چڑہتا راقم عرض کرتا ہی اگرچہ بخوف اللہ نظر آیا ہی کہ وہ نشان کرامت ابتک بنا ہی روضہ مولا بہت اونچا ہی اور گرداگرد نشیب رہا ہی اسواسطی ارض اطراف کا حائر نام رکہا ہی کہ پانی وہان حیران پہرا ہی ابراہیم کہتا ہی کہ پہر مینی بیل جتواکی ہل چلایا کہیت بوانی کو مزرعۂ اعمال کی تخم زلل پہیلایا ہر گاہ جسوقت

والہ چہ جواب گوئی کہ امامت
امیر المومنین نیست واز دشمن خدای
قول خدا و رسول و حرف پیغمبر او گردید
تسنا خشید و خلاف جواب جاهلید داد و گفت
ان عمل چہ جواب جاهمین نیو اسلام
لعنت خدا بر تو باد و بنا همین رغمار شدید
رسول باز گشت و هم چرا خشم گرفت اهل
بود بگفت مصعب عمار و اهل بیت
حرب عمار کردند عمار و جماعت
لشکر کاه بیرون رفت و نزد امیر
اراسته خواند بکروز
ان دا السلیم

۱۰۶۱
حذیفة الیمانی دوستی تمام داشت با او
گفت کای برادر با مصعب زبیر
بکوشیم انشاء اللہ او را هلاک کنیم تا
ما را دشمن دیگر نماند الا پسر مروان و او
خود اهل شام هیچکس دیگر هواخواه نیست
محمد سعد گفت ای امیر انشاء اللہ تعالی
چنان شود کہ خدا میخواهد بن مصعب
چه دید کہ عمار حرب خواهد کرد کس
ابن مصعب را برداد و میان لشکر عمار
و عباد بن حصین را بخواند و گفت عباد
رو و مردم کوفه را با بن قران

پینتالیسوین مجلس ذکر خرابی قبر سید الشہدا و مرحمت حرم جانب کربلا

موضع مدفن کی پاس جاتی تہی اوب سی پہر آتی داہنی بائین منہہ پہراتی تہی فحلفت لغلمانی
باللہ وبالایمان المغلظة لئن ذکر احد ہذا لاقتلنہ یعنی اپنی سب غلامونکو
تاکید شدید سی قسم دی کہ اگر یہ حکایت تمنی کسی کی روبرو کہی ہر آینہ مار ڈالونگا تمکو جیتا نچہوڑونگا
روی عن عبد اللہ بن رابیة الطوری قال حججت سنة سبع واربعین
ومائتین فلما صدرت من الحج صرت الی العراق عبد اللہ ابن رابیہ طوری سی
روایت کی ہی جو اونی کہا سال دو سو چالیس وسات ہجری مین مکہ معظمہ کا سفر کیا جب مکہ
حج سی فارغ ہوا ملک عراق کیطرف پہرا فزرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
علی حال خیفة من السلطان وزرته راہ روکی نظر سی چہپ جب وادی نجف اشرف مین
پہنچا بہت خوف و وہشت مین علہ سلطانی سی امیر المومنین علی علیہ السلام کی زیارت بجالایا
ثم توجہت الی زیارة الحسین علیہ السلام فاذا ہو قد حرث ارضہ وفجر فیہا
الماء وارسلت الثیران العوامل فی الارض پہر وہان سی قصد طواف مین تربت
امام حسین علیہ السلام کی وادی کربلا کو چلا ہرگاہ اوس ارض اقدس مین وارد ہوا تو عجب
ماجرا دیکہا کہ روضہ مطہرہ کو توڑا زمین کو اطراف سی کہودا پانی اوسپر چہوڑا ہی اور کہیت کو بیلونکو
دور تک ہل جوتا ہی فبعینی وبصری کنت رأیت الثیران العوامل تساق
فی الارض سوقا فتساق لہم حتی اذا حاذت مکان القبر حادت عنہ
یمینا وشمالا قسم ہی مجہی ان آنکہونکی وہ خوب یاد ہی جو بات دیکہی مزار مین ہل جوتی ہوئی
بیل چلاتی اون حیوانات کو قبر منور کیطرف ہنکاتی لیجاتی جب وہ لحد مطہر کی برابر آتی داہنی بائین
منہہ پہراتی تربت منور پر قدم نہین رکہتی فتضرب بالعصا الضرب الشدید فلا
ینفع فیہا ذلک ولا یطأ القبر بوجہ ولا سبب پس وہ گنہگار بیلون کو جوتی

پیتالیسوین مجلس ذکر خرابی قبر سید الشہدا و مرجعت الحرم جانب کربلا

بیت مارتا کہ قبر کی اوپر چلین لاکن خود بخود واوسکا منہ پھر جاتا بلا زمان خلیفہ کہری یہ عجایب ماجرا دیکھتی آدمی و حیوان دونو پر تہدید شدید کرتی ❊ فَمَا اَمْکَنَتْنِی الزَّمَانُ فَتَوَجَّهْتُ اِلَی الْبَغْدَادِ راوی کہتا ہی مجہی اوسکی ڈرسی زیارت نصیب نہ ہوئی ناچار دورسی درود و سلام پڑہکی قبر حضرت راہ بغداد لی ❊ مَا عَنْ یَحْیَی بْنِ مُغِیْرَةَ الرَّازِیِّ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَسَاَلَهُ جَرِیْرٌ عَنْ خَبَرِ النَّاسِ کتاب امالی مین یحیی بن مغیرہ رازی سی روایت کی اوسنی کہا مین جریر بن عبد الحمید کی پاس بیٹہا تہا ناگاہ ایک آدمی اہل عراق سی وہان آیا صاحبخانی نی اخبار ناس کا سوال فرمایا ❊ فَقَالَ تَرَکْتُ الرَّشِیْدَ وَقَدْ کَرَبَ قَبْرَ الْحُسَیْنِ وَ اَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ السِّدْرَةُ الَّتِیْ فِیْهِ فَقُطِعَتْ جواب دیا ابو جعفر منصور الرشید عباسی کو دیکہا وہ قسوان خلیفہ حکم مین تہا کہ قبر امام حسین علیہ السلام پر ہل جتوایا بیری کی درخت قطع کرنیکو حکم دیا ❊ قَالَ فَرَفَعَ جَرِیْرٌ یَدَیْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ جَاءَنَا فِیْهِ حَدِیْثٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَاطِعَ السِّدْرَةِ ثَلٰثًا راوی کہا جریر نی ہاتہ دونو اوٹہائی اور بولا اللہ اکبر اوسکی واسطی حدیث ہمکو رسولخدا سی آئی ہی کہ قاطع شجر سدرہ پر تین مرتبہ مکرر لعن فرمائی ہی ❊ فَلَمْ نَقِفْ عَلٰی مَعْنَاهُ حَتَّی الْاٰنَ لِاَنَّ الْقَصْدَ بِقَطْعِهٖ تَغْیِیْرُ مَصْرَعِ الْحُسَیْنِ حَتّٰی لَا یَقِفَ النَّاسُ عَلٰی قَبْرِهٖ پس ہم نہین دیکہتی سعنی کلام سی تاکہ اب جانا اور مقصود نفرین حضرت سید انام کو پہچانا اس ملعون کا ارادہ بیری کی کاٹنی سی یہ تہا کہ مقتل امام حسین علیہ السلام لوگ نپاوین اور علامت قبر مبارک خلق زایرین بہول جاوین ❊ مَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ فَرَجِ الرُّخَّجِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَمِّهٖ عُمَرَ بْنِ فَرَجٍ قَالَ اَنْفَذَ الْمُتَوَکِّلُ فِیْ تَخْرِیْبِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ

فضربت الی الناحیۃ فامرت بالبقر دوسری روایت ہے عمر بن فرج نے کہا

متوکل نے بھیجا واسطے انہدام قبر امام حسین علیہ السلام کی پہنچا جس گاہ دشت ماریہ میں قریب

مزار پہنچا بیل کی جوڑی بل سے جوتکے ہانکا فمرت بها علی القبور کلها فلما بلغت

قبر الحسین لم تمر علیہ پس اونکو ساری قبروں پر پھرایا جب کہ تربت سید الشہدا کی

طرف پہنچایا وہ دو نوجوان ٹھہر گئے اور لحد مبارک پر ہرگز نہ جاتے قال عمی عمر بن فرج

فاخذت العصا بیدی فما زلت اضربها حتی تکسرت العصا فی یدی

میرا چچا عمر بن فرج ناقل ہے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اونکو مارنا شروع کیا تا کہ وہ دو لکڑی ہوا

فواللہ ما جازت علی قبرہ لا تخطتہ بخدا قسم فراز مدفن پر امام امم کی جانوروں کا

قدم نہیں چلا ہر چند مارا پیٹا داہنی بائیں سے پھیرا پھر گئی نہ ہلا ثم اخذ المسترشد

من مال الحائر کربلا وقال ان القبر لا یحتاج الی الخزانۃ وانفق علی العسکر

مسترشد خلیفہ عباسی نے مال نذر و نیاز حائر کربلا غصب کیا بولا کہ قبر کو حاجت زر و مال

نہیں وہ سب لشکر میں بانٹ دیا فلما خرج قتل هو وابنه الراشد جب ظلم و ستم

کرتا حرم سے نکلا وہ اور بیٹا اوسکا راشد مارا گیا روی عن جماعۃ من الثقات انہ

لما امر المتوکل بحرث قبر الحسین وان یجری الماء علیہ من العلقمی (نام نہر فرات)

جماعت معتبر نے روایت کی جب حکم ہوا متوکل کا قبر ابی عبداللہ پر کھیت جوتیں نہر علقمی سے

پانی لاکے اوسے بہا دیں اتی زید المجنون وبهلول المجنون الی کربلا فنظرا

الی القبر واذا هو معلق بالقدرۃ فی الهواء زید مجنون وبہلول دیوانہ کربلا میں

روتے ہوئے آئے نور معرفت سے دیکھا قبر مبارک ہوا میں معلق ہے قدرت خدا کا تکیہ لگائے ہے

فقال زید یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواههم ویابی اللہ الا ان یتم

پینتالیسوین مجلس ذکر قبر امام ہمایون و تعمیر زید مجنون

نورہ ولو کرہ الکافرون زید کی مصیبت و حسرت بڑھی قرآن سی یہ آیت پڑھی
وذلک ان الحراث حرث سبع عشرۃ مرۃ والقبر یرجع الی حالہ
دہقان مامور نی سترہ مرتبہ اپنا عمل زراعت دیکھایا اعجاز و کرامت سی مزار کو پھر
بدستور پایا۔ فلما نظر الحراث الی ذلک امن باللہ وحل البقر فاخبر المتوکل
فامر بقتلہ ہرگاہ یہ ماجرا زارعین کی سامنی گذرا بصدق ایمان سی اقرار ولایت کیا
بیلون کو چھوڑ دیا جب متوکل نی سنا اوسکا سر کٹوا لیا قال ولم یزل المتوکل یامر
بحرث قبر الحسین ابن بنت رسول اللہ مدۃ عشرین سنۃ والقبر
علی حالہ لم یتغیر ولا تعلوہ قطرۃ من الماء منقول ہی مدام یونہین متوکل حرث
کشت کو قبر امام حسین علیہ السلام پر امر کرتا رہا تاکہ زمانہ بیس برس کا حادثات جہان کو گذرا
بعد سالہا کی اپنی حال سی برقرار رہی متغیر نہوئی اور نہ ایک بوند پانی کی تربت پر چڑھی نقل ہی
زید مجنون واقعہ کربلا سنکی مصر سی پھرا خرابی قبر کو روتا ہوا بغداد مین پہنچا جنازۂ کنیز خلیفہ کی
ساز و سامان دیکھی اشعار حسرت مصیبت سبط رسول مین کہی حاجب کی ہاتھ لکہہ بھیجی
زید کو سامنی بلایا اور مباحثہ درمیان آیا براہ غضب وکینہ قید کیا ظالم کو ہاتف غیب نی وقت شب
ڈرادیا فقام ہو بنفسہ واخرج زیدا من حبسہ وخلع علیہ خلعۃ
سنیۃ خلیفہ نی آپ طرف زندان قدم بڑھایا زید کو لایا بھاری خلعت پہنایا وقال
لہ اطلب ما ترید قال ارید عمارۃ قبر الحسین وان لا یتعرض احد
لزوارہ پوچھا کوئی حاجت ہو تو مانگو کہا آرزو یہی تعمیر قبر سید الشہدا کرون تو تعرض نہو جو
زیارت کی واسطی وہان آئین اوسکا وصل و ہبت موقوف ہو کہ ایذا نپاوین فامر لہ بذلک
فخرج من عندہ فرحا مسرورا خلیفہ سی ان سب امور کا اذن قبول و منظور ہوا

دو صد مرد از لشکر ابن سعد افتاده و ایشان را
خیال آنکه مصعب [illegible] و ایشان [illegible] که غضب است
و ستاده دست و ندانست [illegible]
پس ابن سعد [illegible] حیله کرد [illegible]
و ابن سعد علامت [illegible]
حکم کرد که برگشتند و از [illegible]
عمر سعد [illegible] را هلاک کردند
در میان [illegible] و عمر [illegible] رفت و
که یک کس از ایشان بیرون [illegible] بودند
و [illegible] و خبر به مصعب [illegible] هلاک
و مصعب را [illegible] ابن سعد را با لشکر [illegible] شد و از
که چنین حیله [illegible] افتاده [illegible]
کردند جهان در چشم [illegible] لشکر خود
هوش [illegible] و مختار [illegible] بسیار [illegible]
مؤید و منصور با غنیمت [illegible] گفت ای امیر اکنون
پیش مصعب آمد و گفت [illegible]
چه باید کرد [illegible] صبر [illegible] حیلت کردند [illegible] مصعب
که مصلحت [illegible]
۱۰۶۵
بیرون کردند از هر دو لشکر بسی طلایه
مختار و طلایه مصعب رسیده نزد [illegible]
هزیمت دادند و مهتر طلایه مصعب را
گرفته پیش مختار آوردند مختار گفت ای
[illegible] چه نام داری گفت شهریار گفت
از کدام شهری گفت از فارسم گفت اینجا
چرا افتادی گفت بدوستی مهلب [illegible]
همراه او آمدم گفت امام تو کیست گفت
غیر از ابن زبیر کسی دیگر را ندانم مختار گفت
لعنت خدا بر تو باد و ابن زبیر [illegible]
گفت این عمل کشتن این ملعون [illegible]
[illegible] امیر [illegible] خواهی با ما باشی خواهی
پس گفت امیر [illegible]
روی گفت نه اینجا باشم نه اینجا روم
صواب آنست که بکوفه روم چرا که
با ایشان نان و نمک خورده ام
اگر اینجا باشم حرب باید کرد و اگر
روا نبود حالا بکوفه بروم تا [illegible]

پہنچانا شیون مجلس یزیدیون کا اجازتِ خلیفہ سی امانِ زیارت دینا

زید خوشحال و مسرور بارگاہ سی نکلا وَجَعَلَ یَدُوْرُ فِی الْبُلْدَانِ وَهُوَ یَقُولُ
مَنْ اَرَادَ زِیَارَةَ الْحُسَیْنِ فَلَهُ الْاَمَانُ طُوْلَ الْاَزْمَانِ ہر قریہ و دشت مین
جا بجا پہرتا جو چاہی بخوف زیارتِ حسین علیہ السلام کو آئی کہ زمانہ امان طلاء
ای حاضرانِ بزمِ نالہ و فغان کیا مقامِ حیرت ہی کہ امت نی یکبارہ ال و ذریت
رسالت سی منہہ موڑا حیوان تک پاسِ حرمت جنکی رکہین اونکو شہادت کی بعد بہی
ارام سی نہین چہوڑا حیف چراغِ انجمنِ دین کی بجہانی پر وہ ہوا پرست خاموش نہ ہی اور
فانوسِ شمعِ یقین کی توڑنی پر وانکی اخر کو شعلۂ قہرِ الٰہی مین جلی مصداقِ آیہ وافی ہدایۃ
یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَیَاْبَی اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ
نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ہوی مِنَ الْمَصْبَرِ سی اگی دیکہین کہ اون مزارِ کثیر الانوار
مین کیسی اسبابِ کرامت ظہور پزیر ہین اور اب کیونکر محلِ نزولِ ملائکہ اور عبورِ محبانِ نزدیک و
دور بنی ہین سوالیانِ شاہِ مردان سینہ زنان اشک ریزان اون شہیدانِ معرکۂ جور و طغیان
کی تعزیہ داری کرتی ہین غریب الاوطان اہلِ ہند و ایران شوقِ زیارت مین وہان جا کی
قرینِ نالہ و فغان تحتِ امن و امان رہتی ہین نظم للمؤلفہ وہ ظلم و ستم جو اہلِ بدعت نی کیا
دنیا مین کسی بشر نی دیکہا نہ سنا + صد حیف جو کربلا کا پیارا ہوی + سر کٹنی کی بعد بہی
مصیبت مین رہا + بہاتی کو تو بر رسمِ ماتم یارو + یہ بزمِ عزا ہی جای اندوہ و بکا +
اس درد و الم سی انبیا روتی ہین + خاموش نہ بیٹہو کہ نہین رسمِ وفا + ناظم غمِ شبیر مین
نالان رہنا + یہ شرطِ غلامی ہی کرو حق کو ادا

رجعت اہلِ حرم شام سے بدشتِ کربلا و زیارتِ قبورِ شہدا و عزاداری آلِ عبا

پینتالیسوین مجلس بازگشت اہل حرم شام سی جانب کربلا

مہاجرانِ شام غربت و خواری و آزادانِ ایام محنت و گرفتاری مسافرانِ دشت مصیبت
بلا و رہروانِ صحرای کربت و ابتلا زایرانِ مزارِ کشتگانِ ستم و راویانِ اخبار حالات
الم اخبارِ ماتم کو سانحہ مراجعتِ اہل حرم سی وادی کربلا مین صفحہ غم پر یون رقم کرتی ہین
کہ جب یزید پلید اپنی ظلم شدید سی پشیمان ہوا بتواترِ خواب تہدید و تخویف دیکھہ کی
بسترِ خذلان پر چونکا زیادہ اہلبیت کو خانہ زندان مین مقید رکہنا باعثِ تباہی سلطنت جانا
رہائی کو سرورانِ بندہ و آزاد کی صلاحِ دولت پہچانا وَرُوِیَ اَنَّ یَزِیْدَ عَرَضَ
عَلَیْہِمُ الْمَقَامَ بِدِمَشْقَ فَاَبَوْا ذٰلِکَ ایکدن راہِ مہربانی سی حرمِ سیدِ انام کو پیام دیا
واسطی بود و باشِ دمشق کی مدعای دل پوچہا سب نی انکار کیا وَقَالُوْا بَلْ رُدَّنَا
اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَاِنَّہٗ مُہَاجَرُ جَدِّنَا عترتِ طاہرہ نی متفق چاہا کہ ہمکو مدینہ مین جلد
ہی پہنچا دینا کہ اوس شہر مین جدِ بزرگوار کا مسکن تہا اونکا محل ہجرت اور مقام خدانی بنایا
فَقَالَ لِنُعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ جَہِّزْ ہٰؤُلَاءِ النِّسْوَۃَ بِمَا
یُصْلِحُہُمْ یزید نی اونکی خوشی مین قبول کیا نعمان ابن بشیر صاحبِ رسول کو بلا کی کہا
تو کاروانِ حرمِ شاہِ مردان کو مدینہ مین لیجا جو کچہہ سامانِ سواری و ضروریاتِ راہ
درکار ہو اچہا بنا کہ انکو سفر مین کسی بات کی تصدیع نگذری راحت و آرام سی منزلِ غربت
قطع ہوی وَابْعَثْ مَعَہُمْ رَجُلًا مِنْ اَہْلِ الشَّامِ اَمِیْنًا صَالِحًا وَابْعَثْ
مَعَہُمْ خَیْلًا وَاَعْوَانًا مزید خاطرداری سی ایک مردِ امین پرہیزگار اہلِ شام کا بہی
ہمراہ بہیجا کہ جو نعمان سی فروگذاشت ہو اوسکو تو بجا لاتا رہنا چوکی پہری کو لشکر او
خدمتگاریکو نوکر مامور کئی سبکو طاعت و فرمان برداری کی مراتب سمجہا دیی ثُمَّ کَسَاہُمْ
وَحَبَاہُمْ وَفَرَضَ لَہُمُ الْاَرْزَاقَ وَالْاَنْزَالَ پہر اون حلہ پوشانِ چادرِ تطہیر کی خاطر

توشہ راہ

او کشتہ شد کہ از قاتلان حسین
و آن عمر بن الحجاج را کشتم الحمد للہ
مختار برد و گفت ای امیر مژدہ باد
کہ او را بکشتم پس سر آن ملعون در حین
آمد و سرش را برید و گفت الحمد للہ
و از اسب در گردید او از اسب فرود
و ضربتی بر سر او زد کہ تا سینہ اش شکافت

پینتالیسوین مجلس شام سی روانگی اہلحرم جانب کربلا

انواعِ لباس وجامہ ہدیہ کیا اور سراپردہ واسبابِ خواب وخور افراط سی اونکو دیا + ثُمَّ دَعٰى بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ بعد ازان امامِ زمان سید الساجدین علیہ السلام کو بلا بارِ عام اعزاز وامتیاز مین بٹھایا بولا یابن رسول اللہ ابن مرجانہ کا خدا روسیاہ کری جو تمہاری گہرپر اسکی دستِ جفا سی اتنی بڑی حادثات گذری فَوَاللّٰهِ مَا أَمَرْتُهُ بِقَتْلِ أَبِيكَ واللہ مینی اوسی اپکی والد بزرگوار کی شہید کرنیکو نہین کہا وہ مزید شقاوت سے اپنے مرتکب قتل فرزند پیغمبر ہوا وَلَوْ كُنْتُ مُتَوَلِّيًا لِقِتَالِهِ مَا قَتَلْتُهُ اگر مین اونکی لڑائی کا صاحب اہتمام ہوتا تو ہرگز سرکو بدن اوطہر سی جدا نکرتا، وَقَالَ أَنَا وَاللّٰهِ لَوْ كُنْتُ صَاحِبَهُ مَا سَأَلَنِي خَلَّةً إِلَّا أَعْطَيْتُهَا إِيَّاهُ عرض کی یا علی خدا جانتا ہی ہرگاہ مین وہان ہوتا دوستی ومدارا مین تمہاری والد جو مانگتی ضرور دیتا وَلَدَفَعْتُ عَنْهُ الْحَتْفَ بِكُلِّ مَا قَدَرْتُ عَلَيْهِ وَلَوْ بِهَلَاكِ بَعْضِ وُلْدِي وَلٰكِنْ قَضَى اللّٰهُ مَا رَأَيْتَ ہر ہبی دکہ وہ طبیع کو اونکی جو ہو سکتا دفع کرتا اگرچہ وہ مدعا بعض میری اولاد کی ہلاکت سی ملتا لاکن قضا وقدر مین جو تہا گذر گیا اور اون صدمات کو تمنی دیکہہ لیا فَكَاتِبْنِي مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنْهِ إِلَيَّ كُلَّ حَاجَةٍ تَكُونُ لَكَ پس اینده مدینہ سی ہمیشہ اپنا حال لکہنا کہ مشتاق رہونگا جو حاجت ہو بی تکلف چاہنا مین روا کرونگا ثُمَّ أَوْصَى بِهِمُ الرَّسُولَ بعد ازان سامانِ سفر دیکی رخصت کیا اور نعمان ابن بشیر کو پاسداری طاعت کیواسطی بہت کہا ہرگاہ اہلبیت نالان واشکبار محمل وعماری مین مبیٹھی جس قدر عورات ومردِ بنی ہاشم ومحبانِ پیغمبر تہی فراہم ہوی اوس روز اہلِ شام نی مفارقت مین اندوہ بکا سی شور مچایا دور تک اونکی ہمراہ بیقرار وآرام قدم بڑھایا ہر ایک کی عترت

پینتالیسوین ۴۵ مجلس شام سی کربلامین آنا اہلحرم کا اور ماتم کرنا امام ام کا

خیر الانام سی عذر خواہی کی ہو وداع ہین ہاتہہ سر کو آنکہون سی لگایا پہر گہر کی راہ لی فخرج

بہم الرّسولُ بِسائِرِہم فیکونُ اَمامَہم فرستادہ یزید قاعدہ ادب سی ہر کاب

چلا اہتمام سواریکو آگی بڑہا تا جاتا تہا فَاِذا نَزَلوا تَنحّی عَنہُم وَ تَفرّقَ ہُوَ وَ

اَصحابُہ کَہیئَۃِ الحَرَسِ ثُمَّ یَنزِلُ بِہم حَیثُ اَرادَ اَحَدُہُم الوُضوءَ وَ

یَعرِضُ عَلَیہِم حَوائِجَہُم وَ یَلطفُہُم جب منزل و مقام پر کاروانِ آلِ مصطفی اوترتا

تو وہ سعادت نشان علاحدہ اونسی رہتا اپنی ہمراہیوں کی ساتہہ نگہبانی کرتا اگر کسی کو قضای

حاجت یا وضو کا ارادہ ہوتا وہ ٹہر جاتا سامانِ راحت لاتا مہربانی و مدارات سی پیش آتا

قالَ السّیّدُ وَلَمّا رَجَعَت نِساءُ الحُسَینِ عَلَیہِ السّلامُ وَ عِیالُہُ مِنَ الشّامِ

وَ بَلَغوا اِلَی العِراقِ سید ابنِ طاؤس نی ذکر کیا کہ قافلۂ عیالِ امام حسین علیہ السلام کا جو شام سے

پہرا تو ملکِ عراق کی قریب وارد ہوا قالُوا لِلدَّلیلِ مُرَّ بِنا عَلیٰ طَریقِ کَربَلا امام زین

العابدین علیہ السلام اور اہلحرم نی کہا اپنی نگہبان یعنی راہ وادی کربلا سی لیجا تا ہم اپنی
خواہ بشیر بن جذلم

عزیزون کی نشان مزار کو دیکہین اونکی ماتم سی نوحہ و فغان کرین اوس ندیمِ رسول نی دخترانِ

بتول کا مسئول قبول کیا اور بادلِ ملول اوسی وادی غم وصول کیطرف چلا فَوَصَلُوا اِلَی

المَوضِعِ المَصرَعِ بعد از قطعِ مراحل و طی منازل جو وہ بیابانِ ہولناک نمودار ہوا رنگِ

خونِ شہدا داغِ جان ہین عوراتِ غارت زدہ کی بہنچا دلون مین اونکی شور و شین کا جوش آیا

بی اختیار نعرۂ وا مصیبتا و نالۂ وا حسین کا خروش مچایا او سدن کو یاد کیا جو مدینہ سی عزت و

حرمت مین کربلا آئی تہی بابای سکینہ کی ساتہہ اقربا و انصار کی حمایت سی بڑی جا بجا تہی

ایک طرف خیامِ فلک احتشام برپا ہوی تہی ایک جانب محملِ حرم کی ماتی رہوارِ مو الیان

بندہی تہی خدام پاسبانی کی اہتمام پردہ رباش کرتی عباس و علی اکبر پاسداری زینب و ام کلثوم

پینتالیسوین مجلس شام سی اہل بیت کا کربلا مین رونا عزای سید الشہدا مین

چار طرف پھرتی رہین افسوس کہ آج سوای داغِ مرگِ عزیزان کوئی مونس و پرسار ہمراہ نہین
علی اصغر و سکینہ کی بدلی دوش و کنار مین حسرت لئی تہین وہ سب خرد و بزرگ عماریون
سی اوتر کر پیادہ چلی تاکہ اوس زمینِ محنت اثر کی برابر پہنچی ہر ایکی دل فراق مین اوڑ رہی
رشتہ بقا کی سیدی گلی مین لگی وہ مقام دیکھا جہان قاسم ضرب تیغ و تبر سی چور پامال سم ستور
ہوا تھا عباس کی ہاتھ کٹی بدن پر تیرونکی بوچھار ہوئی سر مین عمود لگا تھا علی اکبر کی شمشیر و
سنا کی جراحات مین برچھی کہانی تہی لاشِ پارہ پارہ عون و جعفر کی خاک و خون بھری آئی
تہی علی اصغر بچہ شیرخوار کا گلا ہدفِ ناوکِ جفا ہوا تھا عبد اللہ ابن الحسن آغوش مین چچا کی ذبح
کیا تھا بھائی بھتیجونکی لاشین اوپر تلی بی گور سٹی مین پڑی رہین مان بہنین روتی پیٹتی ہوکی
پیاسی ہا چار کھڑی تہین اوس جاکو دیکھا جہان امام حسین علیہ السلام تنہائی مین استغاثہ
فرماتی اپنی بیکسی اور عطش و مظلومی سی اعدا کو سناتی لشکر نی گھیر کی زین سی گرایا تھا
شمر و سنان و خولی نی زخمی کو مارا تھا لہو بہتا ہوا سر کو نیزی پر چڑھایا سوارون نی گھوڑی
دوڑا کی جنازی کو روندا وہ خیمونکی اوپر ہجوم لانا اعدا کا وہ زیور و لباس کی لوٹ مین بھرا
صحرا کا بچون کا دہشت سی نالہ و بیقرار رہین تڑپنا یاد آیا زیر خنجر خونخوار امام زین العابدین
بیمار کا صدمہ انکھون مین چھایا راوی کہتا ہی کہ عورات کی آہ و زاری سی وہ دہوم ہوئی
جو شورشِ محشر کی اوس دم حقیقت نہ ہی خواہرانِ شہیدان وا اخاہ پکارتین دخترانِ یتیم ہای
بابا کا نعرہ مارتین ازواجِ مطہرات کی لب پر وارث کا نام تھا سر مادرِ غمدیدہ کا ذکر درد مین
کام تمام تھا گریبانِ صبر دست اندوہ سی چاک سر بانوان پر دشتِ سوگواری کی خاک اس حالت سے
کاروانِ غارت زدہ مقتلِ شہیدان مین وارد ہوا کہ زمین و زمان کو اونکی شیون و فغان سی قرار
نہا فَوَجَدُوْا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیَّ وَجَمَاعَۃً مِّنْ بَنِیْ ہَاشِمٍ وَرِجَالًا

پیتالیسوین مجلس شام سی اہل البیت کا کربلا مین وارد ہونا اور نوحہ کرنا عزای سید الشہدا مین

مِنْ اٰلِ الرَّسُوْلِ قَدْ وَرَدُوْا لِزِیَارَۃِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اتفاقًا اوس دن جابر ابن عبداللہ انصاری اور گروہ بنی ہاشم کو ساتھ بہت سادات آل رسول کی وہان پائی کربلا نزدیک و دور سی اونکا قافلہ واسطی زیارت امام حسین علیہ السلام کی ملول و گریان گیا مُوَافِقٌ وَقْتٌ وَاحِدٌ وَتَلَاقَوْا بِالْبُکَاءِ وَالْحُزْنِ وَاللَّطْمِ اون سب کا ایک وقت صحرای کربلا مین آنا ہوا سارے حاضرین وادی نینوا نی استقبال کو شور و نوحی قدم رکہا فریاد و بیقراری مین دست و پای امام زین العابدین کا بوسہ لیا روتی اور پیٹتی مین حرم خیر المرسلین کو پرسا دیا ہای حسینا وای ذبیحا چلاتی منہہ پر طمانچی مارتی قتیل پایا پیغمبر کا نواسا کہتی جاتی فرط غم سی زمین پر پچہاڑین کہاتی غلبہ ملال مین کوئی گریبان نرہا کہ چاک چاک نہو شدت ابتہال سی فرق تہا کہ جسم خاک ہلاک نہو وہ سب حزن انگیز جب مزار فرزند سید ابرار کی برابر پہنچی حجت خدا علی ابن الحسین علیہما السلام مشتر باقی ساری غمگسار اونکی پیچھی کہڑی ہوئی صدق دل اور دیدہ خون فشان سی نیت کی شایان ان الفاظ کی تقریر لب معجز بیان پر گذری ای آرزو مندان روضہ مولا و نوحہ خوانان بزم عزا مین اسدم نقشہ کربلا کو آب و رنگ بیان سی بناتا ہون وہ معرکہ کربلا کا مرقع تمہاری چشم حق بین کی روبرو لاتا ہون شبیہ قبر آقا کو جسی مظلوم و بیکس مارا گیا نظر دیکہو یا آگی بڑہا کی ہر ذوق سی آہ و فریاد مین تسلیم کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ای بادشاہ بی سپاہ یا ابا عبداللہ تجہہ پر سلام ہے ای سبط رسالت پناہ جان حبیب الٰہ تجہہ پر سلام ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ ای فرزند علی مرتضیٰ دلبند زبدۂ اوصیا امیر المومنین تجہہ

پینتالیسوین مجلس شام سی آنا کربلا مین المحرم کا و ماتم کرنا امام امم کا

سلام ہی ای زادۂ خیر النسا ابنِ فاطمہ زہرا سیدۂ نساء عالمین تیپر سلام ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

اَیُّهَا الْغَرِیْبُ عَنِ الْاَوْطَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ الْعَطْشَانُ

ای غریب الوطن مدینہ و مکہ سی نکالی ہوی ای بہوکی پیاسی ذبح کیی ہوی یَا مَنْ هُوَ نَحْرُہٗ

مَنْحُوْرٌ وَصَدْرُہٗ مَکْسُوْرٌ ای جسکی حلقوم پر خنجر جفا بارہ مرتبہ پہیرا لاش صدیش

روندکی استخوانِ سینہ اور پہلو کو توڑا وَرَاْسُهٗ عَلَی الرِّمَاحِ مَشْهُوْرٌ وَدُفِنَ

بِلَا سِدْرٍ وَلَا کَافُوْرٍ جس کا سر پرخون نیزی پر چڑہا کی شہر و دیار مین پہرایا بدن کہی

بعد بی سدر و کافور لحد مین چہپایا۔ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّتِ

الْمُصِیْبَةُ بِکَ عَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ یا حسین تحقیق کہ تمہاری حال مین

ہمکو بہت اندوہ و رقت ہی اس مصیبت سی آپکی ساری جہان کو حزن و الم کی شدت ہی

خلاصۂ کلام جب عترتِ خیر الانام نی قتلگاہ مین قبرستانِ عزیزان دیکہا اور ہر ایک بی بی

مدفن شہدا کا پتا و نشان ملا ایک جانب سی زینب خاتون اور اُمِ کلثوم ہای بہائی کہتی

مزارِ مطہر پر دوڑین دوسری طرف سی فاطمہ و رقیہ اور دختران یتیم یا ابتا کا نعرہ مارتی لحد کو

لپٹین اُمِ لیلی و رباب نی تربتِ علی اکبر و علی اصغر کی خاک پر بیتاب رخ کیا شہربانوی حزین کا

سمتِ گورِ غریبان کی دیدۂ پر آب قدم بڑہا آرزو مین گلی لگا لیکی مٹی کا ڈہیر آغوش مین لیا

اشتیاق پر سینہ جوشی کی عذار و پیشانی کو خاک مین ملا سینۂ پر سوز مین چراغِ آہ جلاکی سرہانی کہا

گلاب پاش چشم سی زلالِ رقت تعویذِ دلبرون پر چہڑکا شرحِ ماجرای فراق کی تلقین پڑہی جور اہل

نفاق سی تضمین نوحہ و فریاد کی زینب خاتون مزارِ برادر پر داڑہین مارکی سرگذشتِ شام

کو یون زبانِ حال مین کہتین ہی ای سردارِ اہلبیت تمکو خبر نہین جو آپکی بعد ہمپر آفتین گذرین

زنانِ بی وارث کو لوٹ کی خیمہ جلادیا سارا زیور و چادر و مقنع چہین کی بی پردہ کیا تصل مین لکی

پہنچنا اہلبیت کا مجلس شام سی الہجرم کا آنا کربلا مین

وہ ظلم و ستم توڑا کہ لاشون پر نالہ و فغان کو ایک دم چھوڑا تازیانی مارکی چھوٹی بڑون کا بدن
دکھایا اسیر و قیدی سبکو اونٹون پر چڑہایا شہیدونکی نیزون پر ہماری برابر لیجاتی اگر بعیہ
ہوکی آنسو بہاتی تو مارنیکو ہاتھہ اوٹھاتی زین العابدین بیمار کو بھاری طوق و زنجیر پہناتی بے
بی عمامہ و ردا سوار اشتر کرکی ایذا بہت پہنچائی روز ہجوم ذلت و خواری بازار کوفہ مین پھرایا
ابن زیاد کی دربار مین کنیزون سی بدتر نگار رہنا پڑا زندان مصیبت مین چند روز بند رہی پہر حال
تباہ سی شام کو بہیجی گئی دمشق کی آفت جو ہم پر گذری حق جانتا ہی کسی بشر نی نہ دیکھی نہ سنی بلوہ
عام تماشا مین مانند اسیران کفار ایذای تشہیر دی بہجو آل نبی اولاد علی سی شماتت مین تیسری
تمہاری سر پرخونکو روبروی تخت یزید رکہا چوب سی لب و دندان پر مارکی ذائقہ شراب چکہا
فاطمہ دختر نازپرور کو شامی کنیز بناتی تہی ہم طعنہ و ملامت مین اہلحرم خارجی بناتی تہی ایسی مکان
خراب مین زندانی کیا کہ دم بند ہوکی چہاتی مین رہگیا دن بہر تمازت آفتاب سی چہرہ جلتا رات کو
ماری سردی کی بدن لرزتا زندہ تمام زن و مرد ہماری سیر کی واسطی ہوا کرتا کنیز و غلام کا بلوا ملا خلق
خواری مین رہتا اب حلقہ جور سی یزید کی چہوٹ کی آئی ہین انواع محنت کا دفتر سینی مین
بہر کی لائی ہین ای برادر تمہاری بغیر وطن مین کیونکر جاؤن اہل مدینہ اور فاطمہ صغرا کو کیا منہہ
دکہاؤن کاش مین بہی جان کہوتی اور ایسی دربدر عزیزونکی الم سی نوحہ گر ہوتی وَاَقَامُوا
الْمَاتَمَ الْمَفْتُوحَةَ لِلْاَكْبَادِ راوی کہتا ہی اس مین پر سب نی روکی ماتم کیا آہ جگر
خراش کا غلغلہ دشت کربلا مین پہیلا وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِمْ نِسَاءُ ذٰلِكَ السَّوَادِ وَاَقَامُوا
عَلٰى ذٰلِكَ اَيَّامًا اطراف غاضریہ و نینوا کی عورت و مرد قرین بکا آئی دو شانہ روز
اونکی ساتہہ رسم عزا کو بجا لائی ہجوم خلق سی وہ کہرام شیون مچایا کہ زمین و زمان مین جوش
طرفی خون دل انکہون سی بہایا نظم المؤلف زیادہ مجکو نہین ہی یہان کلام کی جا ہوا ہی حشر

چہالیسویں مجلس رجعت اہل حرم کشام و کربلا سے مدینہ میں با درد و الم

رقت سے شورِ حشر بپا ہر ایک محب نے کیا غمسے چاک چاک جگر ، لبون پہ نالہ ہے سر مین اوڑائی خاکِ عزا ، یہی مقامِ تضرع ہے اور عطای کریم ، کھلی ہین بابِ اجابت بروی اہلِ دعا ، بزرگوار خدایا تو سبکی حاجت کو ، بحقِ پنجتنِ پاک جلد کردے روا ، خصوص ناظمِ دلخستہ ذاکرِ شہِ دین ، دیا ہند سے اوسکو بھی کربلا پہنچا ،

چہالیسویں مجلس روایات اندوہ و بکا وطن ہنیرمین رجعت سیدالشہدا عترت

رباعی اب خواب سے چونک وقتِ بیداری ہے ، لے زادِ سفر کوچ کی تیاری ہے ، مرمر کی پہنچتے ہین مسافر وہان تک ، یہ قبر کی منزل بھی بہت بھاری ہے رباعی کٹ جیو در حیدر کی مقابل کعبہ ، اس در سے پناہ کا ہے سایل کعبہ ، سر رکھہ کی درِ علی پہ کہتا ہے دبیر ، اپنا ہے یہ تو بہی برب الکعبہ رباعی ظاہر مین تو دریا پہ علمدار گیی ، باطن مین وہ کوثر کی طلبگار گیی تھا بیچ مین دریای شہادت حایل ، دو ہاتہہ مین اس پار سے اوس پار گیی رباعی عابد جو اوٹھاکی رنج و اندہ آئی ، غل تھا کہ وطن مین شاہِ والا آئی ، ہمجولیان آئین تو کہا صغرانی ، کہنے نہ سنا ہماری بابا آئی ، تمہید بکا ثوابِ غمِ عاشورا ، اے بیمارِ کربلا و شدتِ الم واقعہ سیدالشہدا ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَدِّکَ وَاَبِیْکَ وَاُمِّکَ وَاَخِیْکَ وَذُرِّیَّتِکَ وَبَنِیْکَ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ السَّجَّادِ وَاَسِیْرِ اَہْلِ الْعِنَادِ اَلسَّلَامُ عَلٰی زَیْنَبَ التَّقِیَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمِ الْمَرْضِیَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَکِیْنَۃَ الْمُصِیْبَۃِ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ وَرُقِیَّۃَ اَلسَّلَامُ عَلَی السَّادَاتِ الْعَلَوِیَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسَاءِ الْہَاشِمِیَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِکُمْ

و پاکیزه بود و یقین میدانم که مختار از اهل بهشت ست با حضرت امام حسین علیه السلام او را در بهشت حشر کنند مصعب زبیر حکم کرد در کشتن ان زن انا لله و انا الیه راجعون و این جنگ مختار و مصعب زبیر در ماه رمضان المبارک روز ادینه بود بعد از ظهر مختار علیه الرحمه شهید شد در سال هفتاد و سه از هجری نبوی صلی الله علیه و آله و سلم بعد از مختار پسرش ثابت نام خروج کرد و خون پدر را خود طلب نمود بعد از ... با سید ...

گفت کای پسر زبیر مختار از همه کس یاد ... و زاهد تر بود و مومن تر بود و خدا ... داشت دیگر و ا گفت تو چه میگوئی او ان میگویم که تو میگوئی دست از و باز دشنام چه میگوئید در حق مختار ... گفت هر دو وارد نزد مصعب حاضر کردند مصعب گفت

بسم الله الرحمن الرحیم
اما مقدمه پس در تحقیق حال مختار ست بدانکه روایات در باب مدح و ذم مختار مختلف وارد شده ست کشی ره در کتاب رجال با سناد خود از حضرت امام جعفر صادق علیه السلام روایت کرده که آن حضرت فرمود که مختار با امام زین العابدین ... و نیز از حضرت امام محمد باقر علیه السلام روایت کرده که مختار ... امام زین العابدین علیه السلام ... فرستاد و ...

... بعد دولت ... امدند ... ازان خواستند خادمی امد و زبانی ان حضرت گفت ازینها دور شوید که ازین دروغ گویان هدیه نمیگیرم و مکتوب اینها نمی خوانم و نیز ... که از غضب علی ... کتاب

چھالیسوین مجلس رجعت اہل حرم شام و کربلا سی مدینہ مین با درد و الم

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ہلالِ شہرِ محرم سینۂ اہلِ عالم کو ناخنِ جگر خراش ہی ہر سال دَوْرہ ماہ عزا سی دلِ بنی آدم مانندِ کتان کتان پاش پاش ہی روزِ ازل سی محبونکو اندوہ و الم اوٹھانی کی شربتِ حیات دیا اور شبِ عدم سی سونیون کو غم کہانی پر مائدۂ وجود کا قرینِ لذات کیا روح جملہ اعضا و جوارح مین قوتِ ناطقہ نوحہ پڑہنی کی عطا فرمائی چشمِ مردم کو نورِ عرفان کی بصیرت مین لباس ماتم کالی پہنائی بدنِ خلایق کو سلامتی و صحت دی کہ بارِ حزن و ملال اوٹھانی مین قدم کو طاقتِ رفتار کرامت کی تا مجالسِ زاری و ابتہال مین بڑہائین سر کو خمارِ دین و ایمان سے بھرا کہ نشۂ ذوق مین مٹی کی آلودہ خاک رہی دست و بازو کو زور دیا کہ حلقۂ سوگ مین گریبان چاک بھری آنی سی نہ مرمِ مصیبت کی بہشت مین راہ مغفرت سی جانا ہوگا نشست سی محفلِ تعزیت کی متعرضِ حساب مین کہڑا رہنا ہوگا جاگنی سی راتونکی لحد مین آرام سی سونا ملیگا بہیلانی سی بستر اندوہ کی مسندِ اکرام کا بچھونا ساتھ چلیگا ماندنون کی زحمت سی روزِ حشر مین رحمت کا دوڑی ایک ساعت کی محنتِ توقف سی بساطِ شیون پر جاودان راحت و سرور ہی دشنا ماجرای اہلبیت کا دیکھنی سی عذابِ سقر کی بچائی گا رونا اس تذکرہ خیر مر ہنگامِ نشرِ اکبر مین ہنسائیگا پیاس کی تعب اوٹھانی مین زلالِ کوثر و تسنیم کی سیرابی ہی بھوک مین آنسو بہانی پر نعماتِ ابدی کامیابی ہی بس خوشا حال اوسکا جو قدرِ نعمتِ فرصت قبلِ زوال جانی ماہ و سال و ماہ و ذرات ہر ساعت ذکرِ سولا کو فرضِ عین پہچانے اگر تم اہل ہم دوستدارِ امام امم فی دستِ ماتم سی پایۂ عرش ہلا یا لاکن غم وہ تھا کہ زن و مرد بنی ہاشم نی کئی برس پی ہم کہا یا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ لَبِسَ نِسَاءُ بَنِیْ هَاشِمِ السَّوَادَ الْمُسُوْحَ عمرو بن زین العابدین سیدِ سجاد نی روایت کی جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوی عوراتِ مدینہ بنی ہاشم نی سوتی لباس کالی پہنی کبھی مردون سی صحبت کی

چالیسوین مجلس ذکر بکای عاشورا شام وکربلاسی المحرم کا مدینہ مین جانا

اور خوشبو کوئی نہین سونگہی جب سی شمر نی گردن امام حسین علیہ السلام کاٹی اپنا بغض نکالا کسی نی اہلبیت سی فرق پر کنگہی نہ کی سر مین تیل نہین ڈالا چشم حسرت مین جو عزیز و نکا لہو بہتا دیکہہ پایا سوگواری سی ہرگز انکہون مین کاجل بالون مین خضاب نہ لگایا جامہ زیبا و زیور نہین پہنا بناو بالای طاق دہرا چند سال کہانا پینا سونا عیش وآرام دنیا تلخ کذرا رونا پیٹنا حزن والم سی ماتم کرنا وظیفہ رہا ما دامی کہ خدا کی پنجہ عذاب و دشنہ قہر سی خون اعدا بہا سر نحس عمر سعد اور ابن زیاد مدینہ مین آیا

دو قاتلان جناب امام نی مختار کی ہاتہہ سی رتبہ خسر الدنیا والاخرۃ پایا لی عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْفَضَّالِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرِّضَا قَالَ مَنْ تَرَكَ السَّعْيَ فِي حَوَائِجِهِ يَوْمَ عَاشُورَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ کتاب امالی مین علی ابن حسن ابن فضال سی روایت کی ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سی یہ حدیث سنی ہی جو مومن کہ تارک ہو سرانجام کار کو اپنی روز عاشورا بسبب اندوہ و ماتم سید الشہدا و ابتلای شیون و بکا حق تعالی اوسکی حاجات دارین کو برلائی اور ثواب اجر مصیبت سی کامروا فرمای وَمَنْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَا يَوْمَ مُصِيبَتِهِ وَحُزْنِهِ وَبُكَائِهِ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرَحَهُ وَسُرُورَهُ وَقَرَّتْ بِنَا فِي الْجِنَانِ عَيْنُهُ جو بندہ اہل اسلام یوم عاشورا مصروف اندوہ رہا ذکر امام حسین علیہ السلام کا نوحہ و مرثیہ کہا اونکی محنت و بلا پر محزون ہوکی رویا فرط غم سی عیال واقربا واحباب کا ہوش کہویا قیامت کی دن اوسی خدا شادمان و مسرور محشور کریگا اور بہشت مین ہماری ساتہہ پہنچا کی انکہو نکو نور خوشی دیگا وَمَنْ سَمَّى يَوْمَ عَاشُورَا يَوْمَ بَرَكَةٍ وَادَّخَرَ فِيهِ لِمَنْزِلِهِ شَيْئًا لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيمَا ادَّخَرَ وَحُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ يَزِيدَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ النَّارِ جنہی کہ دسوین محرم کا نام روز فرح وبرکت وعید رکہا اور گہر مین واسطی اپنی سودا خرید کیا

بھائیوں میں مجلس ذکر الم عاشورا و مدینہ میں شام سے سر کا آنا

ہرگز مبارک و سزاوار نہیں سمجھیگا اخرت میں یزید و ابن زیاد و عمر سعد کی ساتھ بدترین
درکات دوزخ میں جایگا روی المفید عن الحسن بن ابی فاختۃ قال قلت
لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اذکر الحسین بن علی علیہما السلام فای
شیء اقول اذا ذکرتہ شیخ مفید نے حسن ابن ابی فاختہ سے روایت کی ہے جو اوسنے کہا میں
یہ بات حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھی ہے یا مولا میں اکثر اوقات امام حسین علیہ السلام کو
یاد کرتا ہوں پس کیا مناسب ہے جو اوسدم اوکرون زبان سے کہوں فقال قل
صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ تکررھا ثلاثا فرمایا تین مرتبہ اونکی نام اس
عبارت سے درود کو پڑھنا کہ یہ تجکو ثواب واجر دنیا و آخرت دیگا او جنت کا رہنما ملے
عن داود الرقی قال کنت عند ابی عبد اللہ اذا استسقی الماء فلما
شربہ رایتہ قد استعبر واغرورقت عیناہ بدموعہ کتاب کامل
الزیارت میں لکھا ہی کہ داود رقی نے کہا ہی میں ابی عبد اللہ ثانی کی خدمت میں حاضر تھا
ناگاہ حضرت نے اب خاصہ مانگا جب نوش کیا تو بیتاب ہوگے رو دیا رخساروں پہ دریای
سرشک بہنے لگا رنگ حضرت متغیر ہوا ثم قال لی یا داود لعن اللہ قاتل
الحسین پھر میری طرف خطاب فرمایا ای داود حق تعالی قاتلان حسین علیہ السلام کو
لعنت کرے نفرین و عذاب ہر دم زیادہ رہی فما انغص للعیش ذکر الحسین
انی ما شربت ماء باردا الا ذکرت الحسین علیہ السلام عیش حیات کو ذکر امام
حسین علیہ السلام نے بد مزہ و تلخ کیا ہی میں کبھی سرد پانی نہیں پیا جو اونکی پیاس کے
غم نہیں کہایا ہی فما من عبد شرب الماء فذکر الحسین ولعن قاتلہ
الا کتب اللہ لہ مائۃ الف حسنۃ وحط عنہ مائۃ الف سیئۃ

پس جو مومن آب خوشگوار نوش کرنیکو پانی چاہے کہ تشنہ کامی امام حسین علیہ السلام کے یاد اور لعنِ اعدا کو زبان پہ لائے اوسکی نامۂ اعمال مین سو ہزار ثواب کو خدا لکھے اور جریدۂ خطا لاکھ جرم کو محو کرے وَ رَفَعَ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَكَانَ كَأَنَّمَا أَعْتَقَ مِائَةَ أَلْفِ نَسَمَةٍ اور زیادہ تو اثر ہائے گا اوسکی واسطے لاکھ درجہ عزت کو اور گویا اوسنے آزاد کیے سو ہزار غلام مقیدِ ذلت کو وَحَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلِجَ الْفُؤَادِ سوز و گدازِ محشر مین اوسکی دلکو برف کی مانند سرد کریگا اور فزعِ اکبر سے پناہِ امن و امان مین مسرور و مطمئن رکھیگا رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ زَيْنَ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَكَى عَلَى أَبِيهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً صَائِمًا نَهَارَهُ وَقَائِمًا لَيْلَهُ حضرتِ صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے جو بعد شہادتِ امام حسین سید الساجدین علیہما السلام کی یہ حالت گذری ہے کہ چالیس برس تک دنکو روزہ رکھتے رات بھر قیامِ نماز و دعا مین بسر کرتے ہر دم ماتم سے والدِ بزرگوار کی روتے بشدتِ غم و الم سے نزدیک تھا کہ جان کھوتے فَإِذَا حَضَرَ الْإِفْطَارُ جَاءَهُ غُلَامُهُ بِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَيَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ كُلْ يَا مَوْلَايَ جب ہنگامِ افطار آتا غلام حضرت پاس جاتا طعامِ خاصہ نانِ جو کوزۂ آب لاتا روبرو دہرکے عرض کرتا اے مولا نوش فرما فَيَقُولُ قُتِلَ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ جَائِعًا قُتِلَ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ عَطْشَانًا جب زین العابدین سرورِ مستورِ حصین کھانے اور پانی پر حسرت سے دیکھتے آہِ سرد نالۂ پردرد سے والدِ بزرگوار و سائرِ اقربا کی یاد مین جتاتے کہتے کہ ہائے فرزندِ رسولِ خدا دنیا سے بھوکا گذرا شہادت کی وقت پیاسا تھا پانی نملا ہائے گذرا فَلَا يَزَالُ يُكَرِّرُ ذٰلِكَ وَيَبْكِي حَتّٰى يَبُلَّ طَعَامَهُ مِنْ دُمُوعِهِ ثُمَّ يُمْزَجُ شَرَابُهُ بِدُمُوعِهِ بار بار یہی گفتار کی تکرار کرتے ماتمِ پدر و اقربا لیتے اور شدتِ حزن و الم سے

چھالیسوین مجلس کربکای بیمار کربلا واہلبیت کا شام سی مدینہ مین آنا

بی اختیار ہوکی روو دیتی اس قدر جوشِ رقت مین دریای سرشک چشم سی باہر آتا کہ وہ کہانا اور پانی آنسوون سی بہر جاتا فَلَمْ یَزَلْ کَذَالِکَ حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ساری عمر یونہین مصیبت مین گذری تاکہ انتقالِ دارِ دنیا سی ملاقاتِ خداہوئی وَحَدَّثَ مَوْلیٰ لَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ بَرَزَ یَوْمًا اِلَی الصَّحْرَاءِ قَالَ فَتَبِعْتُہٗ فَوَجَدْتُہٗ قَدْ سَجَدَ عَلٰی حِجَارَۃٍ خَشِنَۃٍ غلامِ امام علیہ السلام نی یہ ماجرا بیان کیا اور کہا ایک روز اوس مولای بندہ وآزاد نی شہر کی باہر قدم رکہا مین بہی اونکی پیچہی چلا صحرا مین جاکی دیکہا عبادت مین محوِ ذکر ہوی ہین سخت پتہر پر سجدہ کی کوجہکی ہین فَوَقَفْتُ وَاَنَا اَسْمَعُ شَہِیْقَہٗ وَبُکَاءَہٗ وَاَحْصَیْتُ عَلَیْہِ اَلْفَ مَرَّۃٍ مین دور کہرا رہا اونکی نالہ وزاری کو سنی گیا الفاظِ مناجات کو شمار کیا کہ ہزار مرتبہ اس تسبیح کو پڑہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَانًا وَصِدْقًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَاِنَّ لِحْیَتَہٗ وَوَجْہَہٗ قَدْ غُمِرَ بِالْمَاءِ مِنْ دُمُوْعِ عَیْنَیْہِ ہرگاہ سرِ پرنور کو خاک سی اوٹہایا تو مین نی دیکہا کہ محاسن اور چہرہ کو سرشکِ چشم سی بہگویا تہا فَقُلْتُ یَا سَیِّدِیْ اَمَا اٰنَ لِحُزْنِکَ اَنْ یَّنْقَضِیَ وَلِبُکَائِکَ اَنْ یَّقِلَّ عرض کی ای مولا یا ابن خیر الوریٰ آیا غم واندوہ موقوف نہین ہوتا اپکا رونا کوئی صورت سی نہین جاتا کہ حزن وبکا سی پاک جانکا درجہ پہنچا فَقَالَ لِیْ وَیْحَکَ اِنَّ یَعْقُوْبَ بْنَ اِسْحَاقَ ابْنِ اِبْرَاہِیْمَ کَانَ نَبِیًّا اِبْنَ نَبِیٍّ کَانَ لَہٗ اِثْنَا عَشَرَ اِبْنًا فَغَیَّبَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَاحِدًا مِّنْہُمْ فرمایا وای او پرتیری کہ یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم پیغمبر اور فرزند نبی تہا تاگاہ درپردہ امتحان مین اونکی بارہ بیٹون سی ایک پسر کو خدا نی چہپادیا فَشَابَ رَاْسُہٗ مِنَ الْحُزْنِ وَاحْدَوْدَبَ ظَہْرُہٗ

مِنَ الْغَمِّ وَ ذَهَبَ بَصَرُهٗ مِنَ الْبُكَاءِ وَ اَبْنُهٗ حَیٌّ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا الم فراق اور اندوہ
اشتیاق کا وہ صدمہ ہوا جو بالون کو سفید پشت کو خمیدہ کیا کثرتِ رقت مین آنکھو کا
نور جاتا رہا باوجود اسکی جو خلف اونکا دنیا مین زندہ تھا وَ اَنَا فَقَدْتُ اَبِیْ وَ اَخِیْ
وَ سَبْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ صَرْعٰی مَقْتُوْلِیْنَ مینی تو سارا کنبہ دشتِ
کربلا مین دستِ جفا سی غایب ہوتی دیکھا ہی والد بزرگوار برادرانِ نامدار کو اپنی آنکھون
سی کھویا ہی میری سامنی اونکا سر تن سی اوتارا ستره جوان عزیز و اقربا کو ایک دن مین مارا
زمین پر گرا خاک و خون مین لوٹتا اونکو چھوڑا ہر ایک کا بدن پاش پاش صحرا مین رہا بیدفن پڑا
فَكَیْفَ یَنْقَضِیْ حُزْنِیْ وَ یَقِلُّ بُكَائِیْ میری دل سی وہ غم کیونکر جائی تسکین دینی مین
او نیر کہان سی آئی ہر دم ماجرای کربلا آنکھو کی روبرو آتا ہی اور صدای العطش حرم و استغاثۂ
پدر کا دھیان کان سی نہین جاتا ہی ع عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ قُلْتُ
لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَیْفَ صَارَ یَوْمُ عَاشُوْرَا یَوْمَ مُصِیْبَةٍ
وَ غَمٍّ وَ جَزَعٍ وَ بُكَاءٍ کتاب عِلَلُ الشَّرَایِعِ مین عبد اللہ ابنِ فضل سی روایت کی ہی اونسی
کہا مینی یہ بات حضرتِ صادق علیہ السلام سی پوچھی ہی کہ یا ابن رسول اللہ کیونکر یوم عاشورا
مصیبت اور شیون و رقت کا دن ہوا دُوْنَ الْیَوْمِ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَ الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَتْ فِیْهِ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ مقابلہ مین اوس روز کی جو رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نی دارِ جاودانی مین رحلت کی اور فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا نی
عالم فانی سی جنت کی راہ لی وَ الْیَوْمِ الَّذِیْ قُتِلَ فِیْهِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْیَوْمِ الَّذِیْ
قُتِلَ فِیْهِ الْحَسَنُ بِالسَّمِّ اوس دن سی کہ علیِ مرتضیٰ علیہ السلام نی درجۂ شہادت پایا
اور حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو زہرِ جفا سی مار شربت دغا پلایا فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ

چہالیسوین مجلس مزید الم عاشورا و شام و کربلا سی مرجعت حرم سید الشہدا

اَعظمُ مُصیبَۃً مِن جمیعِ سایرِ الایّام امام حق ناطق نی جواب یا کہ روز شہادت امام حسین علیہ السلام کا سب سی بڑا ہی اوس مصیبت اعظم ہی اور ایام کی اندوہ و غم کو بہشت سیاہی وَذٰلِکَ اَنَّ اَصحابَ الکِساءِ الَّذینَ ھُم کانُوا اَکرَمَ الخَلقِ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کانُوا خَمسَۃً فرمایا یہ سبب ہی کہ اصحاب کسا جو ساری خلق سی اعلیٰ ہی وہ پنجتن برگزیدہ خدای عزوجل مقرب کبریا آلِ عبا ہی فَلَمّا مَضیٰ عَنھُمُ النَّبیُّ بَقِیَ اَمیرُ المُؤمِنینَ وَفاطِمَۃُ وَالحَسَنُ وَالحُسَینُ فَکانَ فیھِم لِلنّاسِ عَزاءٌ وَسَلوۃٌ جب اون مین سی گذر گئی خاتم انبیا تو علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کا دیدار خلق کو موجب تسکین و تسلی تہا فَلَمّا مَضَت فاطِمَۃُ بَقِیَ اَمیرُ المُؤمِنینَ وَالحَسَنُ وَالحُسَینُ کانَ فیھِم عَزاءٌ وَسَلوَۃٌ لِلنّاسِ ہرگاہ فاطمہ زہرا نی دنیا سی رحلت کی عزاداری و جمعیت خاطر جہان کی وجود علی و حسن و حسین علیہم السلام سی ہوی فَلَمّا قُتِلَ مِنھُم اَمیرُ المُؤمِنینَ بَقِیَ الحَسَنُ وَالحُسَینُ عَزاءً وَسَلوۃً لِلنّاسِ جب ان کہ امیر المومنین نی بہی شہادت پائی لوگونکو زیارت حسنین سی شکیبائی آئی فَلَمّا مَضَی الحَسَنُ کانَ لِلنّاسِ فِی الحُسَینِ عَزاءٌ وَسَلوۃٌ جب امام حسن علیہ السلام بہی زہر سی جگرپارہ خلد کو راہی ہوی تو خستہ النجابین فقط امام حسین صلواۃ اللہ یادگار آلِ عبا ہی اونکا معاینہ رخسار اپنہ دیدار چار بزرگوار تہا اونسی آرام جانِ بیقرار و ادای رسم عزا و حصولِ فیض کردگار ہوتا فَلَمّا قُتِلَ الحُسَینُ لَم یَکُن بَقِیَ مِن اَصحابِ الکِساءِ اَحَدٌ لِلنّاسِ فیہِ بَعدَہٗ عَزاءٌ وَسَلوَۃٌ لاکن امام حسین علیہ السلام کی شہادت سی اصحاب کسا کا نام مٹ گیا کہ اونکی بعد خلق کو عزا و تشفی کا سہارا نہ ملا فَکانَ ذَھابُہٗ کَذَھابِ جَمیعِھِم کَما کانَ بَقاءُہٗ کَبَقاءِ جَمیعِھِم فَلِذٰلِکَ صارَ یَومُہٗ یَوماً اَعظَمَ الاَیّامِ مُصیبَۃً

است کہ تنہا در خلوت بنی عمت بود گفت ای فرزند رای و دور کار وزیرکان دنیا و کار شناسان جہان رحمۃ اللہ علیہ از عقلای روزگار در این اندیشہ چیست شریک اعور و او صیاست اسیبی رساند ای تو

چالیسوین مجلس مزید غم روز عاشورا و مرجعت حرم سید الشہدا

پس اَبی عَبدِالله کا مارا جانا گویا سب کا ہی فاقد و غایب ہونا جیسی اونکی وجودہی پنجتن کی نمود تہی اسلیئی روزِ عاشورا کی مصیبت ساری ایام غم سی بڑہکی ہوئی قالَ عَبدُاللهِ بنُ الفَضلِ الهاشِمیُّ فَقُلتُ لَهُ یَابنَ رَسُولِ اللهِ فَلَم یَکُن لِلنّاسِ فی عَلِیِّ بنِ الحُسَینِ عَزاءٌ وَسَلوَةٌ مِثلَ ما کانَ لَهُم فی آبائِهِ راوی نی عرض کی آیا زین العابدین کو سرمایہ تسکین نجانا اور آبا و اجداد سا خلیفہ رب العالمین نہین مانا فَقالَ بَلیٰ اِنَّ عَلِیَّ بنَ الحُسَینِ کانَ سَیِّدَ العالَمینَ وَاِماماً وَحُجَّةً عَلَی الخَلقِ بَعدَ آبائِهِ الماضینَ وَلٰکِنَّهُ لَم یَلقَ رَسُولَ اللهِ وَلَم یَسمَع مِنهُ فرمایا ہے لاکن اونکو رسولخدا کی زیارت نہین ہوئی اور بدون واسطہ اپنی کان سی حدیث خاتم رسالت نہین سنی وَکانَ عِلمُهُ وِراثَةً عَن اَبیهِ عَن جَدِّهِ عَنِ النَّبِیِّ اونکا علم موروثی تہا جو پدر و جد بزرگوار سی پہنچا وَکانَ اَمیرُ المُؤمِنینَ وَفاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَینُ قَد شاهَدَهُمُ النّاسُ مَعَ رَسُولِ اللهِ فی اَحوالٍ تَتَوالیٰ علی مرتضیٰ و فاطمہ زہرا و حسن مجتبیٰ و حسین سید الشہدا علیہم السلام کو خلایق نی پیغمبر کی خدمتمین دیکہا تہا کہ صحبت ہین خیر الوریٰ کی ساتہہ اونکا جلسہ رہتا فَکانُوا مَتیٰ نَظَرُوا اِلیٰ اَحَدٍ مِنهُم تَذَکَّرُوا حالَهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ وَقَولِ رَسُولِ اللهِ لَهُ وَفیهِ جسوقت ایک ہی اون بزرگوارون کو لوگ سلامت پاتی تو یادِ مصاحبت پیغمبر اور ارشادِ خیر البشر کو زبان پر لاتی فَلَمّا مَضَوا فَقَدَ النّاسُ مُشاهَدَةَ الاَکرَمینَ عَلَی اللهِ عَزَّوَجَلَّ جب وہ سب مقبول دنیا سی گذر گئی تو درمیان خلایق ویسی برگزیدہ خدا کی آل عبا نرہی وَلَم یَکُن فی اَحَدٍ مِنهُم فَقدُ جَمیعِهِم اِلّا فی فَقدِ الحُسَینِ لِاَنَّهُ مَضیٰ فی آخِرِهِم فَلِذٰلِکَ صارَ یَومُهُ اَعظَمَ الاَیّامِ مُصیبَةً الحدیث اون حضرات ہین یہ بات نہی جو

چھالیسوین۴۶ مجلس ام سلمہ کا پیغمبر کو محزون دیکھنا حرم سید الشہدا کا تذکرہ مین بہرآنا

اسید خلایق کہتی ہی کہ ایک سرور کی جانی سی نشان سب پنجتن کا مٹی الا امام حسین علیہ السلام کا جو واقعہ عنیت ہوا تو جمیع ارباب کسا کا پتا جاتا رہا اسواسطی کہ وہ آبا و اجداد سی آخر مین گذری اور خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام وریثۃ الاولیا تہی لہذا جو روز شہادت مظلوم کربلا وہ اعظم ایام مصایب اہل ولا ہی رُوِیَ فِی کِتَابِ کَشْفِ الْغُمَّۃِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدِیْ وَقَدْ حَمِیَ الْوَطِیْسُ وَقَدْ دَخَلَ اِلٰی بَیْتِیْ فَفَرَشْتُ لَہٗ حَصِیْرًا اِذْ طَرَحَ مُتَّکِیًا کتاب کشف الغمہ مین ام سلمہ سی روایت کی ہی کہ ایک دن رسو خدا کو بخار مین شدت ہوئی ہی میری حجری مین قدم رنجہ فرمایا مینی اونکی استراحت کو بوریا بچھایا صاحب مسند قاب قوسین نی تکیہ لگایا اور سہر لیٹ کی ضعف سی پانو پہیلایا فَجَاءَ الْحُسَیْنُ فَدَخَلَ وَھُوَ مُلْقٰی عَلٰی ظَھْرِہٖ فَقَالَ ھُنَا یَا حُسَیْنُ فَوَقَعَ عَلٰی صَدْرِہٖ اس حال مین امام حسین علیہ السلام نانا کی پاس آئی جناب پیغمبر جب آرام کرتی تہی نواسی کی طرف ہاتھ بڑہائی بولی ای حسین یہان اجاو چہاتی پر بیٹھہ کی دل بہلاو فَجَعَلَ یُلَاعِبُہٗ وَھُوَ یَمْسَحُ عَلٰی بَطْنِہٖ بس وہ اونسی خوشی مین کہیلتی سینہ و شکم جد بزرگوار پر لوٹتی خیر الوری ذکر خدا مین تسبیح پڑہتی اپنی بیماری و تپ کا خیال نہ رکہتی قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ فَنَظَرْتُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاِذَا ھُوَ یُلَاعِبُہٗ ام سلمہ فرماتی ہین کہ شگاف در سی مینی تماشی دیکہی کہ خاتم انبیا نواسی کو چہیڑتی اور ہنستی رہی فَقُلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَظِیْمِ یَوْمَ صَدْرِ الْمُصْطَفٰی وَیَوْمَ وَجْہِ الثَّرٰی اِنَّ ھٰذَا الْعَجَبُ مینی کہا سبحان اللہ عجب ماجرا ہے ایک روز حسین کا صدر مصطفی پر لوٹنا اور کبھی زمین مقتل مین گرنا سا ہی قَالَتْ ثُمَّ غِبْتُ عَنْہُ سَاعَۃً وَعُدْتُ اِلَی الْبَابِ فَرَأَیْتُ النَّبِیَّ وَھُوَ مَغْمُوْمٌ

چہالیسوین مجلس ام سلمہ کا پیغمبر کو نالان دیکھنا شام و کربلاسی حرم سید الشہدا کا باہر

وقد غمّض عینیہ وفی وجہہ نوع من عبوس ام سلمہ نی بیان کیا مین تہوری
دیر کسی طرف پر جاکی دوپہر آئی ناگاہ سرور کائنات کی صورت غمزدہ واشکبار و اندوہ
نظر آئی فقلت لاشک ان الحسین قد شط علی النبی بصبوتہ میری خیال مین
آیا حسین کی نادانی وطفولیت سی کچھ اونپر شدت گذری اور حبیب خدا کو اونکی حرکت
یقین ہی ناگوار طبیعت ہوئی فدخلت علیہ وفی یدہ شیء ینظر الیہ وہو یبکی
پس مین اونکی پاس گئی پوچھون کیا سبب سی محزون ہوتی ہین دیکھا کوئی چیز ہاتھ مین
لیی اوسپر نظر کرتی روتی ہین فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ افدیک
من اراک باکیا حزینا ما الخبر مین عرض کی ای رسول خدا تمپر ماں باپ اور اپنی جان قربان
کرون کیا ماجرا ہی جو اسدم آپکو نالان ومحزون پاتی ہون فقال ان جبرئیل نزل
علیّ فی ہذہ الساعۃ واخبرنی ان ولدی ہذا سیقتل فقلت وکیف
واین فرمایا کہ ابہی جبرئیل میری پاس آیا مجھی خبر دی کہ یہ فرزند مارا جائیگا مینی دریافت کیا
ای حامل وحی کبریا کیونکر اور کہان ایسا حادثہ گذریگا قال بعد ابیہ وامہ فی
ارض کربلا جواب دیا بعد شہادت پدر ورحلت مادر کی یہ واقعہ ہوناہی روز عاشورا
زمین بلاخیز مین جسکا نام کربلا ہی وان اخترت ان اریک من ترابہا قبضۃ
اگر تم چاہو وادی اقدس مین جاؤن وہان کی خاک لاکی تمہین دکہاؤن فغاب
عنی فجاء بہذہ القبضۃ وقال ہذا من تربتہ پس جبرئیل میری روبروی
غایب ہوا قدم بڑہایا تہوڑی دیر مین اوس ارض مطہر کی یہ مٹی لایا قال خذیہا
واحفظیہا عندک فی ہذہ الزجاجۃ وانظری الیہا فاذا رأیتہا قد صارت
دما عبیطا فاعلمی ان ولدی الحسین قد قتل فی تلک الساعۃ سرکار نی

چالیسوین مجلس خواب ام سلمہ مین پیغمبر کا غبار آلود جلوہ فرمانا اہل بیت کا شام سی مدینہ کو آنا

وہ خاک مجھی سونپی کہ اپنی پاس رکھو اس شیشی مین حفاظت سی بھر کی روز نظر کرتی رہو جب
او سمین دیکھنا یہ تربت کا خون تازہ بنا یقین لانا کہ امام حسین اسکھڑی شہید ہوا لہو بن گیا
قالت ام سلمة ففعلت ما امرنی فعلقتها فی جانب البیت حتی قبض
النبی وجری ما جری ام سلمہ سی منقول ہی یعنی ویسا کیا جو مخبر صادق نی کہا تھا
شیشی کو ایک جانب حجری کی اویزان دہرا تا کہ رحلت خیر الوری کا سانحہ اور باقی ماجرا
گذرا ثم لما خرج الحسین من المدینة الی العراق واتیته لاودعه
جب وہ روز ہوا کہ حسین علیہ السلام سفر عراق کو مدینہ سی نکلا مین رخصت کی واسطی جو
پاس گئی رو دیا منہ سی اونکی اپنا رخ ملا اوس مسافر دشت غربت نی کہا ماں ہجران آئی
ای جان تمہین وصیت کرتا ہون شیشہ تربت کی جو احمد مختار نی رکھوایا ہی فبقیت
ارقبها وانظر الیها الیوم المرتین والثلاث دل بیقرار اور چشم اشکبار سی
وعدہ سیدابرار مین رہی دن رات مین دو تین بار اوسکو دیکھتی چند مدت گذری فلما
کان الیوم العاشر من المحرم قرب الزوال اخذتنی سنة من النوم
فنمت هنیئة تا کہ روز دسوین محرم کو قریب زوال کا ہنگام ہوا فرایت رسول
الله فی مناحی واذا هو اشعث اغبر وعلی کریمته الغبار والتراب
ناگاہ رسول اللہ کی عالم رویا مین تباہ حالت پائی کہ سنہ اور محاسن پریشان سر صورت
گرد پڑی نظر آئی فقلت بابی انت وامی مالی اراک یا رسول الله مغبرا
اشعث ما هذا الغبار والتراب الذی اراه علی کریمتك ووجهك
عرض کی ای حبیب کردگار اندوہ وغم کا سبب کیا ہی جو اپکا چہرہ متغیر بال بکھری عارض
غبار کہاں سی بھرا ہی فقال لی یا ام سلمة لم ازل هذه اللیلة احفر قبر ولدی

مختار برای طلب ثار سلطان مطاع متوجه گردید و در قلع و قمع ظالمان همت
در آن کده شیشه هستی فاسقان کیمیا
مست شراب غفلت بودند و بسند [illegible]
که دو دهت و فضیلتی دیده که [illegible]

چھالیسویں مجلس ام سلمہ کا پیغمبر کو ماتم زدہ خواب میں دیکھنا

الحسین و قبور اصحابہ فرمایا ای ام سلمہ مجھی تمام رات مصیبت ورقت طاری رہی کہ
قبر حسین مظلوم واقربا و صحابہ سید الشہدا کی طیاری مین گذری وھذا اوان فراغی
من تجہیز ولدی الحسین واصحابہ قتلوا ابکو بلا سیری فرزند و نکو صحرای
کربلا مین ایت جفاکارنی مارا ہی مینی ابہی حسین اور اونکی رفقا کی تجہیز دفن سی فراغ
پایا ہی فانتبہت فزعۃ مرعوبۃ فقمت ونظرت الی القارورۃ
فاذا بہا قد صارت دما عبیطا فعلمت ان الحسین قد قتل ام سلمہ
کہتی ہین خواب سی گہبرا کی اوٹہی دوڑ کی شیشہ تربت پر نظر کی اوسمین خون تازہ جوش مارتا
دیکہا شہادت امام حسین اور بربادی ثقلین کا یقین کیا فجعلت اصیح وابنا
وا قرۃ عیناہ و وا حسیناہ و وا ضیعتاہ بعدک یا ابا عبد اللہ
ام سلمہ نی بیتاب ہو کی نعرہ مارا کہ ہای فرزند رسول نور چشم بتول کیسی آفت گذری
ای حسین بیکس تیری شہادت سی حرمت اہلبیت جاتی رہی قال فجعلت نصیح
حتی اجتمع الناس عندھا فقالوا ما الخبر راوی کہتا ہی ام سلمہ نی فریاد و زاری مین
بہت دہوم مچائی زن و مرد فراہم ہوی پوچہا خیر ہی مگر تازہ کوئی خبر آئی فاعلمتہم
فجعلوا ینادون وا سیداہ و وا مظلوماہ واللہ ما کذبت فاریخ
ذلک الیوم یوم قتل الحسین علیہ السلم یاد مومنین سر پیٹ کی رونی جانی
حاضرین کو خاک شیشی سی لہو بہنی کا ماجرا سنا تین جب سامعین کو ذکر اندوہ مین تاب
ضبط و قرار باقی نرہی سب نی عزا و ماتم سی چلا کی آہ سرد بھری نعرہ وا سیداہ و وا مظلوماہ کا
شور و شین کیا افسوس و حسرت سی نام امام حسین علیہ السلام لیا ام سلمہ بولین بخدا کہ
مخبر صادق نی کبہی خلاف نہین کہا آجکی دن میرا پیارا فرزند زہرا غریب و بیچارہ کربلا مین

و ابراهیم بن مالک اشتر شریک [illegible]
بلاد عرب و عجم را مسخر کرده دیده
مشاهد حال او بوده و او بالاتفاق
در ملت و دین و اعتقاد و یقین
خود مؤدی و مقصودی نداشت و حال
و او بکرمت و در [illegible]
که اکثر علماء توفیق اطلاع و وقوف بر
معانی الفاظ اخبار نیافته اند و از
غفلت چشم بصیرت وا نکرده [illegible]
احادیث و اخبار مدح مختار ندیدند و تأمل
نمایند بعلم یقین بدانند که او از سابقین
مجاهدین بوده که رب العالمین در کار [illegible]
[illegible]
اوامر و نواهی [illegible]
اکثر غیر طریقه مرضیه [illegible]
الاعتقاد [illegible]
امام او و دعای که مستجاب شد [illegible]
[illegible]
مسعود و شان امام از ائمه اطهار
مسعود و بر رساله مدح ائمه اطهار
و مشاد بر [illegible] مختار و نهی ایشان از
اولوالامر را [illegible]

مطاعن و مثالب نیست که دشمنانش
بیان ریخته اند تا از نظر مومنین
اماره نمایند همچنانکه اعدای
امیر المومنین علیه السلام
نسبت بآنحضرت [illegible]

بیشند که بسبب ان جمیع کثیر از عصب ... واجبات ...
و طاعت او انحراف ... افتادند و ایشان
و در دوستی ثابت و راسخ بودند
اهل تشکیکات و توهمات در انها ...
که ... نیافت ... فضایل و مناقب ...
طبایع ... و خواطر و ...
انحضرت ... و بعضی ...
و منکشف گردید و ... کار ...
عمار او ... انتهی که ... دانسته
دانسته پس باید ... اکثر علمای اخیار ...
بعد ... از انجمله ...
عمار ... امام حسن عسکری علیه السلام
که در تفسیر ... سید الوصیین ...
از امیر المومنین ... خدا ...
انحضرت فرمود ... طاعت ...
بعضی از ایشان که ... یافتند و بعضی ...
دیگر ... اکرام ...

چھالیسوین مجلس جنات جوالی مدینہ کا ماتم امام سی نوحہ کرنا

مارگیا اوس تاریخ کو مدام آہ و فریاد سی لکہا جب نامہ آیا تو معلوم ہوا وہی روز شہادتِ مظلوم کربلا تہا فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ السَّحَرِ سَمِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ نَوْحَ الْجِنِّ عَلَى الْحُسَيْنِ وَجَاءَتْ مِنْهُمْ جِنِّيَّةٌ تَقُولُ ہرگاہ اوس روزِ جانسوز کی سحر قیامت اثر ہوی اہلِ مدینہ نی غم امام حسین علیہ السلام پر آواز نوحہ جنات سنی اونمین ایک جنیہ نالان اکی آئی یہ مین جگر خراش زبان پر لائی حم نبہ أَلَا يَا عَيْنُ فَانْهَمِلِي بِجُهْدٍ + فَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي اے چشم کوشش سی اولادِ مصطفی پر اپنی آنسو بہا پہر کون ہی جو اونپر گریہ کا شیون اور بکا عَلَى قَوْمٍ تَقُودُهُمُ الْمَنَايَا إِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي الْمُلْكِ عَبْدٍ اونکی مصیبت مین جنکو سرہای شہدا کی ساتہہ تہا بہاز شتر پر بٹہا یا بادشاہ متکبر مغرور ظالم کی واسطی اسیر و خوار ہدیہ بہجوایا فَأَجَابَتْهَا جِنِّيَّةٌ أُخْرَى تَقُولُ مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِينَهُ فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ وَدِ رَجَعُوا عَلَيْهِ بِالْقَنَا سِرَ الْبَرِيَّةِ وَالْوُفُودِ ہمیشہ منہ ملتی اور بوسہ لیتی رہی نبی جسکی پیشانی کا اور چہرہ اوسکا آفتاب سی زیادہ چمکتا تہا اوس بزرگوار کی سر کو نیزی پر چڑہایا بد ترین امت اور گروہ اشقیا نی جنکو رحم نہ آیا پس اے موالیانِ علی مرتضیٰ اور محبانِ اولادِ مصطفی مضمون حدیث و روایات کو سنی سنا کہ یہ نوائبِ عظما مین خاتمہ مصیبت ہوا ہی سب اولیا کی حزن و ملال کا مجموعہ حالِ خامسِ آلِ عبا ہی جسنی اس غم پر اندوہ و ماتم کیا او سینے ساری پیشوای دین کا الم اوٹہا لیا چاہیی ایسی ماجرای جانگزا مین شور و شین کرو اور یا نالہ و بکا مین مقربانِ خدا کی و احسین کہو نظم للمولفہ وہ کون دل ہی کہ اس بزم مین فگار نہو سر و سینہ زہرا پہ اشکبار نہو عزیزو میٹو یہ دن ہی تمہاری زاری کا عجب ہی سوگ حسین مولا کی بیقرار نہو لرز رہا ہی مزار نبی جو رقت سی کہین قیامت کبرا تو آشکار نہو بتول

بامیر المومنین علیہ السلم ... ۱۰۷ ... عاصیان
در میان ما کیانند فرمودند انہا ...
بتعظیم ما اہلبیت و رعایت حقوق
مامور شدند پس مخالفت و انکار
و استخفاف بان ورزند و اولاد
رسول را بکشند بان مردم گفتند
کہ ایا چنین خواہد شد فرمود بلی
خبر حق و صدق و شدنی ست
و نزدیک ست کہ این ہر دو نور عین
من حسن و حسین مقتول شوند
و حق تعالی در دنیا عذاب خود را
بران ظالمان نازل کند بسبب شوق
و ظلم انہا شمشیر کسی کہ او و رای
انتقام ایشان مسلط کرداند
بجزای اعمال خود خواہند رسید
چنانکہ در بنی اسرائیل عذاب
نازل کرده و دم رسیدند

چہالیسوین مجلس اہلبیت کا شام و کربلا سی مدینہ مین آنا

نکلی جو مرقد سی خاک اوڑانی کو۔ ابو تراب کی چہری پہ کیون غبار نہو ✤ خموش ناظم اب کی
ہین مجالِ سخن ✤ حسن کو دردِ جگر سی ہم انتشار نہو

مجلسِ مراجعت اہلِ حرم شام و کربلا سی مدینہ مین و عزا داری و ماتم کرنا ہندات فاطمہ و سکینہ کا مدینہ مین

حاملانِ طغیانِ ایذا و محن و واصلانِ مبتِ الاحزانِ وطن منزل رسیدگانِ مدینہ اندوہ
بکا و محمل کشایانِ قافلہ کرب و بلا مرثیہ خوانانِ مصیبتِ عزیزان و نوحہ سرایانِ محنت زدہ
جہان خیمہ تعزیت مین اقربای نالہ و رقت سی یون دست و بغل ہوتی ہین کہ جب اہلبیت
کرام سفرِ شام سی دشتِ کربلا مین آئی اور چند روز و شب ماتمِ امام حسین علیہ السلام کو سوز
و زاری سی بجا لائی طوق پوشِ سلسلہ دین زین العابدینؑ نی سب عزا دارونکو سمجہایا اور
مہاجرتِ قبورِ شہدا و مراجعتِ مدینہ خیر الورٰی کی امر فرمایا قَالَ السَّیِّدُ ثُمَّ انْفَصَلُوْا
مِنْ کَرْبَلَا طَالِبِیْنَ الْمَدِیْنَۃَ ہر بی بی اپنی وارث کی فراق سی لپٹی ہین جہانسو سی
نالہ و بکا مین سینہ و سر کو پیٹتی بحکمِ امامِ زمان سی حرمِ محترم ناچار و اشکبار سوار ہوی
دلِ بیقرار مین حسرت و ارمان بہری کربلا سی وطن چلی۔ کاروانِ خیلِ الم کی تہتا
دیکہہ اوٹھاتی قدم بڑہاتی اور ہر منزل کو غمِ سید الشہدا سی ماتم سرا بناتی جاتی قَالَ بَشِیْرُ
بْنُ جَذْلَمٍ فَلَمَّا قَرُبْنَا مِنْہَا نَزَلَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فَحَطَّ رَحْلَہٗ وَضَرَبَ
فُسْطَاطَہٗ وَاَنْزَلَ نِسَاءَہٗ بشیر ابن جذلم نی روایت کی ہی جب سواری بانوانِ حرم کی
نزدیک مدینہ پہنچی ہی عجب طرحکی رقت عورات و اطفالِ امام حسین علیہ السلام مین برپا
ہوی اسواسطی کہ ہجومِ یاس نی گہیرا شہر مین لوگ پوچہینگی تمہاری سردار پر کیا گذری اوس
ہنگام و کہرام مین سید الساجدین نی سبکو روک لیا۔ دروازی سی باہر ایک طرف مقام کیا

چہالیسوین مجلس مدینہ مین بازگشت حرم سید الشہدا و نوحہ کرنا بشیر کا

بیٹا پرانا جسمہ جو ہمراہ تھا غم و آہ و فریاد پر آوٹھا یا اہلبیت کو عماری و محمل سی اوتاری حضرت
حسرت پر بٹہایا و قال یا بشیر رحم اللہ اباک لقد کان شاعرا فہل تقدر
علی شیء منہ بشیر کو اپنی پاس بلایا اوس مبتلای یاس کو فرمایا تیری والد کو رحمت کری خدا
جو وہ اچہا شاعر بالطبع رسا تھا آیا تو بہی اوس فن مین دخل رکہتا ہی اور مضمون مکنون نظم
کر سکتا ہی قلت بلی یا ابن رسول اللہ انی لشاعر عرض کی ای مطلع قصیدہ
صبر و شکیبا و مقطع قطعہ ابتلا ردیف قافیہ بکا و مصرع شاہ بیت صدق و صفا مین بہی
بندش کلام چست کرتا ہون اور دیوان خیال مین بحر فکر سی در بہا لاتا ہون قال ادخل
المدینۃ فانع ابا عبد اللہ ارشاد کیا ای بشیر ہماری وطن مدینہ مین جا کی شور و شین
مچا اور سبکو شہادت ابی عبد اللہ الحسین کی خبر سنا قال بشیر فرکبت فرسی
و رکضت حتی دخلت المدینۃ فلما بلغت مسجد النبی رفعت
صوتی بالبکاء بشیر کہتا ہی کہ مین سوار ہو کی فرس کو اڑ لگاتا شہر مین نوحہ کرتا آیا
تا کہ صحن روضہ رسول مین سر پیٹتا رقت سی چلایا و انشات اقول یہ اشعار جانسوز کو
تضمین کیا اور مجاوران قبر نبی کو پرسا دیا یا اہل یثرب لا مقام لکم بہا
قتل الحسین فادمعی مدرار ای مردم یثرب کیا بی خبر ہو تم کہ مقام آرام نہین
رہا ہی آنکہون سی لہو کی آنسو بہاو کہ حسین فرزند پیغمبر مارا گیا ہی الجسم منہ بکربلا
مضرج والراس منہ علی القناۃ یدار بدن اوسکا پارہ پارہ صحرای کربلا
بیدفن پڑا ہی اور سر کٹا نیزی پر چڑہا در بدر پہرا ہی قال ثم قلت ہذا علی
بن الحسین مع اخواتہ و عماتہ قد حلوا بساحتکم و نزلوا بفنائکم بشیر نی
کہا مین رو کی بولا ای اہل ولا ساری جوانان اولاد پیغمبر شہید ہوی اور نہین فقط علی ابن الحسین

چھالیسویں مجلس بشیر کا بازگشت حرم سے خبر لانا اہل مدینہ کا شور وشین مچانا

علیہما السلام باقی تھی کہ وہ نوحِ طوفانِ بلا وارثِ آلِ عبا آئی ہین اسیر سی چھڑا کی بہن اور پھوپھی اور والدہ کو لائی ہین تمہاری دیار کی باہر منزل کی ہی سواری زینب و ام کلثوم کی ہودج ومحمل سی اوتری ہی وَاَنَا رَسُوْلُهُ اِلَیْكُمْ اُعَرِّفُكُمْ مَكَانَهُ مین اونکا فرستادہ ابھی آتا ہون تمکو پتا و نشان وُرُودِ حرم کا بتاتا ہون جاکی ابھی سادات سی ملو الم عزیزون مین اندوہ وغم سی پرسا دو قَالَ فَمَا بَقِیَتْ فِی الْمَدِیْنَةِ مُخَدَّرَةٌ وَلَا مُحَجَّبَةٌ اِلَّا بَرَزْنَ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ مَكْشُوْفَةً شُعُوْرُهُنَّ مُخَمَّشَةً وُجُوْهُهُنَّ ضَارِبَاتٍ خُدُوْدَهُنَّ یَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ پس اوسوقت یہ ماجرا سنکی محلاتِ بنی ہاشم سی صدای زاری و فریاد واویلا اوٹھی گھر مین کوئی خاتون پردۂ عصمت وطہارت کی نرہی مگر بیقراری سی باہر نکل پڑی سینہ نوچتی بال بکھرای رخساروں پر طمانچی مارتی رشیون ورقت سی بیتاب ہوکی نوحہ وفغان مین چلاتی فَلَمْ اَرَ بَاكِیًا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَا اَمَرَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مِنْهُ ایسا صیحہ واحسرتاکو چہ بازارمین پڑگیا کہ دنیا مین کبھی وہ غلغلہ بکا ہرگز نہ دیکھا نہ سناتی دیا نہ مدینہ مین اسقدر گریہ رقت کا جوش ہوا نہ اہل اسلام پر ایسا ماجرا گذرا کوئی حسین کی واسطی پیٹ رہی سینہ کوٹی کہتی تھی ہای ویران ہوا مدینہ ایک قاسم کی نام پر جان کھوتی ایک عباس کی لئی زہر بیکسی ہاتھ دھوتی کوئی نالان کہ افسوس علی اکبر نوجوان تھا کوئی گریان کہ حیف علی اصغر بھی تیر کا نشان ہوا عون وجعفر کی اندوہ پر دھاڑ دھاڑ ماتم سی شور مچایا صحابہ وانصار کی اوپر مانی جزع وفزع روز جزا دکھایا وَسَمِعْتُ جَارِیَةً تَنُوْحُ عَلَی الْحُسَیْنِ و نقول راوی مین سنا میں کہ ایک خاتونِ محزون حسین کو یاد کرتی اس مضمون سوز وگداز کی شعر نوحہ کہتی تھی نَعٰی سَیِّدِیْ نَاعٍ نَعَاهُ فَاَوْجَعَا وَاَمْرَضَنِیْ نَاعٍ نَعَاهُ

چہالیسوین مجلس بازگشت اہل بیت سی بشیر کا خبر لانا خلق مدینہ کا شور و فغان مچانا

فانجعا میری مولا حسین کی سنانی لایا پیغام شہادت سنی والا کہ اوسکی بین سی دل محزون کو درد ہوا صفتِ ابتہال پر بیمار ڈالا فَعَیْنَیَّ جُوْدَا بِالدُّمُوْعِ وَاَسْکِبَا وَجُوْدَا بِدَمْعٍ بَعْدَ دَمْعِکُمَا مَعًا اے رونیوالی آنکہو بہانی سی میرا ساتہہ دو اور یاری اشکباری کو اپنی ہم و غم بخورو ثُمَّ قَالَتْ اَیُّهَا النَّاعِیْ جَدَّدْتَ حُزْنَنَا بِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَدَشْتَ مِنَّا قُرُوْحًا لَمَّا تَنْدَمِلْ پہر بولی اے مخبرِ مصیبت کے پیامِ اندوہ لایا تونی ہماری قلق کو ایسا بڑہایا ذکرِ محنتِ سید الشہدا سی وہ رنج و الم پہنچایا کہ ہرگز مادامِ حیوۃ کبھی نہین ہو لیگا ناخنِ تعزیت سی اتنا گہرا زخم لگایا جو کسی مرہم تسلی سی کبھی اچہا ہوگا فَمَنْ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ پس مجہی اپنا اسم و پاسنا کون ہی تجہی رحمت کری خدا فَقُلْتُ اَنَا بَشِیْرُ بْنُ حَذْلَمٍ وَجَّهَنِیْ مَوْلَایَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ مینی کہا میرا نام بشیر ابنِ حذلم رکہا ہی اور مجکو علی ابن الحسین علیہما السلام نی بہیجا ہی وَهُوَ نَازِلٌ فِیْ مَوْضِعِ کَذَا وَکَذَا مَعَ عِیَالِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَنِسَائِهٖ اوس جناب کا خارجِ شہر مین ڈیرہ ہوا ہی اور سب عیالِ ابی عبد اللہ نی وہین دم لیا ہی قَالَ فَتَرَکُوْنِیْ مَکَانِیْ وَبَادَرُوْنِیْ راوی کہتا ہے یعنی اہلِ مدینہ نی مجہی چہوڑا گہبرا کی سب نی جانبِ صحرا خارجِ شہر منہہ موڑا فَضَرَبْتُ فَرَسِیْ حَتّٰی رَجَعْتُ اِلَیْهِمْ فَوَجَدْتُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الطُّرُقَ وَالْمَوَاضِعَ مِنْهُمْ مینی بہی گہوڑیکو مارا خیمہ گاہ کیطرف اپنا مرکب پہیرا ادہر کو چی مین کثرتِ خلائق سی راستہ بند پاتا تہا کہ زن و مرد کا ہجوم چلا جاتا تہا فَنَزَلْتُ عَنْ فَرَسِیْ وَتَخَطَّیْتُ رِقَابَ النَّاسِ حَتّٰی قَرُبْتُ مِنْ بَابِ الْفُسْطَاطِ ناچار سواری سی اوترا لو کونکی ازدحام سی عاجز ہوا تا گذرا ہ خلق پر قدم رکہتی اکی بڑہاتا اور دروازہ

عود نشسته بودند که دو سر آوردند

رای تناول طعام با اصحاب

تعقیبات صلواة فارغ شده

موعود و قتیکه جناب امام از

در فلان روز خواهند آمد روز

عمار قتل میکند و عنقریب دو سر

چالیسوین مجلس مدینہ مین بازگشت عترت سید الشہدا و بیان سید سجاد وقعہ کربلا

ینہ کی پاس وارد ہوا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ دَاخِلًا فَخَرَجَ وَمَعَهُ خِرْقَةٌ
يَمْسَحُ بِهَا دُمُوعَهُ امام زین العابدین علیہ السلام کو وہان دیکھا جب اہل وطن کا
مجمع ہر طرف بندھا تو حضرت بیانِ سرگذشت کو اوٹھی آنکھون سے بی اختیار آنسو بہتی
تھی رومال ہاتھہ مین لیی پونچھتی جاتی آہ و نالۂ سینہ سی مجال ضبط نہین پاتی وَخَلْفَهُ
خَادِمٌ مَعَهُ كُرْسِيٌّ فَوَضَعَهُ لَهُ وَجَلَسَ عَلَيْهِ وَهُوَ لَا يَتَمَالَكُ مِنَ الْعَبْرَةِ
اوس مولا کی بھی ایک غلام کی صورت بھی غمزدہ نظر آئی جو اوسکی ساتھہ کرسی بھی لائی درمیان
خلایق بچھائی زیب دہ عرشِ داور نی اوس پر جلوس فرمایا لاکن وفورِ ملال سی کلام ہو نہ سکتا تھا
ایسا دل بھر آیا وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النَّاسِ بِالْبُكَاءِ وَحَنِيْنُ الْجَوَارِيْ
وَالنِّسَاءِ سوالی نی جو سیّد السّاجدین کو یتیم و بی پدر بیٹھا پایا حاضرین کی نوحہ و بکا نی
شورِ محشر دکھایا ایک جانب سی مردونکا ضیحہ و نالہ علم ہوا دوسری طرف عورات و لونڈیونکا
خروشِ بکا عالم بالا پر گیا وَالنَّاسُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ يُعَزُّوْنَهُ فَضَجَّتْ تِلْكَ
الْبُقْعَةُ ضَجَّةً شَدِيْدَةً ہر سمت سی لوگ رسم تعزیت ادا کرتی رہی سکّت تمام
حسرت لندر کو اکی کہتی بشدت آہ و زاری نی اوس مکان کو لرزان کیا زمین و زمان مین
تہلکۂ عظیم سی انقلاب دکھائی دیا فَاَوْمٰى بِيَدِهِ اَنِ اسْكُتُوْا فَسَكَنَتْ فَوْرَتُهُمْ
اوس ہنگامۂ شیون مین یادگار آلِ عبائی اشارہ فرمایا کہ ایہا النّاس چپ رہو
ذرا سنو ماجرا ہمارا جو بارِ غم اوٹھایا پس لوگ سب خاموش رہی اندر اور باہر ہمہ تن
گوش ہوی فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بَارِئِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ الَّذِيْ بَعُدَ فَارْتَفَعَ
فِي السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى وَقَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوٰى نَحْمَدُهُ عَلٰى عَظَائِمِ الْاُمُوْرِ

چہالیسوین مجلس بیہ مین رجعت حرم وسید سجاد کا بیان الم

وفجایع الدہور والم الفجایع ومضاضۃ اللواذع وجلیل الرزء وعظیم المصائب الفاظعۃ الکاظۃ الفادحۃ الجائحۃ پس خطیب منبر کوکب کی فرزندی بہت دردناک فقرات پڑہی اور حمد الہی مین ایسی مضامین سنائی جو فرشتی ساتوان عبارات رہی ایہا الناس ان اللہ ولہ الحمد ابتلانا بمصائب جلیلۃ وثلمۃ فی الاسلام عظیمۃ ای گروہ سامعین ستایش ہی خدا کی جسنی ہمکو مصائب اعظم سی آزمایا اور اوس رخنہ اسلام کی آفت مین بلاکش ام بنایا قتل ابو عبد اللہ وعترتہ وسبی نساؤہ وصبیتہ ای مجاوران روضۂ خیر الوری روز عاشورا دشت کربلا مین ہمپر دانہ وپانی بند رہا بہوکا پیاسا ہمرکا نواسا ابو عبد اللہ مارا گیا مرتی دم تک درد غم والم کو اپنی صبر مین سہار ہماری روبرو ساری عزیز ورفقا کی کٹی رصد پارہ بدن شہدا خاک وخون مین اٹی گہوڑونکی سم نی اجسام آل رسول کو روندا کہ سینہ وپہلو توٹا لشکر ستم نی اہلبیت کو خیمہ مین اکی لوٹا عورات امام حسین علیہ السلام جور وجفا کی اسیر ہوئین دختران یتیم بی چادر ومعجر قید مین رسن سی بندہین حرم محترم کو اندوہ فراق مین تازیانہ لگایا مجہی حالت بیماری وضعف مین زنجیر وطوق پہنایا ام کلثوم وفاطمہ کی بندی اوتاری اطفال صغیر کو رونی پر طمانچی مارے ودار وا براسہ فی البلدان من فوق عامل السنان سر فرزند بتول مع سایر شہدا کی نوک نیزون پر چڑہایا ہمراہ عترت رسول کی ہر شہر ودیار مین تشہیر کو پہرایا ابن زیاد ویزید کی دربار مین ذلت وخواری گذری مدت تک زندان کوفہ ودمشق مین حالت رقت وزاری طاری رہی نہی بچی بیچاری بہوک پیاس مین خاک پر گرتی اپنی بہری گہر کو فراق عزیزون مین یاد کرتی وہذہ الرزیۃ التی لا مثالہا رزیۃ یہ مصیبت ہماری ایسی بہاری نہی کہ ویسی شدت

چہالیسوین مجلس اہلبیت وسید سجاد کا وارد مدینہ ہونا خلق کا اونکی بیان سی رونا

ساری دنیا مین کسینی نہین دیکہی اَیُّہَا النَّاسُ فَاَیُّ رِجَالَاتٍ مِنْکُمْ یُسَرُّوْنَ
بَعْدَ قَتْلِہٖ اَمْ اَیَّۃُ عَیْنٍ مِنْکُمْ تَحْبِسُ دَمْعَہَا وَتَضَنُّ عَنْ اِنْہِمَالِہَا ای گروہ
خلایق اس حادثہ عظمی کی بعد تمہاری درمیان کون لوگ ہونگی جو شادی کرینگی اور کسکی
آنکہون سی شہادتِ امام حسین علیہ السلام پر سوگوار مین آنسو نہ بہینگی اَیُّہَا النَّاسُ
اَصْبَحْنَا مَطْرُوْدِیْنَ مُشَرَّدِیْنَ مَذُوْدِیْنَ شَاسِعِیْنَ عَنِ الْاَمْصَارِ
کَاَنَّا اَوْلَادُ تُرْکٍ وَکَابُلٍ مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ اِجْتَرَمْنَاہُ وَلَا مَکْرُوْہٍ اِرْتَکَبْنَاہُ
وَلَا ثُلْمَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ ثَلَمْنَاہَا ہم عترتِ خیر الانام وطن سی نکالی ہوی پریشان و
در بدر پامالِ عدوان سلسلہ جورمین بندہی ہوی ایام بسر کرتی اور ستمِ اہلِ کوفہ وشام سے
کفارِ ترک وکابل سی بدتر تباہی زدہ ناکام ملوامین پہرتی ہرچند ہمسی کوئی گناہ صدور
نہین ہوا ہرگز عملِ مکروہ ظہور مین نہین آیا کوئی رخنہ بدعت اسلام مین نہین کیا کسی حلال و
حرام کا حکم خلاف نہین دیا اَیُّہَا النَّاسُ اَیُّ قَلْبٍ لَا یَتَصَدَّعُ لِقَتْلِہٖ اَمْ اَیُّ
فُؤَادٍ لَا یَحِنُّ اِلَیْہِ اَمْ اَیُّ سَمْعٍ یَسْمَعُ ہٰذِہِ الثُّلْمَۃَ الَّتِیْ ثُلِمَتْ فِی
الْاِسْلَامِ ای محبانِ سیدِ ابرار کسکا دلِ بی رحم تابِ ضبط رکہیگا جو اس واقعہ سید الشہدا
اندوہ وحسرت سی نہین دکہیگا کون شخص کا جگر ہی کہ خبر اون صدمات کی پائیگا
اور نالہ وفریاد سی نہین پہٹ جائیگا جسکی سماعت مین یہ ماجرا شکستِ اسلام کا آئیگا
لامحالہ بی چین ہوگی ذکرِ حسین علیہ السلام سی اشکِ خونین بہائیگا فَلَقَدْ بَکَتِ
السَّبْعُ الشِّدَادُ لِقَتْلِہٖ وَبَکَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِہَا وَالسَّمٰوٰتُ بِاَرْکَانِہَا
بتحقیق کہ ابی عبد اللہ کی مصیبتِ شہادت سی شش جہت مین رونا پہیلا اور دریاؤن نمین
تلاطمِ موج سی اوٹہا شور واویلا ساتون آسمانون مین غلغلہ بکا مچا عالمِ امکان مین اتہلکہ

چھالیسوین مجلس بشیر کو زینب خاتون کا انعام دینا

بہجتہا والارض بارجائہا والاشجار باغصانہا زمین کو شورِ ماتم سی کہون کیا زلزلہ آیا اشجار کو سموم غم نی خاک پر گرایا والحیطان ولجج البحار والملائکۃ المقربون واہل السموات اجمعون جانوران صحرائی اضطراب سے پر مارتی ہیان بحار کو صدمات بیقراری ہوی بہت ساری ملایکہ افلاک سب اندوہناک ہوی تمام جہان ہر طرح کی واہی سہنچی ما سمعنا بہذا فی آبائنا الاولین ان ہذا الا اختلاق واللہ لو ان النبی تقدم الیہم فی قتالنا کما تقدم الیہم فی الوصایۃ بنا لما ازدادوا علی ما فعلوا بنا قسم خدا کی برا حادثہ گذرا واقعہ کربلا جو کبھی نہ دیکھا تہا نہ سنا نہین گیا واللہ اگر پیغمبر ہماری مارنی کو فرماتی جیسا کہ ہمیشہ عزت وحرمت ہماری کو جتاتی ہر آینہ جو سلوک ہمسی کیا ہرگز عمل مین نہ لاتی اور اس شدت عداوت سی زیادہ ستاتی فانا للہ وانا الیہ راجعون حالتِ کرب وقلق حد سی زیادہ بڑہی رونی کی آیہ انتہا کو پہنچ گئی پس زار و نالان کرسی پڑی اور آئی عورت ومرد عذرخواہی کو ہجوم لائی خیمہ مین حرمِ محترم کی پاس ہر ایک خاتونِ اہلِ وطن جا کی پہلو نشین وفا ہوتی ذکر شہدا سنکی اشک غم سی منہہ دہوتی سرپیٹ کی بیان کہوتی قال الحرث بن کعب قالت لی فاطمۃ بنت علی قلت لاختی زینب قد وجب علینا حق ہذا لحسن صحبتہ لنا فہل لک ان تصلہ حرث ابن کعب نی بیان کیا ہی کہ مینی فاطمہ دختر علی مرتضی علیہ السلام کی زبانی سنا ہی جو فرمایا کہ اپنی بہن زینب خاتون سی کہا اس بشیر نی تمام راہ مین ہماری اطاعت سی حق خدمت ثابت کیا آیا کچھہ موجود ہی کہ انعام دین اور اوسکی دلکو خوش اور شادکام کرین قالت فقالت واللہ ما لنا ما نصلہ بہ الا ان نعطیہ حلیتنا جواب دیا واللہ مال دنیا سی باقی نہین رہا ہی اعدا نی کربلا مین سب

ایها العبد الصالح السلام علیک ایها الولی

ایها المخلص لله فی طاعته ولزین العابدین فی محبته

ای کسیکه مخلص بوده برای خدا در طاعت او وبرای امام زین العابدین علیه السلام در محبت

السلام علیک یا من رضی عنه النبی المختار وقسیم الجنة والنار وکاشف الکرب والغمة

سلام باد برتو ای کسیکه راضی شد از تو نبی مختار وقسمت کننده جنت ودوزخ ودفع کننده سختیها

۱۰۹۵

فی نصرة العترة الطاهرة وبذل نفسه فی رضی الائمة

رسیده السلام علیک یا ... مرتبه ومقامی که نرسیده بآن ... ای کسیکه فائز شد

چہالیسوین مجلس بیچ بیان رجعت حرم وعطیہ صلہ بشیر جذلم

لوٹ لیا ہی مگر دو چار چیزین جو ستر دبائی ہین زیور کی، وہ اونار کی بھیجدین اور عذر
لائین ہے یہ مختصر کی فَاَخَذْتُ سِوَارِی وَدُمْلُجِی وَسِوَارَ اُخْتِی وَدُمْلُجَهَا
وَبَعَثْنَا بِهَا اِلَیْهِ وَاعْتَذَرْنَا مِنْ قِلَّتِهَا پس بیٹی اپنی اور ہمشیر کی بازو بند
اور کنگن بھیجی کمی عطا مین ناداری وخجالت کی اسباب ظاہر کیی وَقُلْنَا هٰذَا بَعْضُ
جَزَائِکَ لِحُسْنِ صُحْبَتِکَ اِیَّانَا کہا کہ یہ تہوڑا عوض ہی سلوک رفاقت کا باقی
وعدہ جزای جد بزرگوار سی شفاعت کا فَقَالَ لَوْ کَانَ الَّذِیْ صَنَعْتُ لِلدُّنْیَا
کَانَ فِیْ دُوْنِ هٰذَا رِضَائِی بشیر نی عرض کی اگر تمہاری پاسداری واسطی دنیا کی
میری ہاتہہ سی ظہور مین آتی تو ہر آینہ اسقدر عطا بلکہ تہوڑی بہی مجھی احسان مند بناتی
وَلٰکِنْ وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَقَرَابَتِکُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ لاکن صدق نیت سی
کہتا ہون قسم پروردگار کی ہی نہ یہ رعایت رضای خدا وقرابت خیر الوری کی واسطی
کی ہی اون سادات نی جواب دیا کہ ہم اہلبیت کی بخشش حکم باران رحمت رکھتی ہی جہان
نازل ہو جای پہر نہین ایک بوند پھرتی ہی ناگاہ محمد حنفیہ بقرار واشکبار وہان آئی اور ام
تعزیت وماتم پرسی کی بجالائی اُمِّ سلمہ واُمِّ البنین واُمِّ لقمان عوراتِ بنی ہاشم کی ہمراہ آکی
ملین بعد از شیون ونوحہ خواہران وزوجات ودخترانِ امام شہید کو اوٹہا کی روضۂ پیغمبر مین
چلین ثُمَّ قَالَ وَاَمَّا اُمُّ کُلْثُوْمٍ فَحِیْنَ تَوَجَّهَتْ اِلَی الْمَدِیْنَةِ جَعَلَتْ
تَبْکِیْ وَتَقُوْلُ اوسوقت ام کلثوم نی روکی شہر مدینہ کو خطاب فرمایا یہ مرثیہ جانسوز
اپنا تضمین با چشم پر آب سنایا۔ مَدِیْنَةَ جَدِّنَا لَا تَقْبَلِیْنَا فَبِالْحَسَرَاتِ
وَالْاَحْزَانِ جِئْنَا ای مدینہ جد بزرگوار کی مسکن وماوا وقف رہنا ہمارا شہر مین
قدم رکہنا گوارا نکرنا کہ حسرت واندوہ ساتہہ لائی ہین اور دشتِ بلا وطغیان سی پھر کی

چھاتیسوین مجلس المحرم کا مدینہ مین پھر آنا زینب خاتون کا روضۂ جد سی شکوہ بلا یا کرنا

ح مین نہین رکہا ہی فَلَوْ نَظَرَتْ عُیُوْنُکَ لِلْاُسَارٰی عَلٰی قُتُبِ الْجِمَالِ
مُحَمَّلِیْنَا اگر اہلبیت کو اسیر مین عریان بہایہٴ شتر پر سوار کوچہ و بازار مین پہرتی
نظر کرتی تو ای نانا وہ صدمات تیر کسقدر شاق اور ناگوار گذرتی رَسُوْلَ اللّٰہِ
بَعْدَ الصَّوْنِ صَارَتْ عُیُوْنُ النَّاسِ نَاظِرَۃً اِلَیْنَا ای رسول مختار ہماری
حجاب کی ایسی بی پردگی ہوئی کہ بندی تمہاری اولاد کی بلوی مین کوفہ و شام کی سر برہنہ
دیکہی گئی اَفَاطِمُ لَوْ نَظَرْتِ اِلَی السَّبَایَا فِی الْبِلَادِ مُشَتَّتِیْنَا ای مادر مہربان
فاطمہ زہرا ذرا قبر سی اوٹہو سنو ماجرا ہمارا کاش کہ تم اوس روز کربلا مین آتین اور اپنی
عیال و اطفال کو اسیر و پریشان در بدر شہرون مین لیجاتی پاتین عَلٰی مَتْنِ النِّیَاقِ
بِلَا وِطَاءٍ وَشَاھَدْتِ الْعِیَالَ مُکَشَّفِیْنَا ایسی صورتین کہ ننگی اونٹون پر لادی ہوئی
چڑہائی ہوئی تہی رہوتی سی برقع و نقاب کی چہری کہلی دہوپ مین سونلائی تہی اَفَاطِمُ
لَوْ نَظَرْتِ اِلَی الْحَیَارٰی وَلَوْ اَبْصَرْتِ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَا ای فاطمہ اگر تم ملاحظہ
فرماتین چہوٹی بڑو نکا سر کا ناجانا عورات حیران کا لوٹ مار مین خیمہ سی باہر نکالنا اور امام
زین العابدین کو ستانا اوسپر طوق و زنجیر کو حالت بیماری مین پہنانا وَزَیْنُ الْعَابِدِیْنَ
بِقَیْدِ ذُلٍّ وَرَامُوْا قَتْلَہٗ اَھْلُ الْخَنَا نا اوس غریب کو قتل کی واسطی زمین پر گرایا
جب جمیع روکی غل مچایا تو قید ذلت مین تشہیر کو پہرایا بی عمامہ و ردا طعنہ و شماتت مین دربدر
ابن زیاد و یزید تک پہنچایا وَھٰذِہٖ قِصَّتِیْ مَعَ شَرْحِ حَالِیْ اَلَا یَا سَامِعُوْنَ
اَبْکُوْا عَلَیْنَا یہ قصہ شرح احوال مصیبت کا بہت برا ہی پس ای حاضرین جو تمنی سنا
اوسپر لازم نوحہ و بکا ہی قَالَ الرَّاوِیْ وَاَمَّا زَیْنَبُ فَاَخَذَتْ بِعِضَادَتَیْ
بَابِ الْمَسْجِدِ وَنَادَتْ یَا جَدَّاہُ اِنِّیْ نَاعِیَۃٌ اِلَیْکَ اَخِی الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

چہالیسوین مجلس اہلبیت کا گہر مین آنا زبان حال سی مکان کا شور وفغان مچانا

راوی کہتا ہی بعد ازان وہ کاروانِ غارت زدہ اشکبار عجب سامان شور وفغان سے شہر مین آیا کوچہ و بازار کی در و دیوار کو رولاتا ہوا روضۂ نبی پر قدم رکہا زینب خاتون دونو ہاتہہ سی دروازی کی بازو پکڑ کی چلائین فریاد و زاری مین ناناسی یہ کلام زبان پر لائین یا جداہ حسین کی شہادت سی مین تمکو پرسا دیتی ہون جو مصیبت ہمپہ گذری اوسکی شکایت کرتی ہون وَهِيَ مَعَ ذٰلِكَ لَا تَجِفُّ لَهَا عَبْرَةٌ وَلَا تَفْتُرُ مِنَ الْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ اس بیان سی دریای سرشک آنکہونسی بہاتین اور نالہ و اندوہ کی شدت مین مجالِ توقف نپاتین وَكُلَّمَا نَظَرَتْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ تَجَدَّدَتْ حُزْنُهَا وَزَادَ وَاجِدُهَا جب امام زین العابدین علیہ السلام کی صورت مبارک دیکہتین اور بہی زیادہ حزن و ماتم کا سامان نظر آتا بیتاب ہوکی رو دیتین ثُمَّ إِنَّهُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَحَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِأَهْلِهِ وَعِيَالِهِ وَنَظَرَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمِهِ وَرِجَالِهِ روایت ہی کہ پس جناب زین العابدین علیہ السلام اہل و عیالِ گریان و نالان کو سمجہا کی مدینہ مین لائی بادلِ حزین و حالِ ابتہال ہمراہِ نوحہ و فغان روضۂ رسول پر آئی فریاد و زاری مین قبرِ پیغمبر سی ملی دن ڈہلی مادر و خواہر و عمہ کو اپنی مکان مین لیچلی واویلا جب ماتم سرای امامت مین قدم رکہا تو شور و شین مشعوفی غا کو چارطرفسی اوٹہا فَوَجَدَ تِلْكَ الْمَنَازِلَ تَنُوحُ بِلِسَانِ أَحْوَالِهَا وَتَبُوحُ بِأَعْلَالِ الدُّمُوعِ وَإِرْسَالِهَا گہر و نکو جا و مقامِ پدر و برادر و اقربا سی خالی پایا اونکی نشست و برخاست و خوابگاہ و آمد و رفت کو او داس نظر آیا ہر قطعۂ زمین دل اندوہ منزل جوش مین آیا ایک ایک محل نی اونکی زبان حال سی یون غل مچایا چشم حسرت نی دریای سرشک بہایا حاضرین کو اپنا صدمۂ بیقراری سنایا+

چہالیسوین مجلس مدینہ مین بازگشت اہل حرم اور بنای نوحہ و ماتم

وَتَندُبُ عَلَيهِم بِندَبِ الثَّوَاكِلِ وَتَسأَلُ عَنهُم أَهلَ المَنَاهِلِ
مثل مادر فرزند مردہ اپنی صاحبونکی فقدان پنالہ وندبہ کرتی کہو جاتی سی واونکی
در و دیوار بیتاب و توان ترپتی آیند و روندسی باعث اونکی پھر نہ آنی کا پوچھتی
وہ صدر نشین کیا ہوی جو ہماری درمیان تہی رہتی وَتُهَيِّجُ أَحزَانُهُ عَلَى
مَصَارِعِ مَتلَاهُ وَتُنَادِي لِأَجلِهِم وَاثُكلَاهُ حزن والم اونکا اور شہدا کی
جو خاک و خون مین گری تہی ہر دم بڑہتا اوس مصیبت عظیم سی ہر طاق و محراب
مرثیہ و اثکلاہ پڑہتا وَتَقُولُ يَا قَومُ أَعذِرُونِي عَلَى النِّيَاحَةِ وَالعَوِيلِ
وَسَاعِدُونِي عَلَى المُصَابِ الجَلِيلِ وہ خانہ تعزیت کاشانہ کہتا
ای حاضرین مجھی نوحہ و فریاد مولا پر امداد کرو اور سوگ مین کربت شہادت کی میرا
ساتھ دو فَإِنَّ القَومَ الَّذِينَ أَندُبُ لِفِرَاقِهِم وَأَحِنُّ إِلَى كَرَمِ أَخلَاقِهِم
كَانُوا أَسمَارَ لَيلِي وَنَهَارِي وَأَنوَارَ ظُلَمِي وَأَسحَارِي وَأَطنَابَ شَرَفِي
وَافتِخَارِي وَأَسبَابَ قُوَّتِي وَانتِصَارِي تحقیق وہ لوگ جنکی فراق و دوری
مین نوحہ گر ہون اور جلوس و قیام و اخلاق کرام کو یاد آور ہون میری دن رات کے
مونس و باعث شرف و افتخار تہی اسباب قوت و تجمل اندھیری کی انوار و پایہ تہے
كا عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدٍ عَن سَهلِ بنِ زِيَادٍ عَن مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ عَنِ الحُسَينِ
بنِ عَلِيٍّ عَن يُونُسَ عَن مُصقَلَةَ الطَّحَّانِ قَالَ سَمِعتُ أَبَا عَبدِ اللهِ يَقُولُ
لَمَّا قُتِلَ الحُسَينُ أَقَامَت امرَأَتُهُ الكَلبِيَّةُ عَلَيهِ مَأتَمًا مصقلہ طحان
ابی عبد اللہ صادق سی روایت کرتا ہی کہ سنا مینی حضرت نی کہا جب امام حسین
علیہ السلام کو شہید کیا اور کاروان غارت زدہ مدینہ مین آیا ہی زوجہ سید الشہدا کی

چھالیسوین مجلس مدینہ مین رجعت حرم و ماتمداری زوجۂ امام امم

عزای شوہر مین بستر ماتم بچھایا اپنی یگانی کو غم کہانیکی واسطی باچشم پرنم بلایا وَبَكَيْنَ
النِّسَاءُ وَالْخَدَمُ وہ بی بی آپ روئی اوراونکی ہمراہ ساری عورات و کنیزان
اشک بہاتی رہین رسم سوگواری مین دہاڑ مارتین مصیبت کی باتین کہین حَتّٰی
جَفَّتْ دُمُوعُهُنَّ وَذَهَبَتْ یہان تک جو انکہون مین آنسو باقی نرہی نور بصر گیا او
دیدۂ خشک سی لخت جگر بہی فَبَيْنَمَا هِيَ كَذٰلِكَ اِذْ رَاَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيْهَا
تَبْكِيْ وَدُمُوْعُهَا تَسِيْلُ اس حال مین ایک لونڈی کو اپنی دیکھا زاری و گریہ
چشمون سی دریای سرشک بہاتا تہا فَدَعَتْهَا فَقَالَتْ لَهَا مَا لَكِ اَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا
تَسِيْلُ دُمُوْعُكِ اوسی نزدیک بلایا پوچھا کیا ہی جو ہماری درمیان آبدیدہ تیرا
نہین سوکہا ہی قَالَتْ اِنِّيْ لَمَّا اَصَابَنِيَ الْجَهْدُ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيْقٍ
ہوئی جب رونیسی عبرات عیون کو بند پایا ستو گہول کی ایک پیمانہ پیا جسنی یہ پیالہ
بہایا قَالَ فَاَمَرَتْ بِالطَّعَامِ وَالْاَسْوِقَةِ وَاَكَلَتْ وَشَرِبَتْ وَاَطْعَمَتْ
وَسَقَتْ راوی کہتا ہی یہ سنکی اوس خاتون معظمہ نی تیاری ستو اور طعام کو امر کیا
سب حاضرین مین بانٹا اور آپ کہایا پیا وَقَالَتْ اِنَّمَا نُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ نَتَقَوّٰى
عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ فرماتی ہین اس پخت و تقسیم سی ارادہ تقویت ہی
ماتم حسین علیہ السلام پر آرزوی مزید رقت ہی ای اہل ولا تمنی دستور دیناد دیکھا جو مجلس مین
صاحب عزا ہوتا تہا اپنی مصیبت کا بیان روبروی حاضرین لاتا جسکو معین سونشاتا
دل سی رولاتا وہ بی بی محزون دزرات کہڑی ہوکی حد ماجرا بتانی بزبان حال سی وقعہ
شہادت اور سبط نبی کی ابتلا فرماتی اَيُّهَا النَّاسُ ہمارا سولاخوف اعداسی وطن چہوڑکی
خانۂ خدا مین پناہ لیگیا وہان رہنا نملا کوفیان پردغانی بوعدہ نصرت طلب کیا دشت

چالیسوین مجلس اہلبیت کا مدینہ مین آنا و زوجۂ امام کا واقعہ کربلا و شام سننا

مینوا مین چار طرف سی لشکرِ اعدا نی گھیرا یاران بی وفا نی حمایت و امداد سی منہہ پھیرا عمرِ سعد نی چند روز و شب دانہ پانی کچھہ ندیا۔ عاشورا کو نیزہ و تیر و شمشیر کی زغہ مین لیا ہر ایک اصحاب و اقربای مظلوم کو مارا۔ خاک و خون مین غلطان سر و تنکون سی اوتارا رحم و مروت کا قتلِ سادات پر منہہ موڑا۔ طفلِ صغیر و بچہ شیرخوار تک جیتا نہ چھوڑا فرزندِ رسول کو زین سی گرایا۔ امام حسین علیہ السلام کا سر لہو بہتا نوکِ سنان پر پھرایا ہم اہلبیت ذریۂ بتول پر دوڑی خیمہ جلایا دستِ جفا سی اسباب لوٹا۔ عورات کے پردے نکالا رو بند و چادر و معجر و زیور باقی نچھوڑا۔ لاشون پر وارثون کی رونی اور ملنی نپای ضربِ تازیانۂ جور سی بدنِ خستہ و جگرِ تفتہ دکھائی۔ بیکسی و غربت مین رخِ یتیمون پر طمانچی ماری۔ وہ عاجز و مضطر ہو کی روحِ عزیز و نحو پکاری۔ ایک جوانِ علیل سید سجاد جو غمین بچا تھا اوسی بھاری طوقِ آہن پہنایا۔ زنجیر مین باندہا۔ بی محمل و عماری شُتُلِ کنیز و غلام گنہگار ہمکو اونٹون پر بٹھایا۔ جو خاتون بالکی بی قرار ہوا گر پڑا بھالون سی ڈرایا۔ اسیر و دربدر ہر شہر و قریہ مین لقبِ خارجی سی پھرایا۔ دربارِ ابنِ زیاد و یزید مین روبرو کھڑا کہا بلوای عام کو دکھایا۔ راہِ شماتت سی اہلِ حرم کو ہر روز طعنہ دیی۔ اپنی بغض و کینۂ جاہلیت کے آلِ رسول سی عوض لیی۔ زین العابدین کو شمر و ابنِ زیاد و یزید نی ارادۂ قتل کیا۔ عورات ہمو حص و یاور نی بیٹ کی منت و عاجزی سی بچا لیا۔ سرِ سید الشہدا کو دو نو ظالم نی چوب خیزران لگائی لب و دہن چھڑی سی کھولا۔ ہجوِ امیر المومنین علیہ السلام سنائی۔ ہم زندانِ کوفہ و دمشق مین کفار سی بدتر قید رہی۔ مدتون خاک پر بیٹھی بھوک پیاس کی انواعِ دکھہ سہی۔ رشتۂ عدوان سی چھٹ کی صحرای کربلا مین باحسرت و ارمان آئی گورِ غریبان مدفن برادر و فرزند پر فریاد و فغان مین اشک بہائی المؤلفہ کسکی جگر مین تاب ہے

آغاز ملحقات اخبار ماتم خلقت لوح وقلم ومخلوقات عالم

اگی بیان کری، شور و فغان محشر عظما عیان کری، جلتا ہی دل جو سوز مصیبت سی اندنون
لازم ہی آب چشم کو سو سو روان کری، اس غم پہ اہلبیت رسالت پناہ کی زندہ رہی
دوام کو جو ترکِ جان کری، مانگو دعا خدا سی کہ قبر حسین کا، زائر بنا کی خاکِ شفا مین نہان
کری، ناظم وہ انتخاب ہی ہر کلام صد قبول جسکو سید قاسم بار وجان کری

تمت الکتاب بعون الملک الوھاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد پاک پروردگار کی لیئی سزاوار ہی کہ اوس خالق نی آب و خاک و آتش و ہوا سی نوعِ کو
پیدا کیا اور ستایش لاتعد اللہ الصمد کی نام پر عنوان گفتار ہی جسنی قالب و روحِ انسان کو
سجدۂ ملایکہ سی رتبہ صفا دیا، وہ معبود یکتا کہ عالم شہود کو واسطی نشو و نمای اہل معرفت کی پیدا
فرمایا اور معبودِ بیہمتا کہ مادۂ امر کن سی آسمان و زمین و ما فیہا کو عرصہ نمود مین لایا، تحیت و
سلامِ فراوان ذاتِ سید کائنات کی نام روا ہی جو خطاب لولاک لما خلقت
الافلاک سی زبدۂ خاص و عام ہوا ہی، و درود نامعدود عطر فشان بہ امام انام اور
اونکی آلِ کرام پر واجب الادا ہی جنکی واسطی اصنافِ مخلوق کو الوانِ صوت و معنی بلا
وجادۂ جنت و نار کہلا ہی، اما بعد کتاب اخبار ماتم کا خاتمہ مزین ہی اون مضامین سے
جو مقدمہ مین ذکر کیی اور بیان خلقتِ لوح و قلم و عرش و کرسی و سماوات و ارضین و سرشتہ
ابو البشر علیہ السلام کی مختصر نشان دیی فی کتاب منہاج السلوک و تحفۃ
الملوک للشیخ احمد الشہید فصل رابع کی روایت ہی جو زبان اردو مین بی رعایت
سجع و قافیہ مترجم اوسکی عبارت ہی قال الفضیل رحمۃ اللہ الفکر مراۃ تریک
فاما الفکر فی المصنوعات فھو المراد فی ھذہ الایۃ وامثالھا وفی غسلم

ملحقات کتاب اخبار ماتم خلقت لوح و قلم و عرش عظیم

اَفَلا تُبصِرُونَ کما فضیل رحمۃ اللہ نی فکر آئینہ مجلّی ہی کہ اوسمین فعل ثواب وگناہ تیرا
نظر آتا ہی اما فکر موجوداتِ کائنات مین خدا کی مورثِ بصیرت رہتی اور یہی اس آیت اور
امثال مین واضح دلالت کرتی حدیث مین آیا مصنوعات و صفاتِ الٰہی سی فکر و ذکر
متعلق رکھو اور ذاتِ سراپا حسناتِ ایزدی مین ہرگز و ہیان اور کلام نہ کرو وَ فِی
کُلِّ جُزْءٍ مِنَ المَصْنُوعَاتِ دَلالَۃٌ کَافِیَۃٌ وَعِبْرَۃٌ شَافِیَۃٌ بدرستی کہ اوکی
ہر جزو مصنوع مین دلالت کافی و عبرتِ شافی ہی کہ طاعت و بندگی عبد و شناختِ معبود کو
برہان وافی ہی فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ کَانَ فِی الاَزَلِ وَحْدَہٗ وَلَیْسَ مَعَہٗ شَیْئٌ
تحقیق کہ اللہ تعالی کی ساتھہ کچھہ تہا اور ازل مین ہمیشہ تنہا و مجرد رہا ثُمَّ خَلَقَ مَا خَلَقَ
پس مشیت و ارادہ باری نی چاہا ظہورِ کمال دکہائی فعلِ قدرت سی عالم پیدا کری جو پہچانا
جائی خدای تبارک نی لوحِ محفوظ کو درِ بیضا سی بنایا اور اوسکا سطحہ صفحہ یاقوتِ احمر کا خلق فرمایا
پھر قلم کو اتنی بڑی جوہر سی ایجاد کیا ہی کہ طول پانچ سو برس کی راہ لمبا ہی پس نظرِ ہیبت نی اوپر
توجہ کی وہ دو نصف شق ہوا نور کا دریا اوس مین سی نکلا اور بہا پھر اوسکو حکم لکھہ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اوسنی لکہا دوبارہ خطاب کیا ثبت کر جو کچھہ ہونی والا ہی تا روزِ قیامت
اور اسد نی تحریر امر پہ جاری قلم کو رکہا تا کہ واقعاتِ کَانَ وَمَا یَکُونُ سبکو لکھا ہنگام نگارش اوکی
آواز ترجیع تسبیح مین مانند رعد نکلتی تہی اور ساری خطِ پر نوشت کی ہر سطر نور سی چمکتی پس دوسرا
جوہر سبز براق خلق فرمایا کہ وصف نہین ہو سکتا جسقدر بڑا و نورانی تہا اوسکی قائمی ستون
بنائی ہر ایک سی دوسری تک فاصلہ بقدر طیرانِ مرغِ تیز پر جو ہزار برس اوڑی وہ عرشِ
اعظم ہی کہ ستر ہزار لون بطور سی ہر یوم رنگ بدلتا ہی کوئی مخلوق کو ممکن نہین جو اوسپر
نظر کری اور ہزار لسان مین وہ تسبیح کرتا ہی مروی ہی جو چیز بر و بحر مین اسد سی ایجاد ہوئی اوکی

ملحقات کتاب اخبار ماتم خلق کرسی زمین وجہنم وجنان وآسمان وملائکہ مکرم

اورسب انسان کی ہی تمثال تحت عرش بنی ہرگاہ جو آدمی اچھا کام بناتاہی اوس تصویر مین نقش حسنہ ظاہر ہوتاہی اگر برا فعل عمل مین لاتاہی تو اسپر پردہ اوسپر ڈالک دیتا چھپا کہی گناہ کو جیسی جاتاہی روایت کی تحقیق کرسی ہی موتی درخشان کی جو طول اوسکا سوای اللہ کوئی نہین جانتا اور عرش کو دو ہزار برس قبل خلق کرسی ایجاد کیا آسمان وزمین نسبت کرسی جیسی حلقہ اوپر پڑا ہی طوق مین اور کرسی کو مقابل عرش وہی پایہ ہی فوق مین پھر خلق کیا اللہ نی ہوا کو عرش ہی پانی پر اور پانی ہوا پر قولہ تعالی وکان عرشہ علی الماء پھر ایزد تعالی نی جوہر سبز پیدا کیا کہ دبازت اوسکی بقدر وسعت سماوات وارضین ہوتی تہی جب اوسکو ندا کی وہ مضطرب ہوا ہیبت اللہ سی اور وہ پارچہ متحرک روان پانی ہوگیا پھر ہلا جو تمین آیا کہ اوسکی اوپر دہوین سا بخار اوٹہا اور کف کیا اوس نی پیدا سبعہ طبقہ ارض بنایا پس اوسکو سات مرتبہ پر پہیلایا وسعت ہر ایک زمین پانچ سو برس کی راہ اور اتنا ہی فاصلہ ایک سی دوسری کی درمیان دیا اور بیچ مین ہوا کا مسکن کیا ہی روایت کی زمین پانی پر مانند کشتی ہموارہ ہلتی اور ڈوبی پر منزل کرتی خدا تعالی نی جبال رواسی اوسپر بنائی کہ اونہون نی حرکت سی روکا اور خلق کیا ایک پہاڑ سبکا محیط جو وہ زمرد وکوہ قاف ہی اور پشت جبل قاف پر کی زمین ہی وسعت مین پانچ سو برس کی راہ اوسکو سرد وبرد بنایا اور اوسکی پیچھی جہنم کو ایجاد فرمایا جسکی درکات سات ہین اول جہنم دوم لظی سوم حطمہ چہارم سعیر پنجم سقر ششم جحیم ہفتم ہاویہ پھر اللہ نی خلق کیا بہشت وجنان کو اور وہ آٹھ ہین دار الجلال ودار السلام جنۃ الماوی ودار الخلود وجنۃ النعیم ودار القرار وجنۃ عدن وجنۃ الفردوس پس اللہ نی بخار بحر سی آسمانون کو سات درجہ اوپر تلی پیدا فرمایا کہ دبازت ہر فلک پانچ سو برس کی راہ اور اتنا ہی درمیان مین ہر ایک سی دوسری کا فاصلہ بنایا سب سی نیچی سماء دنیا ہی اوس مین فرشتی خلق ہوئی آتش وہوا سی نام اونکی ملک سردار کار رعد جو موکل باران ہی تسبیح اوسکی سبحان ذی العزۃ والجبروت

ملحقات کتاب اخبار ماتم خلقت آسمان و زمین و حضرت آدم

دوسرے افلاک فوق پر اونکی جو ملایکہ وہان ساکن و ذو اجنحہ و صورتہای مختلف ہین اونکا ذکر

سُبحانَ ذِی المُلکِ وَالمَلکُوتِ ہی اسی طرح ہر ایک آسمان پر فرشتی مجاور و مصروف کار

عبادت و رکوع و سجود ہین اور اپنی ماتحت سی شمار مین دو چند افزود ہین ابن مسعود فی روایت کی

آسمان ہفتم سی تا کرسی پانچ سو برس کی راہ فاصلہ ہی اور کرسی سی آب مذکور تک پانچ سو برس کی راہ ہی

اونکی فوق پر عرش ہی اور فراز عرش جو منتہای لامکان ہی اوسی کوئی نہین جانتا سوای ذات ایزدی کی

اور سدرۃ المنتہی کی اصل زیر کرسی و شاخین تحت عرش پہیلی ہین خلایق کا علم اوسکی قاصر ہی ہر ہر ہی

شدہ کی ایک امت کا مقام اوپر ملایکہ حفظہ مقرر ہین کہ عدد اونکی سوای خدا کوئی نہین جانتا ہی مقام قیام

جبرئیل علیہ السلام اونکی وسط مین ہی اما میکائیل پس جای جلوس اونکی سب سی ارفع و اعلی و محاذی میانی

لوح او زان ہی جب حکم خدا سی تختی مین نقش ہو جاتا اونکی جبین سی ٹکراتی ہی وہ عبارتکو پڑہتی جبرئیل ہی

کہتی وہ انبیا کی پاس پیغام پہنچاتی اسرافیل اپنی مکان طاعت پر مستعد ہاتہہ مین صور لیی منتظر امر نفخہ و

ظہور قیام رہتی ہین جب خدا مامور کری وہ پہونکی جسکی اثر آواز سی جاندار موت پاوینگی پہاڑ زمین

باہم ٹکراینگی آسمان مانند پارہ ابر منتشر (پریشان) ہو جاینگی خلقت جنات کہ وہ مرد و زن ہین مادہ آتش سی

ہوی اور اونکی اقامت و رسم زاد و ولد مثل بنی آدم فوق و زیر زمین رہی جب کیا تب کن الا ائمہ نسین جبرئیل کو

رب جلیل نی حکم دیا زمین پر جاؤ ایک قبضہ تراب واسطی جسم ابو البشر کی لاؤ زمین کو ابلیس نی خبر کی خدا چاہتا تیری سطح سی

خلق پیدا کری اور عوض گناہ اوسکو آگ مین عذاب دی جب فرشتی آمین تو کہنا خدا کی پناہ مانگتی ہون جو مجہہ سی اوٹہاؤ

امان چاہتی ہون ہرگاہ جبرئیل آئی زمین کا استغاثہ بلند ہوا وہ پہر گئی عرض کی بار الہا تیری پناہ مانگی المی منی رحم سی

چہوڑ دی پس یونہین میکائیل و اسرافیل سطح ارض پر آکی منت و سماجت باسم رب جلیل سنکی پہر گئی آخر مین حق تعالی نی

عزرائیل کو بہیجا جب وہ نازل ہوی گنتی نی اللہ کی نام دیا ہی نالہ کیا ملک مقرب نی جواب دیا مین بہی پناہ مانگتا ہون

کہ اوسکا فرمان بجا نہ لاؤن پس مشت خاک اوپر نیچی نرم و سخت و سیاہ و سفید و زرد و سرخ تمام سطح سی لیکی

۱۰۶

پانچوین شاگرد ملا کی مرزا محمد علی نابینا اور چہٹی ملا کا خادم شیخ جعفر ہیں روضہ خوان ہوری

ملحقات کتاب اخبار ماتم خلقت حوّا و حضرت آدم ع

بھری اور مقام و رتبہ معین پر اپنی جاکی ٹھہری یہ سبب تفاوت اخلاق و رنگ اختلاف ہی اور بنی آدم کی
صورت و سیرت مین موجب اختلاف ہی اللہ نی پوچھی عزرائیل سی پوچھا کہ تسی کچھ اوس کا جواب سوال
نہین ہوا عرض کی بہت سا واگذشت پر واسطہ دیا خدا نی کہا پھر کیون تجھی رحم آیا اوسپر نہ کیا عزرائیل جو بی
مجھ سے فرمان برداری اوسکی بخشایش پر بہتر تھی پروردگار نی وحی کی چاہتا ہون اس خاک سی خلق پیدا کرون
کہ پیغمبر و صالحین و اشقیا و بدکار اونمین ہون تجکو سبکی قبض روح کا اختیار دون سناہی ملک الموت گویا ہوئی خدایا
وہ بندی تیری ساری میری دشمن رہینگی نہ اپنچی اسباب قدر و قضا مین امراض ایسی ہونگی جو تمہارا نام نہ لینگے
بس جبرئیل کو ایزد جلیل نی امر کیا تا قبضہ طینت نورانی سفید پیغمبر اخرالزمان اونکی مقام ضریح سی لاکی اوسمین ملا
اب مختلف سی گوندھ ہو پہلا جسم خلیفۃ الرحمان کا بنا وہر گاہ وہ جسد تیار ہوا ملائکہ سی خالق نی کہا مین بشر
پیدا کرتا ہون جب روح قالب مین اوتار دون تم سب سجدی پر جھکنا اور اس حکم سی غافل و سرتاب نہونا
پس بامر خدا پیکر آدم کو ملائکہ نی لیجاکی بہشت مین رکھا منتظر فرمان تھی جو ارشاد ہوا اوسی مین بجا قالب آدم چالیس
برس تک باب جنت پر دھرا تھا ملائکہ آتی جاتی دیکھتی اور تعجب کرتی کہ جیسا نظر نہ پڑا تھا شیطان جو گذرا
تو جسد کو ٹٹولا اندر خالی پایا تو ملائکہ ہمراہ سی بولا تم اسکی طاعت کروگی سبنی اقرار کیا اوسنی کہا مین ہرگز
اسکا مطیع نہ ہونگا پس اللہ نی روح مطہر آدم کو بدن مین داخل ہونی پر مامور فرمایا اوسنی مکان تنگ و تاریک
جو دیکھا تو استغفار کیا خدا نی ندا کی اندر رخنہ بشر مین کراہت سی جانا اور کراہت سی باہر آنا جب دم
انکھون مین آدم علیہ السلام کی سمایا تو ابو البشر نی اپنی تن پر نظر کی و تسبیح ملائکہ سنی ہر گاہ دماغ مین جان پہنچی
چھینک آئی حق تعالی نی وحی کی اور قوت کلام و توفیق دی بولی الحمد للہ اور یہ پہلا سخن تھا جو زبان
آدم علیہ السلام سی نکلا ملک علام نی جواب دیا یرحمک اللہ جب روح کمر سی نیچی گذری تمنا اوسکی جو قدم تک
پہنچی آدم نی چاہا کھڑی ہون اس حرکت سی داور نی خبر دی خلق الانسان من عجل یعنی پیدا کیا گیا
بشر عجلت سی پس روح ساری جسد مین پھیلی پوست و گوشت و لہو و رگ و پی و استخوان بنی اللہ نی لباس ظفر

ملحقات کتاب اخبار ماتم خلق حوا و جنت سی اخراج آدم

وحلۂ جنت و پیرایۂ نور پہنایا تختِ رَوان پر بیٹھایا دوش ملایکہ پر اوٹھایا امر کیا اطرافِ آسمانون مین
پھرائین عجایبِ مخلوقات و صنعِ باری دکھائین ہرگاہ ابو البشر کو اللہ نی جامۂ ہستی دیا ساری ملایکہ
نی بامرِ خالق اونکو سجدۂ تعظیم کیا ابلیس نی بزیادہ حسد و تکبر جانبِ آدم سر کو نہین جھکایا غضبِ خدا مین
صفِ ملایکہ سی نکالا گیا پس فاضل طینتِ آدم علیہ السلام سی خلقتِ حوا ہوی اور ایک روایت عامہ مین
یون آیا کہ خدا نی حضرت صفی پر خواب کو مسلّط فرمایا طرفِ چپ سی استخوانِ پہلو کو نکالا جسمِ حوا بامین پسلی
آدم کی بنا جوقت خلیفۃ اللہ جاگی نظر جانبِ حوا پڑی اونکی طرف رغبتِ محبت بڑہی حق تعالی نی وحی
بھیجی ای آدم اول نقد مہر دو پھر اونکو تصرف کرو پوچھا وہ کیا ہی کہا میری حبیب کی نام پر درود و سلام
بھیجو سوال کیا اوسی تعلیم فرما ای پروردگار صمد ندا دی کہو اللّٰھم صلّ علی محمّد و آل محمّد حضرت ابو البشر نی
تین بار صلوات بھیجی تب وصالِ زوجۂ مطہرہ حوا کی اجازت ملی اللہ نی وحی کی تم دونو چین سی
باغِ بہشت مین رہو لاکن شجرۂ منہیہ کی پاس نہ جاو اور نوش نکرو شیطان کمین کین سی باہر ابلیس جا نکلا اور
سازش مار و طاوس مین اندر پہنچا اوسوقت آدم سوتی تہی ابلیس نی گوشہ مین حوا سی کہا اس درخت کا پہل چکہو
تو ہمیشہ دارِ خلد کی مجاور بنو حوا بولین اسیر نہی و مزاحمتِ خدا ہی عزازیل نی قسم کہائی یہ وہ نہین جو منع ہوا ہی
ہرگاہ اونکی خورشمین دہوکی سی آیا تو دانۂ گندم لیجا کی شوہر کو کہلایا وحی الہی ہوی تمنی ارتکاب کیا ترک اولی
اب لازم ہی دوری مین رہنا میری جوارِ کبریا سی پس عقاب کیا اونپر دس وجہ سی اول عتاب بقولہ
الم انھکما عن تلکما الشجرۃ ثانی سقوطِ لباس کہ عریان ہوی ثالث صلبِ نور سیوم رابع اخراج
بہشت سی پس آدم کوہ سراندیب ہند و حوا بندر جدہ عرب و ابلیس ابلہ قریہ بصرہ و مار بلدۂ اصبہان و
طاوس ارض بابل مین اوتری خامس تفرقہ درمیان آدم و حوا سو برس کا پھر مزدلفہ عرفات مکہ مین باہم ملے
سادس عداوت فیما بین مار و ابلیس و بنی آدم سابع ندامۂ معصیت ثامن تسلطِ شیطان اغوای فساد مین اولاد
ابو البشر پر تا روز محشر تاسع سجن دنیا مین مقید رہنا عاشر تعب سی حصول روزی کرنا و محنت مین مرنا

تینتالیسویں مجلس وفات سکینہ خاتون

خاک و خون بھری تصویریں فَوَقَعَتْ مِنْ خَاصِرَتِهِ لَهُ سکینہ مضطر یہ سنکر جلدی دیکہ
محاذیہ مقابل کردن

آئی پدر کی چشمِ پرخون سی آنکھہ ملائی جب صوتِ امام حسین علیہ السلام خوب پہچان لی ہاے بابا

کہکی دل پر درد سی نعرۂ یا داد و آہ کی دوڑ کی سرِ فرزندِ فاطمہ زہرا کو نہیں ہاتھوں مین اوٹھا یا

ڈاڑہی کو پکڑ کی پیار و محبت مین سینہ سی لگا یا سوکہی ہونٹھون کی حسرت مین بوسی لیتی رخسارِ

مجروح پر اپنا منہہ ملتی کبہی لہو سی خضاب داڑہی کو دیکہتی گاہ بنگاہِ حیرت حلقِ بریدہ کی رگونکو

تکتی ربنبای شوق مین بلائین لیتی و سرِ شکِ چشم سی پدر کی سر کو غسل دیتی و کرتی کی دامن سی بالونکی

غبارِ صحرا کو پونچہتی لہو کی تکتی آنکھون سی چہراکی روتی و دہی تَقُولُ يَا أَبَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي

خَضَبَكَ بِدِمَائِكَ يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي قَطَعَ رَأْسَكَ وَوَرِيدَكَ یہ ریکی

کہتی ہای بابا وہ کون ظالم تھا جسنی تمہاری سر کی لہو سی ریشِ مقدس کو بھرا وہ کیا بی رحم تھا کہ

چھری سی گردنکی رگونکو جدا کیا يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي أَيْتَمَنِي عَلَى صِغَرِ سِنِّي کون سا

جلاد تھا کہ مجھی تین برس کی عمر مین اوسنی یتیم بنایا ہمین تباہی مین ڈالا چہوٹی بچون پر ترس نکھایا

یہ سر کٹا تلوار و تیر کی ضرب سی پیاسا ہی مقتل کی خاک و خون مین اٹہا ہی يَا أَبَتَاهُ مَنْ نَبْقِي

بَعْدَكَ نَرْجُوهُ ای پدر بعد از تمہاری کس سی امیدِ لطف و کرم رکہونگی کیکی سہاری دنیا مین جیتی

رہونگی مجھہ یتیم کشتۂ غم کی بات کون پوچہی گا محبت و ناز برداری کا خیال کریگا پیار سی اپنی پہلو

پر کون سلائی گا ہر چیز تحفہ اور میوہ کہانیکو لائیگا يَا أَبَتَاهُ مَنْ لِلْيَتِيمِ حَتَّى يَكْبُرَ وا

تمہاری نہی فرزندونکو مثالِ پدر کون پالیگا اونکی حمایت و سرپرستی کا بار اوٹھالیگا

يَا أَبَتَاهُ مَنْ لِلنِّسَاءِ الْحَاسِرَاتِ يَا أَبَتَاهُ مَنْ لِلْأَرَامِلِ الْمُسْبِيَاتِ یہ عورات

اسیر جو ننگی سر ہین کون اونکا مددگار ہی جو اطفالِ صغیر کی پدر نہین کون پرستار ہی يَا أَبَتَاهُ

مَنْ لِلْعُيُونِ الْبَاكِيَاتِ يَا أَبَتَاهُ مَنْ لِلضَّائِعَاتِ الْغَرِيبَاتِ ای باباجو تمہاری

چہالیسوین مجلس مدینہ مین رجعت عترت مظلوم اور مرثیہ کلام ام کلثوم

اتی ہین الا فاخبر رسول اللہ عنا بانا قد فجعنا فی اخینا لازم ہی خبر دینا
ہماری طرفسی نانا رسو خداکو کہ بہائی حسین کی شہادت مین ہم اہ بہائی علم غم اکو خوجنا
منک بالاہلین جمعا رجعنا لا رجال ولا بنینا جد نانا تیری سیا کی
باہر گئی تہی سب عزیز و اقربا ساتہہ لیتی ہی آج قافلہ ہمارا جو وہان سی آیاہی تو بہائی بہتیجا
بچہ اور بوڑہا کوئی باقی نہین رہاہی وان رجالنا بالطف صرعی بلا رؤس
وقد ذبحوا البنینا جد و الاتبارسی کہنا کہ ہماری مردان وارث جراحات نیزہ و تلوار سی
کربلا مین گری ہین بچونکو بہی مانند گوسفند قربانی ذبح کیا جو تن خاک و خون مین بسیدفن
ہی ہین ومولانا الحسین لنا انیس رجعنا والحسین لیس فینا سردار
اہلبیت حسین کاروان سالار و مونس و غمخوار تہی مگراب جو مراجعت کی ہی تو وہ ہماری
درمیان سی غایب ہو رہی فنحن الضایعات بلا کفیل ونحن النائحات
علی اخینا ہم ایسی تباہ و برباد ہوی جو سرپرست و حامی ایک نہین اسواسطی اپنی
کبہی کی نوحہ گر ہین اور بہائی کی شہادت پر کیا ہین دیدہ تر ہین واخبر جدنا انا
اسرنا وبعد الاسر یا جدا سبینا یہی نانا سی کہنا کہ جب حسین اور سب
بہائی ماری گئی تو ہم بیچاری دہڑا دسر لٹی پہر بند اسیری مین پکڑی گئی دہطلکی
یا رسول اللہ اضحوا عرایا بالطفوف مسلبینا عرض کرنا ای خاتم انبیا
تمہاری بہو اور بیٹیان غارت زدہ قیدی دشت و صحرامین پہرائی گئین سب پردہ نشین
اہلبیت بی چادر و معجر اونٹون پر چڑہا کی نامحرمونکو دکہائی گئین وقد ذبحوا الحسین
ولم یراعوا جنابک یا رسول اللہ فینا یہ جتانا کہ تمہارا پیارا نواسا نازونعم کا پالا ہوا
حسین کو امت بی جرم و گناہ ذبح کیا ہی اور اسکی حرمت کا لحاظ ہماری مرد و عورتکی